www.novelsclubb.com
دولت ایمان (جنت کی کنجی)
از قلم مصطفیٰ احمد
:novelsclubb
03257121842
:read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# دولت ایمان

## (جنت کی کنجی)

از قلم

مصطفیٰ احمد

www.novelsclubb.com

سامعین کو انتباہ!!!۔ کہانی میں تشدد، قتل و غارت اور خونریزی کی عکاسی کرنے والے گرافک مناظر شامل ہیں۔ قارئین کو مواد کی نوعیت سے آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ بیانیہ کے اندر موجود موضوعات کے لیے تیار رہیں۔اس کہانی میں بتائے گئے تمام کردار فرضی ہیں جنکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔!!!

---

www.novelsclubb.com

# دولت ایمان

## (جنت کی کنجی)

1

۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

www.novelsclubb.com

دولت ایمان۔۔۔۔۔۔۔۔۔

از قلم مصطفیٰ احمد۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

**سائے کاسٹ میں**،ایمان نام کی لڑکی،وہ گھومتی تھی،اس کے نام کا وعدہ تھا،لیکن اس کا ایمان ختم ہو گیا تھا۔ظالمانہ ہاتھوں اور بٹے ہوئے جھوٹ سے،انہوں نے اسے گمراہ کیا،پھر بھی اندر ہی اندر،ایک ٹمٹماہٹ جل رہی تھی،اس کے راستے کو روشن کرنے کی امید۔آزمائشوں اور مصائب سے گزر کر اس نے دور دور تک کام کیا،سچائی اور سکون کی تلاش،ہر قدم کے ساتھ۔اس کا راستہ اندھیروں سے بھرا ہوا تھا،اس کا دل ایک بھاری پتھر تھا،لیکن وہ اپنے اندر ایک عقیدہ رکھتی تھی،ایک ایسی طاقت جو اس کی اپنی تھی۔کیونکہ ایمان ایمان کی طاقت کو جانتی تھی رات میں ایک مینار،ایک رہنما ستارہ،طاقت کا ایک ذریعہ،اس کی لڑائی میں اس کی مدد کرنے کے لیے آیا۔اسکے نام اور تقدیر کو دوبارہ روشن کرنے کے لیے،مایوسی سے اوپر اٹھنے کے لیے،اپنے ہتھیار کے طور پر ہمت کے ساتھ،اس نے دنیا کی ناانصافی کا سامنا کیا۔نچلی وادیوں اور اونچے پہاڑوں سے،وہ اپنی تلاش میں چلی،اس کا ایمان ہر قدم کے ساتھ مضبوط ہوتا گیا،اس کے سینے میں آگ بھڑک اٹھی۔اب کھویا نہیں

www.novelsclubb.com

اسے اپنا راستہ مل گیا، یقین میں اسے اپنا گھر مل گیا انسانی روح کا ایک عہد نامہ، یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے اور برداشت سکتا ہے۔ایمان، جو کبھی شک میں ڈوبی ہوئی تھی، اب تابناک فضل میں کھڑی تھی، اس کا نام، اس کے ایمان کی علامت، اس مقدس، بے حد خلا میں۔ سایوں میں، اب اس کی روشنی چمکی، ساری دنیا کو دیکھنے کے لیے، ایمان کی طاقت کا ثبوت، اور واقعی آزاد ہونے کا کیا مطلب ہے۔

•°•°•°•°°°°°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

ہدایت کا مطلب ہوتا ہے رہنمائی، رہبری، راہ دکھانا، سیدھا راستہ، بتانا۔ قرآن" مجید ہدایت کو تین درجات میں تقسیم کرتا ہے اور مخصوص قسم کی ہدایت کو "مخصوص درجہ (لیول) کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

"اللہ تعالی فرماتا ہے

"جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خصوصی صورت اور شکل عطا کی، پھر ہدایت دی."

(سورۃ طٰہٰ: 50

اس کا مطلب ہے کہ اللہ نے ہر مخلوق کو ایک مخصوص شکل دی ہے اور پھر ان چیزوں کو ان کے کردار کے مطابق ہدایت دی ہے۔ ہدایت کی یہ قسم انسان، جن، جانور، پوتوں، اور باقی تخلیقات کے لئے ہے.

2. دوسرے درجے کی ہدایت انسانوں اور جنات کے لئے مخصوص ہے۔ اس قسم کی مدد سے لیے گئے کاموں کے وہ دونوں قیامت کے دن جواب دے ہوں گے۔ یہ ہدایت ہمیشہ سے موجود ہے اور جن اور انسان میں سے ہر کوئی آزاد ہے چاہے اس کو پہچان کر اس سے کام لے یا اس کو منسلک کر دے.

اللہ تعالی فرماتا ہے:

"قسم ہے نفس کی اور اُسے دُرست کرنے کی، پھر اللہ تعالی نے اس نفس کو برائی سے بچانے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ دی. پھر اس پر اس کی بڑی (گناہ) اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی. بیشک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا. اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو الودا کیا."

(سورۃ الشمس: 7-10)"

"اور ان سے کہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے (آچکا) ہے، سو جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرے، ہم نے یقیناً تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لئے ایک ایسی ہولناک آگ، جس کی لپیٹوں نے ان کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔"

(الکہف: 29)

وہ جنہیں اللہ ہدایت دیتا ہے:

"اور جو اس کی طرف رجوع کریں انہیں (اللہ) ہدایت دیتا ہے."

(الرعد: 27)

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی، ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔"

(سورۃ العنکبوت: 69)

"اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اُسے اپنی طرف راستہ دکھادیتا ہے (ہدایت دیتا ہے)."

www.novelsclubb.com

(سورۃ الشعراء: 13

"وہ جنہیں اللہ گمراہ کرتا ہے:

اُسی طرح اللہ ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کس کو گمراہ چھوڑتا ہے.

"اور اس (سیدھے راستے سے اللہ) گمراہ نہیں کرتا سوائے نافرمانوں کے"

(البقرۃ:26)

"اور اللہ نافرمانوں (ظالموں) پر راہ گم کر دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

(ابراہیم:27)

**اللہ گمراہ کیسے کرتا ہے؟**

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ گمراہ کیسے کرتا ہے؟ اس کا جواب اللہ بہت کھول کر اور واضح طریقے سے بتاتا ہے:

"اور جو شخص سیدھے راستے معلوم ہونے کے بعد پیغامبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوائے اور (کسی دوسرے) راستے پر چلے تو جہاں وہ چلتا ہے ہم اُسے وہی چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے."

Alnisa 115

www.novelsclubb.com

•••

اللہ گمراہ کرتا ہے والی آیت کا مطلب:

عیسائی، یہودی صیہونی ہندو اور ملحدین (ایتھیسٹ) بعض اوقات سورۃ ہود کی آیت نمبر 34 کو بھی پیش کرتے ہیں۔ یہ آیت نوح علیہ السلام کے لوگوں کے بارے میں ہے۔ نوح علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں:

"تمہیں میری نصیحت نفع نہیں دے سکتی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں، جبکہ اللہ تمہاری گمراہی چاہتا ہے، وہ تمہارا رب ہے، اور اُسی کی طرف پھیرو گے."

(ہود:34)

یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ نوح علیہ السلام یہ بات اُس وقت کہہ رہے ہیں جب ان کی قوم نے پوری حد پار کر چکی تھی اور حتی کہ پہلے دہان ڈال دیا گیا تھا، اس وقت اللہ اپنا طریقہ منتخب کرتا ہے اور ایسے ظالموں کو ان کے پسندیدہ راستوں پر مقرر کر دیتا ہے جو انہوں نے حق کو چھوڑ کر پسند کیا، جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا۔ اور امکن ہے کہ یہ بات اُن وقت کہی جا رہی ہو جب قوم نوح کو عذاب دینے کے قریب تھی کیونکہ یہی لفظ عذاب اور تباہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن میں ہم پڑھتے ہیں:

www.novelsclubb.com

"پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے نمازوں کو برباد کیا، اور اپنی نفسی خواہشات کے پیچھے چلے۔ سو ان کو قریب ہی گمراہی کی سزا ملے گی."

(مریم:59)

کچھ لوگ آل عراف کی آیت نمبر 16 اور الحجر کی آیت نمبر 39 کو بھی اسی سلسلے میں پیش کرتے ہیں:

"اس شیطان نے کہا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور ان کی طرف تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا."

(الأعراف:16)

"اس (شیطان) نے کہا کہ پروردگار جیسے تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں ان بندوں کے لئے زمین میں ساز و سامان اڑاؤں گا اور سب کو اکٹھا گمراہ کروں گا."

www.novelsclubb.com

(الحجر:39)

لیکن ہر عاقل شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ الفاظ شیطان کے ہیں جو اپنے شیطانی اذیم کا اظہار کر رہا ہے، ان آیات کو اپنے معانی میں صرف شیطانی روحیں ہی استعمال کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں!

دلوں پر مہر کرنے کا مطلب:

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب اللہ خود کہتا ہے کہ وہ خود کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے تو ان کافروں کو ان کے اعمال کا ذمہ دار کیوں کر قرار دیا جا سکتا ہے ❓

یہ کہنے کی اصل وجہ پورے معاملے کو نہ سمجھنا ہے۔ اللہ صرف ان کافروں کے دلوں میں مہر لگاتا ہے جو انتہائی ضد و کینہ کے ساتھ حق کے پیغام کو انکار کر دیتے ہیں اور ان کو وہ ہدایت کی دوسری قسم (جو ہر ایک کے لئے ہے اور جس کو حاصل کرنے کے لئے صرف اپنی خواہش درکار ہوتی ہے) کو منکر کر دیتے ہیں۔ ہم قرآن میں جب دیکھتے ہیں کہ اللہ کسی کے دلوں کو مہر لگانے کا کہتا ہے تو اس سے مراد صرف وہ کافر ہوتے ہیں جو انتہائی بے ہودگی سے حق کو منکر کرتے ہیں اور باجانب حق کو کوئی رجوع، خواہش نہیں رکھتے۔ البقرہ آیت نمبر 7، النساء آیت نمبر 168، اور سورۃ النحل آیت نمبر 106 اور 109 اس کی واضح مثالیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنی نشانیوں سے سب کو ہدایت دکھاتا ہے۔وہ اپنے پیغامبروں کو بھیجتا ہے جو اللہ کا پیغام لے کر آتے ہیں اور وہ ان کے ذریعے حق اور باطل کو بالکل واضح کر دیتا ہے۔اس کے بعد جو شخص حق کو پہچاننے کی خواہش رکھتا ہے (ظاہر کرتا/کوشش کرتا ہے) تو اللہ اس پر ہدایت کھول دیتا ہے،اور جو اس کے برخلاف بالکل گمراہ کئے جاتے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو باطل کی طرف رجوع کرتے ہوئے حق کو چھوڑ دیتے ہیں اور جو اس گمراہی پر بزید ہو جاتے ہیں اللہ ان کے دلوں کو موہر کر دیتا ہے.

واللہ اعلم

www.novelsclubb.com

°°°°°•°•°•°•°•°°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•___

رات کی آغوش میں،پورے چاند نے گھنے،قدیم درختوں کے پیچھے چھپ چھپانے کا کھیل کھیلا۔اس کی چمک،ایک شرمیلی عاشق کی طرح،دھیرے دھیرے گرے ہوئے شاخوں کے پیچھے سے جھانکتی ہے،نیچے کی دنیا پر ایک پر فتن،چاندی کی چمک

ڈالتی ہے۔رات خاموشی کا شاہکار تھی،بس کبھی کبھار پتوں کی سرگوشی سے ٹوٹتی تھی، جیسے وہ چاندنی سے راز بانٹ رہے ہوں۔ کسی ذی روح نے اس لمحے کے تقدس کو پامال کرنے کی جرات نہیں کی۔ یہاں تک کہ ہوا نے بھی اپنی سانس روک لی،پتوں کو بہت زور سے جھلنے سے ڈر لگتا ہے۔اس رات کے سکون کے درمیان،عالی شان مکانات سنٹینل کھڑے تھے،ان کا فن تعمیر ایک نائے یا جدید دور کا تعرف کرواتے تھے۔ پیچیدہ نقش و نگاروں اور آئیوی پوش دیواروں سے مزین ان کے اگلے حصے زمین کی تزئین میں بغیر کسی رکاوٹ کے گھل مل گئے، جیسے وہ اسی زمین سے پیدا ہوئے ہوں جس پر وہ کھڑے تھے۔ان عظیم الشان رہائش گاہوں کے درمیان، گھومتے پھرتے فٹ پاتھوں نے خود کو ظاہر کیا،درختوں سے جڑے ہوئے جو راہگیروں کے سامنے احترام سے جھکتے نظر آتے تھے۔ان دانشمندوں کی شاخیں سر کے اوپر محراب بنی ہوئی تھیں، جس سے چاندنی اور سائے کی ایک دلکش سرنگ بنتی تھی۔اس چاندنی پناہ گاہ کے قلب میں،چراغوں کی

www.novelsclubb.com

قطاریں سہ ٹینلز کی طرح کھڑی تھیں،ان کی نرم، گرم روشنی نیچے کی دنیا پر ہلکی، تقریباً آسمانی، چمک رہی تھی۔ہر چراغ،رات کے محافظ کی طرح، جادوئی ماحول میں حصہ ڈالتا ہے،جو اس پر فتن دائرے میں جانے والوں کے لیے راستہ روشن کرتا ہے۔ جیسے جیسے وقت ٹھہر گیا،دنیا ایک خوابوں کے منظر میں تبدیل ہو گئی، جہاں چاند ستاروں سے بھرے آسمان میں دربار لگا رہا تھا،اور فن تعمیر اور فطرت کے باہمی تعامل نے سکون اور خوبصورتی کا سمفنی بُنایا جو کسی پر فتن سے کم نہ تھا۔یہ وہ رات تھی جب حقیقت اور خوابوں کے درمیان کی سرحدیں دھندلی نظر آتی تھیں اور کائنات نے اپنے رازوں کو سننے کی ہمت رکھنے والوں کے سامنے سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

گہری خاموشی کے درمیان جس نے چاندنی رات کو پالا تھا،رات کی ہوا کی طرح مدھم آواز نے سکون کو ہلا کر رکھ دیا۔پہلے پہل، یہ زیفیرز کی طرف سے لے جانے والے خوفناک راگ کی طرح دور سے بہتا تھا، لیکن آہستہ آہستہ، یہ قریب آتا گیا،

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کا پر سکون انداز مزید واضح ہوتا چلا گیا۔ "وہ واحد ھو لا شریک ہے،" آواز نے اعلان کیا، اس کی گونج نے ہوا کو ایک دوسری دنیاوی سکون سے بھر دیا۔۔۔ ''اللہ۔ایک ہے''''وہ واحد ھو لا شریک ہے''

یہ ایسا ہی تھا جیسے یہ کلام مادی دائرے کی حدود سے تجاوز کر گیا تھا، جو سننے والوں کے لیے گہری روحانیت کا پیغام لے کر گیا تھا۔ جوں جوں آواز قریب آئی، اللہ کی حمد و ثناء میں اضافہ ہوا، وہ بزرگ مدھم روشنی والی سڑک پر نمودار ہوا۔ بہتے ہوئے سفید کپڑوں میں ملبوس جو چاند کی نرم گلے میں چمکتے نظر آتے تھے، وہ خاموش رات کے درمیان آسمانی شخصیت کے طور پر کھڑے تھے۔ ان کی آواز ہم آہنگی میں بلند ہوئیں، عقیدت کا ایک پر کشش راگ جو خاموش درختوں میں گونج رہا تھا۔ جنگل کے قدیم محافظ، بلند و بالا درخت، خاموش منظوری میں ڈوب رہے تھے، ان کی گرہ دار شاخیں آسمانی آواز کے جواب میں آہستہ سے سرسراہٹ کر رہی تھیں۔ پتوں میں سے ہلکی ہوا کا جھونکا، کھلتے پھولوں کی خوشبو سے لبریز، ایک ایسا ماحول

www.novelsclubb.com

پیدا کر رہا تھا جو تازگی اور سحر انگیز تھا۔ یہ ایک گہری اہمیت کی رات تھی، رمضان کی آخری راتیں، اور یہ "تاک رات" تھی، اس مقدس مہینے کا زینہ۔ چاند، ستاروں سے بھرے آسمانوں میں ایک چمکدار مدار، اس منظر کی صدارت کر رہا تھا، نیچے کی دنیا پر اپنی چاندی کی چمک ڈال رہا تھا۔ اس نے ان چنے ہوئے بزرگ کی عقیدت کی گواہی دی، ان کی آواز آسمانوں تک بلند ہوئی۔ جیسے جیسے رات گہری ہوتی گئی، روحانیت، فطرت اور رمضان کی حرمت نے دنیا کو لپیٹ لیا۔ وقت بذات خود سست ہوتا دکھائی دے رہا تھا، اور زمینی اور الٰہی کے درمیان کی سرحدیں تحلیل ہو گئیں۔ اس لازوال لمحے میں، کائنات امن اور احترام کے گہرے احساس سے گونج اٹھی، جب کہ عقیدت مندوں نے اپنی دلی تعریفیں جاری رکھی، ان کی آوازیں اپنی عقیدت کو کائنات کے باکل دل تک لے جا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

درختوں کی قدیم چھتری کے نیچے، چاند کی روشنی بزرگ شخصیت پر سایہ اور روشنی کے پیچیدہ نمونے ڈالتی ہے۔ پتوں سے چھانتی ہوئی چمکیلی روشنی، اس کے پر سکون چہرے پر سلیوٹ بدلنے کا ایک نازک رقص پینٹ کر رہی تھی۔ جیسے ہی وہ وہاں کھڑا ہوا، ہوا کے ہلکے جھونکے نے پتوں کو ہلا کر رکھ دیا، اور ان کے سائے اس کے سامنے راز کی سرگوشی کر رہے تھے۔

اسکے اوپر ایک گھنا درخت تھا جو اس بزرگ کو سایہ دے رہا تھا۔۔ اور چاند کی کثیف سی روشنی ان پتوں سے نکل کر اس بزرگ پر پڑھ رہی تھی۔۔

اس قدرتی سرینیڈ کے درمیان، اس نے ایک ایسی آواز میں اللہ کی وادنیت بیان کرنا شروع کی جو گہری، غیر متزلزل عقیدت کے ساتھ گونج رہی تھی، "اللہ ایک ہے... اللہ ایک ہے..." ہر تکرار پر گہرا وزن تھا، جیسے وہ پکار رہا ہو۔ خود الوہیت کا جوہر۔ فٹ پاتھ پر ہر قدم کے ساتھ، وہ مقصد کے ساتھ آگے بڑھا، اس کا راستہ چمکدار چاندنی سے منور ہو گیا۔ لیکن پھر، اچانک، اس نے اپنے ناپے ہوئے قدم کو

روک دیا۔اس کی نظریں سڑک کے اس پار پڑی تھیں، جہاں قریبی نائٹ کلب سے شور اور خوشی کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ موسیقی کی تیز دھڑکن اور پرجوش قہقہوں کا تال میل رات کے پرسکون سکون سے ٹکرا گیا۔نائٹ کلب کے داخلی دروازے سے، روشنی کا ایک جھرنا سڑک پر پھیل گیا، جس نے چاند کی ہلکی چمک سے واضح تضاد ظاہر کیا۔وسیع و عریض کھڑکیوں کے ذریعے، رات کی تال پر جاندار سلیوٹس دیکھے جا سکتے تھے۔بوڑھے خوبصورتی کے ساتھ رقص کرتے آدمی نے جواب سکون اور عیش و عشرت کے اس سنگم پر کھڑے ہو کر خاموشی کے ساتھ اس منظر کا مشاہدہ کیا۔پھر

www.novelsclubb.com

انہوں نے یہ الفاظ دھورائے۔۔۔۔••••

سورہ البقرہ (چھبیس)

بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔بہر حال ایمان والے تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے

رب کی طرف سے حق ہے اور رہے کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے۔

---

جیسے ہی بوڑھے بابا نے غیر متزلزل عقیدت کے ساتھ مقدس آیت کی تلاوت جاری رکھی، ایک غیر معمولی تبدیلی رونما ہونے لگی۔ ایسا لگتا تھا کہ اوپر کا چاند اس کے نعرے کا جواب دے رہا ہے، اس پر ایک نرم، چاندی کی چمک ڈال رہا ہے۔ لیکن یہ کوئی عام چاندنی نہیں تھی۔ یہ ایک الٰہی روشنی تھی، ایک آسمانی نعمت۔ جیسے ہی یہ آیت اپنے عروج پر پہنچی، بابا کے وجود سے ایک نرم، آسمانی روشنی پھوٹنے لگی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کی روح نے بھڑکائی ہو، ایک ایسی چمکیلی روشنی ڈالی ہو جس نے رات کو ماورائی کے مینار کی طرح روشن کیا۔ یہ آسمانی چمک، گرم اور محیط، ایک روشن کوکون میں بابا کو لپیٹ میں لے لیا. پلک جھپکتے ہی ناقابل تصور واقع ہوا۔ بابا،

اس آسمانی روشنی سے گھرا ہوا، طبعی دنیا کی حدود کو عبور کرنے لگا۔اس کی شکل، الٰہی چمک میں نہا کر، انسانی ادراک کے دائرے سے چمکنے اور دھندلا ہونے لگی۔ سکون اور گہرے فضل کے احساس کے ساتھ، وہ ایک گہری خاموشی چھوڑ کر روشنی کے جوہر میں گھل گیا۔ گویا وہ کائنات کے ساتھ ایک ہو گیا تھا، روحانی پاکیزگی کا ایک مینار خود آسمانوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس مقدس لمحے کی گواہی دی، خوف اور حیرت کا احساس باقی رہا۔انہوں نے الٰہی کے دائرے میں ایک روح کی چڑھائی دیکھی تھی، جو ایمان اور عقیدت کی لا متناہی طاقت کا ثبوت ہے۔وہ رات جو کبھی خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی، اب مقدس کی موجودگی سے گونج رہی تھی۔۔۔

.

www.novelsclubb.com

دو نوجوان نائٹ کلب کے دروازے کے باہر کھڑے تھے، امید اور جوش ہوا میں واضح تھی۔ داخلی دروازے کے باہر سیکیورٹی گارڈز موجود تھے۔۔ان کے بے عیب طریقے سے تیار کردہ سوٹ ان کی پیشہ ورانہ مہارت کا اشارہ دیتے تھے۔ وہ محض باؤنسر سے زیادہ تھے۔ وہ تفریح کی دنیا کے دربان تھے۔ گہری نظروں اور بلوٹوتھ ایئر پیس سے لیس سیکیورٹی گارڈز نے جوانوں کو احتیاط سے چیک کیا۔ ان کی مکملیت تمام سرپرستوں کے لیے ایک محفوظ اور خوشگوار رات کو یقینی بنانے کے لیے ان کے عزم کا ثبوت تھی۔ ان کے کارڈز کے فوری، موثر معائنہ کے ساتھ، سیکورٹی گارڈز نے ان کی منظوری کا اشارہ دیا۔ گارڈز میں سے ایک نے شائستہ سر ہلا کر بھاری دروازہ کھولا، جس سے نائٹ کلب کے دھڑکتے دل کا پتہ چل گیا۔ اندر سے ان شیطان کے راہ پر چلنے والوں کے لئیے انکی امید کی خوشبو پھیلی، ہوا میں دھڑکتی باس کی دھڑکنوں کے ساتھ گھل مل گئی۔ یہ نیین لائٹس اور ڈانس فلورز کی دنیا تھی، جہاں ہنسی اور موسیقی ایک تال کی سمفنی میں جڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی

www.novelsclubb.com

دونوں نوجوان دہلیز کو پار کر گئے، انہوں نے رات میں سفر شروع کر دیا—ایک رات موسیقی، رقص اور متحرک گفتگو سے بھری ہوئی تھی۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں پابندیاں ڈھیلی پڑ گئیں، اور عام دنیا پس منظر میں چلی گئی۔ وہ بہت کم جانتے تھے کہ یہ داخلہ ایک ناقابل فراموش تجربے کا آغاز ہے، افراتفری اور تخلیق کی رات، جہاں دنیا اور غیر معمولی تقدیر کے ڈانس فلور پر ٹکرائیں گے۔ یہ انکی تباہی کی ابتدا ہے!!!!!

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

جہاں دل سچائی کی آغوش میں تولے جاتے ہیں انسان کے اعمال اور ایمان ایک مقدس جگہ میں ملتے ہیں۔ جہنم، زمینی خزانے کے فضل کا ایک انتھک متلاشی، سونا، ہیرے، دولت، اس کا ناقابل تسخیر تعاقب۔ جنت، اعمال صالحہ اور نماز کی پناہ گاہ، ایک ایسا دائرہ جہاں ایمان کی دولت کو منصفانہ شمار کیا جاتا ہے۔ پھر بھی انسان، اپنی حماقت میں، غیر دانشمندانہ انتخاب کرتا ہے، دنیاوی انعام کے لیے جنت کے امن

کا سودا کرنا۔ دولت جمع کر کے، شان و شوکت کے حصول میں، وہ جہنم کے راستے پر چلتا ہے، اس کی روح کی امانت۔ لالچ میں اندھی ہو کر اندھیروں میں بھٹکتی ہے اس کی قیمت سے بے خبر اس کا عمل ایک دن ادا کرے گا۔ لیکن مایوسی طالب کے دل کو نہ ڈھانپے، چھٹکارے کے لیے، دوبارہ شروع کرنے کا ایک موقع منتظر ہے۔ توبہ اور خلوص میں، وہ پھر بھی پائے، دراڑ کو ٹھیک کرنے کا ایک طریقہ، اس کی روح کا حقیقی بندھن۔ کیونکہ اسلام قبول کرنے میں بخشش قریب ہے تعظیم کرنے والوں کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ اعمال اور عقیدت میں، ایمان کی نئی تعریف، انسان جنت پر دوبارہ دعویٰ کر سکتا ہے، اس کی روح کی حقیقی تلاش۔ تو دولت کو اپنی قسمت کا مالک نہ بنائیں توازن تلاش کریں، بہت دیر ہو چکی ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں اصلاح کا راستہ تلاش کریں، جنت کے گلے ملنے کا انتظار ہے، آپ کی روح کو سنبھالنے کے لیے۔

•°•^•^•^•°•°•°•°•°•°•^

www.novelsclubb.com

جیسے ہی دونوں نوجوان دہلیز عبور کر کے نائٹ کلب میں داخل ہوئے، ان کا استقبال ایک ایسے منظر نے کیا جسے صرف اسراف اور زوال پذیری کے طوفان کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ ہوا متحرک سرخ روشنی کے ساتھ رعکس کرتی ہے، جس نے اندر کی تفریح پر ایک دوسری دنیا کی چمک ڈالی ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ رات نے خود ہی ایک شرارتی، سرخی مائل رنگت اختیار کر لی تھی، جو انتظار میں پڑے چھپے ہوئے فتنوں کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ ایک ایل ای ڈی ڈسک، ایک الیکٹرانک چمتکار، نے کمرے کو رنگوں کے ہمیشہ بدلتے ہوئے کلیڈوسکوپ میں نہلا دیا۔ اس نے سرپرستوں پر ایک سحر انگیز جادو ڈالا، ہر ایک سائرن کی آواز سے رات کے موہک گلے کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی آواز آتی ہے۔ گانوں اور قہقہوں کی گونج رمضان کی مقدس خاموشی کی بازگشت کو غرق کرتی ہوئی عروج پر پہنچ گئی۔ ایک اسٹیج پر اونچے، ڈی جے نے اپنے کانوں میں زبردست ہیڈ فون لگائے، موسیقی کی پیسنوٹک تال میں کھویا۔ وہ رات کے جوش و خروش کو آرکیسٹریٹ کرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے تفریح کی اس سمفنی کا استاد تھا۔اس کے نیچے، مرد اور عورتیں ایک افراتفری میں رقص کرتے ہوئے چل پڑے، لاشیں انسانیت کی ایک الجھی ہوئی پہیلی کی طرح ایک ساتھ دب گئیں۔یہ ایک ایسا رقص تھا جو کشش ثقل اور سجاوٹ کی خلاف ورزی کرتا تھا، اعضاء لرز رہے تھے، کولہے ہل رہے تھے، اور ہاتھ جوش میں آرہے تھے۔ان کے ترک کرنے میں، وہ مقدس مہینے کی روک تھام کو ختم کرتے ہوئے، شیطان کے بہکانے والے وسوسوں کے سامنے ہتھیار ڈال رہے تھے جو سائے میں چھپے ہوئے تھے۔کچھ لوگوں نے جوش وجذبے کے ساتھ رقص کیا، جو کہ ایک جنگلی مرغ کی طرح گرم کڑاہی پر تھا، ان کی حرکات گرم تیل کی طرح چھلک رہی تھیں۔ڈانس فلور پر کئی رنگوں والی روشنیوں نے رقاصوں کے افراتفری کے جذبات کی عکس بندی کی، جس سے رنگوں کی ایک بے ہنگم پوت بنائی گئی جو حقیقی اور غیر حقیقی کے درمیان کی لکیروں کو دھندلا کرتی نظر آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

نائٹ کلب تضادات کی آماجگاہ بن گیا جہاں مقدس اور بے حرمتی ایک جنونی رقص میں ٹکرا گئی۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں تحمل کا لبادہ پھٹ گیا تھا، اور رات کے فتنے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کھلے تھے، جو اس کے دلفریب آغوش میں داخل ہونے کی ہمت کرتے تھے۔

*******

.....

رقص کے اسٹیج کی بالائی منزل پر، ایک مختلف ماحول غالب تھا—نیچے دھڑکتے افراتفری سے لمحاتی مہلت کے خواہاں افراد کے لیے ایک پناہ گاہ۔ یہاں، چند چنیدہ لوگ اکٹھے ہوئے تھے، جو آرائشی ریلنگوں سے مزین لکڑی کی میزوں کے گرد سجی ہوئی آرام دہ کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ مدھم روشنی والے ماحول نے منظر کو ایک پراسرار فضا بخشی تھی، جس میں سگریٹ اور شیشہ کے پائپوں کی ہلکی ہلکی چمک تھی۔ خوشبودار دھوئیں کے جھونکے ہوا میں گھوم رہے تھے اور رقص کرتے تھے، جب سرپرست اپنی منتخب برائیوں میں ملوث تھے، ان کی ہنسی اور خاموش گفتگو

نیچے دیے گئے جنون سے متضاد سمفنی پیدا کرتی تھی۔ غور و فکر اور ہمدردی کے اس محیط کے درمیان، ایک لڑکی ریلینگ کے ساتھ موجود ٹیبل کے دائیں طرف— ایک چوکنا مبصر ایک کرسی پر بیٹھی تھی، اس کی آنکھیں گہری نظر سے کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اپنے مقام سے، اسے نیچے فرش پر رقاصوں اور اس کے ارد گرد بکھرے ہوئے رقاصوں کا واضح نظارہ تھا۔ اس کی نگاہوں میں سازش کا اشارہ تھا، جیسے وہ رات کے راز ایک ایک کر کے کھول رہی ہو۔ اس کی موجودگی اس لمحے سے بڑھ کر لگ رہی تھی، اور یہ واضح تھا کہ وہ محض ایک تماشائی نہیں تھی بلکہ رات کی پراسرار مشجر میں شریک...۔ وہ دو لڑکیاں آمنے سامنے تھیں۔ اس لڑکی نے اپنے سامنے موجود لڑکی کی جانب رخ کیا۔۔ اور شیشے کا۔ دھواں ہوا میں آزاد کیا۔۔ اسکا۔ چہرہ نیم واضح تھا۔۔ انداز طنزیہ ”شیطان لوگوں کو بھڑکاتا ہے اب تو رمضان ہے بقول ہمارے یعنی مسلمانوں کے شیطان رمضان میں قید ہوتا ہے تو

www.novelsclubb.com

اب جب شیطان قید ہے تو ہمیں کون بھڑکا رہا ہے۔"۔انداز سوالیہ ہو گیا۔۔اسکے سامنے موجود لڑکی جسے اسنے استفسار کیا تھا۔۔اس لڑکی نے ساغر اٹھا کر۔ گٹکا۔

سوال کرنے والی کا چہرہ تب واضح ہوا جب۔۔

دھوئیں کے نرم گھومنے کے درمیان جو اس کے ہونٹوں سے خوبصورتی سے بچ گیا، اس کا چہرہ نائٹ کلب کی مدھم چمک سے منور ہو گیا۔اس کا چہرہ، اسرار اور رغبت سے پینٹ کینوس کی طرح، دیکھنے والوں کو مسحور کر دیتا ہے۔اس کا چہرہ تضادات میں ایک مطالعہ تھا—ایک گول، دھوپ سے چومنے والا رنگ جس نے اس کے چہرے کی ہڈیوں کی ساخت کی وضاحت کو واضح کیا۔ایک جبڑے کی لکیر، خوبصورتی سے کھینچی گئی، اس کی خصوصیات میں نفاست کی ہوا دیتی ہے۔اس کی ناک، ہموار اور گول، اس کی دوسری صورت میں تشکیل شدہ ظاہری شکل میں سنکی کا ایک لمس شامل کر دیتی ہے۔ لیکن یہ اس کی آنکھیں تھیں جو ایک دلکش رغبت رکھتی تھیں۔اس کی نگاہیں، بھورے رنگ کا ایک مسحور کن سایہ، اپنے اندر

رازوں کی دنیا سمیٹ رہی تھی۔دل کی شکل والے چہرے نے اس پُراسرار خوبصورتی کو تیار کیا تھا،اس کے ہونٹ اس کی معصومیت کے واضح برعکس تھے۔ اوپری ہونٹ، آہستہ سے اٹھایا،ایک مکمل نچلے ہونٹ کو راستہ دیا جس نے لالچ کا اشارہ دیا تھا۔اس کے ہونٹ سیاہ لپ اسٹک سے مزین تھے،اور ایک چھوٹا سا، چمکتا ہوا دائرہ اس کے اوپری ہونٹ کو سجا رہا تھا،ایک لطیف لیکن دلکش ہونٹ چھیدنے والا۔اس کے بال،ایک سجیلا باب میں کٹے ہوئے،اس کے چہرے کو چمکیلا نفاست میں ڈھالا۔اس کے نتھنوں کے درمیان بسی ہوئی انگوٹھی کی شکل کی گہانے اس کی ظاہری شکل میں انفرادیت کا ایک لمس شامل کیا،ایک لطیف نرالا جو پوشیدہ گہرائیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔جیسے ہی وہ آگے بڑھی،اس کا لباس نظر آیا—— ایک سیاہ مختصر اسکرٹ جس سے اس کی برہنا ٹانگیں دکھائی دیتی ہیں، جو اس نے خوبصورتی سے پہنی ہوئی اونچی ایڑیوں سے لمبا تھا۔اس کے بائیں کان میں، بیفومیٹ یعنی شیطان کے

www.novelsclubb.com

چہرے کی بالیوں کا ایک جوڑا لٹکا ہوا ہے، جو اس کے منفرد انداز کا بیان مخصوص ہے۔اس کی لمبی، دلکش گردن اس کی مجموعی رغبت میں ایک خوبصورت جہت کا اضافہ کرتی ہے، جس سے اس کی دلکش خصوصیات کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر، وہ خوبصورتی کی مجسم، معصومیت اور رغبت کا ایک پر فتن امتزاج تھی۔نائٹ کلب کے جنون کے درمیان اس کی موجودگی ایک مقناطیسی قوت تھی، آنکھیں کھینچتی اور دلوں کو ہلاتی تھی، رات کی متحرک پوت میں ایک خوبصورت معمہ

۔سوال کرنے والی کے سامنے موجود

www.novelsclubb.com

مدھم روشنی والے کونے میں، لڑکی نے بے فکری سے اپنے بیگ سے ایک ڈبہ نکالا، اس کی حرکتیں لاپرواہی ترک کرنے کے احساس کو دھوکہ دے رہی تھیں۔ ایک تیز موڑ کے ساتھ، باکس کے ڈھکن سے اس کے خفیہ مواد کا انکشاف ہوا—— چھوٹے کاغذ کے تھیلے، احتیاط سے سیل کیے گئے، اندر ایک خفیہ سفید پاؤڈر چھپا ہوا

تھا۔ جیسے ہی ڈبہ کھولا گیا، ایک زبردست مہک، بھاری اور نشہ آور، ہوا بھر گئی، جس نے جگہ کو تقریباً واضح تناؤ سے بھر دیا۔ یہ اس قسم کی خوشبو تھی جو آسانی سے حواس کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی تھی، جس سے کسی کا سر اپنی رغبت میں تیرتا رہتا تھا۔ اس لڑکی نے خود ہی بے حسی کی فضا کو برداشت کیا، اس کے چھوٹے، گھوبگھرالی بال اس کے چہرے کو غیر روایتی ہالہ کی طرح بنا رہے تھے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں، رازداری میں ڈوبی ہوئی، چھپے ہوئے ارادوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، ایک غیر واضح چمک تھی۔ اس کی رنگت، رات کی دھندلاپن کے بالکل برعکس، سائے سے اچھی طرح سے واقف شخص کا پیلا رنگ پیدا کرتا تھا۔ ایک پتلی، تقریباً نوکیلی ناک، بلیڈ کی طرح، اس کی خصوصیات میں نفاست کا اضافہ کرتی ہے۔ اس کے ہونٹ، جس میں معصومیت کا کوئی اشارہ نہیں تھا، ایک مکارانہ مسکراہٹ میں جھک گئے جب اس نے اس ڈبی سے پوری جیسا کیپسول نکالا۔ جان بوجھ کر درستگی کے ساتھ، اس نے اسے اپنے ہونٹوں کے نیچے رکھا، اسے اپنے بیگ

www.novelsclubb.com

کی گہرائی میں واپس کرنے سے پہلے حسابی نیت سے بند کیا۔ ''یہ سستے مومن اور انکی باتیں۔۔'' وہ، جوابا بولی۔۔ بات شروع کرنے والی لڑکی ہنسی تو اسکی آنکھیں چھوٹی ہو گئیں چہلی کرنے والے انداز میں وہ بولی۔ ''ایک مہینہ اللہ کو یاد کرنا انکو لگتا ہے اللہ انکو معاف کر دے گا۔۔۔'' مزید بولتے پیچھے ہوئی اور کرسی سے ٹیک لگائی ''پاکستانی لوگ کہتے ہیں پولیٹیشنز غلط ہیں حلانکہ پورا سال غریبوں کا حق کھاتے ہیں ہر۔ غلط کام کرتے ہیں''

وہ سیدھی ہوئی ''جیسے، حکمران ویسی عوام۔۔'' اسکے سامنے والی لڑکی کھل کر ہنسی۔۔۔ ''یو آر رائیٹ نینسی''.

www.novelsclubb.com

نینسی نام اس سوال گاڑنے والی خوبصورت لڑکی نے خدر کھا تھا۔۔ وہ چلاک دھان پان سی لڑکی جس کی کچھ مشابہت مرداں سی تھی۔۔ ھاتھوں کا۔ اشارہ تاً جنبش دیتے بولی ''موسمی نمازی مسجد کی طرف اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح''

وہ کچھ سوچتے۔۔اوپر دیکھنے لگی۔۔پھر اسنے دوبارہ نینسی کو۔دیکھا۔۔"بارش کے بعد کیڑے اچھل اچھل کر باہر نہیں آتے ویسے"..یہ، بات کر کے اسنے نینسی سے تالی ماری اور زور زور سے ہنسنے لگی۔۔مگر انکی ہنسی لاؤڈ میوزک میں مند پڑ ھتی گئی۔۔وہ چلاک لڑکی آسمان کی طرف تشکریہ دیکھتے بولی۔۔"شکر کہ میں ملحد یعنی ایتھیسٹ ہوں"..نینسی اسے مزاحیہ انداز میں مصنوعی تشویش میں پتلیاں سکوڑتے بولی۔۔"اگر تم ملحد ہو تو آسمان کو۔تشکریہ کیوں دیکھ رہی ہو"

اس۔دھان پان سی چلاکو کچھ مردانہ صورت والی نے اسے اچاٹ نظروں سے دیکھا۔۔جو۔مصنوعی تھا۔۔یہ نظر دیکھتے نینسی زور زور۔سے ہنسنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نینسی، کی آواز ایک مدھر سمفنی تھی، جس میں آسانی سے توجہ حاصل کرنے کی طاقت تھی۔اس کے الفاظ ایک نرم دھارے کی طرح بہہ رہے تھے، ہر حرف شاعر کی نظم کی کرامت رکھتا تھا۔جب وہ بولتی تھی تو ایسا لگتا تھا جیسے اس نے

آسمانوں سے ستارے اٹھا کر اپنے جملوں میں بُنے ہوں۔اس کی آواز موسم خزاں کے کر کرا دن پر ایک گرم ہوا کا جھونکا تھی سکون بخش اور مدعو کرنے والا۔ جیسے ہی وہ بات کر رہی تھی،اس کی ہنسی اس طرح گونج رہی تھی جیسے ہوا کے ہلکے جھونکے میں ہوا کی جھنکار۔ یہ ایک خوش کن آواز تھی جو دلوں کے بھاری بھر کم دلوں کو بھی اٹھا سکتی تھی، کمرے کو مثبتیت اور دلکشی کی چمک سے بھر دیتی تھی۔ جب وہ بولتی تو اس کے الفاظ کی موسیقی سے مسحور نہ ہونا ناممکن تھا، جیسے ایک مسحور کن راگ جو ہوا میں معلق تھا۔اس کے برعکس، دوسری لڑکی کی آواز میں مصیبت کا وزن تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے ہر لفظ کھانسی اور رسیپس کے پردے میں سے ابھرتا ہے، ہر حرف فرار کی جدوجہد کر رہا ہے۔اس کی آواز پاؤں کے نیچے سوکھے پتوں کی چٹخارہٹ کی طرح کڑکتی اور دھیمی ہو گئی۔اس میں تکلیف اور نزاکت کا ایک واضح اشارہ تھا۔مزید یہ کہ اس کی آواز میں ایک غیر روایتی خوبی تھی،ایک لطیف مردانگی جس نے اسے الگ کر دیا۔اس میں لڑکوں کی آواز کی دھنک سے مماثلت

www.novelsclubb.com

تھی،ایک خاصیت جس نے اس کے منفرد کردار میں مزید اضافہ کیا۔اس کے الفاظ غیر منقولہ کے طور پر سامنے آئے،اس کے ہم منصب کی آواز کی روانی اور فضل کی کمی تھی۔۔۔۔

۔اس دھان پان سی لڑکی نے اپنے چہرے کے زاویے کو درست کیا۔۔اور وہ بات بولی جو ہر ملحد یا اسلام دشمن بولتا اور جس کا جواب میں نے تفصیل اور ریفرینس کے ساتھ اپنے پہلے ناول انتقام کے دوسرے volume میں دیا ہے۔۔۔اسکا۔ انداز محتاط ہوا۔۔اور چکانی نظروں سے وہ نینسی کو۔دیکھتے بولی۔۔"ویسے تمہارے پروفٹ"اسکا۔انداز۔ تمسخرانہ تھا اسنے پروفٹ عزاتا نہیں بلکہ چہلی والے انداز میں بولا تھا۔۔معاوضہ والے پروفٹ کے انداز میں۔۔"اسنے چھ سال کی بچی سے شادی کرلی"نینسی جو اسلام سے دور تھی نہ جانے اسکے چہرے پر کراختگی کیوں ابھری۔۔اسکی مسکراہٹ سمٹی اور اسے سنجیدہ نگاہوں سے بولی۔۔"آج سے چودہ سو سال پہلے کے حالات کو۔تم آج سے کیوں کمپئیر کر رہی ہو تم تو واضح پریزنٹیزم(

www.novelsclubb.com

(Presentism)

کمٹ کر رہی ہو اُس دور میں ماحول الگ تھا۔۔ لڑکیاں جلدی بالغ ہو جاتی تھیں جیسے لڑکے اور جلدی۔ شادی کرنا صرف عرب میں نہیں پوری دنیا میں ہوتا تھا"

اس بات پر وہ ملحدہ لاجواب ہو گئی۔۔ اور دائیں بائیں نظریں کرنے لگی۔۔

نینسی کو کچھ یاد آیا تو۔۔ وہ بولی۔۔ جو اسنے ایک مرتبہ یوٹیوب سے سنا تھا۔ اسنے وہ بات اس ملحدہ کے سامنے کی "اور ہاں نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔۔ رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی تھی اور اس شادی سے پہلے حضرت عائشہ (رضہ) کی منگنی بھی ہوئی وی تھی مگر منگنی اس شخص سے تُڑاوادی گئی کیونکہ اسنے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔۔ پھر حضرتِ"

وہ کچھ سوچنے لگی۔۔۔ "پتا نہیں انکے والد کا۔ کیا نام تھا۔۔ یہ نکاح انکے والد اور والدہ اور خد حضرت عائشہ (رضہ) کی مرضی سے ہوا تھا۔۔۔ تو حضرت عائشہ کی

مرضی تھی اس شادی میں۔۔اگر نہ ہوتی تو یہ نکاح حرام ہوتا۔۔کیونکہ اسلام میں زبردستی کی شادی حرام ہے۔۔"

پھر اسنے دھان پان سی لڑکی کو گھورا"پاک ہستیوں کے نام مجھ سے اس جگہ پر بلوا دیئے۔۔"

اس دھان پان سی لڑکی نے ھاتھ جھلایا۔۔جیسے کہہ رہی ہو کہ بس کر جاؤ"تم نے ہی شروع کیا تھا"

نینسی نے اسے پتلیاں سکوڑتے دیکھا۔۔"میں نے آج کل کے مسلمانوں کا۔کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام بہت اچھا ہے مگر کچھ مسلمان نہیں۔۔"

اسنے گہرہ سانس لیا تھا کیونکہ اس کو برا لگا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اسلام پر چلتی نہ تھی نام نحاد سہی تھی تو وہ مسلمان۔۔۔اسنے ٹیبل پر سے بیگ کو اٹھایا کھڑی ہوئی اسکے بعد

اسنے کرسی کی پیٹھ پر سے شفعون کا پتلا سا لمبا کفتان نما کپڑا اٹھایا۔۔اسنے اسکو پہنا تو اسکی برہنا ٹانگیں چھپ گئیں۔۔وہ پانچ فٹ پانچ انچ کے قریب قریب تھی۔۔ مگر۔ایڑی والے جوتے کی بدولت وہ پانچ فٹ سات۔انچ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس دھان پان سی لڑکی نے نینسی کو سوالیہ دیکھا۔۔"کدھر"

انداز حیرت والا تھا۔۔ نینسی نے اسکے سوال پر۔اپنا۔سوال داگا۔۔"اس وقت کے ہوتے میں کہاں جاتی ہوں۔۔"

دھان پان سی لڑکی کو کچھ یاد۔آیا۔۔تو وہ اسے پراسراریت سے بولی۔۔جیسے اسکا۔ کوئی راز۔نکلوانا۔چاہ رہی ہو۔۔"تم ہمیشہ رات پوری بار میں ہوتی ہو۔۔اور صبح ہوتے ہی گھر جا۔کر سو جاتی ہو۔۔"

نینسی اسے معصوم ناراضگی سے بولی۔۔"تم بھی تو آتی ہو اپنا بتاؤ"وہ دھان پان سی لڑکی آنکھیں گھماتے بولی۔۔"تمہاری طرح نہیں۔ہوں جو روز۔آتی ہوں۔۔

کبھی کبھار آتی ہوں۔۔ باقی دن مورتوں کے حقوق کے لئیے لڑتی ہوں۔۔انکا حق انکو دلواتی ہوں۔۔"

نینسی ہنسی "سوشل میڈیا ایکٹیویسٹ میرب موئیز" میرب بھی ہنسی۔۔

==========

---

ڈانس کلب سے باہر نکلتے ہی اس کے ارد گرد کی دنیا فجر کی نرم رنگت میں نہار ہی تھی۔ صبح کا سورج بیدار دنیا پر ایک گرم، سنہری چمک ڈالتے ہوئے آسمان پر چڑھ چکا تھا۔ ہوا پرندوں اور بلبلوں کی مدھر سمفنی سے بھری ہوئی تھی، ان کے گیت پر سکون ماحول میں بُن رہے تھے۔ ایک لطیف، تازگی بخش ٹھنڈک ہوا میں معلق ہے، رخصتی کی رات کا تحفہ۔ ایک بلند و بالا درخت کے پتے جو قریب ہی سنٹینل کھڑے تھے نرمی سے سرسراہٹ کر رہے تھے، ان کے سبز پتے آہستہ سے زمین پر اتر رہے تھے، جس سے سرخ اور نارنجی رنگ کا قدرتی قالین بن گیا تھا۔ اس نے خود کو اسی جگہ پر کھڑا پایا جہاں پر اسرار شخصیت کبھی ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ درخت جو

ان کا خاموش ساتھی تھا اب بھی فٹ پاتھ پر جما ہوا تھا، اس کی ٹہنیاں اب گرتے ہوئے پتوں کی پوت سے مزین ہیں۔ اس کی نظریں نیچے کی طرف مڑی اور وہیں نارنجی اور سرخ پتوں کے درمیان ایک تنہا سیاہ پتی نے اس کی توجہ مبذول کر لی۔ نازک تجسس کے ساتھ، اس نے جھک کر پر اسرار پتے کو بازیافت کیا۔ یہ کسی دوسرے کے برعکس تھا، اس کی آبنوس کی سطح تقریباً صوفیانہ رغبت کے ساتھ چمک رہی تھی۔ قریب سے معائنہ کرنے پر، یہ واضح ہو گیا کہ کسی ہنر مند نے اوبسیڈین کینوس میں الفاظ کو پیچیدہ طریقے سے تراش لیا تھا۔ اگرچہ زبان اس کی سمجھ سے باہر تھی، لیکن اس نے اس پر لکھے ہوئے پیغام سے ایک ناقابل فہم تعلق محسوس کیا۔ تعظیم کے احساس کے ساتھ، اس نے آبنوس کے پتوں کو آسمان کی طرف اٹھایا، جس سے طلوع ہوتے سورج کی پہلی کرنوں نے اسے نارنجی رنگ کی آسمانی روشنی سے متاثر کیا۔ جیسے ہی فجر کی مہربانی پتی کو چھوتی ہے، خفیہ الفاظ زندہ ہوتے نظر آتے ہیں، جیسے آسمانوں نے خود ہی سرگوشی کی ہو۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی نینسی کی آنکھوں نے سیاہ پتے پر لکھے ہوئے الفاظ کو اسکین کیا، طنز کا ایک انڈر کرنٹ اس کی آواز کو چھو گیا۔ ایک چھوٹا سا، طنزیہ جملہ اس کے ہونٹوں سے بچ گیا جب اس نے اتفاق سے پتی کو ضائع کر دیا، اس کا پیغام "جنت کی کنجی" اسنے ایک تلخ رد عمل کو جنم دیا۔ "اگر اللہ واقعی مہربان ہوتا،" اس نے تلخی سے شروع کیا، اس کا لہجہ خبط سے بھرا ہوا تھا، "وہ ظالموں کو جنت کا وعدہ دینے کے بجائے اسی دنیا میں ان سے انصاف کرتا۔" اس کے الفاظ ایک گہرے سوال کے وزن کو برداشت کرتے ہوئے ہوا میں معلق تھے۔ وہ اپنے راستے پر چلتی رہی، اس کے قدم ایک پر عزم قدم سے نشان زد تھے۔ لیکن اچانک، جیسے کسی پریت کے ہاتھ نے اس کے دل کو نائب جیسی گرفت میں لے لیا ہو، وہ اچانک رک گئی۔ اس کی ہتھیلی اس کے سینے سے یوں دبی ہوئی تھی جیسے کسی انجان احساس کے منبع کو تلاش کر رہی ہو۔ اس کے پیچھے، اللہ کی تخلیق کے ان دیکھے دائرے میں، ایک روحانی وجود نینسی کو تقریباً آسمانی وضاحت کے ساتھ دیکھا۔ اس کی آنکھیں، ستاروں یا کہکشاؤں کے

www.novelsclubb.com

گھنے برج کے مشابہ، ایک شاندار روشنی پھیلاتی ہیں جو زمینی حدود سے انکار کرتی نظر آتی ہیں۔ ان گنت پروں، جو ایک ارب پروں کی طرح ہیں، محیطی ہوا میں کھلے ہوئے ہیں۔ اس آسمانی ہستی نے گردن جھکائی، نینسی پر نظریں جمائے، جو جواب میں تجسس سے مڑی۔ ایک نادیدہ قوت نے اس کی طرف کھینچا، اسے ضائع شدہ پتی واپس لینے پر مجبور کیا۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا، خود سے بڑی چیز کا احساس اس کے شعور پر دباؤ ڈال رہا تھا۔ ہر قدم کے ساتھ اس نے گرے ہوئے پتے کی طرف اٹھایا، نینسی روحانی وجود کی کرسٹل شکل سے گزری۔ گویا وہ مادّی اور الٰہی کی سرحدوں کو عبور کر رہی تھی، اس کے زمینی حواس اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے قاصر تھے جو اس پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ جیسے ہی وہ پتی کے پاس پہنچی، اس کے دل میں ناقابل بیان بوجھ برقرار رہا۔ اس کے سینے کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے طوفان کا سامنا کیا ہو، اس کی سانسیں تھم گئیں۔ گویا اس کے وجود کو ایک

www.novelsclubb.com

تبدیلی کا نشانہ بنایا گیا تھا، ایک لطیف لیکن گہرا تغیر جس نے اسے ایمان اور تقدیر کے اسرار سے دوچار کر دیا تھا۔۔

نینسی نے پراسرار پتی کو اپنے ہاتھ میں پکڑا، اس کی انگلیاں تجسس اور اندیشے کے آمیزے سے کانپ رہی تھیں۔ اسے پلٹتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ پتے کے الٹے حصے پر الفاظ کا ایک مختلف مجموعہ تھا، ایک اور پیغام جو اس کی آبنوس کی سطح کے اندر چھپا ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا انکشاف تھا جس نے منطق کی نفی کی، اس کے دل کی دھڑکن چھوڑ دی۔ دو الگ الگ جملے پتی کے نازک کینوس کو مزین کرتے تھے، ان کا جوڑ ایک ایسا معمہ تھا جس نے اس کی روح کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس پتے میں دو گہرے پیغامات کا وزن کیسے ہے، ہر ایک کی اپنی اہمیت اور اسرار ہے۔ حیران اور متجسس، نینسی نے دھیرے دھیرے اپنا ہاتھ چمکتی ہوئی سفید روشنی کی طرف بڑھایا، جیسے اس ناقابل فہم واقعہ کے درمیان الٰہی وضاحت کی تلاش کر رہی ہو۔ اور وہیں، نرم روشنی میں نہائے ہوئے، الفاظ اس کی

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے سامنے ایسے آ گئے، جیسے تقدیر کے ہاتھ سے لکھے گئے ہوں۔ "اللہ نے تم کو نہیں چھوڑا،" الفاظ نے اعلان کیا، ان کی نرم یقین دہانی ایک گرم گلے کی طرح اس کے گرد لپیٹ رہی تھی۔ لیکن ان کے ساتھ ایک سخت نصیحت تھی، ایک سنجیدہ سچائی جو اس کے وجود کے اندر گونج رہی تھی، "تم نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے۔" اس جذباتی طور پر چارج شدہ لمحے میں، ایمان اور انسانی کمزوری کے گہرے اختلافات کو واضح کر دیا گیا تھا. نینسی کا دل جذبات کی آمیزش سے پھول گیا—خوف، عاجزی، اور خود کی عکاسی کا گہرا احساس۔ پتی، جو کبھی ایک خفیہ پہیلی تھی، الٰہی حکمت کے لیے ایک قوت بن گئی تھی، جو خالق اور اس کی تخلیق کے درمیان ہمیشہ سے موجود تعلق کی یاد دہانی کراتی ہے۔ جیسے ہی نرم چمک نے اسے لپیٹ لیا، نینسی کی روح ان الفاظ کے وزن سے جکڑی، جس نے خود شناسی اور روحانی دوبارہ دریافت کا راستہ بنایا۔ اس مقدس اور تبدیلی کے لمحے میں، اس نے اپنے آپ کو

www.novelsclubb.com

ایک گہرے سفر کے دہانے پر کھڑا پایا، جو اپنی انسانیت اور الٰہی کے بے پناہ فضل کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی

نینسی نے اس پراسرار پتی کو احتیاط سے اپنے بیگ میں رکھا، اس کا دل اب بھی گہرے الفاظ کی گونج سے گونج رہا ہے۔ اس کے قدم دوبارہ شروع ہوئے، ہر ایک مقصد کے نئے احساس سے رہنمائی کرتا تھا۔ اس کے آس پاس کی دنیا کھلتی رہی—راستے میں گھر اور درخت، عام زندگی کا ایک جھانکا۔ پھر بھی، اس کے سفر کے دوران، ایک نرم، جذباتی آواز نے اسے پکارا، ایک ایسا نام بولا جو کانوں سے باہر کی اہمیت رکھتا تھا۔ "ایمان، ایک منٹ انتظار کرو،" آواز نے التجا کی اور ان الفاظ کے ساتھ ہی راز سے پردہ اٹھایا۔ وہ نینسی نہیں تھی؛ اس کا نام ایمان تھا۔ ایک زبردستی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو جھکا لیا، اندر ہی اندر ہلچل مچانے والے جذبات کو چھپا لیا۔ آواز کے منبع کی طرف مڑ کر ایمان جان بوجھ کر قدموں سے قریب آئی۔ وہاں پردہ میں لڑکی، سندس آپی کھڑی تھی، اس کی موجودگی سکون اور حسد کا

www.novelsclubb.com

باعث تھی۔ایمان کا دل جذبات کی ایک پیچیدہ صف سے پھول گیا۔وہ اس حفاظت پر رشک کرتی تھی کہ پردے نے سندس کو فراہم کیا، جو پاکیزگی اور عقیدت کی ظاہری علامت ہے۔اس کے باوجود، اس نے اس حسد کو اپنی مسکراہٹ کے چہرے کے پیچھے چھپالیا، اپنے اندرونی انتشار کی گہرائیوں کو ظاہر کرنے کو تیار نہیں۔ایمان نے "سلام" کا روایتی سلام پیش کرنے سے گریز کیا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اس کی ناپاک زبان ان مقدس الفاظ کی پاکیزگی کو داغدار کر دے گی۔وہ عربی الفاظوں "السلام علیکم" کا صحیح معنی نہیں جانتی تھی لیکن وہ اس عقیدے پر قائم رہی کہ اگر یہ عربی ہے تو یقیناً پاک ہونا چاہیے۔اس جذباتی اور دل کو چھو لینے والے لمحے میں، ایمان کی شناخت کی پرتیں چھلکنے لگیں، جس سے ایک روح ایمان اور تعلق کے جوہر کو سمجھنے کی تڑپ کو ظاہر کرتی ہے۔سندس آپی کے ساتھ اس کی ملاقات نے خود کی دریافت کے ایک گہرے سفر کا اشارہ دیا، جہاں ایمان اور پاکیزگی زندگی کی ٹیپسٹری کے نازک دھاگوں میں جڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایمان مسکرائی ''کیسی ہیں سندس آپی''

سندس دل سے مسکرائی ''اللہ کا۔شکر ہے''

وہ،مزید ایمان کو۔دیکھتے بولی۔۔''تم کیسی ہو''

وہ جھجکتے مسکراہٹ برقرار رکھتے بولی۔۔''جی کرم''وہ اسے اگے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر رک گئی اسنے،الفاظوں پر غور کیا کیا۔وہ بدلہ لے رہی تھی؟کیا وہ اللہ کو بتا رہی تھی کہ وہ انکے بغیر بھی جی سکتی ہے مگر کیوں؟اسنے الفاظ کا تبادلہ کیا''اے ون ہوں سندس آپی''وہ کھل کر بولی۔۔وہ۔باغور۔سندس کو۔دیکھ رہی تھی۔۔اسے جو سندس پر۔رشک ہو رہا تھا اسکی حفاظت سے اسکے ہر ادا سے وہ اپنے بیمان دل کو تسلی دیتے بولی''یہ برخا تو چلتا پھرتا قید خانہ ہے پاگل عورتیں یہ اس کو حفاظت کہتی ہیں''

وہ مزید طنزیہ دل میں بولی۔۔''اللہ کی حدود ہوں''اسنے دل میں منہ بسوڑا۔۔

بلیک ویگو سندس کے گھر کی حدود سے نکلی اس کی موجودگی کا اعلان سینگ کے تیز اور گونجنے والے دھماکے سے ہوا۔ ہارن ہوا میں گونج رہا تھا، اپنے ساتھ غصے کی بے ہنگم لہجہ لے کر جا رہا تھا۔ ایمان کی نظریں فطری طور پر قریب آنے والی کار پر جمی تھیں، اس غیر متوقع جوش سے اس کے حواس مزید بلند ہو گئے تھے۔ ایمان کے پاس کھڑی سندس نے اپنی توجہ گاڑی کی جانب کی اور اپنی درمیانی دو انگلیوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک لطیف اشارے میں گاڑی والے کو محض دو منٹ انتظار کرنے کا اشارہ کیا۔ ایمان کے تاثرات کو الجھن نے گھیر لیا جب اس نے اس خفیہ ہدایت کے پیچھے معنی سمجھنے کی کوشش کی۔ اسرار کے درمیان، سندس اپنے بیگ میں پہنچی اور ایک کارڈ نکالا، جس کی اہمیت صرف اسے معلوم تھی۔ ایمان نے تجسس اور تشویش کے امتزاج سے دیکھا، اس کی سوالیہ نظریں سندس کے ہاتھ میں پکڑے کارڈ پر جمی ہوئی تھیں۔ "اللہ حافظ" سرگوشی کے ساتھ، سندس نے اسے الوداع کیا، اس کی نظریں اس کارڈ پر ٹکی تھیں جو اس نے ایمان کے ہاتھ میں رکھا

www.novelsclubb.com

تھا۔ایمان نے اس لمحے کے وزن کو محسوس کیا جب اس نے سندس کو جاتے ہوئے دیکھا،اپنے پیچھے ایک پراسرار پیغام کا احساس چھوڑ دیا گیا جو ایک لاجواب پہیلی کی طرح ہوا میں معلق تھا۔ایک گہرا سانس لے کر ایمان نے احتیاط سے کارڈ اپنے بیگ میں رکھا،اس کے خیالات اس کے سامنے آشکار ہونے والے عجیب و غریب اسرار سے بھر گئے۔اس پراسرار اور پراسرار منظر میں،تقدیر اور تجسس کے دھاگے آپس میں جڑے ہوئے ہیں،جس نے ایمان کو ان رازوں پر غور کرنے کے لیے چھوڑ دیا جو اس کی نئی شناخت کی سطح کے نیچے موجود ہیں۔۔۔۔

جیسے ہی سندس گاڑی میں بیٹھی،ایک تیز،حقارت آمیز آواز کے اچانک گھسنے سے اندر کا حصہ سکڑتا دکھائی دیا۔اس میں فخر اور خودداری کی ہوا چل رہی تھی جو توجہ طلب تھی۔سوال ایک بلیڈ کی طرح ہوا کو کاٹ رہی تھی،"تم اس ملعون لڑکی سے کیا بات کر رہی تھی؟"سندس کی نگاہیں آواز کے منبع سے ملنے کے لیے اٹھیں،اس کے والد،ایک اچھے اخلاق کے آدمی تھے۔اس کے والد نے اپنے سر پر ٹوپی پہن

www.novelsclubb.com

رکھی تھی اور وہ سفید سوتی قمیض اور شلوار میں ملبوس تھے، جو عاجزی اور تقویٰ کی تصویر تھی۔ اس کی داڑھی، سیاہ اور سفید کا امتزاج، وقت اور حکمت کے گزرنے کی گواہی دیتی ہے۔ جیسے ہی گاڑی سڑک پر پھسل رہی تھی، اس کے اندر کا تناؤ واضح تھا، سندس اپنے والد کی جانچ پڑتال کا مقابلہ کرنے میں مدد نہیں کر سکی۔ پہیے کے تیز موڑ کے ساتھ، گاڑی بائیں طرف مڑ گئی، جس کی وجہ سے سندس کی آواز مایوسی سے گونج اٹھی، "بابا، ایسا نہ کہیں۔ وہ صرف بھٹکی ہوئی ہے کوئی تو ہونا چاہئے۔ جو اسکی اثلاء کرے"

اس کے والد کی نظریں لمحہ بہ لمحہ سڑک سے نکل گئیں، سندس پر سر سے پاؤں تک جھاڑو دیتی ہوئی، اس سے پہلے کہ وہ اپنی اگلی توجہ کی طرف لوٹتی۔ اس کے باپ کی آواز میں غیر متزلزل سختی تھی، "ایسی برائی سے داغدار لڑکیوں کو کم ہی چھٹکارا ملتا ہے۔ کیا تم جانتی ہو کہ وہ کہاں سے آرہی ہے؟ وہ نائٹ کلب سے آرہی تھی، اس مقدس مہینے میں، کم نہیں۔ وہ وہاں سے آرہی ہے۔" سندس آسمان کی طرف دیکھتے

www.novelsclubb.com

بولی۔۔"ہمارا رب بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دیکھاتا ہے۔۔اسکو بھی دیکھائے گا* پھر اسنے اپنے باپ کو دیکھا۔۔"

۔۔گناہ میں ڈوبے ایسے ہزار لوگ ہیں بابا جو جنت میں جائیں گے،،۔

---

جیسے ہی ایمان نے اپنی شاندار رہائش گاہ میں قدم رکھا، ہوا دولت اور آسودگی کی بے مثال چمک سے چمکتی دکھائی دے رہی تھی۔یہ داخلی راستہ خوشحالی اور ذوق کا سمفنی تھا، جہاں ہر عنصر اسراف کی بات کرتا تھا۔اس کے دائیں طرف، ایک عظیم الشان آئینہ دیوار کو آراستہ کر رہا تھا، اس کی چمکیلی سطح ارد گرد کی خوبصورتی کی عکاسی کرتی ہے۔اس کے نیچے، ایک سیاہ لکڑی کی میز نے خلا میں نفاست کا ایک لمس شامل کیا، اس کی چمکدار سطح اس باریک بینی کا ثبوت ہے جس کے ساتھ ہر تفصیل کو تیار کیا گیا تھا۔ بائیں دیوار پر، شاندار پینٹنگز کا ایک سلسلہ اس جگہ کو آراستہ کر رہا ہے، ہر ایک اپنے طور پر ایک شاہکار ہے۔دیوار، اگرچہ آراستہ تھی، تحمل کا ایک لطیف اشارہ دیتی تھی، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ایمان کا تعلق رکھ رکھاؤ والے خندان

سے ہے۔۔دائیں طرف کی دیوار، خوبصورتی سے خمیدہ اور لذیذ آرائشوں سے مزین، زائرین کو مزید عیش و عشرت کی گہرائیوں میں جانے کا اشارہ کرتی ہے۔ چمکدار ٹائلوں سے مزین فرش، داخلی دروازے کی شان و شوکت کا آئینہ دار تھا، ہر قدم خوشحالی کے احساس سے گونج رہا تھا۔ یہ صرف ایک گھر نہیں تھا۔ یہ اس جمالیات اور خوشحالی کا ثبوت تھا جس نے ایمان کی دنیا کی تعریف کی۔ ہر کونے میں نفاست کی ہوا پھیلی ہوئی تھی، اور ہر تفصیل استحقاق اور تطہیر کی زندگی کی سرگوشی کرتی تھی

جب ایمان نے اپنے گھر کے وسیع و عریض سفر کو جاری رکھا تو اسے اپنی سوتیلی ماں کے کاٹنے والے طنز کا سامنا کرنا پڑا۔ عورت کے طنزیہ الفاظ، "دیکھو، آگئی کافرہ،" آسودہ حال ماحول میں گونج رہے تھے، جو ایک واضح یاددہانی کے طور پر کام کرتے ہیں کہ اس دولت کے درمیان بھی، ایمان کی تقسیم برقرار ہے۔ ایمان نے آگے کو دبایا، گھر کی وسعت اس کے سامنے عیش و عشرت کی طرح پھیل رہی تھی۔ اس

www.novelsclubb.com

کے پیروں کے نیچے، چمکتی ہوئی بھوری لکڑی کے فرش کا ایک وسیع حصہ پھیلا ہوا ہے، اس کی چمکیلی سطح اس عیش و آرام کی عکاسی کرتی ہے جس نے اسے لپیٹ لیا تھا۔ ایک آلیشان سرمئی قالین نے اس وسیع و عریض لکڑی کے کینوس کو آراستہ کیا، اس کی ساخت سکون اور انداز کا ثبوت ہے۔ سیاہ میزیں، جن میں سے ہر ایک کو دو نازک شیشوں سے مزین کیا گیا تھا، حکمت عملی کے ساتھ پورے کمرے میں رکھا گیا تھا، جو بھورے اور بھوری رنگ کے مروجہ شیڈز کے خلاف ایک لطیف جوڑ تھا۔ اوپر، سفید چھت اونچی ہوئی، جس نے خلا پر ایک روشن اور ہوادار ماحول کاسٹ کیا۔ دیواریں، ایک کینوس کی طرح جو کہانی سنانے کا انتظار کرتی ہیں، رنگوں کی ایک حیرت انگیز صف دکھا رہی تھی۔ چمکتے ہوئے سونے سے جڑے گہرے آبنوس نے ایک ڈرامائی تضاد پیدا کیا، جس نے کمرے کو باقاعدہ خوبصورتی کی ہوا دے دی۔ سر کے اوپر، تکونی شکل کے لاکٹ لیمپ لٹک رہے تھے، ان کی گرم روشنی ایک ہلکی سی چمک ڈال رہی تھی جس نے ارد گرد کے صوفوں کو روشن کر دیا

www.novelsclubb.com

تھا۔سیاہ پس منظر کے خلاف،ایک پینٹنگ نے توجہ کا حکم دیا—ایک سرپٹ دوڑتے گھوڑے کی پوری رفتار سے ایک شاندار تصویر۔یہ ایک ایسا ٹکڑا تھا جس نے کمرے میں زندگی کا سانس لیا،اس کی متحرک توانائی ہر اس شخص کو موہ لیتی ہے جو اسے دیکھتا ہے۔ایک کونے میں،ایمان کے والد بیٹھے تھے،جو کہ اختیار اور فضل کا پیکر تھے،مختلف سرجریوں سے گزرنے کے بعد جوان لگ رہے تھے۔وہ سلیٹ کے صوفے پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا،اس کی ٹانگیں پر سکون اعتماد کے ساتھ پار ہو گئیں۔قریب ہی،کروفر،وفاداری اور صحبت کی علامت،آرام سے اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔وہ اخبار پر نظریں جمائے ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان اپنی ماں کو مسکراتے بولی"کم از کم میں تیری طرح منہ سے مومنہ دل سے کافرہ نہیں ہوں"

ایمان کی سوتیلی ماں،جو کہ 5 فٹ 10 انچ کی اونچی قد کی عورت تھی،ایک ایسی صورت پیدا ہوئی جو بظاہر بداخلاقی کے سائے سے ابھری تھی۔اس کے چہرے

کے خدوخال ایک پریشان کن ہوشیاری کے ساتھ تیار کیے گئے تھے، ہر عنصر اس کے ارد گرد برائی کی ہوا پھیلانے کی سازش کر رہا تھا۔اس کی ابرو، پتلی اور چھوٹی، استرا کے کنارے کی نفاست سے بھری ہوئی تھی، جو ایمان کے اپنے چہرے کو سجانے والی نازک محرابوں کے بالکل برعکس تھی۔یہ قلیل محرابیں اس کے ماتھے پر چالاکی کی لکیریں کھینچتے ہوئے ایک خوفناک اظہار میں ہمیشہ ایک ساتھ بنی ہوئی لگ رہی تھیں۔اس کے ہونٹ، اس پر پورنتا اور فضل کے برعکس جو اکثر خوبصورتی کی تعریف کرتے تھے، پتلے اور سخت تھے، ان کے کناروں پر ایک مستقل مسکراہٹ تھی جو راز اور غداری کی بات کرتی تھی۔اس کی لپ اسٹک کی جامنی رنگت اس کے چہرے پر اندھیرے کی ہوا دے رہی تھی، جیسے اس نے اپنے ہونٹوں پر بدتمیزی کا جوہر سجا رکھا ہو۔لیکن یہ اس کی آنکھیں تھیں جو سب سے زیادہ پریشان کن خوبی رکھتی تھیں، کیونکہ ان گہرائیوں کے اندر، واقعی کسی بھیانک چیز کی ٹمٹماہٹ رہتی تھی۔اس کی نگاہیں، ٹھنڈی اور حساب کتاب، کسی کی روح کو

www.novelsclubb.com

چھیدتی ہوئی لگ رہی تھیں،اس کے نتیجے میں بے چینی کا ایک طویل احساس چھوڑ کر۔اس کے شعلے،تاریک اور بے تحاشا،اس کے بدنیتی کے ارادے کا وزن ایسے پکڑے ہوئے تھے، جیسے انہوں نے ہزار سکیموں اور زندگی بھر کے دھوکے کا سہارا لیا ہو۔۔۔خالدہ جتوئی کو دیکھتے بولی۔۔"دیکھ رہیں ہیں اس کو۔۔"ایمان نے بیزاری سے آنکھیں گھمائیں۔۔"انکی آنکھیں ہیں"اسنے اپنے باپ کی جانب دیکھا۔۔جو بے خبر ڈورا بنے ہوئے تھے۔۔پھر اپنی ماں کو دیکھا۔۔اور مسکرائی اثبات میں سر کو جنبش دی"بلکل کان۔۔ہیں"آنکھوں کی جانب دیکھا اور تشویش سی پتلیاں سُکیڑ لیں"آنکھیں"مسکرائی اور پیچھے ہوئی"ہاں آنکھیں بھی ہیں"

www.novelsclubb.com

اسنے پلکیں مزے سے جھپکیں پھر افسوس سے لبوں کو۔سُکیڑا اور ساتھ اسکی ناک بھی سُکڑی"مگر افسوس۔وہ تمہیں اس لائق نہیں سمجھتے کہ وہ تمہیں سنیں بھی"

اسکی ماں کا منہ کھل سا گیا۔۔کیونکہ اسکی اچھی ہو گئی تھی۔۔پھر سلگتے بولی ''شرابی بھنگن خدا کی لعنت ہے تجھ پر۔۔رمضان میں تو ناچ رہی ہے شرابیں پی رہی ہے''

ایمان بے فکری سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔کیونکہ وہ شراب نہیں پیتی تھی نہ ڈانس کرتی تھی۔۔پھر بھی وہ اسے تنداندازمیں بولی'' ممممم۔۔۔شراب میں نے پی ہے اور پاگل کتوں کی طرح رال ٹپکاتے تو بھونک رہی ہے''خالدہ نے جتوئی کو دیکھا۔اور اسے بولی۔۔''دیکھ رہیں ہیں اس کو اس، چھٹانک بھر کی چھوٹی سی لڑکی کو کس طرح میرے سامنے بول رہی ہے''

جتوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور راوش پر۔چلتا انکے قریب آیا۔اسنے نائیکی کے سلیپرز پہن رکھے تھے۔۔وہ ایمان کے قریب آیا۔دونوں آمنے سامنے تھے وہ اطمینان سے آیا تھا۔۔اسنے کمر کے پیچھے ھاتھ باندھے۔۔اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ملائے اسے بولا۔۔''تمہیں پیدا کر کے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے میں نے''.ایمان مسکرائی تھی اسے سخت باتیں سننے کی عادت تھی۔۔چاہے

سوتیلی ماں ہو یا سگا باپ۔۔وہ تھی اس گھر میں اس گھر کے مکینوں کے لئے وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے اطمینان سے مسکراتے بولی۔۔"افسوس ایک بات ہم میں مشترکہ ہے"اسنے آسمان کی طرف دیکھا پھر اپنے باپ کو بولی "کاش آپ اس رات جلدی سو جاتے۔۔"لڑکی کی زبان سے ایسے الفاظ سن انکو حیرت نہ ہوئی انکو عادت تھی۔۔خالدہ اسے گھورتے دیکھ رہی تھی۔۔ایمان زینوں کے جانب بڑھی تو خالدہ کی آواز پر ٹھٹک کر رہی۔۔اسکی ماں جنگلی بلی کی طرح پیچھے سے آگے ہوئی اور چلاتے بولی۔۔"اے یزیدن اے فرعونیا اے کافرہ اے منافقہ۔۔منحوس مارنی۔۔تو ایسی بدقسمت ہے کہ تجھے روزہ رکھنا نصیب نہ ہوا۔ تیری حالت فرعون و یزید سے زیادہ بری ہو گی دیکھ لینا تو لعنتی عورت فحاشہ"ایمان ون وومین آرمی تھی وہ لڑنا جانتی تھی۔۔وہ لاجواب کرنا جاتی تھی وہ،ایک تھی۔۔ اسنے ریلینگ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔

اسنے خالدہ کی جانب گردن موڑی۔۔

www.novelsclubb.com

جب ایمان اور خالدہ کے درمیان باتوں کا تبادلہ ہوا تو ایمان کی آنکھوں میں ایک شرارتی چمک رقص ہوئی۔ایک مضحکہ خیز مسکراہٹ کے ساتھ،اس نے اشتعال انگیز انداز میں اپنا منہ آگے بڑھایا،ایک مبالغہ آمیز تاثرات کی مشابہت کرتے ہوئے جس نے خالدہ کو پکڑ لیا۔خالدہ،لمحہ بھر کے لیے ہکا بکا رہ گئی،جواب میں جھجکنے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔خالدہ کا ردعمل حیرت اور حیرت زدہ تھی۔۔

ایمان اسے جھاڑتے بولی۔۔"نکل بڑھیا"

یہ کہتے وہ اوپر۔چلی گئی۔۔خالدہ کی دوبارہ سے آنکھیں پھیل گئیں۔۔وہ جتوئی کی طرف مڑی۔۔جتوئی قمر۔کے پیچھے ھاتھ باندھے تھا۔۔اسے اوپر جاتے دیکھ رہا تھا۔۔کراخنگی سے۔۔"اس کافرہ کو دیکھ رہے ہیں"

وہ کچھ سوچتے اسکے عقب کو اپنی نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے دیکھتے بولا۔۔

"یہ وہ ایمان نہیں ہے جو یہ پانچ۔سال پہلے تھی جس کو۔تم مار دیا کرتی تھی جس کا۔ ھاتھ جلا۔دیا کرتی تھی"

خالدہ دانت۔ کچکچاتے بولی۔۔"مردود ماری۔۔مار کھا کھا کر اسکو۔عادت ہو گئی ہے اب تو۔ کمینی ھاتھ میں بھی نہیں آتی"

وہ لفظ چبھاتے شعلہ وار تیوریوں کے ساتھ بولی تھی۔۔اسنے غلط لفظ استعمال کیا تھا۔۔ مگر اسکے لئیے عام لفظ تھا۔۔"سات یار رکھنے والی۔فحاشہ"

---

سیڑھیاں چڑھتے ہی ہر قدم بیزاری کراختگی اور نفرت سے گونجتا دکھائی دے رہا تھا۔کوریڈور جو اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا ایک نرم، محیطی روشنی میں نہا رہا تھا، جس نے دیواروں پر ایک گرم چمک ڈالی تھی جو دونوں طرف سنتری کھڑی تھی۔ اس کے دائیں طرف،ایک شاندار کھڑکی نے ڈی ایچ اے کے وسیع و عریض وسٹا کو فریم کیا، جو زندگی اور نقل و حرکت کا ایک دلکش جھانکا ہے۔اس کے تھوڑا سا دائیں طرف جہاں فریم شدہ تصویروں کا ایک سلسلہ دیوار کو اس طرح مزین کر رہا تھا جیسے وقت پر گرفت میں لی گئی پیاری یادیں۔ہر تصویر میں ایک کہانی، کسی کی زندگی کا ایک ٹکڑا یا شاید اس پراسرار جگہ کے ماضی کی ایک جھلک تھی۔کوریڈور

کے بیچ میں ایک خوبصورت میز کھڑی تھی، جو فنی اور تاریخ کی سرگوشیوں سے آراستہ تھی۔ وہ دستکاری کی تعریف کرنے کے لیے رکی، اس کی انگلیوں کے نوکوں کو آرائشی ڈیزائنوں پر نرمی سے برش کیا گیا، جیسے اس جگہ کی روح سے جڑ رہی ہو۔ بائیں طرف مڑتے ہوئے، اس نے ایک دروازہ دریافت کیا جو ایک مطالعہ کے کمرے کی طرف جاتا ہے، اس کا اندرونی حصہ خاموشی کے آرام دہ آغوش میں ڈوبا ہوا تھا۔ اوپر کی چھت، قدیم سفید رنگ کی، اپنے وسعت میں علم اور تخلیقی صلاحیتوں کا گہوارہ لگ رہی تھی۔ اس کے قدموں کے نیچے، قالین ایک عالیشان عیش و عشرت تھا، جب وہ اپنی منزل کے قریب پہنچی تو اسے ہر قدم پر سہلا رہی تھی۔ ہر قدم کے ساتھ، راہداری نے اپنے مزید پر فتن رازوں کا انکشاف کیا، جس نے دریافت کے سفر کا وعدہ کیا جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سامنے آئے گا۔

جیسے ہی وہ بائیں طرف مڑی، اس کے قدموں نے اسے لکڑی کے پتلے دروازے کی طرف لے جایا جو راہداری کی خوبصورتی کے خلاف کھڑا تھا۔ ایک لمحے کے لیے

www.novelsclubb.com

ہچکچاتے ہوئے، اس نے اسے دھکیل دیا، اور اچانک، دم گھٹنے والے اندھیرے نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ ایمان کا کمرہ تھا، عالیشان گھر کا ایک پوشیدہ گوشہ، ایک کمرہ جو کافی عرصے سے بھولا ہوا تھا۔ وہ سوئچ بورڈ کے لیے بڑھی، اور جیسے جیسے کمرہ دھیرے دھیرے روشنی کے حوالے ہوتا گیا، اس کی اصل حالت دردناک طور پر واضح ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹی سی، تنگ جگہ تھی، جو اس کے ارد گرد پھیلی ہوئی دولت سے بہت دور تھی۔ ایمان نے اس کی تزئین و آرائش نہ کرنے کا انتخاب کیا تھا، اور اس کے نشانات برسوں کی نظر انداز کی گواہی دیتے ہیں۔ ایک معمولی سا بستر مرکز پر قابض تھا، اس کی چادریں پھٹی اور پہنی ہوئی تھیں، بے شمار نیند کی راتوں کا ثبوت۔ اس کے ساتھ ہی ایک الماری جس کا دروازہ ٹوٹا ہوا سیمنٹ کے کچے فرش پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے کپڑوں کے بوجھ تلے دب گیا۔ موزے اس کے ایک دروازے سے بھولی بسری یادوں کی طرح لٹک رہے تھے۔ بائیں طرف، ایک چھوٹی سی میز پر بھولے بھالے خوابوں اور لاجواب سوالات کا

www.novelsclubb.com

وزن تھا۔بیڈ کے ہیڈ بورڈ کے اوپر،ایک گڑبڑ والی الماری نے اس کے معمولی مواد کو دکھایا:ایک روئی کا پردہ،ایک بد نما انجکشن،اور ایک نوجوان ایمان کی دھندلی تصویر،اس کی معصوم آنکھیں دنیا کے وزن سے پریشان ہیں۔کمرہ خود ہی خاموشی سے پکار رہا تھا،اس کی پینٹ چھلک رہی تھی،اس کی دیواریں کھوئی ہوئی امیدوں کے سرگوشوں سے گونج رہی تھیں۔یہ جسمانی اور جذباتی دونوں طرح کے سائے سے بھرا ہوا کمرہ تھا۔ایمان کے بچپن کی تصویر اس کی طرف پلٹ کر دیکھ رہی تھی، ایک اعلیٰ طاقت کے لیے خاموش التجا تھی۔وہ اکثر اللہ سے پوچھتی کہ اس نے اسے کیوں پیدا کیا،اسے اپنے پاس کیوں نہیں بلایا؟اس چھوٹی سی تاریک پناہ گاہ میں، ایمان کی اداسی اور آرزو واضح تھی،ایک اداسی کی سمفنی جو اس کے کمرے کی نظر انداز تفصیلات میں بج رہی تھی۔یہ وہ جگہ تھی جہاں درد نے سکونت اختیار کر لی تھی اور جہاں بے جواب دعائیں ہوا میں لٹک رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ تھکے ہارے کمرے میں داخل ہوئی،اس کا پرس اب بھی اس کی انگلیوں

سے یوں لٹک رہا ہے جیسے اسے چھوڑنے کے لیے بہت زیادہ بوجھ ہو۔اپنے درد والے دائیں کندھے کو رگڑنے کے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں سے ایک آہ نکل گئی، اور ایک مزاحیہ موڑ کے ساتھ پرس اس کی گرفت سے پھسل گیا،اس کے مواد گمشدہ رازوں کی طرح بکھر گئے،ایک جوتا مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف۔اس نے جو پتلا کوٹ پہنا ہوا تھا،اسے لاپرواہی سے پھینک کر،میک اپ کے تجربے کی باقیات کو ظاہر کرتے ہوئے خراب ہو گیا۔پھر بھی،اس کی پراگندہ حالت میں بھی،اس کے لیے ایک ناقابل تردید دلکشی تھی،ایک ایسی چاشنی جس نے صبح کے حادثات کو روک دیا۔دھیرے دھیرے وہ کھڑکی تک پہنچی، جیسے اس کی تھکاوٹ کے اندھیرے کو چھیدنے کے لیے ہچکچاتے سورج کی روشنی کو اشارہ کر رہی ہو۔شعاعیں فرمانبرداری کے ساتھ کمرے میں پھیلتی ہیں اور اسے گرم، سنہری رنگت میں پینٹ کرتی ہیں۔پاس کی میز پر آدھا کھایا ہوا سیب پڑا تھا،دن کے دوسرے کاموں کی طرح بھولا بھی تھا۔تقریباً شاعرانہ کاہلی کے ایک عمل میں،

www.novelsclubb.com

اس نے پھل کو سوئچ بورڈ کی طرف پھینکا، تقریباً تھیڑ کے انداز سے روشنی کو بجھا دیا۔ صبح کے ساڑھے چھ بج رہے تھے،اور اس کی نیند کے ساتھ ایک گفتگو تھی۔ ایک جمائی کے ساتھ،اس نے کمرے کے آب وہوا کے کنڑول کو طلب کرتے ہوئے بستر کے ساتھ والے سوئچ کو دبایا۔ جیسے ہی کمرے نے نرم گونج کے ساتھ جواب دیا، ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کی تھکی ہوئی شکل میں رقص کر رہا تھا،ایک آرام دہ لوری اس کا خیر مقدم کرنے کے لیے ایک مستحق مہلت کے لیے۔ در حقیقت، یہ تھکے ہوئے طنز کا ایک منظر تھا، تھکن کے ساتھ ایک ایسا رقص جسے صرف وہ ہی اتنی سنسنی سے کوریو گراف کر سکتی تھی۔۔۔۔ ”بیڈ سے پیر نیچے گرائے۔۔انکو۔ ہلاتے۔۔وہ منہ پھلا کر بولی۔۔ ”منحوس زندگی منحوس لوگ اور منحوس دنیا“

اسنے کراختگی سے تھوک کھلی کھڑکی کے باہر پھینکا۔۔ جیسے اسکی زبان گندی ہو گئی ہو

www.novelsclubb.com

کھلی کھڑکی سے کشش ثقل کے خلاف سفر پر تھوک کا ایک گلوب بھیجا تھا۔ نیچے خالدہ ایک کرسی پر بیٹھی، اس کی توجہ اس کے سامنے پھولوں کی صاف ستھرا قطار اور گول میز پر چائے کے بھاپ کے کپ کے درمیان تقسیم تھی ایمان، کوتانہ دینے، والی، خود چائے، کا، کپ میز، پر رکھے تھی۔۔ میز کے ساتھ کرسیاں اس طرح لپٹی ہوئی تھیں جیسے فرمانبردار سپاہی ان کے حکم کے منتظر ہوں۔ اس پُر سکون منظر میں، ایک باغبان نے پوری تندہی سے پھولوں کو پانی پلایا، جو کہ آنے والی افراتفری سے غافل تھا۔ دریں اثنا، خالدہ کا خوبصورت کالا بلا اجواہ لمبے بالوں والا۔ پرشین نسل، کا۔ جس کی بائیں آنکھ ایکوابلیو تھی اور دائیں آنکھ بوٹل گرین خوبصورتی کا مجسمہ تھا جو کہ فضل اور تجسس کی مخلوق ہے، چھلانگ لگاتا ہے اور بلغیہ چستی کے ساتھ گھومتا ہے، جس نے اپنا ایک سنسنی خیز سائیڈ شو بنایا۔ جیسا کہ تقدیر نے ایسا کیا تھا، اترتے ہوئے تھوک نے خالدہ کے محتاط انداز میں بنائے گئے بالوں پر صفر کر دیا۔ پھر بھی، اس کے کریڈٹ کے مطابق، خالدہ کے بال، جو

www.novelsclubb.com

اس کے فیشن کے احساس کا ایک زبردست ثبوت تھے، اس طرح کی مداخلتوں کے خلاف ایک قلعے کی طرح تھے، اور وہ خوشی سے بے خبر رہی۔ چائے کے وقت کا سکون بہر حال بکھرنے ہی والا تھا۔ ان سے ناواقف، قدرتی دنیا ایمان اور خالدہ کی دیرینہ دشمنی سے جڑی ہوئی تھی۔ فطرت ان کی مزاحیہ لڑائیوں میں نادانستہ ساتھی بن چکی تھی۔ جیسے ہی تھوک اپنے غیر متوقع ہدف سے جڑا ہوا تھا، ایک اجتماعی ہانپ ہوا میں لٹکی ہوئی تھی، ایک متوقع وقفہ جس کے لیے قدرت بھی اپنی سانسیں روک رہی تھی۔ کیا یہ وہ چنگاری ہو گی جس نے ان کے جھگڑے کو پھر سے جلایا؟ یا شاید، قسمت کے اس مضحکہ خیز موڑ میں، وہ ایک ساتھ دل کی ہنسی بانٹنے کی کوئی وجہ تلاش کریں گے، ایک شرارتی بوند کی خواہش سے متحد ہو کر۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

●●●●●●●======

وہ ایک آغاز کے ساتھ بیدار ہوئی، اس کی دنیا بے ترتیبی میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کی ایک بار کی بے عیب وگ ایک طرف گر گئی تھی، جس سے نیچے دھندلے بالوں کی چمک ظاہر ہو رہی تھی۔ کالی لپ اسٹک، جو کبھی اس کی دلیری کا اظہار تھی، اب اس کے گالوں پر جنگی رنگ کی طرح مہک رہی تھی۔ ایک پتلی، چیچپا جالی کی ٹوپی شدت سے اس کی کھوپڑی سے چمٹ گئی، خوف کے ٹھنڈے پسینے سے بھیگی۔ خوف سے بھری اس کی آنکھیں، ایک ڈراؤنے خواب کے بارے میں بتا رہی تھیں جس نے اسے اپنے ڈراؤنے خوابوں میں جکڑ لیا تھا۔ اس کے کانپتے ہاتھ اس کے چہرے پر گرے، اس کی ہتھیلیاں اس کی اذیت کو سہار رہی تھیں۔ اُس خواب کی باقیات اُس کے ہوش و حواس پر اپنی گرفت چھوڑنے سے انکاری ہو کر اُس سے لپٹ گئی تھیں۔ پھر، بے ترتیبی کے درمیان، ایک گھماؤ پھراؤ—ایک ٹوٹا ہوا، خستہ حال موبائل فون نے ایک پریشان کن مانوس رنگ کا اخراج کیا۔ کمرہ ایک خوفناک تناؤ کے ساتھ دھڑکتا دکھائی دے رہا تھا جب وہ ڈیوائس تک پہنچی، اس کی کانپتی انگلیاں

www.novelsclubb.com

بمشکل اس کی بکھری ہوئی شکل کو سمجھنے میں کامیاب ہو رہی تھیں۔ایک ہچکچاتے ہوئے سانس لے کر اس نے فون اپنے چہرے کے پاس لایا،اس کی ٹوٹی ہوئی سکرین اس کی اپنی بکھری ہوئی شکل کی عکاسی کر رہی تھی۔اسنے سکرین پر چمکتا۔ نام دیکھا تو اسنے بیزاری سے آنکھیں گھمائیں خوف اب مند پڑھ رہا تھا۔۔اسنے موبائل کانوں سے لگایا۔۔اور پر اعتماد۔انداز میں اپنی حالت درست کرتے بولی۔۔ اسی تند انداز میں ''بولو۔۔''

میرب موئیز کی آواز دوسری جانب سے آئی۔۔''پندرہ منٹ میں تیرے گھر کے باہر آرہا ہوں''

www.novelsclubb.com

ہاں میرب موئیز کوئی لڑکی نہیں تھا وہ لڑکا تھا۔۔وہ جینڈر ڈائیسو فیریا کا . . مریض بھی نہ تھا۔وہ ایک فتنہ تھا۔۔۔

••••••••••

ایمان کے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔اس نے ایک گہرا سانس لیا،اس نے سانس چھوڑتے ہوئے تناؤ کو ختم کیا،اور جان بوجھ کر آسانی کے ساتھ،اس نے اپنا موبائل فون بند کر دیا۔گھڑی پر ایک مختصر نظر ڈالتے ہوئے،اس کے ہاتھ سہ پہر کے چار بج رہے تھے،اسے احساس ہوا کہ یہ دن کا سامنا کرنے کا وقت ہے۔خود کو بستر سے دھکیلتے ہوئے،وہ ایک مقصد کے ساتھ کمرے سے باہر نکلنے کی طرف بڑھی۔جب اس نے اسے کھولا تو دروازہ آہستگی سے ٹوٹا۔جس سے نرم، پھیلی ہوئی روشنی میں نہا ہوا ایک کوریڈور ظاہر ہوا۔اس کی ذاتی پناہ گاہ سے بیرونی دنیا میں منتقلی لطیف لیکن اہم تھی،خود شناسی سے مشغولیت کی طرف ایک تبدیلی۔اس کا سفر اسے اپنے کمرے سے متصل ایک موسمی دروازے تک لے گیا،اور اس سے آگے باتھ روم اس کا منتظر تھا۔گھر کے باقی حصوں کی طرح غسل خانہ بھی وقت کے نشانات سے بھرا ہوا تھا،اس کی دیواریں بے شمار بارشوں کے گزرنے سے نشان زدہ تھیں،اس کے فکسچر عمر کے آثار دکھا رہے تھے۔پھر بھی،اس عام جگہ

www.novelsclubb.com

کے اندر، ایمان کو دن کے تقاضوں سے سکون اور مہلت کا ایک لمحہ ملا۔ باتھ روم کا دروازہ اس کے پیچھے آہستہ سے بند ہوا، اسے رازداری کے کوکون میں لپیٹ لیا۔ پانی کی بوندیں ہوا میں رقص کرنے لگیں جیسے ہی اس نے نل آن کیا، اور روزمرہ کی زندگی کی مانوس رسومات کھلنے لگیں، ہر لمحہ عام، دنیاوی احساس سے نشان زد ہوتا ہے۔ یہ معمول کا ایک منظر تھا، ایمان کی دنیا کا اس کی سب سے بے ڈھنگی شکل میں ایک تصویر، اس کے دن کے ابواب کے درمیان ایک وقفہ۔

°°°°°°°••••••••••••

باتھ روم سے نکلتے، ایمان نے خود کو ایک ٹوٹے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑا پایا جس نے لاتعداد تبدیلیوں کی گواہی دی تھی۔ وہ ایک سیاہ ٹی شرٹ میں لپٹی ہوئی تھی جس کی بازو اس کی کہنیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی تھی، اور گہرے ڈینم جینز کا ایک جوڑا جو اس کے فریم کو گلے لگاتا تھا، خوبصورتی سے اندر ٹک گیا تھا۔ باب کٹ اب نہ تھا

اسکی جگہ اسکے چھوٹے بال تھے جو لڑکوں کی مانند تھے۔۔اسنے شیشے کے اوپر لٹکتی جالی دار ٹوپی پہنی اور الماری میں لپک کر۔ایک وگ نکالی۔۔اس وگ کو۔پہنا تو اس کی جگہ ہیزل نٹ کے رنگ کے کرل کے جھرنوں نے لے لی تھی جو خوبصورتی سے بہتے تھے۔اس کے کندھوں کے نیچے. جو پونی کی صورت۔۔اسکے شانوں سے نیچے گر رہے تھے۔۔پونی جو دو اطراف کر کے کی ہوئی تھی۔۔

اس کی عکاسی نے ایک چہرہ ظاہر کیا جو میک اپ سے مزین نہیں تھا،ایک کینوس جس پر اس کا قدرتی حسن چمکتا تھا۔اس کی آنکھیں،آدھی رات کی طرح اندھیرے میں،ایک دلفریب رغبت رکھتی تھیں،جواب اس کی خصوصیات کو فریم کرنے والے امیر ٹیرسوں نے تیار کی ہیں۔

اسکا۔بدلنا

اس کی گرگٹ جیسی فنکاری کا ثبوت ہے۔ کبھی اس کے ہونٹوں کو سجانے والا سٹیل جیسا دائرہ غائب ہو گیا تھا،جس کی جگہ سٹرابیری کے رنگ کی چمکیلی چمک نے لے

لی تھی جس نے اس کی مسکراہٹ کو گرم جوشی سے بھر دیا تھا۔اس کی بائیں بھنویں، جو پہلے درمیان میں گنجا تھی، اب ایک سیاہ پنسل کا نشان بنی ہوئی ہے، ایک پتلا پل جو اس کے منقسم حصوں کو جوڑ رہا ہے۔اس کے کانوں سے بالیاں لٹک رہی تھیں، جس میں انگوٹھی کی طرح کا لاکٹ تھا جو اس کی شدید، غیر متزلزل روح کی طرف اشارہ کرتا تھا۔اس کے جوتے، موٹے تلووں والے، ہر قدم کے ساتھ اعتماد اور عزم کا اظہار کرتے تھے۔اس کی شرٹ "آئی ایم آلیڈی بوس۔۔آئی ایم آسلے کوئین" کے الفاظ سے مزین تھی،

سلے کوئین کے اوپر۔اہلی گہلی سے بنایا۔گیا ھاتھ کا۔ایموجی تھا جس پر نیل برش کھڑا تھا۔۔۔ایم آئی لیڈی بوس پر تاج چمک رہا تھا۔۔یہ سب

اس کی اندرونی طاقت اور قابلیت کا اعلان تھی۔اس کے ناخن، جو کبھی متحرک رنگوں سے مزین تھے، اب چھوٹے اور چمکدار تھے، ایک لطیف لیکن حیرت انگیز تفصیل۔ایمان نے تبدیلی کے فن میں مہارت حاصل کر لی تھی، اور ظاہری شکل

www.novelsclubb.com

کی ہر تبدیلی کے ساتھ، اس نے اپنے آپ کا ایک نیا پہلو ظاہر کیا، ایک دلکش معمہ جس نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔۔۔

ایمان نے اپنے آپ کو اکٹھا کرنے میں ایک لمحہ لیا، بکھرے ہوئے آئینے میں اس کا عکس اس خود اعتمادی کی مسکراہٹ کا عکس ہے جو اس نے پہنی تھی۔ بے فکری سے کندھے اچکاتے ہوئے، وہ دیوار پر لگے بار سے خوبصورتی سے لٹکتے اپنے سیاہ پرس تک پہنچی۔ پٹے کو اپنے دائیں کندھے پر پھسلاتے ہوئے، اس نے اسے ترچھی طور پر گرنے دیا، جو اس کے جوڑ کے لیے ایک سجیلا لوازمات ہے۔ وہ اپنے پیچھے دروازے کو محفوظ کرنے کے لیے چابی گھماتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔ پھر بھی، جیسے ہی وہ راہداری سے نیچے اتری، ایک پریشان کن خیال اس کے ہوش میں آ گیا۔ رک کر، اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹائے اور کمرے میں دوبارہ داخل ہوئی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کسی بھی تفصیل کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ جان بوجھ کر جھاڑو دے کر اس نے کھڑکی بند کر دی اور پردے اپنی جگہ گرنے دیے۔

www.novelsclubb.com

اس کی انگلیاں کمرے کے کولر کے کنٹرول کے پار ناچ رہی تھیں،اس کے نرم گونج کو خاموش کر رہی تھیں۔اب مطمئن ہو کر،وہ ایک بار پھر باہر نکلی،ایک فیصلہ کن کلک کے ساتھ اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔جیسے ہی اس نے باہر کی دنیا میں قدم رکھا،اٹھارہ سالہ نینسی ارف ایمان کی شخصیت،بے پناہ اعتماد کے ساتھ،پوری طرح محسوس ہوئی۔خریداری اور مہم جوئی کے ایک دن کے لیے تیار

==========

ہر کسی کی زندگی میں ایک قید و لنگڑا ہوتا ہے جیسے ہیر رانجھا کی زندگی۔۔انکی۔زندگی میں ہیر کا۔چچا قید و۔۔ویسے ہی ایمان کی زندگی میں بھی کہیں قید و لنگڑے تھے۔۔۔اسکا۔باپ اسکی سوتیلی ماں۔۔اور ہاں۔آگے اور بہت لوگ۔۔وہ اکیلی ان سب سے لڑ رہی تھی۔۔وہ جیت رہی تھی۔۔۔

وہ، سلے، کوئین تھی اور ملکہ ہر داؤ جانتی ہے۔۔مشکلات سے نکلنا۔جانتی ہے۔۔ اسکی، شرٹ کے، الفاظ۔۔اسکی شخصیت بیان کر رہے تھے۔۔۔

خوشی سے سیٹی بجاتے ہوئے ایمان ہال میں داخل ہوئی، اس کے قدم ہلکے اور بے فکر ہو گئے۔تاہم، اس کا خوش مزاج رویہ تیزی سے بدل گیا جب اس نے باورچی خانے سے ہنگامہ آرائی کی باقیات دیکھی، جہاں افطاری کی تیاریاں زوروں پر تھیں۔خالدہ کے گھر والوں کو شام کے کھانے پر مدعو کیا گیا تھا۔ گرم تیل میں بھوننے والے کھانے کی آواز اس کے کانوں تک پہنچی اور طنز کے اشارے کے ساتھ وہ ہنسی آنکھیں گھماتے ہوئے بولی، "یہ لوگ روزہ رکھیں گے"۔بغیر کسی جھجھک کے، اس نے اپنا راستہ جاری رکھا، اور باہر کی طرف جانے والے دروازے تک اپنا راستہ بنالیا۔ جیسے ہی اس نے کار پورچ میں قدم رکھا، گاڑیوں کی ایک قطار نے اس کا استقبال کیا، دوپہر کے آخر میں دھوپ میں نہا رہی تھی۔اس کی نگاہیں اس کے بلکل سامنے کھڑی ایک چمکیلی، سیاہ رنگ کی اسپورٹس کار پر جمی، اس کا

www.novelsclubb.com

ڈیزائن اور قیمت دونوں ہی اسراف کی چیخیں مار رہی تھیں۔ایک شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ،اس نے گاڑی کی طرف دیکھا اور ایک لمحے میں بے اطمینانی کے ساتھ،اس کے بونٹ پر حقارت سے تھوک دیا۔اس کی مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے محسوس کیا کہ بدلہ پورا ہوا۔۔ایسا لگتا تھا کہ اس کی چنچل حرکات عیش و عشرت اور روایت کی اس دنیا میں بیان دینے کا اپنا طریقہ ہے۔

۔۔۔صبح ماں کے بالوں کے جُوڑے پر تھوکا اب اسکے بیٹے کی گاڑی پر۔۔۔۔

•••••√

جیسے ہی ایمان باغیچے کے راستے پر آگے بڑھی منی پلانٹ کے ٹینڈرل ایک عظیم الشان گلدان سے پھیلے ہوئے تھے،سبز پودوں کا ایک سرسبز جھرن جو اس سے آگے کی دنیا کے لیے تڑپ رہا تھا۔دیوار پر کریپر پلانٹ ان کے متحرک پتے ان دیواروں میں جڑ پکڑتے ہیں جنہیں انہوں نے گلے لگایا تھا،ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے انہوں نے خود کو اینٹوں کے سپرد کر دیا ہو۔اس نے اپنی غیر متزلزل پیش

قدمی کو برقرار رکھا،اس کا سر اونچا تھا، سرسبز نباتاتی مشجر سے بے نیاز جو اسے گھیرے ہوئے تھی۔ باغ کے ایک طرف، خوشبودار چمبیلی کی بیلیں ٹینڈریلوں میں پھیلی ہوئی تھیں،ان کی میٹھی خوشبو کسی نشہ آور عطر کی طرح ہوا کو سیراب کر رہی تھی۔ مخالف سرے پر، نازک موتیوں کے پھول خاموش برعکس کھڑے تھے،ان کی مہک گزرتی ہوئی تتلیوں کے لیے ایک لطیف دعوت تھی، جو رنگ اور رعونت کے مسحور کن بیلے میں اڑ رہی تھیں۔ باغ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھلا،اس کے بائیں اور دائیں طرف قدیم لان پھیلے ہوئے تھے، سبز رنگ کا ایک سمندر جو آنکھ تک پھیلا ہوا تھا۔اس سبزہ زار کے درمیان،ایک مرکزی پیدل چلنے والے راستے نے اشارہ کیا، جو گیٹ کی طرف جاتا تھا۔اس کے پر اعتماد قدم فٹ پاتھ پر گونج رہے تھے،اور اس نے اپنے بائیں جانب لان میں آرام سے بکھرے لوگوں کی طرف بہت کم توجہ دی۔ وہ فطرت کے عظیم الشان جھانک کے منظر سے گزر رہے تھے جس نے اسے گھیر رکھا تھا۔اس خوبصورت نخلستان میں،اس کی

www.novelsclubb.com

موجودگی نے ناقابل یقین خود اعتمادی کی ایک ہوا پھیلائی، ایک شدید انفرادیت جو خود ہی زمین کی تزئین کی خلاف ورزی کرتی تھی۔ باغ کی پر سکون خوبصورتی کے درمیان، وہ مرکزی شخصیت بنی رہیں، جو اپنے آپ میں فطرت کی ایک دلکش قوت تھیں۔

ایمان کے قدم ڈگمگائے جب اس کی سوتیلی ماں خالدہ کی آواز باغ کی پر سکون ہوا میں چھید پڑی۔ آغاز کے ساتھ ہی، اس نے اچانک دخل اندازی کے خلاف اپنی نظریں کوفت سے مینچیں اور اپنی ایڑی پر محو کیا، جذبات کا ایک طوفان اس کے اندر منڈلا رہا تھا۔ جو منظر اس کی نظروں سے ملا وہ کسی انکشاف سے کم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک زمانے میں پر امن لان رشتہ داروں اور رشتہ داروں کے ایک ہلچل مجمع میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے بائیں طرف، اس کی دو سوتیلی بہنیں خوبصورتی سے ٹہل رہی تھیں، ان کی ہنسی اپنے کزنز کے ساتھ مل رہی تھی۔ لان کے مخالف سمت میں، اس کا سوتیلا بھائی، جواب بیس سال کا ہے، اپنے کزنز کے ساتھ ریکٹ بال کے

ایک پر جوش کھیل میں مصروف، گیند کی دھڑکن اور ان کا پر جوش مذاق ہوا بھر رہا ہے۔اس خاندانی ہنگامے کے دل میں، ایک میز کے ارد گرد ایک جھانکی کھل گئی۔ خالدہ, جتوئی، باوقار اور کمپوزڈ، اپنی کرسی پر عدالت میں بیٹھے تھے، اس کے گھر والوں نے گھرا، ان کے چہرے گرم مسکراہٹوں اور مشترکہ لمحات کی دوستی سے آراستہ تھے۔ باغ انسانی تعلق کا ایک تھیٹر بن گیا تھا، اور ایمان نے خود کو اس کے مرکز میں پایا، اس کی اچانک ظاہری شکل خاندان کے اجتماع میں ایک غیر متوقع موڑ کی طرح تھی۔ وہ دو جہانوں کی دہلیز پر کھڑی تھی—وہ تنہائی جسے اس نے کچھ لمحے پہلے ہی گلے لگایا تھا، اور اپنی سوتیلی ماں کے خاندان کا زندہ گلے لگانا۔ منتقلی کے اس نازک لمحے میں، جذبات اور توقعات کا توازن برقرار تھا، اور ایمان کو ایک انتخاب کا سامنا کرنا پڑا—آگے بڑھے اور خاندانی گرمجوشی میں ڈوب جائے یا اس تنہائی میں پیچھے ہٹ جائے جو اس کی پناہ گاہ تھی

www.novelsclubb.com

خالدہ اسے، اپنے فطری انداز میں ہی بولی تھی جو اسکا انداز ایمان کے ساتھ ہوتا تھا۔۔"کونسے یار کے پاس جارہی ہے اس وقت۔۔"جتوئی کو معلوم ہو چکا تھا یہ بات اب جو خالدہ نے کی ہے اسکا حساب اب خالدہ کو دینا ہو گا۔۔یعنی وہ اپنے گھر والوں کے سامنے لاجواب ہو گی اور شرمسار ایمان کے لبوں پر گہری متبسم ابھری۔ جتوئی ایمان کو چور نظروں سے منع کر رہا تھا۔۔وہ خاموش رہے۔۔مگر ایمان حساب چھٹا کرنا جانتی تھی"تیرے باپ سے قبر میں ملنے جارہی ہوں چلے گی لائیف عزاب دیکھوں گی تیرے باپ کا کیونکہ اسے اور باتوں کا عزاب بھلے نہ ملے مگر ایک بات کا عزاب اس کو ضرور ملے گا کہ اسنے تجھ جیسی۔مردود کو۔پیدا کیا۔۔"

www.novelsclubb.com

۔ایمان کے اس بے باک عمل نے مجمع میں صدمے کی لہریں بھیجی تھیں، جس سے ہر کوئی دنگ رہ گیا اور آنکھیں پھیل گئیں۔کفر کی اجتماعی ہانپ ہوا میں معلق تھی، ان کے تاثرات بے اعتباری کی علامت ہیں۔اس کے اپنے دل کی دھڑکن کی آواز

اس کے کانوں میں گونج رہی تھی، جو کسی بھی دیرینہ شکوک کو دور کر دیتی تھی۔ اپنی آزادی کے غیر کہے ہوئے اعلان کے ساتھ، ایمان گیٹ کی طرف بڑھی، ہر قدم پر غیر معمولی اعتماد کی فضا پھیل رہی تھی۔ خالدہ کے کانوں میں اس کی اپنی بے عزتی کی سیٹی زور سے بجی، اور اس کی نگاہیں ساکت رہیں، ایمان کا راستہ اٹل تھا۔ جیسے ہی وہ گیٹ کی دہلیز کو پار کر رہی تھی، ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کے کونوں پر ٹکی ہوئی تھی۔ خاموشی کچھ بول رہی تھی، اور وہ اپنے پیچھے ایک جہنم سے باہر نکل گئی جس میں منہ اور حیرت زدہ آنکھوں سے بھرا ہوا تھا۔ خالدہ، عاجزی اور شرمندگی سے، خود کو دور دیکھ رہی تھی، اس لڑکی کی نظروں سے ملنے سے قاصر تھی جس نے صرف اپنی موجودگی اور آزادی کا دعویٰ کیا تھا۔ اس لمحے بھر میں، ایمان فاتح بن کر ابھری تھی، جو غیر متزلزل خود اعتمادی کی علامت ہے، اس کے پس منظر میں لاتعداد سوالات سے بھرا ہوا ایک کمرہ اور خوف کے واضح احساس کو چھوڑ کر چلا گیا تھا

www.novelsclubb.com

۔•••••••••••••••

گھر کے باہر، ایک حیرت انگیز گلابی کیبریولیٹ کھڑی تھی اس کی چھت کا کوئی وجود نہیں تھا، سورج کی روشنی میں ٹہل رہی تھی۔ ڈرائیور کی سیٹ پر، ایک غیر معمولی نظارے کا انتظار تھا—ایک زندگی کے سائز کا آلیشان کھلونا جو ایک لڑکے کی شکل میں بنا ہوا تھا، جو پہیے کے پیچھے پڑا تھا۔ موئیز، حقیقی ڈرائیور

وہ۔ ایمان کا۔ انتظار کر رہا تھا، متوقع اور بے تاب۔ جیسے ہی ایمان، یا نینسی، گاڑی کے قریب پہنچی، اس کی موجودگی ایک ایسی قوت تھی جس کا حساب لیا جائے۔ اس نے جو پتلون اور قمیض پہنی تھی وہ اعتماد سے بھری ہوئی تھی، اس کا لباس اس کے غیر متزلزل جذبے کا ثبوت تھا۔ وہ کار کا دروازہ کھولنے کے روایتی طریقے سے پریشان نہیں تھی۔ اس کے بجائے، اس نے اپنے اندرونی سپر ہیرو کو چیلنج کیا۔ بے پناہ توانائی کے ساتھ، وہ کسی مزاحیہ کتاب کے کردار کی طرح ہوا میں اڑتی ہوئی گاڑی کی طرف لپکی۔ ایک لمحے میں جو سیدھے ایکشن موو سے باہر محسوس ہوا،


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بڑی خوبصورتی سے کیبریلیٹ کی سیٹ پر اتری،اس کا داخلہ اس کی مطلق بالادستی کا اظہار تھا۔ایمان کا بہادرانہ عمل صرف ایک کار میں چھلانگ لگانے سے زیادہ نہیں تھا۔یہ اس کے بے پناہ جذبے اور زندگی کی مہم جوئی کے اس کے ناقابل معافی گلے کا اعلان تھا۔موئیز صرف خوف سے دیکھ سکتی تھی جب وہ گاڑی کی سیٹ پر بیٹھی تھی،اس قسم کے بے خوف عزم کے ساتھ وہ شاپنگ مال جانے کے لئے تیار تھی۔۔۔

،وہ سیدھا دیکھتے بولی۔۔"چل اب کیا دیکھ رہا ہے"

وہ مسکرایا۔۔اور حیرت سے سینے پر انگلی رکھتے بولا۔۔"میں دیکھ رہا ہوں۔نہیں ایسا نہیں یہ تمہاری گاڑی ہے ایمان۔۔میں تو دوستوں کا دوست ہوں۔۔مجھے کیا برا لگے گا۔۔"

اسنے اخر میں منہ بسوڑا۔۔

ایمان مسکرائی"جو سب کا دوست ہوتا ہے وہ کسی کا دوست نہیں ہوتا۔۔"

موئز نے چابی کو پر اعتماد موڑ کے ساتھ انجن شروع کیا، اور کیبر یولیٹ زندگی کے لیے گرجنے لگا، اس کی طاقتور موٹر مطمئن شیر کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔ جلد ہی انجن کی نرم گڑگڑاہٹ نے خام ہارس پاور کی پر عزم گرج کو راستہ دے دیا۔ جیسے ہی پہیوں نے سڑک کو اپنی گرفت میں لے لیا، کیبر یولیٹ حرکت کرنے لگا، محلے کی سمیٹتی گلیوں میں آسانی سے سرکنے لگا۔ ہوا نے موئیز کے بالوں کو اکھاڑ پھینکا جب وہ موڑ اور موڑ پر گھوم رہا تھا، اس کے ہاتھ پہیے پر کھڑے تھے۔ کار کی کھڑکی کے باہر کا منظر رنگوں کے ایک متحرک موزیک میں دھندلا گیا، جو ان کی رفتار کا ثبوت ہے۔ درخت، مکانات، اور سڑکوں کے نشانات ماضی سے اڑ گئے، ان کے سفر کا ایک مختصر پس منظر۔ کھلی سڑک نے اشارہ کیا، امید افزا مہم جوئی اور نامعلوم کا سنسنی۔ موئز، توجہ مرکوز اور کنٹرول میں، ماہرانہ طور پر ہر ایک منحنی خطوط کے ذریعے کیبر یلیٹ کی رہنمائی کرتا تھا اور فوراً، مشین کا ایک ماسٹر جس کا اس نے حکم دیا تھا۔ باہر کی دنیا ایک دھندلا پن بن گئی، حرکت اور رفتار کی سمفنی، اور آزادی

www.novelsclubb.com

کے احساس نے ہوا کو بھر دیا جب وہ کھلی سڑک پر آگے بڑھے، جو کچھ بھی آگے ہے اس کے لیے تیار تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی موئیز کی گاڑی آگے بڑھی، ان کو۔ جاتا کوئی دیکھ رہا تھا۔ایک خوفناک موجودگی طاری ہو گئی۔ یہ ہوائی مخلوق تھی، ایک ایسی ہستی جو ایتھریل اور انفرنل کے درمیان پتلی لکیر کو گھیرے ہوئے تھی۔اس کی شکل کے ایک طرف بھڑکتے ہوئے شعلے رقص کر رہے تھے، ان کی شدت جہنم کی آگ سے مشابہ تھی۔اس کے چہرے میں بدنیتی بے نقاب تھی، جس نے ایک خوفناک سایہ ڈالا تھا۔اس کے بلکل برعکس، مخلوق کے دائیں جانب سے ایک خوفناک سکون پیدا ہوا۔اس کا چہرہ، ایک پر سکون رات کے چاند کی طرح پیلا، ایک دوسری دنیاوی سکون کو ظاہر کر رہا تھا۔اس کے جسم کو منور کرتے ہوئے، رمضان کے نرم نور کے مشابہ ایک نرم چمک دمک اٹھی۔ بجلی اپنی شکل میں کڑکتی ہے، توانائی کا ایک مسحور کن رقص جس

نے زمینی تفہیم کی مخالفت کی۔ جیسے ہی گاڑی افق پر ٹمٹماتی روشنی کے قریب پہنچی، مخلوق نے تیزی سے رد عمل کا اظہار کیا۔ایک دم بھرنے والے لمحے میں، وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا،اس کی پراسرار موجودگی ہوا کے جھونکے کی طرح سرگوشی کی طرح کھسک گئی۔ ہوابذات خود اپنی سانس روک رہی تھی، جیسے روشنی اور اندھیرے کے درمیان کائناتی جدوجہد کی گواہی دے رہی ہو۔اس دل دہلا دینے والے منظر میں سورج اور رمضان کے مقدس مہینے کے حوالے نے شدت کو بڑھادیا۔ ہوائی مخلوق کے آتشی اور پُرسکون پہلوؤں کے درمیان اختلاف اچھائی اور برائی کے درمیان ابدی جنگ کی آئینہ دار ہے، جب کہ ہوا خود بھی اس مقابلے کے وزن سے لرزتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی

---

مال ان کے سامنے پھیلا ہوا تھا، جدید خوشحالی کا ایک وسیع و عریض علاقہ جو تخیل کی سرحدوں کو پامال کرتا نظر آتا تھا۔اس کی شان و شوکت اور نفاست ایک دلکش ٹیپسٹری کی طرح پھیلی، جو شہر کے قلب میں عیش و عشرت کا مجسمہ ہے۔ سورج کی

روشنی اس کے اگواڑے پر ڈھلتی ہوئی باہر کی آئینہ دار چمکتی ہوئی چمک جو اندر کے خزانوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ چمکیلے شیشے کی کھڑکیوں سے مزین دیواریں، باہر کی دنیا کو شاندار ٹکڑوں میں، شہری زندگی اور امکان کا ایک نقشہ دکھاتی ہیں۔ اندر، مال اپنی پوری شان و شوکت سے کھلا تھا۔ اونچی چھتیں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی ہیں، شاندار فانوس سے مزین ہیں جو دن کی روشنی میں ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ سنگ مرمر کے فرش، کمال تک پالش، دولت کے رقص میں خریداروں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ بوتیک اور اسٹورز، ان کے رنگ اور انداز کی سمفنی دکھاتے ہیں، جو راہگیروں کو نفاست کی ہوا کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں۔ شیلف ڈیزائنر سامان سے بھری ہوئی ہیں، ہر ایک ٹکڑا دستکاری اور خوبصورتی کا ثبوت ہے۔ اعلیٰ درجے کے کیفے سے تازہ پکی ہوئی کافی کی خوشبو عمدہ پرفیوم کی دلکش خوشبو کے ساتھ گھل مل جاتی ہے، جس سے ہوا میں لٹکا ہوا ایک نشہ آور مرکب پیدا ہوتا ہے۔ آوازوں اور قہقہوں کی ایک سمفنی نے ہوا کو بھر دیا،

www.novelsclubb.com

خریداروں اور خاندانوں کا ایک متنوع کورس، سبھی صارفیت کے اس مال کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایسکلیٹرز نے شوقین سرپرستوں کو لذت کے ایک درجے سے دوسرے درجے تک پہنچایا، جب کہ بین الاقوامی کھانوں کی خوشبودار خوشبو فوڈ کورٹ سے پھیلتی ہے، جس سے پاکیزہ لذتوں کا دلکش وعدہ ہوتا ہے۔ اس جدید ونڈر لینڈ کے دل میں، مال دولت اور اسراف کے ثبوت کے طور پر کھڑا تھا، ایک ایسی جگہ جہاں خواب اور خواہشات خوشحالی کے مظاہرے میں ملتے ہیں جو عام سے بالاتر ہے۔ یہ لذت کی پناہ گاہ تھی، جہاں دنیا کے خزانے دریافت ہونے کے منتظر تھے، اور امکانات لامتناہی لگ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مال کی شان و شوکت کے درمیان، جادو کی ایک اور تہہ نے خود کو ظاہر کیا، کیونکہ یہ رمضان کے آخری ایام تھے، اور جشن اور امید کا جذبہ ہوا میں معلق تھا۔ مال سرگرمیوں کے ایک ہلچل کے مرکز میں تبدیل ہو گیا تھا، جو عید کی خریداری کے جوش و خروش کا ثبوت ہے۔ جیسے ہی وفادار اپنے روزہ افطار کرنے اور عید کے

پر مسرت موقع کو خوش آمدید کہنے کی تیاری کر رہے تھے، مال ان کے جوش و خروش کا مائیکرو کاسم بن گیا۔ خاندان، ان کے چہرے امید سے چمک رہے ہیں، بھولبلیا کے راستوں سے بنے ہوئے ہیں، ان کے شاپنگ بیگز ان خزانوں کا ثبوت ہیں جو انہوں نے دریافت کیے تھے۔ راہداری اور بوتیک قہقہوں اور قہقہوں سے گونج اٹھے، کیونکہ خریدار آنے والے تہواروں کے لیے بہترین لباس تلاش کر رہے تھے۔ شیلفوں سے پھیلے ہوئے پیچیدہ کڑھائی سے مزین متحرک کپڑے، ان کے رنگ انتخاب کا کلیڈوسکوپ ہیں۔ ملبوسات، سوٹ اور روایتی لباس، ہر ایک ثقافتی ورثے اور ذاتی انداز کی عکاسی کرتا ہے۔ اس ہلچل مچانے والے منظر کے درمیان، فوڈ کورٹ تھکے ہوئے خریداروں کے لیے ایک پناہ گاہ بن گیا، جس نے ایک مہلت کی پیشکش کی جہاں روایتی پکوانوں کی خوشبو عالمی کھانوں کی خوشبو کے ساتھ گھل مل گئی۔ خاندان میزوں کے گرد جمع ہوتے ہیں، کھجور اور پانی سے افطار تھامے۔ ان کی مسکراہٹیں موسم کے اتحاد اور خوشی کا ثبوت ہیں۔ مال انسانی روح

www.novelsclubb.com

کی متحرک ہونے کا ایک زندہ ثبوت تھا، کیونکہ تمام پس منظر اور زندگی کے شعبوں کے خریدار تیاری اور توقع کی اس سالانہ رسم میں حصہ لینے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ ہر خریداری، ہر ایک مشترکہ ہنسی، اور ہر دلی مبارکباد کے ساتھ، مال ثقافتوں اور روایات کا ایک متحرک موزیک بن گیا، عید کی خوشی بھری الٹی گنتی میں سبھی متحد تھے۔

ہنگامہ خیز مال کے درمیان، جہاں عید کی امید اور رمضان کی روح واضح تھی، وہاں معمول کی ایک جیب موجود تھی۔ اپنے بہترین لباس اور تہوار کی سجاوٹ کو منتخب کرنے کے شوقین خریداروں کے ہجوم کے درمیان، دو افراد ایسے تھے جو عید کی تیاریوں سے عجیب طور پر لاتعلق دکھائی دے رہے تھے۔ یہ دونوں، اس کے برعکس ایک مطالعہ، ایک پرسکون لاتعلقی کے ساتھ گلیاروں پر تشریف لے گئے۔ ان کے طرز عمل نے انہیں عید کے خریداروں سے الگ کر دیا، کیونکہ وہ آنے والی تقریبات یا نئے لباس کی خواہش سے متاثر نہیں تھے۔ اس کے بجائے، وہ عام

www.novelsclubb.com

خریداری کے لیے وہاں موجود تھے، جو خوشی کے موقع سے غیر متعلق ان کے اپنے ایجنڈوں سے رہنمائی کرتے تھے۔ ایمان ایک بوتیک میں کھڑی تھی، اس کی نظریں بلتستانی طرز کے شاندار لباس پر جمی تھیں۔ اس کے پیچیدہ نمونوں اور متحرک رنگوں نے اس کی توجہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، اس کے ارد گرد کے جوش و خروش کے درمیان سکون کا ایک لمحہ۔ اس سے بے خبر، وہ عورت جو جلد ہی اس کی تنہائی میں خلل ڈالے گی، قریب آ رہی تھی۔ اس پُر سکون وقفے کے درمیان، دخل اندازی ایک ناپسندیدہ آواز کی صورت میں آئی، جس نے سکون کا جادو توڑ دیا۔ ایمان نے اسے فوراً پہچان لیا اور اس کا دل ڈوب گیا۔ وہ اس تصادم سے بچنے کی امید کر رہی تھی، لیکن قسمت کے دوسرے منصوبے تھے۔ ایک تیز موڑ کے ساتھ، ایمان اور موئیز گھسنے والے کا سامنا کرنے لگے، اور ہوا تناؤ سے بھر گئی۔ ایمان کے سخت لہجے نے اس کی ناراضگی کو دھوکہ دیا، اور اس کے دانت اس لمحے کے دبے ہوئے تناؤ سے اس کی گردن کی رگوں کی طرح چپک گئے۔ وہ عورت

www.novelsclubb.com

جس نے اسے "ایمان، بیٹی" کہہ کر مخاطب کیا تھا، ایمان کے برفیلی رویے سے بے نیاز لگ رہی تھی۔ وہ قریب آئی، ایمان کے کندھے پر تسلی دینے والا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بظاہر ایک خلا کو پر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن ایمان کا ردعمل غیر واضح تھا۔ اس نے عورت کا ہاتھ چھین لیا، کسی بھی تعلق کو دوبارہ زندہ کرنے میں اس کی عدم دلچسپی کا واضح اعلان۔ "چلو موئیز" ایمان نے سختی سے ہدایت کی، غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، کیونکہ ماضی کے مقابلوں کے سائے موجودہ لمحے کے تناؤ سے جڑے ہوئے بہت زیادہ ہوا میں معلق تھے۔

www.novelsclubb.com

عورت کے الفاظ ہوا میں معلق گونج کی طرح معلق تھے، ایک باریک پردہ دار چیلنج جس نے ایمان کی تسکین کو متاثر کیا۔ ''کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں۔" اس نے لاپرواہی سے کہا، اس کی آواز میں یقین کا لہجہ تھا۔ ایمان کا جواب فوراً تھا، اس کی نظریں عورت کی طرف اس شدت کے ساتھ گئی جس سے کمرے کو آگ لگ سکتی

تھی۔اس کا چہرہ، سنجیدگی اور شدت کا کینوس، جذبات کے ایک طوفان کو ظاہر کرتا ہے جسے وہ قابو میں رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں گہرا غصہ چھلک رہا تھا، ماضی کی شکایتوں کی آگ غیر متوقع ملاقات سے بھڑک اٹھی تھی۔ایک لمحے کے لیے، دونوں خواتین نے وصیت کی جنگ میں آنکھیں بند کر لیں، ہر گزرتے ہوئے دل کی دھڑکن کے ساتھ تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔یہ ایک تعطل تھا، ایک خاموش تبادلہ جو کہ نہ کہی گئی تاریخ اور نہ بھرے زخموں سے لدا ہوا تھا۔ لیکن ایمان اپنے قابو میں تھی۔اس نے اپنے اندر کا غصہ ختم ہونے سے انکار کر دیا۔ اس کا جبڑا سخت ہو گیا، دانت چپک گئے، اور اس کی کرنسی سخت رہی، ضبط نفس کا قلعہ۔تاہم، اس کی نگاہوں کی گہرائیوں میں، ایک شعلہ انگیز عزم روشن تھا، جو اس طاقت کا ثبوت ہے جو اس نے اپنے سکون کو برقرار رکھنے کے لیے حاصل کی تھی۔

"پہچان لیا ہے تب ہی جا رہی ہوں،" اس نے غیر متزلزل عزم کے ساتھ اعلان کیا، اس کے الفاظ اس وعدے سے جڑے ہوئے تھے کہ یہ غیر متوقع تصادم اس

www.novelsclubb.com

کے فولادی چہرے کو نہیں کھولے گا۔ان کے درمیان ہوا بے ساختہ تناؤ، جذبات کی ایک خاموش جنگ، ہر ایک عورت نے اپنی جگہ پکڑی ہوئی تھی، ہر ایک نے الزام تراشی کے اس لمحے میں اپنی اپنی داستان بیان کرنے کا عزم کیا تھا۔

ایمان کی نظریں بلوری شیشے کے پار پڑھی اس کی نظریں قریب آنے والی تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔فاصلے پر، تین شخصیات قریب آئیں، ہر ایک اپنی الگ موجودگی کے ساتھ۔دو نوجوان لڑکیاں، ان کی جوانی کی توانائی واضح طور پر، ایک ایسے شخص کے ساتھ چل رہی تھی جس کی عمر 40 سے 50 سال کے درمیان تھی۔جو خوش شکل تھا اور عمر سے کفی کم لگتا تھا۔۔یہ دیکھ کر ایمان طنزیہ تبصرے کا مقابلہ نہ کر سکی، اس کے الفاظ میں طنز کے اشارے تھے۔اس کی آواز خشک تفریح کے ساتھ ٹپک پڑی جب اس نے اپنے سامنے کھڑی عورت کو مخاطب کیا، "آپ کی سگی بیٹیاں۔اور آپ کا۔لاڈلہ شوہر ارہے ہیں کہیں مجھے آپ کے ساتھ دیکھ لیا تو یہ نہ

ہو گِلا کریں۔" وہ۔مزید تلخی سے بولی۔۔"انکے گِلوں کا جواب میں کیسے دوں گی۔۔وہ ٹھہری پڑھی لکھیں انگریز لڑکیاں میں ٹھہری جاہل پینڈو گوار۔۔جسکے باپ نے اسکو تین کلاسوں کے بعد پڑھایا تک نہیں۔میں چلتی ہوں"

ان کے درمیان کشیدگی سطح کے نیچے ابل رہی تھی، لیکن ایمان کے لہجے میں برتری کی ایک الگ ہوا تھی۔وہ اس لمحے کا مزہ لینے میں مدد نہیں کر سکتی تھی،اس کے الفاظ ان کے تعلقات کی پیچیدگیوں اور واقعات کے غیر متوقع موڑ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ تین نئے آنے والوں کے قریب آتے ہی مال کا ماحول پس منظر میں دھندلا ہوتا دکھائی دے رہا تھا،ان کی موجودگی نے پہلے سے چارج کیے گئے انکاؤنٹر میں سازش کی ایک اور تہہ کا اضافہ کیا۔

اپنے جذبات کو ظاہر کرنے اور اس جدائی کے تبصرے سے اس کے دل کو ہلکا کرنے کے بعد،ایمان نے خوش اسلوبی سے اسے باہر نکالا،ہر قدم حتمی ہونے کا احساس لے رہا تھا۔وہ چلی گئی،اس کی بامقصد پیش قدمی اس اعتماد کی عکاسی کرتی ہے جو اس

www.novelsclubb.com

نے اس مختصر ملاقات میں دوبارہ حاصل کیا تھا۔ جس عورت کا اس نے سامنا کیا تھا وہ صرف اس کی پیچھے ہٹتی ہوئی شکل دیکھ سکتی تھی، جذبات کا مرکب اس کے چہرے پر چھایا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں دکھ اور درد سے بھری امید کی کرن تھی، ان کے غیر متوقع طور پر دوبارہ ملنے کے بعد جذبات کی ایک پیچیدہ لہر باقی تھی۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی، ان کے درمیان بڑھی ہوئی کھائی کو پاٹنے کے لیے، لیکن ایمان پر عزم اور ڈٹی رہی، ایک بار بھی اسے تسلیم کرنے کے لیے پیچھے نہیں ہٹی۔ ایمان جیسے ہی ایگزٹ پر پہنچی اور کھلی فضا میں قدم رکھا تو وہ ایک غیر متوقع نظارے سے ملی۔ وہ آدمی اور وہ دو لڑکیاں، جو قریب آ چکے تھے، اب اس کے سامنے کھڑے تھے۔ لڑکیوں نے نوعمری کے فخر کی ہوا نکالی، ان کے تاثرات یہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے ابھی کچھ غیر معمولی دیکھا ہے۔ وہ شخص، جو ایمان کی تبدیلی سے واضح طور پر حیران تھا، حقیقی حیرت کے احساس کے ساتھ بولا۔

"ایمان، تم بدل گئی ہو،" اس نے ہڑبڑا کر کہا، اس کی آواز میں موجود لطیف دھمکی

www.novelsclubb.com

نے ریڑھ کی ہڈی میں کپکپاہٹ بھیج دی۔اس کے الفاظ میں ہیرا پھیری اور غداری کا ایک انڈر کرنٹ تھا، جو سطح کے نیچے ایک گہرے ایجنڈے کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ایمان مدد نہیں کر سکتی تھی لیکن اس کے مذموم رویے کے سامنے اس پر بے چینی کا احساس دھل جاتا ہے۔ جیسے ہی ان کے راستے اس غیر متوقع طور پر دوبارہ مل گئے، ہوا تناؤ سے بھری ہوئی لگ رہی تھی، اور اس شخص کی موجودگی ایک سیاہ بادل کی طرح نمودار ہو رہی تھی، جس نے انکاؤنٹر پر بے یقینی کا سایہ ڈالا تھا۔

ایمان نے اس شخص کے ساتھ آنکھیں بند کر لیں، اس کی نگاہوں سے بے پناہ ہمت کی جھلک چمک رہی تھی۔اس کی آواز، ناپی گئی اور پر اعتماد، اسرار کا اشارہ رکھتی تھی جس نے اسے دلچسپ اور غیر یقینی بنا دیا۔"وقت بدلتا ہے، لوگ وقت کے ساتھ بدلتے ہیں،"اس نے اعلان کیا، اس کے الفاظ تجربے کا وزن رکھتے ہیں۔"اور کب ان لوگوں کی کمزوری ان کی طاقت بن جاتی ہے، ہمیں کبھی پتہ نہیں چلتا۔"ایمان کے برتاؤ میں ایک پراسرار خوبی تھی، یہ احساس تھا کہ اس کے پاس راز اور طاقتیں

www.novelsclubb.com

ہیں جن کا انکشاف ہونا باقی ہے۔اس کے الفاظ ہوا میں معلق لگ رہے تھے،ایک پہیلی کھلنے کی منتظر تھی۔اس لمحے میں،ان کے درمیان طاقت کا توازن بدل گیا،اور آدمی تبدیلی کی گہرائیوں کے بارے میں حیران ہونے کے علاوہ مدد نہیں کر سکتا تھا جس سے ایمان گزری تھی اس تصادم نے اس کے پاس جوابات سے زیادہ سوالات چھوڑے،یہ احساس کہ اس نے جس پراسرار قوت کا سامنا کیا اسے کم نہیں سمجھا جانا چاہئے

اس شخص نے،اپنے ہونٹوں کو ایک شریر مسکراہٹ میں گھمایا،ایمان کے غیر متزلزل طرز عمل کو حساب بھری نگاہوں سے دیکھا۔وہ کھیل کو کھیلنا جانتا تھا،اور خوفناک آواز کے ساتھ،اس نے مقابلے میں پیچیدگی کی ایک اور پرت متعارف کرانے کا فیصلہ کیا۔آئینے کے پاس موجود عورت کی طرف متوجہ ہو کر جو امید اور خوف کے آمیزے سے ان کے تبادلے کو دیکھ رہی تھی،وہ بڑے اطمینان سے بولا،"تم اپنی ماں سے ملی ہو۔"ایمان کا ردعمل تیز تھا،اور اس میں طنز کا ایک اشارہ

www.novelsclubb.com

تھا جو چھری کی طرح تناؤ کو کاٹتا تھا۔اس نے اس آدمی کے ساتھ آنکھیں بند کیں، اس کی حیرت ایک مضبوط عزم کے ساتھ چھائی ہوئی تھی۔ موئیز نے منظر کو منظر عام پر آتے دیکھا،اس کی نگاہیں ان کے درمیان ایک پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ ہونٹوں پر کھیل رہی تھیں۔ ''نہیں،''ایمان نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا جو ہوا میں لٹک رہی تھی۔اس کے الفاظ ستم ظریفی کے ساتھ ٹپک رہے تھے جب اس نے جاری رکھا،"میں نے انکو نظر انداز کیا اور سیدھی آگئی"اس کے جواب نے غلط تشریح کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی،جو اس کی ماضی پر نظر ثانی کرنے کی خواہش کا واضح اعلان ہے۔ان کے درمیان تناؤ بڑھتا گیا،جذبات کا ایک جال اور چھپے محرکات نے اس چارج شدہ لمحے میں ایک پیچیدہ داستان بیان کی

جیسے ہی اس شخص نے ایمان کے جواب کا جواب تیار کرنا شروع کیا،ان خیالات سے بھرا ہوا جو اس نے پہنچانا تھا،ایمان نے گفتگو کی باگ ڈور سنبھال لی۔اس کی رکاوٹ جان بوجھ کر تھی،ایک حکمت عملی جس نے اسے لمحہ بھر کے لیے خاموش

www.novelsclubb.com

کر دیا۔ایمان کی نظریں اس کی کلائی پر لگی گھڑی کی طرف اٹھی،ایک لطیف اشارہ جس میں ایک اشارہ پیغام تھا۔اپنی آواز پر وحشی کنارے کے ساتھ،اس نے اعلان کیا،"بہت وقت ضائع کر دیا میں نے اپنا تمہارے ساتھ"اس کے الفاظ ایک بے ساختہ الزام کی طرح ہوا میں معلق تھے،جس سے آدمی بے ساختہ مایوسی سے بوکھلا گیا تھا۔اس کے ہاتھ کی ایک بے ہنگم لہر کے ساتھ،ایمان نے اپنی ایڑی پر دھیان دیا اور اس کے بامقصد قدم اسے آگے لے جا رہے تھے۔اس شخص نے مایوسی سے دانت پیس لیے،اس کے الفاظ اس کے گلے میں پھنس گئے،کیونکہ ایمان کی زبردست موجودگی نے اسے لمحہ بھر کے لیے بے آواز کر دیا۔جیسے ہی وہ آگے بڑھ رہی تھی،ایمان کا سامنا اس شخص کی بیٹی سے ہوا،اس کی جوانی کی معصومیت اس کشیدہ ماحول سے بلکل متصادم تھی جو ابھی کھلا تھا۔ایمان،بے خوف،آہستہ سے لڑکی کے پاس سے دھکیل کر آگے بڑھ گئی۔لڑکی نے اس ملاقات سے حیران ہو کر

www.novelsclubb.com

ایمان کی طرف حیرت اور ناپسندیدگی کے ساتھ دیکھا،اس کی آواز ایک سخت یاد دہانی سے گونج رہی تھی،

Behave”

۔"اس لمحے میں،جذبات اور تعاملات کا پیچیدہ جال اپنی داستان کو بُنتا رہا،پیچیدہ رشتوں اور غیر کہی ہوئی حرکیات کا ایک جھانکا چھوڑ کر۔

۔ایمان لڑکی سے ایک لفظ کہے بغیر آگے بڑھی،اس کے پر عزم قدم اسے لے کر جائے وقوعہ سے دور ہو گئے۔جیسے ہی وہ آگے بڑھی،اس نے نوجوان لڑکی کو اپنی ہی حیرت سے دوچار کرنے کے لیے چھوڑ دیا،اس تند لڑکی کو دیکھ کر جو ابھی گزری تھی۔لڑکی کی نظر اپنے والد کی طرف گئی،جو پاس ہی کھڑے تھے،اس کا اظہار غصے اور مایوسی کا طوفان تھا۔اس نے اپنے دانت بھینچ لیے،اس کی آنکھیں ایک چکا چوند میں تنگ ہو رہی تھیں جس نے ان کی پیچیدہ تاریخ کا وزن اٹھایا تھا۔اس چارج شدہ لمحے میں،وہ اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوا،اس کی آواز ایک پختہ عزم سے لبریز تھی

جس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں لرزش پیدا کر دی۔ "شی وِل پے فوراِٹ،" اس نے اعلان کیا، اس کے الفاظ ایک منحوس وعدے کا وزن لے رہے تھے۔ اس کے بیان کے مضمرات طے ہونے کے ساتھ ہی ہوا میں تناؤ بڑھتا گیا۔ یہ واضح تھا کہ ایمان کے ساتھ تصادم نے پرانے رنجشوں کو پھر سے جنم دیا تھا اور تازہ دشمنی کو بھڑکا دیا تھا، جس سے ایسے واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جس سے کسی کو بھی چھوا نہیں جائے گا۔ رشتوں اور تنازعات کے پیچیدہ جال میں، ایک طوفان برپا تھا، اور اس ناخوشگوار ملاقات کے اثرات ابھی سامنے آنے لگے تھے۔

---

ہلچل سے بھرے مال کے اوپر، اوپر کی منزل پر، ایمان اور میرب ایک دلکش کیفے میں بیٹھے تھے۔ ماحول آرام دہ تھا، اور تازہ پکی ہوئی کافی کی خوشبو ہوا میں پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے ریکنگ کے قریب ایک میز کے گرد کرسیوں پر قبضہ کیا، نیچے ہلچل مچانے والی سرگرمیوں کا ایک خوبصورت منظر پیش کیا۔ ہنسی، چہچہانا، اور کبھی کبھار پکوانوں کی جھنجھٹ نے ایک جاندار سمفنی پیدا کی جو نچلی سطح سے گونجتی

www.novelsclubb.com

تھی۔ایمان کا موڈ خاصا کھٹا تھا،اس کے رویے پر ایک سیاہ بادل چھایا ہوا تھا۔ میرب،ادراک اور پر عزم،اپنی دوست کی ناراضگی کے ماخذ کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی"اتنی بھی کیا ناراضگی کہ ماں کو دیکھا اور موڈ خراب کر لیا"۔وہ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ان کی آنکھیں خاموش تبادلے میں بند تھیں۔ایمان میز پر ہاتھ رکھ کر اچانک نظریں ہٹا کر اس کے تاثرات کو محفوظ کر لیا۔اس کی آواز،دفاع کے لمس سے رنگی ہوئی،کیفے کی محیطی آوازوں کو کاٹ کر اس نے اعلان کیا،"میں فضول چیزوں کی وجہ سے اپنا موڈ خراب نہیں کرتی۔"کیفے،اپنی گرم روشنی اور خوبصورت سجاوٹ کے ساتھ،ایسا لگتا تھا کہ وہ نیچے کے جاندار مال کے درمیان ایک پر فسوں طلسماتی لمحے کے بلبلے میں ڈھل رہا ہے۔کچھ کھوجے مار بچوں نے اپنی ٹافیوں کا گھونٹ بھرا اور نازک پیسٹریوں کو چبایا،اپنی گفتگو اور دنیاؤں میں کھو گئے۔میرب،ایمان کی بے وقوفی سے بے نیاز ہو کر قدرے آگے کی طرف جھک گیا،اس کی آنکھوں میں تشویش اور تجسس کی چمک تھی۔وہ اپنے دوست کے

www.novelsclubb.com

جذبات کی تہوں کو کھولنے کے لیے پر عزم تھی کیونکہ سطح کے نیچے کچھ گہرا کھیل تھا۔اس پر سکون لیکن چارج شدہ ماحول میں،ان کا مکالمہ ایک نازک رقص کی طرح کھلا،ایک ایسا رقص جو آہستہ آہستہ ہر ایک کے دل کے قریب رازوں اور جذبات کو ظاہر کرے گا۔

جیسے ہی دونوں دوست اپنی گفتگو میں مصروف تھے،ایک ویٹر ان کی میز کے قریب پہنچا،ایک ٹرے کو متوازن کرتے ہوئے اس پر دو بیف برگر رکھے ہوئے تھے۔ایک مشق کے ساتھ،اس نے پلیٹ ان کے سامنے رکھی،اس کے ہونٹوں پر ایک گرم مسکراہٹ تھی۔"اپنے کھانے کا مزہ لیں"اس نے خوش دلی سے پیش کش کی۔ایمان نے اس کے اشارے کو ایک باریک پلک جھپکتے ہوئے تسلیم کیا،اس کی توجہ اس کے سامنے والی پلیٹ کی طرف منتقل ہو گئی۔اس نے بڑی تدبیر سے کیچپ کا ایک ڈولپ لگایا اور جان بوجھ کر کاٹنے سے پہلے برگر کو اس میں ڈبو دیا۔ موئز،جو ہمیشہ ان کے تبادلے کے انڈر کرنٹ کا ادراک رکھتا تھا،نے محسوس کیا کہ

www.novelsclubb.com

ایمان کا موڈ قابل قبول نہیں ہے۔اس کے چہرے پر تشویش چھائی ہوئی تھی،وہ پھر سے بولا،"تمہاری ماں کتنی سویٹ ہیں۔"ایمان کا جواب طنز سے بھرا ہوا تھا، کسی کی عدم دلچسپی کے ساتھ دیا گیا تھا۔اس کے برگر کے کاٹنے کے درمیان،اس نے جواب دیا،"گود لے لو۔"اس کے الفاظ ایک طنزیہ چیلنج کی طرح ہوا میں معلق تھے،جو اس کے غیر متزلزل جذبے اور اس کے ماضی کی پیچیدگیوں کو دور کرنے کے لیے اس کے مائل ہونے کا ثبوت ہے۔کیفے،اپنی خاموش گفتگو اور تازہ پکے ہوئے کھانے کی خوشبو کے ساتھ،دوستوں کے درمیان اس چنچل لیکن بھرے ہوئے تبادلے کے پس منظر کے طور پر کام کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے بے پرواجواب سے بظاہر مشتعل ہو کر موئیز نے جعلی غصے کے مبالغہ آمیز لہجے میں اپنا برگر پلیٹ میں رکھ دیا۔وہ مدد نہیں کر سکا لیکن اسے چبھتے ہوئے ڈانٹ کر کہا،"تم مجھے کچھ نہیں بتاتی"ایمان،واضح خوشی کے ساتھ اپنے برگر کا مزہ چکھتے ہوئے،ایک شرارتی مسکراہٹ پیش کی۔برگر کو کاٹنے کے درمیان،اس نے

جواب دیا، "کیا میں نے کبھی تم سے پوچھا کہ تم رات کو جمیلہ اور صبح کو جمیل کیوں بن جاتے ہو؟" اس کا لہجہ ہلکا تھا، اس کے الفاظ طنز سے رنگے ہوئے تھے۔ موئیز، لمحہ بہ لمحہ چنچل مذاق سے میل کھاتا ہوا، اس نے مزیدار خلفشار میں پناہ لیتے ہوئے اپنے برگر کو دوگنا جوش کے ساتھ دوبارہ شروع کیا۔ اس نے طنزیہ جھنجھلاہٹ میں سر ہلاتے ہوئے مسترد ہاتھ ہلایا اور جواب دیا، "اچھا، مجھے مت بتاؤ۔" ان کے الفاظ ہوا میں رقص کرتے تھے، برگر کے کاٹنے اور ہلکے پھلکے طنز کے ساتھ، ان کی دوستی ان کی انتہائی غیر روایتی نرالی باتوں کے باوجود بھی لچکدار ہوتی ہے۔ کیفے زندگی کے ساتھ گونجتا رہا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی پُراسرار زندگی کے بارے میں موئیز کا تجسس ناقابل تسخیر معلوم ہوتا تھا جب وہ اسے سوالات کے ساتھ پوچھتا رہا۔ آخر کار، ایمان ایک دائمی معمہ بنی رہی، یہاں تک کہ کسی ایسے شخص کے لیے بھی جس نے اس کے ساتھ اپنی زندگی کے چار سال شیئر کیے تھے۔ اس نے آرام سے کولڈ ڈرنک کا ایک گھونٹ لیا، گلاس

واپس میز پر رکھ کر دبایا۔ "چلو، اگر ایسا نہیں ہے، تو مجھے یہ بتاؤ" وہ تھوڑا سا آگے جھکتے ہوئے اس کی نظریں ایمان پر جمی ہوئی تھیں۔ "تمہارے باپ کے تمہارے ساتھ اچھے تعلقات نہیں لگتے، پھر بھی وہ تمہیں پیسے دیتے ہیں۔ تم ان کے گھر میں رہتی ہو، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔" ایمان کا جواب غیر معمولی تھا جب وہ اپنے بر گر پر چباتی رہی، اس کے ہونٹ ایک جانی پہچانی مسکراہٹ میں گھوم رہے تھے۔ "اس کی مجبوری ہے،" اس نے ریمارکس دیے، اس کے الفاظ تفہیم کا احساس لے کر طنز سے رنگے ہوئے تھے۔ موئیز اندر جھکا، متجسس ہوا، اور پوچھا، "مطلب؟" ایمان نے بے ساختہ کندھے اچکا کر اور آنکھوں میں طنز کے اشارے کے ساتھ جواب دیا، "بیچارے نے سوچا کہ میں جاہل ہوں، میں سست ہوں، میں ان پڑھ ہوں، اس لیے وہ مجھے جیسے چاہے گا استعمال کرے گا۔" دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ، اس نے اپنے مشروب کا ایک گھونٹ لیا، صورتحال کی ستم ظریفی سے پوری طرح واقف تھی۔ رمضان کے درمیان بچوں کے بے فکر جذبے کے ساتھ بر گر سے لطف

www.novelsclubb.com

اندوز ہونے والے دونوں دوستوں کے درمیان فرق واقعی حیران کن تھا۔جب انہوں نے ہلچل سے بھرے کیفے میں اپنے کھانے کا مزہ چکھایا،ارد گرد کی دنیا نے مقدس مہینے کی تعظیم کو جاری رکھا،ان پیچیدگیوں کی یاد دہانی جو زندگی اکثر پیش کرتی ہے، حتیٰ کہ سادہ ترین لمحات میں بھی۔۔۔

ایمان کی زندگی کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے موئیز کے الجھے ہوئے تاثرات اس کے چہرے پر نقش تھے۔یہ واضح تھا کہ ایمان ایک پہیلی تھی جسے وہ حل نہیں کر سکتا تھا۔اس نے نازکی سے اپنے ہونٹوں کو ٹشو سے صاف کیا اور اسے بصیرت کا ایک لقمہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔"صرف شیئرز ہی اسکی کمزوری ہیں جو میرے نام ہیں،"اس نے شروع کیا،اس کے الفاظ ناپے گئے اور خفیہ ہیں،"میں اسے مشتعل کرنے کے لیے یہ شئیرز استعمال کرتی ہوں۔بدلے میں،وہ مجھے پیسے دیتا ہے۔"ایمان کی وضاحت آرام دہ اور پر سکون تھی،ایک بے ساختہ کندھے اچکاتے ہوئے جو اس کے مقاصد کی سادگی کو ظاہر کرتی تھی۔موئیز

www.novelsclubb.com

نے الجھن کے عالم میں اس بھنویں اکھٹے کیئے اس سے مزید سوال کیا،اس کی مایوسی بڑھ رہی تھی۔"اس کے دو بیٹے ہیں تو تم کیوں؟"اس کی حیرانی واضح تھی،اس کے صبر کا پیمانہ لبریز تھا۔ایمان نے ایک شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں پر کھیلتے ہوئے واضح کیا،"گندے ماں باپ کی ناجائز اولاد۔"الفاظ بم کے گولے کی طرح ہوا میں معلق ہو گئے اور موئیز کو بے یقینی میں چھوڑ دیا۔"کیا؟"وہ پھٹ پڑا،اس کے انکشاف کے مضمرات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ایمان نے طنزیہ نفرت سے نظریں گھماتے ہوئے جواب دیا،"یہ میں نے تم سے نہیں کہا،میرا سوتیلا بھائی،جو مجھ سے بڑا ہے،ناجائز ہے،وہ شادی کے بغیر پیدا ہوا ہے۔۔اور چھوٹا جب تک ہوا سب میرے نام تھا، چونکہ بڑا ناجائز تھا تو اسکے نام کچھ نہ ہو سکا میں قانونی تھی اس لیے میرے نام چالیس فیصد شیئر کیئے گئے تھے"۔اس کے الفاظ میں ستم ظریفی اور تجسس کا احساس تھا،گویا اس کے خاندان کے اسرار کو کھولنا اونچے داؤ پر لگا ہوا ایک مڑا ہوا

کھیل تھا۔اس لمحے میں، موئیز نے اپنے آپ کو رازوں اور پیچیدگیوں کی دنیا میں دھکیلتے ہوئے پایا جس نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔

موئیز کے مسلسل سوالات نے ایک بنیادی بے چینی کو ظاہر کیا، جیسے کہ صورتحال کے بارے میں کسی چیز نے اسے شدید پریشان کر دیا ہو۔وہ مزید تفتیش کے سوا کچھ نہیں کر سکا،اس کا لہجہ بے یقینی سے بھرا ہوا تھا۔"حصص 18 سال کے بعد رجسٹرڈ ہوتے ہیں، یعنی شخص قانونی نامزدہ ہوتا ہے،"اس نے مہم جوئی کی۔ایمان کی ہنسی، طنز سے رنگی ہوئی،ایک دلیر چیلنج کی طرح ہوا میں ناچ رہی تھی۔"یہ پاکستان ہے، بے بی، یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے،"اس نے شرارتی چمک کے ساتھ اس کی آنکھیں چمکتے ہوئے کہا۔اس نے اپنی نظریں موئیز کی طرف موڑ کر ایک چھیڑ چھاڑ کے ساتھ کہا،"خود کو دیکھو۔"موئیز چنچل جانچ کے تحت شرما گیا،اس کی معصوم ناراضگی واضح تھی۔"تم بہت بد تمیز ہو"اس نے جواب دیا،اس کی آواز میں احتجاج کا اشارہ تھا۔ایمان دل بھری ہنسی میں پھٹ پڑی،اس کی پراسرار فطرت

www.novelsclubb.com

لمحہ بہ لمحہ کھلے دل سے تفریح کا راستہ دیتی ہے۔ پھر، ایک شیپ شفٹر کی طرح، وہ اپنے پراسرار نفس میں واپس آ گئی۔ "کبھی ہم بھی نرم مزاج تھے" اس نے آواز دی، اس کی آواز شاعرانہ معیار کو لے رہی تھی۔ "زمانے کی سختی اور لوگوں کی تلخیوں نے ہمیں بد تمیز بنا دیا۔" اس کے الفاظ میں حکمت کی گہرائی تھی، جیسے وہ زندگی کے چیلنجوں سے سیکھے گئے اسباق کو بانٹ رہی ہو۔ ایک سوچے سمجھے قدم پیچھے ہٹ کر اس نے بات جاری رکھی، "زمانہ اور انسان بہت کچھ سیکھاتا ہے" اس لمحے میں، ایمان کے الفاظ اس کے کردار کی پیچیدگی اور زندگی نے اس پر آنے والی گہری تبدیلیوں کی ایک جھلک پیش کرتے ہوئے آرام دہ اور پر سکون انداز سے آگے بڑھ گئے۔ کیفے میں، زندگی کے تیز بہاؤ کے درمیان، ان کی گفتگو نے ایک لازوال معیار اختیار کیا، جیسے وہ خود ہی وجود کے دھاگوں کو کھول رہے ہوں۔

---

جیسے ہی سورج افق سے نیچے ڈوب گیا، پر سکون منظر پر آگ کی سرخ رنگت ڈالتے ہوئے، موئزنے کار کو ایک بڑے درخت کی حفاظتی چھتری کے نیچے ایک ویران

جگہ پر لے گیا باہر کی دنیا افطار کے قریب آنے والے وقت کی تعظیم میں خاموش دکھائی دے رہی تھی، دائیں طرف جانے والی دو طرفہ سڑک جس پر کم سے کم ٹریفک ہے، اس سے پہلے کے ہلچل کے اوقات کے بالکل برعکس۔ موئز اس سکون کو لینے کے لیے رکا جس نے انہیں گھیر لیا، کار کا انجن پس منظر میں آہستہ سے گنگنانے لگا۔ خاموشی کو صرف نرم ہوا میں کبھی کبھار پتوں کی سرسراہٹ نے توڑا تھا۔ یہ روزمرہ کی زندگی کے تقاضوں سے مہلت کا ایک لمحہ تھا، فطرت کی آغوش میں ایک عارضی وقفہ۔ سکون کو اپنے اوپر دھونے کی اجازت دینے کے بعد، موئیز نے کار سیٹ کے نیچے سے ایک محتاط سیاہ بیگ نکالا۔ اس کے اندر آئیس نشے کے کرسٹل سے بھرے پلاسٹک کے کئی چھوٹے پیکٹ پڑے تھے، ان کی ٹھنڈک کھلنے سے پہلے ہی واضح ہو جاتی تھی۔ اس کی آنکھیں شرارت سے رقص کرنے لگیں جب اس نے پیکٹ میں سے ایک کو منتخب کیا، اسے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان نازک طریقے سے چٹکیٹا۔ ایک چنچل پن کے ساتھ، اس نے ایمان

www.novelsclubb.com

کے سامنے اسے ہلایا،اس کی آواز تفریح سے متاثر ہوئی جب اس نے اعلان کیا، "سرپرائز۔"ایمان کا چہرہ حقیقی جوش و خروش سے جگمگا اٹھا،اس کی آنکھیں موئیز کے سوچے سمجھے اشارے کی مخلصانہ تعریف کی عکاسی کرتی تھیں۔"موئیز یار تو اعلیٰ بندہ ہے،"اس نے جوش و خروش سے کہا،اس کی حقیقی خوشی اس کی خصوصیات میں نرمی کے طریقے سے ظاہر ہوتی ہے۔تاہم،اس لمحے کی لمحہ بہ لمحہ خوشی نے چڑچڑاپن کا ایک اشارہ دیا کیونکہ ایمان مدد کے بغیر پوچھ نہیں سکی،"کتنا انتظار کروایا تو نے"شکر گزاری اور جھنجھلاہٹ کے درمیان تناؤ واضح تھا،جو ان کے رشتے میں بنی ہوئی پیچیدگیوں کی ایک پُرجوش یاد دہانی تھی۔سرخ رنگ کے آسمانوں کے نیچے اس دلخراش منظر میں زندگی کی سچائیوں کی بے ساختہ شاعری لٹک رہی تھی۔یہ وہ لمحہ تھا جس نے خاموشی سے اس گہرے احساس کو پہنچایا کہ اس دنیا میں اللہ کے سوا کسی کا حقیقی تعلق نہیں ہے۔لوگ،اپنی خواہشات اور ضروریات کی وجہ سے،اکثر ایک دوسرے کو اپنے ذاتی عزائم کی تکمیل کے لیے

www.novelsclubb.com

استعمال کرتے ہیں۔ محبت اور وفاداری کو فائدہ مند سمجھے جانے والوں کے لیے بڑھا دیا گیا، جبکہ دوسروں کو پیادوں کی طرح چھوڑ دیا گیا جواب اپنے مقصد کی تکمیل نہیں کر رہے ہیں—خود غرض خواہش کے بوجھ تلے کچلے گئے۔ڈوبتے ہوئے غروب آفتاب کے گلے میں،ان کے دل ان گہرے احساسوں کے وزن سے دھڑکتے ہیں،اور دنیا کی غیر متوقعیت کے سائے ان کے گرد رقص کرتے ہیں، کوئی آسان جواب نہیں دیتے تھے۔

ایمان کی مسکراہٹ متعدی تھی۔اسنے موئیز سے پیکٹ جھپٹنے کے لئے ھاتھ آگے بڑھائے۔۔تو موئیز نے پیکٹ۔۔پیچھے کر لئیے۔۔جیسے اسے تڑپا رہا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

موئیز کی آنکھوں میں ایک شرارتی چمک تھی،اور چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے منفی اشارے میں انگلی ہلائی۔"نہیں، نہیں،پہلے،پیسے،"اس نے اصرار کیا، چنچل مذاق سے لطف اندوز ہوئے۔ایمان نے طنزیہ مایوسی سے اسے دیکھا،اس کا لہجہ بے صبری کا اظہار کر رہا تھا۔"پہلے مجھے بیگ دو۔"موئیز نے تعمیل کرتے ہوئے

پیکٹوں پر مشتمل سیاہ بیگ ایمان کے حوالے کر دیا۔اس نے بے تابی سے اسے پکڑ لیا،اس کی انگلیاں بیگ کے ہینڈلز کے گرد گھوم رہی تھیں۔لیکن مائشٹھیت آئس پیکٹوں سے الگ ہونے سے پہلے،اس نے اپنے بیگ سے نوٹوں کی دو گڈیاں نکالیں اور اسے موئیز کو دیا۔اس نے نوٹوں کی کرکراپن کی تعریف کرنے کے لیے ایک لمحہ نکالتے ہوئے،ان کے تازہ، غیر داغدار معیار کا مزہ لیتے ہوئے، مسکراہٹ کے ساتھ رقم قبول کی۔یہ ایک ایسا اشارہ تھا جو اس کے کردار کے ایک گہرے پہلو کی طرف اشارہ کرتا تھا—چالاکی کی ایک لکیر جو اس کے دلکش اگواڑے کے نیچے پڑی تھی۔اس لمحے میں، موئیز نے ایک تاریک پہلو کو مجسم کیا،ایک یاد دہانی کہ لوگ اکثر دوسروں کو اپنی ذاتی خواہشات اور فوائد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، بلکل ایسے جیسے جواری ہر موقع سے دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن ان پیچیدہ تعاملات کی گہرائیوں میں،ایک گہری سوچ موجود تھی،جو ایمان کی روح کے ساتھ گہرائی سے گونجتی تھی۔وہ سمجھتی تھی کہ جب لوگ اپنی ذاتی خواہشات کے

www.novelsclubb.com

لیے اس کا استحصال کرتے ہیں تو یہ اللہ ہی تھا جس نے اس مشکل وقت میں حفاظت اور رہنمائی فراہم کی۔ زندگی کے جوئے اور غیر یقینی صورتحال کے درمیان، یہ ایک روحانی احساس تھا کہ انسانی رشتوں کی غیر متوقع ہونے کے باوجود، زندگی کی آزمائشوں کے دوران ایک اعلیٰ طاقت ہمیشہ ان پر نظر رکھتی ہے اور اسے سکون فراہم کرتی ہے۔۔

ایمان ان نوٹوں کو دیکھ رہی تھی یکدم اسکا دل مٹھیوں میں گیا۔۔اسکا دل گھبرایا۔ موئیز کا دھیان پیسوں پر تھا ایمان پر نہیں۔۔اسکے دل سے ایک آواز آئی جو قرآن کی آیت تھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں، یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف اندازے لگا رہے ہیں۔

الانعام ۱۱۶

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

الانعام ۱۱۷

•°•°

اسکا۔دل گھبرا گیا تھا۔۔وہ جانتی نہیں تھی کہ یہ کیا ہے کس کی آواز ہے کیونکہ اس کو قرآن کا نہیں پتا تھا۔۔قرآن میں موجود الفاظوں کا نہیں پتا۔تھا۔وہ مسلمان تھی مگر اس کو اسلام ڈھونڈنا تھا۔۔یہ آواز جو اس کے دل میں گونجی اسے اسکی روح کانپ اٹھی۔اسنے بیگ واپس رکھا۔۔اور اپنے تاصرات چھپاتے موئیز کو بولی۔۔

"گھر چلو". موئیز کو اپنے پیسے مل گئے تھے اب اسے ایمان سے کیا لینا دینا تھا۔اسنے گاڑی سٹارٹ کی۔اور گاڑی کو دوڑایا۔۔

---

جیسے ہی سورج افق کے نیچے ڈوب گیا، دنیا کو رات کی آغوش میں ڈالتے ہوئے، ایمان گھر لوٹی، داخلی دروازہ کھلا مہمانوں کے جانے کے لیے جو شام کی گرمی میں

شریک ہونے آئے تھے۔اس کے ہر قدم کے ساتھ شام کی ہوااس کی جلد کو چھو رہی تھی،اپنے ساتھ کھلتے پھولوں کی لطیف خوشبو لے کر جارہی تھی جو گھر کے آس پاس کے سرسبز باغ کی زینت بنتی تھی۔ چمکتے ہوئے جگنو پنکھڑیوں کے درمیان رقص کرتے تھے،ان کے چھوٹے، چمکدار جسم باغ کی رونق میں جادو کا اضافہ کرتے تھے۔اس کی آمد خالدہ کے گھر والوں کی رخصتی کے وقت ہوئی مہکار پورچ اوور ہیڈ لائٹس سے ہلکی ہلکی چمک میں نہارہا تھا۔خاندان والے الوداع کررہے تھے، کچھ اپنی گاڑیوں میں آرام سے بیٹھے ہوئے تھے،جب کہ دوسرے الگ الگ ہونے سے ہچکچاتے ہوئے گپ شپ کرتے رہے۔ایمان البتہ اپنے ارد گرد کے ہنگامے سے بے نیاز رہی۔ جیسے ہی وہ اندرونی دروازے کے قریب پہنچی،اس کی نظر خالدہ پر پڑی، جو اپنے خاندان کی رخصتی کی نگرانی کررہی تھی۔ لیکن ایمان نے خالدہ کی متجسس جانچ پر بہت کم توجہ دی۔اس کی شدید آزادی کی اپنی دنیا نے اس کا دھیان جمار کھا تھا۔پر عزم بے حسی کے ساتھ، وہ اپنے راستے پر چلتی رہی، مہمانوں

www.novelsclubb.com

اور گاڑیوں کے آپس میں گشت کرتی ہوئی،اس کے قدم پر اعتماد اور با مقصد تھے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایمان نے اپنے مخصوص، تند انداز میں ایسا کیا، جو کہ غیر متزلزل طاقت کا مجسم ہے۔رات نے اپنے اسرار اور خوبصورتی کو تھام لیا، ایمان کے سفر کی خاموش گواہ۔ باغ کی پر سکون شان و شوکت کے درمیان، جگنوؤں کی ہلکی چمک اور مہمانوں کی پر سکون رخصتی کے درمیان،اس کی وطن واپسی ایک ایسے فرد کی نشانی تھی جو اس کے راستے پر بغیر معذرت کے ساتھ اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ چل رہا تھا۔

وہ جب اوپری منزل کے کوری ڈور میں پہنچی روشنیوں نے اس کی موجودگی کا جواب دے کر،اس کے راستے کو روشن کیا۔ جیسے ہی ایمان نیلجلی راہداری سے اوپر آئے اس کے قدم نرمی سے چمکدار فرش کے خلاف گونج رہے تھے، جو اس کے تنہائی کے سفر کے لیے لہجے کو ترتیب دے رہے تھے۔راہداری اس کی موجودگی سے زندہ ہو گئی تھی، جیسے اس نے ہر قدم پر اسے تسلیم کیا ہو۔ حیرت انگیز طور پر،

راہداری پر لگی روشنیاں ایک ایک کر کے زندگی کی طرف جھلملا رہی تھیں، ان کی گرم چمک تاریکی کو چھید رہی تھی۔ ان کے سینسر اس کی قربت سے متحرک ہوئے، انہوں نے کوریڈور کو ہلکی چمک میں نہایا، دیواروں کو نرم، خوش آئند روشنی سے پینٹ کیا۔ اس نے اٹھائے ہوئے ہر قدم نے روشنی کے جھرنے کو جنم دیا، جس سے اس کا گزرنا ایک مقدس دائرے سے گزرنے کے مترادف تھا۔ اس نے جو روشن راستہ بنایا تھا وہ اس کی اندرونی طاقت کے مظہر کی طرح محسوس ہوا، ان پرچھائیوں کو پیچھے دھکیل رہا ہے جو اسے گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اپنے ارد گرد کی شان و شوکت کے باوجود، اس بالائی راہداری میں ایک غیر معمولی خوبی تھی، جیسے اس میں راز اور سرگوشی کی کہانیاں ہوں۔ راہداری کی دیواروں پر روشنی اور سائے کا تعامل ناچ رہا تھا، جس نے اس کے سفر میں صوفیانہ ماحول کا اضافہ کیا۔ ہر قدم کے ساتھ، ایمان کی موجودگی نے روشنیوں کی توجہ کا حکم دیا، جو کہ خوشحالی کے درمیان اس کے وجود کا ایک خاموش اثبات تھا۔ اوپری کوریڈور، جو کبھی تاریکی

www.novelsclubb.com

کے پردے میں پڑا ہوا تھا، اب اس کے گزرنے کی گواہی دے رہا ہے، جو زندگی کی پیچیدگیوں کے سامنے اس کی لچک کا ثبوت ہے۔

اس کے قدم چمکدار فرش پر نرمی سے گونج رہے تھے۔ خوشحال ماحول سے واش روم کی ابتر حالت میں منتقلی بلکل واضح تھی، ان ترجیحات کا ثبوت جنہوں نے اس کی زندگی کو تشکیل دیا تھا۔ اس گھر میں جہاں شائستگی اور عیش و عشرت کا رواج تھا، یہ مخصوص واش روم ایک بد قسمتی سے مستثنیٰ ہے۔ واش روم کا تنگ داخلی راستہ، اپنی خوفناک حالت میں، گھر کی خوبصورتی کے جوہر کا مذاق اڑا رہا تھا۔ اس جگہ کو نظر انداز کرتے ہوئے وقت اور وسائل کو کہیں اور منتقل کر دیا گیا تھا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا، اندر کا اندھیرا ایک خالی سا محسوس ہوا، جو کسی چاندنی رات کی یاد دلاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کے ایک جھٹکے سے واش روم کی قابل رحم حالت کا پتہ چلتا ہے۔ دیواروں پر برسوں کے داغ ہیں، ان کی رنگت ناگوار دھبوں سے چھلک رہی ہے۔ نیچے کا سیمنٹ وقت کی کروٹ دکھا رہا تھا، خاموش ہتھیار ڈالتے ہوئے ریزہ

www.novelsclubb.com

ریزہ ہو گیا۔ بے نقاب بجلی کی تاریں غیر یقینی طور پر لٹکی ہوئی تھیں، جو اس جگہ پر ہونے والی غفلت کا ثبوت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تنزل کا جوہر یہاں جڑ پکڑ چکا ہے، جیسے چھوٹے سے عالمی جنگ کے نتیجے میں۔ حیرت انگیز طور پر، جب کہ اس خستہ حال حالت کو ٹھیک کرنے کے ذرائع موجود تھے، ایمان کے عادی انتخاب نے اسے ایک مختلف راستے پر لے جایا تھا۔ واقفیت اور لت کی جڑت نے اس کے فیصلے پر بادل ڈال دیا تھا، جس سے تبدیلی کا راستہ اس سے کہیں زیادہ مشکل نظر آتا تھا جتنا کہ واقعی تھا۔ گھر کی آسودگی کے درمیان جس نے اسے گھیر رکھا تھا، اس برباد واش روم نے ایک پُرجوش یاددہانی کے طور پر کام کیا کہ مادی دولت اکثر اندر کی جدوجہد کے مقابلے میں پیلی پڑ جاتی ہے، جہاں تبدیلی کی جنگ خاموشی سے ایک ایک دن کر کے چلتی ہے۔۔

واش روم کے سامنے نیلے پانی کا ایک بے ہنگم ڈرم کھڑا تھا، جس کی کبھی متحرک رنگت اب ضدی سانچے کی تہہ سے پھیکی پڑ گئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ بدصورت

نشوونما مسلسل حرکت میں ہے، بیضوں اور نمی کا ایک عجیب و غریب رقص ہے، جبکہ پانی کے چھوٹے، لچکدار کیڑے اس کی سطح کے ساتھ چھلک رہے ہیں۔ ان کی موجودگی نے اس پہلے سے ہی پریشان کن جگہ میں ایک خوفناک عنصر کا اضافہ کیا، ان کی مسلسل حرکت نے قریب آنے والی آزمائش کا ایک پریشان کن پس منظر پیدا کیا۔ دائیں طرف، دونوں کمپارٹمنٹ بلکل خراب تھے۔ باتھ روم کا دروازہ، اس کی لکڑی کی لکڑیاں پھٹی ہوئی اور بکھری ہوئی، گزرے برسوں کا بوجھ برداشت کر رہی تھیں۔ کالی پھپھوندی نے اسے اپنے ہونے کا دعویٰ کیا تھا، جو اس لاتعداد گیلے پن کا ایک خاموش ثبوت ہے جو اس چھوڑے ہوئے کمرے کے ہر کونے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پھر بھی، باتھ روم کے دروازے سے پرے، ایک اور سوال ابھرا—بیت الخلا کا کیا؟ اگر باتھ روم پہلے ہی ویرانی کے اس منظر کا شکار ہو چکا ہوتا تو ملحقہ جگہ میں کیا چھپی ہو لنا کیاں انتظار کر سکتی تھیں؟ ایمان کو کیا فرق تھا اسے اس کو۔ عادت تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی ایمان باتھ روم میں داخل ہوئی، اس کے ہاتھ نے فطری طور پر سوئچ بورڈ کو ڈھونڈا اور خلا پر ہلکی سی چمک ڈال دی۔ اس نے ایک بار متحرک لیکن اب چھیلنے والی پینٹ کا انکشاف کیا، جس میں چونے کے رنگ کے چپس فرش پر کنفیٹی کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ باتھ روم ان گنت سالوں کے استعمال اور نظر اندازی کا گواہ ہے، اس کی دلکشی طویل عرصے سے ختم ہو چکی تھی۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی مشین کے ساتھ ایک نل کھڑا تھا، اس کی دھاتی سطح وقت گزرنے کے ساتھ داغدار ہو گئی۔ یہ کسی دوسرے دور کے آثار کی طرح لگتا تھا، جو اب اس بوسیدہ کمرے میں رہائش پذیر ہے۔ پھسلن، پھٹی ہوئی زمین پر، ایک چھوٹا سا گول گٹر گھوم رہا تھا، اس کا مقصد واضح نہیں تھا لیکن کئی دہائیوں کے پانی کا وزن لے کر جا رہا تھا۔ جیسے ہی یہ گہرائی میں غائب ہو گیا، ایک اور گٹر متوازی بھاگا، اینٹوں کی ایک عارضی رکاوٹ نیچے سے ناپسندیدہ گھسنے والوں کو روکنے کے لیے اس کے اوپر رکھی گئی۔ اس عجیب و غریب ترتیب کے اوپر، سیمنٹ کی دیواروں پر وقت

www.novelsclubb.com

اور گیلے پن دونوں کے نشانات تھے۔ پانی کے چھوٹے کیڑے سطح سے چمٹے ہوئے ہیں، جو نظر انداز ہونے کے باوجود فطرت کی لچک کا ثبوت ہے۔ ایمان نے غیر رسمی سیاہ بیگ مشین پر رکھا، جس میں فوری ضرورت کا احساس ہوا میں پھیل رہا تھا۔ دانستہ حرکت کے ساتھ، اس نے آئس ڈرگ پیک کو واپس لے لیا، اس خستہ حال ماحول میں ان کی موجودگی ناگوار تھی۔ باتھ روم کی خاموشی بہرا کر دینے والی تھی، جو صرف چھوٹی مشین کی باریک گنگناہٹ اور گٹروں میں پانی کی ہلکی ہلکی آواز سے ٹوٹی تھی۔ یہ ایک لمحہ تھا جو وقت کے ساتھ معلق تھا، دل کو دھڑکنے والے تجسس سے لدا ہوا تھا، جیسے کہ دیواریں اپنی سانسیں روکے بیٹھی تھیں، یہ انتظار کر رہی تھیں کہ آگے کیا ہوگا۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے پیکٹ کو دیکھا، اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ ہر پیکٹ کے ساتھ اس نے کھولا اور نالے میں خالی کیا، ایسا لگتا تھا جیسے وہ نہ صرف مواد کو ترک کر رہی تھی بلکہ اس تصور کو بھی کہ وہ کبھی بھی ایسی چیزوں پر

بھروسہ کرے گی۔وہ اٹل ایمان رکھتی تھی،ایک مستحکم یقین جو ایسی بیساکھیوں کی ضرورت سے بالاتر تھا۔جیسے ہی پاؤڈر مادہ نالے کی گہرائی میں گھل گیا،وہ اپنے آپ سے کڑواہٹ کے ساتھ بڑبڑانے کے سوا کچھ نہیں کر سکی،"دوست بہت بے رحم ہو سکتے ہیں،کیا ایسا نہیں ہے؟"طریقہ کار سے،اس نے ایک کے بعد ایک پیکٹ خالی کرتے ہوئے یہ عمل جاری رکھا۔"گلوکوز،"اس نے ستم ظریفی کے اشارے کے ساتھ تبصرہ کیا،"خدگلوکوس سونگتا ہے اور لوگوں کو۔ڈر گزکا عادی بناتا ہے۔۔۔"اس لمحے میں،جیسے ہی مادہ کی آباقیات نالی میں غائب ہو رہی تھیں رہائی کا واضح احساس ہوتا جارہا تھا۔۔ایمان دنیا کی برائیوں سے بے نیاز،ایک حقیقی باس لڑکی جو اپنے عقائد اور یقین کی قدر جانتی تھی۔اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ نہ صرف اپنی قسمت پر قابو رکھتی ہے،بلکہ ان فتنوں پر بھی قابو رکھتی ہے جو اسے پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ بااختیار بنانے کا ایک لمحہ تھا،اس کی طاقت اور لچک کا

www.novelsclubb.com

اعادہ تھا، اور اس نے اسے کسی ایسے شخص کے فضل سے اٹھایا جو جانتی تھا کوئی ہے جو اسے برائیوں سے روکتا ہے۔

۔۔۔جب ایمان نے پیکٹ خالی کرنا جاری رکھا تو اس کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی اور اس کے الفاظ ندامت کے لمس کے ساتھ ہوا میں بکھر گئے۔ "افسوس، میں شروع سے ہی سب کچھ جانتی تھی،" اس نے اعتراف کیا، اس کی آواز استعفیٰ کے احساس سے چھلک رہی تھی۔ اپنے خیالات کی گہرائیوں میں، اس نے خود کو اپنے وجود کی تنہائی پر غور کرتے ہوئے پایا، ایک ایسی دنیا میں کھو جانے کا احساس جو اکثر لاتعلق نظر آتی تھی۔ اس کے باوجود، ایمان کا ایک انڈر کرنٹ تھا، ایک اندیکھی موجودگی پر یقین جو اس کے قدموں کی رہنمائی کرتا تھا۔ وہ نرمی سے بولی، تقریباً گویا کسی غیر مرئی رازدار سے سرگوشی کر رہی ہو، "میں اس دنیا میں شاید اکیلی ہوں، لیکن کوئی ہے، کچھ ہے، جو انسانی سمجھ سے بالاتر طریقوں میں میری مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔" ہر پیکٹ کے خالی ہونے کے بعد،

www.novelsclubb.com

اس نے اس علم کا وزن اٹھایا، اس کے خیالات اس کی حقیقت کے دھاگوں کو ایک ساتھ باندھ رہے تھے۔ اور پھر، گہرے انکشاف کے ایک لمحے میں، اس نے شیئر کیا، "اس نے موئیز کے بارے میں سچائی بھی ظاہر کی۔" پیکٹوں کو خالی کرنے کے اس تنہا عمل میں، ایمان نے خود کو اپنی سمجھ کے دوراہے پر پایا، اس بات سے آگاہ تھا کہ وہ واقعی اکیلی نہیں ہے، اور یہ کہ اس نے جو راستہ چنا ہے وہ ایک ان دیکھے ہاتھ سے روشن ہو جائے گا، جو زندگی کی پیچیدگیوں کے بھولبلیا سے اس کی رہنمائی کرے گا۔ یہ روحانی تعلق اور خود کی دریافت کا ایک لمحہ تھا، جو گرتے ہوئے پاؤڈر کے خاموش رقص میں شامل تھا۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

مدھم روشنی والے بار میں، صرف چودہ سال کی ایک نوجوان ایمان، شیشے کی میز کے پار اکیلی بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر نوعمر مہاسوں کے نشانات تھے، اور اس کے بال چھوٹے تراشے گئے تھے، جس سے وہ ایک اینڈروجینس شکل دے رہا تھا۔ بار ایک متحرک ہجوم کے پرجوش گونج کے ساتھ زندہ تھا، ہر کونے میں رنگ برنگی

روشنیاں رقص کرتی تھیں،اور موسیقی کی تال ہوامیں گھوم رہی تھی۔جیسے ہی ایمان اپنے خیالات پر غور کر رہی تھی، بارٹینڈر نے تند ہی سے ایک شیشہ صاف کیا، کپڑا سطح پر جھوم رہا تھا، جس سے ایک پینوٹک تال پیدا ہو رہا تھا۔شیشہ کے دھوئیں کی خوشبواور نشہ آور چیزوں کی دھند سے ماحول بھرا ہوا تھا۔لوگ موسیقی پر جھوم اٹھے، کچھ رقص کے سحر میں کھو گئے، جب کہ دوسرے رات کے سحر میں مبتلا ہو گئے۔دور سے ایک شخصیت بیٹھی تھی، تقریباً بھیس میں، لڑکی کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔یہ موئیز تھا،اس کی نظریں ایمان پر جمی ہوئی تھیں۔نوجوان لڑکی، جو اپنی ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی،اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس موقع سے ملاقات نے ایک ایسے تعلق کا آغاز کیا جو ان دونوں کی زندگیوں کو اس طرح سے ڈھال دے گا جس کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔اس برقی، لیکن گھمبیر ماحول میں ہی ان کی راہیں سب سے پہلے عبور ہوئیں، جس نے سازشوں،

www.novelsclubb.com

رازوں اور تقدیر کی ایک ایسی کہانی کو حرکت میں لایا جو آنے والے سالوں میں سامنے آئے گی۔۔۔

موئیز نے ایمان کی پریشانیوں کی گہرائی کو پہچانتے ہوئے اپنے الفاظ کا انتخاب احتیاط سے کیا جب وہ اپنے بیگ میں پہنچا اور پلاسٹک کا ایک چھوٹا سا پاؤچ نکالا۔اس میں ایک باریک سفید پاؤڈر تھا جو بار کی رنگین روشنیوں کے نیچے چمکتا تھا۔ایمان کی آنکھیں تیز اور تجربہ کار تھیں۔وہ جانتی تھی کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے—منشیات۔اس نے ایک سادہ "ڈرگز" کے ساتھ اپنی پہچان کا اظہار کیا اور اس کے سامنے اس مادہ کے بارے میں اس کی آگاہی کو تسلیم کیا۔ایک بیس سالہ موئیز جو پہلے ہی دنیا کی تلخ حقیقتوں سے آشنا ہو چکا تھا، صورتحال کی سنگینی کو سمجھتا تھا۔وہ منشیات کی تباہ کن نوعیت سے بخوبی واقف تھا اور وہ کس طرح لوگوں کو گمراہ کر سکتے ہیں،۔۔وہ جانتا تھا۔۔وہ قوم لوط بنا ہوا تھا۔جن پر اللہ اور نبی ﷺ کی لعنت ہے وہ مرد ہو کر عورت کی صورت اختیار کیئے ہوا تھا۔۔جنہیں عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ایک

www.novelsclubb.com

پختہ لہجے میں، موئیز نے جواب دیا، "بلکل در حقیقت، یہ ڈر گز ہیں۔" اس لمحے میں، بار کی دھڑکتی ہوئی موسیقی اور گھومتی ہوئی روشنیوں کے درمیان، دو نوجوان روحوں نے دنیا کی پیچیدگیوں اور سطح کے نیچے چھائے ہوئے اندھیرے کے بارے میں خاموش تفہیم کا اشتراک کیا۔ ان کے راستے پار ہو چکے تھے، اور اس مقام سے آگے، ان کی زندگیاں ان طریقوں سے جڑی ہوں گی جن کا وہ شاید ہی اندازہ کر سکیں۔

موئیز کی اپنی پریشانیوں کے بارے میں ایمان کا تجسس بے جواب رہا کیونکہ اس نے اس کے سوال کو نظر انداز کرنے کا انتخاب کیا۔ اس کے بجائے، وہ اس کے سامنے منشیات تیار کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ جان بوجھ کر درستگی کے ساتھ، موئیز نے اپنی ہتھیلی پر ایک تنکار کھا، سفید پاؤڈر کا ایک چھوٹا سا ٹیلہ اس کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے ماہرانہ طور پر اس مادے کو تنکے کے ذریعے سانس لیا، اپنے حواس کو تیز کیا اور اس کے جسم میں ایک سلسلہ رد عمل قائم کیا۔ اس کے اثرات فوری تھے—اس کی

www.novelsclubb.com

آنکھیں سرخ ہو گئیں، اور آنسو بہہ نکلے، لیکن وہ ایک ایسے احساس میں ڈوبا ہوا تھا جس کا ذائقہ وہ محسوس کر رہا تھا۔ ایمان نے چونک کر دیکھا کیوں کہ موئیز کو بالکل مختلف دائرے میں لے جایا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد موئیز حقیقت میں واپس آیا اور ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی توجہ میز پر پڑے پاؤڈر کے پیکٹ کی طرف مبذول کرائی۔ اس نے اسے اس کی طرف بڑھایا اور چالاکی کے ساتھ بولا، "آپ کو اپنی پریشانی ہو سکتی ہے، لیکن یہ..." اس نے پیکٹ کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ آپ جیسی پریشان حال روحوں کے لیے لائف لائن ہے۔" موئیز کی باتوں سے ہیرا پھیری ہوئی اور اس نے پیکٹ ایمان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس کا مقصد اسے منشیات پر انحصار کرنے کی طرف راغب کرنا تھا، ایک ایسا حربہ جسے اکثر ڈیلر اپنے شکار کو پکڑنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ابتدائی ذائقہ مفت میں پیش کیا گیا تھا، اور ایک بار جب وہ شخص پھنس جاتا ہے، تو وہ اس چیز کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جائیں گے— جس میں بھاری قیمت ادا کرنا بھی شامل ہے۔ ایمان،

www.novelsclubb.com

تاہم،اس مذموم چال سے بے خبر رہی،اور موئیز کے حقیقی ارادے اس کی فریب کاری کے نیچے چھپے رہے۔۔۔

مدھم روشنی والے بار کے درمیان،ایمان کی انگلیوں نے منشیات کے پیکٹ کو پکڑ لیا،جو اس اندھیرے کی ایک واضح علامت تھی جو اس کی زندگی پر چھائی ہوئی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے انتخاب کا وزن اس پر دباہوا ہے،ایک ایسا لامتناہی بوجھ جو اس کے پیچھے بہت طویل عرصے سے چلا آرہا تھا۔اس جدوجہد کے درمیان،ایک نرم موجودگی نے اسے گھیر لیا،امید اور رہنمائی کی ایک غیر محسوس سرگوشی۔یہ ایسا ہی تھا جیسے ایک فرشتہ اس کے ساتھ کھڑا تھا،جو دوسروں کو نظر نہیں آتا تھا،پھر بھی ایک سکون بخش روشنی پھیلا رہا تھا جسے صرف وہی سمجھ سکتی تھی۔اس الہی لمحے میں،اس کے دل کے اندر کی بے چینی ختم ہونے لگی۔ایمان کی نظریں پیکٹ سے اپنے ارد گرد کی دنیا کی طرف ہٹ گئیں،اس کے خیالات ایمان کے کلمات اور پائیدار یقین سے بھرے ہوئے تھے کہ اندھیرے کے وقت بھی

www.novelsclubb.com

اللہ کی حفاظت اٹل ہے۔اس نے خدائی فضل اور رحمت کی حدود کو نہ آزمانے کی حکمت پر غور کیا۔ بار کا ماحول ایسا لگتا تھا جیسے بہت ہی ہوا ایک گہری اور مقدس موجودگی سے گونج رہی ہو۔ یہ ایک یاد دہانی تھی کہ جب دنیا نے منہ موڑ لیا تو اللہ پناہ مانگنے والوں کو پکڑنے کے لیے موجود تھا۔جب زندگی کی آزمائشوں نے مغلوب ہونے کا خطرہ پیدا کیا تو اللہ انہیں بلندیوں تک پہنچانے کے لیے موجود تھا۔ روحانی بیداری کے اس لمحے میں،ایمان کا دل مقصد اور یقین کے نئے احساس سے پھول گیا۔اس نے منشیات کا پیکٹ اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا، لیکن اس کا ایمان زیادہ مضبوط تھا۔ایک نئے عزم کے ساتھ،اس نے منشیات کو ایک طرف رکھ دیا،اب وہ ان کے اندھیرے میں پھنسنے کو تیار نہیں۔ یہ ایک معجزاتی موڑ تھا، تقدیر کا ایک غیر متوقع موڑ جو ایمان، تقدیر اور کائنات کی نادیدہ قوتوں کے درمیان ناقابل یقین تعامل کا گواہ تھا۔مایوسی کے عالم میں ایمان کو امید ملی۔تاریک ترین گھڑی میں،اس

www.novelsclubb.com

نے ایمان کی پائیدار روشنی کو دریافت کیا،اور یہ ایک روشنی تھی جو اسے نجات اور نجات کے راستے کی طرف رہنمائی کرتی تھی۔۔

ایمان نے وہ منشیات ایک طرف کیوں رکھیں؟؟اس کے دل کی آواز۔۔۔

اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں، یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف اندازے لگا رہے ہیں۔

الانعام ۱۱۶

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

الانعام ۱۱۷

ایمان کو سمجھ آچکی تھی یہ کوئی ڈرگز کا پاؤڈر نہیں بلکہ عام گلیکوس ہے۔۔۔ایک گلیکوس کا پاؤڈر۔۔

ایمان کی ہوشیار وجدان نے موئیز کو چوکس کر دیا تھا۔جب اس نے اسے منشیات کے پیکٹ سے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو اسے بہت کم معلوم تھا کہ ایمان کی اسٹریٹ سمارٹ جبلت اس کی توقع سے زیادہ تیز تھی۔ایک تیز مسکراہٹ کے ساتھ،اس نے پیکٹ کو میز کے پار اس کی طرف بڑھایا،اس کے چیریڈ کے ساتھ کھیل رہی تھی۔"آپ کو بھی اسے آزمانا چاہیے،"اس نے مشورہ دیا،اس کی آواز طنز سے ٹپک رہی تھی۔موئیز نے اب اپنے فریب کے دباؤ کو محسوس کرتے ہوئے گھبراہٹ سے ادھر ادھر دیکھا،اس کا عمل تیزی سے واضح ہوتا جارہا تھا۔ڈرامائی انداز میں،اس نے اپنا سر پکڑ کر میز پر رکھ دیا، قیاس کی دوائی کے اثرات کا دعویٰ کیا۔"سر بہت گھوم رہا ہے،"اس نے تھیٹر میں اعلان کیا۔اس کی چال کو برقرار رکھنے کی کوشش ایمان کی ہوشیار آنکھوں کے سامنے بکھر رہی تھی۔ایمان نے اس

www.novelsclubb.com

کے چہرے کو دیکھا تھا،اور یہ واضح تھا کہ اس کی تیز عقل نے اسے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔یہ اس کے لیے ایک لطیف لیکن تسلی بخش فتح تھی،جو اس کی پیچیدہ اور فریب دہ دنیا میں گھومنے پھرنے کی صلاحیت کا ثبوت تھی۔اسی لمحے،ایمان نے اوپر کا ہاتھ تھاما،اور اس کے چنچل لیکن حسابی جواب نے موئیز کو دل لگی الجھن میں ڈال دیا۔یہ ایک چھوٹی سی فتح تھی،لیکن ایک ایسی فتح تھی جس نے اسے یاد دلایا کہ اس کے سائے اور رازوں کی دنیا میں،اس کے پاس چالاک اور لچکدار حریفوں کو بھی پیچھے چھوڑنے کی صلاحیت تھی۔۔۔۔۔

---

بار کو مزین کرنے والی شاندار ڈسکو لائٹس کے درمیان،ایمان ایک کرسی پر بیٹھی تھی،اس کا چہرہ نیلے،جامنی،سبز،پیلے اور سفید کے بدلتے ہوئے رنگوں کے لیے ایک کینوس تھا۔متحرک،دھڑکن کے ماحول نے اسے گھیر لیا،اور موسیقی کی تال کی تھاپ نے ہوا کو بھر دیا۔پارٹی کی گہما گہمی کے درمیان،ایمان کے موبائل فون کی گھنٹی بجی،جو اس کے ارد گرد رنگین افراتفری کے بلکل برعکس تھا۔وہ اپنے پرس

www.novelsclubb.com

میں پہنچی اور اپنا فون نکالا۔جب اس نے اسکرین پر نظر ڈالی تو اس کا چہرہ الجھن میں بدل گیا۔

ایک نامعلوم نمبر سے واٹس ایپ پر میسج آیا تھا وہ وڈیو تھی۔اور موبائل نمبر کے ل ہندسوں کی ایک حیران کن ترتیب دیا12400067623611472۔

ایمان نے اس پر اسرار نمبر کو لمحہ بھر دیکھا۔۔"یہ کیا ہے؟"اس نے بلند آواز میں حیرت سے کہا،اس کا چہرہ اس کے ٹوٹے ہوئے موبائل فون سے نکلنے والی خوفناک چمک میں نہا گیا۔انسانیت کے بارے میں وہ پہلے منفی سوچ رکھتی تھی اس لئیے وڈیو میں جو۔کچھ تھا۔۔اسے اسکو کوئی فرق نہ پڑھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ پہلے سے ہی غیر متوقع کی توقع کرنے کی عادی تھی۔احتیاط کے احساس کے ساتھ،ایمان نے ویڈیو چلانے کے لیے پیغام پر ٹیپ کیا۔ڈسکو کاسٹ کی محیطی روشنی اس کے ارد گرد خوفناک سائے چھا رہی ہے،جو سسپنس کو بڑھا رہی ہے۔جیسے ہی ویڈیو چلنا شروع ہوا،آس پاس کی سجاوٹ اور ڈسکو کا جاندار ماحول پس منظر

میں دھندلا ہوتا نظر آیا، جس سے ایمان کھلتے ہوئے معمہ میں مگن ہو گئی۔اور پھر تلخ مسکرائی۔۔۔۔۔

•°•°•°|°•°•°•°•°•°•°••°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

°•°•°••°

ویڈیو میں، کمرے میں ایک پُر سکون ماحول تھا، رنگ برنگی روشنیوں کے امتزاج سے ہلکی ہلکی روشنی تھی جو ناچتی اور گھوم رہی تھی، غیر متوقع سائے ڈال رہے تھے۔ سگریٹ اور شیشے کے دھوئیں کے ساتھ ہوا گاڑھی تھی، جس نے پراسراریت میں اضافہ کیا۔ موئیز، ایک عورت کا بھیس اختیار کرتے ہوئے، قالین پر ٹانگیں لگائے بیٹھا، تاش کی افراتفری سے گھرا ہوا تھا۔ موئیز کے ساتھ اس کا ساتھی تھا، ایک شعلہ بیان نوجوان جو موئیز کی طرح اپنی ظاہری شکل وصورت میں غیر معذرت خواہانہ تھا۔ لمبے، نارنجی بالوں، متحرک لباس، اور میک اپ کے ساتھ جو اس کی خصوصیات کو نمایاں کرتا تھا، اس نے موئیز سے بلکل برعکس پیش

www.novelsclubb.com

کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس نے داڑھی اور مونچھیں رکھی تھیں، صنفی پیشکش کے کنونشنز کی خلاف ورزی کی۔ موئیز نے بے فکری سے دھواں ہوا میں چھوڑا، پیچھے کی طرف جھک کر اپنے ساتھی کو ایک بھیانک مسکراہٹ کے ساتھ مخاطب کیا۔ "وہ لڑکی وہاں دیکھ رہے ہو؟" اس نے ریمارکس دیے، اس کا لہجہ بدتمیزی سے ٹپک رہا تھا۔ "وہ صرف ایک سادہ سی چیز ہے، ہیرا پھیری کا ایک بڑا ہدف ہے۔ وہ یہ تک نہیں جانتی کہ میں کون ہوں، اسکو میں اپنے شکنجے میں لے سکتی ہوں۔" ویڈیو نے ان کی مکروہ تدبیروں کے جوہر کو اپنی گرفت میں لے لیا، اور کمرے کے پریشان کن ماحول نے ان کے اگواڑے کے نیچے چھپے ہوئے مذموم عزائم کو بڑھاوا دیا

www.novelsclubb.com

اس مدھم روشنی والے کمرے کے خوفناک ماحول میں، موئیز نے اپنے مذموم منصوبے کا ذکر کیا۔ اس کی آنکھیں بدتمیزی کے ارادے سے چمک اٹھیں جب وہ بول رہا تھا، "اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ میں سوشل میڈیا کا آئیکون ہوں۔ ایک بار

جب وہ اس جال میں پھنس جائے گی، تو اس کا بچ نکلنا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا۔ وہ میری پرمینینٹ بائر بن جائے گی اور مجھے کسی اور کو ڈھونڈنا بھی نہیں پڑھے گا۔" موئیز نے اپنے معاملات میں باریک بینی کی اہمیت کو سمجھا۔ اس نے جاری رکھا، "آپ دیکھیں، میں منشیات کے استعمال کی کھلے عام حوصلہ افزائی کرتی ہوں میرے دشمن جانتے ہیں کہ میں اس صنعت کی حمایت کرتی ہوں، لیکن وہ میرے براہ راست ملوث ہونے سے بے خبر ہیں۔ اگر وہ میرے کردار کو دریافت کریں، خاص طور پر لمبی داڑھی والے وہ بکرے،" اس نے حقارت کے ساتھ الفاظ کو تھوک دیا، "وہ ایک اہم خطرہ بن سکتے ہیں۔" ایک مسترد جھٹکا کے ساتھ، اس نے قالین پر بکھرے کارڈز کو ضائع کر دیا۔ اس کا ساتھی، جو اتنا ہی برا سلوک کرنے والا تھا، اس سوال کے سوا مدد نہیں کر سکتا تھا، "اگر وہ مزاحمت کرتی ہے، یعنی وہ تمہارے شکنجے میں نہیں آتی تو؟" موئیز نے کندھے اچکا دیے، کسی قسم کے خدشات سے بے نیاز۔ اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا، "اگر وہ مزاحمت

www.novelsclubb.com

کرتی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس کی جگہ ہمیشہ اس کی طرح کوئی اور ہو گا۔"خوشگوار گفتگو نے ان کے مذموم عزائم کی حد اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے وہ کس حد تک جانے کے لیے تیار تھے..

---

---

آٹھاری سالہ ایمان پیکٹ ختم کر چکی تھی اور ہونٹ ایک پراسرار مسکراہٹ میں ڈھل گئے جب وہ اس چالاک کھیل پر غور کر رہی تھی جو وہ موئیز کے ساتھ کھیل رہی تھی۔"بیچارہ،ذہنی طور پر بیمار موئیز،"اس نے بلند آواز میں کہا،اس کی آواز طنز سے ٹپک رہی تھی۔"وہ سوچتا ہے کہ وہ مجھے بے وقوف بنا رہا ہے،لیکن اسے بہت کم معلوم ہے کہ میں ہی اسے یہ سارے جعلی نوٹ دے کر بے وقوف بنا رہی ہوں۔"وہ رک گئی،اس کی آنکھیں عزم اور چالاکی کے مرکب سے چمک رہی تھیں۔"میں جانتی ہوں کہ تم ان نوٹوں کو استعمال نہیں کرو گے جو میں نے ابھی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حوالے کیے ہیں۔ تم انہیں کسی مذموم مقصد کے لیے رکھو گے، کیا ایسا نہیں ہے؟ کیونکہ اگر تم انہیں استعمال کرتے تو یہ تمہارا آخری دن ہوتا۔" ایمان کا منشیات کے استعمال کا فیصلہ کمزوری سے باہر نہیں تھا۔ یہ دوسروں کو موئیز کے شر پسند اثر و رسوخ سے بچانے کے لیے ایک حسابی اقدام تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کا عزم رکھتی تھی تاکہ وہ کسی اور کی زندگی برباد نہ کرے۔ وہ بہت کم جانتی تھی کہ کھیل میں ایک پراسرار قوت تھی، ایک ان دیکھے سرپرست فرشتہ، جو اس کے اعمال کی رہنمائی کر رہا تھا اور موئیز کے حقیقی چہرے کو ظاہر کرنے میں مدد کر رہا تھا۔ یہ ایک خفیہ طاقت تھی جس نے سائے میں کام کیا، ایمان سے ناواقف، لیکن واضح مقصد کے ساتھ موئیز کے مذموم عزائم کو بے نقاب کرنا۔۔۔

www.novelsclubb.com

موئیز اکامیرب ایک چالاک اور مذموم منصوبہ پر کام کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اس سے منشیات خریدنے کے لیے صرف ایک گاہک کی ضرورت ہے، اور اس نے

ایمان کی دی ہوئی رقم کو ایک مختلف، زیادہ مذموم مقصد کے لیے الگ کر دیا تھا۔

اس کا کام نازک اور انتہائی خفیہ تھا، اور اس کے کام پر کوئی اور اس کے کاموں کی نازک نوعیت کو سنبھال نہیں سکتا تھا۔ اپنے سیاہ کارناموں کو چھپانے کے لیے، موئیز نے اپنے آن لائن پوڈکاسٹ کو انٹر سیکس اور ٹرانسجینڈر شناخت کے حقیقی معنی کو مبہم کرنے کے لیے استعمال کیا۔ وہ انٹر سیکس کمیونٹی کے پیچھے چھپ گیا، ان کے حقوق کے لیے لڑنے کا دعویٰ کر رہا تھا،

لیکن حقیقت میں، وہ پاکستان میں (ایل جی بی ٹی کیو)

کو مقبول بنانے کے لیے ان کا مقصد استعمال کر رہا تھا۔ ان کارروائیوں کو غیر ملکی مفادات بالخصوص امریکہ کی طرف سے مالی امداد فراہم کی گئی۔ موئیز اپنی جوڑ توڑ کوششوں میں اکیلا نہیں تھا۔ اس کے پاس خواتین اور ایل جی بی ٹی کیو کمیونٹی کے ارکان کے ساتھ اتحادی تھے جنہوں نے خواتین کی کمزوریوں پر کھیلا، یہ سب خواتین کے مارچ کی تحریکیں چلاتے ہوئے جو ان کے مذموم مقاصد کو چھپاتے

تھے۔دھوکہ دہی اور ہیرا پھیری کے اس تاریک جال کی تحریکوں کو وہ کب سے پاکستان میں چلا رہے تھے...

•°•°•°•°•

ٹرانس جینڈر کیا ہیں؟

ٹرانس جینڈر عام الفاظ میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو بائیولوجیکلی مرد یا عورت ہوتے ہیں مگر اپنے جنس سے خوش نہ ہونے، کی وجہ سے وہ اپنی سرجری کروا کر جنس بدل لیتے ہیں۔۔ مثلاً اگر کوئی شخص بائیولوجیکلی مرد ہے اور وہ ٹرانزیشن کروا کر عورت بنتا ہے تو وہ ٹرانس وومین کہلایا جائے گا۔۔۔اور اگر عورت اپنی ٹرانزیشن کروا کر مرد بنتی ہے تو وہ ٹرانس میل کہلائی جائے گی۔

انٹر سیکس کا کیا مطلب ہے؟؟

جو لوگ انٹر جنس ہوتے ہیں ان کے اعضاء جننانگ، کروموسوم یا تولیدی اعضاء ہوتے ہیں جو مرد/خواتین کی جنسی ثنائی میں فٹ نہیں ہوتے۔ ہو سکتا ہے ان کے جنسی اعضاء ان کے تولیدی اعضاء سے مماثل نہ ہوں، یا ان میں دونوں کی خصلتیں ہو سکتی ہیں۔ انٹر سیکس ہونا پیدائش، بچپن، بعد میں جوانی میں یا کبھی بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

عام الفاظ میں خواجہ سراہ۔۔۔جو پیدائش سے خواجہ سراہ ہوتے ہیں ہمیں انکے حق کے لئے لڑنا ہے نا کہ قوم لوط کو اپنائے لوگوں کو پروموٹ کرنا ہے۔۔

---

جبکہ کچھ لوگ خواجہ سراؤں کے پیچھے چھپ کر اپنے کالے کام سرانجام دیتے ہیں۔۔۔۔

---

---

ایمان مدھم روشنی والے باتھ روم سے باہر نکلی،اس کے خیالات موئز کے ساتھ اس کی حالیہ ملاقات کے سائے میں گھوم رہے تھے۔اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا سیاہ بیگ ایک بھاری بوجھ کی طرح محسوس ہوا،اس غدار دنیا کی ایک واضح یاد دہانی جس میں وہ روزانہ گھومتی تھی۔ جیسے ہی وہ مدھم روشنی والے دالان میں ابھری تو اس کے ذہن میں یہ الفاظ گونجنے لگے جیسے کہ ''انسانوں کو انسانوں سے خطرہ ہے، کوئی دوست نہیں''۔یہ ایک ایسا احساس تھا جسے وہ وقت کے ساتھ قبول کرنے میں آئی تھی،ایک تلخ سچائی جس نے دنیا کے بارے میں اس کے نقطہ نظر کو تشکیل دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسنے یہ جملہ دھورایا ہی تھا کہ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے گلے میں ایک گانٹھ بنی ہو، پھر ایک سکون بخش گرمی میں تحلیل ہو گئی جو اس کے پورے وجود میں پھیل گئی۔ جیسے ہی وہ وہاں کھڑی تھی،اس نے خود سے بڑی چیز سے گہرا تعلق محسوس کیا، ایک ایسی موجودگی جو جسمانی دنیا سے بالاتر تھی۔یہ ایک روحانیت تھی جو ہمیشہ اس

کا حصہ رہی تھی، لیکن اس لمحے میں، یہ پہلے سے کہیں زیادہ واضح تھی۔ایمان نے حیرت کے ساتھ سورہ البقرہ 257 کی آیت تلاوت کی،اس کی آواز نرم اور تعظیم سے بھری ہوئی تھی۔۔:"اللہ ایمان والوں کا دوست ہے،وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔"الفاظ اس کے ہونٹوں سے بہتے تھے،اپنے ساتھ معنی اور مقصد کا گہرا احساس لے کر جا رہے تھے۔اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا،اپنی زندگی کی تال کو محسوس کیا،اور اس نے ان آیات کی اہمیت پر غور کیا۔ "یہ کیا چیز ہے؟"اس نے خود سے سرگوشی کی،۔"میں جو بھی سوچتی ہوں اسکے حساب سے دل میں جواب کیوں آتا ہے؟یہ کیا کلام ہے؟"ایمان کا تجسس بڑھ گیا، اور وہ ان روحانی انکشافات کی گہرائی کو سمجھنے کی خواہشمند تھی۔یہ خود شناسی اور روشن خیالی کا لمحہ تھا،ایک یاد دہانی کہ مادی دنیا سے باہر ایسی طاقت ہے جو اس کی راہنمائی کرتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نہیں جانتی تھی اس کلام کو وہ نہیں جانتی قرآن کے اندر موجود الفاظوں کو۔۔

اسکو بس معلوم تھا قرآن عربی تک محدود ہے اور کسی زبان میں نہیں ہے

وہ قران بھولے بھٹکے بچپن میں سن لیتی تھی اپنے بہن بھائیوں کو پڑھتے ہوئے۔۔

اسے یہ ہی محسوس ہوتا تھا قرآن اور عربی۔۔

۔۔اگر معلوم ہوتا تو شائید وہ یہ الفاظ پہچان لیتی مگر وہ نہیں پہچان پائی

وہ آن پڑھ تھی وہ قرآن سے دور تھی اسکی تربیت ایسی نہیں ہوئی تھی جیسے کی جاتی ہے

وہ ٹین ایج سے ہی بار جانا شروع ہو گئی تھی اسکی تربیت بارنے ہی کی تھی۔۔یا شائید

اسکی تربیت ہوئی ہی نہیں تھی اور اب ہو رہی تھی۔۔اسکو تمام رشتوں نے چھوڑا

ہوا تھا اسکی، سگی ماں اسکا سگا باپ وہ کسی کے لئے اہم نہیں تھی وہ ان سب مکینوں و

لوگوں کے لئے ایسے تھی جیسے دیوار سے لگی کوئی بے مول چیز وہ اس دنیا میں کسی

کے لئے اہمیت کی حامل نہیں تھی۔۔اسکو اس دنیا کا کچھ نہیں پتا تھا نہ اسلام کا۔۔

بس وہ یہ جانتی تھی کہ اللہ ایک ہے اور اسکا ایک بندہ تھا جس نے اسلام پھیلایا۔۔

اسکو اسلام کی تاریخ کا نہ پتا تھا نہ وہ کلمہ جانتی تھی۔۔ کیونکہ اسکی تربیت کرنے والا کوئی نہ تھا جب ماں باپ بے حس ہوں تو اولاد ایسے ہی پستی ہے اور مر مر کر پروان چڑھتی ہے۔۔۔ چاہے انسانوں نے اسکو چھوڑ دیا ہو اللہ نے اسکو نہیں چھوڑا تھا۔۔ اسکی تربیت اب ہو رہی تھی غیب سے۔۔ مگر اللہ کی تلاش اسکو خد کرنی تھی۔ اللہ کو اسکو خد جاننا تھا۔۔ اسلام کو خد پہچاننا تھا۔ قرآن کو خد سمجھنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔•••••••••

ایمان اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑی تھی، اندر داخل ہونے کے لیے تیار تھی، جب ایک آواز، دلکش اور ناپسندیدہ، ہوا سے کٹ گئی۔ "ہیلو نینسی۔" اس آواز کی آواز نے ایمان کی آنکھوں میں ایک غصہ بھرا جھپکا۔ وہ بالکل جانتی تھی کہ یہ کس کی ہے، اور یہ آخری آواز تھی جسے وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔ جب وہ آواز کا سامنا کرنے کے لیے مڑی تو اس کے سر پر ایک غیر متوقع ٹگ نے اسے اچانک روک


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیا۔ مختصر ترین لمحوں میں، اس نے ایک عجیب سا احساس محسوس کیا—اس کی وگ اس کے سر سے بالکل کھینچ لی گئی تھی۔ وہیں، اس کی کالی جالی دار ٹوپی، اس کے سر پر عجیب طرح سے لٹک رہی تھی جیسے احتجاج میں۔ اس کے سامنے، چہرے پر مسکراہٹ لیے کھڑا، اس کا سوتیلا بھائی تھا۔ اس نے اسے تنگ کرنے کی ہمت کی تھی، اسے پکڑنے کے لیے۔ لیکن اس بار ایمان ڈری نہیں۔ اس نے اپنی زندگی میں بہت زیادہ سامنا کیا تھا کہ وہ آواز سے ہل جائے، چاہے یہ کتنا ہی ناپسندیدہ کیوں نہ ہو۔ ایک نئی طاقت کے ساتھ، ایمان نے اپنے سوتیلے بھائی سے آنکھیں بند کیں اور مسکرا دی۔ یہ ایک مسکراہٹ تھی جس نے اس کے تجربات کا وزن اٹھایا، ایک مسکراہٹ جس نے کہا کہ وہ اٹوٹ ہے۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے سوتیلا بھائی، بیس سال کا جوانی میں، اس قسم کی خوبصورت خصوصیات کا مالک تھا جو آسانی سے کسی کی توجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا چہرہ تیز، چھنی ہوئی زاویوں کا سمفنی تھا—ایک مضبوط جبڑے جو سنگ مرمر سے کھدی ہوئی لگتی تھی،

گال کی ہڈیاں جو رات کو کاٹ سکتی تھیں، اور بالکل سیدھی ناک جو آرٹ کے کام کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ اس کی آنکھیں ہیزل کا ایک دلکش سایہ تھیں، جیسے سورج کی روشنی خزاں کے پتوں سے چھانتی ہے، اور وہ شرارت کے اشارے سے چمک رہی تھی جس میں مقناطیسی کھینچ تھی۔ لیکن جیسا کہ کہاوت ہے کہ "اگر کوئی شخص شکل و صورت میں اچھا ہو اور کردار کتوں جیسا ہو تو ظاہری شکل کا کوئی مطلب نہیں"۔ اس کی حیرت انگیز شکل کے باوجود، اس کا کردار قابل تعریف نہیں تھا۔ اس نے خود کو تکبر کی ہوا کے ساتھ اٹھایا جس نے اس کی جسمانی توجہ کو گرہن لگا دیا۔ اس کے خوبصورت اگواڑے کی سطح کے نیچے ایک ایسی شخصیت موجود تھی جو پیار سے کم تھی—جوڑ توڑ، دھوکہ باز، اور دیانتداری کا فقدان۔ ایمان نے ابتدائی طور پر جان لیا تھا کہ حقیقی خوبصورتی صرف جلد کی گہرائی نہیں ہے، اور ظاہری شکل کی رغبت عارضی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس کا سوتیلا بھائی ظاہری دلکشی کا مالک ہو سکتا ہے، اس نے سطح سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس کے اندر بسی ہوئی اتھلی

www.novelsclubb.com

پن کو پہچان لیا تھا۔ یہ ایک ایسا سبق تھا جس نے اس کی لچک اور طاقت کو تشکیل دیا تھا، اور اسے یاد دلایا تھا کہ حقیقی قدر کردار میں ہے، شکل میں نہیں۔

ایمان مدھم روشنی والے کوریڈور میں کھڑی تھی، اس کے ہاتھ سینے پر مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔ اس کی نگاہیں کبھی نہیں جھکتی تھیں کیونکہ اس کے سوتیلے بھائی نے اس کی وگ پکڑ کر اسے طعنے دینے کی کوشش کی تھی۔ کوریڈور کی ہلکی ہلکی پرچھائیاں خوفناک سایہ کرتی ہیں، جو اس کے منحرف لیکن تشکیل شدہ برتاؤ پر زور دیتی ہیں۔ اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری جب اس نے بات جاری رکھی، اس کی آواز میں حسابی تلخی ٹپک رہی تھی، "تجھ جیسے لوگ باہر کی عورتوں کے لئے چاہے کتے ہوں مگر گھر کی عورتوں کے لئے محافظ ہوتے ہیں" اس نے توقف کیا، مختصراً اپنا سر جھکا لیا جیسے کسی ناخوشگوار یاد کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ "لیکن پھر، تجھ جیسے اور بھی ہیں، جو ایک ایسے کردار کے ساتھ خنزیر کے سوا کچھ نہیں رہے جو اپنے آباؤ اجداد کی گندگی میں ڈوبے ہوئے، اپنی ناگوار میراث

www.novelsclubb.com

کو جاری رکھتے ہیں۔۔"۔ایمان کا سوتیلا بھائی طنزیہ انداز میں ہنسا، لیکن وہ بے چین رہی،اس کا طنز بکتر اور ہتھیار دونوں کا کام کر رہے تھے۔اس لمحے،راہداری کی دبی ہوئی روشنی میں نہاتے ہوئے،اس نے طاقت کی چمک،ایک خود ساختہ ملکہ جس نے مصیبت پر فتح حاصل کی تھی،اور ایک نڈر جنگجو جس نے اپنے رشتہ داروں کے دکھاوے کو دیکھا۔

ایمان کے کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا رہ گیا تھا، جس سے اندھیرے کی ایک پتلی سی جھلک راہداری میں پھیل گئی۔ایمان خود سختی سے کھڑی تھی،اس کی پیٹھ دروازے کے سامنے والی دیوار کے ساتھ تھی۔اس کی کالی جالی دار ٹوپی اس کے چھوٹے بالوں سے چمٹی ہوئی تھی، جس نے اس کی کمزوری میں اضافہ کیا۔اس کے سوتیلے بھائی کے پیچھے،ایک میز پر ایک گلدان تھا اور ایک آئینہ دیوار پر لٹکا ہوا تھا، جو خوفناک ماحول کو بڑھا رہا تھا۔اس کا سوتیلا بھائی دل چسپی کے ساتھ ایمان کی طرف بڑھا اور ان کے درمیان فاصلہ اس وقت تک بند کر دیا جب تک کہ اسے

www.novelsclubb.com

اس کی قربت سے گھٹن محسوس نہ ہو۔اس نے ایک خوفناک لہجے میں بات کی جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہو گئی، "میں نے تیرے جسم کے لمس۔ کو بہت یاد کیا ہے ااایمان"

اسنے ایمان کے منہ پر ھاتھ رکھا اور اسے دیوار کے ساتھ چپکا۔دیا۔۔۔"تو اب اور زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے"

ایمان اسے نفرت سے گھور کر دیکھ رہی تھی وہ۔پھنکار رہی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں تعش تھا اسکی آنکھوں میں غضہ تھا

ایمان کے تیز اعصاب حرکت میں آ گئے۔ایک تیز اور حسابی حرکت کے ساتھ، اس نے اس کی رانوں کے درمیان ایک تیز لات ماری وہ درد سے پیچھے ہٹ گیا، ٹھوکریں کھاتا ہوا۔موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایمان اس کے بالوں کی ایک مٹھی پکڑ کر آگے بڑھی۔اس کے ناخن، خنجر کی طرح تیز، کنڑول جارحیت کے ساتھ اس کے منہ میں داخل ہو گئے۔اس نے اسے مضبوطی سے تھام لیا،

اور اسے تیزی سے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ جہاں پر۔ کچھ دیر پہلے ایمان چپکی ہوئی تھی

اس کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں، جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہو گئی۔ اختیار اور خطرے کے اشارے سے بھری آواز میں، ایمان اسے خونخوار تیوریوں سے بولی "گلا دبوچ لوں گی میں تیرا۔" میکائیل کے رخساروں سے خون رس رہا تھا جہاں ایمان نے ناخن پیوست کر رکھے تھے۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگا خوف و اچھنبے کے آلم میں بس یک ٹک اسکو ہی دیکھ رہا تھا

وہ جس کے ماتھے پر بل تھے۔۔۔ وہ اسے لفظ چبھاتے نفرت سے بولی تھی ''اپنے ناخن تیری آنکھوں میں ڈال کر۔ تیرے یہ بنٹے باہر۔ نکال دوں گی اور کتوں کے پاس پھینک دوں گی کہ وہ تیرے ان ڈیلوں سے کنچے کھیلیں''

ایمان نے نفرت سے شدید جتنی وہ اسے نفرت کرتی تھی اتنی نفرت سے اسنے اسکے پیٹ پر اپنا زانا مارا کو۔ وہ سٹپٹاتا بدکا۔۔

وہ اسے مزید نفرت سے بولی جتنی نفرت سے وہ بول سکتی تھی ''تیری انتڑیاں باہر نکال دوں گی میں تیرے معدے کو پھاڑ کر اسکا تیزاب تیرے گندے وجود پر پھینک دوں گی میں''

وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ایمان نے اسکو شدید جکڑ میں لیا ہوا تھا مانو کوئی غائبی طاقت اس پر غلبا پا گئی ہو۔۔۔

ایمان کی تبدیلی نے اس کے سوتیلے بھائی میکائیل کو صدمے اور حیرانی کی حالت میں چھوڑ دیا۔ وہ لڑکی جس کو وہ کبھی ڈرپوک اور نازک کے طور پر جانتا تھا ایک قابل ذکر میٹامورفوسس سے گزر چکا تھا۔ وہ اب اس کے سامنے کھڑی تھی، غیر متزلزل اور بے خوف، طاقت اور عزم کی آغوش میں۔ اس کی غیر متزلزل نگاہیں اس کی اپنی طرف جمی ہوئی تھیں، اور ایسا لگا جیسے اس کی آنکھیں اس کی روح کی گہرائیوں میں چھید رہی ہوں۔ حیرت اور بے اعتنائی کے احساس کے ساتھ گھل مل کر خوف اس کے ذریعے پھیل گیا۔ یہ وہی ایمان نہیں تھی جو محض اس کی آواز

پر ہی کانپ جاتی تھی بلکہ ایک جنگجو، سپاہی، کسی بھی خطرے کے خلاف اپنے دفاع کے لیے تیار تھی اس کشیدہ لمحے میں، اس نے محسوس کیا کہ اس کا سامنا ایک ایسی عورت سے ہے جس نے اپنے اندر کی طاقت کو ڈھونڈ نکالا ہے۔۔

ایک تیز اور طاقتور حرکت کے ساتھ، ایمان نے اپنے سوتیلے بھائی کو گردن سے پکڑا اور اسے پیچھے کی طرف پھینک دیا اور اسے میز پر گرا دیا۔ اس نے ٹھوکر کھائی لیکن ایک نازک گلدان کو زمین پر گرنے سے روکنے کے لیے ٹھیک وقت پر اپنا توازن بحال کر لیا۔ ایمان کی طاقت اور عزم اس کے اندر سے نکلتے ہی کمرہ تناؤ سے لرز اٹھا۔ اس کی آنکھیں، ایک غیر متزلزل عزم سے بھری ہوئی، اپنے سوتیلے بھائی پر جمی رہیں۔ یہ طاقت اور غلبہ کا ایک ایسا مظاہرہ تھا جس نے اسے ہلا کر رکھ دیا اور حیران رہ گیا، وہ اس تبدیلی کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا جس کا وہ ایمان میں مشاہدہ کر رہا تھا۔ وہ ایک ایسی قوت بن چکی تھی جس کا حساب لیا جائے گا، اور اس کے اعمال کسی بھی الفاظ سے زیادہ بلند آواز میں بول رہے تھے۔ ایمان اسے انگلی

www.novelsclubb.com

دیکھاتے تنبیہی انداز میں بولی ''آئیندہ اپنا یہ خنزیری وجود لے کر میرے قریب مت آئی تیرا جگر نکال کر کھالوں گی'' وہ مزید اسے گھورتے بولی ''ادھر چھٹیاں منانے آیا ہے چھٹیاں منا یہ نا ہو کہ تیرے گھر والے تیرا چوتھا منا رہے ہوں''

وہ اب تک مبہوت تھا۔۔۔ منجمد نظروں سے بس اسکو ہی دیکھا جا رہا تھا۔۔۔

وہ، مزید اسے بپھرے ہوئے انداز میں بولی ''میں زندگی نامی جہنم کی آگ سے گزری ہوں اور نقصانوں کو طاقت بنا کر ابھری ہوں میں اب وہ شعلہ ہوں جو پہلے سے زیادہ روشن ہے''

میکائیل وہیں مدھم روشنی والی راہداری میں کھڑا تھا، اس کی انا کو چوٹ لگی اور اس کا اعتماد ٹوٹ گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ بظاہر ایک نازک سی لڑکی جس کو وہ کبھی جانتا تھا، اس سے بہہ گیا تھا۔ اس کا دماغ مایوسی اور خود تنقید کے آمیزے کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ ایمان کے بیڈ روم کے دروازے کی ہلکی ہلکی آواز اس کے کانوں میں گونجی جب وہ اپنے حرم کی طرف پیچھے ہٹی۔ وہ اس کی پیروی کرنے سے بہتر

جانتا تھا۔اس لمحے میں،اس نے محسوس کیا کہ حقیقی طاقت جسمانی طاقت یا دھمکی کے بارے میں نہیں ہے؛ یہ اندرونی طاقت اور عزم تھا جو ایمان کے پاس تھا۔ جیسے ہی وہ راہداری میں لیٹ گیا، وہ اسے کم سمجھنے کے لیے خود کو کوسنے کے سوا کچھ نہیں کر سکا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ عقل کی جنگ ہار چکا ہے،اور اس نے اس کے غرور کو گہرا کر دیا۔ لیکن یہ اس کے لیے ایک قیمتی سبق تھا،اس طاقت کو پہچاننے کا ایک سبق جو مختلف شکلوں میں آتا ہے،اور ایمان نے اسے ایک نئی قسم کی طاقت دکھائی تھی جس پر اس نے پہلے کبھی غور نہیں کیا تھا۔ایک بھاری آہ بھر کر میکائیل آخر کار بند دروازے سے ہٹ گیا،اس کے خیالات اس معمے کے ساتھ گھوم رہے تھے جو ایمان تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس اس تبدیل شدہ عورت کے بارے میں بہت کچھ سیکھنا ہے،اور وہ مدد نہیں کر سکتا تھا لیکن حیران نہیں ہو سکتا تھا کہ اس کے پاس اور کون سے سرپرائز ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان اپنے کمرے کے اندھیرے میں داخل ہوئی۔ وہ دروازے کے ساتھ چپکی مدھم مدھم نیچے ہو رہی تھی۔،اس کی کپکپاہٹ اس طاقتور شخصیت کے بالکل برعکس تھی جو اس نے چند لمحے پہلے ظاہر کی تھی۔ طاقت کا اگواڑ اٹوٹ چکا تھا، جو اس کے نیچے موجود کمزوری کو ظاہر کرتا تھا۔ آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے، خاموشی سے اس کے اندرونی ہنگامے کا راستہ تلاش کر رہے تھے۔ اس کے ہاتھ ایک دوسرے سے جکڑے ہوئے، تناؤ سے سفید پڑ گئے۔ سسکیوں نے اس کے جسم کو جھنجھوڑ دیا، اس کے ہونٹوں کو خاموش، سوگوار لہروں میں چھوڑ دیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے دنیا کا بوجھ اس پر اچانک آ گیا ہو، اور وہ خود کو مزید برداشت کرنے سے قاصر ہے۔ اپنے کمرے کی تنہائی میں، اس نے خود کو اپنے اندر چھائے ہوئے جذبات، خوف اور مایوسی کو چھوڑنے دیا۔ اندھیرے نے اس کی کمزوری کی گواہی دی، جیسے ہی وہ رو رہی تھی، ہر ایک اس کے وجود کی پیچیدہ تہوں کی گواہی دیتا ہے۔ ایمان نے مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے طاقت اور لچک کا مظاہرہ کیا تھا، لیکن وہ

www.novelsclubb.com

اپنے خوف اور عدم تحفظ کے ساتھ انسان بھی تھیں۔کچے جذبات کے اس لمحے میں،اس نے اپنے آنسوؤں کو آزادانہ طور پر بہنے دے کر—صرف اس طریقے سے سکون حاصل کیا جس سے وہ جانتی تھی۔۔

میکائیل ٹناٹا ہے صلابطی ہے مگر ایمان وہ جگرے سے سخت تھی۔اسکو نہ موت سے ڈر لگتا نہ مار سے وہ ہارے وقت کی تھی جو کڑے دھوپ کی مصافحت طہ کر کے آئی تھی

اپنے جذبات کی بھولبلیا میں،ایمان ایک ایسے موڑ پر پہنچ گئی،ایک ایسا لمحہ جب سخت ترین جانیں بھی کمزوری کی کشمکش کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔اس کا دل، بظاہر ایک ناقابل تسخیر قلعے میں محصور ہو کر نرم ہو گیا تھا،جو اس کے نہ بہائے ہوئے آنسوؤں کے وزن کے لیے تیار تھا۔پھر بھی،اس کی تنہائی میں،کوئی تسلی بخش موجودگی نہیں تھی،کوئی اسے قریب رکھنے اور اس کے آنسوؤں کو آزادانہ طور پر کندھے پر گرنے دیتا۔وہ گمنامی کے سمندر میں بہہ رہی تھی،دنیا کی نظروں

سے چھپی ایک انمول جواہر۔ایمان کے دکھ کا کوئی سا معین نہیں جانتا تھا،اس کا درد،اس کے کمرے کی قید میں ایک خاموش چیخ۔اس نازک لمحے میں،وہ اپنے بوجھ کو بانٹنے کے لیے،اپنے تھکے ہوئے سر کو دیکھ بھال کرنے والی گود میں رکھنے،اور بغیر کسی فیصلے کے رونے کی خواہش رکھتی تھی۔لیکن اس طرح کا سکون مفقود رہا،اس کے آنسو سب سے چھپا ہوا خزانہ تھے،جو صرف اس کے حجرے کی ناقابل معافی دیواروں کو معلوم تھا۔

مدھم روشنی والے کمرے کے درمیان،ایمان کے سیل فون کی ٹوٹی ہوئی سکرین ٹمٹمارہی تھی،جس سے اس کے آنسوؤں سے بھرے چہرے پر ایک خوفناک چمک پھیل گئی۔اس کے آنسوؤں کے نتیجے میں اس کی خصوصیات خراب ہو گئیں،اس کی آنکھیں سوجی ہوئی اور چہرہ بھی سوج سا گیا تھا،پھر بھی وہ ان سسکیوں کو دبانے میں کامیاب ہو گئی جس سے فرار ہونے کا خطرہ تھا۔تکبر اور استحقاق سے ٹپکنے والی ایک

www.novelsclubb.com

آواز نے نازک خاموشی کو توڑ دیا۔ ''ہیلو'' مخالف سے آواز سنائی دی ''ڈارلنگ کل تم میری طرف پارٹی میں انوائیٹیڈ ہو پوچھ نہیں رہی بتا رہی ہوں''

"یہ موئز تھا، اس کی موجودگی اس کی زندگی کے تاریک ترین گوشوں میں بھی گھس رہی تھی۔ نفرت بھرے پن کے ساتھ، اس نے اچانک کال بند کر دی، ایمان کو نفرت سے آنکھیں گھماتے ہوئے چھوڑ دیا۔۔۔ ''ایک تو اسکا رہی اور رہا ہی نہیں درست ہو رہا پاگل انسان''

اس لمحے، کمرہ اس کے ارد گرد بند ہوتا ہوا دکھائی دیتا تھا، اسے ایک ایسی دنیا میں پھنسا رہا تھا جہاں اس کا ماضی اور اس کا حال ایک ہتھوڑے کی تمام باریکیوں سے ٹکرا گیا تھا۔

---

یہ کمرہ عیش و عشرت اور تطہیر کا ایک پناہ گاہ تھا، جہاں ہر عنصر کو خوش اسلوبی سے چنا گیا تھا تاکہ خوشحالی اور سکون کا ماحول بنایا جا سکے۔ چاندی کے رنگ کی دیواروں نے نفاست کا احساس پیدا کیا، ان کی عکاس سطحیں کمرے کی مجموعی کشادگی کو

بڑھا رہی ہیں۔ جیسے ہی چاند کی چمک سراسر پردوں کے ذریعے اندر آتی تھی، اس نے روشنی کے لطیف، ہمیشہ بدلتے ہوئے نمونوں کو ڈالتے ہوئے دیواروں کو توڑا تھا۔ چھت سے لٹکتے موتیوں کے جھرنے تھے، جن میں سے ہر ایک کا رنگ مختلف تھا—نارنجی، پیلا اور سبز۔ موتیوں کی یہ تاریں کمرے کو ایک باوقار لمس دیتی تھیں، روشنی کو پکڑتے ہی ان کے رنگ بدل جاتے تھے۔ یہ اثر سحر انگیزی سے کم نہیں تھا، جس سے کمرے کو ایک ایتھریئل اور پرفتن معیار ملتا تھا۔ اس پر تعیش جگہ کے مرکز میں ایک عظیم الشان ڈبل بیڈ کھڑا تھا۔ اس کا سیاہ لکڑی کا فریم چمکیلا اور جدید تھا، اور گدے پر آرام اور لطف کے وعدوں کے ساتھ اشارہ کیا گیا تھا۔ کرکرا سفید بستر اور تکیے بستر کو آراستہ کرتے تھے، جو کہ گہری لکڑی کے ساتھ خوبصورتی سے متضاد تھے۔ بیڈ کے ساتھ دو شاندار سائیڈ ٹیبل تھے۔ دائیں طرف ایک نازک پرندوں کا مجسمہ تھا، اس کی پیچیدہ تفصیلات کمرے کے اندر فطرت کے جوہر کو اپنی گرفت میں لے رہی تھیں۔ بائیں طرف، خوبصورت منحنی خطوط کے ساتھ ایک

www.novelsclubb.com

سہ رخی چراغ ایک نرم، محیطی روشنی پیدا کر رہا تھا، جو ایک گرم اور خوش آئند چمک کاسٹ کر رہا تھا۔ روشنی اور سائے کے باہمی تعامل نے کمرے کے سکون کے احساس میں اضافہ کیا۔ بیڈ کا ہیڈ بورڈ دیوار کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے مل رہا تھا، جو کمرے کے سوچے سمجھے ڈیزائن کا ثبوت تھا۔ ایک دیوار کے ساتھ، مختلف شکلوں میں آئینے کی ایک صف کمرے کی خوبصورتی کی عکاسی کرتی ہے، جس سے ایک دلکش بصری ڈسپلے پیدا ہوتا ہے۔ آئینے نے پہلے سے ہی متاثر کن کمرے میں وسعت اور گہرائی کو بڑھایا۔ اس شاندار ماحول میں، ہر تفصیل پر غور کیا گیا تھا تاکہ ایک ایسا ماحول فراہم کیا جا سکے جہاں کوئی دنیا سے فرار ہو کر عیش و عشرت کی گود میں جا سکے۔ کمرے میں سکون اور خوبصورتی کی ہوا چھلک رہی تھی، جس سے آرام اور خوشی کے احساس کی دعوت تھی۔ یہ سکون اور تطہیر کی ایک حقیقی پناہ گاہ تھی، جہاں گزارا ہر لمحہ ناقابل فراموش ہونے کا پابند تھا۔

www.novelsclubb.com

آمنہ، ایک پیار کرنے والی اور معصوم ماں، اپنے موبائل فون میں مگن تھی، اس کی توجہ اس کی ڈیجیٹل دنیا اور اس کے خاندان کی جسمانی موجودگی کے درمیان تقسیم تھی۔ اس نے نظر اٹھا کر دیکھا جب اس کے شوہر کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔ اس کے شوہر، ایمان کا سوتیلا باپ، اپنے پیروں کو بڑھا کر ہیڈ بورڈ کے ساتھ ٹیک لگائے تھا اس کی کرنسی سخت اور نازک تھی۔ اس نے عینک پہن رکھی تھی جو اس کی ناک کے پل پر لگی ہوئی تھی، اور اس کی آنکھیں پوری توجہ کے ساتھ اخبار کو اسکین کرتی تھیں۔ "آمنہ، تمہاری بیٹی حد سے نکل گئی ہے، اسے اس کا حساب دینا پڑے گا۔" اس نے کہا، اس کی آواز غصے سے بھری ہوئی تھی۔ آمنہ، ایک ماں، جو اپنی بیٹی اور شوہر کے جھگڑے میں پھنس گئی تھی، اسنے اپنے فون سے اپنی توجہ اپنے شوہر کی طرف مبذول کرائی، پریشان اور فکر مند۔ "اسکو آپ نے ہی مجبور کیا ہوگا" اس نے جواب دیا۔ اس کی آواز میں معصومیت اور پریشانی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے شوہر کا ردعمل آمنہ کی طرف نہیں بلکہ ایمان کی طرف تھا۔ اس نے احتیاط سے

www.novelsclubb.com

اخبار کو بیڈ پر رکھا اور اپنی عینک اتار کر کاغذ کے اوپر رکھ دی۔اس کا غصہ ابل پڑا جب اس نے اپنی مایوسی کا اظہار کیا،اس کی پیشانی کی لکیریں جھنجھلاہٹ کے ساتھ گہری ہوتی جارہی تھیں۔"اس نے میری بیٹی کو دھکیل دیا تھا،"اس نے زور دے کر کہا، اس کا لہجہ اس کی ناراضگی اور ناراضگی کو ظاہر کرتا ہے۔کمرے میں بے ساختہ رازوں کا وزن ہوا میں معلق تھا۔آمنہ،ایک غیر متزلزل عزم کی عورت،نے آخر کار اپنے شوہر کا سامنا کرنے کی ہمت طلب کی،ایک تاریک سچائی کے بارے میں جو ان کے خاندان کی تاریخ کی گہرائیوں میں طویل عرصے سے پھیلی ہوئی تھی۔آمنہ نے اسے طنز سے کہا،اس کے الفاظ درد اور عزم دونوں سے بھرے ہوئے تھے، "جس کو اس نے دھکا دیا وہ میری بیٹی بھی ہے اور دھکا دینے والی بھی میری بیٹی ہے۔"اسکے شوہر کا چہرہ غصے سے چھلک رہا تھا،"میں اسے مار ڈالوں گا۔"لیکن آمنہ،اسکو گہری نگاہوں سے دیکھتے ایک ٹھنڈے سکون کے ساتھ جواباً بولی،"تم نے پہلے ہی ایسا کر لیا ہے۔"،وہ جو گفتگو کا حصہ یعنی ایمان محض تیرہ سال کی تھی

www.novelsclubb.com

جب اس کی معصومیت چوری ہو گئی تھی، اور نشانات گہرے تھے۔ آمنہ اسے بولی تھی "تم نے اس تیرہ سال کی بچی پر جو ظلم ڈھایا،" آمنہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا، اس کی آواز غم سے بھری ہوئی تھی، "تم نے اس کے ساتھ جس غیر انسانی سلوک کا مظاہرہ کیا۔ وہ اسی لمحے اندر ہی دم توڑ گئی تھی جب تم نے اسے حیوانیت کا نشانہ بنایا تھا۔" ایمان نے اپنے ہنگامہ خیز بچپن کا بوجھ زندگی بھر ایک بھاری بوجھ کی طرح اٹھایا تھا۔ وہ چھوٹی عمر سے ہی مشکلات اور مصیبت کے سوا کچھ نہیں جانتی تھی۔ ایک ایسی دنیا میں پروان چڑھنا جہاں معصومیت چوری ہو گئی تھی اور اعتماد ٹوٹ گیا تھا، اس نے اسے ایک نوجوان عورت میں تبدیل کر دیا تھا جس کا دل ان لوگوں کے ظلم سے داغدار تھا جس پر اسے سب سے زیادہ بھروسہ کرنا چاہیے تھا۔ اس کا سفر ایک انتھک جنگ تھا، جو رکاوٹوں سے بھرا ہوا تھا جو مضبوط ترین روحوں کی روح کو بھی کچل دیتا تھا۔ جس لمحے سے وہ اس دنیا میں آئی تھی، وہ غداری کے پانیوں میں جانے پر مجبور ہو گئی تھی، اس کی معصومیت وقت سے پہلے چھن گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ماضی کے نشانات اس کے وجود کے تانے بانے میں گہرے دوڑ گئے تھے۔ ایمان نے وہ عذاب اور تکلیف برداشت کی تھی جس کا تجربہ کسی بچے کو نہیں کرنا چاہیے۔اس کے بچپن کے خوابوں کی جگہ ڈراؤنے خوابوں نے لے لی تھی،اور جو ہنسی اس کے دنوں میں بھرنی چاہیے تھی،اس کی جگہ خاموش آنسوؤں نے لے لی جو رات کے اندھیرے میں بارش کے قطروں کی طرح گرتے تھے۔لیکن ایمان زندہ بچ گئی تھی۔وہ اپنے درد بھرے ماضی کے مصداق سے ایک ایسی طاقت کے ساتھ ابھری تھی جو خوفناک اور دل دہلا دینے والی تھی۔ہر دن ایک جنگ تھی، ناقابل تصور مصیبت کے سامنے اس کی لچک کا ثبوت۔آخر کار اس کے ماضی کے بارے میں سچائی بلند آواز میں ہوا میں گونجیں اس کے سفر کا جذباتی وزن اس کے نازک کندھوں پر بہت زیادہ تھا،اس ناقابل تسخیر جذبے کی ایک واضح یاد دہانی جس نے اسے تاریک ترین وقتوں سے گزارا تھا۔

www.novelsclubb.com

آمنہ اور آصف محمود کے درمیان ایک بات چیت جوان کی زندگیوں کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گی۔ ہوا تناؤ کے ساتھ بھاری تھی کیونکہ انہوں نے ایسے الفاظ کا تبادلہ کیا جو کسی بھی بلیڈ سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ آصف محمود، ایک گھماؤ پھراؤ کے احساس کے ساتھ، ایک بے تکلف قہقہہ لگایا۔ "میرا نام آصف محمود ہے، اور وہ میرے ٹکڑوں پر پلتی تھی اس وقت میں جو چاہتا وہ کر سکتا تھا۔" آمنہ کا دل ڈوب گیا، لیکن اس کے اپنے راز افشا کرنے کے لیے تھے۔ "میں اس کی" اس نے کہا، اس کی آواز جرم سے کانپ رہی تھی۔ جیسے ہی آمنہ کی اپنی دھوکہ دہی کے بارے میں چونکا دینے والی حقیقت سامنے آئی، وہ ایک شریر ہنسی پر قابو نہیں رکھ سکی جو اس کی روح کے تاریک ترین دوروں سے نکلتی تھی۔ بظاہر مثبت کردار سے ایک بدتمیز ولن میں اس کی تبدیلی مکمل تھی۔ "لے لو آئی ڈانٹ کیئر" اس نے طنز کیا، اس کی آنکھیں اب ایک ظالمانہ اطمینان سے بھری ہوئی تھیں۔ اس نے جس گرمجوشی اور شفقت کا مظاہرہ کیا تھا اس نے برف کے دل کو راستہ دیا تھا۔ ایمان

کے ساتھ اس کی وفاداری ٹوٹ چکی تھی،اور اس لمحے میں،اس نے خود کو ایمان کی المناک کہانی میں مخالف کے طور پر ظاہر کیا۔

آصف اسے ستائشی انداز میں دیکھتے ہنسا"بہت تیز ہو تم"پھر انداز سوالیہ ہوا"تمہیں کیا لگتا ہے وہ تمہیں اپنا گردہ دے دے گی ٹرانسپلانٹ کے لئے"

آمنہ نے اسے خباثت سے مسکراتے دیکھا"پیار کی بھوکی ہے گلے لگاؤں گی تو خدا اپنا گردہ نکال کر مجھے دے گی"آصف نے گردن کو ہلکا سی حرکت دی"اب ایسا نہ ہو گا. بہت تیز ہو گئی ہے وہ"آمنہ کے چہرے پر سے مسکراہٹ تھمی"تب ہی تو بول رہی ہوں کہ جلدی کوئی انتظام کر لو"وہ اثبات میں سر کو جنبش دیتے بولا تھا جیسے اسکی پریشانی کو جھٹکنے کی کوشش کر رہا ہو"ڈانٹ واری ہو جائے گا"پھر وہ اسے تنبیہی نظروں سے دیکھتے بولا"مگر تم اپنی کوشش جاری رکھو"

آمنہ۔پراسراریت سے مس کرائی تھی۔۔۔

آمنہ اسکی سگی ماں تھی اور جتوئی سگا باپ آخر جنہوں نے اسے جنم دیا اس کو۔ دھتکار کیوں دیا۔۔ان تمام سوالوں کے جواب ایمان کے کل میں ہیں۔۔۔۔

---

سورج آسمان پر بلند ہوا، اپنی سنہری کرنیں پھیلی ہوئی جتوئی اسٹیٹ پر ڈال رہا تھا، ایک شاندار حویلی جو وقت کی کسوٹی کا مقابلہ کر چکی تھی۔ مہینے کی سردی کے کاٹنے کے باوجود، گھر کی شان و شوکت فخر سے کھڑی تھی، جو ننگے درختوں سے ڈھکی ہوئی تھی جو لگ رہا تھا کہ گرمی کے لیے پہنچ رہے ہیں۔ گھر کے سامنے ایک مضبوط درخت اونچا کھڑا تھا جس کی شاخیں اوپر کی منزل کی طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی، جو گرم دلائل کی آوازوں کو کر کر اہوا میں جانے دیتی تھی۔ یہ ایک کمرہ تھا جو خالدہ کا تھا، لیکن آج اس جگہ پر آمنہ نے قبضہ کر لیا تھا، اس کی پراگندہ صورت شراب اور پچھتاوے سے بھری ایک لمبی رات کی کہانی سنا رہی تھی۔ ان کی جوانی کے درمیان، جب ان کی محبت جل رہی تھی اور ان کے زخم تازہ

تھے، جتوئی کی آواز مایوسی سے بھری ہوئی فضا میں چھید تھی۔"میں تم سے کبھی اولاد نہیں چاہتا تھا،"اس نے تھوک دیا،اس کے الفاظ برسوں کی مایوسی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔"اگر میں اس رات میں نشے کے آلما میں نہ ہوتا تو ایسا کچھ بھی نہ ہوتا۔"جتوئی حویلی کی چار دیواری کے اندر،راز اور کشمکش دولت کے سرہانے کے نیچے ابل رہی تھی۔گھر،اگرچہ خوبصورتی کے ساتھ بوڑھا ہو رہا تھا،لیکن اس نے اپنے مقدس ہالوں کے اندر ماضی کی خوشیوں اور غموں کی بازگشت کو محفوظ رکھتے ہوئے،اپنی رونق کو برقرار رکھا آمنہ بھی چلائی تھی ''میں تو اسکو گود میں ہی مروا دیتی تمہاری ماں تھی جسنے مجھے روکا۔خدا تو بڑھیا مر گئی اسکو میری زندگی میں لٹکا کر چل دی''وہ گھورتے جتوئی کو انگلی دیکھاتے بولی تھی ''مگر تم یہ مت سوچنا کہ میں تمہارے ساتھ ایک لمحہ بھی رہوں گی''وہ اس لفظ چبھاتے حکارت سے بولی ''تمہاری بیٹی''

وہ ہنسا ایک تلخ ہنسی ''وہ میری بیٹی نہیں ہے میرا بس ایک بیٹا ہے میکائیل بہت جلد خالدہ سے شادی کرلوں۔ گا اور وہ میرا لیگل بچہ ہو گا''

ایمان، ایک جوان لڑکی جس کا دل ایک نازک پھول کی طرح نرم تھا، تنہائی کے وزن کو اچھی طرح جانتی تھی۔ اس کے گھر کے احاطے میں خاموشی اس سے کہیں زیادہ گونج رہی تھی جو کبھی بھی بولے گئے الفاظ میں نہیں ہو سکتی تھی۔ محبت، ایک دور اور پراسرار جذبہ، ایک عیش و آرام کی طرح لگ رہا تھا جس سے اسے انکار کیا گیا تھا۔ خاموش راہداریوں اور خالی کمروں میں، ایمان اپنے سینے میں درد کے ساتھ دنیا میں گھوم رہی تھی۔ یہ ایک ایسی خاموشی تھی جس نے سچائی کو سرگوشی کی تھی— کہ کوئی بھی اسے قبول نہیں کرنا چاہتا تھا، یہاں تک کہ اس کے والدین بھی نہیں، گویا وہ ایک تکلیف دہ راز ہے جسے انہوں نے دفن کرنے کے لیے چنا تھا۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں اسے پالا جانا چاہیے تھا، ایمان نے خود کو بے بس پایا، ایک ایسی لڑکی جو پیار کی گرمجوشی کے لیے تڑپ رہی تھی جو کہ پہنچ سے باہر تھی۔ دھوکہ دہی،

www.novelsclubb.com

ٹھنڈے کندھوں،اور بے ساختہ ردنے اس کے دل کو زخمی کر دیا،بے شمار مایوسیوں کے زخموں کو برداشت کیا۔ایمان کا وجود گھر میں سایہ کی طرح محسوس ہوا،اس کی موجودگی کسی کا دھیان نہیں،اس کی ہنسی نہ سنی گئی،اور اس کا دل ایک ایسی محبت کے لیے تڑپ رہا ہے جو ہمیشہ کے لیے کھوکھلا لگتا تھا۔

آمنہ جتوئی کی چہلی کرتے بولی ''نائیس جب ہی تم نے ساٹھ فیصد شیئرز اسکے نام کیئے ہیں کیونکہ۔ تمہیں اسکے علاوہ کوئی لیگل کینڈیڈیٹ نہیں مل رہا تھا''

اسنے نظریں چرائیں پھر سختی سے جبڑہ بھینچ لیا''سب ماں نے کروایا ہے اسکے نام ساٹھ فیصد شیئرز کر دیئے اور میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا''اسنے زمین پر کراختگی سے پیر پٹخا

ہاں ایمان نے موئیز سے جھوٹ بولا تھا کہ اسکے نام چالس فیصد شیئرز ہیں وہ اپنے بارے میں کسی کو کچھ بھی سچ نہیں بتاتی تھی۔۔۔

زندگی کی پیچیدہ پوت میں، وہ لوگ موجود تھے جنہیں وسیع تر حقارت کے باوجود، تقدیر نے محفوظ کرنے کا انتخاب کیا۔ ایمان کی دادی بھی ایسی ہی ایک معمہ تھیں۔ ان کے پاس ایک غیر معمولی دور اندیشی تھی، آگے آنے والی آزمائشوں کو جھلکنے کی صلاحیت۔ یہی وجدان تھا جس نے انکو ایک فیصلے پر پہنچایا، ایک ایسا اشارہ جو ایمان کی تقدیر کو بدل دے گا۔ وقت کی سرگوشیوں کے درمیان، ایمان کی دادی نے ایک انتخاب کیا—اپنی کمپنی کے شیئرز ایمان کو سونپنے کا انتخاب۔ یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس کی بڑی اہمیت تھی۔ اس کے باوجود، افسوس، قسمت نے اپنا ہاتھ کھیلا اس سے پہلے کہ وہ اس کے نتائج کو دیکھ سکے سکتیں وہ ایمان کو اپنی وراثت کا بوجھ اٹھانے کے لیے تنہا چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئیں۔ مگر ایمان کو۔ اپنی دادی کو دعا دینی چاہئیے اور انکا۔ شکر ادا کرنا چاہیے کہ آج جنکی وجہ سے وہ جتوئی کی آنکھ میں آنکھ ملا کر اسے بات کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

خاندانی اتحاد اور کاروباری شراکت داری کے پیچیدہ جال میں، آمنہ اور جتوئی کا ملاپ ایک ایسی شادی تھی جو محبت سے نہیں بلکہ ضرورت سے پیدا ہوئی تھی۔ ان کی باہمی ناپسندیدگی سطح کے نیچے ابلتی ہے، ان کے دلوں کی خواہشات کی مستقل یاد دہانی کہیں اور ہے۔ یہ ایک یونین تھی جو دونوں نے اپنے باپوں کے درمیان کاروباری مفاد کے لئے کیا جو کچھ وقت کا تھا۔۔۔ جیسا کہ آمنہ خفیہ طور پر آصف کی محبت کے لیے تڑپ رہی تھی اور جتوئی خالدہ کی۔۔ ان کی شادی نے جذبات کی ایک غیر مستحکم آمیزش کو چھپا دیا۔ وہ منحوس رات، اس نشے کی وجہ سے جو اکثر ان کی بے اطمینانی کی لکیروں کو دھندلا کر دیتی تھی، آمنہ کا مستقبل جتوئی کے نسب سے جڑا ہوا تھا۔ اس بدقسمت رات کے نشان کو مٹانے کے لیے بے چین آمنہ نے اپنا حمل ختم کرنے کا سوچا، ایسا فیصلہ جس سے ایمان کا وجود ختم ہو جائے گا۔ تاہم، یہ ایمان کی دادی تھیں جو ہمدردی اور تحفظ کی آواز بن کر کھڑی تھیں۔ انہوں نے اس خیال کی شدید مخالفت کی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ایمان کو دنیا میں

www.novelsclubb.com

زندگی کا سانس لینے کا موقع دیا جائے گا۔ایمان کی دادی نے،اپنے وقت کے قریب آنے کو محسوس کرتے ہوئے،ایک سنجیدہ انتخاب کیا۔انہوں نے اپنی جائیداد ایمان کے نام کر دی،جو اپنی پوتی کے لیے دادی کی لازوال محبت کا ثبوت ہے۔اپنے آخری عمل میں،انہوں نے ایمان کو رازوں اور فریبوں کے الجھے ہوئے جال سے بچانے کی کوشش کی جس نے اس کے خاندان کی تاریخ کو ڈھانپ دیا تھا۔یہ ایک حادثہ تھا،تقدیر کا ایک غیر متوقع موڑ،جس نے آخر کار ان چھپی ہوئی سچائیوں سے پردہ اٹھایا جو ان کی زندگیوں کو طویل عرصے سے پریشان کر رہے تھے،ان کی آپس میں جڑی ہوئی تقدیریں بے نقاب ہو گئیں اور ان کی خاندانی میراث ہمیشہ کے لیے بدل گئی یہ ہی وجہ ہے اسلام جبری شادی کی تردید کرتا ہے اور اس شادی کو۔حرام کر۔دیا گیا ہے۔

—جبری شادیوں کا رد۔اسلام میں،دونوں فریقوں کی رضامندی کو ایک درست اور اخلاقی طور پر درست شادی کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔جبری شادیاں اس

www.novelsclubb.com

بنیادی اصول کے خلاف ہوتی ہیں، کیونکہ یہ اکثر ازدواجی تعلقات میں ناخوشی، اختلاف اور ہم آہنگی کی کمی کا باعث بنتی ہیں۔ قرآن، سورہ نساء (4:19) میں، شادی میں باہمی رضامندی اور مہربانی کی اہمیت پر زور دیتا ہے: "اے ایمان والو تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم عورتوں کو زبردستی وراثت میں رکھو۔ اور جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لینے کے لیے ان کے لیے دشواری نہ کرو جب تک کہ وہ صریح بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی چیز ناگوار ہو اور اللہ اس میں بہت زیادہ بھلائی کر دے۔ مزید برآں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث نکاح میں رضامندی حاصل کرنے کے خیال کو مزید تقویت دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جا سکتی ہے: اس کا مال، اس کا نسب، اس کی خوبصورتی اور اس کا مذہب۔ دیندار کو چن لو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں [یعنی تمہیں فلاح نصیب ہو]۔" (بخاری و مسلم) قرآن و

www.novelsclubb.com

حدیث کی یہ تعلیمات زبردستی یا زبردستی اتحاد کے بجائے رضامندی اور شادی میں داخل ہونے کی حقیقی خواہش کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔۔جبری شادی اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے۔

---

جیسے ہی آمنہ اور جتوئی کے درمیان لڑائی شروع ہوئی،ایک خاموش مبصر نے ان کی ہنگامہ خیز جھڑپ کا مشاہدہ کیا—ایمان نام کی ایک نازک چار سالہ بچی۔ دروازے کے پیچھے چھپ کر وہ سائے سے لپٹی ہوئی تھی،اس کی معصوم آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں،اس کا چھوٹا سا دل اپنے والدین کی مسلسل کشمکش کے بوجھ سے بھاری تھا۔ایمان نے اپنے پریشان حال وجود کے غیر واضح نشانات اٹھائے تھے۔سیاہ حلقے اس کی تھکی ہوئی آنکھوں سے چمٹے ہوئے تھے،جوان کے دلائل کی بازگشت سے ستائی ہوئی نیند کی راتوں کا ثبوت ہے۔اس کا ایک بار گلابی رنگ ہلکا پیلا ہو گئی تھی اس غذائیت کی عکاسی جو اس نے برداشت کی ہوئی جذباتی غفلت کے ساتھ تھی۔وہ وہیں کھڑی تھی،ایک کمزور سی شخصیت،اس کا فریم پتلا

www.novelsclubb.com

اور نازک،اس کے چھوٹے چھوٹے دانت ایک ہچکچاہٹ والی مسکراہٹ سے جھانک رہے تھے جو شاذ و نادر ہی اس کے ہونٹوں کو پکڑتی تھی۔اس کے بال، چھوٹے کٹے ہوئے،اس کی سخت بے حسی کا ثبوت تھے۔اس کی بد قسمتی اس کی دادی کے کھو جانے سے، جو بہت جلد اس دنیا سے چلی گئی تھیں۔ایمان،اپنے والدین کے لیے،ایک سوچی سمجھی،ایک تکلیف تھی جسے وہ نظر انداز کرنا چاہتے تھے۔ان کی نظروں میں، وہ ایک گری ہوئی چھڑی کی طرح تھی، جسے نظر انداز اور نظر انداز کیا جائے۔آمنہ اور جتوئی میں سے کسی نے بھی وہ ذمہ داری قبول نہیں کی جو ولدیت کے ساتھ آنی چاہیے تھی،ایمان کو بچپن کے غدار پانیوں پر اکیلے جانے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خوفناک دروازے کے پیچھے، جہاں پر پرچھائیوں نے اپنی کشمکش کی ہولناکیوں کو چھپا رکھا تھا،آمنہ کی غصہ بھری نظریں ایمان کی معصوم نگاہوں سے جا ملیں۔ان کے گرما گرم تبادلے کے شور نے ننھی چار سالہ بچی کی توجہ مبذول کر لی تھی۔

خوف نے اس کے چھوٹے سے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جب وہ قریب آنے والے طوفان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ گھبراہٹ میں، ایمان نے ہچکچاتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹایا، پکنے والے طوفان سے بچنے کے لیے بے چین تھی۔ لیکن آمنہ، غصے اور مایوسی کی وجہ سے، تیزی سے آگے بڑھی۔ تقدیر کے ایک ظالمانہ موڑ میں، اس نے ایمان کو اس کے نازک لباس سے پکڑا، اس کی پیٹھ اپنی طرف موڑ دی۔ اُس کی انگلیوں کی گرفت ایک برائی کی طرح محسوس ہوئی، اور ایک مختصر، اذیت ناک لمحے کے لیے، ایمان کو یقین تھا کہ وہ اپنے انجام کا سامنا کر رہی ہے۔ ایمان کی آنکھیں، خوف سے پھیلی ہوئی، چاروں طرف بھاگی، نجات کی تلاش میں۔ اس نے آمنہ کی گرفت سے بچنے کی کوشش کی، لیکن اس کی زبردست طاقت کے سامنے اس کی کوششیں بے سود تھیں۔ بے بس اور کمزور، وہ کانپتی ہوئی اس کے پاس کھڑی تھی۔ "تم کیا سن رہی ہو؟" آمنہ کی آواز اگرچہ سخت تھی لیکن اس نے جواب مانگتے ہوئے تجسس کی جھلک دیکھی۔ جب اس نے

www.novelsclubb.com

اسے اوپر دیکھنے پر مجبور کیا تو ایمان کے گال آنسوؤں سے لتھڑے ہوئے تھے، جیسے نازک لاٹھی اس کے دکھ کا بوجھ اٹھانے کے لیے جدوجہد کر رہی ہو۔اذیت سے گھٹی ہوئی آواز میں،اس نے سرگوشی کی،"میں نے کچھ نہیں سنا،"اس کے الفاظ سسکیوں کے ساتھ بند ہو گئے۔اس کے بعد جو تھپڑ لگ رہا تھا وہ محدود جگہ میں گونج رہا تھا،ایمان کے چہرے کو سرخی مائل رنگت سے پینٹ کر رہا تھا۔آمنہ نے اپنی جارحیت کی حد کو بھانپتے ہوئے اپنی ضربیں روک دیں لیکن اس کے تنبیہہ الفاظ میں ہزار دکھوں کا وزن تھا۔"آئیندہ ایسی حرکت مت کرنا جان لے لوں گی تمہاری"اس نے ہڑبڑا کر کہا،ایک ظالمانہ حکم جو کہ گھٹن زدہ ہوا میں بہت زیادہ لٹکا ہوا تھا،معصومیت کا ثبوت بکھر گیا اور ایمان کی نازک روح پر داغ لگ گئے

اس چار سالہ معصوم بچی کی گلے کی گلٹی چند ثانیئے ابھری رہی جو خوف سے منجمد تھی ہچکیوں سے انسوؤں کے گچھے ہلک سے باہر نکل رہے تھے۔۔کچھ دیر بعد گلٹی معدوم ہوئی۔۔وہ ایمان کو۔ھاتھ کے ہشارے سے جانے کا۔حکم صادر کرتے

بولی مگر سختی سے ”دفاع ہو جاؤ یہاں سے جب تمہاری صورت دیکھتی ہوں تمہارا باپ مجھے یاد آجاتا ہے“

اسنے پیچھے موجود جتوئی کو۔دیکھا تھا جواب پر سکون تھا کھڑکی کے سامنے موجود صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا اور موبائل استعمال۔کر رہا تھا اس کو اس سب سے کچھ لینا دینا نہیں تھا۔

اسلامی تعلیمات میں جبری شادیاں رضامندی اور پسند کے اصولوں کے بالکل متصادم ہیں۔اسلام شادی کے مقدس اتحاد میں میاں بیوی دونوں کی رضامندی پر بہت زور دیتا ہے۔جب میاں بیوی اپنی مرضی سے ایک دوسرے سے شادی نہیں کرتے تو یہ ہنگامے اور تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ایسے معاملات میں جہاں جوڑے ایک ساتھ نہ رہنے کا انتخاب کرتے ہیں،ان کے بچوں کی ذمہ داری مختلف ہوتی ہے۔کچھ والدین،چاہے وہ الگ ہو جائیں،اپنی اولاد کی دیکھ بھال کرنے کا پختہ فرض ادا کرتے ہیں،انہیں پیار اور مدد فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔پھر بھی،

زندگی کی تلخ حقیقت میں، کچھ بچے پیچھے رہ جاتے ہیں، ان کی زندگیوں میں اس محبت اور استحکام کی کمی ہوتی ہے جس کا ہر بچہ مستحق ہے۔ یہ بچے ایمان کی طرح ایک ٹوٹے ہوئے خاندان کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ والدین ہونے کے باوجود، ان کی زندگی پر سکون اور آرام دہ نہیں ہوتی۔ وہ ایک ایسی دنیا میں گھومتے ہیں جہاں ایک خاندان کے گلے ملنے کی گرمجوشی ان سے دور رہتی ہے، اور وہ اکثر اپنے والدین کی موجودگی میں یتیموں کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ ایمان، ایک دلخراش مثال، ان بدقسمت بچوں کی دل دہلا دینے والی قسمت کو مجسم کرتی ہے۔ والدین ہونے کے باوجود، وہ غفلت اور لاتعلقی کا شکار زندگی گزار رہی ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے محبت اور دیکھ بھال کی عدم موجودگی جن کو یہ فراہم کرنا چاہئے اس کے گہرے نشانات چھوڑ دیتے ہیں، جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ جبری شادیوں کی عدم موجودگی نہ صرف ناپسندیدہ اتحاد کو روکنے کے بارے میں ہے بلکہ ہنگامہ آرائی میں پھنسے

www.novelsclubb.com

ہوئے معصوم بچوں کی خوشحالی اور خوشی کی حفاظت کے بارے میں بھی ہے۔ان کے والدین کی پسند کے دھارے۔۔

ایمان کے چھوٹے چھوٹے پاؤں پالش شدہ لکڑی کے فرش پر تھپتھپاتے وہ جلدی سے اپنے کمرے میں داخل ہوئی،اس کے آنسوؤں کی باقیات سے اس کے آنسو آلود گال چمک رہے تھے۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں،اس کی سسکیاں دل کو دہلا دینے والی ہچکیوں سے گونج رہی تھیں۔وہ جس کمرے میں داخل ہوئی وہ خوابوں کا ایک پناہ گاہ تھا،جو ایک متحرک باربی تھیم سے مزین تھا۔گلابی دیواریں، اس کی پسندیدہ گڑیا کے پوسٹروں سے مزین،ایک ایسی پناہ گاہ کو گھیرے ہوئے ہیں جو ہنسی اور خوشی سے بھری ہوئی تھی۔جو شائید اسکی دادی نے اسکے لئے کیا ہو۔۔۔لیکن آج یہ خوشی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ایمان نے اپنے آپ کو اس کے

پھولے ہوئے پلنگ پر جھکایا،اس کا چھوٹا سا جسم اس کے رونے کی طاقت سے کانپ رہا تھا۔اس کی مدھم آواز،دکھ سے گھٹی ہوئی،ہوا میں چھید،توجہ کے لیے ایک پکار جو بہرے کانوں پر پڑتی تھی۔ سسکیوں کے درمیان،ایمان کی معصوم آواز تڑپ سے کانپ رہی تھی،اس کے الفاظ اس محبت کے لیے ایک کچی تڑپ سے گونج رہے تھے جس کی وہ شدت سے خواہش کرتی تھی۔"وہ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتے؟"اس نے سرگوشی کی،اس کی ننھی انگلیاں اس کے تکیے کے تانے بانے سے چپکی ہوئی تھیں،جیسے اس کے گلے لگ کر سکون تلاش کر رہی ہوں۔"میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ وہ مجھے توجہ دیں مجھے پیار کریں"اس نے بات جاری رکھی، اس کی آواز اس کے کمرے کی زبردست خاموشی کے درمیان ایک نازک سرگوشی تھی۔اس کے دل کے درد کے درمیان،وہ کمرہ جو بچپن کے عجوبے سے بھرا ہوا ہونا چاہیے تھا،اب ایک چھوٹی سی لڑکی کے گہرے دکھ کی گواہی دے رہا

www.novelsclubb.com

ہے جو خود کو کھوئی ہوئی اور تنہا محسوس کرتی ہے، اس کے والدین کی محبت کے خواب بے حسی کے انتھک طوفان سے بکھر گئے۔

---

ایمان کا بچپن دکھوں کے سائے میں چھایا ہوا تھا اور جوانی میں قدم رکھتے ہی اس کے ماضی کا وزن اس کے حال پر چھا گیا تھا۔ ہلچل مچانے والے شہر کے مضافات میں آصف محمود کی شاندار حویلی اس دنیا کے بالکل برعکس تھی۔۔۔۔ شاندار گھر میں داخل ہوتے ہی ایک شان و شوکت نے اسے گھیر لیا۔ کشادہ ہال سامنے پھیلا ہوا تھا، اس کی وسعت تقریباً غیر حقیقی لگ رہی تھی۔ خاموشی جس نے ہال کو لپیٹ میں لے لیا تھا، صرف باہر کی زندگی کے دھندلے سرگوشیوں کے ذریعہ وقفہ کیا گیا تھا، جو ان آرائشی دیواروں کے باہر موجود دنیا کی ایک واضح یاد دہانی تھی۔ ہال کے اندر کی نیم تاریکی نے ارد گرد پراسرار کی فضا بخشی تھی۔ خاموش روشنی کے شہتیر بھاری پردوں کے ذریعے فلٹر کیے گئے، پالش ماربل کے فرش پر نرم، ایتھریئل

پیٹرن کاسٹ کر رہے ہیں۔ ہوا تاریخ کے احساس کے ساتھ بھاری تھی، فرنیچر کا ہر ٹکڑا، ہر ایک آرائشی سجاوٹ، ماضی کی کہانیوں کی گواہی دے رہی تھی۔

رات کی جابرانہ خاموشی میں، ایک آواز کانپ رہی تھی، جو اپنے ساتھ ایک ہڈیوں کو ٹھنڈا کرنے والا خوف لے کر روح پر پنجے گاڑ رہی تھی۔ یہ ایک آواز تھی جو طاقت سے لبریز تھی، پسینے میں بھیگی ہوئی تھی، اور دہشت کی بے ساختہ چمک سے لرز رہی تھی۔ مایوسی اس کے ہر لفظ سے چمٹی ہوئی تھی، زندگی کی لکیر کی طرح کھائی میں لٹک رہی تھی، جیسے وہ مدد کے لیے، رحم کے لیے، زندگی کے سادہ تحفے کے لیے پکار رہی تھی۔ پھر بھی، اندھیرے کے گھنے کفن میں، آواز کو سننے والے کانوں میں سکون نہیں ملا۔ کمرہ اس کی اذیت کی گواہی دے رہا تھا، جس میں صرف رہنے والا ٹھنڈا، بے احساس صوفہ تھا جس پر وہ آرام کر رہا تھا۔ ایمان، اس غم زدہ چیخ کا ذریعہ، فرنیچر پر پھیلی ہوئی تھی، اس کا چہرہ تکیوں میں دب گیا تھا جیسے کسی بدمعاش قوت سے پناہ مانگ رہی ہو جو بے تحاشہ عزم کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اس کا لباس، جو کبھی سادگی کی علامت تھا، اب ایک مختلف کہانی بیان کر رہا ہے۔جو چاک۔ تھا یہ تشدد کے غیر واضح ثبوتوں سے داغدار تھا۔اس کے زخمی ٹخنوں سے خون بہہ رہا تھا، مایوسی کے عجیب رقص میں کپڑے کے ساتھ گھل مل رہا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے اس نے جو ظلم سہا تھا اس کا خود کمرہ گواہی دے رہا تھا۔اس دل دہلا دینے والی خاموشی میں، ایمان کی اپنی زندگی کے لیے رونے کی آوازیں گونج اٹھیں، ہر دل دہلا دینے والی چیخ رات کی خاموشی میں سے کٹ رہی تھی۔ مدد کے لیے اس کی التجائیں ہوا میں لٹکی ہوئی تھیں، لیکن ایسا لگتا تھا کہ وہ بے ہودگی میں تحلیل ہو گئی ہیں، صرف اس کے ارد گرد کی ظالمانہ بے حسی کی وجہ سے۔ کمرہ، جو کبھی پناہ گاہ ہوا کرتا تھا، اب ایک بد تمیزی کی موجودگی کا حامل تھا، جہاں ایک نوجوان روح کی بقا کے لیے بے چین جدوجہد ایک خوفناک جھانکی میں سامنے آئی۔ یہ ایک ایسا منظر تھا جس نے ریڑھ کی ہڈی میں لرزہ طاری کر دیا تھا، جہاں زندگی اور موت کے درمیان کی پتلی لکیر دھندلی تھی، اور جہاں اندھیرے نے ایسے راز چھپا

www.novelsclubb.com

رکھے تھے جو سمجھنے کے لیے بہت ٹھنڈے تھے۔اسکے سامنے آصف کھڑا تھا،اس کی قمیض کے بٹن اتفاقاً اُلٹے ہوئے تھے،جو اس کے اگواڑے کے نیچے چھائے ہوئے اندھیرے کی ایک جھلک کو ظاہر کر رہے تھے۔اس کی آنکھیں،سرد اور حساب کتاب،ایک بے چین بدنیتی کے ساتھ ایمان میں ڈوب گئیں۔ایک شریر، شکاری مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر منحنی،اس کی ہنسی کی خوفناک سمفنی کا ایک خوفناک ساتھی جو ہوا میں بدشگونی سے گونج رہی تھی۔کالی قمیض اور میچنگ پینٹ میں ملبوس آصف کمرے میں ایک سایہ کی طرح دکھائی دے رہا تھا،مایوسی کے پس منظر میں ایک خوفناک موجودگی۔اس کی ہنسی،شرارتی اور ظالمانہ،خلا کو بھر گئی، دیواروں سے گونج رہی تھی،جیسے ایمان کی ویرانی کے جوہر کو طعنہ دے رہی ہو۔ ایمان،اس کی نازک شکل کانپ رہی تھی،اس کے آنسوؤں کے طوفان میں لپٹی کھڑی تھی۔اس کے چہرے پر چھائی ہوئی پریشانی ہر دل دہلا دینے والے لمحے کے ساتھ گہری ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔اور اس کے رونے کے درمیان،آصف کی

www.novelsclubb.com

ہنسی ایک تیز دھاری کی طرح ہوا کو کاٹتے ہوا میں پھیل گئی، جو اسے اس کے عذاب میں پائی جانے والی ظالمانہ لذت کی یاد دلاتی ہے۔اس پر تعیش جھانکی میں، ماحول ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ بھاری ہوتا چلا گیا، کیونکہ اذیت دینے والے اور اذیت سہنے والے کے درمیان ناگوار تعامل کھل گیا، جس نے ایمان کو بے بس خوف کی حالت میں چھوڑ دیا، تاریکی اور ظلم کے سرد جال میں پھنس گیا۔

وہ نشے میں تھا وہ صوفے پر چڑھتا اس پر جھکا ہوا تھا

ایمان آنکھیں مینچے منہ نیچے کی ہوئی تھی وہ ہانپ رہی تھی وہ پسینے میں شرابور تھی آصف نشے میں تھا وہ اسے وحشی مسکراہٹ کے ساتھ بولا ''مجھ سے کہیں بھاگ کر نہیں جاسکتی تم کہیں بھی نہیں'' وہ اسے خبیث پر اسراریت سے ڈراتے بولا

---

وہ اسے اپنی عزت کی بھیگ مانگتے بولی ''مجھے جانے دیں'' وہ نیچے جھکا۔اور ایمان کو اسکے بالوں سے دبوچا کہ وہ زوردار چلائی آصف نے اسکے منہ پر چماٹوں کی برسات کی کہ ایمان کا ہونٹ پھٹ گیا جس میں سے خون پھوٹنے لگا آصف نے اسکے منہ پر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ھاتھ رکھ دیا وہ اسکی جکڑ میں سٹپٹا رہی تھی وہ نشے کی حالت میں وحشی درندہ بن گیا تھا آصف نے اسکو اپنی گود میں اٹھایا وہ اسکی جکڑ میں کسی پانی کے بغیر مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی وہ اسکی جکڑ سے خد کو آزاد کروانے کی سئ کر رہی تھی مگر سب بے سود تھا وہ اسکی سخت گرفت میں تھی وہ پیچھے ہوا ایمان کو اپنی جھولی میں اٹھائے وہ اسے زینے چڑھتے اوپر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

---

---

دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ کھلا، اس نازک خاموشی کو توڑتا ہوا جس نے کمرے کو لپیٹ لیا تھا۔ ایمان، حفاظت سے پکڑی گئی، اسکی گود میں سٹپٹا رہی تھی خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں، اس کی آواز مایوسی کے سسکیوں میں گھٹ گئی۔ کمرے کی سخت روشنی کی تیز روشنی میں آصف کا چہرہ خباثت کے ایک مکروہ نقاب میں تبدیل ہو گیا۔ تیز رفتار حرکتوں کے ساتھ، اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند

کر لیا،اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ابھرنے والے ڈراؤنے خواب سے کوئی بچ نہیں پائے گا۔ مدد کے لیے ایمان کی التجائیں مزید بے چین ہو گئیں،اس کی آواز میں خوف کی کانپتی ہوئی سمفنی تھی جس نے کمرے کو بھر دیا تھا۔ لیکن آصف، جو رحم سے عاری تھا،نے باز آنے کے کوئی آثار نہیں دکھائے۔بے دلی کے ساتھ، اس نے اسے بستر پر پھینک دیا،اس کا چھوٹا سا فریم ایک جھنجھلاہٹ کے ساتھ اترا۔ اسنے اپنی شرٹ اتار کر دوسری طرف پھینکی

وہ خوف سے اسکو دیکھ رہی تھی "اللہ کے واسطے جانے دو"

کمرے میں تناؤ واضح تھا،خوف کا ایک گھنا بادل جس سے لگتا تھا کہ ہوا کا دم گھٹ رہا ہے۔ایمان، کمزور اور پھنسے ہوئے، صرف دہشت کے عالم میں دیکھ سکتی تھی جب اس کے سامنے خوفناک واقعات سامنے آئے۔اس مشکوک جھانکی میں،اندھیرا بند ہو گیا۔

آصف کی مسکراہٹ ایک ظالمانہ مسکراہٹ میں مڑ گئی، جو خود انسانیت کا مذاق ہے۔اس کا ٹھنڈا اور بے دل قہقہہ، بد تمیزی کی ایک خوفناک سمفنی کی طرح کمرے میں گونج رہا تھا۔ایک تکبر کے ساتھ جس کی کوئی حد نہیں تھی، وہ بولا، اس کے الفاظ زہر سے ٹپک رہے تھے۔"کون اللہ؟"اس نے طنز کیا، اس کی آواز میں تعظیم کا مڑا ہوا پیروڈی تھا۔"میرے پاس دولت ہے، پیسہ ہے، سب کچھ ہے۔ کوئی مجھ سے کچھ نہیں چرا سکتا، اللہ بھی نہیں۔"اس سرد لمحے میں، ہوا اس کے تکبر کے وزن سے بھاری ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔آصف کی گمراہ شدہ خود اعتمادی نے اسے تاریکی کی ایک شخصیت کے طور پر پینٹ کیا، غیر چیک شدہ لالچ اور حبس کا ظالمانہ مجسمہ۔اس کے الفاظ، ایک ظالمانہ اعتماد کے ساتھ کہے گئے، کمرے میں بد شگونی سے گونج رہے تھے، اور ایک سرد ماحول چھوڑ دیا تھا جو انسانیت اور ایمان کے جوہر کی خلاف ورزی کرتا تھا

www.novelsclubb.com

ایمان کی لمبے گھنے بالوں کی چٹیا اگے تھی آصف اسکے جانب بڑھ رہا تھا اسنے آصف کو دھکا دیا اور پیچھے پھینکا اور وہ دروازے کی جانب بھاگی۔۔

آصف نے کراہتگی سے دانت کچکچائے تھے

وہ پیچھے مڑا اور اسنے ایمان کی چٹیا سے پکڑا اور اسے اپنی جانب کھینچا۔۔وہ کراہی تھی آصف کے کھنچاؤ کے ساتھ وہ اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی آصف اسے اسکی چٹیا سے پکڑے بیڈ کی جانب لے کر گیا اور اسے بیڈ پر گرایا۔۔اور زانوں کے بل بیڈ پر چڑھا۔۔اور آہستہ آہستہ وہ اس پر جھکا تھا۔۔

یہ وہ وقت تھا جب ایمان سے وہ سب کچھ چھین لیا گیا تھا جسے وہ عزیز رکھتی تھی، ایک ظالمانہ لمحہ جس میں اس نے نہ صرف اپنی حثیت بلکہ اپنی عزت بھی کھو دی۔ زندگی، جو کبھی وعدوں سے بھری ہوئی لگتی تھی، اب ایک دھاگے سے لٹکی ہوئی تھی، اپنی سابقہ متحرکیت کا محض ایک فیصد رہ گئی ہے۔اپنی مایوسی کی گہرائیوں میں، ایمان نقصان کے احساس سے دوچار ہوئی جو مواد سے بالاتر تھی۔ غم جو اس

کے دل پر بوجھل تھا، ایک بہت بڑا بوجھ تھا، ایک لا متناہی طوفان جس نے اسے شکستہ اور ٹوٹ کر چھوڑ دیا۔ جس دنیا کو وہ جانتی تھی وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی، اور اس کی زندہ رہنے کی خواہش، لچک کی آخری سلیور، فراموشی کے دہانے پر چھا گئی۔ یہ وہ وقت تھا جب ہر سانس ایک جدوجہد کی طرح محسوس ہوتی تھی، جب دنیا نے اس سے منہ موڑ لیا تھا اور اسے اپنے وجود کے غدار پانیوں پر اکیلا چھوڑ دیا تھا۔ اتنے گہرے نقصان کے عالم میں، ایمان کا مایوسی کے اتھاہ گڑھے میں سے سفر زندگی کی نزاکت اور پائیدار انسانی جذبے کی ایک پُرجوش یاد دہانی تھی جو اندھیرے کے گھنٹہ میں بھی امید سے چمٹی رہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

. وہ پہلے ہی کڑھی دھوپ کی مسافر تھی۔۔ مگر جنکے والدین اپنی اولادوں کو گری ہوئی فالتو شہ کی طرح سمجھتے ہیں اکثر لوگ اس کا فائیدہ اٹھاتے ہیں ایمان بھی اس سب سے دوچار تھی وہ توٹ چکی تھی مر۔چکی تھی اسکا جسم بظاہر زندہ تھا مگر روح وہ تو مر چکی تھی وہ سانس لیتی ایک بے جان چیز تھی۔۔

••••••••

ایمان نے خود کو بیڈ کے نیچے پایا اس کے بازو اپنے گھٹنوں کے گرد مضبوطی سے لپٹے ہوئے تھے، اپنے آپ کو گھیرے ہوئے ہولناکیوں سے بچانے کی ناکام کوشش میں۔ اس کے ایک زمانے میں بہتے ہوئے بال اب بے ترتیبی میں پڑے ہوئے ہیں، جو اس ہنگامہ خیزی کا ثبوت ہے جو اس نے برداشت کی تھی۔ وہ وہیں بیٹھی، اس کی نظریں اس کے سامنے خالی جگہ پر جمی رہیں، خوف سے آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں، اس کے آنسوؤں کی پگڈنڈیاں اس کے گندے گالوں پر ندیوں کو تراش رہی تھیں۔ ایمان دہشت کی تصویر تھی، اس کی لرزتی شکل سے اس کی سسکیاں دب گئیں۔ اس کی آنکھ کے گرد نیل تھا جو کبھی معصومیت سے چمکتی تھیں، اب عذاب کے نشانات لے رہی تھیں۔ دائیں آنکھ اس ظلم کے زور سے پھول گئی تھی جو اس نے برداشت کی تھی، اس کی کمزوری کی دردناک یاددہانی۔ آصف، ایک شرارتی تماشہ، اتفاق سے بستر پر پھیل گیا، اس کی ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں، اس کے چہرے پر ایک

www.novelsclubb.com

خوفناک مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی جب اس نے ایمان کو بلاوجہ حقارت سے دیکھا تھا۔اس تناؤ سے بھرے کمرے کے دل میں،ایمان کی آنکھیں،رونے سے سرخ ہورہی تھیں،رحم کی التجا کررہی تھیں،اس ڈراؤنے خواب سے رہائی کے لیے جس نے اسے پھنسا رکھا تھا۔آصف نے ایک ظالمانہ بے حسی کے ساتھ ایمان کا چھوڑا ہوا دوپٹہ لیا جو اس کی شائستگی اور معصومیت کی علامت تھا اور اسے بے رحمی سے اس کی طرف پھینکا۔یہ ہوا میں پھڑ پھڑا رہا تھا،اس کے ساتھ اس طرح اتر رہا تھا جیسے اس نے جو انحطاط کا سامنا کیا تھا اس کی ظالمانہ یاد دہانی۔اس دلخراش منظر میں،تناؤ واضح تھا،مایوسی کا ایک سیاہ بادل جو کمرے پر چھایا ہوا تھا،ایمان کو ایک ایسے ڈراؤنے خواب میں پھنسا ہوا تھا جس سے فرار کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔وہ اسے، سختی سے بولا ”چل اٹھ اب نکل یہاں سے“

ایمان کے بال اسکے بیڈ پر بکھرے پڑھے تھے اسکا سانس پھولا ہوا تھا مگر وہ بنا کسی تاصر کے سامنے دیکھ رہی تھی

وہ اسے دانت کچکچاتے بولا ''اتنا بڑا ظلم نہیں ہوا تجھ پر جو اس طرح رو رہی ہے تو''

وہ غرور میں اپنے سینے پر انگلی مارتے بولا فخریہ ''تجھے آصف محمود نے چھوا ہے جسکے ساتھ لوگ ملنے کے لئے مرتے ہیں دیکھ اسنے تیرے آنگ آنگ میں اپنی نشانی چھوڑی ہے

''وہ جو چپ چاپ سنجیدگی سے کھوئی ہوئی سامنے دیکھ رہی تھی اسکے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی آصف چلاتے بولا ''کپڑے درست کر اور دفاع ہو یہاں سے''

••••oooooooooooooooooo

اس لعنتی کمرے میں،

ایمان کی روح کو اس کے اذیت دینے والے آصف نے بالکل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا، جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنی ہی باطل میں مصروف تھا۔اس کی عکاسی نے اس ظلم کا کوئی اشارہ نہیں دیا جو اس کمرے میں کھلا تھا، کیونکہ اس نے اپنے بالوں کو

www.novelsclubb.com

احتیاط سے ترتیب دیا تھا۔اس نے ایک سادہ سفید سوتی قمیض اور شلوار پہن رکھی تھی، جو معمول کا ایک پریشان کن اگواڑا تھا جس نے نیچے چھپے اندھیرے کو چھپا رکھا تھا۔دوسری طرف، ایمان، اپنے سابقہ نفس کا محض سایہ بن کر رہ گئی تھی۔اس کے آنسو جو کبھی آزادانہ طور پر بہتے تھے، اب خشک ہو چکے تھے اور اس کے معصوم چہرے پر غم کے آثار چھوڑ گئے تھے۔اس نے جو لباس پہنا تھا، جو کبھی شائستگی کی علامت تھا، مختلف جگہوں سے پھٹے ہوئے تھا، ہر ایک آنسو اس وقار کی دردناک یاد دہانی کرتا تھا جسے اس نے کھو دیا تھا۔جب وہ ہچکچاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی تو اس کا ہر قدم بھاری تھا، جیسے اس کی آزمائش کا بوجھ اس کے وجود میں سما گیا ہو۔وہ بے حسی کے صدمے کی حالت میں نمودار ہوئی، جو اس نے سہی ہولناکیوں کا ایک خوفناک ثبوت ہے۔اس اداس منظر میں، کمرہ ظالم اور مظلوم کے درمیان بالکل تضاد کی خاموش گواہی دے رہا تھا۔آصف، اپنے ہی غرور میں ڈوبا ہوا، اس گہرے مصائب سے غافل رہا۔ایمان، اپنی تکلیف کے بوجھ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

آگے بڑھتے ہوئے، ظلم کے سامنے لچک کی علامت کے طور پر کھڑی تھی، اس کی خاموش موجودگی انسانی روح کی ناقابل تسخیر فطرت کا ثبوت ہے، حتیٰ کہ تاریک ترین لمحات میں بھی۔ جیسے ہی ایمان، امید کی آخری کرن سے کارفرما، اپنے عذاب سے بچنے کے لیے دروازے کے قریب پہنچی، قسمت کے ظالم ہاتھ نے ایک بار پھر مداخلت کی۔ دروازہ اچانک کھلا، آمنہ، اس کی ماں، جو باہر سے آئی تھی، کو ظاہر کیا۔ آمنہ کی آنکھیں، اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر، اس کے اپنے دل کی بھوک کی عکاسی کرتی تھیں، جو ایمان پر پڑنے والی تباہی کی عکاسی کرتی تھیں۔ ایک لمحے کے لیے ایسا لگا جیسے آمنہ دروازے میں جمی ہوئی کھڑی تھی، اس کا ہاتھ دروازے کی دستک پر کانپ رہا تھا۔ ایمان، آنسوؤں کے ساتھ اپنے گندگی سے بھرے چہرے پر، ایک مایوس امید سے چمٹی ہوئی تھی کہ اس کی ماں، ماضی کی کسی بھی بے حسی کے باوجود، اس تاریک گھڑی میں تسلی دے گی۔ وہ ایک گلے ملنے، ماں کی گرمجوشی کے لمس، محبت کی جھلملاہٹ کی آرزو رکھتی تھی۔ لیکن آمنہ کا ردعمل کچھ بھی تھا مگر ایمان

www.novelsclubb.com

نے جس کے لیے دعا کی تھی۔اس کی آنکھیں، جو کبھی سکون کا ذریعہ تھیں، اب غصے سے چمک رہی تھیں جو گہرے کٹے ہوئے تھے۔اس نے دانت پیستے ہوئے آصف کو دیکھتے ہی اس کی آواز میں کڑواہٹ محسوس کی۔"تم نے مجھے دھوکہ دیا،" وہ پھنکاری الفاظ ناراضگی اور الزام سے ٹپک رہے تھے

ایمان کے آنسو خاموش دریا کی طرح بہہ رہے تھے جب اس نے اپنی ماں کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں امید کی جھلک رقصاں تھی۔اس کے لیے آمنہ ایک لائف لائن، سکون اور پناہ کا ذریعہ تھی۔کانپتے ہونٹوں اور آنسوؤں سے بھرے گالوں کے ساتھ اس نے اپنی ماں کو پکارا، کمرے کی تیز ہوا کے درمیان اس کی آواز ایک نازک سی سرگوشی تھی۔لیکن ایمان کو جو جواب ملا وہ اس سے بہت دور تھا جس کی وہ تڑپ رہی تھی۔آمنہ کی آنکھیں جو کبھی ماں کی گرمجوشی سے بھری ہوئی تھیں، اب غصے اور ناراضگی کے بادل چھا گئی تھیں۔اپنی تھکی ہوئی اور درد بھری حالت میں ایمان سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کی ماں کی نظروں میں اتنی دشمنی کیوں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے باپ نے تمہیں آصف کو مجھ سے چھیننے کے لیے بھیجا ہے۔" آمنہ کی آواز الزام سے ٹپک رہی تھی جب وہ اپنی بیٹی کا سامنا کر رہی تھی۔ایمان کے لیے یہ الفاظ اس کے پہلے سے زخمی دل پر خنجر کی طرح تھے۔ایمان نے آنسو بھری آنکھوں اور دکھ سے بوجھل دل کے ساتھ انکار میں سر ہلایا۔اس کی سسکیاں اس کی بے گناہی کو ظاہر کرنے کی کوششوں میں گھل مل گئیں، لیکن ماں کے غصے میں سچائی گم رہی۔اس دل دہلا دینے والے لمحے میں، زندگی کا گہرا سبق کمرے میں گونجی: کہ اس دنیا میں، وہ لوگ بھی جو آپ کے قریب ترین، آپ کے اپنے والدین ہیں، منہ موڑ سکتے ہیں۔مایوسی کے عالم میں ایمان نے اس تلخ حقیقت کو ابھی دریافت نہ کیا کہ آخر کار صرف ایک ہی ہے جو حقیقی معنوں میں غیر مشروط محبت کرتا ہے اور وہ اللہ ہے۔یہ آنسوؤں اور دل کے ٹوٹنے سے اسنے یہ سبق سیکھنا تھا

ہاں یہ ایمان کی ماں ہی ہے اسکو پیدا کرنے والی وہ یہ بات کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آمنہ کے تیز قدموں نے غصے اور بے اعتنائی کی وجہ سے اس کے اور ایمان کے درمیان فاصلہ ختم کر دیا۔مایوسی سے بھری اس کی آنکھیں اپنی بیٹی پر جمی ہوئی تھیں۔اس لمحے،ایمان اپنی ماں کی اچانک تبدیلی کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ایک زور دار تھپڑ جس کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی،آمنہ کا ہاتھ ایمان کے نرم گال سے لگا۔اس اثر نے فوری نشان چھوڑ دیا،اور ایمان کا ہاتھ فطری طور پر اس کی سرخی ہوئی جلد کو پکڑنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے اس کی حیرت کو دھوکہ دیا جب اس نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور خود کو مزید نقصان سے بچانے کی کوشش کی۔آصف،اس کا اپنا غصہ سطح کے بالکل نیچے ابل رہا تھا،دوبارہ قابو پانے کی کوشش میں بھاری سانس چھوڑا۔اس کے قدم بامقصد تھے جب وہ آمنہ کی طرف بڑھا،مداخلت کرنے اور بڑھتے ہوئے تناؤ کو ختم کرنے کی کوشش میں۔اس ہنگامہ خیز منظر میں،جذبات بلند ہوئے،اور ماں اور بیٹی کے درمیان کبھی

www.novelsclubb.com

نہ ٹوٹنے والا بندھن کناروں پر ٹوٹ رہا تھا، جس سے ایمان اور آمنہ دونوں اپنے ٹوٹے ہوئے رشتے کے تباہ کن نتائج سے دوچار ہو گئیں۔

آصف کے ہاتھ آمنہ کے کانپتے ہوئے کندھوں پر اپنی جگہ پا گئے اور اس نے اسے اپنے گلے سے ایسے لپیٹ لیا جیسے اسے کمرے کے ہنگاموں سے بچانا ہو۔ تسلی کے ساتھ ٹپکنے والی اس کی آواز میں نرمی تھی جو آمنہ کے پہلے کی سرد مہری کے بالکل برعکس تھی۔ ''تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔''اس نے آمنہ سے نرمی سے سرگوشی کی، اس کے الفاظ ایک سکون بخش بام تھے۔"تم میری روح ہو. "تاہم، اس نے آمنہ کی طرف جس گرمجوشی کی طرف اشارہ کیا وہ اس ظلم کے ساتھ ملایا گیا جو اس کی طرف سے اس وقت پیدا ہوئی جب اس نے اپنی نگاہیں ایمان کی طرف موڑ دیں۔ اس کی طرف حقارت بھری نگاہ ڈالتے ہی اس کا لہجہ برفیلی ہو گیا، اس کے الفاظ فخریہ تکبر سے ٹپک رہے تھے۔"اور میں نے اس کے لیے بس اتنا ہی کیا ہے۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔"وہ مفت میں روٹی توڑ رہی تھی۔ اس کی

www.novelsclubb.com

خوبصورتی کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔"فخر کے دلیرانہ مظاہرہ میں،اس نے فتح کے بیمار احساس کے ساتھ اپنے اعمال پر فخر کرتے ہوئے جاری رکھا۔"اپنے نشے میں، میں نے اسے شرف بخشا کہ اپنے نشانات میں نے اس پر چھوڑنے کا اعزاز بخشا،"اس نے فخر سے اعلان کیا،اس کے الفاظ اس ظلم کی گہرائیوں کی واضح یاددہانی کراتے ہیں جس کے وہ قابل تھے۔تب آصف نے نرم مزاجی سے آمنہ کے گالوں کو اپنے ہاتھوں میں تھمادیا،اس کی آنکھیں جذباتی پیار سے بھر گئیں۔"کوئی بھی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتا،"اس نے جذبات کے الجھے ہوئے جال کا ایک ٹھنڈا تاثر چھوڑتے ہوئے جوش سے اعلان کیا جس نے اس المناک منظر کی تعریف کی۔

---

آمنہ کے رویے میں اچانک تبدیلی نے کمرے میں سردی کی لہر دوڑادی،آصف سے دور ہوتے ہی اس کی ٹھنڈک نمایاں تھی۔وہ جان بوجھ کر ایمان کی طرف بڑھی،غصے کی آگ ابھی تک اس کے اندر جل رہی ہے، حل طلب اور ناقابل معافی ہے۔ایک تیز اور زوردار حرکت کے ساتھ،اس کا ہاتھ باہر نکلا، جس سے

ایمان کے پہلے سے چوٹ زدہ چہرے پر ایک تھپڑ مارا گیا۔ آصف، اس کے ہونٹوں پر ایک بے چین مسکراہٹ کھیل رہی تھی، اس تماشے کو دیکھ کر اپنے دل کو نہ روک سکا۔ اس کی ہنسی، کمرے میں ایک خوفناک انڈرٹون، آمنہ کی ایک تیز نظر سے ملی۔ اس کی آنکھیں، جلن اور ناراضگی کی آگ سے بھری ہوئی، اس پر جمی ہوئی تھیں۔ جواب میں، آصف نے شرارت سے اپنے ہی ہونٹوں پر انگلی رکھ دی، یہ خاموشی کا اشارہ ہے جو آمنہ کی مایوسی کو بڑھاتا ہے۔ آصف سے آنکھ ملائے بغیر اس نے اپنا دھیان ایمان کی طرف موڑ لیا، اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ "نکل یہاں سے دفاع ہو۔" اس نے حکم دیا، اس کا لہجہ سخت اور غیر سمجھوتہ تھا۔ اور ایک زوردار دھکا دے کر اس نے ایمان کو کمرے سے باہر دھکیل دیا، شکست خوردہ لڑکی کو باہر کی دنیا کا سامنا کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اس اداس منظر میں، آمنہ، آصف اور ایمان کے درمیان متحرک جذبات کا جال تھا، جہاں طاقت اور تسلیم کے پریشان

www.novelsclubb.com

کن رقص میں ظلم مزاح کے ساتھ گھل مل جاتا ہے، جس سے ایمان اپنی جدوجہد میں بالکل شکست خوردہ اور تنہا محسوس کرتی ہے۔

"ایمان کے حالات کی دنیا میں، حقیقت کا پردہ ایک تلخ حقیقت کو ظاہر کرتا ہے: اس دنیا میں، وہ بھی جو آپ کی پناہ گاہ ہونا چاہئے، آپ کا طوفان بن سکتے ہیں؛ لیکن اندھیرے کے درمیان، وہ ایک لازوال سبق سیکھتی ہے— حقیقی سکون نہیں ملتا۔ دنیا کی عارضی محبتوں میں لیکن اس کی اٹل محبت میں جس نے کائنات کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔"

---

www.novelsclubb.com

---

ایمان کمرے کے جابرانہ اندھیرے میں اکیلی بیٹھی تھی، حالانکہ اسے شاید ہی ایک کمرہ کہا جا سکتا تھا- یہ ایک چھوڑی ہوئی ذخیرہ کرنے کی جگہ کی طرح تھا جو اس کے اندر کی ویرانی کا آئینہ دار تھا۔ اس کے ذہن کو حقیقت کی انتھک گرفت میں جکڑ دیا گیا تھا، ایک ایسی حقیقت جس سے وہ بچ نہیں سکتی تھی۔ پسینے کی موتی اس کے ماتھے

سے چمٹ گئی،اس کے کانپتے چہرے پر خاموش آنسوؤں کی طرح چمک رہے تھے۔ مدھم روشنی میں اس کی عکاسی نے اس کی جدوجہد کے ظالمانہ نتائج کو ظاہر کیا۔اس کا کبھی فرشتہ نما چہرہ اب سوجی ہوئی آنکھوں اور پھولے ہوئے رنگ سے مرجھایا ہوا تھا،جو اذیت اور اذیت کی ان گنت راتوں کی گواہی دے رہا تھا۔وہ کھلی کھڑکی کے سامنے بیٹھی تھی،آزادی کی ہلکی ہلکی ہوا اس کی قید کی باسی ہوا کے ساتھ گھل مل رہی تھی۔رات کی خاموشی میں،اس کی چیرتی ہوئی سانسیں کمرے میں گونج رہی تھیں،جو اس کے اندر پھیلے جذباتی ہنگاموں کا ثبوت ہے۔اس کی انگلیاں کانپنے لگیں جب وہ اس کے بالوں میں بُنے ہوئے تھے،چھوٹے اور منحرف تھے،جو دنیا کے خلاف اس کی بغاوت کی علامت تھی جس نے اسے توڑنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے اپنے بال چھوٹے رکھے ہوئے تھے——اتنے چھوٹے تھے کہ کسی کو بھی اس کی خوبصورتی کی وضاحت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی،اس لیے بہت چھوٹے تھے کہ کسی کو بھی اپنی شناخت پر اقتدار حاصل کر سکے۔یہ اس کی آزادی کا

www.novelsclubb.com

اعلان تھا،ان قوتوں کے خلاف ایک خاموش بغاوت تھی جو اس کے جوہر کو چھیننے کی کوشش کر رہی تھیں۔

اس کے آنسو خاموشی سے گالوں پر بہہ رہے تھے۔،اس کو اس کا اپنا عکس اس عذاب کو دھوکہ دے رہا تھا جو اس کے اندر برپا تھا۔یہ اس کے اپنے بال تھے،جو بظاہر بے ضرر لگ رہے تھے،جنہیں وہ سب سے زیادہ حقیر سمجھتی تھی۔اس کی کانپتی انگلیاں اس کے بالوں پر پھیر رہی تھیں اور اس کے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔یہ تالے،زیادہ تر کے لیے بہت عام،

**"**

www.novelsclubb.com

ایمان۔کا۔ڈراؤنا خیال....

••••

ایمان کے دم توڑتے قدموں کی آواز مدھم روشنی والے دالان میں گونجی جب وہ چھپے ہوئے سائے سے بھاگی جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔اس کا دل دھڑک رہا تھا، اس کے خوف کی تال،اور اس کے مایوس ہانپوں نے ہوا بھر دی تھی۔لیکن یہ قدموں کے قریب آنے کی آواز تھی،بھاری اور جان بوجھ کر، جس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں لرزش پیدا کر دی۔جیسے ہی اس نے ایک کونے کو گول کیا،اس نے اپنے بالوں میں اچانک،دردناک ٹگ محسوس کی۔جب وہ پیچھے کی طرف ٹھوکر کھاتی تھی تو اس کے ہونٹوں سے غصے کی ایک ہانپ نکلی تھی،اس کا ہاتھ فطری طور پر اس کے عذاب کے منبع تک پہنچ رہا تھا۔یہ آصف تھا،اس کی ظالم انگلیاں اس کے بالوں میں الجھی ہوئی تھیں،اس کی آنکھوں میں ایک بدنما چمک تھی۔اس عذاب کی گرفت میں ایمان کی بینائی درد اور بے بسی کے آنسوؤں سے دھندلا گئی۔اس کی چیخیں سنائی نہیں دے رہی تھیں جب آصف نے اس کے بالوں کو جھکا دیا،اسے اس کا سامنا کرنے پر مجبور کیا،اس کے ہونٹوں پر ایک خوفناک مسکراہٹ کھیل رہی

تھی۔اس دردناک لمحے میں،ایسا لگتا تھا کہ اس کے جوہر کو اس شخص نے اپنے جال میں لے لیا ہے جو اس پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا تھا،اور اس کے بال،جو کبھی اس کی شناخت کی علامت تھے،اس کی اپنی تباہی کا ہتھیار بن گئے تھے۔

•°•°•°•°•°°|°

ایمان کا حال۔۔۔۔

اسکے بال اس کی گہری تکلیف کا باعث تھے۔وہ کسی بھی چیز سے زیادہ اپنے بالوں سے نفرت کرتی تھی کیونکہ یہ اس کی اپنی تباہی کا آلہ بن چکے تھے۔اس کے بال وہ گیٹ وے تھے جس کے ذریعے آصف اس کی زندگی میں داخل ہوا تھا،جو اس کے کنٹرول کی علامت تھا۔خاموش اذیت کے اس لمحے میں،ایمان کے آنسو اس کی شدید خود غرضی کی گواہی دے رہے تھے،جو اس اذیت کی عکاسی کرتا تھا جو اس نے خود کو محسوس کیا تھا۔یہ ایک دل دہلا دینے والا منظر تھا،جہاں اس کے آنسو اس کی اندرونی اذیت کا اظہار کرتے تھے،اور اس کے ایک بار پالے ہوئے بال ان

زنجیروں کی علامت تھے جنہوں نے اسے ایک ایسی زندگی میں جکڑ رکھا تھا جس سے وہ فرار ہونا چاہتی تھی۔

کمرے کی تنگ قیدیوں میں ایمان کی کانپتی انگلیاں خوف اور عزم کی آمیزش سے کانپ رہی تھیں۔اس کی آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں عذاب اور ذلت کی ان گنت راتوں کا بوجھ اٹھاتی تھیں۔اس کے آنے والے خلاف ورزی کی توقع سے ہوا بھاری تھی۔کانپتے قدموں کے ساتھ،وہ سوئچ بورڈ تک پہنچی،اس کا ہاتھ اندھیرے میں اس وقت تک لرز رہا تھا جب تک کہ کمرہ ایک سرد،ناقابل معافی روشنی میں نہا گیا تھا۔یہ ایک روشنی تھی جس نے اس کی روح پر پڑنے والے داغوں کو بے نقاب کیا، اس حقیقت کو ظاہر کیا جو وہ فرار ہونے کی خواہش رکھتی تھی۔اس کی آنکھیں، تھکی ہوئی اور توٹی،الماری پر بند تھیں۔وہاں،فراموش شدہ سامان کی گڑبڑ کے درمیان، اس کی آزادی کا آلہ—ایک تراشنا۔اس نے عجلت کے احساس کے ساتھ اسے دوبارہ حاصل کیا، گویا ہر گزرتا سیکنڈ اسے آزادی کے قریب لے آیا۔آئینہ، جھقس کبھی

صبح وہ میک اپ کرتے خد کو۔ سنوار رہی تھی اا،اب ایک ایسی لڑکی کی عکاسی کرتا ہے جو ظلم و ستم سے ٹوٹی ہوئی اور پھر سے بنائی گئی تھی۔اس نے اپنے ہاتھ میں ٹرمر پکڑا ہوا تھا،اس کی تھر تھراہٹیں اس کے دل میں کانپ رہی تھیں۔یہ اس کی نافرمانی کا لمحہ تھا،ایسا عمل جو اس کے اذیت دینے والے سے آخری تعلق منقطع کر دے گا۔جیسے ہی اس نے ٹرمر آن کیا،اس کا مکینیکل گونج اس کے دوڑتے دل کی دھڑکن سے گونجتا دکھائی دیا۔اس نے اپنے پہلے سے چھوٹے بالوں میں بلیڈ دبائے،ٹھنڈی دھات اس کی کھوپڑی سے رابطہ کر رہی تھی۔ٹرمر کا ہر پاس آزادی کا اعلان تھا،اپنی شناخت کو دوبارہ حاصل کرنے کی اس کی ہمت کی علامت تھا۔اس کے آنسو آزادانہ طور پر بہہ رہے تھے،بالوں کے ان ٹکڑوں کے ساتھ مل رہے تھے جو اس کی گزشتہ زندگی کے قطروں کی طرح زمین پر گرے تھے۔اس کشیدہ اور غم سے لدے منظر میں،ایمان کا رونا اس درد کا ثبوت تھا جو اس نے برداشت کیا تھا،بلکہ اس کے اندر جلنے والی طاقت کا بھی۔وہ اب بے بس شکار نہیں بلکہ ایک

www.novelsclubb.com

زندہ بچ گئی تھی، جو آزادی کے حصول میں اپنے پرانے نفس کی آخری باقیات کو بھی قربان کرنے کو تیار تھی۔۔۔

کمرے میں، وقت دھندلا سا لگ رہا تھا جب ایمان نے خود کو آزاد کرنے کا اپنا مایوسانہ عمل جاری رکھا۔ اس کے ایک زمانے میں چھوٹے بال اب تقریباً گم ہو چکے تھے۔ اس کا کانپتا ہاتھ، عجلت کے احساس کے ساتھ استرا کو پکڑے، اس کی کھوپڑی کو پہلے ہی نم کر چکا تھا۔ ایک پرجوش عزم کے ساتھ، اس نے استرا اپنی کھوپڑی پر چلایا، ہر ایک ضرب ان زنجیروں کے خلاف انحراف کا ایک عمل تھا جس نے اسے بہت طویل عرصے سے جکڑ رکھا تھا۔ اس کی حرکتیں تیز اور بے لگام تھیں، گویا وہ ہر گزرنے کے ساتھ اپنے ماضی کے داغ کو کاٹ سکتی ہے۔ جیسے ہی بالوں کی آخری باقیات گریں، اس کی کھوپڑی کا انکشاف ہوا، اس کا پیلا رنگ اس کے اپنے خون کے گہرے سرخ رنگ کے ساتھ مل گیا۔ اس نے خود پر جو کٹوتیاں کیں وہ اس کی تکلیف دہ یاد دہانی تھی کہ اس کی جدوجہد نے کیا تھا۔ لیکن ایمان اپنی شناخت دوبارہ

www.novelsclubb.com

حاصل کرنے کے اس لمحے میں بھی معمول سے بہت دور تھی۔اس کی زندگی اس کے والدین کے تلخ جھگڑوں کی غیر معمولی حالت سے نشان زد ہوئی تھی،ایک ایسا لا متناہی طوفان جس نے اسے ایک ایسی زندگی کی سزادی تھی جو دوسروں نے قبول نہیں کی تھی۔وہ ایک ایسے وجود کی مذمت کی گئی تھی جہاں اس کے والدین کے درمیان لڑائیوں نے اس کے وجود پر سایہ ڈال دیا تھا۔یہ اذیت اور ہنگامہ کی عمر بھر کی سزا تھی،جہاں ان کے جھگڑوں کی بازگشت اس کی روح میں گونجتی تھی۔اس اداس اور المناک منظر میں،ایمان کی کنجی کی کھوپڑی چمک رہی تھی۔لال خون سے یہ خون رس رہا تھا بلیڈ کے ان تیز دھار زخموں سے جو اسکی کھوپڑی پر جم۔گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

---

مدھم روشنی والے کمرے میں،ایمان اپنے بستر کے کنارے پر بیٹھی تھی،اس کے آنسوؤں سے بھرے گال اب خشک ہو چکے تھے۔اس کے ہاتھوں نے اس کے

نازک دل کو جکڑ لیا،اور اس کے پاؤں بستر کے کنارے سے لٹک گئے، غور و فکر میں ڈول رہے تھے۔ تنہائی کا بوجھ اس پر چھا گیا، کمرے میں ایک گہری خاموشی گونج رہی تھی ''میرا کوئی نہیں ہے سب نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے''

اسکے دل سے ایک آواز آئی۔۔۔''اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں۔''

سورہ البقرہ 186۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے عقب میں ایک فرشتہ، جو انسانی نظروں سے پردہ تھا،اس کے پیچھے کھڑا تھا،اس کی موجودگی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں آسمانی چمک سے چمک رہی تھیں،ایک گرم اور نرم چمک جس نے ایمان کو لپیٹ لیا تھا۔خاموشی میں،ایمان کے دل سے ایک نرم آواز نکلی، سورہ بقرہ کی مقدس آیات کی تلاوت،

کمرے کو ایک الہی سکون سے بھر دیا۔الفاظ تسکین کے دریا کی طرح بہتے، حفاظتی چادر کی طرح اس کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔ایمان کی طرف سے غائب، فرشتہ قریب جھکا،اس کی موجودگی اس کے کان میں ایک آسمانی سرگوشی،اس کے خیالات کی گہرائیوں میں اس کی رہنمائی کر رہی تھی۔ایمان،اگرچہ اس کے پیچھے آسمانی موجودگی سے بے خبر تھی، لیکن اس نے اپنے اوپر ایک ناقابل فہم سکون محسوس کیا۔فرشتے کی چمکیلی روشنی نے اسے گلے لگاتے ہی کمرہ روشن ہو گیا تھا،اور اسے احساس ہونے لگا تھا کہ ،اپنی تنہائی میں بھی، وہ کبھی بھی واقعی تنہا نہیں تھی۔ سکون کا ایک گہرا احساس اس پر نازل ہوا،اور اس کے ہونٹوں کے کونوں پر ایک نرم مسکراہٹ پھیل گئی جب وہ ان آیات پر غور کرتی رہی جو اس کے دل کو چھو چکی تھیں۔وہ معصومیت سے بولی ''اللہ آپ تو اس سیاہ گھر میں رہتے ہیں میں تو اتنی دور ہوں ادھر کیسے آؤں گی آنے کا سوچوں بھی تو یہ سوچ کر رک جاتی ہوں کہ میں ناپاک ہوں گندا وجود ہے میرا مجھے تو تیرے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا بس اتنا کہ

www.novelsclubb.com

تیرا ایک بندہ تھا جس نے ہمارے مزہب کو۔ پھیلایا۔۔"اسنے اوپر دیکھا اور التجایہ بولی "تو مجھے اپنے پاس بولالے ویسے بھی تو مسلمانوں کو جنت میں ہی لے کر جائے گا۔۔ جہاں میرے ماں باپ جیسے لوگ آصف جیسے لوگ جا سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔لوگوں کے نزدیک میں بری ہوں گندی ہوں مگر میں تجھ سے پی مانگتی ہوں تجھ سے ہی بات کرتی ہوں۔۔۔اس وقت جب مجھے وہ پتا ملا اور میں نے اسے نیچے پھینکا تو میرا دل گھبرا گیا تھا بیٹھ گیا تھا۔۔تو مجھ سے ناراض ہے"""

ایمان، ایک 18 سالہ لڑکی، ایک ایسی دنیا میں رہتی تھی جہاں اسلام کے بارے میں اس کے تصورات کو اس کی محدود پرورش نے تشکیل دیا تھا۔اپنے چھوٹے سے کمرے میں، اس نے کعبہ کے ایک پوسٹر پر نظر ڈالی، وہ جگہ جہاں وہ بچپن سے ہی اللہ کا ٹھکانہ مانتی تھی۔اسلام کے بارے میں اس کا علم اس تصور تک محدود تھا کہ اسے 1400 سال پہلے ایک آدمی نے پھیلایا تھا۔اس سے ناواقف، اسلام کی بھرپور پوت صرف ایک آدمی کی نہیں بلکہ 124,000 پیغمبروں کی تعلیمات

www.novelsclubb.com

سے بنی تھی جنہوں نے پوری تاریخ میں انسانیت کی رہنمائی کی۔ایمان کی لاعلمی اس کے ماحول کا نتیجہ تھی، جسے اس کی سوتیلی ماں نے احتیاط سے تیار کیا تھا، جس نے اسے اسلام کے وسیع علم سے دور رکھا۔ایمان کی خوش فہمی مزید بڑھ گئی۔اس کا ماننا تھا کہ تمام مسلمانوں کو، ان کے اعمال یا گناہوں سے قطع نظر، جنت میں داخلہ دیا جائے گا۔وہ کم ہی جانتی تھی کہ اسلام اس دنیا کو ایک امتحان کے طور پر دیکھتا ہے، ایک ایسی مصلحت جس میں ہر فرد کے اعمال کو تولا جاتا ہے۔یہ محض جنت کا مفت ٹکٹ نہیں تھا۔یہ کسی کے کردار، اعمال اور ایمان کا کڑا امتحان تھا۔جیسے ہی ایمان کا اسلام کے حقیقی جوہر کو دریافت کرنے کا سفر شروع ہوگا، اس کا سامنا علم، روحانیت اور خود کی دریافت کی دنیا سے ہوگا۔یہ راستہ انکشافات اور چیلنجوں سے بھرا ہوگا، جس سے وہ ہر اس چیز پر سوال اٹھائے گی جس کے بارے میں وہ کبھی جانتی تھی اور بالآخر اسے ایمان اور زندگی کے مقصد کی گہری سمجھ کی طرف رہنمائی کرے گی۔----

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے کی خاموشی میں ایمان کا دل سکون کے لیے تڑپ رہا تھا، اندرونی سکون کی تلاش، الوہیت کی تلاش۔ اس کے لئے نامعلوم، ایک موجودگی طویل عرصے سے، ایک فرشتہ اس کی روح میں ہلکی سی سرگوشی، اس کی درخواست کا جواب۔ ایمان نے گہرائی سے سوچا، "میرے بے چین دل کو سکون کیسے ملے گا؟" اس کے ایمان میں سکون کی تلاش، حقیقی معنوں میں برکت پانے کے لیے۔ انسانی آنکھوں سے اوجھل، ایک فرشتے کی آواز قریب آئی، "جنت کی کنجی" ہر لفظ کے ساتھ، کمرہ آسمانی روشنی سے جگمگاتا نظر آتا تھا، ایمان نے ایک پرسکون موجودگی محسوس کی، جیسے کسی مقدس رات کی خاموشی۔ اس مقدس لمحے میں، اس کا دل ٹھیک ہونے لگا، فرشتے کی حکمت سے رہنمائی کرتے ہوئے، اس کی روح ضرور اوپر اٹھے گی

ایمان کا کمرہ، جو کبھی مدھم روشنیوں میں تھا، اب امیدوں سے دب گیا، وہ عزم کے احساس کے ساتھ الماری کی طرف بڑھی۔ ہر قدم مقصد کے مطابق، مزید

www.novelsclubb.com

دریافت کرنے کی جستجو، فرشتے کے الفاظ اس کے دل میں گونج رہے ہیں، ایک مقدس، چھپی ہوئی روایت۔ پرانی الماری وہیں کھڑی تھی، اس کے راز طویل عرصے سے چھپے ہوئے تھے، اس کے بستر کے اوپر، درازوں نے اسرار رکھے ہوئے تھے جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ ایمان نے اپنا بیگ نکالا، اس میں موجود مواد کو نظروں سے اوجھل رکھا گیا، اس کا دل امید کے ساتھ دوڑ رہا تھا، جب وہ روشنی کا راستہ تلاش کر رہی تھی۔ اپنے بیگ سے، اس نے اسے نکال لیا، اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ پتی، پیچیدہ طور پر رگ، علم کی علامت، سمجھنے کے لئے ایک راز۔ کانپتی انگلیوں سے اس نے اس کا جائزہ لیا، اس کا دل اب پوری طرح مصروف تھا، اس پتے میں کیا راز تھا، کون سی حکمت سے پردہ اٹھایا جائے گا؟ کمرے نے اپنا سانس روک لیا، جب ایمان نے اپنی تلاش شروع کی، ایک مشکوک لمحہ، ایک سفر، ایک روحانی امتحان۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ پتی، نامعلوم دائروں کی کنجی، اس کے کمرے کی خاموشی میں اس کا ایمان ضرور ظاہر ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان کا کمرہ ایک پراسرار روشنی سے ڈھکا ہوا تھا جیسے پتے سے ایک پراسرار روشنی نکل رہی تھی۔اس نے اسے مدھم روشنی والے کمرے میں اٹھا رکھا تھا،اور اس کا دل دھڑک اٹھا جب اس نے الفاظ پڑھے،"جنت کی کنجی۔"وہ الفاظ پُراسرار تھے، جو اسے حیران اور جوابات کے لیے بے چین چھوڑ رہے تھے۔کانپتے ہاتھوں کے ساتھ،اس نے پتی کو پلٹایا،ایک مختلف پیغام کو ظاہر کیا جو اس کے اندر ایک راگ سے ٹکرایا،"اللہ نے تمہیں نہیں چھوڑا،تم نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے۔"یہ ایک نرم نصیحت کی طرح محسوس ہوا،اور ایمان کی آنکھیں اچھنبے سے کھلیں۔اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی،"میں اللہ کو ہمیشہ یاد کرتی ہوں،میں نے اسے کیسے چھوڑ دیا؟"اسلام کے بارے میں بہت کچھ ہے جو وہ نہیں جانتی تھی۔اردو کے بارے میں اس کی تفہیم بکھری ہوئی تھی،اور عربی،قرآن کی زبان،اس کے لیے ایک معمہ بنی ہوئی تھی۔وہ مایوسی سے بولی،"اس کا نجی کا کیا مطلب ہے؟"کمرہ اپنی

www.novelsclubb.com

سانسیں روکے ہوئے لگ رہا تھا، جیسے ایمان کی دریافت کے سفر پر نکلنے کے لیے، ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے لیے جو وہ جانتی بھی نہیں تھی۔

وہ بیڈ کی جانب بڑھی اسنے اپنا موبائل اٹھایا اور لبوں کے قریب کیا اور گوگل سپیکر پر بولی "کنجی کا مطلب کیا ہے"

موئیز نے اسکے ساتھ کچھ اچھا کیا نہ ہو مگر اس کو موبائل استعمال کرنا سیکھا دیا تھا

گوگل سپیکر نے اسکے بولے الفاظ دھورائے اور مطلوبہ الفاظ سکرین پر چمکا ایا۔ اسکو۔ انگریزی تو آتی نہیں تھی مگر اوپر چابی کی تصویر تھی وہ عجیب سا منہ بناتے بولی "کیا انسان اس دنیا میں آکر جنت کی چابی ڈھونڈتے ہیں اگر جنکو یہ چابی مل جائے وہ جنت میں جاتے ہیں"

وہ سوچتے بولی "اللہ آصف کو۔ اور میرے ماں باپ کو یہ چابی نہ ملے" پھر وہ کشم و کش۔ میں بولی "یہ چابی ہے کدھر اسکو ڈھونڈو کہاں سے"

اسکو۔کچھ یاد آیا تو وہ سیدھی ہوئی اور موبائل منہ کے قریب کیا پھر ڈھیلی ہو گئی۔اور موبائل پیچھے کیا۔اور ہاری ہوئی بولی ''اگر گوگل پر ہی ہوتا یہ سب تو سب ہی جنت کی چابی آسانی سے ڈھونڈ لیتے اور مجھے بھی مل جاتی وہ چابی''

وہ ہاری ہوئی بیڈ پر ڈھ گئی ''مگر یہ چابی ہے کدھر''

کچھ سوچتے اسنے گہرا سانس لیا۔۔اسکی گنج اب بھی چمک رہی تھی۔۔۔وہ دروازے سے باہر گئی۔۔کچھ دیر بعد وہ کمرے میں تھی وہ تازہ دم ہو کر اب بار جانے کے لئے تیار تھی۔۔وہ فلوقت تمام باتوں کو جھٹک چکی تھی۔شیشے کے سامنے کھڑی وہ وگ لگا رہی تھی ''رات کو سونا میرے لئے محال ہے روشنی بھی کھول دوں تو ڈر لگتا ہے سارے ڈراؤنے خیالات نظروں کے سامنے آکر۔مجھے ڈراتے ہیں''.

ایمان نے خود کو جہالت کے دہانے پر کھڑی تھی،اسے اپنی بے خبری کی وسیع کھائی سے آگاہی نہیں تھی۔اسلامی نماز کی پیچیدہ دنیا ایک بھولبلیا پہیلی تھی،جسے حل کرنے کی اس نے کبھی کوشش نہیں کی تھی۔اس نے کبھی بھی پیچیدہ اقدامات،

عقیدت،اور گہرے روحانی تعلق کا اندازہ نہیں لگایا تھا جس نے دعا کے عمل پر زور دیا تھا۔اس کی سادگی میں،اس نے ایک بار سوچا تھا کہ لوگ اپنے خالق کا شکر ادا کرنے کے لیے دعا کرتے ہیں یا شاید شیطان کی مخالفت کرنے کے لیے،ایک ایسی بدصورت شخصیت جسے وہ جانتی تھی کہ انسانیت سے دشمنی ہے۔شیطان کی نفرت کی نوعیت ایک معمہ بنی ہوئی تھی، علم کا ایک ٹکڑا اس کی سمجھ سے پردہ تھا۔وہ اکثر اس معمے پر غور کرتی، کبھی کبھار اپنے کندھوں کو غیر متزلزل کندھے اچکا کر یہ نتیجہ اخذ کرتی کہ جنت اس کے لیے مقدر ہے،اس کے اعمال سے قطع نظر۔اس نے دیکھا تھا کہ مرد، کبھی کبھار، نماز میں مشغول ہونے کے لیے اکثر مسجد آتے تھے۔اس کے باوجود،اس کی عقل نے یہ حکم دیا کہ اگر ایک آدمی کے پاس دل ہے تو وہ ان عبادات میں شرکت کرے گا،اور اگر نہیں،تو وہ پرہیز کرے گا۔اسی طرح اس کا یہ گمان تھا کہ عورتیں اس مقدس فریضہ سے مستثنیٰ ہیں۔تاہم،اس بظاہر سیدھے سادھے نقطہ نظر کی سطح کے نیچے،ایمان کی حقیقت خود کو ایک نازک،

www.novelsclubb.com

پیچیدہ ٹیپسٹری کی طرح کھولتی ہے۔ایمان نے محسوس کرنا شروع کیا کہ اسلامی عقیدت کا جوہر اس سے کہیں زیادہ گہرا، باریک بینی اور چیلنجنگ ہے جتنا کہ اس کی معصوم موسیقی نے تجویز کیا تھا۔ مسجد، جو کبھی اس کی زندگی میں اسرار اور اہمیت کی جگہ تھی، اب اسے ایک ناقابل تردید کھینچنے کے ساتھ اشارہ کیا، اس کی گہرائیوں کو تلاش کرنے اور اس کے اندر موجود گہری روحانی حکمت کو تلاش کرنا تھی۔۔۔

ایمان کے ماضی کی بھولبلیاں والی راہداریوں کو عبور کرنے کے لیے، کسی کو اپنے پچھلے وجود کے پراسرار دائروں سے گزرنا ہوگا۔ یہ وہ وقت تھا جب معصومیت جہالت کے سائے میں چھائی ہوئی تھی اور نائٹ کلب کی کال ایک سحر انگیز رغبت رکھتی تھی۔ایمان، اپنی ٹین ایج کی بولی میں، رات کی زندگی کے طلسماتی رغبت سے اپنے آپ کو لالچ میں پاتی ہے۔روشن روشنیوں، دھڑکتی ہوئی موسیقی، اور آزادی کے احساس نے اسے کیڑے کی طرح شعلے کی طرف اشارہ کیا۔جوانی کے دور میں، وہ جوش و خروش، مہم جوئی اور رات کی عارضی خوشی کے وعدے کی

www.novelsclubb.com

طرف راغب ہوئی۔نوجوانوں کے پر جوش تجسس کے ان ہی لمحوں میں ایمان نے پہلی بار نائٹ کلب کے دائرے میں قدم رکھا۔موسیقی کی دھڑکنیں اس کی رگوں میں گونج رہی تھیں،جو اس کے اندر سنسنی اور بغاوت کی چنگاری کو بھڑکا رہی تھیں۔ان اداروں کے تاریک کونوں نے راز چھپائے اور اس کی دوسری صورت میں منظم زندگی کی مجبوریوں سے عارضی مہلت پیش کی۔ٹین ایج کی خواہشات کی پیچیدگی اور خود کو دریافت کرنے کی جستجو میں اس کے انتخاب کی وجوہات پوشیدہ رہتی ہیں۔یہ وہ وقت تھا جب اس نے کنونشن کی زنجیروں کو ختم کرنے اور اپنی شناخت کی حدود کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔اس کے ماضی کا یہ پراسرار باب ان رازوں کو کھولنے کی کلید رکھتا ہے جو اب اس کے خیالات سے دوچار ہیں،اور اسے ایسے جوابات کی تلاش میں لے جائے گا جو بالآخر اس کے راستے کی نئی وضاحت کرے گا اور ایمان اور خود کی دریافت کی طرف گہرے سفر کو روشن کرے گا۔۔۔

•••••

www.novelsclubb.com

چودہ سالہ

ایمان سخت فرش پر لیٹی ہوئی تھی، اس کی پریشان نیند اسے ٹال مٹول کر رہی تھی جیسے اس خوفناک خواب سے پناہ مانگ رہی ہو جس نے اسے اسیر کر رکھا تھا۔ اس کے لاشعور کے دائرے میں، کمرہ اندھیرے میں ڈوبا رہا، ان پرچھائیوں کا عکس جو اب بھی اس کے ماضی سے منڈلا رہا تھا۔ اس کے خواب کی حدود میں آصف کا مکروہ چہرہ، اس کا سوتیلا باپ، اس کے سامنے نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ بدنیتی سے بھرا ہوا تھا، ایک خوفناک مسکراہٹ میں بدل گیا جس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو ٹھنڈا کر دیا۔ خواب نے ان بے رحم حرکتوں اور اذیتوں کو دہرایا جو اس نے اس کے ہاتھوں سہے تھے۔ آصف کی ہنسی مسلسل گونج رہی تھی، اس درد کی ایک ظالمانہ یاد دہانی جو اس نے اسے دی تھی۔ یادیں واضح وضاحت کے ساتھ ابھریں—اس کی اداس مسکراہٹیں، اس کے بے رحم طعنے، اور یہاں تک کہ اس کے جانوروں جیسا عجیب و غریب سلوک جس نے اسے بچپن میں خوفزدہ کر دیا تھا۔ جیسے ہی ڈراؤنا خواب

www.novelsclubb.com

برقرار تھا،ایمان کے رونے اور اتھلی سانسوں نے کمرے کی خاموشی کو وقفے وقفے سے روک دیا۔اس کی پریشانی نے ہوا بھر دی،اور سخت فرش پر اس کی بے چین حرکتیں اس کے خواب میں ہنگامہ آرائی کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔۔

اس کے ٹوٹے ہوئے خواب کی باقیات ایمان سے لپٹ گئی جب وہ اچانک بیدار ہوئی،اس کا جسم ٹھنڈے پسینے میں بھیگ گیا۔اس کے آنسوؤں سے آلودہ گال اور سوجی ہوئی آنکھیں اس عذاب کی گواہی دے رہی تھیں جس نے اس کی نیند میں خلل ڈالا تھا۔خوفناک موجودگی سے بچنے کی عجلت کے ساتھ،وہ فرش پر اپنے عارضی بستر سے اُٹھ گئی۔پاگل پن کے ساتھ،وہ مدھم روشنی والے کوریڈور سے گزری،اس کے قدم عجلت سے گونج رہے تھے۔بغیر کسی ہچکچاہٹ کے،وہ بائیں طرف مڑی اور سیڑھیوں کی پرواز سے اتری۔اس کی سانسیں مختصر،چیرتی ہوئی ہانپتی ہوئی آئیں جب وہ انجان علاقے میں تشریف لے گئی۔ایک تاریک ہال میں ابھرتے ہوئے،اس کی بے چین پرواز جاری تھی۔ہر قدم اسے خوفناک تصویروں

www.novelsclubb.com

سے مزید آگے لے گیا جس نے اس کی نیند کو متاثر کیا تھا۔تاہم،اس کی جلد بازی میں،اس کا پاؤں ایک بے ضرر میز سے ٹکرا گیا، جس کی وجہ سے ایک زیبائشی گلدستہ پھٹ گیااور فرش پر گر گیا۔ایمان کا دل جم گیا جب اس نے گلدان کو ہزار ٹکڑوں میں بکھرتے دیکھا، یہ آواز اندھیرے ہال کی خاموشی کو بڑھا رہی تھی۔وہ وہیں کھڑی تھی،اس کی معصومیت اس کے پریشان چہرے پر لکھی ہوئی تھی، جو اس کے پریشان خوابوں اور اس کے سامنے کی تلخ حقیقت کے درمیان پھنس گئی تھی۔ یہ ایک لمحہ تھا جو وقت میں معطل تھا، تناؤ سے بھرا ہوا تھا،اور کمزوری کا گہرا احساس تھا۔

www.novelsclubb.com

خلدہ کے قدم مدھم روشنی والے راہداری میں گونج رہے تھے جب اس کا غصہ کسی ٹھوس طاقت کی طرح پھیل رہا تھا۔اس کا چہرہ غصے کے نقاب میں مڑا ہوا تھا،اور اس کے چپے ہوئے دانتوں نے اس کے ارادوں پر کوئی شک نہیں چھوڑا تھا۔ایمان، اس غضب کی معصوم وصول کنندہ، نے اپنے سینے میں اپنے دل کی دھڑکن محسوس

کی جب اس نے اپنی سوتیلی ماں کو تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ایمان کا کمرہ ایک پناہ گاہ بن گیا تھا،اس ہنگامے سے جو اکثر گھر میں پیدا ہوتا تھا۔ لیکن اب، جیسے ہی خالدہ اس کے قریب پہنچی،ایمان اس خوف سے بچ نہیں سکتی تھی جس نے اسے گھٹن کے کفن کی طرح لپیٹ لیا تھا۔وہ دیوار کے ساتھ پیچھے ہٹ گئی،اس کی چوڑی آنکھیں خالدہ کے آگے بڑھنے والی شخصیت پر جمی تھیں۔اس لمحے، ہوا تناؤ کے ساتھ موٹی تھی،اور ہال ان کے ارد گرد بند ہو گیا تھا. خالدہ کا غصہ واضح تھا اور ایمان کا خوف بھی اتنا ہی واضح تھا۔خاموشی شدید لٹکی ہوئی تھی، صرف ان کی سانسوں کی آواز سے ٹوٹی جب خالدہ نے ان کے درمیان فاصلہ بند کر دیا۔ایمان کا دل ایک دھڑکن کو چھوڑ گیا،اور اس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا کہ کیا ہونے والا ہے۔

خلدہ کی آنکھیں صدمے سے پھیل گئیں جب اس نے فرش پر بکھرے گلدان کو دیکھا۔بولتے ہوئے اس کی آواز کانپ رہی تھی،اس کی بے اعتباری واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرے ابو کی طرف سے جہیز کا تحفہ تھا،"اس نے سرگوشی کی،اس کے لہجے میں اداسی اور غصے کی آمیزش تھی۔اس گلدان کی جذباتی قدر تھی،اس کے خاندان سے تعلق تھا،اور اس کی تباہی بہت گہری تھی۔پھر اس کی نظریں ایمان کی طرف گئی،جو اس کے چہرے پر جرم اور خوف کے ساتھ قریب ہی کھڑی تھی۔خالدہ کے اندر غصہ بڑھ گیا جب اس نے اپنی سوتیلی بیٹی پر الزام لگایا،اس کی آواز تیز اور زیادہ الزام تراشی کرنے لگی۔"یہ تم نے کیا کیا؟"اس نے مطالبہ کیا،اس کی مایوسی اور مایوسی پھیل رہی ہے۔لمحہ بھر کی گرمی میں خالدہ کا غصہ اس پر حاوی ہو گیا اور بغیر سوچے سمجھے اس نے ہاتھ اٹھا کر ایک زوردار تھپڑ ایمان کے گال پر دے دیا۔

www.novelsclubb.com

ضرب کی طاقت نے ایمان کو جھنجوڑ کر چھوڑ دیا،اس کا ہاتھ فطری طور پر اس کے جلتے ہوئے گال تک پہنچ گیا۔شدید درد کو محسوس کرتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے،اور اس نے اس سسکیوں کو روکنے کی کوشش کی جس سے فرار ہونے کا خطرہ تھا۔کمرے میں ایک شدید خاموشی چھائی ہوئی تھی،دوسری صرف ایمان کی

درد کی ہلکی ہلکی آواز سے ٹوٹی تھی۔ خالدہ کا غصہ ہوا میں معلق تھا اور ایمان کے دل کا درد واضح تھا۔ یہ ایک دردناک منظر تھا، جس میں سے ایک نشان زد تھا۔

غصے کی حالت میں خالدہ کی حرکتیں اور بڑھ گئیں۔ ایمان کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر اس نے زور سے کھینچا جس سے ایمان درد سے چیخ اٹھی "کمینی میرے باپ نے دیا تھا یہ کلموہی منحوس" خالدہ اسکے بالوں کو۔ جھٹکے دیتے جبڑہ بھینچے بولی۔۔ ایمان کی آواز مدھم روشنی والے کمرے میں گونجی جو جسمانی اذیت اور اس لمحے کے جذباتی ہنگاموں سے بھری ہوئی تھی۔ ایمان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں جب اس کی سوتیلی ماں اس کے بالوں کو کھینچتی رہی "آج میں تیری جان لے لوں گی" خالدہ کراختگی سے بولی۔ ہر تکلیف دہ جھٹکا ان کے ہنگامہ خیز تعلقات کی ایک واضح یاددہانی تھی۔ کمرہ جابرانہ محسوس ہوا، جذبات کی جنگ کا میدان، کیونکہ خالدہ کے غصے کو اس کے اعمال میں ایک جسمانی راستہ ملا۔ ایمان کی آنکھوں میں درد اور مایوسی دل دہلا دینے والی تھی، رحم اور سمجھ کی خاموش التجا تھی۔ خالدہ

www.novelsclubb.com

کی گرفت مضبوط رہی اور کمرے میں تناؤ اور اضطراب کا ماحول چھا گیا۔ یہ ایک ایسا منظر تھا جس نے ان کے اختلاف کی گہرائیوں کو ظاہر کیا، جس میں چوٹ اور مایوسی کا نشان تھا۔۔۔

خالدہ کے غصے کی کوئی حد نہ تھی۔ اپنے اندھے غصے میں، اس نے اپنی گرفت ایمان کے بالوں سے اسکے گلے تک لے لی، اس کی انگلیاں ایمان کی نازک گردن کے گرد بند ہو گئیں۔ ایمان نے ہانپ لی، اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں، خلدہ کی گرفت مضبوط ہونے پر سانس لینے میں دقت محسوس کر رہی تھی۔ ایمان کے ہاتھوں نے شدت سے خالدہ کی انگلیوں پر پنجے جمائے، اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کیونکہ نائب جیسی گرفت نے اس کی سانس کی نالی کو تنگ کر دیا تھا۔ کمرہ ان کے ارد گرد بند ہوتا دکھائی دے رہا تھا، دیواریں ان کی جدوجہد کی دردناک آوازوں سے گونج رہی تھیں۔ لیکن پھر، کچھ بدل گیا۔ خلدہ کی آنکھوں میں ایک لمحہ بھر کی ہچکچاہٹ ابھری، شاید اس خطرناک راستے کا ادراک جو اس نے چنا تھا۔ اس نے

www.novelsclubb.com

اپنی گرفت قدرے ڈھیلی کی اور ایمان کو ہوا کی قیمتی سانسیں لینے کی اجازت دی۔

ایمان نے کھانس کر تھوک دیا، اس کی آنکھیں خوف اور بے اعتباری سے بھر گئیں۔ اور پھر، ایک غیر متوقع جھٹکے کے ساتھ، خالدہ نے ایمان کے گلے سے اپنی گرفت چھوڑ دی، جس کی وجہ سے وہ ایک کرسی سے ٹکرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ ایمان زمین پر گر گئی، ہوا کے لیے ہانپتی ہوئی اور اپنا گلے پر ھاتھ رکھ کر وہ اپنا تنافس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ خالدہ غصے سے بھری ہوئی وہیں کھڑی تھی، غصے کی شدت سے اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ کمرے میں ایک شدید خاموشی چھا گئی تھی جو صرف ایمان کی محنتی سانسوں سے ٹوٹی تھی۔ یہ وہ لمحہ تھا جس نے ان کے تعلقات کے تاریک ترین پہلوؤں کو ظاہر کیا، ایک پریشان کن اور تکلیف دہ ملاقات ان کی یادوں میں جڑی ہوئی تھی۔

کچھ دیر بعد ایمان کا تنافس بحال ہوا تو خالدہ نے اسکے بالوں کو جکڑ لیا اسکے گھنے خوبصورت بالوں کو اسنے اسی طرح بالوں سے جکڑتے ایمان کو اٹھایا ایمان ترفتے

اٹھنے لگی وہ کراہ رہی تھی رو رہی تھی اس اندھیر ہال میں اسکی آواز گونج رہی تھی خالدہ اسکو اپنے ساتھ گھسیٹتے لے کر جا رہی تھی اور وہ بھی خالدہ کے ساتھ چلتی جا رہی تھی خالدہ اسکے بالوں کو دبوچے اسے آگے کرتی ہے ''چل''

وہ روتے آگے ہوتی ہے خالدہ آگے وہ پیچھے۔۔۔وہ التجا کرتے بولی ''امی مجھے باہر نہیں جانا'' خالدہ نے اسے جھٹکے سے اپنے سامنے کیا اور اسکی تھوڑی کو جکڑتے اسے کرا خنگی سے آنکھیں پھاڑے لفظ چبھاتے بولی ''میں تیری ماں نہیں ہوں سمجھی''

خالدہ نے اسکے ھاتھ کو پکڑا اور لکڑی کا دروازہ کھولا کار پورچ چمک رہا تھا گاڑیاں[i] کھڑی ہوئی تھیں خالدہ اسکے بال پکڑے اسکو اپنے ساتھ لے کر جا رہی تھی۔

کبھی خوشبودار پھول اب گرتے دکھائی دے رہے تھے،ان کی پنکھڑیاں حالات کے بوجھ سے بھاری ہو رہی تھیں۔

وہ ایمان کو گیٹ کے جانب لے کر جا رہی تھی اسکے بال دبوچے ''امی مجھے ڈر لگتا ہے باہر نہیں جانا مجھے''

ایمان کی مدھم امیدوں کی آئینہ دار، ان کے متحرک رنگ پھیکے پڑ گئے تھے۔۔۔

امی باہر اندھیرا ہے مجھے مت نکالیں باہر اللہ کے واسطے چھوڑ دیں"

ایک فرشتہ نے سائے سے دیکھا، آنسو خاموشی سے زمین پر گر رہے تھے۔ دکھ میں لپٹا آسمانی وجود ایمان کے ہر قدم پر درد کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اس کی معصومیت کو گھسیٹتے ہوئے دیکھا، جیسے بے رحم ہوا میں پھنسی نازک پنکھڑی۔ فرشتے کا دل ایمان کے لیے ہمدردی سے دہل گیا، کیونکہ وہ اس کے ساتھ ہونے والے ظلم کو دیکھ سکتا تھا۔ یہ بے گناہوں کی حفاظت کے لیے مداخلت کرنا چاہتا تھا، لیکن اس کی آسمانی موجودگی خالدہ کی نظروں سے اوجھل رہی۔ اس دل دہلا دینے والے منظر کے درمیان، فرشتے نے خاموش دعا کی، اس امید پر کہ ایمان کو برداشت کرنے کی طاقت ملے گی اور اس کی آزمائشیں اسے بالآخر اس سکون اور سکون کی طرف لے جائیں گی جس کی وہ تلاش کر رہی تھی۔۔۔ جیسے ایمان کی حالت پر سب ہی افسوس کر رہے تھے جگنو

جو پہلے چھوٹے جواہرات کی طرح پھولوں کے ارد گرد رقص کرتے تھے،اب آہستہ سے حرکت کرتے ہیں،ان کی چمک دمکتی ہوئی فضا سے ماند پڑ جاتی ہے۔جیسے ہی ایمان نے اس سخت لمحے کو جھیلا،اس کے آس پاس کی دنیا نے اس کے درد کی گواہی دی۔اندھیرا آسمان اس کے اندر کی ہنگامہ آرائی کو ظاہر کرتا دکھائی دے رہا تھا،اور درختوں کے پتے ماتمی سرگوشی سے سرسراہٹ کر رہے تھے۔آس پاس کا دریا،جو عام طور پر سورج کی روشنی میں چمکتا تھا،اب خاموشی سے بہہ رہا تھا،جو ایمان کی آنکھوں میں بہنے والے آنسوؤں کا عکس تھا۔اس دل دہلا دینے والے لمحے میں،فطرت کا جوہر خود ایمان کی حالت زار سے ہمدردی کا اظہار کرتا تھا،اور یہ منظر اس معصومیت کی یاد دلانے والا تھا جو گم ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ گیٹ کے سامنے آئی اور خالدہ گیٹ کھولنے لگی۔۔ایمان رو رہی تھی خالدہ اسکی جانب اکھڑے تیوریوں سے مڑی کہ ایمان کے انسو اندر ہو گئے اور وہ سہم گئی اسکے

ہونٹ خشک ہو گئے خالدہ نے اسکے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھ کر اسکو دبایا۔۔

"چپ کر شور مت ڈال۔۔آواز نہ آئے"

پھر اسکو انگلی کے تیز ہشارے سے بولی "بس باہر نکل"

ایمان خالدہ کے ھاتھوں کی زنجیروں سے خود کو۔ چھڑوانا چار ہی تھی "امی باہر اندھیرا ہے کوئی بھی نہیں ہے"..

خالدہ نے اسکے منہ پر جارہانہ تھپڑ مارا۔۔"ماں نہیں بی بی بول مالکن بول"

وہ ڈری سی ہکلاتے آنسوؤں کے گچھوں کو بامشکل آزاد ہونے سے روکتے وہ بولی "مالکن بی بی جی"

خالدہ مسکرائی "ہاں بلکل اب بات سن میری باہر تجھے کوئی نہیں کھائے گا یہ علاقہ محفوظ ہے آج رات گھر سے باہر گزار" پھر جبڑہ بھینچے بولی "اگر تو گھر میں رہی تو میں تیرا قتل کر دوں گی"

www.novelsclubb.com

چاندنی رات کے آسمان کے نیچے، خالدہ کا چہرہ غصے سے مروڑ رہا تھا جب اس نے ایمان کو زبردستی کھلے گیٹ سے دھکیل دیا۔اور گیٹ بند کر۔دیا۔۔ایمان ٹھوکر کھا کر سڑک کے ناقابل معافی اسفالٹ پر گر گئی۔ گرنے سے اس کے جسم میں درد ہو رہا تھا، لیکن اس نے کمزوری دکھانے کی ہمت نہیں کی۔اس کے پیچھے ایک تنہا درخت پڑا تھا،اس کی شاخیں رات کی ٹھنڈی ہوا میں بدمزگی سے ڈول رہی تھیں۔ مدھم روشنی والی فٹ پاتھ کسی غیر یقینی منزل کی طرف ایک خطرناک راستے کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔اس سے پرے سایہ دار گھروں کی قطار اس دل دہلا دینے والے منظر کے خاموش گواہ بن کر کھڑی تھی۔ایمان نے اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کا ڈنک محسوس کیا، پھر بھی اس نے خالدہ کو اپنی کمزوری دیکھنے سے انکار کرتے ہوئے انہیں پلک جھپکایا۔ایمان کے دل میں مایوسی کی گہرائیوں کو آئینہ دکھاتے ہوئے ان کے ارد گرد کا اندھیرا ختم ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔وہ جانتی تھی

www.novelsclubb.com

کہ اس ویران رات میں جو کچھ بھی اس کا انتظار کر رہا ہے اس کا سامنا کرنے کے لیے اسے اپنی طاقت جمع کرنی ہو گی۔

---

جیسے ہی ایمان وہیں ٹھنڈی، ناقابل معافی فٹ پاتھ پر بیٹھی، اس کے آنسو اندھیرے میں خاموش دعاؤں کی طرح گرتے رہے۔ مایوسی کا بوجھ اس پر دباہوا تھا، جس سے وہ دنیا میں بالکل تنہا محسوس کر رہی تھی۔ اچانک رات کو کتوں کی آہ و زاری نے خوفناک خاموشی کو توڑ دیا۔ ان کی چیخیں غیر فطری تھیں، ایک دوسری دنیا کے خوف سے بھری ہوئی تھیں جس نے ایمان کی ریڑھ کی ہڈی کو کانپ دیا۔ اس نے اپنا سر اٹھایا، خوف سے اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں، اس کا گلا ایک خاموش چیخ میں سکڑ گیا تھا۔ سائے سے جانوروں کا ایک ڈھیر نکلا، ان کی آنکھیں بدتمیزی سے چمک رہی تھیں۔ ان کے دانت خنجر کی طرح چمک رہے تھے جب وہ اس پر بند ہو گئے، شکاری ارادے کے ساتھ چکر لگاتے۔ ایمان کا دل اس کے سینے

میں دھڑک رہا تھا جب اس نے کانپتے ہوئے قدم پیچھے کی طرف کیے، اس کے پاؤں ناہموار زمین پر ٹھوکر کھا رہے تھے۔ کتوں نے اس کی حرکات کا عکس دیکھا، ان کی بھونکیں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اور زیادہ خوفناک ہوتی جا رہی تھیں۔ ایمان ایک ڈراؤنے خواب میں پھنسا ہوا تھی، اندھیرا، کتے، اور اس کی اپنی مایوسی اس کے ارد گرد بند ہو رہی تھی۔ یہ ایک خوفناک اور دل دہلا دینے والا منظر تھا، جس نے اسے بے پرواہ دنیا کے سامنے بالکل بے بس محسوس کر دیا

۔ایمان کی دنیا ایک ایسے ڈراؤنے خواب میں بدل چکی تھی جس سے فرار کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اس کی آنکھیں سیدھی آگے چلی گئیں، چاندنی کی خوفناک چمک سے بچتے ہوئے تعاقب کرنے والے کتوں کی شرارتی نظروں کو منعکس کر رہی تھیں۔ ہر ایک پرجوش قدم کے ساتھ، بھاگتی ایمان کا پیچھا کر رہے تھے اس کے پاؤں پتھروں اور ملبے سے ٹھوکر کھا گئے، جس کی وجہ سے اس کی ٹانگوں میں شدید درد ہوا مگر طاقت اکھاٹی۔ کر کے وہ دوبارہ سیدھی ہوئی اور درد ہو

www.novelsclubb.com

بلائے طاق رکھتے وہ بھاگی۔ کتوں کا بھوکا پیالہ اس پر بند ہونے والا تھا،ان کی گرم سانسیں اور اس کے کانپتے ہوئے جبڑے اس کی تھرتھراہٹ سے محض ایک انچ کے فاصلے پر تھے۔ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا،اس کے دانت اس کی قمیض کے کپڑے میں دھنس رہے تھے۔وہ اپنی جلد کو کھرچتے ہوئے تیز نکات کو محسوس کر سکتی تھی،جو آنے والے خطرے کی سنگین یاد دہانی تھی۔اس کے اندر گھبراہٹ پھیل گئی کیونکہ کتے کی گرفت نے اسے نیچے کھینچنے کی دھمکی دی تھی۔ ایمان کے ہونٹوں کا رنگ اترا ہوا تھا اور اس کے گلے کو ایسا لگا جیسے وہ خود ہی بند ہو رہا ہو۔اس نے دم گھٹنے والے خوف کا مقابلہ کیا جس نے اس کے جسم کو اپنی حدوں تک دھکیلتے ہوئے اسے پیچھے چھوڑنے کی دھمکی دی۔ایڈرینالین کے ایندھن سے چلنے والی طاقت کے پھٹنے کے ساتھ،وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی،ہر ایک قدم اسے اپنے پیچھے سامنے آنے والے خوفناک منظر سے آگے لے جاتا ہے۔اس کے آس پاس کی دنیا اندھیرے کا ایک دھندلا بن گئی،اس کے دل کی دھڑکن اس کے کانوں

میں گونج رہی تھی جب وہ کتوں کے انتھک تعاقب سے بچنے کے لیے بھاگ رہی تھی۔ یہ ایک ہولناک اور دل دہلا دینے والا لمحہ تھا، تقدیر کا ایک ظالمانہ موڑ جس نے اسے بقا کی ایک بے چین جنگ میں جھونک دیا تھا۔

جیسے جیسے کتوں کے ڈھیر سے ایمان کی بے چین پرواز جاری تھی، وہ قسمت کے ایک ایسے جھٹکے سے ٹھوکر کھا گئی جو اس کی خوفناک آزمائش کا رخ بدل دے گی۔ مدھم روشنی والے فٹ پاتھ سے نکلتے ہوئے، اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں اور اس کا دل دھڑک رہا تھا، اس نے خود کو سڑک پر دور گلی کی روشنیوں کی گرم چمک میں نہاہوا پایا۔ اس کے سامنے، اندھیرے میں روشنی کی طرح، ایک نائٹ کلب کھڑا تھا، اس کی متحرک روشنیاں حفاظت کے وعدے کی طرح اشارہ کر رہی تھیں۔ درخت، ایک خاموش سنٹینل، ہمیشہ کی طرح کھڑا تھا، ایک ایسی دنیا میں مستقل مزاجی کی علامت جو ابتر ہو گئی تھی۔ نائٹ کلب کے نظارے نے ایمان کو امید کی چمک اور نئے عزم سے بھر دیا۔ کتوں کے اب بھی بھونکنے اور بند ہونے

www.novelsclubb.com

کے ساتھ، وہ کلب کی طرف بھاگی، اس کے پاؤں فٹ پاتھ پر دھڑک رہے تھے، اس کے خیالات صرف روشنی اور پناہ گاہ تک پہنچنے پر مرکوز تھے۔ جیسے جیسے وہ قریب آئی، کلب کے داخلی دروازے سے دھڑکتی ہوئی موسیقی بلند ہوتی گئی، اور متحرک ماحول نے اس کے اندر ایمان کا جذبہ بیدار کیا۔ تاہم، اس کا سفر رکاوٹوں کے بغیر نہیں تھا. کلب کے دروازوں کے باہر گارڈز مسلط کھڑے تھے، ان کی کالی وردی اندر کے جاندار منظر سے بالکل برعکس تھی۔ ایمان کے قریب آتے ہی اس کا دل دھڑکا، پس منظر میں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں اب بھی گونج رہی تھیں۔ کیا یہ محافظ اس کی نجات ہوں گے، یا وہ اس کا راستہ روکیں گے، اور اسے ڈراؤنے خوابوں کے پیک کے انتھک تعاقب کا سامنا کرنے کے لیے چھوڑ دیں گے؟ رات نے اپنی سانسیں روکی، ایمان کے دردناک سفر کے اگلے باب کے انکشاف کے انتظار میں۔

www.novelsclubb.com

ایمان مسلط محافظوں کے سامنے کھڑی تھی، اس کا سینہ مشقت کے ساتھ ہل رہا تھا، اور مایوسی اس کے آنسوؤں سے بھرے چہرے پر نقش تھی۔ کانپتے ہونٹوں کے ساتھ اس نے ان سے منت کی، "مجھے اندر جانا ہے۔" اس کے لیے، نائٹ کلب نہ صرف فرار کی نمائندگی کرتا تھا بلکہ ان ہولناکیوں سے جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ تاہم، گارڈز، ان کے تاثرات غیر متزلزل، جان بوجھ کر نظروں کا تبادلہ کرتے رہے۔ ان میں سے ایک نے بے حسی پر مبنی لہجے کے ساتھ جواب دیا، "آپ کی عمر اتنی نہیں ہے کہ یہاں آسکیں"۔ انہوں نے مختصر نظر اس کی منتشر حالت پر ڈالی، لیکن اس لمحے ہمدردی دور دکھائی دے رہی تھی۔ مایوسی نے اس کے گلے میں پنجے ڈالے، ایمان نے دم دبایا، "میں تمہیں پیسے دوں گی۔" اس کی آواز کر کھی تھی، بمشکل سنائی دے رہی تھی، جب وہ اپنی جیب میں پہنچی، اس امید پر کہ مالیاتی پیشکش ان کے فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ محافظوں نے ایک اور نظر ڈالی، ان کی ہنسی رات بھر ایک ظالمانہ مذاق کی طرح گزر رہی تھی، اور ان میں سے ایک نے

www.novelsclubb.com

اسے مسترد کرتے ہوئے کہا، "یہاں سے ہٹ جاؤ۔" ایمان کی التجائیں مزید مایوس ہو گئیں جب اس نے التجا کی، "مجھے اندر جانے دو، خدا کے لیے میری حالت پر رحم کرو۔"۔۔

افراتفری کے نائٹ کلب کے درمیان، ایمان کی دنیا ایک انتہا سے دوسری انتہا میں منتقل ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ گارڈ کی ہچکچاہٹ کی اجازت نے ایک مختلف دائرے کا دروازہ کھول دیا تھا، خوف خدا نے شائید اسکو۔ اسکی اجازت دی ''ٹھیک ہے چلی جاؤ مگر ایک جگہ جا کر۔ بیٹھ جانا'' اس نے تیزی سے اثبات میں سر کو۔ جنبش دی اور وہ محتاط لیکن پر عزم قدموں کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ ماحول نے اسے ایک طوفانی گلے کی طرح لپیٹ لیا، احساسات اور جذبات کے بھنور۔ کلب کا اندرونی حصہ ایک خوفناک سرخی مائل رنگت میں نہایا ہوا تھا، جس نے دھڑکتے ہوئے ڈانس فلور پر ایک حقیقی چمک کاسٹ کیا۔ سرخ روشنیاں آگے پیچھے جھوم

رہی تھیں، جس سے سائے اور روشنی کے غیر متزلزل نمونے پیدا ہو رہے تھے جو خوشی کے ساتھ ہم آہنگی میں رقص کرتے نظر آتے تھے۔ موسیقی، اونچی آواز میں گانا، اور رقاصوں کی پرجوش توانائی کا کیکوفونس امتزاج زبردست تھا۔ یہ ایسا ہی تھا جیسے ہوا پرجوش و خروش کے برقی رو سے چارج کیا گیا ہو۔ اس سب کی سراسر شدت سے ایمان کے حواس متاثر ہوئے تھے۔ ہجوم کے درمیان، اس نے ڈی جے پر آنکھیں بند کر لیں، جو اس حسی طوفان کا مرکز ہے۔ پاگل پن کی سرحدوں کے ساتھ جوش و خروش کے ساتھ، وہ گرم پین پر مرغ سے مشابہت رکھتا تھا، اپنے ساؤنڈ سسٹم کے نوبس اور سوئچز کو بڑی تدبیر سے جوڑتا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں کیسٹ غصے سے گھوم رہی تھی، رات کی تال کو ترتیب دے رہی تھی، جبکہ اس کا جسم دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو رہا تھا۔ جیسے ہی ایمان نے اس غیر حقیقی دنیا میں مزید قدم بڑھایا، اس نے بار کے ساتھ ہی اپنی پناہ گاہ تلاش کی۔ وہ وہیں جھک گئی، آنکھوں سے چھپی، پھر بھی اس کے سامنے کھلنے والے تماشے کا واضح نظارہ تھا۔

www.novelsclubb.com

بار ٹینڈر، ایک خاموش پرنسپل، اس کی موجودگی سے غافل، مکینیکل درستگی کے ساتھ سرپرستوں کو مشروبات پیش کرتا تھا۔ اس پوشیدہ مقام سے، وہ ڈانس فلور پر انسانیت کے کلیڈوسکوپ کا مشاہدہ کر سکتی تھی، لوگ موسیقی اور جذبے کے سحر میں گم تھے۔ ان کی نقل و حرکت خوشی، غم اور آرزو کی ایک مسحور کن سمفنی تھی، اس دنیا کی ایک پُرجوش یاد دہانی جس سے وہ لمحہ بہ لمحہ بچ گئی تھی۔ اس کے ہونٹوں سے سکون کی ایک سانس، جو تقریباً بے لگام دھڑکنوں سے ڈوب گئی تھی۔ اس غیر متوقع پناہ گاہ میں، ایمان کو سکون ملا، ان ہولناکیوں سے جو اس کا تعاقب کر رہی تھیں.....

www.novelsclubb.com

ایمان نے اپنے ارد گرد کا منظر کشش اور بے اعتنائی کی آمیزش سے دیکھا۔ ڈانس فلور پر موجود لڑکیوں نے مغربی طرز کے کپڑے پہن رکھے تھے جو ان کے جسموں سے چمٹے ہوئے تھے، ان کی حرکات خوبصورت اور بے روک ٹوک تھیں۔ وہ تال

پر جھوم رہیں تھیں ان کی ہنسی متعدی تھی، اور ان کے ہاتھ میں شراب کے گلاس تھے، جیسے یہ دنیا کی سب سے فطری چیز ہو۔ دھڑکتی ہوئی موسیقی اور مدھم روشنی کی رغبت کے اس دائرے میں، تمام اصول معدوم ہوتے دکھائی دے رہے تھے، اور ایمان نے خود کو اس رات کی دنیا کے دھارے میں ڈوبا ہوا پایا۔ جیسا کہ اس نے ریویلرز کا مشاہدہ کیا، ایسا لگتا تھا جیسے اسے ایک مختلف حقیقت کی طرف لے جایا گیا ہو۔ نائٹ کلب ایک پناہ گاہ بن گیا جہاں ایک لمحہ بھر کے لیے اسے ایسا لگا جیسے وہ اس سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دائرے میں، جہاں حدیں دھندلی تھیں، ایمان رقص کرنے لگی، اس کا جسم موسیقی کے ساتھ تال میں چل رہا تھا، اس کی فکریں عارضی طور پر بھول گئیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس رات کی زندگی کے بالکل دل میں پرورش پا چکی تھی۔ کلب جانے والوں سے ناواقف، ایمان نے اپنے خوفناک وجود سے بچنے کا راستہ تلاش کر لیا تھا۔ دن کی روشنی کے اوقات میں، وہ بڑی تدبیر سے غیر مشکوک سرپرستوں کے تجوریوں سے پیسے نکالتی تھی، اس کی مہارتیں کمال

www.novelsclubb.com

تک پہنچ جاتی تھیں۔ کوئی بھی اس خاموش لڑکی پر شک نہیں کرے گا جو سائے میں چھپی تھی۔اس کے حاصل کردہ پیسوں سے، وہ احتیاط سے محافظوں کو ادائیگی کرتی، ہر رات کلب میں اپنی پناہ حاصل کرتی۔ یہ زندہ رہنے کی ایک رسم بن گئی، ایک غیر بیان کردہ معاہدہ جس نے اسے اپنے ماضی کی ہولناکیوں سے بچنے اور نائٹ کلب کے متحرک افراتفری کے درمیان اپنی راتیں گزارنے کی اجازت دی۔ صبح کے وقت، جیسے ہی سورج کی روشنی گھر کی کھلی کھڑکیوں سے آتی تھی، وہ اپنے سکون کا لمحہ پاتی تھی۔ یہ اس اندھیرے کے بالکل برعکس تھا جس میں وہ رات کو رہتی تھی، ایک ایسا وقت جب وہ آرام کر سکتی تھی اور ٹھیک ہو سکتی تھی، سورج کی تپش کی گرمی میں ٹہل رہی تھی۔ یہ دوہری زندگی، سائے اور سورج کی روشنی کے درمیان ایک نازک توازن نے ایمان کو ایک ایسی دنیا میں جانے کی اجازت دی جو کبھی اس کا ڈراؤنا خواب تھا، اب اس کی پناہ گاہ تھی۔

ایک رات

www.novelsclubb.com

نائٹ کلب کے مدھم روشنی والے کونے میں، مائیز کے ساتھ ایمان کی گفتگو ایک لائف لائن میں بدل گئی۔ وہ اپنی روح کی گہرائیوں میں اترے، کہانیاں، خواب اور خوف بانٹتے رہے۔ موئز، ایک باقاعدہ سرپرست جس نے اس میں ناقابل فہم دلچسپی لی تھی، صرف ایک دوست سے زیادہ بن گیا۔ وہ ایک ایسی دنیا سے اس کا تعلق بن گیا جس کے خیال میں وہ ہمیشہ کے لیے کھو چکی تھی۔ ان میں سے ایک دل بہلانے والی گفتگو کے دوران ہی موئیز نے ایمان کو ایک غیر متوقع پیشکش کی: اس کلب کے لیے ایک رکنیت کارڈ جو اس کی پناہ گاہ بن گیا تھا۔ پلاسٹک کا یہ چھوٹا ٹکڑا اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، جو ایک ایسی کمیونٹی میں قبولیت کی علامت ہے جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ دل سے اثبات کے ساتھ، اس نے کارڈ قبول کر لیا، اس کی آنکھوں سے تشکر کی جھلک چھلک رہی تھی۔ جیسے ہی اس کی راتیں کلب کے دھڑکتے دل میں گزرتی رہیں، ایمان ایک تبدیلی سے گزری۔ وہ اپنے بالوں سے شروع ہونے والی اپنی پرانی شناخت کو بہانے کے لیے پر عزم تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لمبے، الجھے ہوئے تالے جو درد اور کمزوری کا باعث تھے اب نہیں رہے۔ کبھی کبھی اس نے عملی، چھوٹے بال کٹوانے کا انتخاب کیا، جب کہ دوسری بار، اس نے وِگ عطیہ کیے جس نے اسے مکمل طور پر ایک مختلف شخص میں بدل دیا۔ اس کے اپنے بالوں کے ساتھ اس کا تعلق حقارت کا تھا۔ اس نے اس ماضی کی مستقل یاد دہانی کے طور پر کام کیا جو وہ پیچھے چھوڑنا چاہتی تھی، اور وہ اس ماضی کو دور رکھنے کے لیے بڑی حد تک جانے کو تیار تھی۔ ایمان کے سفر پر گہرے اندھیرے چھائے ہوئے تھے، اور ایسے لمحات بھی آئے جب اس کے ماضی کا وزن اور اس کے شیطانوں کے انتھک تعاقب نے اسے مایوسی کے دہانے پر دھکیل دیا۔ اس کے خیالات اکثر اس سب کو ختم کرنے کے خیال سے بھٹک جاتے تھے، لیکن اس کے نازک دل اور نائٹ کلب میں ملنے والی امید کی دھندلی چمک نے اسے آخری، ناقابل واپسی قدم اٹھانے سے روک دیا۔ وہ اس جھلک سے چمٹی ہوئی تھی، جو اس کے وجود کے تانے بانے میں بُنی ہوئی بقا کا ایک کمزور لیکن غیر متزلزل دھاگہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس پیچیدہ اور اکثر تکلیف دہ وجود کے درمیان، ایمان نے موئیز کے ممبر شپ کارڈ کو اس طرح قدر کی نگاہ سے دیکھا جیسے یہ کوئی قابل قدر آثار ہو۔ یہ اس کی لچک کا ثبوت تھا، ایک ایسی دنیا میں روشنی کا ایک چھوٹا سا مینار جو کبھی سائے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ہر بار جب اس نے کلب کے داخلی دروازے پر وہ کارڈ پیش کیا تو یہ ایک اعلان تھا کہ اس کا تعلق، اگرچہ رات صرف چند گھنٹوں کے لیے، اس دنیا سے ہے جس نے اسے زندگی کی لکیر پیش کی تھی جب اسے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی

---

ایک عام دن اسلام اباد کے سیکٹر؛ جی ٹین میں

،ایمان نے خود کو فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے پایا، اس کے ارد گرد کی دنیا زندگی سے بھری ہوئی تھی۔ اس کے دائیں طرف، گھروں کی قطاریں سنٹینل کی طرح کھڑی تھیں، اپنے رازوں کی حفاظت کر رہی تھیں، جب کہ اس کے بائیں طرف، ایک دو

طرفہ سڑک گاڑیوں کی مسلسل حرکت سے گونج رہی تھی۔اوپر، فٹ پاتھ پر، پیدل چلنے والے اپنے روزمرہ کے راستوں پر تیزی سے بھاگتے تھے، کچھ چنچل سپرنٹوں کو توڑتے تھے، جب کہ دوسرے قریبی میدانوں میں اپنے اپنے تعاقب میں مگن رہتے تھے۔ جیسے ہی ایمان آگے بڑھی، شہر کی گہما گہمی نے اسے گھیر لیا—کاروں کا ہارن بجانا، پیدل چلنے والوں کی چہچہاہٹ، اور دور دور تک کھیلتے بچوں کی گونج۔ یہ ایک عام دن تھا، اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے شہری منظر نامے پر تشریف لے جانے والی ایک اور گمنام شخصیت۔ تاہم، اس کے دنیاوی سفر نے اچانک، دل کو روک دینے والا موڑ لیا جب ہوا تشدد کی آوازوں سے چھید گئی۔ چیزوں کی تیز تصادم اور گرجنے والی آوازوں نے دوسری صورت میں عام دوپہر میں خلل ڈال دیا۔ ایمان کی جبلت تیز ہو گئی، اور اس نے اپنی نظریں آگے کر دیں، اس کا دل اس کے سینے میں دھڑک رہا تھا۔ اس کے سامنے جو کچھ پڑا وہ ایک ایسا منظر تھا جس پر اسے یقین نہیں آتا تھا کہ وہ دن کی روشنی میں سامنے آ رہا تھا۔ اس

www.novelsclubb.com

ہلچل والے شہری پس منظر کے درمیان افراتفری پھیل گئی تھی۔لوگ اپنی کاریں چھوڑ کر اضطراب کے منبع کی طرف بھاگ رہے تھے۔وہ ہر سمت سے انڈیل رہے تھے، جیسے کسی ناقابلِ مزاحمت قوت نے کھینچا ہو۔ایمان کی آنکھیں حیرانی اور حیرت سے پھیل گئیں۔وہ تصادم کی اصل نوعیت کا اندازہ نہیں لگا سکی، لیکن اس کی شدت واضح تھی۔روزمرہ کی دنیا کے اچانک خلل نے ماحول میں ایک تجسس اور تناؤ کی ہوا داخل کر دی تھی۔یہ ایک ایسا منظر تھا جس نے عام لوگوں کے سکون کی نفی کر دی،ایمان کو اپنی جگہ پر جما دیا،واقعات کے اس غیر متوقع موڑ کا محض ایک تماشائی

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کے

سیکٹر جی ۱۰ کی سڑکوں پر پھیلی افراتفری کے -

درمیان، ایمان کی نظریں دل کو چھونے والے واقعے پر جمی ہوئی تھیں۔ ایک عورت، اس کا چہرہ تھکن اور مایوسی کی لکیروں سے جڑا ہوا، زمین پر بیٹھی، پڑھنے میں مشغول تھی۔ وہ شہری ہنگامے کے درمیان تحریری الفاظ میں تسلی ڈھونڈتے ہوئے اپنی ہی دنیا میں کھوئی ہوئی دکھائی دی۔ تاہم، پرسکون کی اس جھلک کو ایک نوجوان لڑکی نے پرتشدد طریقے سے توڑ دیا، اس کی آواز تیز اور اصرار تھی کیونکہ اس نے ہر اس شخص کو پکارا جو سنتا تھا۔ اس نے عورت کے کانپتے ہوئے ہاتھوں کو اور پھر بالوں کو پکڑا اور اسے ناقابل معافی فرش پر کھینچ لیا، اس کی حرکات بے ترتیب اور بزدلانہ تھیں۔ ایمان، اپنی جگہ پر جمی ہوئی، اس تکلیف دہ منظر کو دل سے دیکھ رہی تھی جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ایک دھڑکن کو چھوڑتی تھی۔ لڑکی کی حرکتیں ناقابل فہم تھیں، اس کا جوش اسے عورت کو زمین سے رگڑنے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ عورت، بے بس اور بوسیدہ، سڑک پر پھیلی ہوئی تھی، اس کی پراگندہ شکل

www.novelsclubb.com

مصائب کی داستان سنا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر ایمان کا دل دکھ گیا، مداخلت کی خواہش اور فالج کے درمیان پھٹ گیا

وہ لڑکی روہنسا سی سب کو مخاطب کو کرتے بولی تھی ''میرے ماں باپ کے راستے جدا ہو گئے میری نے شادی کر لی اور وہ اپنی زندگی کی عیش و عشرت میں مگن ہو گئ اور میرے باپ نے''

اس نے اس عورت کو۔ جبڑہ بھینچ کر دیکھا نفرت سے ''اِسے۔۔۔۔۔!!! میں کسی چکی میں دانے کی طرح پستی رہی میرا بچپن اس عورت نے تباہ کر دیا کبھی ڈنڈوں سے زرب لگاتی تو کبھی اپنے بچوں سے پٹواتی اس عورت نے میری تربیت تک نہ کی اور آج اگر میں نے اپنی ضروریات کے لئے اپنے باپ کی جیب سے پیسے نکال لیئے تو کیا ہو گیا'' اسکی آواز میں شکوہ تھا درد تھا اسکی آواز کانپ رہی تھی اسکا۔ تنافس بھی پھولا ہوا لگتا تھا ''کیا میرے باپ کے پیسوں پر میرا حق نہیں میرے باپ نے ساری زندگی مجھے دھتکارے رکھا اپنی اس بیوی کی وجہ سے مجھے ہمیشہ دیوار کے

ساتھ لگائے رکھا۔۔۔"وہ،روتے بولی اسکے آنسو ایسے نکل رہے تھے جیسے برسوں بعد قید خانے سے آزاد ہوئے ہوں "بچے پیار کے بھوکے ہوتے ہیں اگر تھوڑی بہت توجہ مجھے مل جاتی تو کیا چلا جانا تھا کیا میرا حق نہ تھا اپنے پیار پر"

پھر اسنے اس عورت کو دیکھا اور اسکے بال پکڑ کر انکو جھنجھوڑا اور لفاظی چبھاتے بولی "آج میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے آج میں اسکو نہیں چھوڑوں گی وہ لڑکی اب اس عورت پر جھکی اور اس پر چڑھائی کر دی کہ ہنگامے میں ایک شور ہوا

اسکا باپ بھائی بہنیں اسکو پیچھے کر رہے تھے مگر وہ اس عورت کے اوپر سے اٹھ تک نہ رہی تھی۔۔۔اب کیا پتا کہ کیا ہوا وہ بچ گئی یا نہیں ایمان کے کانوں یہ الفاظ گڈ مڈ ہو رہے تھے آوازیں بھی ہوا میں تحلیل ہو تیں اسے محسوس ہو رہی تھیں وہ اپنی ہی سوچوں میں سیدھی جا رہی تھی

---

--

ایمان کامن روم میں داخل ہوئی جو خالدہ اور جتوئی دونوں کا تھا، فضا تناؤ اور رازداری سے بھری ہوئی تھی۔ دروازہ اس کے پیچھے آہستہ سے ٹکرا رہا تھا جب اس نے اسے انتہائی احتیاط سے بند کیا تھا، اس کے اعمال کا وزن ہوا میں بہت زیادہ معلق تھا۔ اس کا ہر قدم نیم روشن کمرے میں گونجتا دکھائی دیتا تھا، جیسے دیواریں ہی اس کے خفیہ مشن سے وابستہ ہوں۔ ایک محتاط ہاتھ سے وہ پردے کو بند کرنے کے لیے آگے بڑھی اور سورج کی تپتی آنکھوں سے کمرے کو کاٹ دیا۔ باہر کی دنیا غائب ہو گئی، اندر صرف مصنوعی روشنی کی مدھم چمک رہ گئی۔ یہ کمرے کی معمول کی ہلچل کے بالکل برعکس تھا، اور کسی بھی قسم کی موجودگی کی عدم موجودگی نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو کانپ دیا۔ الماری کی طرف جاتے ہی ایمان کا دل اس کے سینے میں دھڑک رہا تھا، اس کی انگلیاں امید اور اضطراب کے آمیزے سے کانپ رہی تھیں۔ وہ بخوبی جانتی تھی کہ وہ کیا ڈھونڈ رہی تھی—وہ لاکر جس میں راز رکھے

www.novelsclubb.com

ہوئے تھے جن سے پردہ اٹھانے کی ضرورت تھی۔جب اس نے پاس ورڈ داخل کیا تو اس کی سانسیں تیز ہو گئیں،تالے کے کلک کرنے کی آواز کسی ناگوار سرگوشی کی طرح کھل گئی۔جب اس نے لاکر کھولا تو اس کے چہرے پر ایک لمحاتی مسکراہٹ پھیل گئی، جس سے فائلوں کا ذخیرہ اور کافی رقم ظاہر ہوئی۔اس کی انگلیاں کرنسی کے اوپر چر رہی تھیں، لیکن جیسے ہی اس نے اسے پکڑنے کی کوشش کی، وہ درمیانی ہوا میں جم گئی۔ایک ٹھنڈک کا احساس اس کی ریڑھ کی ہڈی کو رینگنے لگا،اور اس کا دل اس کے سینے میں دب گیا تھا۔اپنے پیچھے سے غصے اور شک سے ٹپکتی خالدہ کی بے ساختہ آواز سن کر ایمان کی نبض تیز ہو گئی۔کشیدہ خاموشی ٹوٹ گئی اور کمرے کو ایسا لگا جیسے اس کے گرد ایک جال بند ہو گیا ہو۔رنگے ہاتھوں پکڑی گئی، وہ جمی ہوئی کھڑی تھی،اس کی پیٹھ کھلے لاکر کی طرف تھی،دریافت کا وزن ہوا میں بھاری تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے کراہتگی سے آنکھیں مینچی لیں اسنے جبڑہ بھینچ خالدہ لمبے ڈگ بھرتے اسکے جانب آرہی تھی "کافرہ؛یہودن'شیطانیہ"

وہ ایمان کے جانب آئی اسنے ایمان کے بال جکڑے مگر ایمان کی وِگ نیچے گر گئی یہ دیکھ خالدہ مبہوت ہوئی ایمان کی سیاہ جالی دار ٹوپی اسکے بالوں کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔ایمان مسکرائی۔۔اسکی مسکراہٹ دیکھ خالدہ۔مزید مشتعل ہوئی خالدہ نے ایمان کی گُدی سے اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی ایمان نیچے جھکی سی تھی اور خالدہ اسے اپنے ساتھ لے کر جارہی تھی۔۔۔۔

ہال کے سخت اور ناقابل معافی ماحول میں، کوڑے مارتے ہوئے گوشت کی تیز بازگشت ہوا میں گونج رہی تھی۔خالدہ کی جوان بیٹیاں ایک طرف کھڑی تھیں، ان کی مسکراہٹیں اس دردناک رسم سے ایک ناگوار واقفیت کا اشارہ دے رہی تھیں۔وقت نے اپنا دھارا چلایا تھا،اور ایمان قائم ودائم رہی،اس کی لچک اٹوٹ رہی۔دوسری طرف خالدہ،اپنے عذاب کے انتھک شکاری سے دنگ رہ گئی،

پریشان دکھائی دی۔ایمان کے لیے،ان مار پیٹ کے برسوں نے اس کی روح کو مدھم نہیں کیا تھا۔اس کے بجائے،انہوں نے اس کے اندر ایک غیر متزلزل طاقت بنائی تھی۔وہ مشکلات کا سامنا کرنے میں ماہر ہو چکی تھی،اس کا عزم اس پر پڑنے والی تکلیف کے باوجود غیر متزلزل تھا۔جیسے ہی سیکنڈ کی ٹک ٹک ہوئی، جتوئی کمرے میں داخل ہوا،اس کی نظریں ایمان پر پڑی،جو اسے پڑھنے میں مگن دکھائی دے رہی تھی-ایک ایسا نظارہ جس کا وہ عادی ہو چکا تھا۔اسے کم ہی معلوم تھا کہ آج ایمان کا پڑھنا محض تنہائی کا حصول نہیں تھا۔یہ ایک حسابی عمل تھا،ایک جرات مندانہ چوری کا احاطہ جو اس نے ترتیب دیا تھا۔اس کی چوری کا مقصد اب خالدہ کے قبضے میں تھا،جو خود ایمان کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔اس بظاہر تاریک منظر نامے میں،ایمان کی باطنی طاقت اور عزم چمک اٹھی وہ اپنی ذہانت اور لچک کو اپنے طاقتور ترین ہتھیاروں کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اپنے وجود کے تاریک ترین گوشوں میں گھومنے پھرنے کی ماہر بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے عزم کو توڑنے کی انتھک کوششوں سے خالدہ کے ہاتھ پھٹے اور زخم اس کے اطراف میں لٹک گئے۔اس کی نظریں ایمان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ بے اعتنائی اور مایوسی سے بھری ہوئی نظر تھی۔اُس نے جو عذاب دیا تھا اُس میں سے کسی کا بھی ایمان کی غیر متزلزل روح پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ایمان اُس کے سامنے کھڑی تھی جو اٹل طاقت کی تصویر تھی۔اس کی آنکھیں، جو کبھی نرم اور ڈرپوک تھیں، اب ایک شدید عزم کے ساتھ جل رہی تھیں۔اس پر جو درد ہوا وہ اس کے غیر متزلزل عزم کا محض ایک پس منظر تھا۔وہ ایک ایسی قوت بن چکی تھی جس کا حساب لیا جائے، مصیبت کے وقت لچک کی علامت۔خالدہ نے چونک کر ایمان کو گھور کر دیکھا تو صاف ظاہر تھا کہ اس نے ایمان کی طاقت کی گہرائیوں کو کم سمجھا تھا۔اس کی روح کو توڑنے کی ہر کوشش نے صرف ایمان کے دل کے گرد قلعے کو تقویت بخشی تھی۔یہ انسانی روح کی طاقت کا ثبوت تھا، ایک ناقابل تسخیر قوت جس نے ظلم اور ناانصافی کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔مصائب کے عالم میں

www.novelsclubb.com

ایمان کی غیر متزلزل موجودگی نے اس کی لچک کی ایک واضح تصویر پیش کی۔ یہ ایک یاد دہانی تھی کہ تاریک ترین دور میں بھی وہ لوگ تھے جو عذاب سے اوپر اٹھ سکتے تھے، ان کی طاقت سائے کے درمیان امید کی کرن کی طرح چمکتی تھی۔

کمرے کے گھٹن زدہ ماحول میں تناؤ طوفانی بادلوں کی طرح لٹکا ہوا تھا جو اپنا غصہ اتارنے کے لیے تیار تھا۔ غصے اور مایوسی کی وجہ سے خالدہ نے ایمان پر ایک بار پھر ہاتھ اٹھائے۔ ایک تیز اور غیر متوقع حرکت کے ساتھ، ایمان نے خالدہ کے اٹھائے ہوئے ہاتھ کو نائب کی طرح گرفت میں لے لیا، اس کی آنکھیں اس شدت سے جل رہی تھیں جو اس کے اذیت دینے والے کی روح کو چھیدنے لگتی تھیں۔ خالدہ کا جھٹکا واضح تھا، اس کا ہاتھ درمیان میں ہوا میں معلق تھا، ایمان کی نئی طاقت کے سامنے بے اختیار تھا۔ اس نے ایمان کو گھور کر دیکھا، اس کا اپنا غلبہ بکھر گیا، اس کے چہرے پر بے اعتمادی اور خوف کی آمیزش چھائی ہوئی تھی۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا

جوان کے تعلقات کی حرکیات کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گا۔ کمرے کے کونے میں جتوئی، جواب تک ایک غیر فعال مبصر تھا، اپنے جوڑے ہوئے بازوؤں سے اپنے سینے کو ڈھانپے، اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے سامنے کا منظر اس کی توقعات کے خلاف تھا، اور ایمان کی تبدیلی کو دیکھنے کے صدمے نے اسے بے ہوش کر دیا۔ یہاں تک کہ ایمان کی سوتیلی بہنیں، جنہوں نے اپنی ماں کو ایمان پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے تفریح کے ساتھ دیکھا تھا، اپنی مسکراہٹیں کھو بیٹھیں۔ ان کے چہروں پر حیرت اور بے یقینی کی آمیزش تھی، جیسے ان کے نیچے کی زمین ہی سرک گئی ہو۔ اس بھرے ہوئے ماحول کے درمیان، ایمان کی آواز، جو ابلتے ہوئے غصے اور ایک نئے عزم سے بھری ہوئی تھی، خاموشی سے کٹ گئی۔ اس نے خالدہ کو مخاطب کیا، اس کے الفاظ اس کی غیر متزلزل روح کا اعلان اور اس کے اذیت دینے والے کے بے اثر ہونے پر ایک لطیف جھٹکے۔

"اب تمھاری مجھے توڑنے کی کوششیں پہاڑ کے خلاف ہوا کے جھونکے کے سوا کچھ

www.novelsclubb.com

نہیں ہیں۔"ایمان نے اپنی آواز میں اٹل ہوتے ہوئے کہا۔"میں مضبوط ہو گئی ہوں، خالدہ۔میرے غیر متزلزل جذبے کا مجسمہ بننے کے لیے تیرا شکریہ۔"

کمرہ تناؤ سے گونج اٹھا،ایک خاموش اعتراف کہ کچھ بدل گیا ہے،اور ایمان ایک ایسی قوت کے طور پر ابھری ہے جس کا حساب لیا جائے۔طاقت کی تبدیلی واضح تھی، جس نے موجود ہر شخص کو اس نئی طاقت کے اثرات سے دوچار کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

اس نازک لمحے میں، ایمان کا ایک زبردست قوت میں تبدیل ہونا اپنے عروج کو پہنچ گیا۔ ایک تیز اور حسابی حرکت کے ساتھ، اس نے خالدہ کے ہاتھ مروڑ دیے، جس سے وہ درد سے چیخنے لگی، پھر اسے زبردستی زمین پر گرا دیا۔ یہ ایمان کی نئی طاقت کا شاندار ثبوت تھا۔ جیسے ہی خالدہ نے سانس لی، اس کا جسم ناقابل معافی فرش پر پھیل گیا، ایمان نے اسے بٹھایا، انگلیاں خالدہ کے گلے میں لپٹی ہوئی تھیں۔ کمرہ ایک سرد خاموشی سے بھرا ہوا تھا، جو خالدہ کے ہونٹوں سے نکلنے والی ہوا کے لیے بے چین ہانپوں سے ٹوٹا تھا۔ زندگی اس کے اندر سے گھٹتی جا رہی تھی اور وہ ایمان کی بے لگام گرفت کے نیچے لرز رہی تھی۔م

www.novelsclubb.com

اس چارج شدہ لمحے میں، کمرہ ایمان کے ارد گرد بند ہوتا ہوا لگ رہا تھا، پانچ فٹ پانچ انچ کی لڑکی، جس نے پانچ فٹ دس انچ پر کھڑی خالدہ کی بلند و بالا شخصیت پر فتح

حاصل کی تھی۔ایمان کی طاقت کی جرات نے ان لوگوں کی امیدوں کو چکنا چور کر دیا جنہوں نے اس کی تبدیلی کا مشاہدہ کیا تھا

۔جتوئی آخر کار اپنی بے وقوفی سے بیدار ہو کر ایمان کی طرف بڑھ گیا۔اس کی جبلت نے اسے بتایا کہ اسے خالدہ کو اس لڑکی کی مسلسل گرفت سے آزاد کرنے کی ضرورت ہے جو کبھی اسے ڈر کر رہتی تھی

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟اسے جانے دو!"اس نے مطالبہ کیا،صدمہ اور بے اعتمادی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔ایمان کی توجہ خالدہ پر جمی ہوئی تھی،اس کی آنکھیں جلنے کی شدت سے جل رہی تھیں۔"آج کا دن ہے خالدہ۔میں سارے حساب چھٹے کر دوں گی۔"اس نے اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کی آواز سے غصہ ٹپکا۔خالدہ اپنی سانسیں پکڑنے کے لیے تڑپتی ہوئی بولی،"ایمان،یہ پاگل پن بند کرو!"اس کے الفاظ میں حیرت اور دہشت کی آمیزش تھی،جب وہ اپنے اعمال کے نتائج سے دوچار تھی۔

جتوئی کی جبلت نے اسے بتایا کہ اسے خالدہ کو اس لڑکی کی بے لگام گرفت سے آزاد کرنے کی ضرورت ہے جو کبھی اس کا شکار ہو چکی تھی۔ لیکن ایمان نے، غصے اور انتقام کے زبردست امتزاج سے بے نیاز ہو کر جتوئی کو ڈانٹا اور اسے ایک ایسی طاقت سے دور دھکیل دیا جس نے اسے ٹھوکریں کھاتے ہوئے پیچھے چھوڑ دیا، اور ایک قریبی صوفے سے ٹکرا گیا۔

جو خالدہ کو بچانے آرہا۔ تھا "تجھے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، خالدہ،" اس نے جواب دیا، اس کا غصہ بے قابو تھا۔ کمرہ اس بلند و بالا شوڈاؤن کا گواہ تھا، ہر مکالمے کا تبادلہ غصے اور حیرت سے بھرا ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جو ان تمام لوگوں پر ایک انمٹ نشان چھوڑے گا جنہوں نے ایمان کی تبدیلی کا مشاہدہ کیا تھا، یہ ایک واضح یاد دہانی ہے کہ کبھی کبھی، شکار فاتح بن سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی توجہ خالدہ پر جمی ہوئی تھی،اس کی آنکھیں جلنے کی شدت سے جل رہی تھیں۔آج وہ دن تھا جب وہ خالدہ کی طرف سے دیے جانے والے ہر درد اور اذیت کو پورا کر دے گی۔کمرہ اس شوڈاون کی گواہی دے رہا تھا،بہت ہی دیواریں منظر عام پر آنے والے ڈرامے میں بند ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔خالدہ،اس کی سانسیں بھاری اور چیتھڑے ہوئے،زمین پر پھیلی ہوئی تھیں،اس کے اعمال کے نتائج اب اسے ستانے کے لیے واپس آرہے ہیں۔اس کے ساتھ ہی جتوئی صوفے کے پاس بیٹھ گیا،اس کا بے اعتنائی اس کی چوڑی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایمان اتنی طاقتور قوت بن کر ابھرے گی،اور اب،اس نے بھی خود کو اس غیر متوقع طاقت کی کشمکش کے بھنور میں پھنسا ہوا پایا۔اس کمرے میں ایمان کا غلبہ ناقابل تردید تھا،جو اس کی لچک اور نئی طاقت کا ثبوت تھا۔یہ ایک ایسا منظر تھا جو ان تمام لوگوں پر ایک انمٹ نشان چھوڑے گا جنہوں نے

www.novelsclubb.com

اس کی تبدیلی کا مشاہدہ کیا تھا، یہ ایک واضح یاد دہانی ہے کہ بعض اوقات، شکار فاتح بن سکتا ہے۔

ایمان نے خالدہ پر اپنی گرفت چھڑائی اور آہستہ آہستہ اپنے قدموں پر اُٹھ کھڑی ہوئی، اس کی آنکھیں گہری اور بے جا حقارت سے بھری ہوئی تھیں۔ اس نے نظریں جھکا کر خالدہ کی طرف دیکھا، جو سانس لینے کے لیے ہانپ رہی تھی، اس کا چہرہ درد اور بے اعتباری کی آمیزش سے بکھر گیا تھا۔ یہ ایک لمحہ تھا جس میں تناؤ کا الزام تھا، طاقت کا توازن بلاشبہ بدل گیا۔ ایک پر سکون لیکن کٹے ہوئے لہجے کے ساتھ، ایمان نے اپنی وارننگ دی، اس کی آواز اختیار سے بھری ہوئی تھی، "میں تمہیں مار کر اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتی۔" اس کے الفاظ ہوا میں معلق تھے، ایک درپردہ دھمکی جسے خالدہ نظر انداز نہیں کر سکتی تھیں۔ خالدہ، اب بھی ایمان کے جسمانی اور زبانی حملے کے صدمے سے دوچار تھی، کھانسی اور تھوک رہی تھی، اس کے اعمال کا وزن اس پر گرا تھا۔ اس کے تاثرات ذلت، غصے اور بڑھتے ہوئے

www.novelsclubb.com

احساس کا ایک ہنگامہ خیز امتزاج تھے کہ اس کا ایک بار مطیع ہونے والا شکار ایک غیر متزلزل قوت بن گیا تھا جس کا حساب لیا جائے۔ کمرہ تناؤ میں ڈوبا رہا، خاموشی صرف خالدہ کی پھٹی پھٹی سانسوں اور ایمان کی تنبیہ کی گونج سے ٹوٹی۔ یہ ایک تعطل تھا جو ان کے درمیان کی حرکیات کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گا، جس سے خالدہ کو اس کے انتھک ظلم کے نتائج پر غور کرنا پڑے گا۔

---

شدید تصادم کے نتیجے میں، کمرہ معمول کی ایک بے چین جھلک بن گیا۔ ایمان کے سامنے کھڑا جتوئی نے غصے اور بے اعتنائی کی آمیزش سے اپنی نظریں اس پر جمائے رکھی۔ خالدہ صوفے پر لیٹی ہوئی تھیں، اس کی بیٹیاں اس کی دیکھ بھال کر رہی تھیں، اس کی تکلیف کو کم کرنے کے لیے پانی پیلاتیں اور اسکی مالش کر رہی تھیں۔ جتوئی اپنا غصہ مزید قابو میں نہ رکھ سکے اور دانت پیستے ہوئے بولا، "تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے ساتھ ایسا سلوک۔ کرنے کی" ایمان نے اپنے غیر متزلزل عزم کے ساتھ اس کے غصے کا مقابلہ کیا، اس کی آواز اس کے عزم کا وزن رکھتی تھی۔

"مجھ میں ہمت ہے،"اس نے مضبوطی سے جواب دیا،"وہ ہمت ہے جو مجھے اپنے لیے لڑنے پر مجبور کرتی ہے۔اگر کوئی سمجھتا ہے کہ میں کمزور ہوں تو وہ غلط سمجھتا ہے کیونکہ میں کمزور نہیں ہوں۔"

پھر وہ جتوئی کو حکارت سے اوپر سے نیچے تک دیکھتے بولی"اور اگر میں کبھی کمزور تھی بھی تو وہ کمزوری میری طاقت ہے میں وہ تیراں سالہ ڈری سہمی رہنے والی ایمان نہیں ہوں"اسنے اپنے سینے کو۔شہادت کی انگلی سے دستک دی۔"یہ میں ہوں پندرہ سالہ ایمان جس کی عمر کے ساتھ وہ بھی بدل گئی ہے اور اگر کسی نے میرے ساتھ انگلی کرنے کی کوشش کی تو میں اسکی انگلی توڑ دوں گی"

www.novelsclubb.com

جتوئی نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،سر جھکاتے ہوئے نفی میں۔

"چلو دیکھتے ہیں کہ جب تم اس گھر سے نکلتی ہو تو تم کیسے کمزور نہیں ہوتی،"اس نے طنز کیا۔۔۔

دھمکی ہوا میں بہت زیادہ لٹک رہی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے،

وہ۔ مسکرائی اور جواباً طنزیہ بولی "آخر میں گھر ہوتی کب ہوں"

ان کے درمیان ایک واضح تناؤ تھا۔ خالدہ، اس دوران، اپنی حالت پر قائم رہیں، بظاہر اس کے سامنے اقتدار کی کشمکش سے غافل تھیں۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے گھر کے اندر بدلتی ہوئی حرکیات کو اجاگر کیا، جہاں ایمان کی نئی طاقت جمود کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم قوتوں سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔

جتوئی جو بولا۔ شائید وہ بات بولتے ہوئے کوئی باپ ہزار بار سوچتا اسنے سختی سے ایمان کو دیکھا "گھٹیا ماں کی گھٹیا بیٹی جو ہو"

ایمان اسکی بات پر کھل کر ہنسی وہ ترکی باتر کی جواب دے رہی تھی ہمت کے ساتھ "صرف میری ماں نہیں بلکہ باپ بھی گھٹیا ہے" جتوئی ٹھٹکا اور اسے مبہوت سا

دیکھا ایمان مسکرائی تو اسکی آنکھیں سکڑ گئیں وہ سر کو۔ مدھم حرکت دیتے بولی ''تو کچھ تو ان پر جاؤں گی نا''

ایمان کی تبدیلی ان سب پر عیاں تھی جو اسے دیکھ رہے تھے۔اس نے ایک غیر مانوس طاقت کو پھیلایا،اس کی موجودگی توجہ کا حکم دیتی ہے۔کمرہ حیرت سے ڈوبا ہوا تھا،اس کی نئی پائی جانے والی لچک نے سب کو حیرانی کی حالت میں چھوڑ دیا۔ جتوئی اپنی مایوسی پر قابو نہ رکھ سکا،اس نے پر تشدد شدت سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔اس نے ایمان کو کلائی سے پکڑ لیا،عزم اس کے چہرے پر نقش ہو گیا جب وہ اسے دروازے کی طرف لے جانے لگا۔عجیب بات ہے کہ ایمان نے کوئی احتجاج نہیں کیا،اس کی نگاہیں مستحکم اور اس کا رویہ پر سکون تھا۔ایک ساتھ،وہ مقصد کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ وہ دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ایمان کو باہر لے جانے کی تیاری کرتے ہوئے جتوئی کا ہاتھ دروازے کی دستک تک پہنچا، لیکن جیسے ہی دروازہ دھیرے دھیرے کھلا،ایک گہری تبدیلی آگئی۔اس کا غصہ،

www.novelsclubb.com

ایک بار ایک تیز طوفان، پتلی ہوا میں پھیل گیا. اچانک جتوئی کا رویہ بدل گیا۔اس کا چہرہ، جو کبھی غصے سے بھرا ہوا تھا، اب عجیب سا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے ایک خوفناک سکون کے ساتھ ایمان کی روانگی کے لیے خود کو تیار کیا جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہو گئی۔اس کے ہاتھ پر ایمان کی گرفت ہلکی ہو گئی تھی، اور دروازہ ان کے سامنے کھلتے ہی وہ شکوک و شبہات کو دور نہیں کر سکتی تھی۔ یہ ایک ہنگامہ خیز لمحہ تھا، ان کے ہنگامہ خیز تعلقات کی داستان میں ایک وقفہ، جہاں ایک بار پھر غیر متوقع طور پر انکشاف ہوا تھا۔ غیر یقینی صورتحال ایک گھنی دھند کی طرح ہوا میں معلق رہی، جس نے ایمان اور جتوئی دونوں کو آگے جانے والے راستے پر سوالیہ نشان چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

اس اہم لمحے میں، ایک شاندار سیاہ وردی میں ایک وکیل ان کے سامنے کھڑا تھا، اس کا چہرہ ایک جاننے والی مسکراہٹ سے آراستہ تھا۔اس کی نظر جتوئی پر جمی ہوئی تھی، اس کی آنکھیں جتوئی کے چہرے پر بدلتے ہوئے جذبات کی گواہ تھیں۔وکیل کی

موجودگی کمرے میں سنجیدگی کی ہوا لے آئی۔ جتوئی نے اپنے ہی جذبات میں جھجکتے ہوئے وکیل کا استقبال کیا۔ "ارے حاشر صاحب، آپ یہاں" وہ بڑبڑایا، اس کی آواز حیرت اور سکون دونوں سے بھری ہوئی تھی۔ ہاشر کے پیچھے، ایک فرشتہ کھڑا تھا، جو سب کے لیے پوشیدہ تھا سوائے ان لوگوں کے جو آسمانی دنیا سے منسلک تھے۔ اس فرشتے نے ایک الٰہی روشنی پھیلائی، اور جیسے ہی اس کی موجودگی ظاہر ہوئی، ایمان نے اپنے دل کو تیز محسوس کیا۔ یہ ایک نشانی تھی، ایک موجودگی جو رہنمائی اور حفاظت کے لیے آئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ کمرہ چمکتی ہوئی روشنیوں سے زندہ ہو گیا ہے، فرشتہ پر جھرنا، جیسے اوپر سے برکتیں نازل ہو رہی ہوں۔ اس فرشتے پر ایمان کی پرورش اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری تھی۔ یہ الٰہی ہدایت کا گہرا مظہر تھا

مگر کیوں؟ تو جس چیز کی قسم اللہ کھائے وہ اس انسان کو ہدایت کی روشنی سے آشنا کر واہی دیتا

آخر ماضی میں کیا ہوا تھا ایسا؟ کہ یہ فرشتہ ایمان کی حفاظت پر معمول ہو گیا۔۔۔اور ،سیدھے راستے پر ایمان کی رہنمائی کی علامت۔ایمان،اس روحانی موجودگی سے دل کی گہرائیوں سے متاثر ہوئی،ایک آہ بھری جو آسمانوں تک پہنچتی دکھائی دے رہی تھی۔ مقصد کے احساس کے ساتھ،وہ باہر نکلنے کی طرف بڑھنے لگی،اس کی نظریں وکیل حشر پر جمی تھیں،جو ہر قدم پر اس کا پیچھا کرتا تھا۔جیسے ہی ایمان دروازے کی طرف بڑھی،حاشر کی آواز کمرے میں گونجنے لگی، جس میں مقصدیت بھری ہوئی تھی،"تم کہاں جا رہی ہو؟ میں تمہارے لیے آیا ہوں۔" یہ کمرہ جو کبھی کشیدہ اور غیر یقینی تھا،اب ایک مقدس اور معدوم تصادم کا گواہ ہے، جہاں زمینی اور الٰہی کے درمیان کی لکیریں دھندلی ہو گئیں،اور ایمان ورہنمائی کی طرف سفر نے ایک گہرا موڑ لیا۔

ایمان جمی ہوئی کھڑی تھی، حیرت کی لرزش اس کے اندر سے گزر رہی تھی۔اس نے اپنی ایڑی کو موڑ دیا،اس کی شہادت کی انگلی اس کے سینے پر دبائی،اس نے

ناقابل یقین انداز میں سوال کیا، "میں؟" یہ خیال کہ کسی نے اسے کسی مقصد کے لیے تلاش کیا تھا، اسے بالکل حیران کر دیا تھا۔ وکیل حاشر نے ایک غیر متزلزل مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا اور اثبات میں کہا، "بالکل۔" ایمان، اب بھی واقعات کے حیران کن موڑ سے نبرد آزما تھی، ایک الجھن بھرے لہجے میں دروازہ بند کر کے ان کا پیچھا کرنے میں جلدی کی۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھے، وکیل نے اچانک ایمان کو اپنی پٹریوں میں روک دیا۔ جتوئی، جو دبے ہوئے غصے سے تڑپ رہا تھا، نے وکیل کی طرف ایک تیز اور بے چین نظر ڈالی، اس کا دل توقع اور خوف کے ناقابل فہم مرکب سے دھڑک رہا تھا۔ تاہم، وکیل جتوئی کے جذبات سے بے نیاز دکھائی دے رہا تھا، اور اپنے پراسرار مشن کو جاری رکھے ہوئے تھا۔ اسی دوران، ایمان کے پیچھے، خالدہ، جو صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی، جب وکیل پر اسکی نظر پڑی تو اس کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ ہوا تجسس کے ساتھ گھنی ہو گئی، اور کمرہ ایک ایسے کھلتے ہوئے ڈرامے

www.novelsclubb.com

کی گواہی دے رہا ہے جو پیچیدگیوں اور درپردہ ارادوں سے بھرا ہوا تھا، جس نے ہر ایک کو ایک غیر یقینی مستقبل کے دہانے پر چھوڑ دیا۔

وکیل حاشر نے اپنے کوٹ کا بٹن ایک ہوا کے ساتھ کھولا اور صوفے پر بیٹھ گیا، ایمان کو یقین دلاتے ہوئے ہاتھ برابر بیٹھنے کا ہشارہ اشارہ کیا۔ یہ وہ لمحہ تھا جو امید سے حاملہ تھا، طوفان سے پہلے کا سکون جب جتوئی اور خالدہ کے پوشیدہ راز کھلنے کو تھے۔ جتوئی، اب ایک خوفزدہ، بزدل شخصیت بن کر خالدہ کے پاس اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی مجرم چور کی واردات میں پکڑا گیا ہو۔ خالدہ نے، اس کی رنگت بے رنگ تھی، خوف اور مایوسی کی آمیزش سے وکیل کی طرف دیکھا۔ جتوئی کا جواب ایک بے ساختہ کندھے اچکانے والا تھا، گویا اس نے اپنے آپ سے استعفیٰ دے دیا ہے جو قسمت ان کا انتظار کر رہی تھی

ایمان مدھم قدموں کے ساتھ ہر۔ قدم تشویش سے اٹھاتی صوفے کے جانب بڑھی اسکے عقب میں فرشتہ پر پھیلائے تھا جو اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا

www.novelsclubb.com

ایمان مختص کردہ جگہ پر بیٹھی

۔وکیل نے ایمان کے سامنے دستاویزات کا ایک سلسلہ پیش کیا، ہر صفحہ طویل حفاظتی سچائیوں سے پردہ اٹھانے کی صلاحیت سے لیس تھا۔ایمان نے سوالیہ نظروں سے وکیل کو دیکھا، اس کا تجسس بڑھ گیا۔خالدہ خوف سے کانپ رہی تھی، اس کی آنکھیں دستاویزات اور ایمان کے درمیان ٹپک رہی تھیں۔دانستہ اشارے کے ساتھ، وکیل نے ایک کاغذ پر ایک مخصوص جگہ کی طرف اشارہ کیا، جس میں ایمان کے دستخط کے لیے قلم رکھا ہوا تھا۔وہ بولا، اس کی آواز ناپی اور کمپوز کیا، "مجھے یہاں آپ کے دستخط چاہیے۔" جتوئی ایک بھیانک، طنزیہ مسکان نہ روک سکا۔اس نے ایمان کی سمجھی جانے والی جہالت اور ناخواندگی کا اظہار کیا، یہ جانتے ہوئے کہ اس کی کمزوری کا آسانی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔کمرہ تجسس سے گھنا تھا، آنے والے انکشافات کا وزن وہاں موجود ہر شخص پر پڑ رہا تھا۔کشیدہ ماحول میں

www.novelsclubb.com

جتوئی کا مکروہنسی کی مدھم گونج اٹھی، جو اس منظر عام پر آنے والے ڈرامے کی سطح کے نیچے موجود شیطانی عزائم کو واضح کرتا ہے۔

ایمان پوچھنا تو وکیل سے یہ چاہتی تھی کہ دستخط کیا شہ ہیں تاہم، اس کے پیچھے کھڑے آسمانی فرشتے نے مداخلت کی، آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ یہ نادیدہ موجودگی، اگرچہ انسانی آنکھوں سے پوشیدہ ہے، ایک دوسری دنیاوی چمک پیدا ہوئی۔ اس نے ایمان کی کھوپڑی کو بلور کی طرح پار باسی بنا دیا، اس کے اندرونی خیالات کو ظاہر کرنے کی اجازت دی، ایک ایسا واقعہ جس نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا۔ اسی دوران، جتوئی، ابتدائی طور پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ پہنے، تجسس سے دیکھتا رہا جب ایمان آنے والے دستخط پر غور کر رہی تھی۔ تاہم، جب ایمان کی باتوں نے ایک غیر متوقع موڑ لیا تو اس کی مسکراہٹ ٹوٹ گئی۔ "میں کیسے دستخط کروں؟" اس نے استفسار کیا، اس کے لہجے میں حقیقی بے یقینی تھی۔ "یہ قانونی

دستاویزات ہیں،اوران کی تصدیق کے لیے عام طور پر شناختی کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔میرے پاس شناختی کارڈ بھی نہیں ہے،"اس کے الفاظ نے کارروائی پر شکوک کا سایہ ڈال دیا۔وکیل حاشر نے اپنا مدبرانہ انداز برقرار رکھااور جان پہچان والی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"ہاشر جانتا ہے کہ ناممکن کو کیسے ممکن بنانا ہے،" اس نے یقین دلایا،اس کی آواز میں اعتماد کی فضا تھی۔ایک باریک حرکت کے ساتھ،ہاشر نے ایک شناختی کارڈ تیار کیا،اسے دو انگلیوں کے درمیان نازک طریقے سے پکڑا ہوا تھا جیسے کسی پوشیدہ دنیا کی چابی پیش کر رہا ہو۔ایمان نے کارڈ قبول کر لیا، اس کی انگلیاں کانپ رہی تھیں جب اس نے اسے ہاتھ میں پکڑا تھا۔شناختی کارڈ کے مندرجات کو دیکھتے ہی اس پر صدمے کی لہر دوڑ گئی اور اس نے حیرت اور بے یقینی کے ساتھ ہاشر کی طرف دیکھا۔"یہ کیسے ممکن ہے؟"ایمان نے سوال کیا تو اس کی آواز میں حیرت بھری ہوئی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ کمرہ کسی دوسری دنیا کی چمک سے چمک رہا ہے،جیسے حقیقت خود لمحہ بہ لمحہ واقعات کے اس پُراسرار موڑ کو ایڈجسٹ

www.novelsclubb.com

کرنے کے لیے منتقل ہو گئی ہو۔ کبھی ناممکن ہو گیا، اور حاشر کی غیر معمولی صلاحیتوں کی موجودگی میں منطق کی سرحدیں دھندلی ہو گئیں

حاشر نے اپنی نظر جتوئی کی طرف موڑ لی، جو بظاہر پیلا ہو چکا تھا، اس کا سکون اس کی آنکھوں کے سامنے کھل رہا تھا۔ "آپ کے والد نے مجھے آپ کا شناختی کارڈ بنانے کا کام سونپا ہے،" حاشر نے شروع کیا، اس کا لہجہ پر سکون لیکن مضمرات سے بھرا ہوا تھا۔ "اس مقصد کے لیے، ہمیں آپ کی تاریخ پیدائش کو ایڈجسٹ کرنا پڑا، جس کی وجہ سے آپ اس سے پانچ سال بڑی دکھائی دیں جب آپ صرف تیرہ سال کی تھیں تب شناختی کارڈ اور بے فارم۔ میں آپ آٹھارہ کی تھیں" ایمان، حیرت اور تجسس سے اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں، سوال کیے بغیر نہیں رہ سکی، "لیکن کیوں؟" جیسے ہی حاشر نے ایمان کے لیے چونکا دینے والے راز سے پردہ اٹھایا، اس کی آنکھیں ایک نئی وضاحت سے چمک اٹھیں۔ "آپ کی دادی نے جائیداد میں سے اپنا حصہ آپ کے نام کر دیا تھا،" اس نے وضاحت کی، "اور خاندانی کاروبار میں

www.novelsclubb.com

ساٹھ فیصد حصہ بھی آپ کے نام پر رجسٹرڈ تھا۔اب آپ کا کاروبار میں ساٹھ فیصد حصہ ہے،جب کہ آپ کے والد کے پاس بیس فیصد حصہ ہے۔پندرہ فیصد آپ کی والدہ آمنہ کے بھائی کا ہے،اور پانچ فیصد آپ کے بھائی میکائیل کے لیے مختص ہے۔یہی وجہ ہے،ایمان،آپ کے والد نے ان دستاویزات پر آپ سے جلد از جلد دستخط مانگے۔"

وکیل کا جواب پر سکون تھا اور یقین دلایا،"لیکن میں نے کہا تھا کہ میں خود آپ سے اس پر دستخط کروادوں گا۔"اس کے الفاظ ہوا میں معلق تھے،ہر ایک کمرے میں بڑھتے ہوئے تناؤ کو بڑھا رہا تھا۔دوسری طرف جتوئی کو خاموش رہنا ناممکن نظر آیا۔وہ آگے پیچھے چلتا رہا،اس کی حرکات بے ترتیب تھیں،اپنی پریشانی پر قابو پانے سے قاصر تھیں۔ایسا لگتا تھا جیسے کوئی نظر نہ آنے والا منظر ماحول پر سمٹ گیا ہو اور سکون کی باقیات کو نچوڑ لیا ہو۔کمرہ چھوٹا محسوس ہوا،دیواریں موجود ہر شخص پر بند ہو رہی تھیں۔جتوئی،اپنے دانت پیس رہے تھے،اپنی ہمت برقرار رکھنے کے لیے

www.novelsclubb.com

جدوجہد کر رہے تھے۔ تجسس واضح تھا، بے یقینی کا ایک گھنا بادل جس نے کمرے کو ایک جابرانہ خاموشی میں ڈھانپ رکھا تھا۔ ایمان نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ میں شناختی کارڈ پکڑے، امید اور گھبراہٹ کے آمیزے سے کارروائی کو دیکھا۔ توازن میں لٹکا ہوا لمحہ، ایک اہم موڑ جہاں راز افشا ہوں گے، اور تقدیریں تشکیل دی جائیں گی۔ اس شدید ماحول کے درمیان، غیر حل شدہ تناؤ نے ترازو کو ایک غیر متوقع سمت میں ٹپ کرنے کی دھمکی دی۔

ایمان کی بے یقینی برقرار تھی، اس کی نظریں حیرت اور الجھن کے ساتھ حاشر پر جمی تھیں۔ ایک بار، وہ حصص کے لین دین اور کاروباری پیچیدگیوں کا گہرا علم رکھتی تھی، لیکن یہ سب کچھ دھندلا پن ہو گیا تھا۔ وہ اپنی نئی لاعلمی سے حیران رہ گئی تھی، اس بات سے بے خبر تھی کہ ایک فرشتہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی رہنمائی کر رہا تھا، اس انجان علاقے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اپنا گلا صاف کرتے ہوئے، ایمان نے ایک دستاویز کے آخر میں ایک مخصوص لائن کی طرف اشارہ کیا اور بولی،

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں دستخط کرنے ہیں۔" اس کا ہچکچاہٹ کا اعتماد بڑھ گیا جب ہاشر نے فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنے انتخاب کی تصدیق کی۔ جتوئی اور خالدہ کی آنکھوں میں اطمینان کی جھلک رقصاں تھی، ایسا تاثر کہ ایمان آئینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی ایمان نے اپنی نظر جتوئی کی طرف موڑ لی، اس کی آواز تشکر اور تعریف سے لبریز تھی۔ "میرے ابو کتنے اچھے ہیں،" اس نے ریمارکس دیے، اس کا لہجہ ہلکا اور چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔ "انہوں نے مجھے تکلیف پہنچانے کے بارے میں نہ سوچا بلکہ میرے شناختی کارڈ کا بندوبست خود ہی کر لیا میں واقعی حیران ہوں۔" جیسے ہی حاشر کی مسکراہٹ برقرار رہی، ایمان کا تجسس اس پر اور بڑھ گیا۔ اس نے شناختی کارڈ اٹھایا اور حیرانگی سے سوال کیا، "یہ کیسے ممکن ہے کہ اس شناختی کارڈ پر میری اتنی پختہ تصویر نظر آئے، اور وہ بھی میرے علم کے بغیر؟" اس کی حیرت ہوا میں پھیلی ہوئی تھی، اس کا چہرہ صدمے اور سحر کے امتزاج کی عکاسی کر رہا تھا۔ ہاشر کا جواب ایک پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ دیا گیا، "یہ ہاشر کا جادو ہے۔" ایسا لگ رہا تھا کہ کمرہ

www.novelsclubb.com

کسی دوسری دنیاوی چمک سے جگمگا رہا ہے، اس غیر حقیقی لمحے کو الٰہی کا لمس۔ ایک بار ناممکن ممکن ہو گیا تھا، اور ایمان کے سفر نے ایک غیر متوقع موڑ لے لیا تھا، جس کی رہنمائی اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

حاشر نے اپنی انگلی سے دستاویزات پر دستخط شدہ نشانات کی طرف آہستہ سے اشارہ کرتے ہوئے پر سکون اور تسلی بخش لہجے میں کہا، "یہاں دستخط کریں، جیسا کہ یہ شناختی کارڈ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو، آپ ایک ٹکڑے پر دستخط کر کے مشق کر سکتی ہیں۔" ایمان کو اچانک گھبراہٹ کا احساس ہوا، اور خالدہ اور جتوئی دونوں کے ہونٹوں پر ایک شریر، دلکش ہنسی پھیل گئی۔ انہوں نے ایمان کی قیاس جہالت میں ٹیڑھی خوشی حاصل کی، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ ان کے فائدے کے لیے کام کرے گا۔ تاہم، فتح کا یہ قلیل لمحہ جلد ہی صرف وہی ثابت ہو گا——

فضائیہ۔ ایمان نے کاغذات اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں لیے، اس کی انگلیاں ان صفحوں کو ایک فضل کے ساتھ گھوم رہی تھیں جو تقریباً مافوق الفطرت لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بغیر کسی رکاوٹ کے کاغذ کو آگے پیچھے کرتے ہوئے درستگی کے ساتھ دستخط کرنے لگی۔ جتوئی اور خالدہ کی مسکراہٹیں غائب ہو گئیں، ان کے منہ بے اعتباری سے کھل اٹھے۔ ایمان نے حیرت سے دیکھا جب ایمان نے دستخط کرنا جاری رکھا، اس کے ہاتھ مہارت اور اعتماد کے ساتھ حرکت کر رہے تھے جس نے وضاحت سے انکار کیا۔ سب سے ناواقف، فرشتے نے ایمان کے ہاتھ کی رہنمائی کی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قلم کے ہر ضرب کو بے عیب طریقے سے انجام دیا جائے۔ جتوئی کی پیشانی پسینے سے چمک رہی تھی اور خالدہ کے لیے صوفے پر بیٹھنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ ایمان اپنا کام مکمل کر کے دستخط شدہ کاغذات پکڑے کھڑی ہو گئی۔ وہ ہاشر کے قریب پہنچی جس نے مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کوٹ کے بٹن بند کر دیے۔ "میں آج ایک بوجھ سے آزاد ہو گیا ہوں،" اس نے ایک پختہ، تقریباً احترام بھرے لہجے میں اعلان کیا۔ ”تمہاری دادی نے میرے سر پر ایک ذمہ داری ڈالی تھی، آج میں اس ذمہ داری سے آزاد ہوں۔“ ایسا لگتا تھا کہ کمرہ اس لمحے کے

www.novelsclubb.com

تقدس میں ڈوب رہا ہے، تبدیلی اور چھٹکارے کی چمک ان سب کو لپیٹے ہوئے ہے۔ماضی کا وزن اٹھالیا گیا تھا،اور ایک نئے باب کا انتظار تھا، جہاں ایمان نے تمام مشکلات کو ٹال دیا تھااور ایک غیر متوقع قوت کے طور پر ابھری تھی جس کا حساب لیا جائے گا۔

---

ہاشر وہاں سے سیدھے قدم لیتا آگے جانے لگا ایمان مسکرائی۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

حاشر جیسے ہی گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا، جتوئی نے اس کا قریب سے پیچھا کیا،اس کے قدم تیزی سے گونج رہے تھے۔وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں وہ مزید اپنی مایوسی پر قابو نہ رکھ سکااور پکارا،"ہاشر،رک جاؤ!"حاشر پیچھے مڑا،اس کا طرز عمل غیر متزلزل اور غیر متزلزل تھا۔جتوئی کی آواز غصے سے کانپ گئی جب اس نے پوچھا،"یہ تم نے کیا کیا؟"حاشر نے جواب میں صرف کندھے اچکا کر جواب دیا،

"میں نے وہی کیا جو کرنے کی ضرورت تھی، جیسا کہ تم نے دیکھا۔" اس جواب نے جتوئی کو مزید مشتعل کرنے کا کام کیا، جس نے غصے میں اضافہ کرتے ہوئے کہا، "تم نے ایسا کیوں کیا؟" تاہم حاشر نے اپنی سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے پرعزم نظروں سے جتوئی کو دیکھا۔ "کیونکہ یہ تمہاری ماں کی امانت تھی اور میں اس امانت میں خیانت نہیں کر سکتا تھا۔" اس نے اطمینان سے کہا۔ "میں نے تمہاری مدد کو صرف اپنے کام کو آسان بنانے کے لیے استعمال کیا۔" ان آخری الفاظ کے ساتھ حاشر گیٹ کی طرف بڑھا۔ گارڈ نے فرض شناسی سے دروازہ کھولا اور اسے باہر جانے کی اجازت دی۔ جتوئی وہیں کھڑا تھا، غصے اور مایوسی کے ساتھ، اس کی نظریں حشر کی پیچھے ہٹتی ہوئی شخصیت پر جمی ہوئی تھیں جب گیٹ اس کے پیچھے بند تھا۔ اس تناؤ اور کشمکش کے درمیان فطرت کی ہم آہنگی کی ایک لطیف مثال سامنے آئی۔ آس پاس ہی گلابوں کا ایک جھرمٹ ہوا کے جھونکے میں ہلکا ہلکا سا لگ رہا تھا، ان کی پنکھڑیاں متحرک اور تابناک تھیں، جیسے ایمان کی نئی طاقت پر خوش ہوں۔ اسی

www.novelsclubb.com

باغ میں، تتلیاں اڑتی پھرتی تھیں، ان کے نازک پنکھ انہیں خوشی سے ہوا میں لے جاتے تھے۔ اس دلکش لمحے میں، گلاب اور تتلیاں اس خوشی اور آزادی کی علامت تھیں جو ایمان کے پاس آئی تھیں، جو اس نئی آزادی کی عکاسی کرتی ہیں جو اس کے آس پاس کی ہوا میں پھیلی ہوئی تھی۔

ایمان پر سکون انداز میں بیٹھی تھی، ایک ٹانگ دوسری ٹانگ کو خوبصورتی سے عبور کر رہی تھی، اس کا طرزِ عمل باقاعدہ سکون کی ہوا پھیلا رہا تھا۔ اس کی گردن اکڑ کر رہ گئی، اور اس نے اپنے باپ کے داخلی دروازے کو اپنے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ کھیلتے اسے بولی "جناب، آپ بہت جلد باز ہیں،" اس نے ریمارکس دیے، اس کی آواز مصنوعی شائستگی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے گھر کے آس پاس اور اطراف میں نظر دوڑائی، اس کے دانت پیس رہے تھے۔ اس کے الفاظ رواں دواں تھے، ہر جملہ اس کے دبے ہوئے جذبات کا وزن لے رہا تھا۔ "میرا پیسہ کھایا

اور میری جائیداد میں رہ رہے ہو" اس نے طنزیہ کہا، اس کے لہجے میں اب طنزیہ تلخی تھی۔ اس کی نظریں کمرے کے ارد گرد گھوم رہی تھیں، اس کی نگاہیں اس کے ماضی کے دکھوں کی یادیں تازہ کر رہی تھیں۔ "اپنے ہی ملکیت میں میں نے مار پیٹ برداشت کی،" اس نے دھیرے سے اعلان کیا، ہر لفظ میں درد کا احساس ہوتا ہے۔ "مجھے بار بار مارا گیا۔" ایمان ناپے سے قدموں کے ساتھ جتوئی کے قریب پہنچی، ان کی نظریں بے ساختہ تصادم میں بند تھیں۔ جتوئی خاموش رہا، اس کی نظریں اپنی بیٹی پر جمی، ناراضگی کی لہروں کو اس کے الفاظ میں جذب کرتا رہا۔ ایمان ایک لمحے کے لیے بھی اندھیرے کی تفریح کا مقابلہ نہیں کر سکی کیونکہ اس نے ان دونوں کے درمیان فاصلہ ختم کر دیا۔ اُس کے ہونٹوں کو ایک مدھم مسکراہٹ میں مڑے جب اس نے دھیمے، طنزیہ تالیوں کے ساتھ اپنے والد کی تعریف کی۔ "متاثر کن،" اس نے طنز کہا، اس کی آواز طنز سے ٹپک رہی تھی۔ "تمہارا دماغ کتے کے قدموں کی طرح تیز تو نہیں دوڑتا لیکن چالاک لومڑی کی طرح چال ضرور چلتا ہے

www.novelsclubb.com

جتوئی۔۔"اسنے لبوں کو۔ستائشی جنبش دی اور تالی بجائی"واہ واہ۔ماشاءاللہ۔"اس چارج شدہ لمحے میں، ہوا تناؤ سے بھری ہوئی تھی، خواہشات اور جذبات کا واضح تصادم جب باپ اور بیٹی ایک دوسرے کا سامنا کر رہے تھے، ہر ایک اپنے اپنے راز اور ناراضگی کو محفوظ رکھتا تھا، ان کے تعلقات کی تعریف درد اور دھوکہ دہی کی تاریخ سے ہوتی ہے۔

خالدہ، جو پہلے ایمان کی پشت پر لٹکی ہوئی تھی، لمحہ بہ لمحہ اپنے خیالوں میں گم تھی۔ تاہم، جب اس نے چیخ کر کہا، "اے ے ے!" ایمان نے تیزی سے اپنا رخ موڑ لیا، اس کی آنکھیں نفرت اور غصے کے زبردست امتزاج سے بھڑک رہی تھیں۔ لیکن خالدہ کا غصہ جتنی جلدی پھوٹ رہا تھا اتنا ہی ختم ہوتا دکھائی دیا۔ایمان کی ایک ہی نظر سے اس کے گلے میں جو گانٹھ بنی ہوئی تھی وہ غائب ہو گئی اور وہ اپنی جگہ پر واپس آ گئی، اس کی روح اس طرح دب گئی، جیسے کسی خرچ شدہ پٹاخے کی طرح۔

جتوئی جواب تک کافی حد تک خاموش تھا بالآخر بول پڑا۔۔اس کے ہاتھ اس کے سینے پر دفاعی طور پر عبور کیے گئے تھے،اور اس نے ایمان کو ایک محتاط جانچ پڑتال کے ساتھ دیکھا جو تقریباً ناقابل یقین لگ رہا تھا۔"تم اس پراپرٹی کے ان شیئرز کا کیا کرو گی جب تم کو ان سب کے بارے میں اے بی سی تک کا نہیں پتا۔ایمان؟"اس نے استفسار کیا،اس کی آواز شکوک وشبہات سے بھری ہوئی تھی۔ان سے ناواقف،ایک فرشتہ ایمان کے پیچھے کھڑا تھا،اس کے ہاتھ ایک آسمانی روشنی سے پھوٹ رہے تھے۔اس آسمانی وجود کی موجودگی ایمان کے عزم کو تقویت دیتی نظر آتی تھی۔اس نے سمجھ میں سر ہلایا اور اپنی نظر جتوئی پر جمائی،اس کی آنکھوں میں یقین کی گہرائی تھی۔"میں بالکل یہی سوچ رہی ہوں،"اس نے ٹھنڈے انداز میں جواب دیا۔"کیوں نہ ان حصص کو ردی کی ٹوکری کی طرح ٹھکانے لگایا جائے کیوں نہ میں ان شیئرز کو کوڑیوں کے دام بیچ دوں قصہ ہی ختم ہو جائے گا مجھے اس سب کے بارے میں سوچنا بھی نہیں پڑھے گا؟"اس نے تجسس کی فضا سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اس پر تمہارا کیا خیال ہے جتوئی؟" اس کے الفاظ ایک حسابی چیلنج تھے، ایک ایسا سوال جو جتوئی کو بے تاب نظر آتا تھا۔ خالدہ، جو مداخلت کے دہانے پر تھی، اپنی پٹریوں میں جم گئی۔ دریں اثنا، جتوئی کا ایک بار مسکرانے والا چہرہ پھٹ گیا، جس سے اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اس نے خود کو ایک پریشان کن احساس سے دوچار پایا: یہ بظاہر جاہل اور غیر تعلیم یافتہ لڑکی کاروبار اور کارپوریٹ معاملات کی اتنی جلدی سمجھ کیسے رکھتی ہے؟ کمرے میں تناؤ واضح تھا، عقل اور ارادے کا میدان، جہاں ایمان غیر متوقع طور پر ایک مضبوط حریف کے طور پر ابھری تھی۔

جب اس نے جتوئی کو مخاطب کیا تو ایمان نے حیرت زدہ لہجہ اپنایا، اس کے الفاظ معصومیت سے ٹپک رہے تھے۔ "جتوئی صاحب،" وہ شروع ہوئی، اس کی آواز چنچل اشتعال سے بھری ہوئی تھی، "آپ کی اس مسکراہٹ کو کیا ہوا؟ چلو، میری دادی کی یاد کی خاطر، چلو وہ مسکراہٹ دیکھاؤ" وہ جتوئی کے قریب پہنچی، اس کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، کسی قسم کے رد عمل کی تلاش میں۔ اس نے اپنی آواز

www.novelsclubb.com

کو مضبوط اور پر عزم انداز میں جاری رکھا، "جس قدر آپ کو اس پراپرٹی اور اس میں موجود رقم کی ضرورت ہے، میری بھی اپنی ضروریات ہیں۔" اس کے الفاظ میں ایک لطیف لیکن ناقابل تردید مفہوم تھا—جب کہ وہ مخالف فریقوں میں ہو سکتے ہیں، جائیداد میں ان کی باہمی دلچسپی نے انہیں انحصار کے ایک پیچیدہ جال میں باندھ دیا ہے۔ "تو،" اس نے اپنی کرنسی کو سیدھا کرتے ہوئے اور حسابی بے حسی کے ساتھ اسکی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا، "انڈائیریکٹلی ہم دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے آیئے آگے بڑھنے کے لیے محتاط رہنے کا معاہدہ کرتے ہیں۔" علیحدگی کے ساتھ، تقریباً وحشی "چلتی ہوں"، ایمان اپنے جاگتے میں تناؤ اور حل نہ ہونے والے تنازعات کی پگڈنڈی چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی۔ اس غیر کہی سمجھ کے ساتھ ماحول بھاری ہو گیا کہ یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی، اور طاقت کی حرکیات نے ابھی ایک اہم موڑ لیا ہے۔

●●●=====

ایمان جیسے ہی گیٹ سے باہر نکلی تو اس عورت کی نظر

ایمان پر پڑھی۔۔

پڑوس کی ایک خوش لباس خاتون۔ایک خوبصورت جھالر والے لباس میں مزین تھی،اس کے بال بے عیب طریقے سے بنے ہوئے تھے،اور اس کی گردن مہنگے زیورات سے مزین تھی۔وہ ایک پر تعیش کار کے اندر آرام سے بیٹھتے،اس کی نگاہیں ایمان پر تجسس اور شاید تعزیت کے آمیزے کے ساتھ جمی تھیں پھر۔ مسکراتے بولی ''ایمان''۔

ایمان،شروع میں عورت کی جانچ سے لاتعلق دکھائی دی،اس نے اپنی پیش قدمی روک دی اور آنکھیں مینچ کر اسکی جانب مڑی اور اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک کے ساتھ رقص کیا۔"صباحت،صحابہ،"اس نے خاتون کو سلام کیا،اس کا لہجہ شائستہ لیکن دل لگی کے اشارے سے تھا۔عورت نے سر سے پاؤں تک ایمان کا مطالعہ کیا،اس کی مسکراہٹ فیصلے کا اشارہ دیتی ہے۔"ایمان آپ کا قد کیسے کم ہو گیا

ہے، "اس نے لاپرواہی سے کہا، اس کے الفاظ لطیف تعزیت کی ہوا لے رہے ہیں۔

"اب آپ سے کون شادی کرنا چاہے گا؟" ایمان کے ہونٹ مڑے ہوئے مسکراہٹ میں بدل گئے، اور اس نے وحشی، کاٹتے ہوئے جواب دیا۔ "آنٹی، اکثر چھوٹی لڑکیوں کو ہی لڑکے تلاش کرتے ہیں۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "لیکن وہ جن کے خیالات آپ کی طرح چھوٹے ہیں؟، وہ اپنے آپ کو لعنتوں کے پھندے میں پاتے ہیں۔" اس کٹنگ ریمارکس کے ساتھ، وہ مڑ گئی اور چلی گئی، عورت کو اس کے اپنے فیصلے کی آگ میں سٹو کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اس تبادلے میں، ایمان نے اپنی تیز عقل اور اپنی لچک دونوں کا مظاہرہ کیا، دوسروں کے تنگ فیصلوں سے کم ہونے سے انکار کرتے ہوئے اور بغیر کسی نقصان کے، اس کی روح اٹوٹ انگ سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

حدیث کے جملوں میں کچھ ایسا بیان ہوتا ہے کہ جب کوئی یتیم روتا ہے تو اللہ حضرت جبرائیل سے فرماتا ہے کہ کس نے اس یتیم کو رولایا ہے اسکے آنکھوں میں کس کے ذریعے آنسو آئے ہیں

تو جبرائیل جواب دیتے ہیں کہ فلاں بندے نے اسکے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے تو وہ رو رہا ہے تو اللہ حضرت جبرائیل سے فرماتا ہے مجھے میری عزت و جلالت کی قسم جو اس وقت اسکے آنسو صاف کرے گا اور اسکے لبوں پر مسکان لائے گا میں اسکو دنیا و آخرت دونوں عطا کروں گا اور جو اس وقت اسکو خوش کرے گا میں قیامت کے دن اسکو خوش کر دوں گا

www.novelsclubb.com

ہلچل سے بھرے بلیو ایریا اسلام آباد کے دل میں، جہاں شہر کی تال کبھی کم ہوتی نظر نہیں آتی تھی، ایمان بھیڑ بھرے فٹ پاتھ پر چل پڑی۔ وہ اس وقت صرف چودہ سال کی لڑکی تھی، اب بھی زندگی کی پیچیدگیوں سے گزر رہی تھی۔ جیسے ہی وہ ایک ریستوراں کے پاس سے ٹہل رہی تھی، کسی چیز نے اس کی توجہ مبذول کر لی۔

اس کے جوانی کے تجسس نے اسے اچانک روک دیا،اور اس نے اپنی نظریں اسٹیبلشمنٹ کی طرف موڑ دیں۔اس نے جو کچھ دیکھا وہ اس کے دل کی دھڑکنوں پر چھا گیا—ایک ایسا منظر جس نے زندگی کی تلخ حقیقتوں کو آشکار کیا۔ریستوراں کے سامنے ایک پریشان کن منظر سامنے آیا۔لوگوں کا ایک گروپ تین چھوٹے بچوں کو باہر سڑک پر دھکیل رہا تھا۔پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس بچے آنسو بہا رہے تھے۔ان میں سے ایک دس سال کا لڑکا،ایک آٹھ سال کی لڑکی اور سب سے چھوٹا،ایک چار سال کا،اپنے اجتماعی دکھ میں تسلی کے لیے ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے۔ایمان سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ لوگ اتنے بے رحم کیسے ہو سکتے ہیں، کیسے ان معصوم جانوں کو معاف نہ کرنے والی دنیا میں دھکیل سکتے ہیں۔اسے اپنے اندر غصے کی آگ بھڑکتی محسوس ہوئی جب اس نے خاموشی سے دل کو چھو لینے والا منظر دیکھا۔"اللہ انسان کو جتنا زیادہ نوازتا ہے،اتنا ہی وہ بھوکا ہوتا ہے۔"ایمان نے اپنے دل میں سرگوشی کی،اس کی آواز ہمدردی اور مایوسی دونوں سے کانپ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ بے سہارا بچے، جو اب قریب ہی ایک بلند و بالا درخت کے نیچے بیٹھے تھے، روتے رہے، ان کے ننھے کاندھے زندگی کے ظلم کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے۔ غیر فعال رہنے والے تماشائیوں میں گھرے ہوئے ایمان ان لاوارث بچوں کی حالت زار کو نظرانداز نہیں کر سکتی تھی۔ شہر کی انتھک رفتار شاید جاری رہی، لیکن اس لمحے میں، اس کی دنیا رک گئی تھی، کیونکہ وہ انسانی بے حسی کی سخت سچائی اور ہمدردی کی فوری ضرورت سے دوچار تھی۔

ہجوم میں موجود ہمدرد روح نے بھوکے بچوں کے سامنے کھانے کی پلیٹیں رکھ دیں تو ان کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے حیرت سے دیکھا۔ ایمان مدد نہیں کر سکی لیکن مصنوعی غصے کا ایک چہرہ اس کے چہرے سے گزرنے دیا جب اس نے ان سے سوال کیا، "آپ چوری کیوں کر رہے تھے؟" سب سے بڑا بچہ، ایک دس سالہ لڑکا، جلدی سے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو پونچھتا اور اپنی مایوس کن صورت حال کو سمجھانے کی کوشش کرتا، "باجی ہم چوری نہیں کر رہے تھے۔ ہم بھوکے مر

www.novelsclubb.com

رہے تھے۔"اس کے الفاظ بھوک اور شرم دونوں سے کانپ رہے تھے۔اس نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں،اس کی آٹھ سالہ بہن اور چار سالہ نازک کو دیکھا،جو آنسو روکنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔"میں اور میری بہن بھوک برداشت کر سکتے تھے،"اس نے جاری رکھا،"لیکن ہمارا سب سے چھوٹا بھائی..."وہ جملہ مکمل کرنے سے قاصر رہا۔اپنے چھوٹے بہن بھائی کی تکلیف کا ذکر ایمان کی آنکھوں میں آنسو لانے کے لیے کافی تھا۔اس نے پیار اور سمجھ کے نئے احساس کے ساتھ بچوں کی طرف دیکھا۔اس کا دل،ایک بار غصے سے بھرا ہوا،کچھ مختلف،کچھ گہرا محسوس کرنے لگا۔وہ سیدھی ہو کر وہیں کھڑی رہی جیسے اسے کسی اور دنیا میں پہنچا دیا گیا ہو۔اس نے آہستہ سے لڑکے سے پوچھا،"تمہارے والدین کہاں ہیں؟"بچے کے آنسو اب آزادانہ بہہ رہے تھے،اور اس نے انکار میں سر ہلایا،اس کے الفاظ پر دم دباتے ہوئے،"وہ مر چکے ہیں۔"اس لمحے میں،ان کے ناقابل برداشت نقصان کا وزن ہوا میں بہت زیادہ لٹکا ہوا تھا،اور ایک بار غصے میں آنے والے اب ان بچوں کے

www.novelsclubb.com

لیے ہمدردی سے بھر گئے تھے جن کے پاس ایسی دنیا میں ایک دوسرے کے سوا کچھ نہیں بچا تھا جو اکثر سخت اور ناقابل معافی لگتی تھی۔

ایمان خاموشی سے تینوں بچوں کو دیکھتی رہی، اس کا دل ہمدردی سے بھر گیا۔ جیسے ہی اس نے انہیں مہربان اجنبیوں کی طرف سے دیا ہوا کھانا کھاتے ہوئے دیکھا، اس کے خیالات گھومنے لگے، اور وہ اپنے پریشان حال ماضی پر غور کرنے کے علاوہ مدد نہیں کر سکی۔ اس کے دل میں، اس نے سوچا، "والدین... وہ دنیا کے ظلم کے خلاف ایک ڈھال ہیں، کیا وہ نہیں ہیں؟" اس کے والدین نے اسے ہر طرح سے ناکام کر دیا تھا، اس کی ماں آمنہ نے اسکے سوتیلے باپ کے ظلم پر آنکھیں بند کر لی تھیں، اور اس کے والد خاموش رہے جبکہ خالدہ نے اسے عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس کی آواز کانپ گئی جب اس نے خود سے سرگوشی کی، "والدین کی کسی ایسے شخص کے لیے کتنا مطلوب ہونا چاہیے جو انکی محبت کو نہیں جانتا؟ جس کے پاس

کبھی یہ ڈھال نہیں تھی؟"اپنی زندگی میں والدین کی اہمیت کے احساس سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ گئیں۔اپنے سامنے یتیموں کو دیکھ کر ایمان کا دل دکھ گیا۔ وہ سمجھ گئی، شاید پہلی بار، والدین کتنے اہم ہوتے ہیں، ان کی محبت اور تحفظ سے بچے کی دنیا میں کیسے فرق پڑ سکتا ہے۔اور اس لمحے، اس کی خواہش تھی کہ اس نے اس محبت کا، اس ڈھال کا تجربہ کیا ہو، یہاں تک کہ اس کی ہنگامہ خیز زندگی میں ایک بار بھی۔

ایمان کا دل جذبات سے پھول گیا جب اس نے چار سالہ لڑکے کو چاول کھاتے ہوئے دیکھا۔یہ واضح تھا کہ بھوک نے اسے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا، اور کھانے کا ہر لقمہ اس کے لیے قیمتی تھا۔وہ اپنے سامنے موجود معصوم، بھوکے بچے کو دیکھ کر مسکرانے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔ لیکن اچانک ایمان کی آواز سے لڑکے کے کھانے میں خلل پڑا۔وہ چاولوں کے ایک منہ پر دم دبا کر رہ گیا، اس کا چھوٹا سا چہرہ تکلیف

میں ڈوب گیا جب وہ سانس لینے میں دشواری کر رہا تھا۔ ہوا میں گھبراہٹ پھیل گئی کیونکہ لگتا تھا کہ لڑکے کی ناف اس کے گلے میں داخل ہو گئی ہے۔ ایمان نے تیزی سے کام کرتے ہوئے پانی کی بوتل پکڑی اور اسے پیش کی۔ بے چینی سے، اس نے پانی پیا، کھانستے ہوئے اور تھوکتے ہوئے جب تک کہ چاول کا نوالہ آخر کار نیچے نہ اتر گیا، اسے ایک بار پھر آزادانہ سانس لینے کا موقع ملا۔ اس نے ایک گہرا، سکون کا سانس لیا،

دس سالہ بچے کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو چمک رہے تھے۔ کھانا کھا کر بچے نے آسمان کی طرف دیکھا، اس کی جوان آواز معصومیت اور تقویٰ سے لبریز تھی۔

www.novelsclubb.com

"الحمدللہ،" اس نے سرگوشی کی، اس کا چہرہ چمکدار مسکراہٹ کے ساتھ چمکا۔ "خدا کا شکر ہے."

ایمان کو اس سب کی سمجھ نہ آئی اسنے اس بچے۔ کو سوالیہ دیکھا "یہ کیا تھا"

اس نے نظریں ایمان کی طرف پھیر لیں، اس کی آنکھیں گہرے تشکر سے بھر گئیں۔ "اللہ نے ہماری سن لی اور آپ کو بھیجا۔"

---

ایمان مسکرائی اور انکو۔ اپنے ساتھ اٹھاتے بولی "چلو چلیں تمہارا انتظام کرتے ہیں کہیں"

---

---

www.novelsclubb.com

ایمان نے اپنے آپ کو ایک ہلچل سے بھرے پارک میں پایا، جس کے چاروں طرف کھیل کے دوران بچوں کی خوش گپیوں، خاندانی قیمتی لمحات کو قید کرنے والے کیمروں کی وقفے وقفے سے کلکس، اور کبھی کبھار نامعلوم مبصرین کی غصہ بھری نظریں تھیں۔ وہ ایک لکڑی کی جھونپڑی کے نیچے سرسبز گھاس پر آباد تھے

جس کی شکل دیو ہیکل چھتری کی طرح تھی،اس کی مضبوط ساخت عناصر سے آرام دہ پناہ گاہ فراہم کرتی تھی۔اس عارضی پناہ گاہ کے قلب میں،ایک میز پُر عزم کھڑی تھی، جس کے دونوں طرف کرسیاں سجی ہوئی تھیں۔میز کے ایک طرف تین بچوں نے قبضہ کیا،ان کے چہرے ایڈونچر کے سنسنی سے زندہ تھے۔مائیزایمان کے سامنے بیٹھا تھا،اس کی مسکراہٹ اس کے بولتے ہوئے شرارت کی جھلک ظاہر کر رہی تھی۔ ''پہلے تو میں انکار۔کر دیتا مگر جب تم نے ذکر کیا کہ میں اس چیز کو اپنے۔مقصد کے لئیے استعمال کر سکتی ہوں تو میں خد کو۔روک نہ سکی اس بات کو۔ماننے سے''

www.novelsclubb.com

وہ ایسا ہی تھا پل میں تھا اور۔پل میں تھی ہو جاتا

--

ایمان کی آنکھیں جوش سے چمک اٹھیں جب وہ آگے جھکی،اس کے چہرے پر ایک سازشی مسکراہٹ تھی۔"اوہ،موئیز تم اس فن کے ماہر ہو۔جواب نہیں تمہارا!"

اس کے الفاظ تعریف سے بھرے ہوئے تھے، اس کا جوش چھلک رہا تھا۔ موئیز، تعریف میں ڈوبے ہوئے، عاجزی کے ساتھ جواب دیا، "دماغ تو تیرا چلتا ہے جواب تو تیرا نہیں۔" متحرک پارک کے منظر کے درمیان، اپنے ارد گرد زندگی کے بہاؤ کے درمیان، موئیز اور ایمان نے خوشی کا ایک لمحہ شیئر کیا، ان کا مشترکہ رازدوستی کا احساس اور آگے کے سنسنی خیز امکانات کا وعدہ۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، موئیز ان تین یتیم بچوں کے لیے امریکن آرفن ہاؤس میں جگہ محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ایمان ان کے مستقبل کی پیچیدہ تفصیلات سے بے خبر رہی۔ وہ اس امکان کا اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ ان بچوں کو کسی غیر مذہبی خاندان نے گود لیا ہو، ممکنہ طور پر ان کی مذہبی پرورش کو خطرہ لاحق ہو۔ تاہم، ایک حیران کن موڑ میں، جس خاندان نے ان بچوں کو گود لیا، ابتدائی طور پر غیر مذہبی، ایک گہری تبدیلی سے گزرا۔ جس طرح ان بچوں نے اپنے حسن عمل

سے ان کے دلوں میں ایمان کے بیج بوئے تھے اسی طرح اس خاندان نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ گویا ایمان کی روشنی ان کو چھو کر راہ راست پر آ گئی۔ موئیز کے لیے، اس کے نیک اعمال نے اسے عزت، دولت اور شہرت دی، اس کی خواہشات کو پورا کیا۔ لیکن ایمان کے لیے، کچھ گہرا ہو رہا تھا، جسے وہ اس وقت بیان یا پوری طرح سمجھ نہیں سکتی تھی۔ اس سے ناواقف، وہ دھیرے دھیرے ایمان کی دولت جمع کر رہی تھی، جس چیز کی اسے اس مشکل وقت میں ضرورت تھی۔ اپنے ماضی کے باوجود، ایمان نے جان بوجھ کر شراب، بیئر، یا دیگر برائیوں میں ملوث ہونے سے پرہیز کیا تھا۔ اس کے بجائے اسے سگریٹ اور کبھی کبھار شیشہ میں سکون ملتا تھا۔ اسلام کے بارے میں اس کی سمجھ محدود تھی، اور اس کے دل میں انسانیت، خاص طور پر اس کے والدین کے تئیں ناراضگی تھی۔ ایمان کا سفر ایک پراسرار موڑ اختیار کر رہا تھا، جو اسے ایک ایسے راستے پر لے جائے گا جس کی وہ کبھی پیش گوئی بھی

www.novelsclubb.com

نہیں کر سکتی تھی، ایک ایسا راستہ جو ایمان کی بڑھتی ہوئی دولت سے وہ انجانے میں جمع کر رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

## ایمان کا آج (آٹھارہ سال کی ایمان)

oooooooooooooooooooooooooooooo

ایمان نے احتیاط کے ساتھ اپنے لباس کے ہر عنصر کا انتخاب کرتے ہوئے اپنے آپ کو آگے کے سفر کے لیے تیار کیا۔ کل کی نسبت لباس اسکا۔ بہتر تھا اس نے سیاہ شرٹ کا انتخاب کرنے میں اپنا وقت نکالا، اس کے سامنے چاندی کی موتیوں والے مکی ماؤس کے نشان کی تعریف کی، جو کہ کسی معمولی لباس پر ایک چنچل لمس ہے۔ اس کی ڈینم جیکٹ، اس کی آستینوں کے ساتھ خوبصورتی سے جوڑ دی گئی، اس کے

www.novelsclubb.com

لباس میں ایک فیشنی کنارہ شامل کیا۔اس کا سیاہ ڈینم پتلون کا انتخاب کوئی حادثہ نہیں تھا۔اس نے انداز اور آرام کے درمیان کامل توازن حاصل کرنے کے لیے ہیمز کو احتیاط سے جوڑ دیا۔اس نے جو کالی ایڑی والے جوتے پہنے تھے اس میں نفاست کی ایک اضافی تہہ شامل ہو گئی،ان کا ڈیزائن بغیر کسی رکاوٹ کے اس کے لباس کی تکمیل کرتا ہے۔ایمان کی مخصوص بادام کے رنگ کے بالوں کی وِگ اس کے جوڑ کو حتمی شکل دے رہی تھی۔اس کے لمبے، بہتے تالے کے ساتھ، یہ صرف ایک لوازمات نہیں تھا بلکہ ایک بیان تھا،جو توجہ مبذول کر رہا تھا اور اس کے چہرے کو خوبصورتی سے تیار کرتا تھا۔گھر کے باہر قدم رکھتے ہی رات کی ٹھنڈی ہوا اس کی جلد کو چھو رہی تھی۔اس کی بالیاں،سیاہ کرسٹل کی طرح نازک طور پر لٹکتی ہیں،اس کے ہر قدم کے ساتھ ایک نرم، سریلی آواز پیدا کرتی ہے۔ایمان کا مقصد واضح تھا،اور اس کا عزم غیر متزلزل تھا۔اس نے مقصد کے پختہ احساس کے ساتھ اپنے پیچھے گیٹ بند کر دیا، مدھم روشنی والے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے جو اسے نائٹ

www.novelsclubb.com

کلب تک لے جائے گا۔وہ سمجھ گئی تھی کہ جنت کی کنجی دریافت کرنے کا راستہ سیدھا نہیں ہے، لیکن وہ ان لوگوں سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے تیار تھی جو اس کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔آسمان کے اسرار نے اسے اشارہ کیا،اور اس کی تلاش ابھی شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

پر سکون اور پر سکون رات میں، جب ایمان خالی فٹ پاتھ پر چل رہی تھی،اس کے آس پاس کی دنیا سحری کے قریب آنے کے انتظار میں سو رہی تھی۔اوپر ستاروں کی مدھم چمک نے پر امن منظر پر چاندی کا نرم پردہ ڈالتے ہوئے واحد روشنی فراہم کی۔ جیسے ہی ایمان راستے میں آگے بڑھی،اس کے قدم دھندلا پن سے گونج رہے تھے،وہ غیر متوقع طور پر ایک اکیلا کتے سے مل گئی۔اپنی ابتدائی جبلت میں، وہ نیچے پہنچی اور ایک پتھر کو پکڑ لیا،اس کا ارادہ صاف تھا۔اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا،مارنے کے لیے تیار، جب ایک سریلی،دل کو چھو لینے والی آواز نے مداخلت کرتے ہوئے اسے رکنے کی تاکید کی۔ ''رُک جاؤ ایسا مت۔کرو''ایسا لگتا تھا جیسے ان الفاظ میں ایک

www.novelsclubb.com

سکون بخش راگ تھا جو اس کے اندر گونج رہا تھا۔اس کا ہاتھ درمیانی ہوا میں جم گیا، پتھر پھینکنے کے لیے تیار تھا لیکن اب ہچکچاہٹ میں لٹکا ہوا تھا۔اس نے اس سے پہلے کبھی ایسی آواز کا سامنا نہیں کیا تھا،ایسی آواز جو عقل اور ہمدردی کا بوجھ اٹھاتی تھی۔اس نے اسے توقف کرنے،اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا۔آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ نیچے کیا اور پتھر کو چھوڑ دیا،ایمان نے کتے کو نقصان نہ پہنچانے کا انتخاب کیا۔آواز میں کچھ اس کا ہاتھ رک گیا تھا۔یہ ایک عجیب احساس تھا، جسے وہ پوری طرح سے بیان نہیں کر سکتی تھی، جیسے آواز نے اس پر اپنا زور جما رکھا ہو۔ اس معجزاتی آواز کے ماخذ کی چھان بین کرنے کے لیے مڑ کر ایمان کو ایک حیرت انگیز نظارہ ملا۔اس کے سامنے ایک بزرگ کھڑا تھا،جو ایک قدیم سفید لباس میں ملبوس تھا جس کے سر کو ڈھانپ رکھا تھا۔

یہ ہی وہ بزرگ تھا جو کل سحری کے وقت کو

اللہ کی بڑائی بیان کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے نے ایک آسمانی روشنی پھیلائی، ایک آسمانی خوبصورتی جو زمینی حدود سے تجاوز کر گئی۔ رات کی خاموشی میں، ایمان نے اپنے آپ کو کسی الہامی چیز کی موجودگی میں پایا، جس نے اسے حیرت اور حیرت کا احساس دلایا۔ یہ غیر متوقع فضل کا ایک لمحہ تھا، ایک الٰہی ملاقات جو اس کے ساتھ رہے گی، اس کے راستے کی رہنمائی کرے گی جب اس نے رات میں اپنا سفر جاری رکھا۔ ہر قدم کے ساتھ، ایمان کو مقصد کا ایک نیا احساس، اپنی زندگی میں نادیدہ قوتوں کے بارے میں آگاہی محسوس ہوئی۔ بزرگ کے ساتھ ملاقات اور اس کی پُرسکون آواز نے اس کی روح پر انمٹ نقوش چھوڑے تھے اور اسے ایک ایسے راستے پر ڈال دیا تھا جس کی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اور اس طرح، ستاروں کی چوکنا نظروں کے نیچے، ایمان اس مقدس ملاقات کی یاد کو اپنے ساتھ لے کر چل پڑی، ہمیشہ کے لیے اس پراسرار آواز سے بدل گئی جس نے اس کے تاریک ترین لمحے میں مداخلت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہوا کر کرا اور توقعات سے بھری ہوئی تھی کیونکہ ایمان اور عقلمند بزرگ خاموش فٹ پاتھ پر آمنے سامنے تھے اس آخری گھڑی میں سڑکیں سنسان تھیں، دنیا ایک پر سکون خاموشی میں لپٹی ہوئی تھی۔ ایمان، اس کے قدم ہچکچاتے لیکن متجسس تھے، خاموشی کو توڑتے ہوئے اس نے کتوں سے اپنے خوف کا اعتراف کیا۔ اس کی آواز میں کمزوری کا لمس تھا۔ "مجھے غلط مت سمجھیں میں دراصل کتوں سے ڈرتی ہوں۔" بزرگ، ایک دوسری دنیاوی آغوش میں نہائے ہوئے ایک شخصیت نے، اس سکون کے ساتھ جواب دیا جو صرف الٰہی سے گہرے تعلق سے ہی آسکتا ہے۔: "مخلوق سے مت ڈرو، خالق سے ڈرو۔" ایمان بات چیت کے غیر متوقع موڑ پر قہقہے لگائے بغیر مدد نہیں کر سکی۔ رات بھر اس کی ہنسی گونجتی رہی، جو اس کی پہلے کی پریشانی کے بالکل برعکس تھی۔: "میں اللہ سے کیوں ڈروں؟ ایک بار مجھے جنت کی چابی مل جائے تو میں خود کو مار لوں گی۔" اس کے الفاظ میں طنز اور غور و فکر کا امتزاج تھا، جو ایک گہری اندرونی جدوجہد کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ تاہم، بزرگ کا

www.novelsclubb.com

چہرہ نرم اور ملنسار رہا، ان کی آنکھیں زمانوں کی حکمت کی عکاسی کر رہی تھیں۔

جواب میں، بزرگ نے ایک لازوال نصیحت پیش کی، الفاظ ایمان کے وزن اور اخلاقی رہنمائی سے بھرے ہوئے تھے۔ بزرگ: "اللہ کا خوف ان گناہوں سے روکتا ہے۔" رات کی خاموشی میں بولے گئے یہ الفاظ کسی مقدس کلمات کی طرح ہوا میں معلق تھے۔ وہ ایمان کے اندر گہرائی میں گونج رہے تھے، زندگی اور ایمان کے عظیم اسرار کے بارے میں عکاسی اور تجسس کے بیج بوتے تھے۔

ایمان انکو باغور دیکھ رہی تھی اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی ''خدکو۔مارنا گناہ ہے کیا''

وہ بزرگ جواباً اطمینان سے بولے ''بلاشبہ ایسا ہی ہے''

ایمان انکو یک ٹک دیکھتے بولی ''اور مرنے کا۔دل ہے تو''

وہ بزرگ ترکی بہ ترکی جواب دیتے بولے ''اور سوچو حساب نہ پورا کر کے مار گئی تو''

ایمان نے سوالیہ چہرے کے زاویے بدلے ''حساب مطلب''

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائے ''اگر تمہاری کوئی قیمتی شہ کسی انسان کے پاس بطور امانت ہے اور وہ اس۔امانت سے خیانت کرے تو تم کیا کرو گی''

ایمان ناک چڑاتے معصومیت سے بولی ''اللہ سے دعا کروں گی کہ اسکے اوپر آئے''

وہ مسکرائے ''تو یہ جو جسم کرائے کا مکان ہے اللہ کی امانت ہے اس پر تم ظلم کرو گی تو اللہ اس چیز کا سوال تم سے نہیں کرے گا کیا تم سے وہ حساب نہیں لے گا کہ تم نے اسکی امانت کے ساتھ خیانت کیوں کی جسم اور روح علم و دانائی کو غلط جگہ کیوں استعمال کیا''

www.novelsclubb.com

ایمان نہ سمجھ تھی اب بھی ''مجھے سب بتائیں کچھ سمجھ نہیں آرہی''

وہ بزرگ مسکرائے اور فٹ پاتھ پر بسم اللہ پڑھتے بیٹھتے ایمان کو بھی ہشارہ کیا ایمان بھی انکے ہشارے پر اس جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ اسے دیکھتے بولے ''بچے تمہیں سب شروع سے بتانا پڑھے گا''

وہ اوتاولی ہوئی ''تو بتائیں نا مجھے تو اسلام کے ''ا'' کا۔ بھی نہیں پتا نہ جاننے کی کوشش کی'' اسنے تشویشی نگاہوں سے بزرگ کو۔ دیکھا ''مجھے جتنا معاملہ سادا لگتا ہے اتنا نہیں ہے نا''

بزرگ مسکرائے ''معاملہ تو آسان اور سیدھا ہے اب بات تم پر اور۔ تمہارے نفس پر ہے''

ایمان نہ سمجھی سے بولی کہ اسکی آنکھیں بلی کی طرح چھوٹی ہوئیں اور رنکلز اطراف میں پڑھیں ''آئیں کیا''

وہ جواباً اطمینان سے بولے ''بتاؤں گا بتاؤں گا آگے بتاؤں گا''

انہوں نے قرآن کی کچھ آیات پڑھیں جن میں موجود تھا کہ اللہ سے ڈرو جیسے اسے ڈرنے کا حق ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا

سورہ الاعمران ﴿۱۰۲﴾

---

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا، اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا، اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دے، اور نہ دغا باز تمہیں اللہ سے دھوکہ میں رکھیں۔ سورہ لقمان ۳۳

www.novelsclubb.com

پس جب وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں دستور سے رکھ لو یا انہیں دستور سے چھوڑ دو اور دو معتبر آدمی اپنے میں سے گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی پوری دو، یہ نصیحت کی باتیں انہیں سمجھائی جاتی ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے۔ سورہ الطلاق ۲

جیسے جیسے قرآن کی آیت چلتی گئی ایمان کے چہرے کے تاصرات بھی بلدتے گئے اس پر اب یہ راز طشت از بام ہو گا کہ جب بھی ایمان کچھ غلط اپنے ساتھ کرنے کا سوچتی تو قرآن کی یہ آیات اسے برائی سے روکتیں۔۔۔اسکو اب پتا چلے گا قرآن صرف عربی تک محدود نہیں قرآن ہر زبان میں موجود ہے ”یہ کیسا کلام ہے بہت الگ ہے یعنی بہت مختلف“

اسنے بزرگ کو دیکھا اور روندھی آواز میں بولی ”جب بھی میں کچھ غلط کام کرنے کا سوچتی تو بلکل ایسا ہی کلام جب سماعتوں میں گونجتا تو میں اس کام سے رُک جاتی“

وہ بزرگ مسکرائے ''یعنی اللہ نے کبھی بھی تمہیں نہیں چھوڑا تھا بچے''

ایمان نے نہ سمجھی کا اظہار کیا ''مطلب''

وہ جواباً بولے ''یہ اللہ کا کلام ہے جسکا نام قرآن ہے یہ باتیں قرآن کی ہیں تب ہی الگ ہیں کیونکہ اس کلام کو ہم پر اللہ نے نازل کیا ہماری رہنمائی کے لئے''

www.novelsclubb.com

ایمان بوڑھے آدمی کے برابر بیٹھی، چاندنی ان کے راستے پر ایک پر سکون چمک ڈال رہی تھی۔ رات کی ٹھنڈی ہوا نے ان کے گرد و نواح کو سکون سے بھر دیا۔ ایمان ایک لمحے کے لیے ہچکچائی، اس کے خیالات اور شک اس کے اندر طوفان کی طرح گھوم رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا تو آخر کار ایمان کو بولنے کی ہمت مل گئی۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی جو اس کے اندرونی انتشار کو ظاہر کرتی تھی۔ "جب بھی میں نے کچھ غلط کرنے کے بارے میں سوچا،" اس نے اعتراف کیا، "رہنمائی کے عین الفاظ میرے کانوں میں گونجتے، مجھے رکنے کی تاکید کرتے۔" بزرگ نے اپنے نرم چہرے کے ساتھ ایک گرم مسکراہٹ پیش کی۔ "میرے پیارے بچے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ نے تمہیں کبھی نہیں چھوڑا ہے۔ وہ تمہاری نگرانی کرتا ہے، تمہارے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے اور تمہارے دل کی حفاظت کرتا ہے۔" ایمان نے اپنی پیشانی ہلائی، ابھی تک پریشان تھی۔ "لیکن اس سب کا کیا مطلب ہے؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا. بزرگ اس

www.novelsclubb.com

کی طرف متوجہ ہوا،اس کی آنکھیں حکمت سے چمک رہی تھیں۔انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ الفاظ کوئی اور نہیں بلکہ قرآن کی آیات ہیں۔"وہ تاریکی میں روشنی کا مینار ہیں، طاقت اور سکون کا ذریعہ ہیں۔اللہ نے انہیں ہمارے دلوں کے لیے رہنما اور ہماری روحوں کے لیے ایک راستے کے طور پر نازل کیا ہے۔"

جیسے ہی بزرگ کے الفاظ ایمان پر دھل گئے،ایک گہرا احساس اس کے دل میں چھا گیا اور اس کے اندر جذبات کا ایک طوفان اٹھ گیا۔وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہی،اس کی آنکھیں بے تحاشا آنسوؤں سے چمک رہی تھیں۔دھیرے دھیرے اس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا،اس کی آہیں اس کی ماضی کی غلط فہمیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھیں۔"مجھے یقین تھا کہ اللہ نے مجھے چھوڑ دیا ہے،"اس نے بڑبڑایا،"لیکن ایسا لگتا ہے کہ اللہ نے واقعی میرا ساتھ نہیں چھوڑا،اگر مجھے قرآن کے بارے میں تھوڑا سا بھی علم ہوتا تو میں سمجھ سکتی تھی کہ میرے اللہ نے مجھے

www.novelsclubb.com

نہیں چھوڑا ہے۔"اپنے آنسوؤں سے بھرے چہرے کو اٹھاتے ہوئے،ایمان نے ایک ایسا تاثرات پہنا جو خوف، شکر گزاری اور عاجزی کا امتزاج تھا۔ایمان کا راز ان کے سامنے آشکار ہو چکا تھا، جس سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ قرآن صرف عربی تک محدود نہیں ہے۔۔۔"مگر۔مجھے سمجھ بھی کیسے آتی مجھے تو عربی آتی ہی نہیں،،

۔بزرگ نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،"اللہ نے عربی کو وحی کی زبان کے طور پر منتخب کیا ہے کیونکہ یہ ہمارے نبی کی زبان تھی اور اسے سمجھنا آسان ہے،تاہم،قرآن مجید کا اردو،انگریزی،فارسی،سمیت متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔اور بہت سے دوسرے،تاکہ متنوع پس منظر کے لوگ اس کی گہری حکمت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔"اس لمحے میں،ایمان نے سمجھ لیا کہ قرآن ایک آفاقی پیغام ہے،ایک الٰہی تحفہ ہے جس کا مقصد دنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو روشن کرنا ہے،چاہے ان کی مادری زبان کچھ بھی ہو۔نئی امید اور مقصد کے

ساتھ،اس نے دریافت اور روشن خیالی کی راہ پر گامزن کیا،قرآن کی مقدس آیات کے اندر موجود حکمت اور رہنمائی کی گہرائی میں جانے کے لیے بے چین تھا۔

ایمان کا احساس اس وقت گہرا ہوتا گیا جب اس نے اس گہرے سچ کو سمجھ لیا کہ اللہ کا خوف گناہ کے اعمال کے خلاف ڈھال کا کام کرتا ہے۔اس کی نگاہیں بزرگ پر جمی رہیں جب اس نے نرمی سے کہا،"میرا کلب میں رات کا دورہ بھی نیکی کی راہ سے بھٹکنے والا عمل ہے کیا؟؟۔"بزرگ کے ہونٹوں پر ایک ولولہ انگیز مسکراہٹ کھیلی جب انہوں نے بات جاری رکھی،"رمضان المبارک میں،روزے اور غور و فکر

کے مقدس مہینے میں، آپ خود کو نادانستہ طور پر اللہ کی ہدایت سے روشن راستے پر چلنے کی بجائے شیطان کے راستے پر چلتے ہوئے پاتے ہیں۔ تم پر خد کو الزام مت دو کیونکہ زندگی بھر ہم سب ایسے کاموں میں مشغول رہتے ہیں جو اللہ کی نظر میں گناہ کا کام ہیں مگر توبہ ایسی چیز ہے جو ہر گناہ کو ایسے مٹاتی ہے جیسے بلوری شیشا" ایمان نے خلوص سے لبریز آنکھیں معصومیت سے جواب دیا، "لیکن کیا رمضان میں شیطان قید نہیں ہوتا؟ مجھے کیسے پتہ چلتا کہ میرے اعمال گناہگار ہیں۔۔۔ میں ان معاملات سے ناواقف تھی۔ مجھے تو کچھ پتا ہی نہیں تھا اب آپ سے سب پتا چل۔ رہا ہے" اس کی آواز میں ندامت اور دکھ کی آمیزش تھی اور آنسو اس کے گالوں پر بے دریغ بہہ رہے تھے۔ احساس کے اس لمحے میں، ایمان اپنے اعمال کے وزن کے مطابق آ رہی تھی، اور اس کا دل ان گناہوں پر پچھتاوا تھا جو اس نے انجانے میں کیے تھے۔ ایمان اور صداقت کو سمجھنے کی طرف اس کا سفر ابھی شروع ہوا تھا، لیکن ہدایت کا نور اب اس پر چمک رہا تھا، جس راستے پر اسے چلنے کی ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان، متجسس اور سیکھنے کے شوقین، بزرگ کی طرف متوجہ ہوئی اور پوچھا، "یہ 'نفس' آپ اصل میں کیا کہتے ہیں یعنی یہ ہے کیا؟" بوڑھے آدمی نے حکمت کی روشنی پھیلانے والے طرزِ عمل کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا، "اللہ تعالیٰ نے 'نفس' کو ایک مستقل جوہر کے طور پر پیدا کیا ہے، جیسا کہ عقل، دل اور روح انسانی شکل میں ہے۔ جب کہ 'نفس' وہی رہتا ہے، اس کی صفات مختلف ہو سکتی ہیں۔ 'نفس' کی سات الگ الگ قسمیں ہیں، ہر ایک اپنی منفرد خصوصیات کے ساتھ۔ یہ صفات انسانی فطرت، مزاج، عادات، اخلاق اور اعمال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔" انہوں نے آگے کہا، "نفس" چار بنیادی جبلتوں سے کارفرما ہے، جو اس کی خواہشات کی جڑیں اور اس کی فطرت کے تقاضے ہیں۔ پہلا، 'دیکھنا' ہے، جو خشک مٹی کی فطرت کا تقاضا ہے۔ دوسرا، 'کنجوسی، جو مٹی کی فطرت سے پیدا ہوتی ہے۔ تیسرا، 'شہوت'، مٹی کے عنصر سے پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں، 'جہالت، 'خشک اور گیلی مٹی دونوں کی پیداوار ہیں۔" بزرگ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا،

www.novelsclubb.com

"نفس سے جڑے تمام اخلاق اور صفات دو بنیادوں پر استوار ہیں: ایک طرف غصہ اور جلد بازی، اور دوسری طرف لالچ۔ نفس دو طرح کے کاموں میں مشغول ہے، ایک گناہ اور نافرمانی کا رویہ، اور دوسرا شرعی اور عقل دونوں کے مطابق تکبر، حسد، کنجوسی، غصہ اور دیگر ناپسندیدہ خصلتوں پر مشتمل ہے۔"

بزرگ نے ایمان کو اپنی حکمتیں بتاتے ہوئے نرمی اور گہرائی کے ساتھ کہا:

"شیطان آپ کے 'نفس' سے کھیلتا ہے اور اسے غلط کاموں کی طرف اکساتا ہے، تاہم، اگر آپ اپنے 'نفس' پر قابو پا سکتے ہیں تو آپ اپنے نفس پر قابو پا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ آزادی سونپی ہے کہ وہ دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب کریں ایک اچھائی کی طرف اور دوسرا برائی کی طرف، اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ کس راستے پر چلنا چاہتے ہیں، آپ اپنے نفس کو مضبوط بنا کر شیطان کو ٹال سکتے ہیں۔ یا آپ اپنے نفس کو کمزور کرنے کی اجازت دے کر نادانستہ شیطان کے راستے پر چل سکتے ہیں۔" ایمان نے ان الفاظ کو جذب کر لیا، یہ سمجھ کر کہ نیکی اور

www.novelsclubb.com

بدی کے درمیان، نیکی اور آزمائش کے درمیان، ایک گہری جدوجہد تھی جو ہر فرد کے 'نفس' کے اندر موجود تھی۔ یہ ایک انکشاف تھا، روشن خیالی کا ایک لمحہ جو اس کے اپنے اندرونی تنازعات اور روحانی سفر کے بارے میں اس کی سمجھ کو تشکیل دے گا۔ بوڑھے آدمی کی رہنمائی خود کو بہتر بنانے اور روحانی ترقی کی جستجو میں امید کی کرن تھی۔

ایمان نے غور سے سنا جب بزرگ کے الفاظ انسانی 'نفس' کی پیچیدگیوں سے پردہ اٹھانے لگے۔ یہ انسانی فطرت کی پیچیدگیوں اور خود آگاہی اور راستبازی کی طرف روحانی سفر کو سمجھنے کا ایک گہرا سبق تھا۔

www.novelsclubb.com

،اس کی آنکھیں اس کے تجسس کی گہرائیوں کی عکاسی کر رہی تھیں، اور اس نے اپنے پاس موجود بوڑھے آدمی سے سوال کیا، اس کی آواز سچی استفسار سے بھری ہوئی تھی۔ "شیطان کیوں بھڑکاتا ہے،؟" بوڑھے نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا جس میں عمروں کی عقل موجود تھی۔ "نفرت،" اس نے کہا، اس کی

نگاہیں گھس رہی ہیں، "ایک ایسی طاقت ہے جو لوگوں کو وہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہے جو وہ اپنی مرضی سے کرنے کا کبھی انتخاب نہیں کرتے۔" اس کی آنکھیں ایمان سے ملیں، گہری سمجھ سے بھری ہوئی تھیں۔ "یہ فخر تھا،" اس نے جاری رکھا، "جس نے ازایل کے نام سے مشہور جن جو بعد میں شیطان بنا اس کو جنت سے نکال دیا جس میں وہ کبھی رہتا تھا۔ اور یہ نفرت کا زہریلا بیج تھا جس نے الٰہی کے خلاف اس کی بغاوت کو ہوا دی۔" ایمان نے غور سے سنا، بوڑھے آدمی کی باتوں کو سپنج کی طرح جذب کیا، اور اس نے اس کے پیغام کی اہمیت کو پہچان لیا۔ فخر، اس نے محسوس کیا، ایک غدار راستہ تھا جو اندھیرے کی طرف لے گیا۔ بوڑھے کے الفاظ ایک واضح یاد دہانی تھے: "ایمان، غرور کو کبھی اپنا رہنما نہ بننے دیں۔ کیونکہ یہ غرور ہی تھا جس نے ایک جن کو ازازیل سے ابلیس بنایا۔" اور جیسے ہی رات ان کے گرد بسی، بوڑھے آدمی نے آدم اور حوا کی لازوال کہانی سنانی شروع کی، جو اللہ کے بنائے ہوئے پہلے انسان تھے۔ اپنی نرم بیان میں، اس نے ان کی تخلیق، جنت

www.novelsclubb.com

میں ان کے قیام، فتنہ، اور ان کے اخراج کا ذکر کیا—ایک پائیدار حقیقی واقعہ جس میں عاجزی، فرمانبرداری اور انسانی انتخاب کے نتائج کا سبق ملتا ہے۔ایمان فٹ ہاتھ پر ہی الٹی پالتی کر کے بیٹھی تھی، بوڑھے آدمی کے الفاظ کی حکمت کو جذب کر رہی تھی، ان کے دل ایمان اور کہانی سنانے کے ٹیپسٹری میں جڑے ہوئے تھے

پھر مزید قرآن، کی آیت پڑھی سورہ الحجر

26-43

اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے ﴿۲۶﴾

اور جنوں کو اس سے بھی پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا ﴿۲۷﴾

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے، ﴿۲۸﴾

جب اس کو (صورت انسانیہ میں) درست کر لوں اور اس میں اپنی (بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا ﴿۲۹﴾

تو فرشتے تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے ﴿۳۰﴾

سوا ابلیس کے، اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ﴿۳۱﴾

فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا، ﴿۳۲﴾

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی، ﴿۳۳﴾

فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے، ﴿۳۴﴾

اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برسے گی) ﴿۳۵﴾

اس نے) کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کئے جائیں گے ﴿۳۶﴾

www.novelsclubb.com

فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے ﴿۳۷﴾

وقت مقرر (یعنی قیامت) کے دن تک ﴿۳۸﴾

اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لیے (گناہوں) کو آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا ﴿۳۹﴾

ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں (ان پر قابو چلنا مشکل ہے) ﴿۴۰﴾

خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک (پہنچنے کا) یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۴۱﴾

جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تجھے کچھ قدرت نہیں (کہ ان کو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے ﴿۴۲﴾

اور ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے ﴿۴۳﴾

www.novelsclubb.com

ایمان روہنسا سی بولی ''موئیز وہ بھی تو گناہ کرتا ہے اور اسکے ساتھ کے لوگ انکو بھی میں یہ سب بتاؤں گی تاکہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں''

وہ بزرگ مسکرائے ''انکو بہت بار سمجھایا گیا ہے باری تمہاری ہے وہ لوگ نہیں سمجھیں کیونکہ

جعلی پھول پر پانی کا کوئی اثر نہیں ہوتا

تم سمجھ جانا تم ان نکلی پھولوں میں سے مت ہونا کہ جن کو جتنا پانی دیا جائے ان پر اثر نہیں ہوتا تم وہ پھول بنا جس پر جتنا گندا پانی بھی گر جائے وہ نشو نما پانا۔ نہیں روکتا وہ بڑھتا ہے برائیوں کے گرد گھرے ہوئے بھی''

ایمان انکو سوالیہ بولی اسکی آنکھیں اب، بھی گیلی تھیں ''یعنی موئیز لوگ''

وہ اسکی بات کاٹتے اطمینان سے بولے ''انہوں نے سیدھے راستے پر چلنے کے بارے میں سوچا ہے؟ کیا پتا انکو کتنے لوگوں نے سیدھے راستے کے بارے میں بتایا

ہو مگر۔ وہ اس راستے پر نہ چلیں ہوں تم بھی ایک مرتبہ کوشش کرو اگر ناکام ہو۔ تو۔ دل مت ہارنا۔۔"

---

ایمان، اس کی روح خوف اور الجھن سے بھری ہوئی تھی، خود کو ان عقلمند بزرگوں کی موجودگی میں پایا، اس کے اندر ایک اضطراب کی لہر دوڑ رہی تھی۔ اس کی آواز کانپ گئی جب اس نے اعتراف کیا، "میں نے وہ کام کیے ہیں جن سے شیطان خوش ہوا ہے۔" اس نے اپنی نگاہیں ایک گہری اداسی کے ساتھ ان پر ڈالیں۔ "کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا مقدر جہنم ہے؟" الفاظ اس کے حلق میں پھنس گئے، اس کا خوف واضح تھا۔ بزرگ، ان کے چہروں سے شفقت اور حکمت دونوں پھیلے، جان بوجھ کر نگاہوں کا تبادلہ ہوا۔ وہ اس کے اندر کے ہنگامے کو محسوس کر سکتے تھے۔ رات کی ہوا کی طرح نرم آوازوں کے ساتھ، انہوں نے اسے تسلی دی، "نہیں،

پیارے بچے، ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم سوچتی ہو، اللہ رحم کرنے والا بے حد مہربان ہے، وہ راستے سے بھٹکنے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔"

انہوں نے مزید قرآن کی آیت پڑھی۔۔"

سورہ زمر

۵۳-۵۷

تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

www.novelsclubb.com

اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو۔

(پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔

یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔

یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

---

یہ سنتے ایمان دوبارہ سے رونے لگی۔۔۔

اسکے دل کی ڈھڑکن تیز ہو گئی "زندگی بھی عزاب میں گزری ہے اور اوپر کی زندگی بھی عزاب میں گزرتی اتنے وقت میں گمراہی میں تھی اگر ایسے، ہی موت آجاتی مجھے تو۔"

یہ، کہتے وہ، چپ ہوئی۔۔۔۔ مگر جو

ان کے الفاظ میں امید کا سکون بخش بام تھا، یہ یاد دہانی کہ اللہ کی رحمت بے حد ہے۔ اس لمحے، ایمان کو ان کی حکمت میں سکون ملا، اس کے شک کے اندھیرے میں روشنی کی چمک۔ رات کی ہوا نے چھٹکارے کے وعدوں کی سرگوشی کی، اور وہ اس یقین سے چمٹ گئی کہ، اس کے مایوسی کے لمحات میں بھی، الٰہی رحمت کو گلے لگانے کا ہمیشہ ایک راستہ تھا۔

ایمان، اس کی بچوں جیسی معصومیت سے بھری آنکھوں نے ایک ایسا سوال کھڑا کیا جو وقت بھر بے شمار متلاشیوں کے دلوں میں گونجتا رہا۔ "اللہ کہاں ہے؟" اس


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے استفسار کیا،اس کی آواز اس کے تجسس کی خالص عکاسی کرتی ہے۔بوڑھا آدمی، اس کی عقلمندی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایمان کی طرف دیکھتا رہا۔ایک پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ اس نے جواب دیا،"پیارے بچے، جہاں ہماری دعائیں رہتی ہیں،اللہ وہاں مل جاتا ہے۔"اس کے الفاظ پرانے سمجھ بوجھ کا وزن رکھتے ہیں،ایک ایسی سچائی جو وقت اور جگہ کی حدود کو عبور کرتی ہے۔

مزیدان بزرگ نے قرآن کی آیت کا ترجمہ ایمان کے سامنے پیش کیا۔۔۔

---

---

www.novelsclubb.com

اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں ﴿۱۸۶﴾ سورہ البقرہ۔۔

سورہ تغابن ۴-۱

www.novelsclubb.com

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے۔اسی کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف (لا متناہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱﴾

وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن۔اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے ﴿۲﴾

اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی پاکیزہ بنائیں۔ اور اسی کی طرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے ﴿۳﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کھلم کھلا کرتے ہو اس سے بھی آگاہ ہے۔ اور خدا دل کے بھیدوں سے واقف ہے ﴿۴﴾

پھر سورہ البقرہ ۲۵۵ کا ترجمہ پڑھ کر اسے سنایا۔۔۔

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمان اور

زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے۔

پھر سورہ الا عمران کی آیت پڑھی

یعنی )لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے (تورات اور انجیل اتاری )اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو )الگ الگ کر دینے والا (ہے )نازل کیا جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہو گا اور خدا زبردست (اور )بدلہ لینے والا ہے ﴿۴﴾

جیسے ہی ایمان نے بوڑھے آدمی کے جواب کو جذب کیا، اس نے ایک گہرا تعلق محسوس کیا، یہ یاد دہانی کہ اللہ اس کی اپنی سانسوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس لمحے میں، ان کے ارد گرد کا پارک ایک مقدس موجودگی سے جگمگاتا دکھائی دے رہا تھا، اور ایمان کے معصوم سوال نے اسے ایک گہرے انکشاف کی طرف لے جایا تھا- کہ الٰہی کسی دور دراز کے دائرے تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ دل کے حرم میں بسی ہوئی ہے، جہاں دعائیں گونجتی ہیں۔ اٹل ایمان کے ساتھ۔

ایمان نے تجسس سے لبریز آنکھیں ایک بار پھر بزرگ سے حکمت طلب کی۔"اللہ نے یہ دنیا کیوں بنائی؟"اس نے پوچھا،اس کی معصومیت اس کے سوال سے روشنی کی طرح چمک رہی تھی۔بزرگ نے،اس کے چہرے کو تفہیم کی روشنی سے منور کیا،ایک جاننے والی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔انہوں نے جواب دیا،"یہ دنیا،بچی، ایک امتحان ہے۔"ان کی نظریں متجسس ایمان کی طرف بڑھیں جو مزید جاننے کے لیے بے چین تھی۔"تم امتحان کے تصور سے واقف ہو،"انہوں نے جاری رکھا۔ایمان نے زور سے سر ہلایا،اس کی بچپن کی یادیں تازہ ہو رہی تھیں۔"ہاں، میں واقف ہوں"اس نے کہا۔"مجھے اسکول میں ایک امتحان یاد ہے جس میں میں کامیاب ہوئی،تحفہ ملا،جب کہ میرا سوتیلا بھائی ناکام ہوا اور اسے نکال دیا گیا۔" بزرگ ایمان کی بصیرت کی تصدیق کرتے ہوئے گرمجوشی سے مسکرائے۔"آپ نے پہلے ہی اس کے جوہر کو سمجھ لیا ہے،"انہوں نے کہا۔"اللہ نے اس دنیا کو اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے بنایا ہے کہ کون جنت کا مستحق ہے اور کون جہنم کا۔جو

www.novelsclubb.com

لوگ ایمان اور صداقت کے ساتھ امتحان پاس کرتے ہیں وہ اپنے انعام کے طور پر جنت کے وارث ہوں گے۔" ایمان نے ان کے الفاظ کو جذب کیا، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ زندگی کی آزمائشیں ایک الٰہی امتحان ہیں، اور یہ کہ اس کا راستہ ان کے انتخاب سے نشان زد ہے۔ وہ فٹ پاتھ جہاں وہ بیٹھے تھے گہری حکمت کی بازگشت سمیٹے ہوئے لگ رہے تھے، اور بزرگوں کی تعلیمات کی رہنمائی میں ایمان کا فہم کا سفر اس کے سامنے آشکار ہوتا رہا۔

پھر سورہ ملک کی آیت کا ترجمہ پڑھا

اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے ﴿۲﴾

ایمان کا دل ایک عجیب سی بے یقینی کے احساس سے بوجھل ہو گیا۔ "میں زیادہ نہیں جانتی،" اس نے کمزوری کے ساتھ اعتراف کیا۔ "میں نے قرآن نہیں پڑھا،


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور میرا علم محدود ہے۔لوگ اکثر اپنے گناہوں کا الزام شیطان کو دیتے ہیں، جنت کے راستے کی امید رکھتے ہیں۔" وہ رکی،اس کی نظریں جھکی ہوئی،ایک گہری اداسی اس پر چھائی ہوئی تھی۔ عقلمند بزرگ،ان کے تاثرات جو ہمدردی سے ظاہر ہوتے ہیں، جان بوجھ کر نظروں کا تبادلہ کرتے ہیں۔" یہ اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا یہ ظاہر ہو سکتا ہے۔" انہوں نے نرمی سے اسے یقین دلایا۔" ایمان اور روحانیت کے معاملات گہرے اور باریک ہیں، آسان وضاحتوں میں آسانی سے کشید نہیں ہوتے۔"

انہوں نے دوبارہ قرآن کی آیت پڑھی"

www.novelsclubb.com

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ قریبی رشتہ دار ہو۔(اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی

تو بیشک اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

س(سورہ فاطر ۱۷)

تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔(الانعام ۱۶۴

ایمان کی تفہیم کا سفر جاری رہا، اور جیسے ہی اس نے بزرگوں کی تعلیمات سنیں، اس نے محسوس کیا کہ ایمان کی پیچیدہ ٹیپسٹری اور انسانوں اور ان کے خالق کے

درمیان پیچیدہ تعلق کے بارے میں مزید بہت کچھ دریافت کرنا باقی ہے۔ان کے ارد گرد کا پارک روشن خیالی کی پناہ گاہ میں تبدیل ہوتا دکھائی دیتا تھا، جہاں سوالات کو صبر کی رہنمائی کے ساتھ پورا کیا جاتا تھا اور علم کے حصول کو ایک مقدس کوشش کے طور پر تعظیم کیا جاتا تھا۔

بابا کی مقدس موجودگی میں، گودھولی کی آسمانی چمک میں نہائے ہوئے، گفتگو نے انسانی فطرت کی پیچیدگیوں اور وجود کی عظیم ٹیپسٹری میں شیطان کے پراسرار کردار کی گہرائی تک رسائی حاصل کی۔ بابا، اس کا چہرہ غور و فکر کے زمانے سے جڑا ہوا تھا، حکمت کے متلاشی کو ایک قدیم اور یکل جیسی آواز سے مخاطب کیا۔ "یہ آیت،" بابا نے کہا، باریک کاتا ہوا ریشم کی طرح اس کے الفاظ، "انفرادی ذمہ داری کے گہرے نظریے کے لیے ایک ناقابل تغیر وصیت کے طور پر کھڑا ہے۔ زندگی کے پیچیدہ رقص میں، شیطان ایک لطیف اکسانے والے، روحوں کو بھڑکانے والے کے طور پر ابھرتا ہے، لیکن یہ کسی کے وجود کا جوہر ہے جو بالآخران کے

www.novelsclubb.com

انتخاب اور اعمال کا تعین کرتا ہے۔"ایمان، ایک سنجیدہ شاگرد، بے حد توجہ سے بیٹھی، اس کی نظریں بابا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں، جو کسی دوسری دنیا کی چمک کو محسوس کرتی تھی۔ وہ بخوبی واقف تھی کہ وہ روحانی روشن خیالی کی چوٹی پر، وجود کے اسرار کو کھولنے کے سرے پر ہے۔ بابا کی آواز گونج رہی تھی، ہوا کا جھونکا جو قدیم درختوں کے پتوں سے سرگوشی کر رہا تھا۔"غور کرو،"اس نے جاری رکھا، اس کے الفاظ گہرے پن میں لپٹے ہوئے ایک معمہ تھے،"جب بدکاری کے پھندے میں پھنسی ہوئی روحیں اپنے آپ کو عذاب کی آگ کے گڑھے میں پاتی ہیں، تو شیطان، شیطان، کیا الفاظ کہے گا؟ کیا وہ اس لمحے میں نہیں بولے گا؟ حساب، اپنے کیٹی ہاتھ کے کاموں سے منہ موڑنا؟"

www.novelsclubb.com

۔''اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکے گا کہ بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا، سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے، اور مجھے (دنیا میں) تم پر کسی قسم کا زور نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں (باطل کی

طرف) بلایا سو تم نے (اپنے مفاد کی خاطر) میری دعوت قبول کی، اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ (خود) اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں (آج) تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے جو تم مجھے (اللہ کا) شریک ٹھہراتے رہے ہو بیشک میں (آج) اس سے انکار کرتا ہوں۔ یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے،

سورہ ابراہیم (۱۴:۲۲)

ایمان کا دل امید سے پھول گیا، کیونکہ اس نے محسوس کیا کہ بابا کے الفاظ محض فکری گفتگو نہیں ہیں بلکہ گہری سچائیوں کی نقاب کشائی ہیں جو انسانی فہم کی حدود سے باہر ہیں۔ فٹ پاتھ پر بیٹھے رات کی چمک کے نیچے، گفتگو میں ابدیت کا وزن تھا، اور صدیوں پرانے سوالات کے جوابات پہنچتے دکھائی دے رہے تھے، ایمان اور وجود کی بھولبلیا کے گلیاروں میں پردہ اٹھانے کے منتظر تھے۔

ایمان کا ہاتھ اس کی پیشانی پر ٹکا ہوا تھا، انگلیاں نرمی سے اس کے مندروں پر مساج کر رہی تھیں جب اس نے چالاک اور خبیث فتنہ باز، شیطان کے نام سے جانے جانے والے شیطانی جنوں کے ذریعے بنے ہوئے پیچیدہ جالے پر غور کیا۔ تشویش اور تجسس دونوں سے لدی اس کی آنکھیں اس طرح گھوم رہی تھیں جیسے اس کے آس پاس کی ہوا میں جوابات تلاش کر رہی ہوں۔ "در حقیقت،" وہ ایک آہ بھر کر بولی، "شیطان کی چالیں بھولبلیا ہیں، جو انسانیت کو غدارانہ رغبت کے ساتھ گمراہ کر رہی ہیں۔" لیکن پھر، جیسے سمجھ کی روشنی نے اس کے خیالات کو روشن کر دیا تھا، اس نے اپنی نگاہیں اٹھائیں اور اپنے آپ کو بزرگ ل کی موجودگی میں پایا جو ایمان کے معاملات میں اس کار ہنمائی کی روشنی بن گیا تھا۔ بات چیت کے دوران، بابا نے بڑی مہارت سے گہری سچائیوں کو کھول دیا تھا جس کو کھولنے میں بہت سے لوگوں نے زندگی بھر گزار دی تھی۔ "سوچنے کے لئے،" اس نے بلند آواز سے

www.novelsclubb.com

سوچا، "کہ 124,000 انبیاء اس دنیا پر فائز ہوئے، ان کا الٰہی مقصد انسانیت کو دجال کے پھندوں، شیطان کے فریبوں اور غلط کاموں کے خطرات سے بچانا تھا۔ انبیاء نے ان مقدس تعلیمات کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے پھیلایا۔" بزرگ، ان کی آنکھیں تفریح سے چمک رہی تھیں، ایمان کی عقلمندی کے جواب میں دلکش مسکراہٹیں پیش کیں۔ وہ حیران تھے کہ اس نے کتنی تیزی سے اس بات کو پکڑ لیا جس کو سمجھنے میں اکثر زندگی بھر لگ جاتی تھی۔ عمر کی حکمت چند منٹوں کی گہری گفتگو میں سمٹ گئی۔ ایمان بہر حال اس کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دبا نہیں سکتی تھی۔ اس نے اعتراف کیا، اس کی پیشانی پر ایک جھرجھری سی بن رہی تھی، "میرا دل پہلے بھی بے چین تھا، اور اب لگتا ہے کہ اور بھی بے چین ہے۔" بابا کی مسکراہٹ باقی رہی، احسان مند صبر سے لبریز۔ "تم نے دیکھا، میرے پیارے بچے، جنت کی کنجی روح کا سکون ہے۔" ایمان، ابھی تک گہرے بیان کو نہیں سمجھ پا رہی تھی، سوال کیا، "ایک چابی کیسے امن لا سکتی ہے؟" اس کی تفہیم کی جستجو میں،

www.novelsclubb.com

اس نے خود کی دریافت کا سفر شروع کیا تھا، اور بزرگ جانتے تھے کہ اس کے سوالات روحانی روشنی کی طرف اس کی رہنمائی کرنے والے اشارے تھے۔ بابا اندر جھک گیا، اس کی آواز میں ہوا کا ایک ہلکا جھونکا جو ابدیت کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا۔ "آپ جس کلید کا تصور کرتے ہیں وہ ٹھوس ہے؛ بتاہم، روحانی کلید، الٰہی کے ساتھ تعلق کا حصول ہے۔ یہ، میرے عزیز، آپ کا امتحان ہے۔ اس راستے کو تلاش کرنے، تلاش کرنے اور اس کی پیروی کرنے کے لیے جو آپ کے دل کو لے جاتا ہے۔ سکون کے لیے۔" اس پُر سکون جگہ میں، رات میں چاند کی مدھم چمک میں، ایمان کی جوابات کی تلاش ابھی شروع ہوئی تھی۔ بزرگ، لازوال حکمت کے رکھوالوں نے، ایک متلاشی کو روحانی روشن خیالی کی طرف گامزن ہوتے ہوئے دیکھا، ایمان کے سر گوشیوں والے رازوں اور اندرونی سکون کی ماورائی جستجو سے رہنمائی حاصل کی۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی التجا ایک خاموش دعا کی طرح ہوا میں معلق تھی، اس پر جوش چابی سے پردہ اٹھانے کی شدید خواہش جو ایمان کے خزانوں کو کھول دے گی۔ وہ رہنمائی کے لیے ترس رہی تھی، اپنی روح کی بھولبلیا سے نقشے کے لیے۔ بزرگ نے عقلمندی کے ساتھ اپنے چہرے کی لکیروں میں نقب لگاتے ہوئے اس کی التجا کو نرم مسکراہٹ کے ساتھ پورا کیا۔ "مجھے بتاؤ" ایمان نے منت کی، اس کی نظریں اس کی طرف لپکی، "مجھے یہ چابی کہاں سے ملے گی، اور اس کی شکل کیا ہے؟" بابا کے جواب میں بے شمار سچائیوں کا وزن تھا۔ "کیا آپ نے کبھی محنت کے بغیر دولت حاصل کی ہے؟ ایمان کی دولت، میرے پیاری۔ بچی اس سے مختلف نہیں ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لیے آپ کو جانفشانی سے محنت کرنی ہو گی۔" ایمان کی آواز میں تڑپ کا نشان تھا جب اس نے اشارہ کیا، "لیکن آپ کے پاس تمام سوالات کے جوابات ہیں۔" بزرگ نے آہستہ سے سر ہلایا، اس کا چہرہ پر سکون تھا۔ "آپ کا ہر جواب قرآن کے اندر موجود ہوتا ہے۔ آپ نے اس کا اردو ترجمہ پڑھنا ہے، اور اسے صحیح

www.novelsclubb.com

معنوں میں سمجھنے کے لیے آپ کو اردو میں لکھنا پڑھنا سیکھنا چاہیے۔" وہ دونوں اٹھے تو ایمان بھی ان کے ساتھ اٹھی۔ اندھیرے نے ان کے آس پاس کے گھروں کو ڈھانپ لیا، لیکن جیسے ہی وہ چلے گئے، گھر روشنی سے جگمگانے لگے، رات میں اپنی چمک ڈالنے لگے۔ یہ تبدیلی کا لمحہ تھا، سحری کا وقت انکے درمیان منتقلی کا وقت۔

"تمہیں بھی اللہ کے لیے روزہ رکھنا چاہیے۔" بابا نے اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے اتفاق سے کہا۔ اپنی سوچوں میں گرفتار ایمان نے سوچا، "میں روزہ کیسے رکھوں؟ مجھے کیا کرنا چاہیے؟" لیکن اس کے غور و فکر میں خلل پڑا کیونکہ بابا اچانک رک گیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ ایمان کی طرف پلٹا، اس کا دھیان اس کے الفاظ کی طرف لوٹ گیا۔ "یاد رکھو،" اس نے ایک پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "جنت میں وہ لوگ ہوں گے جو کبھی گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے، پھر بھی اللہ کی طرف رجوع کر کے، ان کی قسمت بدل گئی۔" اس دلکش یاد دہانی کے ساتھ، بزرگ فٹ پاتھ پر چلتے رہے، ان کی شخصیتیں آہستہ آہستہ سیڑھیوں کی گہرائیوں

www.novelsclubb.com

اور سائے میں اترتی گئیں۔ایمان وہیں کھڑی تھی،ان کی حکمت اوران کی موجودگی کی مدھم چمک میں نہارہی تھی،ایمان کی دولت کی طرف ایک گہرے سفر پرایک متلاشی۔

---

ایمان چوراہے پر کھڑی تھی،اس کادل دوراستے کے درمیان پھٹ گیا۔نائٹ کلب،ایک طرف سے بھاگنے کی رغبت کے ساتھ،ایک طرف اشارہ کررہاتھا، جب کہ گھر کی طرف جانے والاراستہ،چاندنی کی ہلکی سی چمک میں نہاہوا،اسے دوسری طرف مائل کررہاتھا۔بے یقینی کے اس لمحے میں،اس نے نیکی کاراستہ چنا، جواسے گھر کی طرف لے گیا۔واپس مڑکر،وہ فٹ پاتھ کے ساتھ گیٹ کی طرف چل پڑی،ایک ایسا گیٹ جو ماضی اوراس کے نئے عزم کے درمیان سرحد کو نشان زد کرتا تھا۔جیسے ہی اس نے گیٹ کو دھکیل دیااور دہلیز عبور کرکے دارالطعام میں داخل ہوئی،ایک ایسامنظر اس کی آنکھوں سے ملاجس نے اسے لمحہ بھر کے لیے دنگ کردیا۔اس کے گھر والے کھانے کی میز کے گرد جمع تھے،سحری سے پہلے کے

www.novelsclubb.com

کھانے میں مصروف تھے۔ خالدہ، اس کی سوتیلی ماں، میز کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی، اس کا کھانا درمیانی ہوا میں معلق ہو گیا تھا کیونکہ اس کی نظریں غیر متوقع آمد پر جمی تھیں۔ کھانے کے کمرے میں گرم جوشی اور شناسائی کی ہوا نکل رہی تھی۔ دیواروں کو اسلامی خطاطی کے پیچیدہ نمونوں سے مزین کیا گیا تھا، اور نرم، محیطی روشنی نے جگہ کو خوش آئند چمک میں نہلا دیا تھا۔ ان کے گھر کے معمولی ماحول سے متصادم چینی مٹی کے برتنوں اور پالش شدہ چاندی کے برتنوں کے ساتھ میز کو خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا تھا۔ ایمان کی موجودگی نے کمرے میں خاموشی کا جادو چھا دیا تھا، جب اس کے گھر والے حیران کن نظروں کا تبادلہ کر رہے تھے، ان کا منہ تھوڑا سا ابلا ہوا تھا، سحری کا ایک ایک چمچ لمحہ بہ لمحہ بھول گیا تھا۔ کشادہ ہال ہر گزرتے لمحے کے ساتھ پھیلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا، بے ساختہ الفاظ کے وزن اور ہوا میں معلق واضح تناؤ سے بھرا ہوا تھا۔ ہچکچاہٹ اور انکشاف کے اس اہم لمحے میں، ایمان کی واپسی نے ان کی صبح کی رسم کے بہاؤ میں خلل ڈال دیا تھا۔ کمرہ جذبات کے

www.novelsclubb.com

تصادم کا گواہ تھا، جو حیرت، بے یقینی اور شاید امید کی کرن کے درمیان پھنس گیا تھا۔

ایمان میز پر بیٹھ گئی، اس کے بعد ہونے والے رد عمل سے پر عزم اور غیر متزلزل۔ کھانے کا ٹیبل اسکے گھر کی دولت کا ثبوت تھا، اس کی خوبصورت شیشے کی میز کے ساتھ ایک چھوٹا سا، پر سکون ایکویریم تھا۔ شیشے کے اندر، رنگ برنگی مچھلیاں خوبصورتی کے ساتھ پانی میں سے گزرتی ہیں، جس سے آس پاس کے ماحول کو سکون ملتا ہے۔ خالدہ، اس کی سوتیلی ماں، نے سب سے پہلے اپنے صدمے کا اظہار کیا، اس کی آواز میں بے اعتباری تھی، "کیا کیا تو اور روزہ تیری جیسی کافرہ کا روزہ قبول کرے گا کون ناپاکی کی دیوی چل اٹھ یہاں سے دفاع ہو ہمارے برتن پلیت کرے گی گندی؟" اس کے لہجے میں غصے اور حیرت کی آمیزش تھی جب اس نے ایمان کو گھور کر دیکھا جو سیدھا اس کے پاس بیٹھی تھی۔ خالدہ کی ہنسی ایک طنز کے ساتھ گونجی، ایمان کی موجودگی کو کمزور کرنے کی کوشش۔ میز کی ترتیب، دولت

www.novelsclubb.com

اور نفاست کا مظاہرہ، ایمان اور اس کی سوتیلی ماں کے درمیان واضح فرق کی بات کرتی تھی۔ مہنگے پکوان، چمکتے چاندی کے برتن، اور شیشے کی شاندار میز بذات خود اس استحقاق کی واضح یاددہانی تھی جس سے خالدہ لطف اندوز ہوتی تھیں۔ لیکن خالدہ کے رد عمل سے کمرے کی ہم آہنگی درہم برہم ہو گئی۔ اس کی بیٹیاں، عنایہ اور عبیرہ نے اندر گھس کر ایمان کا مذاق اڑایا جیسا کہ ان کی ماں نے کیا تھا، آنکھیں گھما کر یہ واضح کیا کہ انہوں نے ایمان کو گھسنے والے کے طور پر دیکھا تھا۔ گھر کے آدمی جتوئی نے تصادم میں حصہ نہ لینے کا انتخاب کیا۔ اس کے بجائے، اس نے اپنا روزہ دوبارہ شروع کر دیا، جب اس نے سحری کھانے پر توجہ مرکوز کی تو تناؤ واضح تھا۔ میکائیل، جس نے پہلے بھی ایمان کے غصے کو محسوس کیا تھا، اس نے بھی روزہ دوبارہ شروع کر دیا، حالانکہ اس کی سمت میں ایک محتاط نظر تھی۔ طنز اور طعنوں کے باوجود جس نے اسے گھیر رکھا تھا، ایمان لاتعلق رہی۔ اس نے اپنا انتخاب کر لیا تھا، اور روزے کے لیے اس کا عزم اٹل تھا۔ دولت اور فیصلے سے بھرے اس

www.novelsclubb.com

کمرے میں، وہ اپنی نئی طاقت اور لچک کی علامت کے طور پر بیٹھی تھی، اپنے ارد گرد گونجنے والے طعنوں سے قطع نظر اپنا روزہ مکمل کرنے کے لیے پر عزم تھی۔

ایمان کے الفاظ غصے اور عزم سے گونج اٹھے جب اس نے اپنی سوتیلی ماں خالدہ کو مخاطب کیا۔ دولت سے مزین یہ کمرہ نظریات کے تصادم کا میدان بن گیا۔ ایمان کی نئی طاقت اور یقین بے نظیر تھا، اور اس نے خالدہ کو ایک تابناک عزم کے ساتھ چیلنج کیا۔ "تو اپنا کام کر، اپنے اعمال کو دیکھ" ایمان کی آواز سخت نصیحت کے ساتھ گونجی، "اللہ قبول کرنے والا ہے، وہ قبول کر لے گا۔۔ تو نے میرے اعمال کا حساب نہیں دینا تو اپنے اعمال دیکھ میرے مت دیکھ۔ اپنی سحری کھا ورنہ یہ نہ ہو کہ تجھے پچھتاوا ہو کہ تو نے میرے سے منہ لگایا ہی کیوں" اس نے دھمکی دی، اس کے الفاظ میں نیک غصے کا احساس تھا۔ خالدہ لمحہ بھر کے لیے بے آواز رہ گئی، ایمان کے زبردست جواب سے اس کا پہلے کا طنز خاموش ہو گیا۔ ایمان کی نئی پائی جانے والی

www.novelsclubb.com

حکمت نے، جو مختصر عرصے میں حاصل کی، موجود لوگوں پر انمٹ اثرات چھوڑے۔ جن بزرگوں نے اس کی رہنمائی کی تھی وہ منظوری سے مسکرائے۔

ایمان نے پھر گھر کے ایک ملازم کی طرف توجہ دلائی اور اسے شائستگی سے مخاطب کیا، "میرے لیے بھی سحری لاؤ، میں آج روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔" اس فیصلے نے اس کی معمول کی عادات سے ایک اہم رخصتی کی نشاندہی کی۔ جبکہ ایمان روزے کے لیے کوئی اجنبی نہیں تھی، ایک ایسی دنیا میں پلی بڑھی تھی جو روحانی ترقی پر مادی دولت کو اہمیت دیتی تھی، اس سے پہلے اس نے اللہ کی رضا کے لیے کبھی روزہ نہیں رکھا تھا مگر آج رکھ رہی تھی۔۔۔اس عظیم الشان ماحول میں جہاں دولت اور فیصلہ ایک ساتھ موجود تھے، روزہ رکھنے کا ایمان کا عزم اس کے نئے پائے جانے والے ایمان اور اپنے ایمان کی تعلیمات کو قبول کرنے کے اس کے عزم کا ثبوت بن گیا۔ متضاد نظریات اور آسودہ حال ماحول سے بھرے اس کمرے میں عقائد اور اقدار کا تصادم جاری تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی تیز عقل اور غیر متزلزل اعتماد اپنے آس پاس کے لوگوں کو حیران کرنے سے باز نہیں آئی خالدہ نے، اپنی غضب ناک طبیعت کے باعث، ایک بار پھر ایمان کو نیچا دکھانے کی کوشش کی، اس بار گھر کے ملازم پر اپنے زہریلے کلمات کہے۔

مدھم مسکراہٹ کے ساتھ خالدہ نے ملازم کو ہدایت کی، "اس ناپاک پلیت لڑکی کی پلیٹ ہماری پلیٹ سے الگ رکھنا" لیکن ایمان نے غیر متزلزل اور تیز ہوشیاری کے ساتھ جواب دیا جس نے ملازم کو چوکس کر دیا اور تقریباً اس کی ہنسی نکل گئی۔

"ایسا ہی کرو،" ایمان نے خوش اسلوبی سے ہدایت کی، اس کے الفاظ طنزیہ مذاق سے بھرے ہوئے تھے۔ "ہمارے پاس خالدہ نامی کتیا ہے۔ اگر وہ میری پلیٹ میں اپنا چہرہ چپکانے کی ہمت کرے تو اسے آلودہ سمجھنا کیونکہ کتیا کے منہ سے ٹپکنے والا تھوک میری پلیٹ کو پلیت کر دے گا۔" ملازم نے ایمان کے ہوشیار جواب کو سراہتے ہوئے اپنی ہنسی روکنے کے لیے جدوجہد کی۔ دوسری طرف، خالدہ، ایمان کی دلیری اور عقل سے حیران رہ گئی۔ میکائیل، جو کھانے کے بیچ میں تھا، خود کو اپنے

www.novelsclubb.com

کھانے پر گھٹن محسوس کرتا تھا، حیرت اور ہنسی کا مرکب۔ایمان کا ایک ڈرپوک لڑکی سے کسی ایسے شخص میں تبدیل ہونا جو اس طرح کے کشیدہ حالات میں مہارت کے ساتھ تشریف لے سکتی ہے اس نئی طاقت اور لچک کا ثبوت ہے جو اس کے ایمان نے اسے عطا کی تھی۔کمرہ جو کبھی طنز اور حقارت کا میدان ہوا کرتا تھا، اب ایمان کی ہمت اور غیر متزلزل جذبے کا گواہ تھا۔

ایمان نے سحری کے دوران خود کو ایک غیر متوقع صورتحال میں پایا، کھانے کا ایک چمچ اس کی پلیٹ اور اس کے منہ کے درمیان درمیان میں لٹکا ہوا تھا۔نماز کی جانی پہچانی اذان، اذان گھر میں گونج رہی تھی۔خالدہ نے ایمان کا مذاق اڑانے کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا، "اونائی نویلی مومنہ کیا کر رہی ہے؟ اذان ہو رہی ہے۔"اس کے جواب سے ایمان کی معصومیت چمک اٹھی جب اس نے چمچ کو لٹکائے رکھا، "اچھا، تو پہلی بار ہو رہی ہے"؟اسے صحیح معنوں میں اذان

کے ساتھ منسلک عمل کے بارے میں کوئی پیشگی علم نہیں تھا۔ دھیمے لہجے میں خالدہ نے وضاحت کی، "اذان کے وقت ہم اور دوسرے لوگ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔" ایمان جس نے ابھی کچھ نہیں کھایا تھا، رسم کو تسلیم کرتے ہوئے فوراً چمچہ نیچے کر دیا۔ جیسے ہی ایمان اپنی نشست سے اٹھی اور کھانے کے کمرے سے باہر نکلی، خالدہ ایک بار پھر اسے نیچا دکھانے کی خواہش کا مقابلہ نہ کر سکی، "وہ روزہ سے ہے، لیکن بغیر نیت کے۔"

پھر منہ بسوڑا اور بولی ''فحاشی، زانیہ لڑکی''

اس کے طنزیہ الفاظ کمرے میں گونج رہے تھے، جو گھر کے اندر قائم کشیدہ رشتے کی نشاندہی کرتے تھے۔

---

آصف محمود کی پر تعیش رہائش گاہ پر سورج طلوع ہوا، جس نے شاہانہ املاک پر صبح کی ہلکی روشنی ڈالی۔ گارڈز نیچے دھیان میں کھڑے تھے، احاطے کو محفوظ بنا رہے

تھے۔اوپر،دولت کے جال سے بھرے کمرے میں،آمنہ ایک پر تعیش بستر کے کنارے پر بیٹھی تھی،اس کا سر ہاتھوں میں دفن تھا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی،اس کی آواز دکھ سے دبی ہوئی تھی۔اس کا شوہر آصف اس کے پاس بیٹھا اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔بولتے ہوئے آمنہ کی آواز کانپ گئی،"پہلے ایک گردہ خراب ہو گیا تھا،اور اب دوسرا صرف 80 فیصد کام کر رہا ہے۔"وہ آصف کی طرف متوجہ ہوئی،اس کی آنکھوں میں مایوسی عیاں تھی۔"آصف تمہیں کچھ کرنا ہو گا۔میں اپنے ساتھ ایسا نہیں ہونے دے سکتی"آصف نے آہ بھری،اس کا چہرہ صورتحال کے وزن کو ظاہر کر رہا تھا۔اس نے آمنہ کے گالوں پر ہاتھ رکھا اور تسلی دیتے ہوئے بولا،"میں امریکہ میں رابطوں تک پہنچ گیا ہوں۔فکر نہ کرو،ہمیں ایک مناسب ڈونر مل جائے گا۔لیکن ہمیں ایمان کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔اس کو بھی جال میں پھساؤ"۔

www.novelsclubb.com

آمنہ مدد نہیں کر سکتی تھی لیکن اس سے آگاہ نہیں ہو سکتی تھی کہ اس نے ماضی میں ایمان کے ساتھ کیا ظلم کیا تھا۔اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا،"وہ اپنی مرضی سے مجھے اپنا گردہ کیسے دے سکتی ہے؟"اس کے شوہر آصف نے آمنہ کو اپنی نظروں میں شدت سے دیکھا۔"اگر تم چاہو تو میں اس کے غائب ہونے کا انتظام کر سکتا ہوں،"اس نے مشورہ دیا۔آمنہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی،اس کی دلچسپی بڑھ گئی۔ اس نے آصف سے سوال کیا،"کیا واقعی ایسا ممکن ہے؟آصف نے اندر جھک کر اس کی پیشانی چوم لی،اس کا لہجہ سیاہ عزم سے بھرا ہوا تھا۔"تمہارے لیے جو بھی کرنا پڑے گا میں کروں گا۔"آمنہ حیران رہ گئی لیکن اسے تاکید کی،"تو پھر وقت ضائع نہ کرو آصف۔"آصف نے اپنے منصوبے پر غور کیا،اس کی آنکھیں ایک مذموم عزم سے بھر گئیں۔اس منظر کا اختتام رازداری اور بددیانتی کی ایک ناپاک ہوا کے ساتھ ہوا،جس نے ان کے مذموم عزائم کو منظر عام پر لانے کا مرحلہ طے کیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان اپنے بستر پر لیٹی، آنکھیں بند کیے، خواب کی گہرائیوں میں کھو گئی۔ اس خواب میں، اس نے اپنے آپ کو بڑی آنکھوں کے ایک جوڑے کے وسیع و عریض دائرے میں معلق دیکھا۔ یہ آنکھیں اس سے مختلف تھیں جن کا اس نے پہلے کبھی سامنا نہیں کیا تھا، اور اسے ایسا لگا جیسے وہ وجود کے جوہر میں جھانک رہی ہو۔ اس منفرد نقطہ نظر سے، ایمان نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو بدلتے اور گھومتے ہوئے دیکھا۔ باہر کی دنیا دھندلی اور پگھلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، صرف وہی بے پناہ آنکھیں، دل موہ لینے والی اور سب کو گھیرنے والی۔ ایمان کی اپنی آنکھیں، جو عام طور پر زندگی اور تجسس سے بھری ہوئی تھیں، اب یوں دکھائی دے رہی تھیں جیسے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کے اندرونی خیالات اور خوف کا دروازہ ہوں۔ وہ اپنے وجود کے وزن کو محسوس کر سکتی تھی، وہ سوالات جو اسے طویل عرصے سے پریشان کر رہے تھے، اور ان جذبات کو جو اس کے وجود میں گھوم رہے تھے۔ جیسے ہی اس نے ان غیر معمولی آنکھوں کی طرف دیکھا، ایمان کو حیرت اور گھبراہٹ دونوں کا احساس ہوا۔ گویا خواب نے اسے گہرے انکشافات اور خود شناسی کے دائرے میں پہنچا دیا تھا، جہاں اس کے گہرے سوالات کے جوابات دریافت ہونے کے منتظر تھے۔

خواب میں یہ آواز واضح تھی قرآن کی آیت۔

سورہ عبس ۳۳-۴۲

www.novelsclubb.com

توجب (قیامت کا) غل مچے گا.

اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا.

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے.

ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہو گا جو اسے (مصروفیت کے لیے) بس کرے گا.

اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے.

خنداں و شاداں (یہ مومنان نیکوکار ہیں).

اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہو گی.

اور) سیاہی چڑھ رہی ہو گی.

یہ کفار بدکردار ہیں.

خواب میں ایمان نے خود کو ایک ویران اور خوفناک منظر میں پایا۔ گرد و غبار کی ایک موٹی تہہ میں لپٹی ہوئی تھی، اور ہر چیز دھندلا اور پیلی دکھائی دیتی تھی۔ ایک زمانے کے شاندار پہاڑ اب ہوا میں گرد آلود اور ہنگامہ خیز کھڑے تھے اور منظر پر لمبے سائے ڈال رہے تھے۔ اس کی توجہ ایک زبردست فرشتہ شخصیت کی طرف مبذول کرائی گئی، اس کی آنکھیں ایک معصوم بچے سے مشابہت رکھتی تھیں لیکن

ایک پریشان کن پیلی روشنی سے بھری ہوئی تھیں۔ یہ بہت بڑی، چوڑی آنکھیں وجود کے بالکل جوہر میں چھید کرتی نظر آتی ہیں، ایک دوسری دنیاوی چمک کو ترم تھا۔ جیسے پھیلاتی ہیں۔ فرشتے کے منہ کے سامنے، تر ہی جیسا ایک بہت بڑا، ہی فرشتہ نے اس ترم میں پھونک ماری، ایک ناقابل فہم قوت نکلی، جس نے دنیا میں صدمے کی لہریں بھیج دیں۔ ستارے مٹی میں ریزہ ریزہ ہو گئے، اور بلیک ہولز تباہی کے واقعے سے ہڑپ کر گئے۔ انسانیت کی لاتعداد روحیں نظر آ رہی تھیں، جو ایک غول کی شکل میں حرکت کر رہی تھیں، جو کہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے ہجوم کی طرح تھیں۔ وہ بے پناہ ترازو کے سامنے قطار میں کھڑے تھے، جنہیں پس منظر میں منڈلاتے آسمانی فرشتوں نے پکڑ رکھا تھا۔ ان کے اعمال کا وزن بڑی احتیاط سے ناپا جا رہا تھا، ہر عمل اور نیت کی جانچ پڑتال کی جا رہی تھی۔ خواب قیامت کے دن کی ایک خوفناک جھلک تھی، جہاں کائنات کے تانے بانے کانپنے لگتے تھے، اور روحوں کو حتمی حساب کتاب کا سامنا کرنا پڑتا تھا، ان کی تقدیر میزان میں لٹک

www.novelsclubb.com

رہی تھی۔ یہ منظر خوفناک اور خوفناک دونوں تھا، ایمان کو خوف کے گہرے احساس کے ساتھ چھوڑ دیا جب اس نے آخرت کے اس حقیقی مظہر کو دیکھا۔

ایمان کی آنکھ کھل گئی، اور اس کا جسم اپنے بستر پر سیدھا جھٹکا۔ وہ پسینے میں نہائی ہوئی تھی، اس کا دل دھڑک رہا تھا، کیوں کہ وشد اور پریشان کن خواب نے بالآخر اس پر اپنی گرفت چھوڑ دی۔ یہ ایک بار بار آنے والا ڈراؤنا خواب تھا جو صبح کی روشنی میں اسے آتا تھا وہ مدد نہیں کر سکی لیکن بلند آواز میں سوچنے لگی، "یہ خواب ہمیشہ اس وقت مجھے کیوں لوٹتا ہے؟" اس کی آواز خوف اور مایوسی کی آمیزش سے کانپ رہی تھی۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جو اس کے ذہن میں کافی عرصے سے گھوم رہا تھا جس کا کوئی ظاہری جواب نہیں تھا۔ ایمان نے اپنے دوڑتے ہوئے دل کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے چند گہری سانسیں لیں۔ اس کے ارد گرد کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، اور رات کی خاموشی صرف اس کی بھاری سانسوں کی وجہ سے چھائی ہوئی تھی۔ اس نے خواب سے بے سکونی کا احساس محسوس کیا، جیسے اس کے

www.novelsclubb.com

دلخراش مناظر اس کی روح پر نقش چھوڑ گئے ہوں۔ عقلمند بزرگ کے الفاظ اس کے خیالوں میں گونج رہے تھے اور اسے یاد دلاتے تھے کہ اس کے جوابات قرآن کے صفحات میں مل سکتے ہیں۔ عزم کے ساتھ، اس نے اپنی ٹانگیں اپنے بستر کے کنارے سے جھول لیں اور اپنے خوابوں کی پریشان کن تصویروں کا سامنا کرنے کا فیصلہ کیا۔ مدھم روشنی والے کمرے میں، آئینے میں ایمان کے عکس نے اس کے تناؤ کا اظہار کیا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن اور پریشانی کا اشارہ تھا، اس کی بھنویں بنی ہوئی تھیں جب اس نے خوفناک خواب کا احساس دلانے کی کوشش کی۔ اس نے دیر تک ہونے والی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش میں اپنے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ جیسے ہی اس کے چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا، ایمان جانتی تھی کہ اب جواب تلاش کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ایک پُرعزم دل کے ساتھ، اس نے اپنے بار بار آنے والے ڈراؤنے خواب کے معنی کو کھولنے اور وہ سکون حاصل کرنے کی امید کے ساتھ، قرآن کی آیات کا مطالعہ کرنے کے لیے اپنے سفر کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی ایمان اپنے خستہ حال کمرے سے باہر نکلی، اس نے خود کو اس خوشحالی کے بالکل برعکس پایا جو اسے باہر سے گھیر رہی تھی۔ وہ جس راہداری میں داخل ہوئی وہ دولت مندوں اور اس کے اپنے عاجزانہ وجود کے درمیان سخت تقسیم کا ثبوت تھی۔ راہداری کے داخلی دروازے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ خوشحالی کی جگہ ہے، جہاں دولت اور عیش و عشرت کے جال بڑے فخر سے دکھائے جاتے ہیں۔ آرائشی سجاوٹ نے دیواروں کو سجایا، اور مہنگے قالین اس کے قدموں کی آواز کو گھورتے ہوئے پاؤں تلے دوڑ رہے تھے۔ چمکتے ہوئے فانوس چھت سے لٹک رہے تھے، ایک گرم اور مدعو کرنے والی روشنی ڈال رہے تھے جو ایمان کے کمرے کے مدھم ہونے سے بالکل متصادم تھی۔ ایمان آگے بڑھی، کوریڈور کی خاموش خاموشی میں اس کے قدم آہستہ سے گونج رہے تھے۔ جیسے ہی وہ راہداری سے نیچے جاتی رہی، وہ اس شان و شوکت اور اسراف کی اس دنیا میں گھسنے والے کی طرح محسوس نہیں کر سکی۔ اپنی نظریں بائیں طرف موڑ کر وہ ایک کشادہ کھڑکی کے پاس

www.novelsclubb.com

جا کر رک گئی۔ شیشے کے پین سے پرے ایک خوبصورت مناظر والا باغ ہے، سکون کا ایک سبز نخلستان۔ یہ اس ہنگامے کے بالکل برعکس تھا جو اس نے اپنے خاندان کی حدود میں دیکھی تھی۔ ایمان کا سوتیلا بھائی، جو قابل اعتراض نظم وضبط کا پیکر تھا، وہیں کھڑا تھا، اس کا یہ عمل روزے کے اصولوں سے کھلا تضاد تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ کھیلتے ہوئے، اس نے اپنی جیب سے اپنا موبائل فون نکالا اور احتیاط سے اس کی خطاؤں کی ویڈیو کھینچ لی "اب کچھ بولے یہ چینی پتی ڈالڈا منحوس ماری خالدہ خُد کا بیٹا سوٹے مار رہا ہے اور بوتل پی رہا ہے اور مجھے کہتی ہے یہ بڑھیا"۔ واضح تفاوت کی اس دنیا میں، جہاں امیری اور غربت ایک نازک توازن کے ساتھ ساتھ رہتے تھے، ایمان نے گہری نظر اور ہوشیار ذہن کے ساتھ اپنے ارد گرد کی پیچیدگیوں کو تلاش کرنا سیکھ لیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ظاہری شکلیں دھوکہ دہی کا باعث ہو سکتی ہیں، اور وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے اپنے اختیار میں ہر آلے کا استعمال کرے گی۔

www.novelsclubb.com

عظیم سیڑھی سے اترتے ہی ایمان کے قدم آہستہ سے گونج رہے تھے،اس کے نیچے سنگ مرمر کے قدیم سیڑھیاں چمک رہی تھیں۔اس کے ساتھ،ایک آرائشی ریکنگ نے ایک لمحے کی مہلت پیش کی۔اس نے خوبصورتی سے اپنے آپ کو اس پر رکھا،اس کی ٹانگیں خوشگوار ماحول میں آہستہ سے جھوم رہی تھیں۔ریکنگ کی ٹھنڈی، پیچیدہ تراشی ہوئی دھات اس کی انگلیوں پر دبائی گئی جب وہ جھوم رہی تھی، اس شان وشوکت کو لے کر جو اسے گھیر رہی تھی۔وہ اس ریلینگ پر بیٹھے نیچے سلپ ہونے والے انداز میں جھولا لیتی نیچے آرہی تھی جیسے ہی ریلینگ کا آخری حصہ آیا اسنے مہارت سے چھلانگ لگائی اور بنا ٹھٹکے وہ اپنا توازن برقرار رکھ پائی۔۔۔وہ اپنی منزل جانتی تھی کیا ہے۔اس کے پہنچنے پر اس کی نظریں چمکدار دروازے کی طرف مبذول ہوئیں جو اس کمرے کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد کی طرف جاتا تھا۔مسجد کی دیواروں کو باریک بینی سے آراستہ کیا گیا تھا،خوشحالی کے درمیان سکون اور روحانیت کا نخلستان۔پھر اس کی نظریں ایک اچھی طرح سے پہنی ہوئی الماری کی

www.novelsclubb.com

طرف چلی گئیں جس میں قرآن رکھا گیا تھا،اس کے صفحات نرم، سنہری رنگت سے روشن تھے۔احتیاط سے،اس نے الماری کھولی،اس کے قلابے نرمی سے پھڑک رہے تھے،اور قرآن نکالا۔ مقدس کتاب کا مانوس وزن اس کے ہاتھوں میں آرام دہ اور اہم محسوس ہوا۔ یہ ایمان کے لیے ایک انوکھا لمحہ تھا،اس نے پہلی بار قرآن کو تھام لیا۔اس کا دل دھڑک رہا تھا، جذبات کا ایک طوفان اس کے اندر گھوم رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس کے گال بے دریغ آنسوؤں سے چمک رہے تھے۔عاجزی کے گہرے احساس کے باوجود جو اس پر چھائی ہوئی تھی، اس کے ہونٹوں پر ایک سنجیدہ مسکراہٹ تھی۔"ہم تمہارے لائق نہیں تھے،" وہ مقدس متن کی طرف آہستہ سے بڑبڑائی،اس کی آواز بمشکل ایک سانس سے زیادہ بلند تھی۔"پھر بھی اللہ نے تمہیں ہماری رہنمائی کے لیے بھیجا"گہری تعظیم کے ساتھ،اس نے اپنے ہونٹوں کو قرآن کے صفحات پر دبایا، حکمت کے سیاہی والے الفاظ کا مزہ چکھا۔ پھر، گہرے احترام اور عقیدت کے اشارے میں، وہ مقدس

www.novelsclubb.com

کتاب کو اپنے ماتھے پر لے آئی۔اپنے اپنے ارد گرد کی خوبصورتی کے درمیان، ایمان نے خود کی دریافت اور روحانی بیداری کے ایک گہرے ذاتی سفر کا آغاز کیا، ایک ایسا سفر جس کا آغاز قرآن کے صفحات کو چھونے سے ہوا۔۔۔

ایمان کی انگلیاں نازک طریقے سے قرآن کے اوراق پلٹ رہی تھیں،اس کی آنکھیں عمدگی سے عربی خطاطی کو سکین کر رہی تھیں۔اس کا ابتدائی جوش ختم ہو گیا کیونکہ اسے احساس ہوا کہ اردو ترجمہ کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔اس پر شکست کا احساس چھا گیا،اور وہ مایوسی سے بھری آواز میں بڑبڑائی،"یہ عربی میں ہے۔" دانت پیستے ہی اس کے اندر ایک گہرا عزم بھڑک اٹھا۔"شاید،"اس نے سوچا، "خالدہ نے اپنے بچوں کے ساتھ مجھے قرآن پڑھایا ہوتا"اس کے ذہن میں یہ بات


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قابل فہم لگ رہی تھی کہ اس کی سوتیلی ماں خالدہ نے اسے مقدس صحیفوں میں تعلیم دینے کی کوشش کی ہو گی، جیسا کہ اس نے اپنی اولاد کے لیے کیا تھا۔ایمان کے علم میں نہ تھا کہ اس کے قرآن کے ساتھ اور اس کی سوتیلی ماں کے بچوں کے تعلقات میں بالکل فرق تھا۔جب خالدہ کے بچے ہر صبح قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو ان کے ہونٹوں سے الفاظ صحیح فہم کے بغیر بہہ رہے تھے۔یہ ان کے لیے محض ایک رسم تھی، جو سمجھ سے عاری تھی۔دوسری طرف، ایمان ایک غیر متزلزل عزم کا مالک تھا۔وہ نہ صرف قرآن پڑھنے بلکہ اس کے گہرے پیغام کو سمجھنے کی اپنی خواہش میں پر عزم تھیں۔اس کا دل تڑپ سے تڑپ رہا تھا جب وہ اس کی آیات میں موجود روحانی حکمت کو کھولنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔دوسرے نقطہ نظر سے، یہ واقعی ایک پُرجوش احساس ہے کہ بہت سے لوگوں کو قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل ہے لیکن وہ اس کی تعلیمات کی گہرائی کو پوری طرح سے سراہ نہیں سکتے ہیں۔قرآن، گہرے رہنمائی اور تسلی کا ذریعہ ہے، اکثر ان لوگوں کے

www.novelsclubb.com

لیے ایک معمہ بنا رہتا ہے جو اس کی زبان کو نہیں سمجھتے۔اس کے برعکس، ایمان کا عزم اور علم کی پیاس قرآن کی گہری تعلیمات کو سمجھنے اور ان سے جڑنے کے قیمتی موقع کی یاد دہانی کا کام کرتی ہے۔مزید تفصیلات فراہم کرنے کے لیے آزاد محسوس کریں

دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو قرآنی آیات کے اندر موجود گہرے دانائی کو سمجھنے، جڑنے اور کھولنے کی خواہش رکھتے ہیں۔پھر بھی کچھ ایسے بھی ہیں جن کے دل بصارت کے باوجود جہالت کے سائے میں پڑے ہوئے ہیں۔ان کے لیے قرآن ایک غیر پڑھی ہوئی کتاب بنی ہوئی ہے، اس کے صفحات میں الٰہی ہدایت کا خزانہ ہے جس تک وہ رسائی نہیں کر سکتے۔اس دنیا میں ہم ہی خوش نصیب ہیں۔ہمارے پاس فہم کی دوہری نعمت ہے، قرآن کو اس کی اصل عربی شکل اور اردو میں جس زبان میں ہم سب سے بہتر سمجھتے ہیں، دونوں میں سمجھنے کے قابل ہیں۔یہ ایک اعزاز ہے کہ اسے ہلکا نہ لیا جائے، کیونکہ اس سے فہم اور علم کے وسیع دروازے

www.novelsclubb.com

کھلتے ہیں۔ تو پھر ہم اس آسمانی وحی کو پڑھنے کے لیے وقت کیوں نہیں نکالتے؟ ہم جن کے پاس علم کی دولت اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے کی صلاحیت ہے۔ قرآن صرف عربی بولنے والوں کے لیے نہیں ہے۔ اس کا جوہر زبان کی رکاوٹوں سے بالاتر ہے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کے لیے جو اسے عربی میں پڑھ سکتے ہیں، اردو میں اس کے پیغام کو سمجھنا فہم اور گہرائی کی ایک اضافی تہہ بڑھاتا ہے۔ آیئے ہم ان لوگوں کو یاد رکھیں جو پڑھنے اور سمجھنے کی آرزو رکھتے ہیں، جن کے دل قرآن کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے تڑپتے ہیں۔ آیئے ہمیں عطا کردہ علم اور رسائی کے قیمتی تحفے کو ضائع نہ کریں، کیونکہ یہ ایک ایسا خزانہ ہے جو ہمارے راستے کو روشن کرتا ہے اور ہماری روحوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ عکاسی اس ذمہ داری کی ایک پُرجوش یاددہانی کے طور پر کام کرتی ہے جو علم اور رسائی کے ساتھ آتی ہے۔ یہ ہمیں قرآن کے ساتھ جڑنے کی اپنی صلاحیت کی قدر کرنے اور اس سے استفادہ کرنے کی

www.novelsclubb.com

ترغیب دیتا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے ہیں جو اسی موقع کی خواہش رکھتے ہیں لیکن اس تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔۔۔۔۔۔

---

ایک پُر سکون، سورج کی روشنی میں رہنے والے کمرے میں، تلاوتِ قرآن کی ہلکی ہلکی آواز نے ہوا بھر دی تھی۔ایمان،ایک آٹھ سالہ معصوم بچی،، شیشے کے دروازے کے پاس گھٹنے ٹیک کر اسے بڑی تندہی سے صاف کر رہی ہے۔اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں نے کپڑے کو آہستہ اور جان بوجھ کر ہلایا،اس کی نظریں وقتاً فوقتاً دروازے سے باہر گیسٹ روم میں بیٹھے لوگوں کی طرف جاتی رہیں۔

مہمان خانے میں ایک خاندانی منظر سامنے آیا۔سندس کے والد سرور بڑے وقار کے ساتھ بیٹھے تھے،ایمان کی سوتیلی بہنیں اور اسکا۔سوتیلا بھائی اس کے گرد جمع تھے۔وہ قرآن کی سریلی تلاوت میں مگن تھے،ان کی آوازیں بلند اور گرتی تھیں۔ سرور استاد، جو ان کے گھر کی ایک قابل احترام شخصیت ہیں،نے ایمان کی بہنوں میں سے ایک عبیرہ کو قرآن کو چومنے اور اس کی تلاوت جاری رکھنے کی ترغیب


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دی۔کمرہ مقدس آیات سے گونج اٹھا،روحانی تعلق اور اتحاد کا ایک لمحہ۔تاہم،
سکون اچانک ٹوٹ گیا جب خالدہ،ایمان کی سوتیلی ماں،کمرے میں داخل ہوئی۔
اس کی موجودگی نے گرم ماحول پر اچانک سرد مہری ڈال دی۔ایمان کے کان کو
مضبوطی سے پکڑ کر اس نے لڑکی کے کام میں خلل ڈالا جس سے ایمان کی آنکھیں
خوف سے پھیل گئیں وہ ایمان کو اپنے ساتھ اسکا کان پکڑے لے جانے لگی اور ایک
جگہ روک کر۔غصے سے بھری خالدہ کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔"تو یہاں کھڑی
کیا دیکھ رہی تھی؟"اس نے مطالبہ کیا،اس کی نگاہیں ایمان کی روح کو چھید رہی
تھیں۔"میرے کپڑے کون استری کرے گا؟"اس کی بے صبری واضح تھی،اور
اس کے الفاظ کا وزن کمرے میں بہت زیادہ لٹکا ہوا تھا۔ایمان کا دل دھڑک گیا،
اور اس نے اپنی سوتیلی ماں کے غضب کے سائے میں کانپتے ہوئے اپنے گلے میں
ایک گانٹھ محسوس کی ایمان کی آواز بمشکل اس کے کانپتے ہونٹوں سے نکلی جب اس
نے خوف زدہ ہو کر جواب دیا"ہاں ماں۔"اس نے دیکھا کہ خالدہ کا ہاتھ اچانک،

www.novelsclubb.com

پر تشدد حرکت میں اس کے اپنے گال پر چلا گیا، اس کا چہرہ غصے سے مروڑ گیا۔ ''میں تیری ماں نہیں ہوں۔'' خالدہ نے اس کے الفاظ تیز اور کاٹتے ہوئے کہا۔ کمرہ ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا، جیسے ہوا ایمان کے خلاف ہو گئی ہو۔ "تو میری نوکر ہے میں ہی تجھے کھلا رہا ہوں۔ مالکن بول مالکن" اس کے الفاظ ظلم سے بھرے ہوئے تھے، اور ایمان کو اس پر بے بسی کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔ ایمان کا دل مزید ڈوب گیا جب گھر میں اس کے مقام کی تلخ حقیقت ایک بار پھر گھر کی طرف چلی گئی۔ خالدہ کی ناراضگی کا بوجھ اپنے نازک کندھوں پر دبا ہوا محسوس کرتے ہوئے اس نے نظریں نیچی کر لیں۔ مہمان کے کمرے سے قرآنی تلاوت کی مقدس آوازیں آتی رہیں، یہ اس تناؤ کے بالکل برعکس تھی جو کمرے میں بہت زیادہ لٹک رہی تھی۔

---

ایمان، ایک ڈرپوک آٹھ سالہ لڑکی جس کی چوڑی، معصوم آنکھیں تھیں، اپنی سوتیلی ماں خالدہ کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کی آواز کانپ گئی جب اس نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی، "مجھے بھی پڑھنا ہے جو میرے بہن بھائی پڑھ

رہے ہیں۔"خالدہ کا جواب تیز اور کٹھن تھا،اس کا لہجہ حقارت سے ٹپک رہا تھا۔"تو اپنے آپ کو میرے بچوں کے ساتھ ملا رہی ہے ایک دو پیسے والی لڑکی،"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔کمرہ ایمان کے ارد گرد بند ہوتا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس کی سوتیلی ماں کے الفاظ اس کے نازک دل کی گہرائیوں میں کھنچے چلے گئے تھے۔ شکست کھا کر ایمان نے وضاحت پیش کرنے کی کوشش کی،اس کے الفاظ بمشکل سنائی دے رہے تھے،"لیکن...لیکن..."خالدہ نے ردّی کے اشارے سے اسے خاموش کر دیا۔وہ آگے بڑھی،اس کا ہاتھ ایمان کی کمر پر مضبوطی سے اترا،ایک ایسی مضبوط گرفت جس نے نوجوان لڑکی کی ریڑھ کی ہڈی کو کانپ دیا۔"تو،" خالدہ نے حکم دیا،اس کی آواز تیز،"میرے کپڑے استری کر تیری ماں کو۔جب تیرا خیال نہیں تو میں کیوں کروں جب تیری ماں تجھے کچھ نہیں سمجھتی تو میں کیوں سمجھوں جا جا کر کپڑے استری کر۔منحوس۔"ایمان نے اثبات میں سر ہلایا،اس کے کندھے اپنی سوتیلی ماں کی توقعات کے بوجھ تلے دب گئے تھے۔جب وہ اس

www.novelsclubb.com

کام کو انجام دینے کے لیے مڑی تو اس کے اندر تنہائی اور تڑپ کا احساس پیدا ہو گیا۔ وہ قبولیت اور گرمجوشی کے لیے ترس رہی تھی، لیکن اس لمحے میں، وہ اپنے ہی گھر میں اجنبی محسوس کر رہی تھی۔

---

مسجد کی خاموشی میں اٹھارہ سالہ ایمان اکیلی کھڑی تھی، اس کے خیالات اس کی زندگی کی ٹیپسٹری سے بنے ہوئے تھے۔ صبح کے سورج کی نرم چمک داغدار شیشے کی کھڑکیوں سے چھانتی ہے، پہنی ہوئی نماز کے قالین پر رنگین نمونے ڈال رہی ہے۔ جیسے ہی ایمان اپنے خیالوں میں گم تھی، اچانک اسے خالدہ کی آواز سے جھٹکا، جو پیچھے سے خاموشی سے اس کے پاس آئی تھی۔ خالدہ کی آواز میں سختی تھی کہ اس نے سر ہر ہاتھ رکھا اور بولی "اووواللہ!!! انداز افسوس والا۔ تھا "تو نے قرآن پکڑ رکھا ہے میرے اللہ مجھے معاف کر اس بھنگن شراب کافرہ زانیہ نے قرآن پکڑ لیا

ہائے پلیت منافقہ قرآن کی اہمیت کا پتا ہے کافرہ لڑکی زانیہ سات یاروں والی باغیرت گندے ھاتھ قرآن کو لگا دیئے"

۔

جب اس نے قرآن کو ہاتھ میں پکڑا تو ایمان کے دل کی دھڑکن رک گئی۔اس کے لیے،اس مقدس کتاب کی بہت زیادہ اہمیت تھی،اور یہ سکون اور اندرونی انتشار دونوں کا ذریعہ تھی۔ایمان اپنا سچ بولنے کے سوا کچھ نہ کر سکی،اس کی آواز میں تلخی تھی۔"کاش تجھے قرآن کی اہمیت ہوتی تو تو نے مجھے قرآن سکھایا ہوتا جیسے اپنے بچوں کو۔سیکھایا تھا،"وہ بولی،"میں آج جیسی ہوں ویسی نہ ہوتی"۔خالدہ حیران رہ گئی، اس کی آنکھیں صدمے اور الجھن کی عکاسی کر رہی تھیں۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی، "میں.....۔"

پھر اسے جھاڑتے ھاتھ کے ہشارے سے بولی ''زانیہ یہ طعنے اپنی ماں کو مارا سنے تیرے بارے میں نہ سوچا تو میں کیوں سوچوں'' خالدہ نے قرآن دوبارہ جگہ پر رکھا۔۔۔

ایمان طنزیہ مس کرائی ''اگر میری ماں کہویں میں چھلانگ مارے گی تو تو بھی مارے گی''

خالدہ اسے لڑاکا انداز میں ھاتھ جھلا جھالا کر بولی ''اری اوو بہن میری ناتو بات سن تو زانیہ ہے کافرہ ہے تو اور ویسے بھی قرآن میں تجھ جیسی سات یار رکھنے والی عورتوں کے لئے ہے کہ اسنے جن وانس۔ جہنم کے لئے بنا رکھے ہیں اور تو ان انسانوں میں سے ایک ہے تو جہنمی ہے جہنمی جہنم کی آگ میں شیطان کے ساتھ ڈسکو۔لائیٹس لگا کر۔کمر ہلائی جہنمی''

پھر آخر۔میں لفظ دبا کر ایمان کو۔اچاٹ۔ نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھتے بولی''

حرام کی پیدائش"۔

ایمان نے سینے سے ھاتھ باندھ لئے اور محظوظ انداز میں لبوں کو۔ جنبش دی "واہ کہہ کون رہا ہے جیسے میکائیل کی پیدائش تو روحانی ہوئی تھی بھول گئی تو بھی زانیہ ہے تیرا بیٹا حرام کا ہے میں نہیں"

خالدہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

پھر وہ سیدھی ہوئی اور اسے چلاتے لڑاکا۔ پن اختیار کیئے اسے تیزی سے بولی "ارے زانیہ تو ہے جس نے سوتیلے باپ کے بیڈ کو رنگین کیا بھول گئی کیا بچہ ہونے والا تھا تیری ماں نے مار وادیا بھول گئی تیرا ں سال کی عمر میں ماں بننے والی تھی تو۔۔ جس وجہ سے تیرے کالے کرتوت چھپانے کے لئے تیری ماں نے تیرا بچہ مر وادیا۔ جیسے ہی اسے پتا چلا۔۔ ورنہ تیرا باپ تیری منڈی توڑ دیتا۔ اگر اسے پتا چلتا تو"

یہ بول کر۔خالدہ نے دائیں طرف نظر کی ایمان۔دانت کچکچاتے نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی ایمان کی آنکھیں لال تھیں۔

ایمان تعش میں زور زور سے سانس لے رہی تھی۔۔جیسے بپھری ہوئی شیرنی۔۔

۔خالدہ نے ایمان کے جانب اپنا منہ کیا تو مسجد میں ایک چٹاخ آواز گونجی

خالدہ نے اپنے دائیں گال پر۔ھاتھ رکھا ہوا تھا اور خون رس رہا۔تھا۔۔۔

ایمان جس نے خالدہ کے گالوں سے اپنے ھاتھ کا ملاپ کیا تھا اسنے ھاتھ نیچے کیا۔۔

ایمان کو۔اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ایمان اسے انگلی دیکھاتے تنبیہی انداز میں بولی ”آئیندہ یہ الفاظ اپنے منہ سے باہر مت نکالنا خداوند کی قسم ہے مجھے تمہارا۔وہ حال کروں گی کہ ایف ٹین فائیو کے کوڑے دان میں منہ مارنے والے خنزیروں کو تمہارا گوشت کھانے تک کو نہیں ملے گا

میں وہ نینسی نہیں جو ڈر جاتی تھی مجھے نفرت ہے اپنی ماں سے اسکے دیئے گئے نام سے مجھے نفرت ہے تم سب سے"

وہ اعلانیہ بولی وہ اسے مزید بولی "یہ یاد رکھنا تیرے بیٹے نے بھی مجھے زیادتی کا۔ نشانہ بنایا۔ تھا اور تو نے بھی میرا بچہ مروادیا تھا میرا دوسرا بچہ۔۔۔ تم لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ میری زندگی کو بری یادوں۔۔۔۔ سے بھر دیا میری زندگی کو تباہ کر دیا تم سب نے مل کر"

اب وہ مزید سختی سے اسے تنبیہی بولی "مگر اب نہیں اب اگر کسی نے میرے ساتھ کچھ غلط کیا تو یاد رکھنا تم سب کو۔ زمین پر۔ لے آؤں گی اپنے ڈی این اے کروا کر میڈیا میں تم سب کو برہنہ کر دوں گی میں تمہاری وہ حالت کروں گی کہ زمین پر پیر رگڑنے کے لئے زمین تک نہیں ملے گی وہ حالت کروں گی تمہاری"

خالدہ اب تک بے یقین تھی ایمان کے تھپڑ کی تپش اب تک اسکے لال گال کو سیک رہی تھی اور ساتھ اس گال سے رستا ہلکا ہلکا خون۔۔۔

ایمان اسے اپنی آواز کی لرزش اور اپنے رونے پر قابو پاتے بولی ''تم سب ظالم ہو تم سب میرے گناہ گار ہو میرا اللہ مجھ سے ناراض رہا اتنے عرصے کہ میں جاہلیت میں رہی مسلمان رہ کر اسلام پر نہ چلی یہاں تک کہ جو چیزیں بچوں بچوں تک کو۔ پتا ہوتی ہیں وہ مجھے کل پتا چلیں تو مجھے جہنمی کافرہ کہتی ہے اصل میں تو جہنمی اور ظالم ہے مجھے کسی نے کہا تھا کہ تم جیسے لوگوں کو اللہ اس دنیا میں موقع دیتا ہے مکافت عمل کی چکی بھلے ہی آہستہ آہستہ چلتی ہے مگر جب دانا پیستی ہے تو بہت باریکی سے پیستی ہے میرا اللہ تم سے میرے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کا بدلہ لے گا اگر میں جہنم گئی تو تم بھی ساتھ جاؤ گے میں اکیلے جہنم نہیں جاؤں گی اگر اللہ مجھے زندگی دیتا ہے تو میں اب اسلام پر چلوں گی اپنے اللہ کی تلاش کروں گی اور اچھی مسلمان بن کر مروں گی اور اگر اسنے مجھے پہلے بولا لیا تو یاد رکھنا تم بھی مرو گے میں جہنم جاؤں گی تو۔ تم ساتھ جاؤ گے'' یہ کہتے اسنے خالدہ کو۔ ساتھ کرنے کے لئے دھکا دیا تو خالدہ دھکا کھاتے

www.novelsclubb.com

ساتھ ہوئی ایمان اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے اپنی جگہ بناتے چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---

ان کے شاندار گھر کے شاندار کمرے میں ماحول تناؤ سے بھرا ہوا تھا اور دولت اور جذباتی غربت کے درمیان بالکل تضاد تھا۔ آمنہ، ایمان کی حیاتیاتی ماں، عالیشان، مہنگے بستر پر آرام سے لیٹ گئی۔ اس کی انگلیاں اس کے موبائل فون کی سکرین پر خوبصورتی سے رقص کرتی تھیں جب وہ اپنی ورچوئل دنیا میں مگن رہتی تھی، بظاہر اپنے ارد گرد کی دنیا سے غافل تھی۔ بیڈ کے پاس کھڑا ایمان کا سوتیلا باپ آصف اس کی کرکرا لباس پینٹ اور شرٹ میں سخت اتھارٹی کی تصویر تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے صبری کی جھلک تھی، اس کی نگاہیں نیچے کی طرف تھیں، جہاں ایمان پالش ماربل کے فرش پر بیٹھی تھی، اس کے چھوٹے، نازک ہاتھ اس کے جیٹ بلیک جوتوں پر بڑی احتیاط سے کام کر رہے تھے۔ ایمان، تیرہ سال کی چھوٹی عمر میں، نازک اور تھکی ہوئی نظر آئی، اس کی جوانی اس کے فرائض کے بوجھ سے چھائی ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔اس کی آنکھیں،اداسی سے لتھڑی ہوئی،اپنی ماں اور سوتیلے باپ کے درمیان گھبراہٹ سے چل رہی تھیں۔آصف کی آواز خاموشی میں بلیڈ کی طرح کٹی، چڑچڑاپن سے لپٹی، "کتنا وقت لگ رہا ہے جلدی کر کام۔چور؟"اس کے الفاظ اس کے چاروں طرف کی عظمت میں اس کے مقام کی ایک واضح یاددہانی تھے۔کمرہ شاید امیر تھا لیکن ایمان کی دنیا تنہائی اور تڑپ کی تھی۔آمنہ،بظاہر اپنی ڈیجیٹل دنیا میں کھوئی ہوئی تھی،اپنی بیٹی کے چہرے پر چھائے ہوئے درد سے بے خبر، منظر سے منقطع رہی۔ایمان کی حیاتیاتی ماں ہونے کے باوجود،جذباتی دوری کی ایک خلیج نے انہیں الگ کر دیا، جس سے ایمان کو اپنے ارد گرد کی خوشحالی کا سفر کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا، لیکن اس گرمجوشی اور محبت سے محروم جس کی وہ شدت سے خواہش کرتی تھی۔

پر تعیش حویلی میں یہ منظر اور بھی مایوس کن ہو گیا۔آصف کے جوتے، جواب چمکدار ہو چکے تھے،لاپرواہی سے ایمان کے چھوٹے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کی بے حسی کا بوجھ اس پر دباہوا،اور وہ صدمے سے ہانپ گئی،اس کا نازک فریم غیر متوقع بوجھ تلے کانپ رہا تھا۔آصف کا قہقہہ، ٹھنڈااور بے قرار، کمرے میں گونجا،اس شاہانہ دنیامیں اس کی بے قدری کی دردناک یاددہانی۔اپنی ٹائی میں آخری ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ، آصف نے دروازے تک اپنا راستہ بنایا۔"آمینہ جان، میں باہر جارہاہوں میری بچیوں کو بھی لے آؤ۔"اس نے اتفاق سے پکارا،اس کا لہجہ ایک الگ اختیار کا تھا۔گھر کی شان وشوکت میں آمنہ سے الگ ہونے والی اس کی اپنی بیٹیاں،اپنی سوتیلی بہن کے علاوہ نوکروں کے ساتھ باورچی خانے میں تھیں۔آمنہ،اس کی نظریں اپنے موبائل فون سے کبھی نہیں ہٹتی تھیں،بستر پر اپنی آرام دہ پوزیشن سے اٹھ گئیں۔وہ بے حسی کے ساتھ سیڑھی سے اتری،اس کی آنکھوں نے ایمان کی حالت زار کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔سخت لہجے میں،اس نے حکم دیا،"آؤ،اٹھو،نیچے جاؤاور اپنی رانیوں کا کام کرو،ان کے جوتے پالش کرواور انہیں دے دو،ان کے ڈیڈ باہر انتظار کررہے ہیں۔"ایمان کی حالت وقت کے ساتھ

www.novelsclubb.com

ساتھ بگڑتی گئی۔ کبھی اس کا گلابی رنگ بھوت سفید ہو گیا تھا،اس کے ہونٹ اپنی جوانی کے رنگ سے خالی تھے۔اس کی کمزور شخصیت برباد ہو چکی تھی،جو اس متحرک بچے کے بالکل برعکس تھی جو وہ کبھی رہی تھی۔اس حادثے کو ایک مہینہ گزر چکا تھا،زندگی کو بدل دینے والا واقعہ جس نے ایمان، معصوم سی بچی، سے ہر وہ چیز چھین لی تھی جسے وہ عزیز رکھتی تھی۔اپنے ارد گرد کی فراوانی میں،وہ ایک خاموش،زخمی روح بنی،غلامی اور جذباتی غفلت کے نہ ختم ہونے والے چکر میں پھنسی۔

عاجزانہ باورچی خانے میں،ایمان نیچے بیٹھی لکڑی کی کرسی پر بیٹھی اپنی سوتیلی تین سال کی بہن کو شوز پہنا رہی تھی اس کی خوبصورت شکل ایک سادہ لان کے سوٹ میں لپٹی ہوئی تھی،اس کے سر پر ایک معمولی سکارف تھا۔دن کی روشنی کی ہلکی ہلکی روشنی میں نہائے ہوئے کمرے میں ایک متجسس ہوا تھی جو گھر میں کہیں اور پائی جانے والی دولت کے بالکل برعکس تھی۔ایمان کی حالت ایک خوفناک تماشہ

www.novelsclubb.com

تھی۔اس کی حرکتیں سست تھیں، ہر کام بڑی محنت کے ساتھ کیا جاتا تھا۔اس کے آس پاس، اس کی ماں، آمنہ، جوانی کی تصویر تھی، اس کی جلد ایمان کی کمزوری کے بالکل برعکس جوانی کی چمکتی ہوئی چمک تھی۔اس نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو ایک پیار کرنے والی ماں کے نرم فضل سے اسے جوتے پہنائے آمنہ اپنی غیر جھریوں والی، تازہ رنگت کی وجہ سے ایمان سے زیادہ بہن جیسی لگتی تھی۔یہ اُن کے درمیان نہ پُرنے والی خلیج کی یاددہانی تھی۔آصف کے داخلے نے پُرجوش منظر میں خلل ڈالا۔ایمان پر اپنا کنٹرول جمانے کی کوشش میں اس نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے سر پر مارا اس کی آواز کچن میں گونج رہی تھی۔ تین سالہ سوتیلی بہن، معصوم اور متاثر کن، نے اس اشارے کی نقل کرتے ہوئے ایمان کو چھوٹے، غیر مستحکم ہاتھ سے مارا۔آمنہ نے سرد، طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کھلتے ہوئے تماشے کو دیکھا، اس کے الفاظ طنز سے بھرے ہوئے تھے۔"تم نے بعض نہیں آنا۔آصف،"اس نے ریمارکس دیے، اس کی آواز ستم ظریفی سے ٹپک رہی تھی۔ان کی حقیقت کا کرب

www.novelsclubb.com

نمایاں تھا۔آصف اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو گود میں اٹھا کر ایمان کی طرف لپکا۔

"اس کی وجہ سے "اس نے غصے سے کہا،اس کی نظریں ناراضگی سے بھری ہوئی تھیں،"مجھے تمہارے لیے اتنا انتظار کرنا پڑا،میں نے تمھارے لیے صرف اس کی وجہ سے دکھ اٹھائے،اس کی وجہ سے جتوئی نے تمہیں مارا،اور میں اسے دکھ دوں گا۔وہ سب یہ برداشت کرے گی جو تم نے کیا تھا"اس دل دہلا دینے والے ماحول میں،باورچی خانے نے ایک ٹوٹے پھوٹے خاندان کی گواہی دی،جہاں ایمان کا وجود غلامی،مصائب،اور ایک تلخ خاندانی تقسیم کے درمیان ایک نازک توازن میں لٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی نازک حالت مدد کے لیے ایک خاموش فریاد بنی ہوئی تھی،جن کو سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے تھا۔اس کا چھوٹا سا فریم اس کی جوان بہن کی ضربوں کا شکار تھا،جب کہ اس کی ماں،آمنہ نے اپنے روزمرہ کے معمولات کو جاری رکھا، بظاہر اس درد سے جو اسے گھیرے ہوئے تھے۔آخر کار،آمنہ اپنی سب سے چھوٹی

بیٹی کی طرف بڑھی، اس کے بازو بچے کے گرد لپیٹے ہوئے تھے جیسے اسے اپنے گھر کی تلخ حقیقت سے بچانا ہو۔ اس کے الفاظ، اگرچہ عزم کی ہوا سے بھرے ہوئے تھے، ایک سرد لہجے میں تھے۔ "ہاں، مجھے یہ بدلہ لینا ہے،" اس نے اعلان کیا، اس کی آواز خاموش کچن میں سرگوشی میں تھی، "میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔" اپنی بیٹیوں کو گود میں لے کر، دونوں میاں بیوی باورچی خانے سے باہر نکلے، ایمان کو اکیلا بیٹھا چھوڑا، اس کے دکھ اور تکالیف پر خاندان کی بے ساختہ ہنگامہ آرائی چھائی ہوئی تھی۔ جیسے ہی ان کے پیچھے دروازہ بند ہوا، کیچن پر ایک گہری خاموشی چھا گئی، اس تنہائی کی ایک واضح یاد دہانی جو ایمان کا روزمرہ کا وجود بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی خستہ حال شکل غیر متزلزل زمین پر پھیلی ہوئی تھی، اس کے ہاتھ اس کے نازک سر کو پکڑے ہوئے تھے، جو اس کی بگڑتی ہوئی جسمانیت کا ناقابل تردید بوجھ برداشت کر رہے تھے۔ اس کی مصیبت محض بیماری سے بڑھ کر تھی۔ یہ اس کے انتھک اور ناقابل معافی مصائب کا ایک واضح مجسمہ بن گیا تھا۔ دروازے کی

دہلیز سے منہ نکل کر آمنہ اپنے ساتھ لاتعلقی کا ماحول لے کر آئی۔اس کا حکم خاموشی کے ذریعے ایک بلیڈ کی طرح کمرے میں پھیل گیا،"ایمان چلو میرے لئے چائے بنا کر لے آؤ میں ٹی وی لاؤنج میں ہوں

اپنی سوتیلی ماں کے تو بہت کام کرتی ہو۔تم تھوڑا بہت مجھے بھی فائیدہ دو تا کہ مجھے احساس ہو تمہیں پیدا ہونے سے پہلے نہ مارنے کا میرا فیصلہ درست تھا"

ایمان،اس کی روح لا متناہی مصیبتوں سے دوچار تھی،آمنہ کی برفیلی نگاہوں سے ان آنکھوں سے ملی جو ویرانی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھیں۔اس کے سر کے ایک سخت جھکاؤ نے اس کی خاموشی کو نشان زد کیا،جو اس کی گہری غلامی کا ایک مجسمہ ہے۔ایمان،پناہ گاہ سے محروم ایک ویران دائرے میں پھنسے ہوئے،ایک ایسی دنیا کی بے رحمی کو برداشت کرتی رہی جس نے اسے چھوڑ دیا تھا۔خواہ وہ اس کی سوتیلی ماں ہو،خالدہ،یا اس کے اپنے رشتہ داروں کا،یہ ظلم بے لگام رہا—یہ اس بات کی

واضح گواہی ہے کہ اس کے وجود کے اندر، یہاں تک کہ نسب کے بندھن بھی غیر انسانی سختیوں کو کم کرنے میں بے اثر تھے۔

---

کچھ وقت گزرنے کے بعد، ایمان نے چائے کے کپ سے مزین ٹرے کو احتیاط سے متوازن کرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں قدم رکھا جس میں سے گرم بخارات کے جھونکے ہوا میں رقص کر رہے تھے۔ جیسے ہی اس کے داخلے پر آمنہ کی توجہ مبذول ہوئی، اس نے ایمان کو سختی سے چائے میز پر رکھنے کی تاکید کی۔ ایمان نے تعمیل کی، میز کی طرف بڑھی اور ٹرے کے مواد کو خوبصورتی سے جمع کیا۔ آمنہ، تاہم، ٹیلی ویژن کی سکرین کی چمک کے پھندے میں رہی، اس کی توجہ اس کی دلفریب دنیا کی طرف مستقل طور پر مرکوز رہی۔ اس سے ناواقف، ایمان کے رویے میں اچانک، پریشان کن تبدیلی آئی۔ عجلت کے احساس نے اسے اپنی لپیٹ

میں لے لیا، جس کی وجہ سے اس نے کمرے سے بھاگنے سے پہلے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ پر پردہ ڈالا، ایک قلیل سی منظر کی طرح غائب ہو گیا۔ ایمان کی بے ساختہ روانگی سے گھبرا کر آمنہ اپنی سیٹ پر سیدھی ہو گئی۔ ایمان کے پیچھے ہٹتے ہی اس کی آنکھوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ آمنہ کے چہرے پر ہلکی سی چھائی چھائی ہوئی تھی، جیسے اچانک احساس ہوا جس نے اس کے پیروں تلے زمین ہی کھسک گئی۔ تجسس سے بھرے اس لمحے میں کمرہ ایک سخت خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایمان کی حرکتوں سے گھیرنے والا معمہ مزید گہرا ہو گیا، جس نے آمنہ پر پیشین گوئی کا ایک کفن ڈال دیا، جس کے خیالات وحی کے کنارے پر رقص کرتے تھے۔ بے یقینی کے ایک پریشان کن ٹیبلو کو پینٹ کرتے ہوئے، بے جواب سوالات کے ساتھ ہوا بھاری لٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آمنہ تیزی سے اپنی سیٹ سے اٹھی اور ایمان کے پیچھے تیزی سے چلی گئی، اس کے قدموں میں عجلت کا احساس تھا۔ اس نے ایمان کو قدیم، سورج کی روشنی والے واش روم میں پایا، جہاں سنک کے نل سے پانی کی ہلکی سی ندی بہہ رہی تھی۔ تلخ حقیقت اس کی آنکھوں کے سامنے آشکار ہوئی جب ایمان نے پر تشدد انداز میں قے کیا اس کے جسم میں لرزش طاری ہو گئی، آنکھیں مسلسل الٹی کی وجہ سے آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں۔ آمنہ پیچھے کھڑی، بے بس اور بے بس تھی، جب وہ ایمان کی تکلیف کو دیکھ رہی تھی۔ خاموش غسل خانے میں ایمان کی آواز گونجی، روح کو چھیدنے والی مصائب کی سمفنی۔ جب مسلسل الٹی آنا ختم ہو گئی، ایمان، اس کا چہرہ پھیکا اور آنسوؤں سے لتھڑا ہوا، خود کو صاف کرنے کی طاقت جمع کر لی۔ وہ آمنہ کی طرف متوجہ ہوئی، اس کی آنکھیں معصوم لیکن آزمائش سے پریشان تھیں۔ آمنہ کی نگاہوں میں سوالیہ تشویش تھی اور آواز میں کپکپاہٹ کے ساتھ اس نے پوچھا، "یہ کب سے ہو رہا ہے؟" ایمان کا جواب، جو ایک نازک، آنسو بھری آواز میں

www.novelsclubb.com

بولی،اس کی تکلیف کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا۔"ابھی ایک ہفتے سے،"اس نے شروع کیا،اس کی آواز کانپ رہی تھی،"میں مسلسل تھکاوٹ، بھوک اور کھانے سے نفرت کے درمیان بٹی ہوں،اور میرے پیٹ اور سینے کو جلانے والے عذاب سے دوچار ہوں۔غندگی رہتی ہے ہر وقت" یہ الفاظ کہتے ہی اس کی آواز ٹوٹ گئی اور آنسو اس کے گالوں پر بہہ نکلے۔"درد نا قابل برداشت ہے،"اس نے اعتراف کیا،اس کا دل اپنی خاموش اذیت کے بوجھ سے بھاری ہے۔

ایمان کی آنکھیں،آنسوؤں سے نم تھیں،اپنی ماں کی طرف لپکی،ایک بے ساختہ التجا اس کی نگاہوں میں چمک رہی تھی۔آمنہ،بظاہر اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی،ایمان کی پریشانی کو دیکھ کر حقیقت کی طرف لوٹ گئی۔اس کی آواز میں عجلت کا ایک انڈر کرنٹ تھا جب اس نے ہدایت کی،"تیار ہو جاؤ،ہم ہسپتال جا رہے ہیں۔"ایمان نے فرمانبرداری سے سر ہلایا،اس کا دل اندیشے اور امید کے مرکب سے دھڑک رہا تھا۔وہ اپنی ماں کو پیچھے چھوڑ کر باتھ روم سے نکلی۔ایمان سے

www.novelsclubb.com

ناواقف، آمنہ نے تیزی سے اپنا موبائل فون نکالا اور کان سے لگالیا۔ دوسری طرف اس کی گائناکالوجسٹ دوست نورالعین تھی۔ تشویش سے بھرے دھیمے لہجے میں آمنہ نے موبائل کے ذریعے اپنی سہیلی سے کہا، "اگر ایسا ہوا تو میں قتل کرنے پر مجبور ہوں گی؟" تناؤ ایک گھنے بادل کی طرح ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ ان کی گفتگو کی عجلت نے ایک سنگین صورتحال کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

---

ہسپتال کے کمرے کی جراثیم سے پاک حدود میں، دیواروں پر پرسکون سفید اور آرام دہ نیلے رنگ کے پارٹیشنز کی سجاوٹ تھی، جس سے ماحول کو سکون کی ہوا ملتی تھی۔ ایمان ہسپتال کے خستہ حال بیڈ پر پڑی تھی، جو ایک معمولی پردے سے باقی کمرے سے الگ تھی۔ کمرے کے ایک طرف ڈاکٹر کی میز اور ایک تنہا کرسی رکھی گئی تھی، جبکہ دوسری طرف مریضوں اور ان کے پریشان کن رشتہ داروں کے لیے کرسیوں کی ایک قطار رکھی گئی تھی۔ دیواروں کی زینت قومی فخر کے نشانات تھے — پاکستان کا نقشہ اور قابل احترام شخصیات، مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح اور ناقابل

www.novelsclubb.com

تسخیر قائدِ اعظم کی تصویریں۔ پریشانی کی تصویر آمنہ نے اپنے دوست نورالعین کے پہلو میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر قبضہ کر لیا۔ دونوں خواتین ایک ساتھ لپٹی ہوئی تھیں، ان کے چہروں پر تشویش تھی۔ نورالعین نے متانت کے ساتھ ٹیسٹ رپورٹس کا جائزہ لیا اور انہیں پوری سنجیدگی سے میز پر رکھ دیا۔ آمنہ نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا، "پلیز، نورالعین، مجھے بتاؤ کہ مجھے جس چیز کا ڈر ہے، ان رپورٹس میں اس کا اشارہ نہیں ہے۔" نورالعین نے بڑے خلوص کے ساتھ جواب دیا، "یہ بالکل وہی ہے جسکا تمہیں خدشہ ہے؛ وہ حاملہ ہے۔ وہ بھی ایک مہینے سے" ان الفاظ نے آمنہ کو بجلی کے ایک جھٹکے کی طرح ٹکرایا اور اس کے دل میں جھٹکا دیا۔ آمنہ بیٹھنے سے قاصر تھی، اچانک اپنی جگہ سے اٹھی، اس کے جذبات ہنگامہ خیز تھے۔ اس کے الفاظ، مایوسی اور ندامت سے بھرے، کسی نوحہ کی گونج کی طرح کمرے میں کانپ رہے تھے۔ "اوہ آصف، اوہ، تم پر لعنت ہو..." "کمرہ، جو کبھی طبّی

www.novelsclubb.com

سکون کا نشان تھا، اب اس کے اندر موجود غیر کہی سچائیوں اور ان لوگوں کے ہنگامہ خیز جذبات سے گونج رہا ہے۔

نورالعین کا ہمدرد لمس آمنہ کے کندھے پر آہستگی سے ٹکا ہوا تھا، جو ہنگاموں کے درمیان تسلی کا اشارہ تھا۔ اس کی نرم اور تسلی بخش آواز نے کمرے کو زندگی کی لکیر کی طرح بھر دیا۔ "پریشان نہ ہو" اس نے پر سکون لہجے میں پیشکش کی، "میں تمہارے لیے سب کچھ اپنے گھر پر ترتیب دوں گی۔ تیاریاں ہوشیاری سے ہوں گی، تہہ خانے میں بند ہو جائیں گی، اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں، اس سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں پتا چلے گا اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا" آمنہ، اس کا عزم تلخی سے بھرا ہوا تھا، اس نے اپنے آپ پر الزام لگاتے ہوئے دانت پیسے۔ "کاش میں نے اس ایمان کی پیدائش سے پہلے اسے ختم کر دیا ہوتا۔" اس نے افسوس سے کہا، "پھر مجھے اس دن کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ یہ سب میری ساس کی مداخلت کی وجہ سے ہے۔" نور العین نے آمنہ کی تڑپتی روح کے زخموں پر مرہم رکھتے ہوئے جلنے پر سالا لگایا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہیں ایکشن لینے کا مشورہ دیا تھا،" اس نے نرمی سے یاد دلایا، "لیکن تمہاری ساس راستے میں کھڑی تھیں۔" نورالعین نے آمنہ کے سر پر ہاتھ رکھا، ہمدردی اور الزام دونوں کی پیشکش کی۔ "یہ تمہارے خاندان کی بے عملی کا نتیجہ ہے،" اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا، "جب انہیں آصف کے لیے تمہاری محبت کا علم تھا، تو انہیں تمہیں یہ بوجھ اٹھانے کے لیے چھوڑنے کے بجائے اس پر عمل کرنا چاہیے تھا کہ تمہاری شادی آصف سے کرواتے۔" ایک گہرا سانس لے کر نورالعین نے بات جاری رکھی، "ٹھیک ہے، آج آدھی رات کو تم میرے گھر آجانا اور میں تمام انتظامات کر دوں گی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تم اس ہنگامے سے نجات حاصل کر سکو۔" کمرے نے اپنی سانسیں روکی ہوئی تھیں، اس خفیہ منصوبے کے بارے میں حیران کن توقعات میں ڈوبا ہوا تھا جو منظر عام پر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی نورالعین نے پردہ الگ کیااور اندر داخل ہوئی توایمان کی معصوم نظریں آمنہ کی طرف اٹھیں،اس کی آواز تشویش سے بھری ہوئی تھی،"سب ٹھیک تو ہے نا؟"آمنہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا،""پیاری آپ کے پیٹ میں کیڑے ہیں،نورالعین آنٹی ان سے نجات دلائیں گی۔""کیڑوں کاذکر سن کرایمان کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔"کیڑے؟"وہ کانپ رہی تھی،خوف کااحساس اس پر رینگ رہاتھا۔ڈاکٹر،کمرے میں ایک تسلی بخش موجودگی،ایمان کے قریب لائی اس کاہاتھ ایمان کے کندھے پر نرمی سے ٹکاہوا تھاجب وہ پر سکون لہجے میں بولی،"ڈرو نہیں ڈیئر۔۔تمہارے پیٹ میں کچھ ناپاکی ہے،میں اسے صاف کردوں گی۔گندگی کو نکال دیاجائے گا،اور آپ کی صحت بہتر ہو جائے گی."ایمان پر راحت کی لہر دوڑ گئی جیسے ہی اس کے بے چین اعضاء آرام کررہے تھے،اور اس نے ایک لمبی،کانپتی ہوئی سانس چھوڑی۔آمنہ نے اس یقین دہانی پر مطمئن ہو کر اسے آگے بڑھنے کااشارہ کرتے ہوئے کہاکہ چلو۔جیسے ہی وہ دروازے کی طرف بڑھے،

www.novelsclubb.com

آمنہ اچانک رک گئی، نورالعین کی طرف پیچھے کی طرف نظر ڈالی۔ان کے درمیان خاموشی سے تبادلہ خیال ہوا—ایک پلک جھپکنا۔ایمان، آنے والی آزمائش سے بے خبر، خوشنما جہالت میں رہی،اس کا معصوم دل آگے آنے والے عذاب سے اچھوتا نہیں تھا۔ تجسس کے اس لمحے میں، نوجوان ایمان کی تقدیر توازن میں لٹکی ہوئی تھی، کیونکہ اس کے آس پاس کی دنیا نے حقیقت کو چھپا رکھا تھا،اور اسے ان آزمائشوں کے بارے میں اندھیرے میں چھوڑ دیا تھا جو اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

---

آصف کو ایمان کے ساتھ اپنے کئے کے سنگین نتائج کا علم ہونے پر شدید خوف کا احساس ہوا۔وہ جانتا تھا کہ اس کے اعمال کے اثرات اس کی ساکھ پر گہرا سایہ ڈال سکتے ہیں، جو اس کی زندگی کے احتیاط سے بنائے گئے چہرے کو داغدار کر سکتے ہیں۔ جتوئی کے اس گھناؤنے راز کو دریافت کرنے کا محض خیال ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی ڈال۔رہا تھا کیونکہ جتوئی ایسی معلومات کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔دفتر سے واپسی پر، آصف بیڈ روم میں چلا گیا،اس کا چہرہ بے

www.novelsclubb.com

حساب سکون کا نقاب تھا۔اس نے آمنہ کو مخاطب کیا،اس کی آواز میں سرد سی سرگوشی تھی،"پھر آج رات تم اس کے ساتھ چلو گی۔"آمنہ،جو آئینے کے سامنے کھڑی تھی،خود کو بستر کے کنارے پر جھکا لیا،اس کی آواز خوف اور استعفیٰ کے مرکب سے کانپ رہی تھی۔اس نے پیار سے اپنا ہاتھ آصف کے سر پر رکھا،اس کی نگاہیں اس بات کے علم سے پریشان تھیں کہ وہ محبت کے نام پر کیا کر سکتی ہے"میں صرف تصور کر سکتی ہوں کہ آپ اپنی محبت میں مجھ سے کیا کیا کروا ڈالیں گے"اس نے افسوس کا اظہار کیا،اس کے الفاظ سیاہ ذیلی متن سے لدے ہوئے تھے۔

گرمجوشی سے عاری آصف کی مسکراہٹ نے اس کے ارادوں کی ولن فطرت کو دھوکہ دیا۔اس نے آمنہ کو اپنے بازوؤں میں لپیٹ لیا،اس کی گرفت بہت زیادہ اور بدبودار تھی۔"یہ آخری بار ہے،"اس نے ایک خوفناک فائنل کے ساتھ اعلان کیا۔آمنہ کی مسکراہٹ،اگرچہ خوشی سے عاری تھی،اس نے اس ناخوشگوار معاہدے کے لیے اپنی رضامندی کو چھپا لیا۔اس پُرسکون منظر میں،ان کے اعمال

www.novelsclubb.com

اور ارادوں کو ڈھانپنے والا اندھیرا ایک خوفناک بادل کی طرح چھا گیا، جس نے ان کے بٹے ہوئے بندھن پر ہلکی ہلکی ہلچل مچادی

---

ایمان کی آنے والی آزمائش کی منحوس گھڑی قریب آگئی، اس کا مکروہ انداز واضح تھا۔ جیسے ہی آمنہ کی گاڑی ایک خوبصورت اور متمول محلے کی شاندار گلیوں سے گزرتی ہوئی ایک وسیع و عریض حویلی کے دروازے پر پہنچی۔ مسلط دروازے کھل گئے، جس نے اس شاہانہ رہائش گاہ تک رسائی دی جس نے اندر چھائے ہوئے اندھیرے کو جھٹلایا۔ آمنہ نے بڑی تدبیر سے کار بڑے پورچ میں کھڑی کی، وہ اور ایمان دونوں باہر نکلے، ان کی بے چینی واضح تھی۔ جب کہ آس پاس کا ماحول بہت خوبصورت تھا، ایک آنے والی بدتمیزی نے ہوا کو داغدار کر دیا۔ ایمان، اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں، اس نے اپنے نئے ماحول کا جائزہ لیا، اس کے نازک کندھوں پر آنے والے عذاب کا احساس۔ نورالعین ایک غیر مسلح

مسکراہٹ کے ساتھ ایمان کے قریب پہنچی،اس کے انداز میں گرمجوشی اور شفقت جھلک رہی تھی۔وہ معصوم لڑکی سے مخاطب ہوا،"ایمان آر یو ریڈی؟" ایمان،اس کی طرف غیر متوقع مہربانی اور خلوص سے حیران،لمحہ بھر کے لیے حیران رہ گئی۔اسے کم ہی معلوم تھا کہ محبت کا جال اسے اپنے جال میں پھنسا کر عذاب کے اتھاہ گڑھے کی طرف لے جائے گا۔کہا جاتا ہے کہ انسان جس چیز کی خواہش کرتا ہے،وہی خواہش اس کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے۔ایمان کے لیے اس کے خلوص،ہمدردی،محبت اور پیار کی بھوک نے انجانے میں اسے ناقابل برداشت اذیت کی طرف لے جایا تھا۔اس دل دہلا دینے والے لمحے میں،اس کی معصومیت ان شیطانی قوتوں سے متصادم تھی جنہوں نے اس کے خلاف سازشیں کیں،جس نے اداسی اور جذباتی انتشار سے بھرا ہوا منظر نامہ تشکیل دیا۔ایمان کا۔ انداز سوالیہ تھا"جی"

نورالعین نے سر پر ہاتھ رکھا پھر مس کرائی"یعنی تیار ہو"

www.novelsclubb.com

ایمان نے بس سر کو۔اثبات میں جنبش دی۔۔۔

جیسے ہی ایمان مسلط گھر کے دائیں طرف کی طرف بڑھی،وہ ایک عظیم الشان سیڑھی سے اتری،ہر قدم اس کے چاروں طرف پھیلی خوشحالی کا ثبوت ہے۔ سیڑھیوں کے دامن میں،ایک آرائشی دروازے نے اشارہ کیا،اور نورالعین،جو اس کے پرجوش انداز میں بنی ہوئی تھی،آہستہ سے اسے آگے لے گئی۔آمنہ،ایمان کے کندھے پر اس کے لمس نے ایک غیر معمولی گرمجوشی لے کر معصوم لڑکی کو پرے پردہ پوشی کی گہرائیوں تک پہنچادیا۔ایمان جو کہ اس کا دل ابھی تک آنے والی آفت سے اچھوتا نہیں تھا،ایک میٹھی مسکراہٹ کے ساتھ ان کو خوش کرتے ہوئے بولی،"آج آپ مجھ سے اتنی شفقت سے بات کر رہی ہیں ماں اگر یہ میری بیماری کی وجہ ہے تو میں اسی طرح رہنا چاہتی ہوں۔"اس کے الفاظ میں ایک پُرجوش معصومیت تھی،جو خاموش فضا میں کسی ماتمی راگ کی طرح گونج رہی تھی۔آمنہ کی مسکراہٹ اگرچہ رازوں کے جال کو چھپا رہی تھی،سامنے کے دروازے کے

www.novelsclubb.com

قریب نورالعین کی موجودگی کو تسلیم کر رہی تھی۔ خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے، اس نے ایمان کو گھیرے ہوئے اندھیرے سے بچاتے ہوئے اندر جانے کی ترغیب دی۔ دروازے سے پرے، جو کسٹاپوزیشن کی دنیا منتظر تھی۔ ایک نیلے رنگ کی لوہے کی ریکنگ دونوں طرف سجی ہوئی تھی، اور لمبے لمبے، مسلط درخت سرسبز و شاداب گھاس پر چوکیدار کھڑے تھے جو لامتناہی پھیلی ہوئی تھی۔ متحرک منظر تقریباً غیر حقیقی لگ رہا تھا، لیمپ کی چمک میں نہایا ہوا تھا جو ریکنگ کی قطار میں کھڑا تھا۔ دروازے کے اوپر، ایک تنہا پیلے رنگ کی روشنی کے بلب نے داخلی راستے کو ایک خوفناک، خوفناک چمک میں نہلا دیا، آنے والی آفت کا ایک لطیف شگون۔

www.novelsclubb.com

خوبصورتی اور بدمزگی، معصومیت اور مذموم ارادے کا یہ تضاد، رات ہی کا آئینہ دار ہے-ایک ایسا کینوس جس پر چاند اکثر اپنی نازک روشنی ڈالتا ہے، یہاں تک کہ گھنٹہ کی تاریکی کو بھی ایک آسمانی چمک عطا کرتا ہے۔ اور اس طرح، جیسے ہی ایمان اس معمے کے دل میں مزید چلی گئی، وہ چاند کے خاموش گواہ سے غافل رہی، ایک آسمانی

مبصر اس تباہی کا جو جلد ہی اس دلفریب، پھر بھی غدار، دنیا میں سامنے آنے والی ہے۔

جیسے ہی وہ اس پوشیدہ ڈومین میں داخل ہوئے، ماحول میں ایک ٹھنڈک بدل گئی —ایک خوفناک ہسپتال جو تہہ خانے کی گہرائیوں میں چھپا ہوا تھا۔ کمرے نے خود ہی ایک خوفناک چمک نکالی، ایک بے چین سجاوٹ میں لپٹا جو اسے دیکھنے والوں کی ریڑھ کی ہڈی میں لرزا ٹھے۔ دائیں طرف ایک ڈھلتی ہوئی لوہے کی الماری، نیلے رنگ کے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی جو رازوں کا بوجھ اٹھاتی دکھائی دے رہی تھی۔ خون سرخ اور جراثیم سے پاک سفید رنگ کے رنگوں میں رنگی ہوئی دیواروں نے ایک عجیب و غریب تضاد دکھایا۔ ایک کونے میں ایک سنک پڑا ہے، اس کی چینی مٹی کے برتن کی سطح بے دردی سے چمک رہی ہے، جب کہ دیوار پر ایک تنہا آئینہ لٹکا ہوا ہے، جو اس بھیانک منظر کی عکاسی کر رہا ہے۔ نورالعین، ایک سفید روشنی کو چلاتے ہوئے جس نے پریشان کن ماحول میں لمبے لمبے سائے ڈالے، ایمان کو

www.novelsclubb.com

کمرے میں مزید رہنمائی کی۔اس نے ایک ٹھنڈے،لوہے کے بستر کی طرف اشارہ کیا،اس کی چادریں سفید رنگ کی تھیں،اور اشارہ کیا،"پیاری ایمان بچے اس بستر پر لیٹ جاؤ۔"دعوت اس قدر شفقت کے ساتھ پہنچائی گئی کہ ایمان نے محبت کے وہم سے مغلوب ہو کر بلا جھجک اس کی تعمیل کی۔آنے والی ہولناکیوں سے غافل،وہ لیٹ گئی،اس کا دل اطمینان سے دھڑک رہا تھا۔ایمان کی نظریں اپنی ماں آمنہ کی طرف گھوم گئیں جن کی مسکراہٹ میں رازوں اور غدارانہ ارادوں کی بھولبلیا چھپی ہوئی تھی۔خوشی کا جو احساس اس نے محسوس کیا وہ حقیقی تھا،اس یقین سے پیدا ہوا کہ اس کی ماں اس کی خوشی میں شریک تھی۔دریں اثناء،نورالعین نے طریقہ کار سے سرنج کی سوئی میں دوائی کھینچی،اس کی آنکھیں چالاک ارادے سے چمک رہی تھیں۔وہ ایمان کے قریب پہنچی،اس کی آواز میں ایک منحوس وعدہ تھا۔"یہ دوا،"اس نے مڑی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ انکشاف کیا،"تمہیں قہ کرنے پر

www.novelsclubb.com

مجبور کرے گی اور پیٹ کا گند باہر کرے گی اور آپ کو بے ہوش بھی کر سکتی ہے۔ لہذا، جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ایمان کی معصوم تعمیل اس کے سر کی باریک سر ہلانے سے عیاں تھی، اس کا اعتماد غیر متزلزل، پھر بھی بالکل غلط جگہ پر تھا۔ اپنی بچپن جیسی پاکیزگی میں، وہ اپنے ارد گرد بنے ہوئے فریب کے پیچیدہ جال سے بے خبر رہی۔ ایک حسابی رابطے کے ساتھ، نورالعین نے سرنج کے پلنجر کو دبایا، جس سے پراسرار مواد ایمان کی غیر مشکوک رگ میں پہنچا دیا۔ سیال اس کے خون کے دھارے سے گزر رہا تھا، اس کی طاقت سطح کے نیچے چھپی ہوئی تھی، جو اس کے جال کو پھیرنے کے لیے تیار تھی۔ انجکشن مکمل ہونے کے بعد، نورالعین نے ٹوپی نکالی اور اسے دوبارہ سوئی پر رکھ دیا۔ اس نے استعمال شدہ سرنج کو اپنے ہاتھ کی لاتعلق جھٹکے سے قریبی کوڑے دان میں پھینک دیا۔ حسابی فضل کے ساتھ، وہ آمنہ کے پاس اپنی پوزیشن پر واپس آ گئی،

اس کی نظریں اپنے ساتھی سازشی پر جمی ہوئی تھیں۔ وقت کی رفتار کم ہوتی دکھائی دے رہی تھی جیسے ہی ایمان کے کمزور فریم کے اندر بدبودار مرکب نے پکڑنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا سر بھاری ہو گیا، پلکیں جھک گئیں، اور اس کے آس پاس کی دنیا ایک دھندلی، غیر واضح کہر میں تبدیل ہو گئی۔ گویا کسی نادیدہ ہاتھ سے رہنمائی پا کر وہ بے ہوشی کی گہرائیوں میں اتر گئی، ان لوگوں کے ہاتھوں میں ایک نازک کٹھ پتلی جو اس کی تباہی کے خواہاں تھے۔ معصوم بچے سے ناواقف، ایک سنگین اور ظالمانہ فعل حرکت میں آ چکا تھا— جس سے ایمان کے نازک وجود کی حدود میں چھپی ہوئی روح کو بجھانے کا عزم تھا۔۔

www.novelsclubb.com

••••••

ایک پریشان کن وقفہ گزرنے کے بعد، نورالعین پیشین گوئی کے کمرے میں ایمان کے اوپر سے پیچھے ہٹتے پیچھے ہوئی اس کے ایک زمانے کے قدیم سفید دستانے سرخ

رنگ کی ایک سنگین جھانکی میں تبدیل ہو چکے تھے، جو ایک سیاہ اور خطرناک مادے سے داغے ہوئے تھے۔ سفید کوٹ جس نے اسے لپیٹ لیا تھا وہ اس بدنیتی کا شکار ہو گیا تھا جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی، جس میں بہتے ہوئے خون یا مربی طور پر چپکنے والے شربت کی طرح خوفناک چھینٹے تھے۔ ہر سرخ رنگ کا داغ کسی نہ کہی ہوئی وحشت کی خوفناک کہانی سنا رہا تھا۔ اس کے دستانے والے ہاتھ کی گرفت میں، نور العین نے چمٹیوں کا ایک چھوٹا جوڑا پکڑا ہوا تھا، جس میں اس قسم کی گھبراہٹ تھی جو اس بدتمیزی کو سنبھالنے کے لیے مخصوص تھی۔ ان ٹھنڈک والے آلات کے دھاتی جبڑوں کے اندر ایک ڈراؤنا خوابی تناسب کی چیز موجود ہے—ایک جھلی دار ہستی، عجیب و غریب اور انتہائی پریشان کن۔ دانستہ، حسابی حرکت کے ساتھ، نور العین نے اس خرابی کو لوہے کی ٹرے پر رکھ دیا۔ ٹرے، اپنے مقصد میں ناگوار، پہلے ہی اتنی ہی پریشان کن فطرت کے تین ٹکڑوں کو پکڑ چکی ہے۔ مدھم روشنی والے کمرے میں ایک مستحکم، تقریباً تال والی ڈرپ گونج رہی تھی، جیسا کہ اوپر

www.novelsclubb.com

والی ٹیوب سے مائع ایمان کے کمزور وجود میں ان دیکھے راستوں سے گزرتا ہے۔

جیسے ہی ڈرپ نے اپنا مکروہ رقص جاری رکھا، اور پریشان کن ٹیبلو اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا، آمنہ کے جذبات طوفان کی طرح بڑھ گئے۔ غصہ، تلخ ندامت سے بھری ہوئی اس کے اندر ابل پڑا جب اس نے ٹرے پر سرخ رنگ کی باقیات کو دیکھا۔ اس کی آواز، ہنگامہ خیز جذبات کی گڑھی، اس کے الفاظ کا وزن رکھتی تھی۔

"کاش،" اس نے دانتوں سے چبھتے ہوئے کہا، "میں نے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہوتا۔ اگر میں عمل کرتی تو شاید میں اس اذیت ناک منظر سے بچ جاتی جو اب میرے سامنے آرہا ہے۔" اس کی نگاہیں سرخ رنگ کے ٹکڑوں کی طرف بڑھ گئیں اور اس کا غصہ مزید تیز ہو گیا۔ "لیکن یہ سب کچھ، ہر بری تفصیل، میری ملعون ساس کی مداخلت کا نتیجہ ہے۔"

نورالعین نے، اس کا سنگین کام مکمل کیا، اس نے اس ماسک کو ہٹا دیا جس نے پریشان کن منظر سے اس کے تاثرات کو چھپا رکھا تھا۔ وہ ایک ٹھنڈی، ناپتی ہوئی

www.novelsclubb.com

سانس کے ساتھ سنک کی طرف بڑھی،اس کی ریڑھ کی ہڈی میں اضطراب کی ٹھنڈی لہریں رینگ رہی تھیں۔جیسے ہی اس نے ٹونٹی آن کی،اس کے کانپتے ہاتھ ان ہولناکیوں کی گواہی دے رہے تھے جو اس نے ابھی نافذ کی تھی۔نل سے بہنے والا پانی ایک موذی دریا میں تبدیل ہو گیا،جو اس کے دستانے پر سرخی مائل رنگت سے داغدار ہو گیا۔ہر چھڑکنے سے کمرہ لرز رہا تھا،جیسے اس خوفناک عمل کا ماتم کر رہا ہو جو اس نے دیکھا تھا نورالعین خد کو کمپوزڈ کرتے اطمینان سے بولی ”چلو۔یہ بھار تو تم۔سے اترا“

www.novelsclubb.com

دریں اثنا،ایمان ہسپتال کے سفید گاؤن میں لپٹی ہوئی تھی،جو اس کی بے ہوشی کی حالت میں کمزوری کی تصویر تھی۔آمنہ کی آنکھیں نفرت اور بے صبری سے بھری ہوئی اپنی بیٹی پر پڑیں۔وہ تلخی سے بولی،"وہ کب ہوش میں آئے گی؟"اپنی کلائی گھڑی پر ایک نظر ڈالتے ہوئے،اس نے گھنٹہ نوٹ کیا—صبح کے 2 بجے،

ایک گھنٹہ لفظی اور علامتی دونوں طرح سے تاریکی سے نشان زد ہوتا ہے۔ڈھائی بجے کے قریب،ایمان کے کانپتے ہونٹوں سے ایک مدھم،کمزور آواز ابھری، "ممممم!!ماں" کی محض سرگوشی۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی چکر میں پھنسی ہوئی تھی، اس کے حواس اب بھی ان ہولناکیوں سے جکڑ رہے ہیں جو اس نے انجانے میں سہی تھیں۔آمنہ،اس کا زہریلا لہجہ اس کی بے حسی کو ظاہر کرتا تھا،پلٹ کر بولی، "میڈم بیدار ہو گئیں، کتنی خوش قسمتی ہے میری۔"نورالعین اور آمنہ،جواب اپنے مذموم سازش میں ساتھی ہیں،نے کمزور ایمان کو اپنا سہارا دیا،اور اسے انتظار کی گاڑی کی طرف رہنمائی کی۔ایمان ایک بار پھر اپنے کپڑوں میں لپٹی ہوئی نظر آئی جیسا کہ وہ پہلے تھی—بے خبر،معصوم اور کمزور۔وہ اس تباہی سے بے نیاز رہی جو اس کے اندر پھیلی تھی۔ایمان کی ناقابل تسخیر تکلیف جاری رہی،بدسلوکی اور اذیت کا ایک ظالمانہ چکر،یہ سب زچگی کی لاپرواہی کے نیچے چھپا ہوا تھا۔وہ اپنے اندر دوسرے وجود سے بے خبر رہی—ایک نازک روح،جو اپنے سوتیلے باپ کی

www.novelsclubb.com

بربریت کا شکار تھی۔ ہر تکلیف جو اس نے برداشت کی وہ ظلم کی گواہی تھی، اور سب سے بڑا ظلم اس کی ماں بننے کی نادانستہ شروعات تھی، ایک ایسا راستہ جس پر وہ بغیر علم کے چلتی تھی، ان لوگوں نے گمراہ کیا جنہیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے تھی۔

ایمان اپنے رحم میں پروان چڑھنے والی زندگی سے بالکل غافل رہی، ایک گہرا اور نازک راز جو اس کے اپنے شعور سے بھی چھپا ہوا تھا۔ زچگی میں اس کا سفر اس کے لئے نادانستہ ہوا، توقع کی خوشی نے اس کے دل میں اس کی صحیح جگہ سے انکار کر دیا۔ اس کے باوجود، جو اس پہلے سے گھناؤنے پردے کے نیچے چھپا ہوا تھا، وہ اس سے بھی زیادہ تلخ حقیقت تھی، جسے وہ، اپنی معصومیت میں، سمجھ نہیں سکتی تھیں۔ اس نے اپنے اندر جو زندگی گزاری، اس کے ان کہے ہوئے خوابوں اور نوزائیدہ امیدوں کا مجسمہ، ایک ظالمانہ فعل کے ذریعے بے دردی سے بجھا دیا گیا، جس کی گہرائیوں کا وہ کبھی اندازہ نہیں کر سکتی تھی۔ سوال ایک دل کو چھونے والی غیر یقینی

www.novelsclubb.com

صورتحال میں ڈوبا ہوا تھا—کیا ایمان کو کبھی اس شیطانی کام کا پتہ چل جائے گا؟ جواب سائے میں چھپا ہوا تھا، ایک معمہ اس کے ظہور کے لمحے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے مستقبل کے تاریک ترین دوروں میں، اس ناقابل معافی فعل کا تماشہ ابھرا، جس نے اس کے وجود پر ایک لمبا اور خوفناک سایہ ڈالا۔

نازک ایمان کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھاتے ہوئے نورالعین اپنے لہجے میں عجیب ہلکا پھلکا لے کر واپس آئی، "یہ غبارے سے بھی زیادہ ہلکی ہے" آمنہ، ایک ایسی بدتمیزی سے متاثر ہوئی جس کی کوئی حد نہیں، ایمان کی سمت میں ایک زہریلی لعنت بھیجی اور اس کے چہرے کو نفرت کے نقاب میں گھما دیا۔ اس نے گھبرا کر کہا، "اگر وہ اپنے انجام کو پہنچتی تو شاید میری زندگی آخر کار اس کی موجودگی کے طوق سے آزاد ہو جاتی۔ مجھے ایک بار پھر سکون اور سکون مل جاتا۔" پھر بھی، اچانک محور میں، اس نے حسابی تیزی کے ساتھ مزید کہا، "لیکن اس کا انتقال اس کے والد باپ کے گھر میں ہو تو مجھے سکون ملے گا بس میرے گھر میں نہ مر جائے۔" رویے میں

www.novelsclubb.com

تیزی سے تبدیلی کے ساتھ، اس نے نورالعین کو گلے لگالیا، اور شکر گزاری کا اظہار کیا جو اس ناسور پر تھا۔ "شکریہ نورالعین، ہر چیز کے لیے۔" اس کے برعکس نور العین نے ایک خوفناک سکون برقرار رکھا، اس کی مسکراہٹ بظاہر اس بدتمیزی کی گہرائیوں سے اچھوتی تھی جو اسے گھیرے ہوئے تھی۔ ''سب کچھ تمہارے لیے ہے میری جان۔'' اس نے نرمی سے جواب دیا۔ ان مذموم تبادلوں کے اختتام پر، آمنہ نے خود کو کار کے اندرونی حصے میں بسایا، اس کے جذبات اس طوفان کی طرح ہنگامہ خیز تھے جو اس کے اندر برپا تھا۔ گاڑی زندگی کی دھاڑیں مارتی ہوئی گیٹ سے نکلی، ایک بے ہوش ایمان کو پیچھے چھوڑ کر، اس کا وجود توازن میں بے یقینی سے لٹک گیا۔

www.novelsclubb.com

---

کچھ وقت گزرنے کے بعد جو کہ لامتناہی لگ رہا تھا، امنہ آخر کار اپنے پرتعیش گھر میں داخل ہو گئی، اس کے بازو ایمان کی بے جان شکل کو پکڑے ہوئے تھے۔ نوجوان لڑکی لنگڑی پڑی تھی، جو اس کی سابقہ ذات کا محض ایک خول تھا، الجھنوں اور تکلیفوں

کے جال میں پھنسا ہوا تھا۔اس عظیم الشان اور شاندار گھر میں، وہ آمنہ کے ذریعے ترتیب دیے گئے ظلم کے کھیل میں ایک پیادہ تھی۔آمنہ کی آواز، حقارت سے ٹپکتی، دالانوں میں گونجی جب اس نے اپنی نوکرانی کو پکارا، "نوراں!!اے نوراں ادھر مرو جلدی آؤ"، عجلت کے ساتھ، نوراں وفادار نوکرانی، اپنی مالکن کی طرف لپکی، اور آتے ہی اس کے لباس کو احتیاط سے ہموار کر رہی تھی۔اس کا جواب تیز اور احترام سے تھا، "ہاں، مالکن۔"آمنہ نے ٹھنڈی لاتعلقی کے ساتھ ایمان کو نوران کے منتظر بازوؤں میں ڈال دیا۔نوکرانی نے بے ہوش لڑکی کو احتیاط سے پکڑا اس کی آنکھیں اس طرح کے ظلم کے سامنے ہمدردی کا اشارہ دے رہی تھیں۔آمنہ کی آواز اب پہلے سے زیادہ ٹھنڈی ہو چکی تھی، حکم دیا، "اسے کمرے میں لے چلو اور اس بدبخت مخلوق کو میری نظروں سے بچالو۔"اس بھیانک اور ٹھنڈک والی جھانکی میں، آمنہ کی بدتمیزی مرکزی حیثیت رکھتی ہے، جب کہ اس کے گھر کی شان و شوکت اور اس کے ارد گرد کی خوشحالی سامنے آنے والے سانحے کا ایک مکمل پس منظر کا کام کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

دولت اور عیش و عشرت جو اس گھر کو لپیٹے ہوئے ہے وہ ظلم کی اندھیری گہرائیوں کے بالکل برعکس ہے جو اس کی دیواروں کے اندر رہتی ہے، ایک ایسی دنیا کی تصویر کشی کرتی ہے جہاں دولت کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وہ انتہائی گھناؤنی حرکتوں کو انجام دے سکے۔

نوراں، ایمان کی بے جان شکل کا وزن اٹھاتے ہوئے اسے ایک کمرے میں لے آئی، حالانکہ "کمرہ" کسی زمانے کے شاندار گھر کے اس اجڑے ہوئے کونے کے لیے ایک فراخدلانہ اصطلاح ہو گی جہاں ایمان کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کا اپنا گھر ہو یا ماں کا گھر، ایمان کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ ان کے نزدیک وہ بیٹی نہیں بلکہ ایک بے جان ہستی تھی۔ کمرہ بذات خود سائے میں لپٹا بہتر دنوں کی ویران یادگار دکھائی دیتا تھا۔ مدھم روشنی نے ایک خستہ حال منظر کو ظاہر کیا—ایک موسمی گدا، جو برسوں کی نظر اندازی سے تھکا ہوا تھا، کمرے کی واحد فرنشننگ کے طور پر پڑا تھا۔ لکڑی کی ایک خستہ حال الماری، جو اس کے بنیادی اور ٹوٹے ہوئے عرصے سے گزر چکی تھی، ان دیواروں کے اندر آشکار ہونے والے مصائب کے لیے ایک خاموش سنٹینل کے طور پر کھڑی تھی۔ ارد گرد کے ماحول سے بالکل متصادم نرمی کے ساتھ، نوران نے ایمان کو پہنے ہوئے گدے پر آہستگی سے لٹا دیا۔ بولتے ہوئے اس کی آواز دکھ سے کانپ گئی، "میں سمجھ نہیں سکتی کہ وہ اپنی ہی بیٹی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہی ہے۔ کس کا دل اس قدر سخت ہو سکتا ہے۔۔ کہ اپنی ہی بچی کے ساتھ ایسا کر دے، اس بچی کے لیے نفرت کیا ہو سکتی ہے؟ ایک ماں، کہتے ہیں، اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے." نوراں کی نگاہیں آسمان کی طرف مڑی، جیسے تسلی اور خدائی مداخلت کی تلاش میں ہوں۔ اس نے دلی دعا میں اپنی آواز بلند کی، ایمان کی سلامتی اور انصاف کی التجا کے ساتھ آسمانوں کو مخاطب کیا۔ اس کے الفاظ میں استغفیٰ کا وزن تھا، اس بے بسی کو تسلیم کرتے ہوئے جس نے انہیں گھیر لیا۔ "اے اللہ اس معصوم جان کو سکون عطا

www.novelsclubb.com

فرما،اوراس کے نام پر انصاف ہو، ہم عاجزاور غریب ہیں، ہمارے ہاتھ پاکستان کے قوانین کے پیچیدہ جال میں بندھے ہوئے کوئی نہیں سنتا یہ وہ ادارے ہیں جو۔ غریبوں کو تو۔اپنی ہیں،اس سرزمین میں مظلوموں کی فریاد کون سنتا ہے، میرے مالک جکڑ میں لے لیتے ہیں مگر۔امیر اس۔ گرفت کو۔ کسی درندے کی طرح توڑ کر۔آزاد ہو جاتے ہیں"اس دل دہلا دینے والے منظر میں، کمرہ خود غفلت اور مایوسی کی علامت بن جاتا ہے،

جیسے ہی آمنہ کمرے میں داخل ہوئی،ایمان کے کوارٹرز کی تاریکی کے بالکل برعکس نے اس کا استقبال کیا۔ یہاں، ماحول چمک سے نہا ہوا تھا،اس منظر پر ایک سخت روشنی ڈال رہا تھا جو اندر موجود تھا۔ کمرے کے بیچوں بیچ آصف ایک بیڈ پر لیٹ گیا،اطمینان کی ہوا اس کے رویے پر پھیلی ہوئی تھی۔اس کی بیٹیاں دونوں طرف آرام کر رہی تھیں،ان کی نیند اس افراتفری سے بے خوف تھی جو پہلے پھیلی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ ایک جان بچانے کے بعد اس کی اپنی اولاد پر سکون نازل ہوا ہے۔ جیسے ہی آصف نے آمنہ سے استفسار کیا تو خود اطمینانی کے احساس نے اس کی باتوں کو رنگ دیا۔"کیا تم نے کام مکمل کر لیا ہے؟"اس نے پوچھا، ایک ظالمانہ فتح اس کی آنکھوں میں چمک رہی تھی۔ تھکی ہاری آمنہ نے ایک لمبی آہ بھری جب اس نے اپنا بیگ قریبی صوفے پر پھینکا، پھر خود کو بستر کے ایک طرف دھکیلا اور لیٹی اپنی بیٹی کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے،اس نے آصف کے

سوال کا جواب دیا، "ہاں، میں نے عمل کیا ہے۔" اس کی آواز میں ایک خفیہ اذیت اور اس کی زندگی سے مختلف زندگی کی آرزو تھی جسے اس نے چنا تھا۔ آمنہ کی درخواست کے بعد، ایک سرد دستک کے ساتھ، "ارم کو بھی بیچ میں کر دو" بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، آصف نے ارم کو بیچ میں رکھتے ہوئے اپنی بیٹیوں کی پوزیشن ایڈجسٹ کی۔ اس کی سوالیہ نظریں آمنہ کی طرف ٹک گئیں اور اسے وہ جوابات فراہم کرنے کا اشارہ کیا جس کی وہ طلب تھی۔ اس کی آواز، تلخی اور ندامت سے بھری ہوئی، اس کا نشان پایا جب اس نے جواب دیا، "درحقیقت، میں نے ہر وہ کام پورا کر دیا ہے جو تم نے مجھ سے کہا تھا" اس کی سانسیں گہری اور بھاری ہو رہی تھیں، اس کا دل اپنے اعمال کے بوجھ تلے دکھ رہا تھا۔ وہ بڑبڑائی، تقریباً اپنے آپ سے، "کاش میں نے بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کیا ہوتا، تو آج شاید ہمیں سکون کا پتہ چل جاتا۔ لیکن میری ساس..." اس کے دانت غصے سے چبھ رہے تھے، اس کی آنکھیں دھوکہ دے رہی تھیں۔ ایک گہری ناراضگی.

www.novelsclubb.com

صبح کے چار بجے، ویران کمرے سے نکلنے والی غمگیں سمفنی کے ساتھ ہوا بھاری تھی جہاں ایمان کو خاموشی سے دکھ سہنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ ایک نوحہ تھا، غم اور اذیت کا ایک ماتمی گانا تھا جو اندھیرے میں گونج رہا تھا۔ اس تباہ شدہ جگہ کے اندر، ایمان کی دنیا ایک درد میں سمٹ کر رہ گئی تھی، اس کا جسم عذاب میں ڈوبا ہوا تھا۔ مصائب کے اس سحر کے درمیان، اس کی آواز کانپ گئی، بمشکل سنائی دے رہی تھی جب اس نے پکارا، "ماں،" یہ الفاظ اس اذیت ناک درد سے دب گئے اور دب گئے جو کفن

کی طرح اس سے چمٹے ہوئے تھے۔اس کا جسم،اذیت سے بھرا ہوا،کمزور اور کمزور ہو گیا تھا،اس کی تکلیف کا بوجھ اس کی روح پر پڑ رہا تھا۔مایوسی نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا،پھر بھی اس کے ہونٹوں سے گرنے والے الفاظ اس کی مصیبت کے ظالمانہ ہاتھوں سے بہہ کر باطل میں منتشر ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ایمان کی حرکت دھیمی اور اذیت ناک تھی،اس کا چہرہ عذاب سے بھرا ہوا تھا اور آنسوؤں کی پگڈنڈیوں سے دراز تھا جو اس کی اذیت کی گواہی دے رہے تھے۔اس نے جو درد سہا وہ اس کے چہرے کی ہر سطر پر نقش تھا۔اس کا جسم،جو کبھی مضبوط اور متحرک تھا،اب اذیت کی ظالمانہ قوتوں سے کانپ رہا تھا۔ جیسے ہی اس نے اپنی کمزور ترقی جاری رکھی،اس کی طاقت نے اسے دھوکہ دیا،اور وہ ایک بار پھر ناقابل معافی زمین پر گر گئی۔ مایوسی سے بھری اس کی آواز نے ایک بار پھر خاموشی کو چھید کر کہا،"اس دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے۔"اپنے عذاب کے بعد ایمان گہری بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھی۔اس کا جسم،جو اب طاقت سے عاری تھا،اذیت کی ان انتھک لہروں کے سامنے جھک گیا تھا جس نے اسے مارا تھا۔جب وہ وہاں لیٹی تھی،مدھم روشنی والے کمرے میں ایک نازک اور تنہا شخصیت،اس کے چہرے نے اس کی پریشانی کی باقیات کو دھوکہ دیا۔اس کی بند آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے،اس کے پیلے ہوئے گالوں کے ساتھ اپنا راستہ تلاش کرتے ہوئے،اس کے دکھ کے پس منظر میں نازک ہیروں کی طرح چمک رہے تھے۔ہر آنسو اس کے دکھ کا بوجھ اٹھاتا دکھائی دے رہا تھا،اس کے درد کی گہرائیوں کا ثبوت۔وہ خاموشی میں گر گئے،اس تنہائی میں جذب ہو گئے جس نے

www.novelsclubb.com

اسے گھیر لیا۔اپنی بیہوش اور کمزور حالت میں،ایمان مکمل طور پر اکیلی تھی،ایک تنہا روح سائے میں اپنی اذیت سے دوچار تھی۔ کمرے نے کوئی تسلی نہیں دی تھی،اس مایوسی سے کوئی مہلت نہیں تھی جس نے اسے کھالیا تھا۔یہ ایک سخت اور ناقابل معافی خاموشی تھی جو اس کے دکھ کی گواہی دیتی تھی،ایک خاموشی صرف کبھی کبھار،لرزتی ہوئی سسکیوں سے ٹوٹی تھی جو اس کے بے ہوش ہونٹوں سے نکل جاتی تھی۔۔

کمرے کی خاموشی کے درمیان ایمان کے ہونٹوں سے ایک کراہتی اور سوگوار آواز نکلی۔بیہوش اور نازک،اس کی آواز نے اس کے درد کا بوجھ اٹھا رکھا تھا جب وہ کراہ رہی تھی،ایسی آواز جو اس کی بے ہوشی کی حالت سے نکل رہی تھی۔یہ اذیت کی آواز تھی،اس عذاب کی ایک دردناک یاددہانی جس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔اس کے آنسو،انتھک اور غم سے لدے،اس کی بند آنکھوں سے بہہ رہے تھے،جو اس کے راکھ کے گالوں پر نمکین پگڈنڈیوں کا پتہ لگا رہے تھے۔ہر آنسو کے ساتھ،راحت کی ایک خاموش فریاد تھی،اس بے رحم اذیت سے رحم کی التجا جس نے اسے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

اپنے ماضی کے نازک دور میں،ایمان کو ایسی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا جنہوں نے شاید دوسروں کو توڑ دیا ہو،لیکن وہ باقیوں کی طرح نہیں تھی۔اس نے اپنی کمزوریوں اور تکلیفوں کے سامنے جھکنے کے بجائے انہیں طاقت کے سرچشمے کے طور پر استعمال کیا۔ہر رکاوٹ،ہر دکھ اس نے برداشت کیا جہاں اس نے اپنے عزم کو ہموار کیا۔ایمان اپنے زخموں سے پیدا ہونے والی طاقت

www.novelsclubb.com

کے ساتھ مایوسی کی گہرائیوں سے نکلی۔اس نے خود کو ایک شکار کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ ایک زندہ بچ جانے والے،ایک جنگجو کے طور پر دیکھا جس نے طوفان کا مقابلہ کیا اور اس کے لیے مضبوط طور پر ابھرا۔بہت کمزوریاں اور درد جو کبھی اسے کھا جانے کا خطرہ تھا اب اس کے عزم کو ہوا دے رہا ہے۔اس نے اپنی کمزوری کو ڈھال کے طور پر اور اپنے درد کو ہتھیار کے طور پر سنبھالنا سیکھا۔جن لوگوں نے اس پر ظلم کیا تھا وہ اسے تبدیل شدہ پائیں گے،اب کوئی آسان ہدف نہیں بلکہ ایک زبردست قوت کا حساب کتاب کرنا ہے۔اس کا ماضی،جو کبھی اذیت کا ذریعہ تھا،وہ بنیاد بن چکا تھا جس پر اس نے اپنے ناقابل تسخیر جذبے کو استوار کیا تھا۔جیسے ہی وہ آگے بڑھی،ایمان نے اپنے ماضی کا وزن اپنی لچک کی یاد دہانی کے طور پر اٹھایا۔وہ اپنے دکھوں سے بالاتر تھی،اور اس کا سفر مظلومیت کا نہیں تھا بلکہ بااختیار بنانے کا تھا۔ہر قدم کے ساتھ،وہ مزید طاقتور ہوتی گئی،اس کا عزم غیر متزلزل،اور اس کا دل ان تمام لوگوں کے لیے طاقت کا مینار بنتا گیا جنہوں نے مشکلات کا سامنا کیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندھیرے اور ہولناک آزمائش کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا،اور ایمان آہستہ آہستہ لیکن ثابت قدمی سے بحالی کی راہ پر گامزن تھی۔اس کے قدم اب زیادہ پراعتماد تھے،اور وہ اس اپاہج درد کے بغیر چل سکتی تھی جس نے اسے کبھی بیڑیاں ڈالی تھیں۔اس کے باوجود،آزمائش نے اس پر ایک ٹول لے لیا تھا،اسے بظاہر کمزور کر دیا تھا۔اس کا چھوٹا سا چہرہ اور بھی چھوٹا لگ رہا تھا،جو ایک نازک چوزے کی یاد دلاتا تھا۔اس کی جلد کا پیلا پن ان لڑائیوں کی گواہی دے رہا تھا جو اس نے اپنے جسم کے اندر لڑی تھیں۔

اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے چھائے ہوئے تھے، جو اس نے بے خوابی کی راتوں کو برداشت کیا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے اس پر افسردگی کا طوفان چھایا ہوا تھا، لیکن کسی نہ کسی طرح اسے برداشت کرنے کی طاقت مل گئی، چاہے وہ اپنی لچک سے ہو یا اللہ کے فضل سے۔ گھر کی راہداریوں سے گزرتے ہوئے اس کی نظر آمنہ اور آصف کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی۔ یہ ایک کمرہ تھا جس نے اس کی بہت سی تکلیفوں کا مشاہدہ کیا تھا، ایک کمرہ جس میں تاریک راز اور ظلم کی بازگشت تھی۔ وہ ایک لمحے کے لیے رکی، دہلیز پر ایک خاموش تماشہ، ان بے شمار جذبات پر غور کر رہی تھی جو اس کے اندر چھلک رہے تھے۔

ان کے عالی شان کمرے کے پر تعیش ماحول میں، امنہ، ایک عورت، جس کا دل پتھر سے پردہ تھا، ایک عظیم الشان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھی تھی، اس کی نگاہیں آرائشی آئینے میں اپنے ہی عکس پر جمی تھیں۔ اندھیرے میں اس کا ساتھی آصف اس کے پیچھے لپکا، ایک مہنگا ہیروں کا ہار اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نرمی کے ساتھ جو تقریباً ٹیڑھی تھی، آصف نے نہایت نازکی سے اسراف زیورات کو آمنہ کے گلے میں باندھ دیا، اس کے الفاظ مڑے ہوئے پیار سے ٹپک رہے تھے۔ "میں آپ کے لیے اتنا بڑا تحفہ لایا ہوں،" اس نے سرگوشی کی، "اب تم میرے لیے کیا کرو گی؟" آمنہ کے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے دکھ بھرے دکھ سے جواب دیا، "اتنا۔ کچھ تو کیا ہے اگر میں نہ ہوتی تو تم ایمان کا کیا بگاڑ لیتے؟

میں نے اسے سب سے پوشیدہ رکھا، حتیٰ کہ وہ اپنے اندر پروان چڑھنے والی زندگی سے غافل تھی، پھر بھی، اسکو۔ تو یہ بھی نہیں پتا اس رات ہم نے اسکا۔ بچہ مروادیا تھا جو اسکے پیٹ میں تھا اور کیا چاہیئے تمہیں" اس کی نظریں آصف سے ملیں، ان کے درمیان ایک بے ساختہ سمجھ بوجھ تھی۔ ایمان، اس سرد مبادلہ کی ایک بے خبر گواہ، خاموش اور نادیدہ کھڑی تھی، اس کا دل ان تاریک رازوں کے انکشاف سے بھاری تھا جو اس کے وجود کو گھیرے ہوئے تھے۔

چونکا دینے والے انکشاف کا بوجھ اس کے سینے پر دباتے ہی ایمان کا دل دھڑک گیا۔ "میں ماں کیسے بنی؟ میں کیسے ماں بن سکتی ہوں؟" اس کی آواز الجھن سے کانپ رہی تھی، اور اس کے ارد گرد کی دنیا ناقابل فہم افراتفری میں دھندلا رہی تھی۔ اس کے گلے میں دھڑکتی ہوئی گانٹھ دھیرے دھیرے تھم گئی، جس سے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی ایک جھڑپ پھیل گئی۔ آصف نے گھمبیر احساس کے ساتھ آمنہ کی پریشانی پر قہقہہ لگایا۔ "تم اپنی بیٹی سے حسد کرنے لگی ہو کہ وہ تمہاری ہالف سوکن بن گئی ہے،" اس نے اپنے ہی ظلم پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ آمنہ، اس کا دل چھٹکارے سے باہر سخت، اپنی نشست سے اٹھی، اس کا غصہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح بھڑک رہا تھا۔ "خدا کے لیے، میں اسے جلادوں گی،" اس نے زہریلے ارادے سے اعلان کیا۔ پھر، ایمان کی طرف ایک خوفناک چمک کے ساتھ، اس نے مزید کہا، "اور وہ میری بیٹی نہیں ہے۔" آمنہ کے چہرے پر ایک گہری

تلخی چھا گئی جب اس نے الفاظ کاٹ دیے، اس کی آواز حقارت سے بھر گئی۔ "وہ جتوئی کی بیٹی ہے، میں نے اسے کبھی اپنا نہیں سمجھا۔ یہاں تک کہ اسے نوکرانی نے اپنا دودھ پلایا، ہے تو وہ میری بیٹی کیسے ہو سکتی ہے؟" اس کے الفاظ میں بدتمیزی ہوا میں معلق تھی، جو اس کے ظلم کی گہرائیوں کا ٹھنڈا ثبوت ہے۔

دروازہ یکدم کھلا، اور کمرے کے تناؤ کو ایک آواز نے چھید کر دیا۔ آمنہ اور آصف دونوں مڑ گئے، ان کے تاثرات صدمے اور گھبراہٹ سے بھر گئے۔ ایمان، اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے زخمی دل کے ساتھ اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب ایمان کو اپنی آواز ملی، وہ اس عذاب کا مقابلہ کرنے کے لیے پر عزم تھی جس نے اسے گھیر رکھا تھا۔ "اتنی زیادتی،" اس نے شروع کیا، اس کی آواز درد سے کانپ رہی تھی۔ "پہلے، آپ کے شوہر نے میرے ساتھ درندے کی طرح برتاؤ کیا، اور اب..." وہ ناانصافی کو سمجھنے سے قاصر، مختصر طور پر آنکھیں بند کر کے پیچھے ہٹ گئی۔ "بچے کا کیا قصور تھا؟" اس کے الفاظ ہوا میں معلق تھے، رحم کی درخواست۔ "میں کسی کو کچھ نہ بتاتی مگر اس بچے کا کیا قصور تھا اس کو آپ اپنا بچہ سمجھ کر بھی تو پال سکتی تھیں۔" اس نے اپنی آواز میں اداسی کے ساتھ التجا کی۔ آصف کی آنکھیں نفرت سے چمک رہی تھیں، ان سب سے منہ پھیرتے ہی اس کی نفرت واضح تھی۔ آمنہ نے اپنی مایوسی کو واضح کرتے ہوئے ایمان سے سوال کیا، "تم اسے کہاں رکھتی؟

تمہارا اپنا کوئی ٹھکانا نہیں بنجاروں کی طرح جی رہی ہو تمہارا اپنا کوئی گھر نہیں ہے، تم کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہو۔"ایمان نے آمنہ کی طرف دیکھا،اس کے تاثرات دکھ اور شک کے بڑھتے ہوئے احساس سے بھرے ہوئے تھے۔"کیا میں واقعی آپ کی بیٹی ہوں؟"اس نے سوال کیا،اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

وہ لرزتی زبان سے بولی"آپ میری گناہ گار تو۔ تھیں مگر اب آپ ایک خونی بھی ہیں"۔

آمنہ ایمان کے قریب پہنچی اور اس کے ساتھ آنکھیں بند کیں جب اس نے ٹھنڈی حقیقت کا انکشاف کرنا شروع کیا۔"ہاں،" اس نے سرد اور بے حس لہجے میں اعتراف کیا،"میں نے ایک ایسے بچے کو اس دنیا سے ہٹا دیا جو ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں نے یہ ضرورت سے کیا کیونکہ اگر میں ایسا نہ کرتی تو یہ ہمارے خلاف استعمال ہوتا،ایک ہتھیار۔جو ہمیں تباہ کر سکتا تھا تم اور تمہارا باپ اس کو۔ ہمارے خلاف استعمال کر سکتے تھے۔۔۔ہاں۔ میں نے تمہیں پیدا کیا، لیکن میں نے کبھی اپنے آپ کو تمہاری ماں نہیں سمجھا۔ رشتے جذبات سے بنتے ہیں،اور میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جذبہ نہیں ہے۔ میں تمہیں اس لیے ناپسند کرتی ہوں کہ تم مجھے اپنے باپ کی یاد دلاتی ہو۔"اپنی ماں کی نفرت کا بوجھ اٹھاتے ہوئے ایمان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

آمنہ نے اپنا دلخراش اعتراف جاری رکھا اور اپنے ماضی کی گہرائیوں میں کھوج لگا لیا۔"میرے والدین نے آصف سے محبت کے

باوجود مجھے جتوئی کے ساتھ شادی پر مجبور کیا، تمہارا باپ،"اس نے تلخی سے نام تھوک دیا،"وہ ایک رات نشے میں گھر آیا اور قابو کھو دیا۔ میں اس کا پیچھا کرنا چاہتی تھی کہ ،واپس لڑوں، لیکن میں کمزور تھی"آمنہ کے چہرے پر نفرت کی ایک جھلک پھیل گئی جب اس نے یہ الفاظ کاٹ دیئے،"اس بدبخت نے خود کو مجھ پر اور تم پر مجبور کیا،"اس نے حقارت سے سر ہلاتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا۔

آمنہ بے نیازی سے بولی،اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے بولی،"کیا تم جانتی ہو تمہارے باپ نے میرے ساتھ کیا کیا؟"اس کی نظریں آصف کی طرف چلی گئیں،اس کی آواز میں عجیب جذبات کی آمیزش تھی۔"میں نے کبھی تمہاری پرورش نہیں کی اور نہ ہی میں نے تمہیں دودھ پلایا یہ تمہاری دادی تھیں جنہوں نے تمہارا خیال رکھا لیکن تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ وہ اس وقت چلی گئیں جب تم صرف دو سال کی تھی۔ تم سے جان چھڑانا چاہتی تھی،وہ مر گئی تھی۔۔میں تمہیں اس دنیا میں کبھی نہیں لانا چاہتی تھی لیکن تمہاری دادی نے تمہیں بچایا تھا۔"آمنہ کی آواز اداسی سے کانپ گئی جب اس نے بات جاری رکھی،"تم مجبوری کی پیداوار ہو۔۔ہ،میرے والدین اور جتوئی کے والد،انہوں نے ہماری مرضی کے خلاف ہمیں زبردستی اس شادی پر مجبور کیا،تو تم انکو الزام دو*"""اس نے اپنے ہونٹوں کو جوڑ کر ایمان کو حقارت سے دیکھا،"اب اپنا

سامان باندھو اور یہ جگہ چھوڑ دو۔ ہم نے کافی عرصے سے تمہارا خیال رکھا ہے۔" ایمان اپنے دکھ پر قابو نہ رکھ سکی اور اس نے سوال کیا، "اتنی نفرت کیوں؟" آمنہ سخت مسکرائی، اس کا جبڑا چپک گیا، اور اس نے جواب دیا، "تمہاری وجہ سے اس آدمی نے، تمہارے باپ نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے قید کر کے رکھا۔"

ایمان، اپنے ماضی اور اپنے خیالات کے اندھیروں سے بوجھل، ایمان کے مصائب کی خوفناک یادوں سے پناہ مانگتے ہوئے، جلدی سے اپنے گھر کی قید سے نکل گئی۔ اس کے بھیس نے اس کی شناخت چھپا رکھی تھی، جس میں لمبے، گھوبگھرالی سیاہ اور جامنی بال اس کی پیٹھ سے نیچے آ رہے تھے، اور مؤثر طریقے سے اس کی اصلیت کو چھپا رہے تھے۔ جیسے ہی وہ اپنی تکلیف دہ تاریخ سے مزید دور چلی گئی، اس کے لباس نے ہر اس شخص کی آنکھ پکڑ لی جو اس کے راستے پر نظر ڈالتا تھا۔ اس کا ٹشو فراک، انتہائی خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا تھا، اس کے اوپری حصے میں ایک نازک جال کی تفصیل تھی، جس نے اس کی ظاہری شکل میں خوبصورتی کا اضافہ کیا۔ ہلکے پھلکے اور بہتے تانے بانے سے تیار کیا گیا، فراک اس کی شخصیت کے گرد خوبصورتی سے لپٹا ہوا تھا۔ فراک کی بھرپور سیاہ رنگت نے ایمان کو نفاست کی چمک عطا کی، اس کی پراسرار رغبت کو بڑھاوا دیا۔ جوڑ کو مکمل کرنے کے

لیے،ایک وضع دار سیاہ ربن بیلٹ نے اس کی کمر کو گھیر لیا، جس سے نہ صرف ایک عصری مزاج کا اضافہ ہوا بلکہ اس کے سلوٹ کو مزید متعین شکل میں بھی بنایا گیا۔ہر قدم کے ساتھ،ایمان نامعلوم کی طرف آگے بڑھی،اس کا دل ماضی سے بوجھل تھا اور اس کی روح ایسی دنیا میں سکون کی تلاش میں تھی جو دور اور ناواقف محسوس ہوتی تھی۔

ایمان نے فٹ پاتھ پر اپنا سفر جاری رکھا،اس کے کالے اونچی ایڑی والے جوتے فٹ پاتھ پر کلک کر رہے تھے۔اس نے جو ٹشو فیبرک فراک پہنا تھا وہ سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا اور راہگیروں کی نظروں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔جب وہ دائیں جانب ایک وسیع و عریض گھر کے پاس سے گزری جو سندس کا۔گھر تھا مولانا۔ سرور کا تو انکے گھر کے باہر کھڑے لوگوں نے اپنا سر موڑ لیا،ان کی نظریں لمحہ بہ لمحہ اس کی دلچسپ موجودگی پر ٹکی ہوئی تھیں۔تاہم،ایمان نے ان پر بہت کم توجہ دی، کیونکہ اس کے پاس اپنے راز تھے اور اس کو پورا کرنے کا ایک مشن تھا۔اس کے آس پاس کی دنیا تجسس سے گونج رہی تھی، لیکن وہ مرکوز رہی، عزم اور مقصد کے ساتھ چلتی رہی،ہر قدم اسے اس کے دردناک ماضی سے اور ایک غیر یقینی لیکن پرامید مستقبل کی طرف لے جا رہا تھا۔

اسی درخت کے نیچے جس نے اسے ایک پراسرار پتی عطا کی تھی، ایمان نے خود کو ایک بار پھر پایا۔ اوپر کی شاخوں سے پتے آہستہ سے گر رہے تھے، اور اس کے لمبے، سیاہ جامنی اور گھنگریالے بال ہوا میں ایسے رقص کر رہے تھے جیسے اس کے نئے عزم کا جشن منا رہے ہوں۔ اس کی نظریں سڑک کے پار نائٹ کلب کی طرف جاتی تھیں، جہاں اسے پناہ اور تربیت فراہم کی گئی تھی۔ پھر بھی، اس وقت، اس کے لیے اس کی ایک الگ اہمیت تھی۔ اس کے دل میں، اس نے اس سے بات کی، اس کی آواز عزم اور یقین سے بھری ہوئی تھی۔ "تم، نائٹ کلب، میری پناہ گاہ اور میری تربیت گاہ تھے، لیکن آج، میں تم سے الگ کھڑی ہوں، خود غرضی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس لیے کہ میں نے ایک ایسا راستہ تلاش کیا ہے جو میرے اصولوں کے مطابق ہو۔ کامیابی تب ہی میری ہو گی جب میں اس پر عمل کروں گا۔ صحیح راستہ۔۔۔" ایمان کے الفاظ میں اس کے تجربات کا وزن تھا، اور اوپر کا سورج اس پر نظر رکھتا تھا جب وہ اس نئے سفر پر آگے بڑھ رہی تھی، اپنے ماضی کے سائے کو پیچھے چھوڑ کر اور اپنے مستقبل کی روشنی کو گلے لگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے خیالوں میں گم، ایمان کو اچانک ایک آواز نے حقیقت میں واپس لایا جو اس کے غور و فکر سے چھید گئی۔ وہ اپنے بائیں طرف مڑ کر قمیض میں ملبوس ایک نوجوان کو تلاش کر رہی تھی، جس کے ساتھ ایک لڑکی تھی، جو سبھی دیہی پس منظر سے لگ رہے

تھے۔ایمان نے ان کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہوئے سر ہلایا۔نوجوان لڑکی نے دریافت کیا کہ مولانا سرور کا گھر کہاں ہے؟

ایمان، لمحہ بھر کے لیے انجان نام سے پریشان ہو کر اپنی پیشانی کو جھکا گئی۔وہ خاموشی سے حیران ہو کر بولی، "مولانا سرور؟ وہ کون ہے؟" پھر، اس نے کلک کیا، اور اسے یاد آیا، "آہ، سندس کے والد۔" اس نے ہاتھ کی ہلکی سی لہر سے سمت کا اشارہ کرتے ہوئے نظریں دور جگہ کی طرف موڑ دیں۔وہیں گھر کے باہر لوگوں کا مجمع کھڑا تھا، وہ جگہ جہاں سے ایمان پہلے چلی جا رہی تھی۔

"آپ جن لوگوں کو آگے دیکھتے ہیں، اس گھر کے سامنے، وہ مولانا سرور کا گھر ہے،" اس نے وضاحت کی، اس کی آواز میں مدد کا احساس اور تجسس کا لمس تھا۔

نوجوان لڑکی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک گرم مسکراہٹ واپس کی۔وہ دور جانے لگے تو ایمان کی آواز کے جواب میں وہ رک گئے۔جب ایمان نے آواز دی، "سنئیے" تو لڑکی نے سوالیہ نظروں سے مڑ کر جواب دیا، "جی؟" ایمان نے ان کے مقصد کے بارے میں متجسس ہو کر پوچھا، "آپ سب ان کے گھر جا رہے ہیں، کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے؟" لڑکی نے اپنا دوستانہ رویہ برقرار رکھا اور سمجھایا، "سب ٹھیک ہے، درحقیقت مولانا سرور ایک قابل احترام روحانی پیشوا ہیں، وہ ہمارے گاؤں میں

رہتے تھے، لیکن آج شہر کے ایک گھر میں انکا آستانہ بنا ہے وہ ادھر دم ڈالا کریں گے" یہ الفاظ ایمان پر بہتے چلے گئے، اس کے احساس کو کچھ الجھن میں چھوڑ دیا، کیونکہ وہ اپنی موجودہ ذہنی حالت میں اس واقعے کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ نہیں پائی تھی۔

ایمان مدد نہ کر سکی اور مزید پوچھنے لگی، "آپ کی کون سی دعا قبول نہیں ہوئی؟" نوجوان عورت نے غم سے لبریز آنکھیں اٹھائیں اور نرمی سے کہنے سے پہلے اپنے شوہر سے نظریں چرائیں، "سچ تو یہ ہے کہ ہم اولاد پیدا نہیں کر سکے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں کسی نے مولوی سرور کا ذکر کیا، اور اگرچہ میرے شوہر کو شروع میں شک ہوا، آخر کار اس نے میری خاطر جانے کا فیصلہ کیا، مولوی صاحب نے شروع میں دس لاکھ کا مطالبہ کیا جس سے ہم مایوس ہو گئے، ہم نے سوچا کہ شاید یہ کوئی فراڈ ہے، پیسے مانگ رہا ہے، لیکن پھر ایک گاڑی ہمارے گھر کے قریب سے گزری اور مولوی صاحب کے بارے میں دریافت کیا۔ پوچھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ مولوی صاحب کی دعاؤں کی بدولت انہیں بچہ نصیب ہوا ہے، اس نے ہمیں امید کی کرن دی ہے میں نے اپنا زیور بیچ دیا اور میرے شوہر نے گائیں۔ اب ہم یہاں ہیں۔" اس کی آنکھوں میں امید کی چمک تھی۔

ایمان گرمجوشی سے مسکرائی اور خلوص سے بولی۔ اس نے سوچا کہ کیا یہ خیالات اس کے دماغ اور دل میں قدرتی طور پر آئے ہیں یا کسی روحانی قوت نے اس کی رہنمائی کی ہے۔ لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی اس نے عاجزی سے کہا، "میں کوئی دیندار

مسلمان نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے اسلام کا وسیع علم ہے۔"لڑکی نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا، پھر ایمان کی طرف متوجہ ہوئی"لیکن اللہ کے علاوہ کسی سے مانگنا غلط نہیں ہے؟؟،"ایمان نے آگے کہا۔"اللہ پیسوں کا مطالبہ نہیں کرتا،اور نہ ہی وہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ آپ اس تک پہنچنے کے لیے سینکڑوں کلو میٹر کا سفر طے کریں۔وہ ہمیں صرف یہ کہتا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اسے پکاریں،اور اگر ہم اس کے حکم پر عمل کریں گے تو وہ ہماری دعاؤں کا جواب دے گا۔"

ایمان نے اسکے شانے پر ھاتھ رکھا اور قرآن کی آیت پڑھی"

یہ قرآن کی آیت ہے۔۔

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو

۔سورہ البقرہ(۱۵۲)

www.novelsclubb.com

••••

پھر سورہ البقرہ کی اسے آگے کی آیت پڑھی(۱۵۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

جیسے ہی ایمان وہاں کھڑی تھی، الٰہی علم کے احساس نے اسے گھیر لیا، اسلام کی گہری تفہیم جو کسی نامعلوم ذریعہ سے بہہ رہی تھی۔ وہ حکمت کی گہرائی پر حیرت زدہ تھی جو اس کے اندر ابھر رہی تھی، عقیدے کے بارے میں اس کے پہلے سے محدود علم پر غور کرتے ہوئے۔ گویا کوئی صوفیانہ قوت اس کے خیالات اور الفاظ کی رہنمائی کر رہی تھی۔ اس کے پیچھے، اگرچہ انسانی آنکھوں سے پوشیدہ تھا، ایک روشن فرشتہ کھڑا تھا، خالص روشنی کی چمک کے ساتھ ایک آسمانی وجود۔ اس فرشتہ کی موجودگی نے ایک پُر سکون، ایتھریئل رونق کا اظہار کیا، جس نے قریبی علاقے میں ایک نرم، دوسری دنیاوی چمک کاسٹ کیا۔ ایمان اور فرشتہ کے ارد گرد سینکڑوں ایسے نورانی مخلوقات تھے، جو ایک آسمانی گروہ کی تشکیل کرتے تھے جو بشر اور الٰہی کے درمیان تعامل کو دیکھتے تھے۔ ان کی موجودگی، اگرچہ انسانی ادراک سے پوشیدہ تھی، لیکن تقدس کا خوفناک مظہر تھا۔ ایمان کے چہرے کے تاثرات اس کے سامنے آنے والے غیر معمولی تجربے کی عکاسی کر رہے تھے۔ اس نے، حیرت اور گہری تعظیم کا امتزاج ظاہر کیا جب اس نے اپنا نیا علم بانٹا۔ اس کے الفاظ ایک ایسی فصاحت اور گہرائی کے ساتھ بہہ رہے تھے جو فرشتے کے نرم اثر سے رہنمائی کرتے ہوئے اس کے پاس پہلے کبھی نہیں تھی۔ فرشتہ بذات خود دیکھنے کے لیے ایک دم توڑ دینے والا نظارہ تھا، اس کی

www.novelsclubb.com

کرسٹل شکل اتنی پاکیزہ اور تابناک تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ الٰہی کے کنارے پر موجود ہے۔اس کی غیر معمولی موجودگی تسلی بخش اور حیرت انگیز تھی،اس لمحے کو تقدس اور روحانی وحی کے غیر معمولی احساس سے متاثر کرتی تھی۔

وہ مزید بول۔ تھی

اطمینان اور پیار سے ''قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ

تمام) بادشاہت خدا ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے سورہ الشعراء﴿۴۹﴾

یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے ﴿۵۰﴾

www.novelsclubb.com

ایمان نے اطمینان سے پلکیں جھپکیں ''اللہ کی رضا میں خوش ہوں مسلمان تو وہ ہی ہے جو اپنی مرضی کے آگے اللہ کی مرضی کو رکھے اللہ سے دعا کریں اللہ آپ دونوں کی ضرور سنے گا۔۔''

لڑکی نے شوہر سے نظروں کا تبادلہ کیا اور ایمان کی باتوں کو نظر انداز "شکریہ"* یہ کہتے دیدنہ شنید وہ چل دیئے

ایمان نے نوجوان جوڑے کو جاتے ہوئے دیکھا، اس کے غیر معمولی حکمت کے الفاظ کے باوجود ان کی امید برقرار ہے۔ وہ مدد نہیں کر سکتی تھی لیکن خدائی مداخلت کی تلاش میں مداخلت کرنے پر خود کو ڈانٹ سکتی تھی۔ "مجھے کیا ہوا ہے؟" وہ اپنی سانسوں کے نیچے بڑبڑائی، اس کا اندرونی یک زبان خود ملامت سے بھرا ہوا تھا۔ "میں نے ان سے کچھ کیوں کہا؟ مجھے کیا تھا جو بھی کرتے میں نے کیوں کچھ بولا اوففف میں نے کچھ بھی کیوں کہا مجھے کیا تھا حد ہے یار اوففف بے عزتی ہو گئی؟"

سوالات اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے، اسے پریشان کر رہے تھے۔ گہری سوچ میں ایمان نے اپنے حالیہ تجربات کے ایک اور پریشان کن پہلو پر غور کیا۔ "اور یہ قرآن کی آیات میرے پاس کیسے آئیں حالانکہ میں نے کبھی قرآن نہیں پڑھا؟" اس کا ہاتھ فطری طور پر اس کی پیشانی تک پہنچا، اور اس نے لمحہ بہ لمحہ اپنی آنکھیں بند کر لیں، جیسے اس کی زندگی میں داخل ہونے والے معمہ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ خود شناسی کے اس لمحے میں، اس نے ایک عزم کیا۔ "میں آج رات ان بزرگ کو سب کچھ بتا دوں گی" اس نے فیصلہ کیا، ایمان کے معاملات میں زیادہ علم اور تجربہ رکھنے والے شخص سے رہنمائی اور سمجھ حاصل کرنے کا عزم کیا۔

ایمان گھر واپس جا رہی تھی اور ابھی اس کے گیٹ پر پہنچی ہی تھی کہ ڈی ایچ اے کی آنٹی اس کی پڑوسن، جسے ڈی ایچ اے کی خالہ کے نام سے ایمان انکو پکارتی تھی ے یعنی صباحت آنٹی، نے اسے آواز دی۔ ایمان اپنی پٹریوں میں رک گئی، اپنے پڑوسی کی آواز کو تسلیم کرنے کے لیے مڑ گئی۔ ڈی ایچ اے کی خالہ: "کیسی ہو ایمان؟"

ایمان (پڑوسی کی طرف منہ کر کے) "میں ٹھیک آپ کیسی ہیں" جب وہ مڑی تو وہ مدد نہیں کر سکی لیکن ایک حیرت انگیز طور پر خوبصورت نوجوان کو اس کے پڑوسی کے پاس کھڑا دیکھا۔ اس کے پاس چھنی ہوئی جڑے کی لکیر تھی، ایک جسم جو یونانی مجسموں سے مشابہت رکھتا تھا، اچھی طرح سے طے شدہ پٹھوں کے ساتھ، اور خوبصورت بھورے بالوں کا تاج تھا جو اس کی بھوری آنکھوں اور لمبی، موٹی پلکوں کو مکمل طور پر پورا کرتا تھا۔ یہ نوجوان معصومانہ طور پر ایک چیکنا سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا، جس نے اس کی شاندار موجودگی پر مزید زور دیا۔ ایمان، تاہم، اپنے رویے اور الگ تھلگ رہنے کے لیے جانی جاتی تھی، اور وہ نئی آمد سے زیادہ متاثر نہیں لگتی تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں کافی تجربہ کیا تھا کہ وہ ظاہری شکل سے بے نیاز رہیں۔ اس کے برعکس، خوبصورت اجنبی کی نگاہیں بلاشبہ ایمان پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی نظریں اس پر جمی رہیں، جیسے وہ اس کی موجودگی سے مسحور ہو گیا ہو۔ ڈی ایچ اے کی خالہ: (تعارف کراتے ہوئے) "ایمان، یہ میرا بھتیجا، بدر ہے۔ بیرون ملک سے آیا ہوا ہے۔" بدر (ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ) "آپ سے مل کر خوشی ہوئی، ایمان۔" ایمان: (اپنے ٹھنڈے مزاج کو

www.novelsclubb.com

برقرار رکھتے ہوئے)"سہی""اس غیر متوقع تصادم نے ایمان کے دن میں ایک دلچسپ پیشرفت کے وعدے کے ساتھ سازش اور سحر انگیزی کی فضا کو جنم دیا۔ کہانی ابھی شروع ہوئی تھی، اور اس پراسرار نوجوان کی موجودگی نے منظر میں راز کا عنصر شامل کر دیا۔

ایمان اپنے پڑوسن سے رخ بدلتے گیٹ کے جانب کیا اور دروازہ کھولنے لگی تو عورت مزاحمت نہیں کر سکی لیکن ایمان کے بالوں پر طنزیہ نظر ڈالی۔ طنز کے اشارے کے ساتھ، اس نے تبصرہ کیا، "تم نے اپنے بالوں کا رنگ دوبارہ تبدیل کر لیا ہے، پیاری، ایسے بالوں کے رنگ کو تبدیل نہیں کرنا چاہئے؛ یہ اچھا عمل نہیں ہے۔" ایمان نے پراعتماد مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "ٹھیک ہے، میرے بالوں کا رنگ بدل سکتا ہے، لیکن کم از کم یہ اتنی بار نہیں بدلتا جتنا آپ کی رائے ہے۔ آپ کی رائے اور آپ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔۔۔" اس نے خود اعتمادی کے احساس کے ساتھ بات کی، تنقید سے بے نیاز۔

خوبصورت نوجوان، بدر، جو ڈی ایچ اے کی خالہ کے پاس کھڑا تھا، ایمان کی تیز عقل پر حیرت سے ایک ابرو اٹھا۔ لی وہ مدد نہیں

کر سکا لیکن اس کے بے خوف رویے سے متجسس ہو گیا۔اس کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ کھیلی۔اس کے ساتھ ہی ایمان نے گیٹ بند کر کے اپنے گھر کے اندر جانے کا فیصلہ کیا۔

ایمان خوش دلی سے اپنے گھر میں واپس چلی گئی،ڈی ایچ اے کی خالہ کو گھبراہٹ میں چھوڑ کر اور تیز جوابی کارروائیوں سے تھوڑا سا گھبرا گئی جب اس نے ایمان کو اپنے گھر کے اندر غائب ہوتے دیکھا،ڈی ایچ اے کی خالہ نے ہلکی سی مایوسی میں سر ہلایا۔اس کے بعد وہ اپنے خوبصورت ساتھی بدر کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا،"ٹھیک ہے،وہ ایسی ہی ہے۔اس کی زبان بہت تیز ہے، لیکن اسے دل پر مت لینا۔ چلو،اندر چلتے ہیں۔" جان پہچان کے ساتھ،بدر ڈی ایچ اے کی خالہ کے پیچھے ایمان کی رہائش کو چھوڑ کر اس کے گھر میں داخل ہوا۔ایمان کے ساتھ ملاقات نے ایک دلچسپ تاثر چھوڑا تھا،اور وہ اپنے اپنے معاملات کو جاری رکھتے ہوئے،الفاظ اور نظروں کا ایک لمحہ بہ لمحہ تبادلہ چھوڑ کر آگے بڑھنے کا وعدہ کرتے تھے

www.novelsclubb.com

ایمان اپنے اجنبی گھر کے بنے ہوئے لوہے کے گیٹ سے گزری،گیٹ کا آرائشی ڈیزائن اس کے راستے پر سائے کے پیچیدہ نمونوں کو ڈال رہا تھا۔جب اس نے اپنے پیچھے گیٹ بند کیا تو اس کا فون اس کے ہینڈ بیگ میں بجنے لگا،جس سے کال کی آمد کا ''،اعلان ہوا۔اس نے پریکٹس کی آسانی کے ساتھ اپنا فون بازیافت کیا اور دیکھا کہ یہ موئیز تھا۔''پندرہ منٹ میں ایمان

موئیز کی آواز تیزی سے فون کے سپیکر سے نکلی۔اس کے الفاظ پر عمل کرتے ہوئے ایمان کی بھنویں ہلکی سی کھل گئیں۔

موئیز کے مختصر بیان کو وقفے وقفے سے، پس منظر میں ٹریفک کی جانی پہچانی آوازیں گونج رہی تھیں۔''میں پندرہ منٹ

میں تمہارے گھر کے باہر ہوں گی*

موئیز نے بات جاری رکھی

اس کے لہجے میں عزم کا اشارہ تھا۔ایمان نے ہلکی سی آہ بھری موئیز کا یہ پر عزم ہونا معمول تھا۔''کیا واقعی میرا تمہارے،

،ساتھ آنا ضروری ہے؟''ایمان نے پوچھا،اس کی آواز میں ہچکچاہٹ کا لطیف اشارہ تھا۔''یقیناً

www.novelsclubb.com

تم کو۔

آنا ہی پڑے گا،''موئیز نے اٹل انداز میں جواب دیا، جیسے کوئی اور آپشن نہ ہو۔''سب سے پہلے، ہمیں اسٹوڈیو میں جانے کی

ضرورت ہے۔میرا ایک انٹرویو طے شدہ ہے۔پھر، ہم اسکرپٹ ڈیلیور کرنے کے لیے

اے بی این چینل کے ہیڈ کوارٹر جائیں گے

۔اس کے بعد،اسٹور

اسکے بعد

ایک فوری اسٹاپ۔''ایمان کے چہرے پر تشویش کی لہر دوڑ گئی۔''یہ اسکرپٹ کیا ہے؟''اس نے وضاحت طلب کرتے

ہوئے پوچھا۔موئیز ہلکے سے قہقہہ لگا،اس کی آواز میں پراسراریت کا سراغ تھا۔''جب میں آپ کو اٹھاؤں

www.novelsclubb.com

گی

تو

میں

بتاؤں

گی

اس نے اچانک کال ختم کرنے سے پہلے چھیڑا۔ایمان نے اپنے فون کی سکرین کو گھور کر دیکھا جس سے اس کی بے چینی واضح" تھی۔

اسکا۔کی اور۔کا۔کب ٹھیک ہو گا پاگل کا"

؟"ایمان نے اپنے آپ سے بلند آواز میں آواز اٹھائی،اس کے خیالات لمحہ بہ لمحہ واقعات کے آنے والے طوفان سے بادل چھا

-----گئے۔

www.novelsclubb.com

مولوی سرور کا ترکی طرز کا گھر شان و شوکت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔اس کے کشادہ میدانوں میں مینیکیور باغات اور اچھی طرح سے رکھے ہوئے لان کی نمائش کی گئی ہے۔لڑکا اور لڑکی جیسے ہی اندر داخل ہوئے،وہ فوراً گھر کی تعمیراتی خوبصورتی سے متاثر ہو گئے۔ترکی طرز کے محراب اور لکڑی کے پیچیدہ نقش و نگار نے اگواڑے کو آراستہ کیا،جس سے حویلی کو ایک باقاعدہ شکل ملی۔ اندر،گھر کو پرتعیش ترک قالین،آرائشی فانوس،اور شاندار قدیم فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔دیواروں کو پینٹنگز اور پیچیدہ خطاطی سے مزین کیا گیا تھا،جس سے اس جگہ کے بھرپور ثقافتی ورثے پر مزید زور دیا گیا تھا۔لوگ ہلچل مچا رہے تھے،عظیم الشان دالانوں سے خوبصورتی سے آگے بڑھ رہے تھے۔گھر کے دائیں جانب اونچے درجے کی لگژری گاڑیاں کھڑی تھیں،جو مہمانوں اور میزبانوں کی یکسانیت کا ثبوت تھیں۔گھر سے باہر پھیلا ہوا باغ،دیکھنے کے لیے ایک نظارہ تھا۔اس میں رنگ برنگے پھولوں اور جھاڑیوں سے مزین خوبصورت طریقے سے بنائے گئے راستے تھے۔شاندار درختوں نے سایہ فراہم کیا،ایک پرسکون ماحول پیدا کیا۔مجموعی ماحول میں خوشحالی اور نفاست کی فضا پھیل گئی،جس سے یہ واضح ہو گیا کہ یہ کافی دولت اور اثر و رسوخ والے شخص کی رہائش گاہ تھی۔

www.novelsclubb.com

مولوی سرور کی حویلی کی چھت ترکی طرز تعمیر کی ایک خاص خصوصیت تھی۔ایک حیرت انگیز مثلث شکل میں ڈیزائن کیا گیا، اس نے اپنے گہرے بھوری رنگوں کے ساتھ توجہ کا حکم دیا۔اس منفرد چھت نے پہلے سے ہی دلکش حویلی میں کردار کی ایک

اضافی تہہ کا اضافہ کر دیا، جس سے یہ علاقے میں ایک قابل ذکر نشان ہے۔ گہرے سرمئی رنگوں اور چھت کے لکڑی کے

:عناصر کے درمیان تضاد نے گھر کا ایک بصری اور یادگار پہلو بنایا۔

-

جیسے ہی لڑکا اور لڑکی عظیم الشان حویلی

میں۔آگے بڑھے

www.novelsclubb.com

انہوں نے خود کو لکڑی کے خوبصورت دروازے کے سامنے کھڑے پایا۔ لکڑی کے کام میں پیچیدہ تفصیلات نے خوبصورتی اور،

شان و شوکت کا احساس پیدا کیا۔ متحرک پھولوں سے بھرے لمبے سیدھے برتن داخلی دروازے کے دائیں طرف قطار میں

کھڑے تھے، جس نے منظر میں رنگ اور تازگی کا اضافہ کیا۔ بائیں طرف، نازک دیوار کے کریپرز کو احتیاط کے ساتھ دیوار

سے نیچے گرنے کی تربیت دی گئی تھی، جس سے ایک قدرتی ٹیپسٹری بنائی گئی تھی جو حویلی کے اگواڑے کو سجاتی تھی۔ان کے

دائیں طرف، روایتی قمیص اور شلوار میں ملبوس ایک شخصیت عاجزی کے ساتھ

کھڑا تھا

۔ایک سفید جالی دار ٹوپی اس کے سر پر سجی ہوئی تھی جو عزت اور وقار کی علامت تھی۔ہاتھ کے اشارے سے اس نے پرتپاک

،''دعوت کو بڑھایا اور احترام کے احساس سے کہا

اندر آیئے مولوی سرور آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے''

۔''یہ اشارہ اسرار اور سازش کا وعدہ رکھتا تھا جب وہ مولوی سرور کے دائرے میں آگے بڑھے۔

www.novelsclubb.com

گھر میں داخل ہوتے ہی ترکی کی طرز کی کشادہ انٹیریئر نے انہیں حیرت میں ڈال دیا۔ترکی کی بھرپور سجاوٹ دیکھنے کے لیے

قابل دید تھی، جس کا آغاز آئینہ اور میز کے ساتھ ہوتا تھا جب وہ اندر قدم رکھتے تھے۔پیچیدہ نمونوں سے مزین آئینہ کمرے کی

شان و شوکت کو خوبصورتی سے ظاہر کرتا تھا۔تاریک، پالش لکڑی سے بنی میز کو احتیاط سے جڑے ہوئے ڈیزائنوں کے ساتھ

تیار کیا گیا تھا، جس میں ترکی کی کاریگری کی نمائش کی گئی تھی جسے دنیا بھر میں منایا جاتا تھا۔گھر میں آگے بڑھتے ہوئے، انہوں

نے خود کو ایک بڑے رہائشی علاقے میں پایا۔ہال کا مرکز ایک شاندار، دستکاری سے بنا ہوا ترکی قالین تھا جس میں متحرک رنگوں اور مسحور کن نمونوں تھے۔ نمونہ دار قالین چمکتے ہوئے، ٹائل کے فرش پر پھیلا ہوا تھا، جو ایک حیرت انگیز تضاد پیدا کر رہا تھا۔ دائیں طرف، ایک کشادہ کھڑکی قدرتی روشنی میں کمرے کو نہار ہی تھی، جس سے باہر سرسبز و شاداب کا نظارہ ہو رہا تھا۔ یہ پر تعیش پردوں کے ساتھ فریم کیا گیا تھا، ان کا گہرا رنگ پورے کمرے میں خوبصورتی کا ایک لمس شامل کر رہا تھا۔ ایک خوبصورت ترکی کا لیمپ، آراستہ اور اونچی چھت سے لٹکا ہوا، پورے کمرے میں ایک سحر انگیز چمک ڈال رہا تھا۔ اس کے پیٹرن زندہ ہو گئے جب روشنی اس کے پیچیدہ ڈیزائنوں کے ذریعے رقص کرتی تھی۔ کمرے کے وسط میں ایک کشادہ صوفہ پر تُرکی رنگوں میں بھرپور کڑھائی والے کپڑوں سے لپٹا ہوا تھا۔ صوفے نے مہمانوں کو بیٹھنے اور جگہ کی گرمی سے لطف اندوز ہونے کا اشارہ کیا۔ سکون اور روایت کا احساس ہوا میں پھیل گیا، انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے انہوں نے ترکی کی شان و شوکت کی دنیا میں قدم رکھا ہو۔ مولانا سرور صوفے پر بیٹھے تھے جو ثقافتی ورثے کا ایک زندہ مجسم ہے جس نے انہیں گھیر رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جوں جوں وہ مسلط کمرے کے قریب پہنچے، ماحول میں شدت بڑھتی گئی۔ اندر، مولوی سرور تسبیح کی تلاوت میں مگن تھے، ان کی انگلیاں تیزی سے تسبیح کی موتیوں پر پھڑک رہی تھیں۔ تاہم، اس کے ہاتھ درمیان تلاوت کے دوران جم گئے جب اس نے

نوجوان لڑکی اور لڑکے کو دیکھا۔وہ کھال سے بنے صوفے پر بیٹھا تھا،اس کی شلوار قمیض روایتی اتھارٹی کی ہوا نکال رہی تھی۔ ایک خوبصورت پینے کے ساتھ،اس نے اپنی ٹانگوں کو پار کیا،اس کی اپنی طاقت کا ایک لطیف مظاہرہ۔ان کی آمد کے جواب میں،وہ فوری طور پر اپنی نشست سے اٹھا،اس کا برتاؤ گرم مہمان نوازی میں بدل گیا۔ایک غیر مسلح مسکراہٹ اس کے چہرے پر سجی جب اس نے انہیں مخاطب کیا،"گل بانو اور احمر،آپ کو بہت خوش آمدید۔"پھر بھی، گرم جوشی کے سرے کے نیچے، حسابی ارادے کی چمک دمک رہی تھی۔اس نے ان کو فضل کے ساتھ آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور ایک خوشگوار اعتراف پیش کیا۔ "ہاں،تم پیسے لے کر آئے ہو،"اس نے اس پراسرار مقابلے میں ان کے مقصد کی تصدیق کرتے ہوئے ایک چالاک لہجے میں کہا۔

احمر کی آنکھوں نے گل بانو کو ایک خاموش انتباہ دیا،مولوی سرور کے ساتھ اپنے معاملات میں احتیاط برتنے کی تاکید کی۔غیر کہے ہوئے معاہدے کی تعمیل کرتے ہوئے،گل بانو نے اپنے بیگ سے بینک نوٹوں کا ایک موٹا ڈھیر نکالا اور اسے مولوی کے حوالے کر دیا،جس نے اسے حسابی نظروں سے قبول کر لیا۔اس نے پیسوں کا ڈبہ احتیاط سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا،اس کے ہونٹوں کے کونوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔''میں آج عمل شروع کروں گا،''مولوی سرور نے تسلی بخش لہجے میں اعلان کیا۔"انشاءاللہ،آپ کو ایک ماہ کے اندر اپنے آنے والے بچے کی خوشخبری مل جائے گی۔"جیسے ہی وہ بولتا تھا،اس نے

www.novelsclubb.com

قریبی دراز سے طلسم، یا تویز کا مجموعہ باز یافت کیا۔ احمر کے قریب پہنچ کر مولوی سرور نے نرمی سے اس کے گلے میں تاویز باندھا اور التجا کی، "مہربانی کر کے اس طلسم کو کبھی نہ اتارنا۔" مولوی سرور نے کم تسلی دینے والے اور زیادہ ناگوار انداز میں جوڑے کو سخت وارننگ دی۔ "اس سادہ اصول پر عمل کرنے میں ناکامی،" انہوں نے دھمکی دی، "اور پورا عمل کالعدم ہو سکتا ہے۔"

اپنی آنکھوں میں ایک شرارتی چمک کے ساتھ، مولوی سرور نے احمر اور گل بانو سے کچھ غیر معمولی درخواست کی۔ "اب،" اس نے مکارانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "مجھے تمہارے بالوں کا نمونہ چاہیے، جڑوں سے مکمل۔" اس درخواست نے جوڑے کو حیران کر دیا، اور انہوں نے غیر یقینی نظروں کا تبادلہ کیا۔ "خدشہ کیوں؟" مولوی سرور نے ان کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔ اس کے بعد اس نے دو کنگھیاں تیار کیں، احمر کے لیے ایک نیلی اور گل بانو کے لیے ایک غلابی اور ان کے حوالے کر دی۔ "اپنے بالوں کو جڑوں سے اکٹھا کرنے کے لیے ان کنگھیوں کا استعمال کریں،" اس نے ہدایت کی۔ سختی سے احمر نے کنگھی لی جبکہ گل بانو نے ہچکچاتے ہوئے اپنے ریشمی، خوبصورت بھورے بالوں کو ننگا کیا۔ جیسے ہی اس کی انگلیاں اس کے بالوں میں کنگھی کرتی تھیں، ایک گرہ ابھری۔ مولوی سرور نے یہ دیکھا تو لمحہ بھر کے لیے ان کی بھیانک مسکراہٹ بکھر گئی اور اس

نے اپنی توجہ گل بانو پر مرکوز کر دی۔ کچھ غور و خوض کے بعد احمر نے اپنے بالوں کا نمونہ بھی نکالا اور کنگھی مولوی سرور کے حوالے کر دی۔ کنگھی کو پکڑتے ہوئے اور اپنے چھپے ہوئے مقاصد کو ایک مسکراہٹ کے ساتھ چھپاتے ہوئے، اس نے کہا، "آج سے یہ عمل شروع ہو جائے گا۔ آپ ابھی جانے کے لیے آزاد ہیں۔"

جیسے ہی احمر اور گل بانو احتراماً رخصت ہوئے، مولوی سرور نے انہیں پراسرار انداز میں دیکھا، ان کے حقیقی ارادے احسانات کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ ایک بار جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اس نے گلابی رنگ کی کنگھی کو مضبوطی سے جکڑ لیا، اس کی آنکھیں بدتمیزی سے چمک رہی تھیں۔ "آہ، گل بانو،" وہ ان سنہرے بالوں کی چمکتی ہوئی تاروں کو سہلاتے ہوئے خود سے بڑبڑایا، "جب سے میں نے تم پر نگاہ ڈالی ہے، میرا دل تمہاری خوبصورتی کے سحر میں جکڑا ہوا ہے۔ تم گاؤں کی سب سے نفیس لڑکی ہو، اور تم میری ہو جاؤ گی۔ بہت جلد کیونکہ۔ تم مجھ جیسے نفیس۔ شخص کو ہی جچتی ہو نہ کہ اس بھیکاری کے ساتھ" اس کا لہجہ مزید بدتمیزی سے بڑھتا گیا جب اس نے بات جاری رکھی، "میرے پاس اللہ کی دی ہوئی ہر چیز ہے، سوائے تیرے، لیکن اب، تم میری ہو گی۔ مجھ جیسے نیک آدمی کو کچھ بھی کرنے کی اجازت مل جاتی ہے، میں جنتی ہوں اور فرشتے۔ خود میرے غلام

ہیں، میں اللہ کا مخلص بندہ ہوں اور سب میری پیروی کریں گے، میری پیاری گل بانو تم بھی میری بن جاؤ گی۔"اس کی ظاہری تقویٰ کے اندر ایک بد تمیزی تھی جس نے گل بانو اور احمر کے لیے ایک خطرناک مستقبل کا وعدہ کیا تھا۔

ہر ذی روح کے اندر ایک راز رہتا ہے، ایک پوشیدہ نفس جو ہم سے ناواقف ہے۔ بعض اوقات نیک فرشتے بھی ثابت ہو سکتے ہیں، اور بعض اوقات، جن کو ہم نیک سمجھتے ہیں وہ بھی چھپ کر اندھیرے کی راہ پر چل سکتے ہیں۔ ہماری فطرت کی گہرائیوں کا صحیح معنوں میں صرف اللہ ہی ادراک کر سکتا ہے۔۔

"در حقیقت، مولانا سرور، ایک متکبر اور متقی سمجھے جانے والے شخص، کا خیال تھا کہ ان کی دعاؤں اور الہی علم نے انہیں اللہ کا بر گزیدہ بندہ بنا دیا ہے۔ اس دوران، 'ایمان'، اکثر اپنی رات کی زندگی کے لیے سختی اور برے الفاظ سے جانی جاتی تھی، جبکہ در حقیقت اسکا دل صاف ہے اور وہ اللہ کے قریب ترین ہے۔۔۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ جن کو ہم اللہ کے قریب سمجھتے ہیں وہ دور ہو سکتے ہیں اور جن سے ہم نفرت کرتے ہیں وہ واقعی قریب ہو سکتے ہیں، آخر کار اللہ ہی ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے۔ اللہ اپنے حقیقی قرب کو پہچانتا ہے۔

ہم کسی کے ظاہری وجود کو دیکھ اس بات کا اندازہ نہیں لگانا چاہئے کہ کون اللہ کے قریب ہے اور کون دور۔۔۔۔

جیسا قرآن میں آتا ہے کہ۔۔

[الحجرات:11]

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یعنی کہ

کسی کی تذلیل یا مذاق اڑانا،ان کے ساتھ حقارت سے پیش آنا،اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خود کو دوسرے سے برتر سمجھتا ہے۔ ایمان اور عمل کے معاملے میں صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کون فضیلت رکھتا ہے اور کون نہیں۔اس لیے کسی کے لیے اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنے کا کوئی جواز نہیں۔اس لیے آیت خاص طور پر اس طرح کے رویے سے منع کرتی ہے، عورتوں کا ذکر

کرتی ہے جیسا کہ ان کے معاملے میں کثرت سے دیکھا جاتا ہے۔. کسی کے بارے میں تکلیف دہ اور تضحیک آمیز الفاظ کہنا، جیسے کہ "آپ کا تعلق فلاں خاندان سے ہے،""آپ کی والدہ ایسی ہیں" یا "آپ اس نسب سے ہیں"۔ توہین آمیز ناموں کے ساتھ کسی کا مذاق اڑانا یا ان کی توہین کرنا۔ یہ عمل تکبر کے مترادف ہے اور اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ کسی کے نام یا ماضی کے مذہب یا گناہوں کی تحقیر کر کے اسے گالی دینا، جیسے کہ اسے کافر، زانی، یا شرابی کہنا۔ یہ ایک سنگین جرم ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے، "اللہ کے نزدیک سب سے برا نام وہ ہے جو سب سے زیادہ گناہ کو جنم دیتا ہے۔" اسلام میں ان رویوں کی سختی سے حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور ان سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان دشمنی، تفرقہ اور دشمنی کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام ایک دوسرے کے لیے احترام، رواداری اور ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

مدھم روشنی والے حجرے میں عقیدت مند خادم مولوی صاحب کے سامنے جھکتے ہوئے عاجزی کے ساتھ داخل ہوا۔ اس نے آہستہ سے ہاتھ جوڑے اور آہستہ سے بولا "مولوی صاحب، کمیٹی نے زکوٰۃ کی رقم بھیج دی ہے، ہم اس کا کیا کریں؟" مولوی سرور نے احتیاط سے بالوں کی کنگھی میز پر رکھی، اس کی آنکھ میں ایک شریر چمک اور ہونٹوں پر ایک مکار مسکراہٹ۔ "یہ کہ تم

کو کیا کرنا ہے،"اس نے شروع کیا،"کچھ بے سہارا روحوں کو منتخب کریں،اگر ضروری ہو تو انہیں بھکاری کہیں۔"اس نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا،یہ جانتے ہوئے کہ بھکاریوں کی اس کی تعریف دنیا سے بہت مختلف ہے۔"ایک بار منتخب ہونے کے بعد،انہیں کچھ فنڈز فراہم کریں۔پھر،میرے اچھے بندے کی حیثیت سے،ان کی تصاویر کھینچیں اور انہیں انسٹا گرام اور فیس بک پر دنیا کے ساتھ شیئر کریں،اور ہماری ظاہری مہربانی کا مظاہرہ کریں۔"فرمانبرداری کے ساتھ سر شار خادم نے ایک بار پھر سر جھکا لیا۔"جیسا آپ کی مرضی،میرے صاحب۔"اس نے عاجزی سے جواب دیا۔وہ خفیہ مولوی سرور کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حجرے سے پیچھے ہٹ گیا،نظروں سے اوجھل ہو گیا

www.novelsclubb.com

ایمان اپنے گھر سے باہر نکل رہی تھی،بھاری گیٹ کو دھکیل کر اس کی دنیا کو گھیرے ہوئے تھا۔ایک چمکیلی سیاہ سپورٹس کار اس کا انتظار کر رہی تھی،سورج اس کے چمکدار جسم سے چمک رہا تھا۔جیسے ہی اس نے باہر قدم رکھا،اس کی آمد نے موئیز کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی جو ایک مشکوک فون کال میں مصروف تھا تشویش سے بھری اس کی آواز فون کے ریسیور سے ہٹ گئی جب اس نے کہا،"وہ آ رہی ہے۔"کال کے دوسرے سرے پر موجود شخص کے سوال کو سن کر موئیز مدد نہیں کر سکا"کیا...

تم اسکی تصویر کا کیا کرنے جا رہے ہو؟ تمہیں اس کی تصویر کی ضرورت کیوں ہے؟"قدرے پریشان ہوئے، موئیز نے جلدی سے جواب دیا،"ٹھیک ہے، وہ آ رہی ہے،"جب اس نے ایمان کو گاڑی کے قریب آتے دیکھا۔ جیسے ہی وہ کار کی سیٹ پر بیٹھی، اس کی نظروں نے موئیز کا جائزہ لیا، جواب عورت کا لباس پہنا ہوا تھا وہ عورت کی شکل میں تھا۔ وہ مدد کے سوا کچھ نہیں کر سکی، "یہ رات نہیں ہے۔"وہ جانتی تھی کہ موئیز عام طور پر رات کے وقت ایک عورت کے طور پر پیش ہوتا ہے لیکن دن کے وقت مرد میں منتقل ہوتا ہے ایک پراسرار مسکراہٹ نے موئیز کے چہرے کو گھیر لیا جب اس نے جواب دیا،"آآئی نو۔۔انٹرویو ہے..

تم جاننا چاہتی تھی نا کہ میں انٹر سیکس اور ٹرانس کے وارڈینگ کی کیسے گھپلا۔ کرتی ہوں میں۔۔تو آج دیکھنا''

www.novelsclubb.com

موئیز اچانک اپنے موبائل کے پاس پہنچا، اس کے ہونٹوں پر ایک دھیمی مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔"لیٹس کیچ آ مومینٹ۔۔''اس نے مشورہ دیا، اس کی آواز تسخیر سے بھری ہوئی تھی۔ ایمان نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا، واضح طور پر تصویروں پر اپنے ایمان کی ممانعت اور دنیا کی رغبت کے درمیان پھٹی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی اندرونی کشمکش کا اظہار کرنے کے لیے طنز کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔"اوہ، ضرور،"اس نے جواب دیا، اس کا لہجہ ستم ظریفی سے ٹپک رہا تھا۔"بہر حال، کس کو

ثابت قدمی کی ضرورت ہے؟"موئیز نے آہستہ سے قہقہہ لگایا،اس کا مزاح شرارت کے اشارے سے ظاہر ہوا۔"تم نے انکار نہیں کیا،"اس نے اشارہ کیا،اس کی چنچل پن واضح تھی۔ایمان کی آنکھیں طنز کے اشارے سے چمکیں جب اس نے جواب دیا، "ٹھیک ہے،تم جانتے ہو۔۔میں نے سوچا کہ معمول سے تھوڑا سا انحراف نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"اپنی پوزیشنیں طے کرنے کے ساتھ،جوڑی نے ایک پوز مارا،شٹر نے اس لمحے کے جوہر کو پکڑ لیا۔کیمرے کے کلک کی بازگشت کار کے ذریعے ان کی سنیپ شاٹ کو بروقت محفوظ رکھتی تھی۔

تاہم،موئیز کے اعمال میں کچھ اور بھی تھا۔اس نے چپکے سے تصویر کا جائزہ لیا،اس کی آنکھیں تجسس کے احساس سے بھر گئیں۔ اپنے ارادوں کو ایمان سے پوشیدہ رکھتے ہوئے،اس نے چھپ کر تصویر ایک خاص وصول کنندہ کو بھیجی،جس سے ان کی پراسرار دنیا میں ایک لہر دوڑ گئی۔•°°•°•°•°•°•°|

www.novelsclubb.com

مدھم روشنی والے کمرے کے درمیان،ہر کونے میں ایک سرخ کہرا چھا گیا۔خوفناک پینٹنگز نے دیواروں کو سجایا،جبکہ بالغوں کے مواد کے اشتعال انگیز پوسٹروں نے کمرے کے ماحول کو خوش کر دیا،اور اسے مہذب گفتگو کے لیے نامناسب قرار دیا۔ کمرے کی وسعت صرف اس کی شاندار خوبصورتی سے زیادہ تھی۔ایک پراسرار شخصیت،مسلط قد اور ناقابل تردید موجودگی کا آدمی،مرکزی جگہ پر قابض تھا۔اس کی چھیدنے والی آنکھیں آگے ایک نقطہ پر جمی ہوئی تھیں،پھر بھی اس کی خصوصیات

دھندلاپن میں ڈوبی ہوئی تھیں، سوائے ایک جیٹ بلیک ہالو کے ذریعے بنائے گئے قابل فہم سلھوٹ کے۔آلیشان کرسی کے بازو نے اس کا وزن اٹھایا جب اس نے شراب کا گلاس تھام لیا،اس کی پیلی جلد سے بالکل متضاد سرخ رنگ کا مائع۔اس کے ہاتھ کی پشت پر سب دیکھنے والی آنکھ یعنی ون آئی۔۔کا ایک ٹھنڈا ٹیٹو تھا،جو صوفیانہ اور سازش کا نشان تھا۔اس کی الابسٹر جلد کے نیچے کی رگیں طاقت سے دھڑک رہی تھیں، جس سے کمرے میں واضح شدت پیدا ہو رہی تھی۔اس کا ہاتھ،اس کی خوبصورتی میں دلکش، چمکتے ہوئے ناخن سے بھرا ہوا تھا اور اسے چاندی کے کڑا اور شیر کی شکل کی انگوٹھیوں سے مزین کیا گیا تھا۔جیٹ بلیک ڈریس پینٹ اور چمکتے، سیاہ رنگ کے جوتوں میں ملبوس، یہ پُراسرار شخصیت تاریکی اور رغبت دونوں کا مجسمہ بن کر کھڑا تھا پر اسرار میں ڈوبے اور حرام سے مزین کمرے میں،اس کی موجودگی نے بیانیہ میں آنے والی تبدیلی کا اشارہ دیا،

اس کے سامنے پھیلی ہوئی ایل ای ڈی اسکرین پر ایمان کی ایک تصویر سامنے آئی۔یہ وہی تصویر تھی جو موئیز نے پہلے لی تھی، پراسرار شخص کی بحث کا موضوع۔اس کی شناخت مبہم، نیم پوشیدہ رہی،اس کی موجودگی میں اسرار کی فضا شامل ہو گئی۔ایمان کی تصویر دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔تب ہی اس نے ایک تنہا لفظ بولا،اس کی آواز گہری اور گونجتی ہوئی تھی، جس میں اٹل عزم کی فضا تھی۔مردانہ لہجے میں اس نے دہرایا،"ایمان۔"ایمان کی آواز میں ایک سویڈش لہجہ تھا،جو اپنی

www.novelsclubb.com

اصلیت میں مخصوص تھا۔یقین کے ساتھ، پراسرار شخصیت نے اپنے جذبات کا اظہار کیا: "یہ معصوم اور خوبصورت لڑکی اس کام کے لیے موزوں نہیں ہے۔"

اس کی آواز، گونج دار اور بھرپور، ایک ایسی گہرائی سے بھری ہوئی تھی جو مردانہ رغبت سے گونجتی تھی۔جب وہ بول رہا تھا، الفاظ ایک سریلی ندی کی طرح بہہ رہے تھے، جس میں موروثی کرشمہ اور مقناطیسیت کا احساس تھا۔اس کے گال کے دائیں جانب ایک ڈمپل نے ایک باریک انڈینٹیشن بنایا جس نے اس کے ناہموار دلکشی میں اضافہ کیا۔اس کے مکمل، گلابی ہونٹوں کی رنگت رسیلی اسٹرابیریوں کی طرح تھی، اور وہ اس مردانہ خوبصورتی کے ساتھ بالکل ہم آہنگ تھے جس نے اس کی تعریف کی تھی۔جب وہ مسکرایا، تو اس کے سیدھے، سفید دانت چمکے ہوئے موتیوں کی طرح چمک رہے تھے، جو اس کی پراسرار موجودگی کے پس منظر میں ایک چمکدار تضاد تھا۔اس کی حیرت انگیز خصوصیات اور اس کی آواز کی موہک طاقت کے باہمی تعامل نے ایک مقناطیسی رغبت پیدا کی جسے نظر انداز کرنا ناممکن تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا، پراسرار شخصیت نے چمکتی ہوئی ایل ای ڈی لائٹ کو تیزی سے بجھا دیا۔سایہ دار دروازے میں، ایک حیرت انگیز سویڈش لڑکی کمرے میں داخل ہوئی ایک شاندار موجودگی کسی حد تک نامناسب لباس میں پردہ تھی۔اس کے بہتے بھورے تالے ایک نرم آبشار کی طرح جھر نا رہے تھے۔وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی اور ایک لطیف مسکراہٹ اس کے

ہونٹوں پر آگئی۔اس کے جواب میں وہ پراسرار آدمی تاریکی کے ماحول سے بے نیاز اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔ایک سست اور دانستہ حرکت کے ساتھ،اس نے اپنی کالے لباس کی قمیض کے بٹن کو کھولا، جس سے عضلہ اور چوڑی کسراتی صدارتی پٹھوں سے مزین کمر ظاہر ہوتی ہے، جس میں طاقت اور سختی تھی۔ایک سیاہ سانپ کا ٹیٹو اس کی پیٹھ کے ساتھ گھوم رہا ہے، جو ایک خطرناک ستارے کی علامت سے مزین ہے۔اس کی بلند و بالا شخصیت بے شمار ٹیٹوز کے لیے ایک کینوس تھی، جن میں سے ہر ایک کو پیچیدہ تفصیل سے لکھا گیا تھا۔بستر پر آرام کر رہی لڑکی کے اوپر جھکتے ہوئے، کمرہ تاریکی میں ڈوب گیا،اسرار اور توقعات کی ایک چمک فضا میں معلق تھی۔۔۔۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•

www.novelsclubb.com

جیسے ہی ایچ ایٹ

میں ٹریفک رک گئی،انکی گاڑی بھی رک گئی ایمان فرنٹ سیٹ پر الٹی پالتی کیئے بیٹھی تھی اس کی توجہ سڑک اور اس اسکرپٹ کے درمیان تقسیم ہو گئی۔ تجسس اس سے بہتر ہو گیا،اور اس نے پوچھا،"اسکرپٹ کیا ہے؟"وہ موئیز کی طرف متوجہ ہوئی جو سگنل کے سبز ہونے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔ایک شریر مسکراہٹ اس کے منہ کے کونوں پر ٹکی ہوئی تھی۔"آہ،یہ ڈرامہ اسکرپٹ؟اس میں ایک لطیف ایجنڈا بُنا ہوا ہے۔"موئیز کی مسکراہٹ اس پر بھیانک کنارہ تھی۔اس نے جاری رکھا، "اس میں ایل کی بی ٹی کیو کے اجینڈے کو پھیلانے کے لئیے لکھا گیا ہے امریکہ نے ایک چینل کو فنڈنگ کی تھی کہ وہ اس ڈرامے کی پروڈیکشن کریں بس اس کام کے لیے مجھے انہوں نے سکرپٹ لکھنے کو کہا"

موئیز ایمان کو چمک آنکھوں میں لئیے بولا""تم جانتی ہو ڈرامے کا نام کیا ہے"

ایمان نے اسے سر سے ہشارہ کیا یعنی کیا۔۔

وہ مسکرایا"کہانیوں کی راہوں میں۔۔یا پھر گزرراح۔۔فالحال ابھی ڈیسائیٹ نہیں ہوا کیا رکھیں گے ڈرامے کا نام"

پھر وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا"دیکھو ایک اجینڈے کو پھیلانے کے لئے مجھے سات قسطیں لکھنی پڑھیں جس میں مختلف لوگوں کی مختلف کہانیاں ہیں کتنی محنت کرنی پڑھتی ہے ہمیں صرف اس کام کے لئے"

www.novelsclubb.com

پھر موئیز نے سامنے دیکھا۔۔۔

جیسے ہی ایمان نے غصے کے ساتھ موئیز کی طرف دیکھا، وہ مدد نہیں کر سکی مگر سوچنے لگی، "ہاں، تم لوگ اللہ کی تخلیق کو چیلنج کرنے اور شیطان کو خوش کرنے کے لیے اس ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہو، جیسا کہ بزرگ نے خبردار کیا تھا۔" موئیز کی نظری آگے کی سڑک پر منجمد رہیں، ایمان کے خاموش احتجاج کے باوجود اس کی نگاہیں غیر متزلزل تھیں۔ تاہم، جب ایمان نے اپنی توجہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر کی دنیا کی طرف مبذول کرائی، تو اس کا لہجہ نرم ہو گیا، اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ چلچلاتی سڑک پر بے لگام سورج کی ڈھلائی تھی اور ٹریفک کے درمیان سے ایک موٹر سائیکل پر سوار شخص پر اسکی نظری تھی اس نے روایتی پاکستانی لمبی قمیض پہن رکھی تھی، جس کی پشت موٹر سائیکل کی سیٹ کو شدید گرمی سے بچانے کے لیے نیچے لٹکی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

شائید وہ اس سیٹ کو ٹھنڈا رکھنا چاہ رہا تھا کیونکہ وہ اپنے بچوں کو سکول سے لینے جا رہا تھا

ایمان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری، "کچھ لوگ واقعی خوش قسمت ہوتے ہیں، ہے نا؟" موٹر سائیکل پر سوار آدمی کی طرف سے مہربانی کا یہ لمحہ اس کے اپنے والد کے ظالمانہ سلوک کی ایک پُرجوش یاددہانی کے طور پر کام کرتا ہے، جس نے ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے والے اداسی کے دھارے کو مزید گہرا کر دیا۔

موئیز، بھیڑ بھری ٹریفک سے گزرنے کے لیے بے چین سوچ میں گم تھا، اس کی توجہ آگے کی سڑک پر مرکوز تھی۔ وہ حقیقت میں واپس آیا جب اس نے ایمان کے الفاظ درج کیے اور اس کی طرف توجہ کرتے ہوئے پوچھا، "ہمم، کیا کہا؟" ایمان اس پر شفقت لمحے میں کھوئی رہی، اس کے جذبات کی نرمی طول پکڑ رہی تھی۔ موئیز کے سوال سے بے خبر، اس کی آنکھیں آنسوؤں کے اشارے سے چمک رہی تھیں، وہ آگے بڑھی، اس کی نظریں آگے بڑھ گئیں۔" یہ بات قابل ذکر ہے کہ کچھ والدین اپنے بچوں سے کس طرح محبت کرتے ہیں، جبکہ بچے اکثر اسے تسلیم کرنے میں ناکام رہتے ہیں

www.novelsclubb.com

بچے کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے آخر ہمارے لئیے کیا ہی کیا ہے ؟؟

۔ متوسط طبقے کے والدین لگژری کاریں یا مہنگے کپڑے نہیں دے سکتے، لیکن وہ اپنی زندگی جو سب سے قیمتی ہے اپنے بچوں پر لٹا دیتے ہیں۔ پھر ہم جیسے بچے ہیں جو ہماری پوری کوششوں کے باوجود کبھی بھی ہمارے والدین کی توجہ حاصل نہیں کر پاتے۔"

اس کے الفاظ کا وزن، اداسی سے لدا ہوا، بہت زیادہ ہوا میں معلق تھا۔

موئیز نے نفی میں ہاتھ ہلایا اور غصے کے اشارے سے آنکھیں گھمائیں۔"اس دنیا میں، حقیقی طور پر کون کس کا ہے؟ ہر کوئی اپنی خواہشات، کاہے اور اپنی لاجواب بھوکوں سے متاثر ہے۔ تمہاری توانائی کو پیسہ کمانے میں لگانا بہتر ہو گا۔ دولت کے ساتھ، تم کو وہ سب کچھ مل سکتا ہے جو تم۔ چاہتی ہو"اس نے عملی طور پر مشورہ دیا۔"اپنا دماغ ان فضول خیالوں میں ضائع نہ کرو، بس یہ سب جانے دو۔"ایمان نے اپنی نظریں موئیز کی طرف ڈالی، لیکن جیسے ہی اس نے دیکھا، ٹریفک سگنل سبز ہو گیا، اور گاڑیاں چلنے لگیں۔ بدلتی ہوئی روشنی کے ساتھ مزید گفتگو کا موقع ہاتھ سے نکل گیا۔

•°•°•°•°•°•°•°•

www.novelsclubb.com

انہوں نے خود کو اسٹوڈیو کی حدود میں پایا۔ اسٹوڈیو کی دیواروں کو بے نقاب سرخ اینٹوں سے مشابہت والے وال پیپر سے مزین کیا گیا تھا، گویا عمارت کے اندرونی کاموں کی نقاب کشائی کی گئی تھی۔ ماحول نورانی اور مدعو کرنے والا تھا، اوپر پیلی روشنیاں ہلکی جب ،"BGLT Talks"ہلکی ہلکی پھلکی تھیں۔ ایل ای ڈی لائٹس میں نمایاں طور پر دکھائے جانے والے شو کا نام تھا،" کہ قریب ہی ایک الماری پر، قدیم مصری دیوتا کے مجسمے اس جگہ کو گھور رہے تھے، کھڑے سنٹینل۔ ان مجسموں کے پیچھے

واقع، سورج کی شکل کا چراغ ایک چمکدار چمک ڈالتا ہے۔ کمرے کے بیچ میں ایک لکڑی کی میز تھی جس میں کرسیاں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں۔ موئیز نے بائیں جانب قبضہ کیا جبکہ میزبان نے دائیں جانب دعوی کیا۔ دریں اثنا، کیمرے کے کمرے میں، جہاں براڈکاسٹ کی پیچیدگیوں کو تندہی سے منظم کیا گیا تھا، ڈائریکٹر اور ان کی سرشار ٹیم نے سرگرمی سے ہلچل مچادی۔ کرسٹل صاف شیشے کی تقسیم کے ذریعے موئیز اور میزبان سے الگ ہو کر، ایمان نے کارروائی کا مشاہدہ کیا۔ اسٹوڈیو کے پس منظر کے باہر، متحرک درختوں کا ایک پس منظر باہر کی طرف پھیلا ہوا ہے، ان کے پتے رنگوں کی کثیر رنگی قوس قزح کاسٹ کر رہے ہیں۔

سٹوڈیو کے بائیں جانب بیٹھا ہوا، موئیز نے فیصلہ کن طور پر نسائی شکل اختیار کر لی تھی، اس کے ہونٹوں کے سامنے نمایاں مائیکروفون لگے ہوئے تھے۔ ایمان نے اس منظر کو غور سے دیکھا۔ موئیز کے سامنے، جہاں میزبان بیٹھی تھی اسکے پس منظر موئیز کے پیچھے، ایک ایکویریم سیٹ کو آراستہ کر رہا ہے، جس میں متحرک مچھلیوں کا ایک مجموعہ میں ایک بڑا مجسمہ کھڑا تھا۔ ہے۔ کیمرہ روم سے، ایک آواز گونجی، جو ان کے بالوں کے نیچے چھپے سمجھدار بلوٹوتھ ایئر پیس کے ذریعے منتقل ہوئی۔ "آیئے شو شروع کرتے ہیں،" ہدایت آئی، دوسرے سرے سے آواز کے ذریعے۔ "اپنی پوزیشن لے لیں۔" ایک مضحکہ خیز تصویر

میں، موئیز نے ایک عورت کے طور پر کام کرتے ہوئے اشتعال انگیز جواب دیا، "اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ہمیں اپنی ٹانگیں اوپر اٹھانی چاہئیں اور اپنے سر کو نیچا کرنا چاہیے؟ ہمیں کونسی پوزیشن کو سنبھالنا چاہیے؟" میزبان نے مریض کا کردار ادا کرتے ہوئے زیادہ کمپوزڈ لہجے میں مداخلت کی۔ "اوہ نہیں، نہیں، آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ ڈائریکٹر کا سیدھا مطلب ہے کہ آپ کو مواد سے واقفیت کے لیے اسکرپٹ کا جائزہ لینا چاہیے۔"

موئیز نے بے چینی سے کندھے اچکا کر ریمارکس دیے، "ٹھیک ہے، چلو پوڈکاسٹ شروع کرو" یہ کوئی عام ٹیلی ویژن نشریات نہیں تھی بلکہ یوٹیوب چینل تھا، ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں ہر دو پاکستانی شخصیات کے انٹرویوز ہوتے تھے۔ خاص طور پر، خواتین کے مارچ کی تحریک سے

www.novelsclubb.com

وابستہ شخصیات اور پاکستان میں

ایل جی بی ٹی کیو کا گند پھیلانے والے

حامی اس شو میں اکثر آتے تھے۔۔جن میں آج موئیز کا نمبر تھا۔چینل نے ڈھائی ملین سے زیادہ سرشار پیروکار اکٹھے کیے تھے۔

پروگرام شروع ہوتے ہی میزبان اور مہمان دونوں نے غیر معذرت خواہانہ طور پر متنازعہ لہجہ اپنایا۔اپنے جعلی اور حسابی انداز میں، میزبان نے پیشہ ورانہ مہارت کا دعویٰ کرتے ہوئے اعلان کیا، "السلام علیکم۔میں آپ کی میزبان ہوں، نائلہ اقبال، اور آپ بی جی ایل ٹی ٹاکس میں شامل ہیں۔آج، ہم آپ کے لیے ایک ایسا موضوع لے کر آئے ہیں جو اکثر چھایا رہتا ہے۔—صنفی تشدد۔"اپنی نظریں کیمرے پر بند کیے ہوئے، اس نے جاری رکھا، "جب ہم صنفی تشدد پر بات کرتے ہیں، تو ہماری توجہ اکثر خواتین پر مرکوز ہوتی ہے۔تاہم، یہ تسلیم کرنا بہت ضروری ہے کہ یہ مرد صرف ہم معصوم خواتین پر ظلم نہیں کرتے، بلکہ ہمارے معاشرے کے اندر کی ایک اور شناخت کو بھی نشانہ بناتے ہیں۔-ایک منفرد، اکثر غلط سمجھی جانے والی شناخت۔وہ اپنی انفرادیت کو دبانے کے لیے ان پر اپنی مرضی مسلط کرتے ہیں وہ شناخت اپنی شناخت کو ڈھونڈنے کے لیے دربدر پھرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا اشتعال انگیز مکالمہ جاری رکھا، پیشہ ورانہ انداز میں ذہنوں کو جوڑتا ہوا، ایک ہاتھ میز پر آرام سے رکھا۔"ان شناختوں کو مردوں کی طرف سے مسلسل جانچ پڑتال کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہراساں کرنا، ظلم اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو تقریباً پہلے سے طے شدہ لگتا ہے۔تو، اس کمیونٹی کا کیا مطلب ہے؟"اس کی ڈیلیوری کو شکوک و شبہات سے دوچار کیا گیا تھا۔

پھلنے پھولنے کے ساتھ،اس نے انکشاف کیا،"یہ کمیونٹی خواجہ سرایاٹرانس جینڈرز پر مشتمل ہے۔"انہوں نے مزید کہا، "جبکہ پاکستان ان بارہ ممالک میں سے ایک ہے جو اس الگ شناخت کو باضابطہ طور پر تسلیم کرتے ہیں، لیکن یہ شناخت صرف شناختی کارڈ تک ہی محدود ہے۔پنجاب کے علاقے میں خواجہ سراؤں کی اکثریت پائی جاتی ہے۔"دلچسپ بات یہ ہے کہ میزبان نے ٹیبل سے چند کارڈز اکٹھے کیے،انہیں جان بوجھ کر توقف کے ساتھ سکین کیا۔اسنے مزید کہا،"پنجاب میں گزشتہ سات سالوں کے اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو آپ کو ایک سنگین اعداد و شمار ملیں گے: بائیس خواجہ سراؤں کو بے دردی سے قتل کیا گیا، اور یہ ظلم کے حوالے سے برفانی تودے کا سرہ ہے۔"

دانستہ ارادے کے ساتھ،اس نے اپنے رویے کو درست کیا، کسی بھی ممکنہ آنسو کو دباتے ہوئے.اگر اس کی آنکھوں میں کوئی نمی آگئی تو یہ حقیقی اداسی نہیں بلکہ ہمدردی پیدا کرنے کے لیے ایک حسابی عمل تھا۔"اور اگر آپ نمبروں کا باریک بینی سے جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے زیادہ تر کیسز راولپنڈی سے ہیں۔"سکون حاصل کرتے ہوئے،اس نے اپنی پریزنٹیشن آرکیسٹریٹ کرتے ہوئے، کیمرے سے آنکھیں بند کر لیں۔"اب،جب ہم غور کرنے کے لیے رکتے ہیں، ہمیں اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیے: ہم خواجہ سراؤں یا ٹرانس جینڈرز کو تشدد سے کیسے بچا سکتے ہیں؟ ہم انصاف تک ان کی رسائی کو کیسے یقینی بنا سکتے ہیں؟"بات چیت کی گہرائی کے باوجود، کیمرے میزبان پر ثابت قدم رہے، موئیز کو پس منظر میں ڈالتے رہے۔رسمی

www.novelsclubb.com

ریکارڈنگ کے اختتام کے بعد، وہ مدد نہیں کر سکے لیکن تبصرہ کیا "میرے، ان 'مذاکرات' میں اداکاری کے فن کے بارے میں ہمیں کیا شاندار سبق ملتا ہے، نہیں؟"

وہ ہنسی اور اسکے ساتھ موئیز۔۔۔ ''تم تو مجھ سے بڑی ڈراما کوئین ہو''

ہوسٹ فخریہ مسکرائی

۔۔۔ایمان بس یہ سب بغور دیکھ رہی تھی وہ دیکھ رہی تھی اس دنیا میں کیا کچھ ہوتا ہے لوگوں کا تو وہ جانتی تھی لوگوں پر یقین ایسا ہی ہے سانپ پر یقین مگر یہ سب دیکھ وہ متعجب تھی

جیسے ہی کیمرے کے کمرے سے آواز گونجی، یہ پیغام عقلمند بلوٹوتھ ڈیوائسز کے ذریعے ان کے کانوں میں گھس گیا۔ "موئیز آپ سامعین کے ذہنوں میں الجھن پیدا کرنے کے لیے 'ٹرانس جینڈر' اور 'خواجہ سرا' کے الفاظ کو حکمت عملی کے ساتھ تبدیل کر رہے ہیں، جس سے وہ غلط طریقے سے یہ مان رہے ہیں کہ خواجہ سرا اور ٹرانس افراد ایک ہیں۔ بیرونی فنڈنگ کے الزامات۔ کو آپ نے ترک کرنا ہے" ایمان نے موئیز کی اصل شناخت کو جان کر اس عجیب و غریب تبادلے کا مشاہدہ کیا، اور

www.novelsclubb.com

سوچا کہ یہ لوگ اس طرح بات کیوں کر رہے ہیں۔اس کا تجسس عروج پر پہنچ گیا جب اس نے کیمرہ روم سے باہر جھانکا جہاں شو شروع ہوا۔میز بان نے شرارتی لہجہ اپناتے ہوئے موئیز کی طرف رخ کیا۔"اس موضوع پر غور وخوض کرنے کے لیے ہمارے معزز مہمان آج اسٹوڈیو میں ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں جو خود ساختہ ٹرانس جینڈر کارکن ہیں جنکا سلوگن ہے جنس کا محبت سے کیا تعلق۔۔؟"

میز بان نے جاری رکھا،"ہمیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ہمارے ساتھ میریب موئیز،ایک پر جوش نسوانی اور ٹرانس جینڈر کارکن ہیں۔"کیمرہ موئیز کی طرف پین کر دیا،جو کراس ٹانگوں پر بیٹھا ہوا تھا،ایک پراسرار مسکراہٹ پہنے ہوئے جب اس نے ایک لطیف سر ہلا کر تعارف کو تسلیم کیا۔اب میز بان اور موئیز کے درمیان توجہ کا اشتراک کیا گیا تھا،اور میز بان نے خوش اسلوبی سے اظہار کیا،"ہم اپنے شو،میں آپ کی موجودگی کی تعریف کرتے ہیں آپ کا ہمارے شو میں خیر مکدم ہے۔"موئیز ہمیشہ اداکار،نے اپنی کرشماتی مسکراہٹ کو برقرار رکھا اور جواب دیا،"شکریہ۔"اس کی توجہ غیر متزلزل طور پر میز بان پر مرکوز تھی،اس کا قریب سے مطالعہ کر رہی تھی۔سنجیدگی کے ساتھ،میز بان نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا،"جب جنس پر مبنی

تشدد کے بارے میں بات چیت ہوتی ہے، تو وہ عام طور پر خواتین کی کمزوریوں کے گرد گھومتی ہیں۔ لیکن ایک پہلو ہے جسے ہم اکثر نظرانداز کر دیتے ہیں—ٹرانسجینڈر کمیونٹی یا خواجہ سراہ، جو بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔"موئیز متوجہ ہوا، بالکل ایسے جیسے کوئی بارہ سالہ طالب علم کسی استاد کے دلکش لیکچر کو غور سے سن رہا ہو، سر ہلاتا ہو، چاہے اس نے موضوع کو پوری طرح سے نہ سمجھا ہو۔ وہ بولا۔۔"بالکل ایسا ہی ہے" یہ ایک پرفارمنس تھی، جس کی رہنمائی استاد کی محتاط نگاہوں سے ہوتی تھی، اور جو بغیر کسی رکاوٹ کے چلتی تھی

میزبان نے دباؤ ڈالا، "کیا آپ پاکستان میں خواجہ سراؤں یعنی ٹرانس کمیونٹی کو درپیش چیلنجز کی وضاحت کر سکتی ہیں؟"

"ٹرانس جینڈر" اور "انٹر سیکس" کی اصطلاحات کی جان بوجھ کر تکرار کافی واضح تھی۔ اب موئیز کی باری تھی کہ وہ اپنے جواب کو حسابی چالاکی اور جھوٹی مشقت کے ساتھ تیار کرے۔ اس نے ایک ایسا لہجہ اپنانا شروع کیا جس میں اس کی جدوجہد اور مظلومیت کی داستان بیچی گئی تھی، "ان مشکلات پر غور کریں جن کا مجھے ایک فرد کے طور پر سامنا کرنا پڑا۔ میرا سفر نوعمری کے زمانے میں شروع ہوا جب میں جوانی کے سرے پر تھی۔ بچپن میں، لوگ آپ کی باتوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ لیکن جیسے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے آپ بڑے ہوتے ہیں، وہ اصرار کرتے ہیں کہ آپ کی قانونی دستاویزات آپ کو ایک لڑکے کے طور پر درجہ بندی کرتی ہیں۔"اس نے فرضی اندیشے کے اشارے کے ساتھ بات جاری رکھی،"مجھے اس طریقے سے برتاؤ شروع کرنا پڑا جو مردانگی سے متعلق معاشرے کی توقعات کے مطابق ہو۔"اس نے ایک گہری، مبالغہ آمیز مردانہ آواز کی نقل کی اور میزبان کی طرف سے ہنسی نکالتے ہوئے اپنی ناک اڑانے کا ڈرامہ کیا۔"یہ مردانہ طاقت کو پیش کرنے کے بارے میں ہے، دہشت کے اس چہرے کے ذریعے خواتین کو دبانے کا ایک ڈھونگ،"اس نے زور سے ہاتھ ہلاتے ہوئے اعلان کیا۔"آپ نے دیکھا، یہ نام نہاد چودہ سو سال پرانی مردانگی کا نتیجہ"

موئیز نے چالاکی سے خالق پر الزامات لگانا جاری رکھا، لوگوں کے ذہنوں میں الٰہی کمال کے بارے میں شک پیدا کیا، حالانکہ اللہ کبھی غلطی نہیں کرتا۔ خدا ہر فرد کو بے عیب پیدا کرتا ہے۔ اس نے چالاکی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا،"اب، اگر کوئی حقیقی بدقسمت فرد—آیئے ایک خواجہ سرا یا ٹرانس ہے موجود ہے، تو وہ کیا کریں؟ غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں، اگر ہمارا پیارا اللہ اتفاقاً کسی لڑکی کی روح مرد کے جسم میں رکھ دیتا ہے، کیا اس کو درست کرنا صحیح کام نہیں ہوگا؟ بالکل ایسے لوگ جیسے غلط دانت والے دانتوں کو منحنی خطوط وحدانی سے درست کرتے ہیں یا نمایاں ناک والے لوگ پلاسٹک سرجری کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ

سب بالکل نارمل ہے، ہے نا؟" شیشے کے اس پار، کیمرے کے کمرے میں، ایمان کے خیالات سرگوشیاں کر رہے تھے، "اللہ ہر کسی کو بے عیب پیدا کرتا ہے اللہ سے غلطیاں نہیں ہوتیں یہ انسان ہے جو غلطی کا پتلا ہے مخلوق سے غلطیاں ہوتی ہیں خالق سے نہیں۔ اور اگر ہم سچے دل سے اللہ سے معافی مانگیں تو وہ ان خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔"

جیسا کہ اللہ قرآن سورہ سجدہ آیت سات میں فرما چکا ہے "۔۔۔

جو چیز بھی اس نے بنائی خوب ہی بنائی اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی"

www.novelsclubb.com

.....

جو لوگ خدا کے کمال پر شک کرتے ہیں وہ آسمان کی

طرف اپنی نگاہیں اٹھائیں، زمین کے پیچیدہ گل کاری کا مشاہدہ کریں، اور پوری دنیا کا سفر کریں۔ باریک بینی سے جائزہ لیں، اور تم کو اس کی تخلیق میں کوئی خامی نہیں ملے گی۔ کیونکہ وہ حکیم ہے، حکمت والا ہے اور علیم ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔ ہر چیز جو

اس نے وضع کی،اس نے درستگی کے ساتھ وضع کی مرد سے عورت تک،اس نے ان میں روحیں پھونک دیں۔مرد کی روح مرد میں رہتی ہے اور عورت کی روح عورت کے اندر رہتی ہے۔خدا کی مخلوق کو خراب کرنا شیطان کا فریب تھا،اسکا وعدہ تھا لیکن اللہ نے اعلان کیا کہ میرے بندے خد پر ظلم نہیں کریں گے۔جو لوگ شیطان کی پیروی کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو اس کے آخری ٹھکانے یعنی جہنم کی آگ میں پائیں گے۔پس جو لوگ اللہ کے کمال پر سوال اٹھاتے ہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔یہ خد کو درست کرنے کا وقت ہے،اگر نہیں اگر وہ ڈٹے رہے تو انکی آخری منزل جہنم کے شعلے ہیں۔

•••••

موئیز نے مہارت سے اپنے جھوٹے دکھ کو دباتے ہوئے اپنی فریب دہ کہانی کو جاری رکھا،"میرے والدین نے میرے ساتھ اس وقت برا سلوک کرنا شروع کیا جب میں صرف بارہ سال کی تھی"اس نے توقف کیا،معصومیت کا دعویٰ کرتے ہوئے، جیسے اس سوال کا انتظار کر رہا ہو،"کیوں؟"پھر،ایک حسابی اشارے کے ساتھ،اس نے جواب دیا،"ذرا انتظار کرو اور میں آپ کو بتاتی ہوں کہ کیوں۔ایسا اس لیے تھا کہ میں سر پر اسکارف اور کپڑے پہنتی۔یہ محض میری تخلیق میں قیاس شدہ غلطی کو درست کرنے کی کوشش تھی۔"میزبان،بظاہر موئیز کی داستان سے متاثر ہو کر،غور سے سنتی اس کے من گھڑت اکاؤنٹ کو اس طرح جذب کرتی جیسے کوئی طالب علم ریاضی کا کوئی پیچیدہ سبق سیکھ رہا ہو۔

ایمان جو صدمے سے یہ سب دیکھ رہی تھی اسے موئیز کے ساتھ اپنی ساری گفتگو خاص طور پر ان کے ماضی کے انکشافات یاد آنے پر جھٹکا لگا۔ایمان اور موئیز نے خود کو ایک مدھم روشنی والے کلب کے بلائی منزل میں پایا، وہ دیوار کے ساتھ ایک میز کے ساتھ لگی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔شیشہ کے دھوئیں کا محیط کہرا ہوا میں گھوم رہا تھا، جب کہ نیچے کا اسٹیج اپنی روشن روشنیاں ڈال رہا تھا، جس سے صوفیانہ ماحول پیدا ہو رہا تھا۔ایمان صرف پندرہ سال کی تھی جب اس نے موئیز سے پوچھا، "تمہارے والدین کہاں ہیں؟" موئیز نے ہوا میں دھواں چھوڑا۔ "میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں، سچ پوچھو تو" اس نے لاپرواہ انداز میں جواب دیا۔ "مجھے پیدا ہونے کے فوراً بعد ایک یتیم خانے میں چھوڑ دیا گیا تھا۔میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔" اس نے کندھے اچکا کر کہا، ''اب وہ جہاں بھی ہیں، مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔'' اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر پراسرار انداز میں مزید کہا، "میں ایک امریکی ہوں، لیکن مجھے اردو سیکھنے کے بعد پاکستان بھیجا گیا تھا۔" ایمان کے ذہن میں شکوک بھرا جب اس نے مزید سوال کیا، "کیوں؟" موئیز نے پراسرار انداز میں جھک کر جواب دیا، "ایک مشن پر۔" یہ یاد اس کے ذہن میں گونجی جب اس نے اپنے سامنے بے چین منظر کو دیکھا

www.novelsclubb.com

ایمان،اب اپنے ہوش وحواس میں آکر موئیز کے جھوٹ کے جال کو سنتی رہی۔اس نے میز بان سے مزید کہا،اس کی آواز بھرے جذبات سے کانپ رہی تھی،"مجھے زردو کوب کیا گیا،"اپنے مگرمچھ کے آنسو پونچھتے ہوئے۔میز بان نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی،"ٹھیک ہے،رونا بند کریں۔"اس کی آنکھوں میں مزید جعلی آنسو چمکتے ہوئے،موئیز نے بات جاری رکھی،"میں زنجیروں سے بندھی ہوئی تھی لیکن اس وقت،میں نے اپنا ذہن بنالیا۔"وہ طاقت کی علامت کے ساتھ بولا، "مزید نہیں۔میں نے اپنی آواز اٹھائی اور ٹرانس یعنی خواجہ سراہ کے حقوق کے لیے لڑنا شروع کر دیا،یعنی انٹر سیکس۔"اس نے اپنے چھپے ہوئے ایجنڈے کے برتن پر ایک مشکوک نظر ڈالی،دائیں بائیں دیکھا جب کہ ایمان جان بوجھ کر مسکرادی۔ڈائریکٹر نے مداخلت کرتے ہوئے انہیں جاری رکھنے کی تاکید کی۔"پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں،بس لائنیں ڈلور کریں یعنی خواجہ سراہ بول دیں"موئیز نے آگے بڑھتے ہوئے کہا،"میں نے خواجہ سراؤں کی وکالت شروع کی،اور اب میں اپنی کمیونٹی کی وکالت کرتی۔ہوں۔لوگ غلط سمجھتے ہیں،نہ جانے کیا کچھ کہتے ہیں وہ ہر چیز کو فنڈنگ سے جوڑتے ہیں جیسے کہ یہودی اور امریکہ ان سب چیزوں کی مجھے فنڈ دے رہے ہیں۔"اس نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا،ظاہری تکلیف کا مظاہرہ کیا،اور افسوس کے ساتھ اپنا سر ایک طرف پھیر لیا۔میز بان نے تبصرہ کیا،"لوگ اکثر نتائج پر پہنچتے ہیں،ہر چیز کو فنڈنگ سے جوڑتے ہیں تاکہ حقوق کے لیے لڑنے کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔""""

www.novelsclubb.com

صرف ایک لفظ کا متبادل، "خواجہ سرا" کو ایک اصطلاح میں تبدیل کرنے سے جو اس کے اصل مفہوم انٹر سیکس کے بجائے ٹرانس جینڈر کو ظاہر کرتا ہے، نے اردو میں ایک لسانی ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔ یہ لسانی موڑ بے شمار تنازعات کو جنم دے رہا ہے، اور ذمہ داران "انٹر سیکس" کی آڑ میں اپنی حرکتوں کو چھپا رہے ہیں، "خواجہ سرا" کے معنی کو باریک بینی سے بدل دیا ہے۔ یہ فریب کارانہ چال انہیں اپنی خفیہ سرگرمیوں میں مشغول ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طرح کے لسانی ہیرا پھیری نے الجھنوں اور بحث و مباحثے کا ایک دھند پیدا کر دیا ہے، جس سے مختلف ایجنڈوں اور سماجی گفتگو پر سایہ پڑ گیا ہے۔

موئیز بدستور شرارتیں پھیلاتا رہا، اپنی آواز میں طنزیہ لہجے میں بولا، "ان دنوں یوٹیوب پر دوروپے والے مولوی ملتے ہیں۔ مولوی وِد سٹائل۔" اس نے طنزیہ مزاج کے ساتھ اضافی لفظ پر زور دیا، پھر سیدھا ہو گیا۔ "یہ لوگ پینٹ سوٹ پہنتے ہیں اور خود کو 'مولوی' کہتے ہیں، لیکن پھر مجھ پر تنقید کرتے ہیں۔" میزبان نے "آن لائن وکٹیمائیزیشن" کے ساتھ جواب دیا۔ موئیز، بظاہر حیران ہو کر مزید بولا، "بالکل! وہ بکریوں کی طرح لمبی داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور کرسیوں پر بیٹھ کر فضول باتیں کرتے ہیں۔ جب بات نہیں بنتی تو قوم لوط کا سہارا لیتے ہیں۔" اس نے چڑ کر کہا، "مجھے دکھائیں کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ ایک خواجہ سراہ کسی جینڈر سے شادی نہیں کر سکتا، اگر ایک ٹرانس شخص کسی سے شادی کرتا ہے، تو اس میں کیا حرج ہے؟ قوم لوط کو سزا کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہ دوسروں کو زبردستی مباشرت کرتے تھے۔" اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا "میرا اللہ

www.novelsclubb.com

اتنا سخت نہیں کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی خواجہ سرا یعنی ٹرانس اپنے حقوق کے لیے لڑے اور اللہ کے عذاب کا باعث بنے۔"ایمان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے آپ سے بڑبڑائی"تم ایک دھوکے باز منافق ہو، ملحد ہو۔تم"

ایمان یہ سوچ رہی تھی تب ہی اسکے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی وہ جو۔دیکھ سکتی تھی کیا کوئی اور بھی دیکھ سکتا تھا ایک دیوار پر ایک پوسٹر تھا جو۔اب ادھر نمودار ہوا تھا مگر پہلے یہاں اس دیوار پر نہ تھا اس پوسٹر پر سورہ الاعراف-

۸۰—اور اسی طرح جب ہم نے لوط کو (پیغمبر بنا کر بھیجا تو) اس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا.

یعنی خواہش نفسانی پورا کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو۔حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو.

www.novelsclubb.com

۸۲—تو ان سے اس کا جواب کچھ نہ بن پڑا اور بولے تو یہ بولے کہ ان لوگوں (یعنی لوط اور اس کے گھر والوں) کو اپنے گاؤں سے نکال دو (کہ) یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں.

۸۳—تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا مگر ان کی بی بی (نہ بچی) کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی.

۸۴—اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا.

••••

وہ اس پوسٹر کو بغور دیکھ رہی تھی اسکی نظر شیشے پار موئیز پر گئی پھر اس دیوار پر وہ حیران تھی اس دیوار، پر وہ پوسٹر نہ تھا

پھر وہ اڑے رنگ کے ساتھ سامنے دیکھنے لگی موئیز کے ڈراموں کو

موئیز نے بڑی مہارت سے معصومیت کا کارڈ کھیلا، ایک مدعی لہجہ اپناتے ہوئے کہا، "جب میری ویڈیوز قرآنی آیات کے ساتھ اسلامی پیجز پر چلتی ہیں تو ان پر جہنم پتھر کی بارش پتا نہیں کیا کیا ہوتا ہے ایک ٹرانس عورت اپنے حقوق کے لئیے نہیں لڑ سکتی؟ کیا یہ اس کا حق نہیں ہے؟" میزبان نے واضح طور پر متجسس نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے پوچھا "لوگ کیا کہتے ہیں؟

اچانک، موئیز نے اپنی بات جاری رکھی، "میں نے جادو کی چھڑی کی لہر سے اپنی جنس تبدیل کرلی۔ وہ بھی امریکی فنڈنگ کی

وجہ سے یہ سمجھ نہیں سکتے۔ اللہ ہی ہے جس نے مجھے ایسا بنایا۔" ایمان اسے دیکھ کر اپنی ناگواری کو روک نہ سکی اور دل میں

بولی "تمہارا دماغ خراب ہے، تم لڑکا ہو لیکن لڑکی بننا چاہتے ہو۔" موئیز نے آگے کہا، "یہ معاشرہ بے رحم ہے، لوگ ظالم ہیں،

جب میں لڑکپن میں رہ رہی تھی تب لوگ مہربان تھے، لیکن جیسے ہی میں نے ایک ہجڑے کے طور پر اپنی شناخت کو قبول کیا،

لوگ مخالف ہو گئے کیونکہ میں نے صنفی تشدد کے خلاف بات کرنا شروع کر دی تھی۔اسی لیے'مولوی'میرے خلاف کھڑے ہیں۔کیوں؟''

میز بان نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان نازک طریقے سے ایک قلم تھاما،اس سے اشارہ کرتے ہوئے اس نے موئیز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا،"ٹھیک ہے،میرب،آپ بے باک ہیں،آپ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں،اور اس کے لیے آپ کو تنقید اور رد عمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"موئیز نے اثبات میں سر ہلایا،"بلکل"میز بان نے نتیجہ اخذ کیا،"آپ پڑھے لکھی اور تعلیم یافتہ ہیں،لیکن ان خواجہ سراؤں یا ٹرانس پر غور کریں جن کے پاس تعلیم کی کمی ہے،جو ان پر ظلم کرنے والے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں،جن میں بولنے کی طاقت نہیں ہے۔ہر کوئی میرب جیسا نہیں ہے،جو لچکدار ہو۔"موئیز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔میز بان نے دباؤ ڈالا،"تو،ان لوگوں کا کیا ہو گا جو سوشل میڈیا پر بھی اپنی آواز نہیں اٹھا سکتے؟کیا ان کے ساتھ مختلف سلوک کیا جاتا ہے؟"

موئیز نے آگے کہا،"یہ بالکل مختلف ہے کیونکہ میں اپنے بچپن سے ہی وسائل سے بھرپور رہی ہوں۔میں ان حالات کو اپنے جرائد میں فارمولوں اور منصوبوں کے تحت لکھتی تھی اور اسکے تحت پلین بناتی تھی اور اس پر عمل پیرا ہوتی تھی۔"اس کے بعد

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے بچپن کی ایک جھوٹی کہانی سنائی، "مجھے یاد ہے کہ ایک بار میں چالیس طالب علموں کے سامنے ایک کلاس روم میں داخل ہوئی، جیسے ہی میں داخل ہوئی سب نے نعرہ لگانا شروع کر دیا، 'ہجڑا آیا ہجڑا آیا ہجڑا آیا'، اور انہوں نے میرا مذاق اڑایا جب کہ ہمارے استاد کھڑے تھے۔ وہاں، مسکراتے ہوئے." میز بان نے غور سے سنا، اس کی انگلیاں نرمی سے اس کی ٹھوڑی پر ٹکی ہوئی تھیں۔ ''چچ چچ افسوس''

موئیز نے انگلی سے میز پر دستک دیتے ہوئے کہا، "یہ وہ لمحہ تھا جب مجھے احساس ہوا کہ مجھے مضبوط بننا ہے، میرب، تجھے لڑنا ہے۔" اس نے جاری رکھا، "اگرچہ ہر استاد برا نہیں ہوتا۔ میں چھٹی جماعت میں تھی جب بارہویں جماعت کے کچھ لڑکے مذموم ارادوں کے ساتھ مجھ سے رابطہ کرتے تھے، لیکن اس وقت، میں ایسی چیزوں سے بے خبر تھی مجھے محسوس ہوا کہ کچھ گڑبڑ ہے، اس لیے میں نے فوری طور پر کلاس روم کی کھڑکی سے چھلانگ لگائی اور نائب پرنسپل کے پاس بھاگی اگلے دن ان لڑکوں کو اسکول کی اسمبلی میں ان لڑکوں پر، چار ڈنڈے توڑے گئے۔" میز بان نے اپنی تعریف کا اظہار کیا، "واہ، یہ متاثر کن ہے کوئی تو تھا آپ کے ساتھ"

موئیز حیرت سے بولا، "تو یہ مولوی قوم لوط کے بارے میں کہتے ہیں؟" اس نے اس لفظ پر زور دیا اور مزید کہا، "میں ان جاہلوں سے کہوں گی کہ یہ سلوک قوم لوط کے جیسا ہی ہے، جو دوسروں کو جنسی فعل پر مجبور کرنے کی کوشش کرتے تھے یہی وجہ ہے

www.novelsclubb.com

کہ لوط کی قوم پر عذاب آیا۔ کیا یہ مولوی اس کو مخاطب نہیں کرتے ؟میز بان نے جلدی سے جواب دیا،"وہ ڈرتے ہیں کہ ان کی اپنی غلطیاں بے نقاب ہو جائیں گی،اور ان کے اصلی ارادے عوام کے سامنے آجائیں گے۔"موئیز کی بات ختم نہیں ہوئی تھی،"اور یہ داڑھی والے مولوی مذہبی سکولوں میں بچوں کے ساتھ بد سلوکی کے بارے میں کچھ کیوں نہیں کہتے ؟"اس کی آنکھیں حقارت سے اشکبار ہو گئیں جب اس نے بات جاری رکھی،"یہ مولوی ہیں،انہیں ڈر ہے کہ ان کے یوٹیوب کے کاروبار بند ہو جائیں گے۔انہوں نے اسلام کو کاروبار میں تبدیل کر دیا ہے۔"

شو کے آخری لمحات میں،موئیز نے اعلان کیا،"اگر کوئی خواجہ سرا یا ٹرانس محبت کرتا ہے،تو اسے محبت کرنے دو۔انہیں اس شخص سے شادی کرنے دو جس سے وہ چاہتے ہیں۔محبت کی کوئی سرحد نہیں ہوتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

محبت کا جنس سے تعلق نہیں محبت ہر جنس سے ہو سکتی ہے اس چیز کو سمجھیں

اسلام اتنا سخت نہیں ہے جتنا کچھ لوگ اسے پیش کرتے ہیں۔یقین ہے کہ ہم بالآخر پاکستان میں اپنے حقوق محفوظ کر لیں گے، اور قبولیت آئے گی۔"میز بان نے مسکراہٹ کے ساتھ شو کو سمیٹ لیا،"ان اختتامی الفاظ کے ساتھ،ہم آج کے اپی سوڈ کا اختتام کرتے ہیں۔ناظرین،مجھے یقین ہے کہ آپ نے ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو درپیش چیلنجز کے بارے میں قیمتی بصیرت

حاصل کی ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ ان مسائل کو معمول کے مطابق سمجھا جائے۔شو آج کے لیے یہیں ختم ہوتا ہے، لیکن ہماری اگلی قسط ایک مختلف موضوع کے ساتھ دیکھتے رہیں۔تب تک،اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔"جھوٹے اور حساس موضوعات کی ہیرا پھیری سے بھرے ہوئے فریبی شو پر پردہ پڑ گیا۔کہانیوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا، جھوٹ کا پردہ چاک کیا گیا،اور شو کے فنڈنگ کے ذرائع پاکستان میں جہالت اور فحاشی پھیلانے والے اپنے قابل اعتراض ایجنڈوں کے لیے کام کرتے نظر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شو ختم ہوا،اور وہ دوسرے چینل کے ہیڈ کوارٹر جانے کے لیے اسٹوڈیو سے نکل گئے۔تاہم،اپنی منزل پر پہنچنے سے پہلے،انہیں جی ٹین سینٹر پر ایک اسٹاپ کرنا پڑا، کیونکہ موئیز کو آنے والی پارٹی کے لیے کچھ شاپنگ کرنے کی ضرورت تھی۔ان کی گاڑی ایک پارکنگ ایریا کی اوپری منزل پر کھڑی تھی جو ارد گرد کا منظر پیش کر رہی تھی۔ان کے بالکل سامنے ایک ایچ بی ایل بینک کھڑا تھا،اس کا داخلی راستہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔اس کے نیچے الائیڈ بینک اور میزان بینک جیسے دیگر بینکوں کی شاخیں تھیں اوپری طرف لرن ایما زون وِداَس۔کا ایک بل بورڈ تھا۔ان کے دائیں طرف،ایک خوبصورت مسجد اور ایک سرسبز باغ کا منظر،


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تلاوت قرآن کی آوازوں سے ہوا بھر رہی تھی۔ پھر بھی، ایمان نے اپنی گاڑی کی سیٹ پر ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس خاص دن، اس نے غیر معمولی طور پر بھوک اور پیاس محسوس کی، جس نے اسے حیران کر دیا. وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کا جسم اس طرح جواب کیوں دے رہا ہے۔ اس نے سوچتے ہوئے ایک لمحے میں خود سے سوال بھی کیا، "مجھے اچانک بھوک اور پیاس دونوں کیوں لگ رہی ہیں؟ پہلے ایسا نہیں تھا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟" باہر سورج چمک رہا تھا، لیکن سیاہ رنگت والے شیشوں نے اس کی کرنوں کو روک رکھا تھا۔

ایمان کو روزے کا احساس ہو رہا تھا، جب اس نے کسی کے رونے کی آواز سنی۔ اس نے ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا، جو فرش پر بیٹھی اپنے پاؤں نیچے لٹک رہی تھی، رو رہی تھی۔ لوگ گزرتے رہے۔ ایمان نے ترس کھا کر کار کا دروازہ کھولا اور لڑکی کے پاس آئی۔ اس نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا، "کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟" سورج نے بے رحمی سے لمبے لمبے سائے ڈالے، اور لڑکی کا آنسوؤں سے بھرا چہرہ سخت روشنی میں چمکنے لگا۔ اس نے اوپر دیکھا، اس کی آنکھیں سرخ اور غم سے بھری ہوئی تھیں، اور ایمان کے ساتھ اپنی کہانی سنانے لگی. ایمان کا دل دہل گیا جب اس نے اس روتی ہوئی نیلی آنکھوں والی بچی کو دیکھا۔ وہ چھ سال کی تھی، اس کے معصوم چہرے پر سوجی ہوئی پیشانی کا ظالمانہ نشان تھا۔ یہ واضح تھا کہ کسی نے اسے چھڑی سے بری طرح مارا تھا۔ ایمان اس کے پاس بیٹھ گئی، بچی کے ساتھ ہونے والے ظلم و بربریت سے گھبرا کر۔ "تمہارے

www.novelsclubb.com

ساتھ یہ کس نے کیا؟"ایمان نے پوچھاتواس کے لہجے میں پریشانی تھی۔راہگیر چاروں طرف جمع ہونے لگے،ان کے تاثرات صدمے اور ہمدردی کی آمیزش تھے۔آنسوؤں کے ذریعے،نوجوان لڑکی نے اپنی آزمائش بیان کی۔"میرے پاس پانچ سو روپے تھے۔ایک سکوٹر پر دولوگ آئے،میرے سر پر ڈنڈامارااور میرے پیسے لے کر بھاگ گئے۔"تازہ آنسواس کے گالوں پر گرتے ہی اس کی آواز لرز گئی۔

جمع ہونے والے ہجوم کے درمیان ایک شخص نے حکومت سے اپنی مایوسی کااظہار کیا۔"جب ایسے لوگ حکومت میں ہوتے ہیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ بھکاری بھی چوروں سے محفوظ نہیں رہتے،"انہوں نے تلخی کے اشارے سے کہا۔زخمی بچی کے لیے ہمدردی سے بھری ایمان نے کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔اس نے آہستہ سے لڑکی کو کندھوں سے اٹھایااور کہا""میرے ساتھ چلو"۔نوجوان لڑکی کو لے کر وہ اسے اپنی کار کے پاس لے آئی،دروازہ کھولااور اسے کار کے گدّے پر بٹھادیا۔ایمان نے جلدی سے ڈرائیور کی سیٹ کے نیچے رکھے فرسٹ ایڈ باکس تک رسائی حاصل کی،مرہم نکالا،اور احتیاط سے اسے بچی کی سوجی ہوئی

پیشانی پر لگایا۔اس کے بعد اس نے زخمی جگہ پر پٹی باندھی، چھوٹی بچی کو کچھ سکون فراہم کیا۔ فاصلے پر، موئیز نے اپنی کار کے قریب ایک ہنگامہ دیکھا۔اس نے اچھی طرح نظر ڈالنے کے لیے جھانکا اور دیکھا کہ ہجوم اسکی گاڑی کے گرد جمع ہے۔

حیران ہو کر اس نے اپنی رفتار تیز کر دی اور منظر کی طرف اپنا راستہ بنالیا۔لوگ اس کی موجودگی سے بے خبر نظر آئے، شاید اسے پہچان نہ سکے۔ حیرت باہمی تھی کیونکہ موئیز حیران تھا کہ لوگوں نے اسے نہیں پہچانا موئیز کو نہیں پہچانا اسنے شاپنگ بیگ گاڑی کی ڈگی کھول کر تیزی سے رکھے اور ڈگی کو بند کیا اسکے بعد دوبارہ جگہ پر آیا سب پر سوالیہ نظر ڈالتے بولا ''یہ کیا ہوا ہے''

ایمان جو اس بچی کے سر پر پٹی کو سفٹی پن سے پکا کر رہی تھی بولی ''اس بچی کے سر پر چور ڈانڈا مار کر اسکے پیسے لوٹ کر چلا۔ گیا''

www.novelsclubb.com

پھر۔ مسکراتے ایمان نے اس بچی کو گاڑی سے باہر نکالا اور اپنے بیگ سے پانچ ہزار کی نوٹ نکال کر اس بچی کو دی اور بچوں کی طرح اسے تنبیہی انداز میں بولی "یہ لو اب ان پیسوں کو سنبھال کر رکھنا اور یہاں سے سیدھا اپنے گھر چلی جاؤ"

ایمان جو دوزانوں زمین پر بیٹھی اس بچی کو تنبیہی کر رہی تھی اس بچی نے مسکراتے ایمان کے رخسار پر بوسا دیا کہ وہ لڑکی شرماتے مس کرائی تھی اس کی شرماہٹ دیکھ ایمان نے بھی اسکے دائیں رخسار پر بوسا دیا اور اسکا سر سہلایا۔۔۔۔

---

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com ••••

۔ جیسے ہی گاڑی چینل کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سڑک سے نیچے کی طرف لپکی، ایمان مدد نہیں کر سکی لیکن موئیز پر گہری نظر ڈالی۔ اس نے خاموشی کو ایک ایسے سوال سے توڑا جو اس کے ذہن پر بوجھل تھا۔ "تم نے مجھے یہ سب چیزیں کیوں

دکھائیں؟"اس کے لہجے میں تشویش اور سازش کا اشارہ تھا۔موئیز نے اپنی نظریں آگے کی سڑک پر رکھی،ایک لطیف مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی جب اس نے مہارت سے گاڑی کو چال چلایا۔اس نے اپنا نقطہ نظر بیان کرنا شروع کیا،اس کے الفاظ اشتعال سے بھرے ہوئے تھے۔"ایمان، چلو ایماندار بنو۔ تمہاری فیملی کو حقیقی طور پر تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔وہ تمہیں صرف اس لیے برداشت کرتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ تمہارے نام پر جائیداد ہے۔لیکن یہ برداشت کب تک چلے گی؟کیا تمہارا باپ تمہاری جان نہیں لے سکتا؟"اس کے الفاظ کا مقصد رد عمل کو بھڑکانا تھا۔ایمان بہر حال مرتب ہی رہی،اس کا اظہار سنجیدہ تھا جب اس نے جواب دیا،"اس زندگی نے مجھے اب تک کیا دیا ہے؟کچھ نہیں۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں جیوں یا مروں۔"اس کے الفاظ نے استعفیٰ کا احساس دلایا۔موئیز نے اثبات میں سر ہلایا،اس کا لہجہ پیار سے بھرا ہوا تھا۔اس کے

www.novelsclubb.com

باوجود ایمان اچھی طرح جانتی تھی کہ کبھی کبھی میٹھے الفاظ میں بھی زہر بھرا جا سکتا ہے،اور وہ محتاط تھی کہ اس کی آواز میں ظاہری گرمجوشی سے بہہ نہ جائے

موئیز نے ایمان سے روشن خیالی کے احساس سے لبریز آواز میں بات کی، جس میں اس نے اپنی زندگی بھر کی جدوجہد کا اعتراف کیا۔اس نے زور دے کر کہا، "ایمان، تم نے زندگی کی ایسی سختیاں برداشت کی ہیں، جن کا شاید بہت سے مردوں نے تجربہ نہ کیا ہو۔ہمارے معاشرے میں مردوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔"اس کی آنکھوں میں گھبراہٹ کا ایک اشارہ تھا جب اس نے بات جاری رکھی، "شاید، تم کو لڑکی سے لڑکا بننے پر غور کرنا چاہیے ٹرانزیشن کروا کر کیا پتا تمہارے بابا تمہیں پسند کرنے لگ جائیں"اس کے الفاظ ہوا میں معلق ہو گئے اور ایمان کو صدمے کی حالت میں چھوڑ دیا۔ایمان نے موئیز کی طرف دیکھا،اس کی حیرت واضح تھی۔جواب میں موئیز نے مشورہ دیا کہ میں لڑکی بن جاؤں گا اور تم لڑکا بن جاو۔ایمان اس کی بے باک تجویز پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی اور جواباً

جواب دیا، "اگر ہمارے معاشرے میں مردوں کو اتنی عزت ملتی ہے تو تم لڑکی کیوں بننا چاہتے ہو؟" بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، موئیز نے مضبوطی سے کہا، "میرے حالات مختلف ہیں اور تمہارے بھی۔ ہم یہاں منفرد حالات سے نمٹ رہے ہیں۔ اس پر تھوڑی دیر کے لیے غور کرو، پھر ہم فیصلہ کر سکتے ہیں۔" اس نے گہرا سانس لیا، موضوع کو لمحہ بھر کے لیے آرام کرنے دیا۔ ایمان نے اس سے سوال کیا کہ تم زمین پر ایسا کیوں کرنا چاہتے ہو؟ موئیز نے جواب دیا، "ایمان، میری پیاری، مجھے لڑکی بننے، پر اور ایک لڑکی کو لڑکا بنا کر اسے شادی کرنے پر، اس کے بدلے میں ہمیں کافی رقم ملے گی۔ ذرا سوچو۔" ایمان نے مسکراتے ہوئے کہا، "میرا خیال ہے کہ لوگ ٹھیک کہہ رہے ہیں؛ یہ سب فنڈنگ کے بارے میں ہیں۔" وہ تلخی کے لمس سے بولی، "انہوں نے سوچا ہوگا کہ میں ایک آسان نشان ہوں، کہ تم مجھے راضی کرنے میں جیت جاؤ گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوگا، موئیز" موئیز نے اپنی ہیرا پھیری سے مطمئن ہو کر جواب دیا، "اس دنیا نے تم کو ایک موقع دیا ہے کہ تم جو

www.novelsclubb.com

چاہتی ہو دوسروں کو نقصان پہنچانا اور بدلہ لینے کا"۔ایمان نے آنکھیں گھما کر ڈانٹ دیا،"میں اپنا بدلہ ضرور لوں گی،اس میں کوئی شک نہیں، لیکن میں اس عمل میں اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔"اس نے جاری رکھا،"اس کے علاوہ، مرد میرے لیے زہر کی طرح ہیں۔"

ایمان نے مایوسی کے احساس سے موئیز کی طرف دیکھا، پھر اپنی سیٹ پر ٹیک لگائی اور باہر کی طرف دیکھا،اس کے ہاتھ ایک نازک گڑیا کی طرح سینے پر لپٹے ہوئے تھے۔جب اس نے گزرتی ہوئی دنیا کو دیکھا تو ایک عجیب سی سنسنی اس پر چھا گئی۔ اچانک اسے سورہ النساء ایک سو انیس سے گہرا تعلق محسوس ہوا۔

وہ آیت اسکے دل میں گونجی تھی جو۔کچھ یوں تھی

قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا (ف ۳۱۰) اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے (ف ۳۱۱) اور ضرور انہیں

کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے،اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا"

ایمان نے آنکھیں اٹھائیں،اس کا دل ایک خاموش دعا سے بھرا ہوا تھا،"اے اللہ، میں اب تیری حدود سے تجاوز نہیں کروں گی"اس کے پیچھے،ایک روشن فرشتہ، جو انسانی آنکھوں سے اوجھل تھا،دیکھ رہا تھا۔جیسے ہی ایمان نے اپنی دلی التجا کی، فرشتہ آہستہ آہستہ غائب ہو کر غائب ہو گیا۔

ایمان نے اپنی نظریں موئیز پر جمائیں اور گہری تشویش سے بولی،"تم خود کو خواجہ سرا قرار دیتے ہو لیکن تمہارے الفاظ حقیقی خواجہ سراؤں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیا تم کو اس کا احساس ہے؟"موئیز نے لاتعلقی سے کندھے اچکائے،"میں کیوں پرواہ کروں؟"ایمان نے اس کے رویے پر افسوس سے سر ہلایا۔"یہ ٹھیک نہیں ہے۔"اس نے بے تکلفی سے جواب دیا،"اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس کے

علاوہ وہ خواجہ سرا معاشرے پر بوجھ ہیں۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ اگر وہ ہمارے مقصد کے لیے کام کریں گے تو ان کی زندگی کا کوئی مقصد ہو گا۔"

ایمان اسکی اس بات پر بولی "کر تو وہ بہت کچھ سکتے ہیں مگر انکو کوئی کچھ کرنے نہیں دیتا اور اوپر۔ سے"

اسنے موئیز کو اوپر سے نیچے تک اچاٹ نظروں سے دیکھا "تمہارے جیسے لوگ انکا۔ نام استعمال کر کے انکو بدنام کرتے ہیں"

www.novelsclubb.com

ایمان اور موئیز اسلام آباد کی سنہری دھوپ میں نہائے ہوئے "چینل" کے ہیڈ کوارٹر کے باہر کھڑے تھے۔ یہ عمارت تعمیراتی عجوبہ تھی، اس کے تھری ڈی حروف چمکتے تھے جب سورج کی کرنیں ان میں سے چھیدتی تھیں۔ ایمان نے اسٹائلش سیاہ عکس والے چشمے پہنای ہوئی تھیں جب اس نے چینل کا نام دیکھا۔ موئیز ایک فولڈر اور کندھے پر لٹکا ہوا ایک بیگ اٹھائے ایمان کے ساتھ شامل ہو

گیا جب وہ ہیڈ کوارٹر کے عظیم دروازے کے قریب پہنچے۔ دروازہ کھلا جس سے دفتر کا پر تعیش اندرونی منظر ظاہر ہو رہا تھا۔ اے این بی چینل کے ہیڈ کوارٹر نے عیش و آرام کی نمائش کی۔ داخلی دروازے کو شاندار سنگ مرمر کے فرش سے مزین کیا گیا تھا، اور دیواروں کو شاندار آرٹ ورک سے مزین کیا گیا تھا۔ بڑی، خوبصورت کھڑکیاں اسلام آباد کے شہر کا ایک دلکش منظر پیش کرتی ہیں، جہاں تک سرسبز و شاداب اور جدید فن تعمیر نظر آتا ہے۔ اندر، انہوں نے خود کو ایک کشادہ اور خوبصورت استقبالیہ علاقے میں پایا۔ ریسیپشن ڈیسک میں چمکدار ڈیزائن کو چمکدار لکڑی اور نرم محیط روشنی کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ سجاوٹ عصری اور کلاسک عناصر کا امتزاج تھا، جس سے نفاست اور سکون کا ماحول پیدا ہوتا تھا۔ موئیز اے این بی چینل کے ہیڈ کوارٹر کی خوشحالی سے متاثر ہونے کے علاوہ مدد نہیں کر سکا اسے ایسا لگا جیسے وہ اثر اور طاقت کی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔ دفتر کے شاہانہ ماحول نے ان حقائق کے بالکل برعکس کام کیا جن کا وہ پہلے مشاہدہ کر چکے تھے، جو

www.novelsclubb.com

انہیں معاشرے کے اندر موجود شدید تقسیم کی یاد دلاتے تھے۔ جیسے ہی وہ عمارت میں مزید آگے بڑھے، ان کا استقبال خاموش گفتگو اور سرگرمی کے ساتھ کیا گیا، جو اس جگہ کی نشاندہی کرتا ہے جہاں فیصلے کیے جاتے تھے، کہانیاں سنائی جاتی تھیں، اور تاثرات کو تشکیل دیا جاتا تھا۔ اے این بی چینل کا ہیڈ کوارٹر جدیدیت اور وقار کے امتزاج کا ایک ثبوت کے طور پر کھڑا تھا، جہاں باہر کی دنیا غیر معمولی نظر آتی تھی

موئیز اور ایمان کوریڈور کے ساتھ ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ وہ آفس کے دروازے تک پہنچے۔ اعلان ہونے کا انتظار کیے بغیر، موئیز اعتماد سے اندر داخل ہوا۔ کمرہ خوبصورتی اور نفاست کی تصویر تھا، بالکل باقی ہیڈ کوارٹر کی طرح۔ میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی ادھیڑ عمر کا تھا، جس کے مزاج وادا زنانہ محسوس ہو رہے تھے اس کا کلین شیو چہرہ اور بے عیب تھری پیس سوٹ نے اس کی پیشہ ورانہ مہارت میں

اضافہ کیا۔ سورج کی روشنی اس کے پیچھے ایک بڑی کھڑکی سے اندر آتی تھی، جو اسلام آباد کے شاندار پہاڑوں کا دلکش نظارہ پیش کر رہی تھی۔ کمرہ نرم، سنہری روشنی میں نہایا ہوا تھا، جس سے ایک مدعو اور پرسکون ماحول پیدا ہو رہا تھا۔ کمرے کی ایک خاص بات ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ایک بہت بڑا ایکویریم تھا۔ اس میں غیر ملکی مچھلیوں کی ایک رنگین صف رکھی گئی تھی، ان کی حرکتیں شیشے کی دیوار کے اندر زندگی کا ایک مسحور کن رقص پیدا کرتی تھیں۔ پانی کے بلبلوں کی پُرسکون آواز نے کمرے کے سکون میں اضافہ کر دیا۔ وہ شخص میز کے پیچھے بیٹھا، اس کی شان و شوکت کمرے کی خوشحالی کی تکمیل کرتی تھی۔ اس کے سامنے دو آئٹمز نمایاں طور پر رکھے گئے تھے، جو بحث کے سامنے آنے کے منتظر تھے۔ پورا منظر خوبصورتی اور تطہیر کا سمفنی تھا، فطرت کی شان اور انسانی کارنامے کا امتزاج تھا۔

جیسے ہی اس آدمی نے موئیز کو داخلی دروازے پر دیکھا، اس کا چہرہ جوش سے چمک اٹھا، اور اس نے بے تابی سے موئیز کی طرف نسوانی انداز میں اپنا راستہ بنایا۔ موئیز

نے اپنے معمول کے نسوانی انداز میں اپنے بازو آگے بڑھائے اور دونوں نے پیار بھرے گلے مل کر ایک دوسرے کا استقبال کیا۔ "آہ، موئیز میرے پیارے، میں تمہارا انتظار کر رہا تھا،" آدمی نے چونک کر کہا۔ موئیز نے گلے ملتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا، "دیکھو، میں حاضر ہوں۔" متجسس ہو کر اس شخص نے ایمان کی طرف متوجہ کیا جو بیٹھی ہوئی تھی۔ "موئیز یہ گڑیا کون ہے؟" اس نے استفسار کیا. ایمان نے، غیر متاثر اور پرزور لہجے میں جواب دیا، "میں کوئی گڑیا نہیں ہوں۔ گڑیا غیر فعال ہوتی ہیں، شیلف پر بیٹھی ہوتی ہیں یا تو لوگ انکے ساتھ کھیل جاتے ہیں یا وہ دھول اکٹھی کرتی ہیں۔ کوئی مجھ سے جوڑ توڑ نہیں کر سکتا" ایمان نے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے اس شخص کی طرف ایک نگاہ ڈالی یعنی وہ اس شخص کو پہچان گئی تھی اور اسے خبردار کر رہی تھی۔ اس شخص نے متاثر کن تاثرات کے ساتھ، سوچ سمجھ کر اپنے ہونٹوں کا پیچھا کیا اور اپنی نشست سنبھال لی، اس کے بعد موئیز، تسخیر اور اسرار کی چمک کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہو گیا۔ تبادلے میں

www.novelsclubb.com

ہوشیاری اور حساب کتاب کا ماحول تھا، ہر شریک کمرے میں اپنے مفادات کی حفاظت کر رہا تھا۔

موئیز نے اعتماد کے ساتھ فائل کو میز پر رکھا اور آہستہ سے اسے اس آدمی کی طرف بڑھایا، جس نے اسے سطح پر پھسلتے دیکھا۔ فائل میں سات اقساط تھے، ہر ایک کی اپنی منفرد داستان تھی، اور ہر قسط ڈیڑھ گھنٹے تک چلنی تھی۔ اس آدمی نے فائل اٹھائی، صفحات پلٹتے ہوئے، اور کہا، "لوگوں تک، خاص طور پر ان آن لائن مولویوں تک یہ بات پہنچانا ایک مشکل کام ہوگا۔ شاید وہ اسے ایک کھیل سمجھیں۔" موئیز نے اپنی مسکراہٹ کو برقرار رکھا جب اس نے جواب دیا، "درحقیقت یہ ایک پیچیدہ کوشش ہے۔ لوگ آسانی سے متاثر ہوتے ہیں، اور وہ جو کچھ وہ بار بار دیکھتے ہیں اس کے عادی ہوتے جاتے ہیں۔ انسانی دماغ ایسی چیز ہے جس کو قابو میں کیا جا سکتا ہے ایسے ایجینڈوں کو پہلے آہستہ آہستہ لوگوں تک پہنچاؤ وہ جب اسکے عادی ہو جائیں تو پوری فلم چلاؤ" اس

آدمی نے اتفاق میں سر ہلایا،اس کی مسکراہٹ مشترکہ سمجھ کی عکاسی کرتی تھی۔ اس نے فائل واپس میز پر رکھ دی اور کہا،"فنڈنگ آنے کے بعد، ہم اس پروجیکٹ پر کام شروع کر سکتے ہیں۔"

اس آدمی نے موئیز سے یو ایس بی لی اور اسے بند کرنے سے پہلے احتیاط سے میز پر ایک دراز میں رکھ دیا۔ایمان کھڑکی سے باہر کے حسین پہاڑوں پر مرکوز رہی جبکہ اس شخص کی نظریں موئیز پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے موئیز کو مخاطب کیا،"موئیز ڈارلینگ، تم مجھے سسپنس میں نہیں رکھو گی۔اپنی دوست کا تعارف کرواؤ۔"ایمان نے بات چیت کی طرف توجہ دلائی اور طنزیہ لہجے میں جواب دیا،"مجھے کسی سے تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔مجھے لگتا ہے کہ موئیز اور میرے جانے کا وقت آگیا ہے۔"وہ اپنی سیٹ سے اٹھنے لگی لیکن موئیز نے اسے روکا اور ایک خاص جھجک کے ساتھ بولا"تم جانتی ہو میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں۔"

موئیز نے آخری لفظ پر غور کیا تو اسنے نظریں چرائیں

موئیز کے تبصرے پر ایمان مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی اور جواب دیا، ''کبھی کبھار الفاظ حقیقت کو نہیں بدل سکتے، کیا تم جانتے ہو" موئیز نے ایمان کی توجہ اس کی طرف دلاتے ہوئے اس شخص کی طرف اشارہ کیا۔۔''تم جانتی ہو یہ کون ہیں'' ایمان نے جواباً سے آنکھیں گھما کر جواب دیا، "میں وکی پیڈیا نہیں ہوں۔ میرے پاس ہر ایک کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔"

موئیز بظاہر ایمان کی مداخلت سے ناگوار دکھائی دے رہا تھا، پلک جھپک کر اس کی طرف لپکی۔ وہ شخص زیر بحث آدمی، ان کی بحث کا موضوع تھا۔ موئیز نے اس کا تعارف کرایا، "یہ بہرامند کھوسٹ ہیں۔" ایمان نے بہرامند کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور مزاحیہ انداز میں ریمارکس دیے، "کھوست ہی لگتے ہیں۔" بہرامند کھوسٹ مسکرایا موئیز۔ مزید اسے بولا "ونڈر لینڈ پہلی پاکستانی فلم ہے جو بطور ایل جی بی ٹی کیو فلمائی گئی ہے۔" موئیز نے اثبات میں سر ہلایا۔ تاہم، اس سے پہلے کہ وہ

مزید اضافہ کر پاتے، ایمان نے اسے ایک مضبوط لہجے میں کاٹ دیا، "وہی فلم جس کو انٹرنیٹ پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلے، میں کچھ پاکستانیوں کو سمجھ نہیں پاتی، وہ انسٹاگرام پر انگلش پر سوئچ کرتے ہیں اور برطانوی بننے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے گورے انہی سے انگریزی سیکھتے ہیں۔ جب تک میں نے کچھ اردو تبصرے نہیں پڑھے تب مجھے اس کے بارے میں پتا چلا۔" کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے بات جاری رکھی، "آدھی فنڈنگ امریکہ اور اسرائیل سے آئی۔ دوسری وہ جو عافیہ صدیقی کی کہانی سے توجہ ہٹانے کے لیے مہرمہ یونس کو اسپاٹ لائٹ میں رکھا گیا تھا جو امریکہ کی طرف سے لاؤنچ۔ ہوئی تھی تاکہ لوگ عافیہ صدیقی کو بھول کر اس سے ہمدردی کریں اسنے فنڈینگ کی ہے یعنی مہرمہ یونس نے"

ایمان اپنا منہ ڈینگہ کرتے یکدم ہنسنے لگی

www.novelsclubb.com

۔وہ ہنسنے کے علاوہ مدد نہیں کر سکتی تھی۔ فلم اور اس کے فنڈنگ کے ذرائع کے بارے میں ایمان کی تیز عقل اور گہرے مشاہدات نے اس کے بصیرت انگیز کردار کو ظاہر کرتے ہوئے منظر نامے میں گہرائی کا اضافہ کیا۔

موئیز کا لہجہ جھنجھلاہٹ سے مڑ گیا اور اس نے مایوسی کے ساتھ ایمان کا نام بولا۔

""""ایمان،"" ایمان بے خوف، اپنی نشست سے اٹھی اور مضبوطی سے کہا، "میں کسی فلم میں کام نہیں کرنا چاہتی۔ میں کسی غلط کام کا حصہ بننے سے انکاری ہوں۔" ایمان کی اس کے بے ساختہ ارادوں کو سمجھنے کی صلاحیت دیکھ کر موئیز حیران رہ گیا۔ یعنی وہ بنا بولے اسکی بات کیسے سمجھ گئی ایمان دروازے کی طرف چلی گئی، اس کا ہاتھ ہینڈل پر ٹکا ہوا تھا، اور موئیز سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اس نے الٹی میٹم جاری کیا، "تم میرے ساتھ آ رہے ہو ورنہ میں ٹیکسی لے لوں گی۔" موئیز ہچکچاتے ہوئے اپنی نشست سے اُٹھا اور اقرار کیا، "چلو چلتے ہیں۔"

عصر کے وقت موئیز کی گاڑی ایمان کے گھر کے باہر کھڑی تھی۔ جیسے ہی وہ گاڑی سے باہر نکلنے لگی، موئیز آخری کوشش کرنے سے باز نہ آسکا، "تم نے تو لاکھوں روپے چھوڑ دیے ہیں۔" اس نے ایک کرخت مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "جن لاکھوں کی تم بات کر رہے ہو اسے زائد لاکھوں کی رقم کے میں تم سے ڈر گز لے لیتی ہوں۔" وہ وہاں سے جانے کے لئے تیار تھی، لیکن موئیز نے تیزی سے کہا، "تم پرانی پیشکش پر دوبارہ غور کرنے کے لیے تیار ہو ٹھیک ہے؟ یہ کھربوں کی ہو سکتی ہے۔" ایمان گاڑی سے باہر نکلی، بے فکر ہو کر جواب دیا، "میں تمہارے ساتھ مزید دو منٹ گزارنے کو ترجیح دوں گی بجائے اس کے کہ تمہاری فضول پیشکش پر نظر ثانی کروں۔" اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا اور موئیز کی کوششوں سے متاثر ہوئے بغیر چلی گئی۔

جیسے جیسے مغرب کی اذان کا وقت قریب آیا، گھڑی کی ٹک ٹک نے روزہ داروں کے لیے یہ یاد دہانی کرائی کہ ان کے افطار کا وقت قریب آرہا ہے۔ گھر میں، خاندان

کے تمام افراد ایک میز کے ارد گرد جمع تھے، جو کہ امیروں کے لیے موزوں کھانے کے شاندار پھیلاؤ سے مزین تھے۔ امید اور شکر گزاری کے ساتھ، سب نے دعا میں ہاتھ اٹھائے، بشمول ایمان، جو ان لوگوں میں ایک اجنبی سی محسوس ہوئی لیکن اس کی دعا میں یکساں جذب تھی۔ اس کے دل کی گہرائیوں سے ایمان کی خاموش دعا اللہ کے حضور پہنچی، "اے اللہ مجھے ہدایت دے، مجھے راستہ دکھا، مجھے جہنم کی آگ سے بچا، جنت کی کنجی کہاں ہے اور مجھے سکون کہاں ملے گا؟ دل کا سکون کس میں ہے جنت کی کنجی کا دل کے سکون کے ساتھ کیا تعلق ہے؟" بھوک اس کی مستقل ساتھی تھی، لیکن آج اس کے رمضان کے روزے کا پہلا روزہ ہے اسکی زندگی کا پہلا روزہ۔ اگرچہ اس نے اپنے ارادے کو بلند آواز سے بیان نہیں کیا تھا، لیکن اس کے دل میں ارادہ ایک پختہ عزم تھا۔ وہ مشکل سے سویا تھا، کیونکہ آرام کا ڈیڑھ گھنٹہ قیامت کے ایک روشن خواب سے بھرا ہوا تھا، جو اس قدر خوفناک تھا کہ اس نے اسے مزید نیند سے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں اذان کی گونج سنائی دی اور ایک ایک کر کے گھر والوں نے روزے کی نیت شروع کر دی۔ تاہم، ایمان روزہ شروع کرنے یا ختم کرنے کے لیے ضروری مخصوص نیت سے بے خبر تھی۔ خالدہ اس کو طنزیہ انداز میں چاول کا لقمہ چھپاتے اسے دیکھ رہی تھی خیر ایمان نے ارد گرد کی دنیا سے تیزی سے منقطع ہونے کا احساس کیا۔ جلد ہی، خاندان کے مردوں نے اپنی افطاری ختم کی اور اپنی نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب ایمان کسٹرڈ کھا رہی تھی اور کھانے میں مگن تھی، خالدہ نے آنکھوں میں ایک بد نما چمک کے ساتھ اسے طعنہ دیا۔ "تو نے نہ روزہ بند کرنے کی نیت کی اور نہ ہی روزہ کھولنے کی دعا کی، تجھے کیا لگتا ہے تیرا روزہ قبول ہو گا؟" خالدہ کی دونوں بیٹیاں، طنز میں شامل ہو کر ہنس پڑیں۔ ایمان، جو دوبارہ کھانا شروع کر چکی تھی، اپنا چمچہ پیالے میں لٹکا ہوا چھوڑ کر حیران رہ گئی۔ اس نے حیرانی سے خالدہ کی طرف دیکھا اور پوچھا """تو کس قسم کی دعا کی بات کر رہی ہے؟ خالدہ، اس کی تسخیر سے بھری آنکھوں نے جواب دیا، "اس کا مطلب

ہے کہ تیرا روزہ قبول نہیں ہو گا۔تو سارا دن بھوکی پیاسی فضول رہی کیونکہ تو نے دعا نہ کی نہ تو دعا سے اپنا روزہ شروع کیا اور نہ ہی ختم کیا۔"چونکا دینے والے انکشاف نے ایمان کو اپنا چمچ کسٹرڈ کے پیالے میں گرا دیا،اور اس نے چیخ کر کہا، "کیا؟"اس کے کھوئے ہوئے ارادوں کا وزن اس پر بہت زیادہ تھا۔

زندگی کے عظیم الشان مشجر میں،اللہ صرف ہمارے قول و فعل کو ہی نہیں دیکھتا، بلکہ ہمارے دلوں کے ارادوں کو بھی دیکھتا ہے،یہاں تک کہ جب کسی کے ہونٹ بکھر جائیں،اور مقررہ الفاظ بے ساختہ رہ جائیں،ایک دلی ارادہ ایک خاموش دعا بنی رہتی ہے جو اس کے ساتھ گونجتی ہے۔الٰہی،ایمان کے روزے کا ارادہ اس کے دل میں نقش تھا،جو صرف اللہ کو معلوم تھا،اور یہی اخلاص تھا جس نے غیب میں قبولیت پائی۔

یہ بات شائید خالدہ کو معلوم نہ تھی جب ہی

خالدہ اور اس کی دو بیٹیاں ایمان کے روزے سے ہونے والے حادثے کا احساس کر کے ہنس پڑیں۔ایمان نے ان کے طنز کے وزن کو محسوس کرتے ہوئے صورتحال سے نمٹنے کا فیصلہ کیا۔اپنی عزت بحال کرنے کی کوشش میں،ایمان بولی،اس کی آواز میں لرزش تھی"میں کیسے جان سکتی تھی؟آخر یہ میرا پہلا روزہ تھا۔رہنمائی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا مددگار ثابت ہوتا مگر تم لوگ۔"ایمان نے ایک لمحے کے لیے توقف کرتے ہوئے الفاظ کو ڈوبنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا،"تمہارے چہروں پر وہ طنزیہ مسکراہٹ ہونے کا مقصد یہ ہی تھا تم نے میری ناتجربہ کاری سے بے پناہ خوشی حاصل کی۔"ایمان کے بے یقینی سے بھرے اور گھبراہٹ کے الفاظ

گھر

میں داخل ہوتے ہی کمرے میں ہنسی چھوٹ گئی

خالدہ اور اسکی بیٹیاں زور زور سے ہنسنے لگیں

www.novelsclubb.com

اس گرم ماحول کے درمیان ایمان کے صبر کی انتہا ہو گئی۔ کرسی سے اس کا اچانک اٹھنا کیتلی کی طرح ابل رہا تھا، اور اس نے کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تیز رفتار اور پر عزم حرکت کے ساتھ، ایمان نے مٹن کری کا پیالہ پکڑا، اس کا ہاتھ غصے سے کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد ہونے والی ٹھنڈی خاموشی میں وہ صورتحال کا وزن محسوس کر سکتی تھی اور خالدہ کی مسکراہٹ مدھم پڑنے لگی تھی۔ آنکھوں میں شدید غصے کے ساتھ، ایمان نے غیر رسمی طور پر ٹھنڈا سالن اپنی سوتیلی بہنوں کی طرف پھینکا۔ وہ ہنسی جو ایک بار کمرے میں بھر گئی تھی اچانک رک گئی، اس کی جگہ صدمے اور بے اعتباری نے لے لی۔ خالدہ کا لہجہ تفریح سے حیرانی میں بدل گیا اور اس نے ایمان کے اس فعل کے جواب میں بد دعا کہنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور لفظ کہتی، ایمان کی جوابی کارروائی تیزی سے اور زوردار انداز میں ہوئی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں سٹیل کی پلیٹ جھولی اور اسے خالدہ کے منہ سے ٹکرایا۔ سٹیل کی پلیٹ کے زور سے کمرہ گونج اٹھا لیکن ایمان نے خالدہ کو مؤثر

www.novelsclubb.com

طریقے سے خاموش کر دیا تھا۔ وہ الفاظ جو اس نے کہنے کا ارادہ کیا تھا وہ اپنے ہی منہ کی قبر میں دفن ہو گئے۔ ایمان ابھی تک غصے سے تڑپ رہی تھی، اس کے الفاظ کو چباتے ہوئے آخر کار اپنی مایوسی کو چھڑوا دیا۔ "لعنت ہو تم پر، کمینی عورتیں،" وہ سختی سے بڑبڑائی اور غصے کی چمک کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔ ایمان کے آگ بگولہ جواب نے ہنسی بجھا دی تھی اور اس کے اپنے لیے کھڑے ہونے کا عزم ظاہر کر دیا تھا۔

ایمان کی بہنیں بالکل بے ترتیبی میں بیٹھی تھیں، مٹن کری کی باقیات میں ڈھکی ہوئی تھیں جو ایمان نے ان پر پھینکی تھی۔ بکرے کے شوربے اور گھی کے ٹپکنے سے ان کی قدیم شکلیں اب بگڑ گئی تھیں اور ان کے حیران کن تاثرات ان کے کفر کی عکاسی کر رہے تھے۔ طنز پر اکسانے والی خالدہ کے چہرے پر سٹیل کی پلیٹ کے نمایاں نقوش تھے۔ اس کے منہ پر نشان اچانک انتقامی کارروائی کی ایک واضح یاد دہانی کا کام کرتا تھا۔ کمرے میں شدید خاموشی چھا گئی تھی، جس میں حالیہ واقعات

کی بازگشت فضا میں گونج رہی تھی۔ لڑکیاں دنگ رہ گئیں اور بے آواز رہ گئیں، واقعات کے غیر متوقع موڑ پر کارروائی کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اس دوران ایمان اپنے کمرے میں چلی گئی، اس کے جذبات اب بھی بلند ہو رہے تھے۔ اس نے کمرے کو روشن کیا، اور اس کی آواز غصے اور مایوسی کی آمیزش سے گونج رہی تھی جب اس نے بولا "ایک تو مرنے کا اتنا دل کرتا ہے مگر اعمال حساب کتاب نے بھی اس بات سے دل کھٹا کر دیا ہے اوف" ایمان نے آنکھوں کو مینچا اور زمین پر پیر مارے زور سے اسکے پیٹ میں گدگدی تھی تاصرات ایسے تھے جیسے ہر طرف سے راستے بند ہوں اور وہ کچھ نہ کر سکتی ہو

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے کی پرائیویسی میں، ایمان نے اپنے جذبات کو باہر نکلنے دیا، خود کو زمین پر گرا دیا، غصے، بے بسی، اور ہر طرف سے گھیرے جانے کے احساس کے ہنگامہ خیز امتزاج سے ہڑپ کر گئی۔ کمرہ اس کے اندرونی انتشار کی گواہی دے رہا تھا جب وہ ان چیلنجوں سے نمٹ رہی تھی جو زندگی نے اس کے راستے میں ڈالے تھے۔...

رات کے دو بجے ایمان نے اپنے خفیہ سفر کا آغاز کیا۔اس نے ایک آسمانی، گہرا سفید ریشمی فراک پہنا ہوا تھا جو تتلی کے پروں کی طرح اس کے گرد گھوم رہا تھا۔ گاؤن کے کنارے اس کی نازک شخصیت کو نمایاں کرتے ہوئے، فضل اور خوبصورتی کی ہوا کے ساتھ بہتے تھے۔اس کے گلے میں چاندی کا فیتا نرمی سے بندھا ہوا تھا، جس سے اس کی چمکیلی خصوصیات تھیں۔اس کے بال، سنہری تالوں کا ایک چمکتا ہوا جھرن، ایک الگ وِگ تھا، جسے احتیاط سے لمبی، بہتی ہوئی چوٹیوں میں سجایا گیا تھا جو اس کی پیٹھ کے نیچے خوبصورتی سے جھڑکتے تھے۔کچھ آوارہ کناروں نے اس کے چہرے کے گرد کھلکھلا کر رقص کیا، جس سے اسے ایک پر فتن، تقریباً صوفیانہ شکل ملی۔اس کے سر کے تاج سے اس کے بالوں کا ریشمی سیدھا پن اس کی رغبت میں اضافہ کرتا تھا۔ایمان کا لباس اسناگ فٹنگ پاجامہ کے ساتھ مکمل تھا، اور اس کے کانوں سے سفید کرسٹل کی بالیاں چاندنی کی ہلکی ہلکی جھلکوں کو اپنی گرفت میں لے رہی تھیں۔اس کی انگلیوں میں ایک کرسٹل کی انگوٹھی سجی ہوئی تھی جو رات

میں ستارے کی طرح چمکتی تھی۔ جیسے ہی وہ اندھیرے کی طرف روانہ ہوئی، ایمان کسی پری سے کم نہیں تھی، پر فتن خوبصورتی اور اسرار کا نظارہ، اس کی موجودگی ایک ایسی سحر انگیزی پھیلا رہی تھی جو یقیناً اس کے راستے سے گزرنے والے کو بھی موہ لے گی۔

اس نے خوبصورتی سے اپنے لباس پر ایک نازک سفید جالی والا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ دوپٹہ سادہ اور ہلکا تھا، جو اس کے سینے کو معمولی طور پر ڈھانپنے کے لیے کامل لوازمات کے طور پر کام کرتا تھا جبکہ اس کی مجموعی ظاہری شکل میں خوبصورتی کی ایک اضافی تہہ شامل کرتا تھا۔ اس کا ہوادار تانے بانے رات کی ہوا میں آہستہ سے اُڑ رہا تھا، جب اس نے اپنے پراسرار رات کے سفر کا آغاز کیا تو اس کی آسمانی خوبصورتی میں اضافہ ہوا۔

ایمان، اپنے طور پر ایک چمکدار چاند کی طرح، رات کے کھلتے ہی خاموش فٹ پاتھ پر چل پڑی۔ رمضان المبارک کے ان آخری ایام میں آسمان کا چاند تو غائب ہو گیا ہو

لیکن اس کے دل کے اندر کا چاند، اس کی عقیدت، اس قدر چمکتی رہی۔ وہ صبر سے اس مقدس، روحانی رہنما کا انتظار کرتی رہی جو اس گہرے سفر میں اس کے رہنما ستارے کے طور پر کام کرے گا۔ اس نے اٹھایا ہر قدم اس کے اٹل ایمان کا ثبوت تھا، اور اس نے پر سکون رات کو گلے لگایا، اپنے روحانی راستے پر چلنے کے لیے بے چین تھی۔

..........................................................

جب مولوی سرور کے خفیہ ٹھکانے کے قریب پہنچے تو دیکھا گیا کہ رات خوف سے بھری تھی۔ اندھیرے، گرے ہوئے درختوں نے گھر کو آنکھوں سے اوجھل کر رکھا تھا، اور روشنی کا واحد ذریعہ ایک خوفناک سرخ روشنی تھی جو اندر سے نکلتی تھی۔ پیش گوئی کے ساتھ ہوا موٹی تھی۔ احتیاط سے گھر میں داخل ہوا گیا تو اندر سے ڈراؤنے خواب کا نظارہ ملا۔ مدھم، سرخ رنگ کے حجرے میں، مولوی سرور


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے اپنی مذموم رسومات ادا کیں۔اس نے لاتعداد موم بتیوں کے خوفناک ٹمٹماہٹ سے تشکیل پانے والے ایک شیطانی ستارے کی حدود میں گھوما۔ایسا لگتا تھا کہ کمرہ کسی دوسری دنیاوی قوت سے دھڑک رہا ہے، جس کی وجہ سے سائے اپنی ہی ایک بے چین زندگی کے ساتھ رقص کر رہے ہیں۔مولوی سرور کے نعروں نے ہوا بھر دی،تاریک ہستیوں کو پکارا،جب کہ اس کی جنگلی نظریں دیوار کی طرف دیکھ رہی تھیں جس میں ایک بھیانک چہرہ تھا۔اس کے بال سانپوں کی طرح بندھے ہوئے تھے،اس کی دائیں آنکھ غیر فطری طور پر اس کے ساکٹ سے باہر نکلی ہوئی تھی،اور قدیم سنسکرت میں اس کی پیشانی کو آراستہ کیا گیا تھا۔اسے صرف دیکھنے سے ہی ریڑھ کی ہڈی میں لرزش پیدا ہو گئی۔شیطانی مجسمے دیواروں کو آراستہ کر رہے تھے، چیمبر کو شرارت کی چمک سے آراستہ کر رہے تھے۔ایک بھڑکتی ہوئی مشعل پورے کمرے میں سرخی مائل رنگوں کو کاسٹ کرتی ہے،جو دیواروں کو سجانے والی پراسرار علامتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ماحول ٹھنڈا ہو رہا تھا، جیسے

www.novelsclubb.com

اندھیرے کے جوہر نے یہاں سکونت حاصل کر لی ہو، اور کالا جادو ہوا میں گردش کر رہا تھا، جس کی وجہ سے نازک دل خوفناک سحر کے ساتھ ایک دھڑکن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے ہیبت ناک تصوف کی موجودگی میں خوف اور سحر آپس میں ٹکرا گیا منحوس حجرے میں مولوی سرور کی رسم نے خوفناک رخ اختیار کر لیا۔ جیسے ہی اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا توقع کے ساتھ گاڑھا ہو گیا۔ ایک ٹھنڈی آواز کے ساتھ، اس نے شر پسند قوتوں سے اس کی مدد کے لیے التجا کی "اے شیطانی طاقتوں میری مدد کرو اے شیطانی قوتوں مجھے منظوری دو"۔ ہ ایک بکرے کے سر کے ساتھ پتھر کی طرف جو اس کے سامنے کھڑا تھا، جس سے سرخ رنگ کا خون ٹپک رہا تھا۔ بکری کی پیشانی پر سرخ سندور کا خوفناک نشان تھا، جو ایک شیطانی ستارہ بنا رہا تھا۔ ستارے کے گرد موم بتیاں ٹمٹماتی اور منظر کو روشن کرتی تھیں، ان کی خوفناک چمک دیواروں پر عجیب و غریب سائے ڈال رہی تھی۔ شیطانی ستارہ مولوی سرور کے سر کے اوپر گھومنے لگا، جیسے کسی دوسری دنیا کی طاقت سے چلایا گیا ہو۔ جیسے ہی یہ تارہ،

ہر رقم ایک ایک کر کے حقیقی دنیا میں ظاہر ہوئی، اور مولوی سرور کے اوپر گھومنے لگی، جو مسحور ہو کر بیٹھے تھے دیکھتے ہی دیکھتے

منطقۃالبروج۔یعنی

Zodiac sign

کے نشانات اس تارے سے باہر نکلے اور اوپر ہوتے گول گول گھومنے لگے۔

جب بچھو کا نشان نمودار ہوا، تو ایک چمکدار بچھو ہوا اور ہوا میں پھیل گیا، صرف کالے دھوئیں کے ایک خطرناک پلمے میں تحلیل ہونے کے لیے۔ پھر آہستہ آہستہ بروج کے باقی رقم کی نشانیاں نمودار ہوئیں، ان کی شکلیں واضح ہوئیں، اور پھر، ایک دھماکہ خیز قوت کے ساتھ، وہ تاریکی میں بکھر گئے، گویا وہ اپنے آسمانی قید سے آزاد ہو رہے ہیں۔ کالا دھواں اِدھر اُدھر اُڑتا ہوا بکری کی کھوپڑی میں داخل ہو گیا۔ بکری کی آنکھیں، جو مضبوطی سے بند کی گئی تھیں، اچانک پھٹ گئیں، جس سے سرخ رنگ کا ایک منحوس سایہ چمک رہا تھا۔ اس کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا۔

مولوی سرور نے اپنے نعرے بند کر دیے اور غضبناک فتح کے ساتھ مسکرائے۔ ”گل بانو میری ہے“

بکرے کی کھوپڑی کے آگے گل بانو اور احمر کی تصویر تھی گل بانو کی تصویر پر دل محبت اور عشق کے نشانات بنائے گئے تھے اور اس تصویر کے اوپر گل بانو کے بال تھے دائیں جانب ایک انڈے پر کچھ منتر تھے انڈا پھٹا اور اسکے اندر سے لال مایہ نکل کر گل بانو کی تصویر پر گرا احمر کی تصویر پر خبیث نشانات بنائے گئے تھے جیسے کہ بیماریوں کے نام چھوری کے نشانات خون کی چھینٹیں اور یہ لکھا گیا تھا کہ احمر پاگل ہو کر مر جائے

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی احمر کی تصویر کے اوپر کتے اور خنزیر کا پیشاب گرایا گیا تھا

سرور نے منہ کے اوپر سوئر کا ماسک پہنا اور سامنے موجود کتے کے گوشت کو کھانے لگا۔۔

بکری،اس کی ایک آنکھ آگ کی شدت سے جل رہی تھی،ایسے الفاظ کہے جن میں مذموم الفاظ تھے،"شیطان نے تمہاری خواہشات پوری کر دی ہیں۔"ہوا تاریک توانائی کے ساتھ بھاری تھی،اور کمرہ ایک ناپاک طاقت سے ہل رہا تھا،جیسا کہ بٹی ہوئی رسم جاری تھی

==========

==========

ایمان اپنے سفر سے تھک چکی تھی،چلتے چلتے تھک چکی تھی۔صبح کے دو بج چکے تھے۔وہ سر جھکائے زمین پر بیٹھ گئی،آنسو اس کے چہرے سے بہتے اور زمین پر ٹپک رہے تھے۔جب اس نے دوسروں کی موجودگی میں طاقت کی تصویر کشی کی،وہ تنہائی میں اللہ کے حضور اپنے آنسو بہانے میں سکون پاتی تھی۔اس کے آنسو گرتے ہی وہ قیمتی قطروں کی شکل اختیار کر گئے جو ہلکی سٹریٹ لائیٹ میں چمک رہے تھے۔اسی لمحے،اس کے خاموش رونے کے درمیان،اس نے پیچھے سے ایک جانی

پہچانی آواز سنی۔ "اپنے آنسو بے دریغ بہنے دو میری پیاری بچی، دعا میں رونا اللہ کی نظر میں خوبصورت نظارہ ہے، کیونکہ اللہ کے ہاں نہریں اور سمندر ہیں، پھر بھی اس کی یاد میں بہنے والا ایک آنسو اسے ان سب سے زیادہ محبوب ہے۔" ایمان نے مڑ کر ایک بزرگ، عقلمند اور پر سکون آدمی کو اپنے برابر بیٹھا دیکھا وہ حیران رہ گئی کہ وہ کہاں سے نمودار ہوا ہے۔ اس کی پریشانی ایک نرم ملامت میں بدل گئی جب اس نے پوچھا، "آپ کہاں تھے؟ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔" بوڑھے نے اپنے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "میرا کیوں انتظار کر رہی تھی جب اللہ ہمیشہ سے موجود ہے، تمہیں اس کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو، اللہ تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں بھی ہو"۔

ایمان نے ایک گہرا سانس لیا، اس کی گیلی آنکھیں آنسوؤں سے چمک رہی تھیں۔ اس نے آہستہ سے اپنے گال اور پھر ناک صاف کرتے ہوئے کہا، "آج، میرے ساتھ بہت برا ہوا۔" دانا بزرگ نے گرمجوشی سے مسکراتے ہوئے کہا، "اس دنیا

میں آزمائشیں اکثر اچھے دل والوں پر آتی ہیں کہ وہ اپنی طاقت کو ماپیں۔"ایمان، اس کی کانپتی ہوئی آواز نے اعتراف کیا،"میں کبھی کبھی غصے سے رد عمل ظاہر کرتی ہوں،اور پھر مجھے پچھتاوا ہوتا ہے۔"

وہ بزرگ مسکرائے ''اللہ کو ایسے ہی لوگ پسند ہیں جنکو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے''مزید ایمان نے

عقلمند بزرگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا''''کیا اللہ نے مجھے چھوڑ دیا ہے''؟

بزرگ کی مسکراہٹ پر سکون رہی جب اس نے اسے تسلی دی،"جو اللہ کو یاد کرتے ہیں،اللہ انہیں کبھی نہیں بھولتا۔"ان بزرگ نے ایمان کو متجسس ہو کر پوچھا،"کیا تم نے ہاتھی سوار ابرہہ کی کہانی سن رکھی ہے؟"

ایمان نے نفی میں سر کو جنبش دی اس بزرگ نے سر ہلا کر سمجھنے والے انداز میں سورہ ال فیل کی آیات کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔"(﴿۱﴾)کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

﴿۲﴾کیاان کاداؤں غلط نہیں کیا؟(گیا)

﴿۳﴾اوران پر جھلڑ کے جھلڑ جانور بھیجے

﴿۴﴾جوان پر کھنگر کی پتھریاں پھینکتے تھے

﴿۵﴾توان کوایسا کر دیا جیسے کھایاہوا بھس

جیسے جیسے قرآنی آیت کا ترجمہ ہوامیں معلق رہا، عقلمند بزرگ ایمان کے ساتھ اپنی حکمتیں بیان کرتے رہے۔چاروں طرف پر سکون درخت گفتگو کی گہرائی کواپنا رہے تھے"جب اللہ ابابیلوں سے ان ھاتھی سواروں کوزمین بوس کر سکتا ہے،" ان بزرگ نے شروع کیا،"وہ اپنے مومنوں کو کبھی نہیں چھوڑتا،وہ تمہیں کیوں چھوڑے گا؟"ایمان،اس کی نظریں اپنے پیروں تلے زمین کو دیکھ رہی تھیں، آہستہ سے سرگوشی کی،"یہ دنیا،اس کے واسی یہ اتنے ظالم ہو سکتے ہیں۔"بزرگ گرمجوشی سے مسکرائے،اس کی نظریں آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔"اس عارضی دنیا کوزیادہ سنجیدگی سے مت لو۔یہ صرف ایک لمحہ فکریہ ہے،ایک خواب ہے۔اصل


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حقیقت جنت اور جہنم کے ابدی دائروں میں ہے۔"ایمان نے آنسو روک لیے، بھاری دل سے بولی،"اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس دنیا میں ہر کوئی مجھے تکلیف دینے کے لیے نکلا ہے۔"ان۔ بزرگ نے بے پناہ آسمان کی طرف نگاہیں پھیر لیں اور گہرے ایمان کے ساتھ بولے،"یقین رکھو کہ اللہ ہی سب سے بڑا کارساز ہے، جان لو کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، حتیٰ کہ ایک دانے کے برابر بھی نہیں، جب تک وہ مقدر نہ ہو۔"

ایمان اب بھی زمین کی طرف دیکھ رہی تھی،مزید سوچنے کے سوا کچھ نہیں کر سکی، "مگر مشکل کیوں آتی ہے؟"دانا بزرگ نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے کہا، "مشکلات وہ آزمائشیں اور فتنے ہیں جو مومن کے دل کو دنیوی آسائشوں سے بے بہرہ ہونے سے بچاتے ہیں، یہ مومن کی روح کو آخرت کا سودا کرنے سے بچانے کا ذریعہ ہیں۔"

جیسا کہ قرآن کی آیت سورہ البقرہ میں اللہ فرماتا ہے کہ

155 ترجمہ:

اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۱۵۶

**

www.novelsclubb.com

۱۵۷

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ایمان نے اپنے آنسو صاف کیئے جیسے سمجھ گئی ہو مگر پھر وہ

کرخت آواز کے ساتھ، وہ ان تمام دکھوں کو انڈیلنا چاہتی تھی جس نے اس کی زندگی کو وزن میں ڈال دیا تھا، اور یہ سمجھدار بزرگ غور سے سن رہے تھے۔ ایمان، اس کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے آنسوؤں سے تر ہو گئیں، ہ، "مجھے میری زندگی اندھیری لگتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے میں نعبیناہوں" عقلمند بزرگ کی مسکراہٹ تسلی بخش اور تسلی بخش رہی، جیسا کہ اس نے جاری رکھا، "اپنی زندگی کو ایمان کی روشنی سے روشن کرو"

ایمان، اس کی لرزتی ہوئی آواز نے اپنے اندر کی پریشانی کا اظہار کیا۔ "ہر کوئی مجھے میرے مبینہ غلط کاموں کی یاد دلاتا ہے، وہ چیزیں جو میں نے نہیں کی تھیں۔ کوئی مجھے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی نہیں کرتا، اور کوئی بھی پیار کے ساتھ وضاحت نہیں کرتا۔" دانا بزرگ کی مسکراہٹ برقرار رہی جب اس نے جواب دیا، "یہ وہ ہی لوگ ہیں ایمان جو دوسروں کو انکے عیب گنواتے ہیں مگر اپنے عیبوں پر آنکھیں بند کیئے اندھے ہوتے ہیں

۔اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کرنے کے بجائے دوسروں پر انگلیاں اٹھاتے ہیں لیکن اللہ کی نظر میں اچھے اور برے کی تمیز کون کر سکتا ہے؟

میں نے راتوں میں گناہگاروں کو مغفرت کرتے دیکھا ہے اور دوپہر سورج کی روشنی میں نماز پڑھنے والوں کو پس پردہ گناہ کبیرہ میں ڈوبے دیکھا ہے"

اس نے اپنی نظریں ایمان پر جمائیں، "تو بہتر۔ کون۔ ہوا۔ ایمان مزاخ اڑانے والا یا مزاخ سہنے والا؟"

ایمان کے چہرے پر آنسو جاری تھے جب وہ بولی، "بزرگ، میری زندگی مشکلات سے بھری ہوئی ہے، میں صرف ایک بہتر انسان بننا چاہتی ہوں، اگر اللہ مجھے معاف کر دے تو مجھے موت کا خوف نہیں رہے گا، میں دعا بھی نہیں کر سکتی موت کے لیے اگر مر بھی گئی تو کیا؟ پہلے لگتا تھا۔ جنت کی کنجی کوئی عام۔ شہ ہے، لیکن اب آپ نے مجھے بتایا ہے کہ جنت کی کنجی دل میں سکون پانا ہے، ایسا سکون جو دل سے نکلتا ہے اور اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ وہ سکون کیا ہے؟ مجھ پر سختیاں کیوں ہیں؟"

عقلمند بزرگ نے ایک تسلی بخش مسکراہٹ پیش کی، "اللہ اپنے طاقتور سپاہیوں کو مشکلات سے آزماتا ہے۔"

وہ معصومیت سے بولی "آزمائش کیوں ہوتی ہے"؟ وہ، جواباً۔ مسکرائے تھے "یہ دنیا امتحان ہے اور امتحان میں آزمائش تو ہوتی ہے ناہر۔ چیز کچھ نہ کچھ مانگتی ہے اور جنت انسان کے صبر و تقوی کو مانگتی ہے وہ ذات انسان کو آزماتا ہے دکھوں سے درد سے مشکلوں سے مصیبتوں سے کبھی کبھار انسانوں کی آزمائش کرنے کے لئے انکو دولت سے آزماتا ہے کبھی کسی اور خوشی سے آزمائش انسان کی ہر صورت ہوتی ہے مگر وہ ہماری برداشت سے زیادہ ہمیں دکھوں سے نہیں آزماتا وہ ذات ہمیں ہم سے، زیادہ جانتی ہے میری بچی"

ایمان نے بھاری دل کے ساتھ عقلمند بزرگ کے سامنے اپنا دل کھولا، "آج میں نے روزہ رکھا لیکن روزہ کی دعا نہیں پڑھی، اس پر کسی نے میری رہنمائی نہیں کی۔

میرے باپ کی دوسری بیوی نے سب کچھ دیکھا لیکن سحری کے دوران کبھی کوئی رہنمائی نہیں کی۔ میں نے صرف پانی پیا اور سارا دن بھوکی رہی اور آخری وقت میں جب میں افطاری کر رہی تھی میری ماں بولی میں نے روزہ افطاری کی دعا نہیں پڑھی اس لیئے اللہ نے میرا روزہ قبول نہیں کیا" بزرگ نے تسلی دیتے ہوئے کہا، "ایمان، اللہ دل کی نیت دیکھتا ہے، خاموشی ایک ایسی عبادت ہے جسے نہ فرشتے لکھ سکتے ہیں، نہ شیطان بگاڑ سکتا ہے، اسے اللہ کے سوا کوئی سن نہیں سکتا، کیا۔ پتا کہ تم۔ ان روزے داروں میں سے ہو جنکا روزہ اللہ کے نصدیک افضل ہو" ایمان اپنے اندر کی ہنگامہ خیزی کا اظہار کیے بغیر کچھ سہار نہ سکی، "میرے دل میں سکون نہیں ہے بزرگ، دل کے سکون کی کنجی کہاں سے ملے گی؟" عقلمند بزرگ نے یقین دہانی کے ساتھ جواب دیا، "تم جلد ہی اپنے دل کا سکون تلاش کرنے کی کلید دریافت کر لو گی۔" جب وہ تڑپتی نظروں سے اس کی طرف دیکھتی رہی تو اس نے بات جاری رکھی، "جب تمہیں وہ چابی مل جائے تو اسے گُمنے نہ دینا۔ مجھے لگتا ہے کہ

تمہیں مستقبل میں اس چابی کی ضرورت ہو گی۔" ایسا لگتا تھا جیسے وہ ایمان کے مستقبل میں کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا تھا، ایک ایسا پیغام جسے وہ پوری طرح سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ اس نے الجھن میں جواب دیا، "میں نہیں سمجھی" ایک پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ، بزرگ نے جواب دیا، "تم وقت پر سمجھ جاؤ گی." ایمان متجسس رہ گئی تھی، اس کا تجسس بزرگ کے خفیہ الفاظ سے ابھرا تھا، مستقبل کے بارے میں یقین نہیں تھا جو اس کا انتظار کر رہا تھا۔

ایمان نے کانپتی ہوئی زبان سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنا ایک الگ پہلو ظاہر کیا۔ ان بزرگ کی موجودگی میں وہ مضبوط اور سخت دل ایمان نہیں تھی جسے سب ، جانتے تھے۔ وہ ایک موم دل کی طرح نرم اور کمزور ہو گئی۔ "میں بہت ڈرتی ہوں بزرگ، "اس نے اعتراف کیا۔ بزرگ نے نرم اور سمجھ دار چہرے کے ساتھ "، استفسار کیا

تم ڈرتی کیوں ہو

؟کیا چیز ہے جس سے

تم کو

کھونے کا ڈر ہے؟جب

تم اس دنیا سے چلی جاؤ گی

تو اس دنیا کی کوئی چیز

تمہارے

ساتھ نہیں جائے گی، بلکہ اپنے ایمان کے کھو جانے سے

www.novelsclubb.com

درو

اللہ کو،

کھو جانے سے ڈرو

اپنے ایمان اور اچھے کردار کو کھو دینے سے ڈرو،

،یہ وہ چیزیں ہیں جو واقعی اہم ہیں۔"اس نے سر ہلایا،اس کی آواز کانپتی ہوئی بولی بالکل ایسا ہی ہے۔مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔"اس نے نفی میں سر ہلایا اور آگے چل کر بولی،"کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے میرا دل پتھر ہو گیا ہے، کبھی میرا ٹوٹ کر ،رونے کو جی چاہتا ہے۔"دانا بزرگ نے مسکرا کر اپنی رہنمائی پیش کی،"یاد رکھو انسانی جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جسے دل کہتے ہیں،اسے پاک رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا،اور اگر زندگی مشکل لگتی ہے تو ہمارے پیارے نبی

ﷺ

کی قربانیوں کے بارے میں

www.novelsclubb

سوچو

۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام،انبیاء اور رسولوں کو درپیش مشکلات کے بارے میں

سوچو

۔فرعون کی بیٹی کی

کنیز

کی کہانی پر

غور کرو

جس نے اپنے بچوں،

کو گرم تیل میں ڈلتے دیکھا مگر وہ۔ہاری نہیں بلکہ

ان کی قربانی میں شامل ہوئی

،یہ ناقابل یقین ایمان کے کام تھے۔اہل بیت کی قربانیاں اور سانحہ کربلا،

کو۔یاد کرو اسلام ہم تک بہت قربانیوں کے بعد پہنچا ہے بچی اور سیدھے راستے میں

مشکلات تو آتی ہیں ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

==========

جیسے جیسے ہم آسمان پر چڑھتے ہیں، ایمان اور عقلمند بزرگ کے اعداد و شمار نیچے کی دنیا کے وسیع بادبان میں محض دھبے رہ جاتے ہیں۔ زمین مسلسل گھومتی ہے، دو الگ الگ حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ ایک طرف، سفید سورج کی چمکیلی روشنی میں نہایا ہوا، ایک بیدار اور متحرک دنیا ہے۔ دوسری طرف، اندھیرے نے زمین کو ڈھانپ لیا ہے۔ اندھیر کے ایک حصہ میں نیچے ہوا جائے تو سویڈن کا گھر ہے۔ و نٹیج کار کا سفر ہمیں سویڈن کے جنگل کے مرکز تک پہنچاتا ہے، ایک صوفیانہ جگہ جہاں خاموشی تقریباً واضح ہے۔ تنگ سڑک دیودار کے درختوں کے گھنے جنگل میں سے گزرتی ہے، گاڑی کی ہیڈلائٹس کی مدھم چمک میں ان کے لمبے، خوفناک سائے کاسٹ کر رہے ہیں۔ جون کا مہینہ، جہاں وقت پاکستان سے 4 گھنٹے پیچھے ہے۔ جب کہ پاکستانی آسمانوں میں ابھی 2 بجے ہی گزرے ہیں، سویڈن کا دارالحکومت سٹوکہولم تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، جہاں صرف ستارے ہی روشنی ڈال

رہے ہیں۔اس پُر سکون اور حقیقی منظر نامے کے درمیان، کار آگے بڑھ رہی ہے۔ ہیڈ لائٹ کے شہتیر میں، ایک تنہا بلی کی آنکھیں دو چمکتے زمرد کی طرح چمک رہی ہیں۔ چونک کر، یہ آگے بڑھتی ہے اور اداسی میں غائب ہو جاتی ہے۔ خوفناک خاموشی صرف لہروں کے ٹکرانے کی تال اور دور کی آواز سے ٹوٹتی ہے جو سمندر کی طرف ان کے پہنچنے کا اشارہ دیتی ہے۔ یہ حیران کن منظر سفر کو سویڈن کے جنگل کے دل تک لے جاتا ہے۔

جیسے ہی وہ نیٹیج کار سمندر کے قریب آکر رکی، آدھی رات کی ہوا نے اسرار اور تناؤ کی چمک پیدا کی۔ دروازہ کھلا اور ایک لمبا شخص نمودار ہوا۔ اس نے ایک پُراسرار دلکشی کا اظہار کیا، جو کہ ایک سیاہ تھری پیس سوٹ میں بے عیب لباس پہنے ہوئے تھا اسنے لونگ کوٹ پہن رکھا تھا اور چمڑے کے سیاہ دستانے جو اس کے فریم سے درستگی کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ چمکدار جوتے، سیاہ کوبرے کی جلد سے تیار کیے گئے، اسراف اور خطرے کی کہانی سناتے ہیں۔ اس کے سر پر ایک ونٹج انداز کی سیاہ ٹوپی

رکھی،اس کی خصوصیات پر سایہ ڈالتے ہوئے، مدھم روشنی میں اس کا چہرہ نیم دھندلا ہوا تھا۔اس کی ہیزل نٹ، دلکش آنکھیں، گہری سیٹ اور چھیدنے، ہزار رازوں کے رازوں کو تھامے ہوئے تھے۔ایک سگار، جو اس کی انگلیوں کے درمیان خوبصورتی سے بیٹھا تھا،اس کے ہونٹوں تک پہنچا۔اس نے گہرائی سے سانس لیا، جس سے خوشبودار دھواں ہوا میں گھومنے اور گھومنے لگا۔اختیار کی ہوا کے ساتھ، وہ جان بوجھ کر سمندر کے کنارے کھڑی ایک تنہا کشتی کی طرف بڑھا۔ جب اس نے جہاز میں قدم رکھا تو اس کے وزن کے نیچے لکڑی کے تختے پھٹ گئے۔ چھوٹا برتن پانی کی تال کے ساتھ آہستہ سے ہلا،اس پراسرار شخصیت کو اپنے ہمیشہ چوکس محافظوں کی نظروں سے دور لے گیا۔ سمندر خود ہی تعظیم میں خاموش دکھائی دے رہا تھا جب اس نے اس نامعلوم سفر کا آغاز کیا،اپنے پیچھے سازش اور تجسس سے بھرا ہوا ماحول چھوڑ دیا۔ یہ پراسرار آدمی آدھی رات کے پانیوں میں کیا

راز لے گیا؟ ہوا پر توقع کے ساتھ چارج کیا گیا تھا، جو اسرار کو کھولنے کے لیے تیار ہے جو آگے ہے۔

فیری سٹاکہولم کے جنگل کو پیچھے چھوڑ کر پر سکون سمندر میں سے گزری۔ پراسرار شخصیت فیری کے کنارے پر کھڑا تھا، دھندلی روشنی کے خلاف ایک سلیویٹ، اس کے سر پر ایک پرانی ونٹج تھی۔ ایک سیاہ تھری پیس سوٹ اس کے لمبے فریم سے آراستہ تھا، جس کی تکمیل سیاہ کوبرا کی جلد سے بنے چمکدار جوتے تھے۔ اس کا چہرہ نیم صاف تھا، اسرار کی ہوا میں ڈوبا ہوا تھا۔ کشتی پر ہر قدم کے ساتھ، اس نے اختیار کی چمک پیدا کی. گارڈز گاڑی کے قریب چوکس کھڑے رہے، جب وہ سمندر کی وسعت میں داخل ہوا۔ لہریں، اب پر سکون، فیری کے سفر کو سہارا دے رہی تھیں۔ ایک سگار اس کی انگلیوں کے درمیان لٹکا ہوا تھا، اور ایک لطیف فضل کے ساتھ، اس نے اسے اپنے ہونٹوں کے درمیان رکھا، ہوا میں رقص کرنے والے دھوئیں کے ٹکڑوں کو باہر نکالا۔ جیسے ہی کشتی آگے بڑھی، اسٹاکہولم کا جنگل پیچھے

ہٹ گیا۔ایک نوکر، فرض شناسی سے پیروی کرتے ہوئے، دنیا کی سب سے شاندار شراب آرکٹک ایل سے مزین ٹرے پیش کیا۔پراسرار شخصیت نے ایک آہ بھر کر گلاس قبول کیا،اس کی بھیڑیے کی شکل کی انگوٹھی کی سرخ چمک آنکھ کو پکڑ رہی تھی۔اس نے نایاب شراب کا جان بوجھ کر گھونٹ لیتے ہوئے نوکر کو ہاتھ کے ہشارے سے اسے رخصت کیا۔ کشتی پر زور دیا،اب قدرے تیز لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔سگار کے دھوئیں کی خوشبو سمندری ہوا کے ساتھ گھل مل جاتی ہے، جس سے ایک پراسرار اور دلکش ماحول پیدا ہوتا ہے۔

جیسے ہی سمندری جہاز جزیروں کے درمیان پانی کے پھیلاؤ سے گزر رہا تھا، یہ بکھرے ہوئے زمینی عوام براعظموں کے ٹکڑوں سے مشابہت رکھتے تھے جو گہرے پر اترتے تھے۔ نقل و حمل، بے دھیانی کے احساس کے ساتھ، خوبصورتی کے ساتھ ان آرکین جزیروں میں سے گزرتی رہی، آہستہ آہستہ خود کو دیکھنے والوں کے دائرہ سے دور ہوتی گئی۔ناری ایک روح نے برتن کے اخراج کو محسوس

کیا۔ یہ پلک جھپکتے ہی غائب ہو گیا، اس کے جاگتے میں ایک غیر معمولی خاموشی چھوڑ گئی۔ ایک وقفے کے بعد، سمندری دستہ غیر متزلزل لہروں کے درمیان کھڑا تھا، اور پراسرار شخصیت، جواب ایک آٹو موبائل کنوینس کے اندر سمٹی ہوئی تھی، اس پراسرار جزیرے کے ذریعے سفر کا آغاز کیا۔ ماحول ایک پر سکون خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا، جہاں ایک معمولی آرتھروپوڈ کی گنگناہٹ نے بھی سکون کو متاثر نہیں کیا۔ گاڑیوں کا سامان جزیرے کے اسرار کی خاموشی کے درمیان اپنی رفتار کو تیار کرتے ہوئے، آربوریل کثافت سے گزرتا ہے۔

ایک سلیوان کے دائرے کے درمیان، اربوریل سہ ٹینلز سے گھرا ہوا، ایک سیر ولین سانپ اس کے راستے میں پھسل گیا۔ بے حسی کے ساتھ، اس نے سانپ کی زندگی کو کوبرا کی کھال سے مزین تلووں کے نیچے بجھا دیا۔ اس کے قدموں کی شیطانی چال نے سانپ کی موت کا دعویٰ کیا، اس کے نیچے زمین کو داغدار کرنے والا سندور۔ اب سے آگے بڑھتے ہوئے، ایک آربوریل بیہیمتھ آگے بڑھ رہا ہے،

اس کی جڑیں اور گندی انگوریں فطرت کے پوت کے ٹینڈرل کی طرح جھر نا رہی ہیں۔ جانچ پڑتال میں، اس کی سمجھدار نگاہیں اس باغیچے کی عمارت پر پڑی، جس نے اس کے چہرے پر پردہ ڈالنے والی لٹکن بیلوں کو ہٹانے کا اشارہ کیا۔ کچھ عجیب لوگوں نے اس ایکٹ کا مشاہدہ کیا، جو منظر عام پر آنے والے تماشے سے بدل گیا۔ وہ اپنے اندر چھائی ہوئی اداسی کو عبور کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ ایک طاقتور درخت مرکز کے طور پر کھڑا تھا، جہاں لکڑی کے پتلے حصے اس کے نچلے چھتری سے لٹک رہے تھے۔ ان کی سپیکٹرل موجودگی نے جانچ پڑتال کا اشارہ کیا۔ حیرت زدہ ہو کر، پراسرار شخصیت نے ان بیلوں کو ہیرا پھیری کی، اور ایک داخلی راستہ ظاہر کرنے کے لیے کفن کو الگ کیا۔ اس گھمبیر انکلیو کے اندر، سائے نے جستجو کرنے والی ہوا میں راز کی سرگوشی کی۔ اس کے سامنے آربوریل عظمت کا کٹا ہوا نشان بچھا ہوا تھا، جس پر اس نے ایک خفیہ کارڈ رکھا تھا۔ غیر دیکھے محافظوں کے ذریعہ ایتھریل ٹیبلو کی جانچ پڑتال کی گئی تھی، جس سے ایک چھپے ہوئے پورٹل کو اجارہ کرنے کا اشارہ

www.novelsclubb.com

کیا گیا تھا۔ پوشیدہ حرم میں قدم رکھتے ہوئے، پیپر چرنے اپنے آپ کو سیل کر دیا، اس کے پراسرار مقامات کے اندر چھپے اسرار کی حفاظت کی اس کے داخل ہونے پر، ماحول ایک پراسرار ملاقات میں تبدیل ہو گیا، ایک خفیہ سنگم جو آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔ زیر زمین پھیلاؤ شطرنج کی بساط سے مشابہ تھا، اس کی آبنوس اور ہاتھی دانت کی ٹائلیں ایک آسمانی چمک کو پھیلا رہی تھیں۔ آگے کا راستہ کھلا، دونوں طرف دیواروں سے ڈھکی ہوئی، معلق ستونوں سے مزین تھی جن سے لالٹینیں لٹک رہی تھیں، جو ایک دوسری دنیاوی روشنی ڈال رہی تھیں۔ اس کے قدموں کی گونج چیمبر میں گونج رہی تھی، ایک خوفناک لہر میں گونج رہی تھی۔ ایک سنہری شکل نے اس کی شناخت کو چھپا رکھا تھا—ایک شاہی شیر ماسک اس کے چہرے کو سجا رہا تھا، اس کی آنکھوں کی چمکیلی چمک کو نمایاں کرتا تھا۔ کمرہ ایک وسیع و عریض ٹیبلو میں پھیلا ہوا تھا، جس میں کرسیوں سے گھری ہوئی ایک عظیم الشان میز کی خاصیت تھی، جس میں ہر ایک پر مختلف قسم کے حیوانات کے بعد بنائے گئے ماسک

میں پردہ پوشیدہ خفیہ شخصیات موجود تھیں۔ مبصر نگاہیں اس کی ہر حرکت کا پیچھا کرتی تھیں۔ دونوں طرف، مونو کروم لیوری میں ملبوس، سیاہ پتلون اور سفید قمیضوں میں ملبوس حاضرین کھڑے تھے، نقاب پوش بھی۔ میز پر اس کی جگہ لے کر، اس کی جانچ اوپر معطل تصویر پر طے کی گئی—آل سینگ آئی کاون آئی ایک اہرام کے اندر قائم کائناتی بصیرت کا ایک نشان۔ اس اسمبلی میں فری میسنز کے خفیہ بھائیوں کے علاوہ کوئی اور شامل نہیں تھا، ان کی خفیہ گفتگو سازشوں کو کھولنے کی راہ پر گامزن تھی۔

www.novelsclubb.com

اس آدمی نے اس پراسرار شخص کو مخاطب کیا "تمہارا انتظار تھا گونار" جیسے ہی وہ بول رہا تھا، گونار کی گونجتی ہوئی آواز خفیہ ملاقات کے حوالے سے کمانڈنگ لہجے میں سوال کیا، "اس پراسرار ملاقات کا ایک ساتھ انعقاد کا جواز؟" وہ شخص خاموش رہا، حاضری دینے والے ملازمین کو جانے کا اشارہ کرتا رہا۔ سر جھکائے ملازمین

مرکزی ارکان کو چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ بوڑھے آدمی نے انکشاف کیا،

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، Illuminati اور Freemasons ایک ہی ہیں، جن کی قیادت ایک ہی صیہونی (زیونسٹ) کرتے ہیں۔ ہم محض ان کے پیادے ہیں، ان کے حساب اور ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ ہم صرف ان کے حکم پر عمل کرتے ہیں، آج ہم ان کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے جمع ہوئے ہیں۔"

ماسک ہٹاتے ہوئے، اس نے ایک ادھیڑ عمر کے چہرے کو بے نقاب کیا، اور دوسروں نے اس کی پیروی کی

اس کے بعد نقاب اتارنے کی تقریب شروع ہوئی، اور یہ ان میں سب سے ممتاز کی باری تھی، جو مردانہ خوبصورتی کا نمونہ تھا۔ اس نے دھیرے دھیرے اپنا چہرہ بے نقاب کیا، اور اس کی گرفتاری کے خدوخال سامنے آنے لگے۔ اس کی دلکش آنکھیں، ہیزل نٹ رنگ کی گہری چھائیوں میں ایک ایسی شدت تھی جو اسرار اور عزم دونوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ سجیلا، گہرے اخروٹی رنگ کے ویوی ہیئرز

نے اس کے چہرے کو فریم کیا، جس سے اس کی مجموعی شکل میں ناہموار دلکشی کا اضافہ ہوا۔ایک اچھی طرح سے متعین جبڑے کی لکیر نے طاقت کا اشارہ دیا، جب کہ ایک لطیف لکیر نے اس کی ٹھوڑی کو سجایا، اس کے چہرے کے خدوخال کو ایک منفرد کردار عطا کیا۔سیدھی اور متناسب ناک اس کے چہرے کی ہم آہنگی کی تکمیل کرتی ہے، اور اس کے ہونٹ، قدرتی طور پر گلابی اور قدرے خم دار، ایک گرم اور مدعو مسکراہٹ فراہم کرتے ہیں۔اس کی رنگت، اس کے گالوں پر گلابی رنگت کے ساتھ قدیم سفید اور گندم کا امتزاج، اس کی سویڈین نژاد کی خوبصورتی کو اجاگر کرتا تھا۔چوبیس سال کی عمر میں، اس نے سویڈن کی رغبت کو مجسم کیا، جو اس خفیہ کانفرنس میں خوبصورتی اور ناہموار رغبت دونوں کا ایک نشان ہے۔ادھیڑ عمر کے آدمی نے اپنے ساتھیوں پر ایک نظر ڈالی اور بڑے احتیاط سے بولا، "شاید پانچ دن بعد مسلمانوں کا تہوار ہے، اگر تیس روزے نہ ہوئے تو پانچ دن، ورنہ چھ دن۔۔ ہم نے مسلمانوں کے لیے ایک خاص تحفہ تیار کیا ہے"۔ایک متجسس آواز، بظاہر

www.novelsclubb.com

امریکی لگ رہی تھی، نے مداخلت کی، "مذہبی لوگوں کے لیے تحفہ؟" بوڑھے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی، "ایک بم پھاڑ دھماکے کا تحفہ۔" گونار نے ایک غیر متزلزل تاثرات کے ساتھ، چوری کو کاٹتے ہوئے، اس کی آواز سخت، "چیزوں کو مت موڑو، بات پر آؤ۔" بوڑھے نے بدحواس مسکراہٹ کے ساتھ بات جاری رکھی، "عید کے دن ہمارا ایک بندہ، جو اسرائیل میں موساد کا ایجنٹ ہے، ایک حساب کتاب کرے گا، ایک کردش فرد کے طور پر، وہ جان بوجھ کر مقدس کتاب کو جلائے گا، اور خود کو پیش کرے گا وہ یہ توہین آمیز فعل دہرائے گا، بار بار تاکہ مسلمانوں کو بے حس کر دیا جائے اگر انکے سامنے بار بار انکی مقدس کتاب جلے گی تو وہ ان تمام چیزوں کے عادی ہو جائیں گے عام الفاظوں میں، وہ اپنی مقدس کتاب کو جلانے کا مشاہدہ کرنے کے عادی ہو جائیں گے، اگر کوئی ان کی موجودگی میں اسے جلانے کی جرأت بھی کرے گا، تو وہ کسی رد عمل سے قاصر ہوں گے"

www.novelsclubb.com

گونار کی ہنسی ایک طنزیہ طنز کے ساتھ گونجی، "کیا تمہیں واقعی یقین ہے کہ وہ پہلی بار کوئی رد عمل ظاہر نہیں کریں گے؟ اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ جو بھی ایسا کرے گا وہ اسے بغیر کسی نقصان کے جانے دیں گے۔ لوسیفر، اس پر تمہارا کیا خیال ہے؟" ان کے خفیہ معاملات میں، یہ عرفی ناموں کے سوا کچھ نہیں تھے، ان کی اصل شناخت راز میں چھپی ہوئی تھی، جو صرف ان کے ہینڈلرز کو معلوم تھی۔ بوڑھے کی مسکراہٹ پھیل گئی، "اسٹاکہولم کی پولیس آزادی اظہار کی آڑ میں چھپ کر اس کی بے خبر محافظ ہو گی۔" اس نے مزاح کے ساتھ مزید کہا، "یہ سب کچھ عید کی نماز کے فوراً بعد، مسجد کے باہر ہی سامنے آئے گا۔" گونار نے ریمارکس دیئے، "حکومت کی منظوری، میں فرض کرتا ہوں۔" بوڑھے کی مسکراہٹ برقرار رہی، "صرف دو دن کے بعد، یہ خبر سوشل میڈیا پر چھا جائے گی، حکومت کی سرکاری منظوری کے ساتھ۔" میز کے چاروں طرف شیشے اٹھائے گئے تھے، اور یک جہتی

www.novelsclubb.com

میں،انہوں نے "چیئرز "ٹوسٹ کیااور اپنے بد معاشی معاہدے پر مہر لگادی۔اور رات انہی کالے سازشوں کے درمیان آگے بڑھتی رہی۔۔۔۔۔۔۔

•••••••••••••••••

سویڈن میں ابھرتی ہوئی سازشوں کے درمیان اب اگر ہم اپنی توجہ ایمان کی طرف مبذول کریں تو وہ پاکستان کے شہر اسلام آباد کے ڈی ایچ اے ایریا میں واقع ایک گھر میں واپس پہنچی تھی۔دہلیز پار کرتے ہوئے،وہ رہائش گاہ میں داخل ہوئی، کھانے کی میز کی طرف اپنا راستہ ڈھونڈتی تھی جہاں سحری کے لیے اکٹھے ہونے والے خاندان کو ایک خوف کی فضا نے گھیر لیا تھا۔ایمان کی موجودگی سویڈن میں جاری سازشوں سے غافل دکھائی دے رہی تھی۔دونوں سوتیلی بہنیں ہچکچائیں،ان کا خوف کا سابقہ احساس تجسس کے ساتھ گھل مل گیا۔افطاری کے دوران پلیٹ پر چہرے کے واقعے کے دیرپا اثر نے خالدہ کے تاثرات پر ایک مدھم داغ چھوڑ دیا تھا۔جتوئی نے غصے سے بھری ہوئی خاموش آواز کے ساتھ ایمان سے کہا،"تم نے

خالدہ کے منہ پر پلیٹ ماری تھی۔"ایمان جتوئی کی باتوں پر لاتعلق رہی اور ملازمہ نوراں کو مخاطب کیا،"نوراں، میرے لیے دیسی گھی میں دو پراٹھے بھون کر لاؤ کل صبح بطخ کے تین انڈے جو میں نے تمہیں لا کر دیئے تھے انکو پکاؤ اور، جلدی سے لے آؤ۔"اپنے باپ کی طرف متوجہ ہو کر وہ آہستہ سے بولی،"ہاں، میں نے خالدہ کے منہ پر پلیٹ ماری تھی۔"اس کے بعد اس نے ایک چالاک مسکراہٹ پیش کی اور باریک بینی سے اپنی آنکھیں جھپکائیں، جتوئی کا ہاتھ میز کے ساتھ ٹکرا گیا، فضا میں مایوسی کی گونج گونج رہی تھی، جب اس نے ایمان سے آنکھیں بند کیں۔ وہ بڑبڑایا، "خالدہ کے چہرے پر پلیٹ کا نشان ہے،"خالدہ کی طرف ایک نظر ڈالی۔ نم ہو گئی خالدہ ایمان کی چھان بین میں خاموش رہی۔ ایمان نے اپنی نظریں جتوئی کی طرف موڑیں، ان سے سرکشی اور دبی ہوئی طاقت کے امتزاج کے ساتھ مخاطب ہوئی،

"میں اب بھی اپنی پیٹھ پر گرم سیخ کے نشان اٹھائے ہوئے ہوں، شکاری کے کوڑے کے نشانات اور ساتھ۔ کمر کی چربی پھیلی ہوئی ہے، اور میری چھاتی پر اب

بھی نیل کے نشانات ہیں، تو تھال کے نشان کی کیا اہمیت ہے؟" ایک نرم لہجہ اس کے بعد آیا جب اس نے اپنے والد سے براہ راست بات کی، جنہوں نے اس کی سمت میں تیز نظریں چرا لیں۔ اسی دوران، نوراں نے مہارت سے ایک پراٹھا اور تین انڈوں کے ساتھ ایک ٹرے کا بندوبست کیا، فوراً کمرے میں موجود دوسروں کو ناشتہ پیش کیا۔ بڑھتے ہوئے تناؤ سے بے پروا، خالدہ نے اپنے بیٹے میکائیل کو ڈھونڈتے ہوئے اسے حوصلہ دیا، "مائیکل، صحیح سحری کرو۔" ایمان نے طنزیہ مسکراہٹ کے اشارے کے ساتھ، بے فکری سے پراٹھے کا لقمہ منہ میں ڈالتے بولی "ہاں، کھاؤ، آخر تم اپنے دن کا آغاز کوک کے جھونکے سے کرتے ہو اور ساتھ سیگرٹ کے دھویں اڑاتے ہو" اس نے ریمارکس دیے، الفاظ سچائی کے کنکروں کی طرح گر رہے تھے۔ میکائیل نے، درمیان میں کاٹتے ہوئے، ایمان پر نظریں جھکا لیں۔ خالدہ نے بڑھتے ہوئے تناؤ کو محسوس کرتے ہوئے دفاعی انداز میں کہا، "تو اپنے آپ کو دیکھ یہ میرے بچے اور اللہ کا معاملہ ہے" جتوئی نے اپنا آرام سے ناشتہ

www.novelsclubb.com

جاری رکھا، بظاہر ایمان نے سوچا کہ جو بات بم بن کر کام کرے گا وہ اس بات نے پٹاخے کا کام تک نہ کیا ایمان نے روٹی توڑتے ہوئے اسے ایک انڈے کے ساتھ جوڑ کر کہا، "تو پھر میرے معاملات کی بات کیوں؟ میرا معاملہ اللہ کا ہے، تمہارا نہیں۔" خالدہ نے بے چینی میں اضافہ کرتے ہوئے سحری شروع کی، بے یقینی کمرے پر چھائی رہی۔۔

سحری کا دورانیہ خاموش ماحول میں جاری رہا، صرف دور دراز سائرن سے آنے والی رکاوٹیں تھیں۔ جیسے جیسے اذان کا وقت قریب آیا، ہر ایک نے پانی کے گھونٹ بھرے، اور روزہ بند کرنے کی دعا پڑھ کر روزہ بند کیا۔ ایمان اور خالدہ نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا جب وہ سحری کی رسم کو ختم کر چکے تھے۔ ایمان، ایک ہوشیار مسکراہٹ کے ساتھ، خوبصورتی سے کھڑی ہو گئی، اور اعتماد کے ساتھ سحری کی دعا پڑھنے کے لیے آگے بڑھی "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ"۔ خالدہ، پکڑے گئی یہ نہیں سمجھ سکی کہ ایمان نے عربی میں کیسے مہارت حاصل کر لی۔ اس سے

ناواقف، ایمان کو اسلام کی پیچیدہ تعلیمات کے ذریعے اس کی رہنمائی کے لیے ایک رہنما ملا تھا۔ بے خوف، ایمان نے نرمی کے ساتھ، ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو خوبصورتی سے جھلاتے ہوئے، اپنی ایڑی پر ایک باریک موڑ دیا، اور خالدہ کو حیرانی کی حالت میں چھوڑتے ہوئے چل پڑھی۔۔۔۔۔

**********

وادی ہنزہ کے پر سکون فضا میں، جہاں سورج نے شاندار پہاڑوں پر سنہری چمک ڈالی تھی، ایک خوبصورت گھر کھڑا تھا، لکڑی، اینٹوں اور سیمنٹ کا ہم آہنگ مرکب۔ یہ دلکش ٹھکانہ ایک سبز درخت کے سائے میں بسا ہوا ہے، جس کے چاروں طرف گھاس کے قالین ہیں جو متحرک پھولوں سے مزین ہیں۔ ایک پڑوسی گھر، جس میں ٹین کی لمبی چادریں لگی ہوئی تھیں، ایک معمولی داخلی دروازہ تھا۔ ان رہائش گاہوں کے پیچھے ایک بہت بڑا پہاڑ نظر آتا تھا، اس کی بلند چوٹیاں بادلوں میں

چھپی ہوئی تھیں، جو ایک آسمانی پس منظر بنا رہی تھیں۔ وادی میں فطرت کی سمفنی گونج رہی تھی—پرندے سیر ینانگ کرتے ہیں، جانور باتیں کرتے ہیں، اور تتلیاں کر کرا پہاڑی ہوا میں خوبصورتی سے رقص کرتی ہیں، شمالی ہنزہ کے علاقے میں زندگی کی ایک وشد مشجر پینٹ کرتی ہے۔ اس خوبصورت ماحول کے درمیان، احمر اپنی پیٹھ پر سوکھے گھانس کی بوری کا بوجھ لیے آگے بڑھا۔ اس کی بگڑتی ہوئی صحت سے پریشان، اس کی ساتھی گل بانو نے اسے کام چھوڑنے پر زور دیا

گل بانو نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "احمر

تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے، آج کا کام چھوڑ دو۔"

احمر، سخت کھانستے ہوئے، پریشانی کی علامات ظاہر کر رہا تھا—پیلا رنگ، مسلسل کھانسی، اور اس کی سیاہ آنکھوں کے نیچے پریشان کن سائے۔ ان دیکھے دشمنوں سے لڑتے ہوئے یہ شر پسند قوتیں عام آنکھوں کے ادراک سے پرے چھپ گئیں

احمر، پھیپھڑے اور کھانستے ہوئے سرخی مائل لہجے میں بولا، "اگر میں کام نہیں کروں گا تو پیسے کہاں سے آئیں گے؟" جیسے جیسے اس کی حالت بگڑتی گئی، شیطانی سائے، جو انسانی آنکھوں سے پوشیدہ تھے، اس سے لپٹ گئے۔

اس کی مسلسل کھانسی کی وجہ سے سوکھی گھاس کا تھیلا زمین پر گر گیا اور احمر کو اپنے ساتھ لے گیا۔

پریشانی کے عالم میں گل بانو نے "احمررر" پکار کر اپنی ساس کو فوراً بلایا، "ماں، اماں، باہر آؤ۔" ہنزہ کی قدرتی خوبصورتی کے درمیان، تناؤ کا ایک انڈر کرنٹ اور خوفناک پرچھائیوں کے مظہر نے صوفیانہ اور نامعلوم سے جڑی کہانی کی منزلیں طے کیں۔

ہنزہ کے دیہاتی دلکشی میں، احمر کی ماں، روایتی فراک میں سر پر کپڑا باندھے، ہنگامہ کی آواز سن کر باہر نکل گئی۔ اپنے بیمار بیٹے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، "احمرر، میرا بچہ۔" غم کے عالم میں گل بانو نے روتے ہوئے اسکی چھاتی کی

تیزی سے مالش کی اور احمر کو اٹھنے کی التجا کی۔ ''احمر اٹھو'' احمر کی والدہ غم زدہ منظر میں شامل ہوئیں، اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے جب اس نے افسوس کا اظہار کیا، ''احمر، میرے بچے۔" گل بانو نے مایوسی پر قابو پاتے ہوئے احمر کے گلے سے حفاظتی طلسم ہٹا کر ایک طرف پھینک دیا

•••••••

کچھ وقت بعد ہی، سائرن کی دُور آواز نے ہوا کو چھید کر ہسپتال کے اہلکاروں کی آمد کا اشارہ دیا۔ وہ تیزی سے احمر کو اسٹریچر پر لے گئے، جبکہ متعلقہ پڑوسی اسے دیکھ رہے تھے۔ اس جذباتی ہنگامے کے درمیان ایک پراسرار لڑکی منظر میں داخل ہوئی۔ اس نے ایک لمبی کالی قمیض پہن رکھی تھی جس میں کیپرس اور ایک پتلا میش سویٹر تھا، اس کا سر حجاب سے مزین تھا۔ اسکا چہرہ خوبصورت اور جوان تھا اور کچھ سندس سے مشابہت رکھتا تھا، اس کے ایک پراسرار ہوا کے ساتھ، دونوں گھٹنوں کے بل جھک کر اسنے وہ تفویض اٹھایا۔ جیسے ہی اس نے تویض کا

مطالعہ کیا،اس کو ایک شدید تناؤ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا،جو دانتوں اور سخت جبڑے میں ظاہر ہو رہا تھا۔

**********

ہسپتال کے کمرے کی حدود میں احمر ایک چھوٹے سے بستر پر پڑا تھا،اس کی کمزوری اس کی بیوی اور ماں کے چہروں پر چھائی ہوئی پریشانی کے بالکل برعکس تھی۔ہنزہ میں بڑے پیمانے پر بولی جانے والی بروشاسکی کی مقامی زبان میں ڈاکٹر کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہو کر،انہوں نے احمر کو لاحق ہونے والی پراسرار بیماری کا جواب تلاش کیا۔ہنزہ کے متنوع لسانی منظر میں،جہاں چترالی وخی،بلتی،گوجری، اویغور،کھوار،ڈومکی،شینا،کشمیری،کاشغری،کوہستانی،بلتی،اردو اور انگریزی جیسی زبانیں ایک ساتھ رہتی ہیں،اس کی والدہ نے تشویش سے لبریز ڈاکٹر سے درخواست کی۔"کیا ہوا اسے ڈاکٹر؟"ڈاکٹر نے جھکی ہوئی پیشانی اور الجھے ہوئے لہجے کے ساتھ جواب دیا،"تمام ٹیسٹ کلیئر ہیں،لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اسے

کیا ہوا ہے۔"ڈاکٹر کے پریشان کن الفاظ سن کر گل بانو رو دینے والی ہوئی چہرے کی بے بسی کے احساس کو دھوکہ دیا جب اس نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا،احمر کو پڑنے والی پراسرار بیماری کے بارے میں سوچتے وہ کہیں کھو سی گئی۔۔۔

**********

رات کے چادر میں،سٹریٹ لائٹس نے اپنی گرم چمک ڈالی،جو کہ ویران گلیوں کو منور کر رہی تھی جیسے ہی گھڑی صبح ایک بجنے والی تھی۔اس نے اپنے آپ کو ایک لمبے،بہتے ہوئے سیاہ شفان فراک میں آراستہ کیا،جس پر شیشے کے گول ٹکڑوں سے مزین تھی جو ہر قدم کے ساتھ آہستہ سے جھومتی تھی۔لمبے،بھورے اور گھوبگھرالی تالے کی ایک وگ اس کی پیٹھ سے نیچے آگئی،اس کی پُراسرار موجودگی کا رغبت بنا رہی تھی۔اس کے ہونٹ،سرخ کے جلے سائے میں رنگے ہوئے،اسرار کے احساس سے گونج رہے تھے،سمو کی آئیس جو کہ ان کہی رازوں کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔شیشے کی ایک موٹی گول انگوٹھی اس کی انگلی میں سجی ہوئی تھی،اور

چاندی کے چپٹے چپل اس کے پیروں میں سجے ہوئے تھے۔ فٹ پاتھ پر ٹہلتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑائی، "یہ بزرگ کیوں نہیں آرہے؟" تھکاوٹ اس کے پرے ہوئے ہونٹوں پر کھیلی جب اس کی نظریں تھوڑی سی دائیں طرف ہٹ گئیں۔ وہاں، ڈی ایچ اے کی خالہ کا بھتیجا نکلا، جو سیاہ پلین ٹی شرٹ کے اوپر مرون جیکٹ میں ملبوس تھا، اس کے لباس کی میرون ڈریس پینٹ کے نیچے سے سفید سنیکرس جھانک رہے تھے۔ ایمان نے تشویش کی لہر محسوس کرتے ہوئے اس کی نگاہیں اور اس کی مسکراہٹ کا رخ اس پر طاری محسوس کیا۔

وہ مسکراتے ہوئے ایمان کے قریب آیا، "ایمان کیسی ہیں آپ؟" ایمان نے سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لیا لیکن خاموش رہی۔ اس نے بے چین ہو کر کہا، "کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔" ایمان نے اپنے خصوصیت سے برے انداز میں جواب دیا، "پہچان لیا پھر"۔ پھر بھی مسکراتے ہوئے اس نے اتفاق سے کہا، "میں نائٹ کلب جا رہا تھا، کیا آپ چلو گی؟" ایمان نے آنکھیں گھما کر جواب دیا، "مجھے نائٹ

کلب جانا پسند نہیں ہے۔"اس کے بدلے ہوئے رویے سے ناواقف،اس نے سوال کیا،"میں نے سنا ہے کہ آپ نائٹ کلب کے بغیر رہ نہیں سکتیں"ایمان نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،"وہ کل تھا،اور یہ آج ہے۔کل اور آج میں فرق ہے،اور آج میں بدل گئی ہوں،آج میرے ارادے بدل گئے ہیں۔"اس نے تعریف کی،"آپ کے بال بہت خوبصورت ہیں۔آپ کے بال شاید اس دن سیاہ اور جامنی تھے۔"وہ آمنے سامنے کھڑے تھے،بدر نے جیب میں ہاتھ رکھا۔ایمان نے مسکراتے ہوئے انکشاف کیا،"دراصل یہ ایک وگ ہے۔میرے بال نہیں ہیں؛میں نے اپنی گنج کر دی تھی۔"چونک کر اس نے جیب سے ہاتھ نکالے اور چیخ کر بولا،"کیا؟"حیرت زدہ ہو کر اس نے بات جاری رکھی،"لیکن کیوں؟"ایمان نے مسکراتے ہوئے کہا،کیونکہ میں پاگل ہوں اس لئیے"آنکھیں گھماتے ہوئے وہ اچانک آگے بڑھی،جیسے کسی نادیدہ قوت نے اسے روک لیا ہو۔ایمان کے چہرے پر جلن ظاہر ہوئی اور اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بدر جیسا خوبصورت لیکن شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ ایک شخص نے اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی۔ایمان نے اسے گھورتے ہوئے کہا، "میرا ہاتھ چھوڑو۔" بے فکر ہو کر وہ اس کی کلائی کو تھامے ہوئے اور آہستہ آہستہ ایمان کو اپنے قریب کھینچتا رہا اور ان کے درمیان کی جگہ کو ختم کر دیا۔ ایمان، جو ابھی تک اس پر جمی ہوئی تھی اصرار کرتی تھی، "میں نے تمہیں اپنا ہاتھ پکڑنے کے لیے نہیں دیا چھوڑو۔" ایمان کے انداز میں تنبیہا تھی

وہ مسکرایا"اور میں نے تمہارا ہاتھ چھوڑنے کے لئے نہیں پکڑا" بدر کی آنکھوں میں ایک شریر حوس تھی اور بھوک تھی

اس نے ایمان کو ایک درخت کے ساتھ دبایا اور اس کا منہ اپنے ہاتھ سے ڈھانپ کر خاموش کر دیا۔ان کے اوپر والے الٹے لیمپ کی مدھم روشنی میں اس نے زور دے کر کہا، "میں نے تم جیسی خوبصورت لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ تم غیر معمولی ہو، خاموشی سے میری ہو جاؤ۔ میں تمہیں سب کچھ دوں گا-پیسہ، گاڑیاں، عزت،

www.novelsclubb.com

سب کچھ۔ میرا بہت بڑا کاروبار ہے۔ میں ناقابل یقین حد تک دولت مند ہوں، اور میں تم پر پیسے کی بارش کروں گا۔ تمہیں بس میری راتوں کو خوبصورت بنانا ہے۔"

اسے ایمان کی سمجھ نہیں تھی شائید وہ آنگارہ تھی وہ وہ آگ تھی جو سخت سے سخت پتھر کو بھی اپنے غضب کی آگ سے پگھلا دیتی وہ ایک آتش تھی وہ ایک پہاڑ تھی آتش فشائی پہاڑ

وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی—وہ بے باک اور بے باک تھی۔ مشکلات کے درمیان پرورش پانے والی، وہ جانتی تھی کہ مشکل حالات سے کیسے گزرنا ہے۔ اس کی طرف گھورتے ہوئے اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جس سے بدر کی گرفت ٹوٹ گئی۔ اس کا بایاں ہاتھ درخت سے ٹکا ہوا تھا۔ "تم جس پیسوں کی بات کر رہے ہو، "ایمان نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا، جیسے پیسے ہوا میں بکھیر رہی ہو "میں اس پیسے کو ایک دن میں دھول کی طرح اڑا دیتی ہوں، "" پھر اسکا انداز سوالیہ ہوا "سمجھ نہیں آتی۔ کیا تم سب ایسے ہی مرد ہو، ایک جیسے، ہوس کے پوجاری؟" بدر

مسکرایا، "عورت وہ طاقت ہے جو سلطنتوں کو پاش پاش کر سکتی ہے، تو مرد کو تباہ ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے؟" ایمان کی زہریلی مسکراہٹ نے اس کی طاقت کو ظاہر کر دیا۔ "خاموشی سے چلے جاو ورنہ اپنی تباہی کا تو خود جوابدہ ہو گا" اس نے اپنے لہجے میں غصے سے دھمکی دی۔ بدر مسکرایا، اس بات سے بے خبر کہ وہ آگ سے کھلواڑ کر رہا ہے—ایمان، ایک ایسی قوت جس کا حساب لیا جائے۔

بے باک اور بے باک، اس نے اس کے قدموں سے میل ملایا۔ ایمان نے غضبناک شیرنی کی شدت سے اپنی نظریں جمائے رکھی۔ مسکراتے ہوئے بدر نے طعنہ دیا، "تو مجھے تباہ کر دو۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ آؤ، مجھے تباہ کرو۔" ایمان نے اسے حقارت سے دیکھا، اس کی نظروں سے ملنے کی طرف بڑھی۔ "اپنے آپ کو سنبھال لو ورنہ افسوس تمہارا واحد ساتھی ہو گا،" اس نے خبردار کیا۔ جیسے ہی ایمان وہاں سے نکلنے لگی، بدر نے اچانک اسے پکڑ لیا، اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ غیر متوقع حرکت کے باوجود ایمان خاموشی پر قائم رہی۔ وہ کمزور نہیں تھی—وہ

بالکل جانتی تھی کہ وہ کس چیز سے نمٹ رہی ہے۔ کشیدگی ہوا میں طول رہی تھی کیونکہ غیر متوقع تصادم نے ایک غیر متوقع موڑ لیا۔

••••••••••••••••••••••••

سنہری نمونوں سے مزین اس کی حیرت انگیز سیاہ دیواروں کے ساتھ کمرہ خوشحالی سے دوچار تھا۔ فوکل پوائنٹ، ایک دیوان بیڈ، پر تعیش سرمئی بیڈ شیٹ کے ساتھ ملبوس سیاہ رنگ میں خوبصورتی کا اظہار۔ سنہری روشنیاں، چھت پر پٹی کی روشنی اور ایک عظیم فانوس کی شکل میں، ایک گرم اور مدعو کرنے والی چمک ڈالتی ہیں، جس سے شاہانہ ماحول پر روشنی پڑتی ہے۔ ذائقہ دار پینٹنگز نے دیواروں کو آراستہ کیا، ہر اسٹروک کمرے کی فنکارانہ رغبت میں حصہ ڈالتا ہے۔ مہنگے

Tatao

فرنیچر نے جگہ کو آراستہ کیا، جو آرام اور انداز دونوں کے لیے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔اس احتیاط سے تیار شدہ پناہ گاہ میں عیش و عشرت کی سمفنی کو مکمل کرتے ہوئے، بیڈ کے اطراف میں احتیاط سے تیار کردہ سائیڈ ٹیبلز تھے۔رنگوں کے انتخاب سے لے کر ہر ٹکڑے کی جگہ کے تعین تک ہر تفصیل نے ایک بہتر ذائقہ اور زندگی کی باریک چیزوں کی تعریف کی ہے۔

خوبصورت سیاہ اور سنہری لکڑی کا دروازہ پیچیدہ شیشے کے کام سے کھلا، عیش و آرام سے آراستہ کمرہ ظاہر کیا دائیں طرف کی ایک بڑی کھڑکی نے باہر کی ہوا۔کو اندر آنے دیا۔کمرہ، ابتدائی طور پر پر سکون تھا، جلد ہی ایک ناپاک موجودگی کی وجہ سے خلل پڑ گیا۔

اگرچہ شیطان تو قید تھا، لیکن شیطانی افراد کے شیطانیاں نہیں اپنے کندھوں پر ایمان کی چادر اوڑھے اندر داخل ہوئے بدر نے، پر سکون ماحول کو اچانک افراتفری میں بدل دیا جب اس نے ایمان کو بیڈ پر گرا دیا۔

خوبصورت کھڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے زور سے اسے بند کر دیا، ایمان کے سامنے سخت لہجے میں کھڑا ہوا۔

اور اسنے ایک سرکش نظریں جمائے رکھی۔ جیسے ہی بدر، ایک بے چین غصے کی وجہ سے کھڑکی بند کر کے اس کے سامنے کھڑا ہوا، ایک واضح تناؤ ہوا کو بھر گیا۔ اس کی سخت آواز خاموشی سے کٹی، "تم سکون سے نہیں سمجھتی۔" ایمان اسے ایک خاموش نظر سے نظریں اوپر۔ اٹھائے دیکھ رہی تھی جیسے اسکے دماغ میں کچھ پک، رہا ہے وہ ہڑبڑائی نہیں وہ پر سکون تھی ایک زبردست حرکت کے ساتھ بدر نے اپنا کوٹ صوفے پر پھینک دیا۔ اس کی پیروی کرتے ہوئے، بدر نے اپنی کالی ٹی شرٹ اتار دی،

اس کا مضبوط جسم کھلا، جس نے عزم کے ساتھ چھنی ہوئی جسم کو ظاہر کیا۔اس کے سخت سینے پر دائیں اور بائیں شیطانی پر تھے، جو اندر کی تاریکی کا مظہر ہے۔

۔اس کی گردن اور جسم کی رگیں، غصے سے بھری ہوئی، اس شیطانی طاقت کی طرف اشارہ کر رہی تھیں جس نے اسے ایندھن دیا۔ماحول ایک برائی کی موجودگی کا الزام بن گیا کیونکہ بدر، اگرچہ جسمانی طور پر دلکش شکل رکھتا تھا، اس نے اپنے اندر چھپی ہوئی بدکاری کو ظاہر کیا۔

۔ایمان کے اوپر جھکتے ہوئے، اس کی کمر چوڑی اور طاقتور تھی، اس نے ایک انسانی شکل میں شیطانی قوت کو مجسم کیا۔

ایک لمحے میں، ایک بار خاموش رہنے والی اور کمپوز شدہ ایمان میں ایک گہری تبدیلی آئی۔اس کے ذہن میں ایک اسٹریٹجک کھیل کھلا، جس نے واقعات کا رخ بدل دیا۔بدر، جس نے حال ہی میں اپنے شیطانی حواس سے رابطہ کھو دیا تھا—اس کی طاقت کا ذریعہ—اب خود کو اذیت میں چیختا ہوا پایا۔ایمان کی طرف سے ایک تیز،

عین مطابق ضرب نے اس کے سینے کی جلد کو پھاڑ کر اسے بے اختیار کر دیا۔ جیسے ہی ایمان بستر سے اٹھی، اس کے کالے فراک پر خون کے نشانات اور چہرے پر چھینٹے تھے۔ بدر، اب زمین پر، بے اعتباری سے دیکھ رہا تھا، اس کا خوف اس کی شکست کے صدمے کا عکس تھا۔ ایمان کی آواز، طنز سے بھری ہوئی، کشیدہ ہوا سے کٹ گئی۔ "چچچچ، تباہ تم مجھے کرنے آئے تھے،، اور آخر میں، تم نے خود کو تباہ کر دیا." "احساس کا ایک لمحہ اس پر طلوع ہوا، اس نے بے اعتمادی میں سر ہلانے کا اشارہ کیا۔ "ارے نہیں سچی تم نے تو مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں تباہ کروں؟"

ایمان نے اسکے بالوں کو چھوتے ہی جھٹکا دیا، جو حالیہ جدوجہد کی شدت کا ثبوت ہے۔ بدر کو کھڑے ہونے کی ہدایت کرتے ہوئے، اس نے اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ ایمان کی دائیں شہادت کی انگلی پر ایک انگوٹھی چمک رہی تھی، بظاہر بے ضرر، لیکن ایک تیز، پتلی نوک تھی۔ اس بے باک خصوصیت نے بدر کے سینے پر ایک آنسو چھوڑ دیا تھا۔ گلے پر مضبوط گرفت رکھتے ہوئے ایمان نے سرگوشی کی، "کیا

تجھے عورت کے ہاتھوں تباہ ہونے کا دکھ ہے؟"بدر کی آنکھوں میں خوف اب بھی موجود تھا،اس کے سینے سے خون ٹپک رہا تھا۔ایمان نے اپنی بات جاری رکھی"اگر میرا دماغ گھوم گیا تو یاد رکھی ادھر ہی تجھے نامرد بنا کر کسی کوٹھے میں پھینک آؤں گی پھر اپنی تباہی کی داستان کرائیم پیٹرول والوں کو۔بتاتا رہی"ایمان نے ہتھیار کو زمین پر گرا دیا۔انگوٹھی پر ایک چھوٹے، گول نقطے کا مشاہدہ کرتے ہوئے،اس نے بٹن دبایا،اور تیز نوک پیچھے ہٹ گئی،اس کی جگہ ایک قدیم سفید موتی نے لے لی، اور اسے ایک خوبصورت انگوٹھی میں تبدیل کر دیا۔یہ چھپا ہوا ہتھیار ہمیشہ رات کے وقت ایمان کی پہنچ میں رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان بدر کے تلملاتے جسم کو پھیلا نگتی کمرے سے باہر چل دی جبکہ بدر قریب ہی بے جان جسم میں پھیل گیا۔۔۔

•••••••••••••••••••••

ایمان گھر سے باہر نکلی اور اپنا ڈوباٹہ درست کرتے گلے کے گرد کیا مدھم روشنی والی گلی آگے پھیلی ہوئی تھی، جو صرف ٹمٹماتے اسٹریٹ لائٹس سے روشنی کے چھٹپٹ پولوں سے روشن تھی۔ پر سکون محلے میں لگے درختوں کے درمیان سائے بے تحاشہ رقص کر رہے تھے۔ جیسے ہی وہ احتیاط سے آگے بڑھی، دور سے ایک گونج بلند ہوئی—ایک قریب آنے والی وین اس کی ہیڈ لائٹس اندھیرے کو کاٹتی ہیں، ایک پیشین گوئی چمک کاسٹ کرتی ہیں۔ ایمان کے حواس بلند ہو گئے۔ وہ رک گئی، دل دھڑک رہا ہے یہاں تک کہ پیچھے سے چمکتی گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی روشن باہر نکل رہی تھی اسے ایمان کا ہیولیٰ بن کر سامنے کو آرہا تھا وہ متجسس تھی اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔ سائے سے ایک پراسرار شخصیت ابھری، تیز اور خاموش۔ اچانک، پریشان کن لمحے میں، مضبوط ہاتھ اس کے گرد بند ہو گئے، اور اسے زبردستی ایک وٹینگ وین میں کھینچ لیا۔ وین کے دروازوں کے دھاتی جھنجھٹ نے اس کی قسمت پر مہر لگادی، اور گاڑی زندگی کے لیے دھاڑتی ہوئی، ٹائروں میں

www.novelsclubb.com

بجری کو کرچ کرتے ہوئے تیز رفتاری سے چلی گئی۔ پیچھے ہٹنے والی ٹیل لائٹس سنسان سڑک پر ایک خوفناک رقص کرتے ہوئے، لمحہ بہ لمحہ سائے ڈالتی ہیں۔ ایمان، جواب وین میں اسیر ہے، نے اپنے ذریعے سے غیر یقینی کی لہر کو محسوس کیا۔ درخت کھلتے ڈرامے کے خاموش گواہ بن کر کھڑے تھے، ان کی شاخیں مدھم روشنی میں لمبے لمبے سائے ڈال رہی تھیں۔ رات میں وین کے غائب ہونے کے ساتھ ہی ہوا میں تجسس کی لہر دوڑ گئی۔ یہ منظر تناؤ سے بھرا ہوا تھا، اور ایمان نے خود کو ایک غیر متوقع اور خطرناک صورتحال میں الجھا ہوا پایا۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

جہنم کے پاتال میں، ارد گرد ایک بے لگام آگ کے ساتھ دھڑکا۔ کڑکتے ہوئے شعلوں کے پریشان کن کورس اور دور دراز ستاروں اور کائناتی وسعت کی خوفناک سمفنی نے ہوا کو ایک خوفناک کیکوفونی سے بھر دیا۔ آسمان میں ایک بلیک ہول

ناگوار طور پر منڈلا رہا ہے، اس کا کشش ثقل کا رقص ایک دوسری دنیا وی کھینچا تانی پیدا کر رہا ہے، اور ہر چیز کو اپنے خوفناک بھنور میں کھینچ رہا ہے۔ اس خوفناک منظر کے درمیان، کوئلے کی طرح تاریک، گونار نے خود کو ایک نیوٹران ستارے سے جکڑا ہوا پایا۔ تھوکنے والے شعلے اس کے گلے کو چاٹ رہے تھے، اور اگرچہ ایک دوسری دنیا کی طاقت اس کی طرف کھینچ رہی تھی، لیکن نیوٹران ستارے کی بے لگام گرفت نے اسے اپنی جگہ پر رکھا۔ ایک دم گھٹنے والی خاموشی نے اسے لپیٹ لیا۔ اس کی آواز کو کائناتی قوتوں نے بجھا دیا۔ جہنم کی آگ بلا روک ٹوک بھڑک رہی تھی، ویرانی پر ایک خوفناک چمک ڈال رہی تھی۔ پہاڑ آگ کے شعلوں سے بھڑک اٹھے، ہر طرف تباہی پھیل رہی تھی۔ چوٹی سے ایک آگ بھڑک اٹھی، گونار کی طرف بڑھی۔ ایک بے لگام طاقت کے ساتھ، طوفان نے اسے ٹکر ماری، اور اسے نیچے کی کھائی میں گرتے ہوئے بھیج دیا۔ ہر طرف اندھیرا پھیلا گیا اور ٹوں ٹوں ٹوں یعنی ایسے جیسے کانوں میں سٹی بج رہی ہو کی آواز کانوں میں گونجی

www.novelsclubb.com

گونار کو اچانک ایک ڈراؤنے خواب کی گہرائیوں سے جھٹک دیا گیا، اس کا سینہ خوف کی باقیات سے بھر رہا تھا۔ پسینے کی موتیوں نے اس کی بھوری ہوئی پیشانی کو سجا رکھا تھا، کمرے کی مدھم روشنی میں اس کے سخت جسم پر بنے پیچیدہ ٹیٹو چمک رہے تھے۔ اس کے لہراتے ویوی بھورے بال اس کی پیشانی سے چمٹے ہوئے تھے، بے چین نیند سے پردہ۔ ایک سفید چادر نے اس کے جسم کے نچلے حصے کو ڈھانپ دیا تھا، جس سے اس کا اوپری دھڑ کھلا ہوا تھا۔ شیٹ نے اس کے طاقتور جسم کی شکل کی طرف اشارہ کیا، ایک کینوس سیاہی والی کہانیوں سے مزین تھا۔ جب وہ اپنے چہرے کو اپنی ہتھیلیوں سے رگڑ رہا تھا، خوفناک خواب کا نتیجہ اس کے تاثرات کی لکیروں میں تناؤ کو کھینچتا رہا۔ گونار کی چھیدتی ہوئی نگاہوں نے کمرے کا جائزہ لیا، اور اس کی نظر پتلون کے ڈھیلے جوڑے پر پڑی۔ انہیں کھینچتے ہوئے، اس نے اپنے نچلے جسم کو ڈھانپ لیا، جو اس کی ظاہری شکل کی کمزوری سے ایک عارضی نجات ہے۔ خواب کی باقیات کو ہلانے کی ضرورت سے متاثر ہو کر، اس نے باتھ روم کا راستہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

جھرنے والے پانی کی آواز چھوٹی سی جگہ پر گونجی جب شاور نے سکون فراہم کیا، خیالی ہولناکیوں اور رات کے دیر پا پسینے دونوں کو صاف کیا۔ ہو سکتا ہے خواب نے اس کے لاشعور کو اذیت دی ہو، لیکن حال نے تجدید کا موقع فراہم کیا اور ان خوفناک نظاروں سے بچ نکلنے کا موقع فراہم کیا جس نے اسے لمحوں پہلے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔

**********

گونار کے گھر کا ڈرائینگ روم دولت اور ذوق کی سمفنی کی طرح کھلا، ہر تفصیل کو باریک بینی سے تیار کیا گیا تاکہ خوشحالی کی عکاسی ہو۔ عظیم الشان کھڑکی، بھوری سیاہ لکڑی سے تیار کردہ ایک شاہکار، ایک زندہ کینوس کے طور پر کام کرتی ہے، جس سے سرسبز ہریالی کا ایک دلکش نظارہ پیش کیا جاتا ہے جس نے بیرونی حصے کو سجایا تھا۔ جیسے ہی سورج کی روشنی پھیلی ہوئی تھی، اس نے کمرے کو ایک گرم، مدعو کرنے والی چمک سے رنگ دیا۔ گہرے بھورے اور کالے رنگ کے ریگل تھیم

میں نہاہوا ڈرائنگ روم نفاست کی ہوا سے گونج رہا تھا۔ بائیں طرف کی سیڑھی، عیش و آرام کی خوبصورت چڑھائی، روشنیوں سے مزین تھی جس نے ایک لطیف، پر فتن ماحول پیدا کیا۔ عالیشان صوفے کے قریب آئینے والی میز پر مصنوعی آگ لگی ہوئی تھی، اس کے شعلے تقریباً پینوٹک رغبت کے ساتھ رقص کر رہے تھے، جس سے کمرے کے ماحول میں سکون کا ایک لمس شامل تھا۔ سیڑھیاں چڑھنے سے دوسری منزل کا پتہ چلتا ہے، اس کی چھت چمکدار، پر تعیش سرمئی رنگ میں مزین تھی۔ نرم پیلے رنگ کی روشنیوں نے جگہ کو روشن کیا، ایک گرم چمک کاسٹ کیا جس نے عیش و آرام کی حدود میں ایک پر سکون، فطرت سے متاثر اعتکاف پیدا کرنے کے لیے حکمت عملی کے ساتھ رکھے گئے مصنوعی درختوں کی تکمیل کی۔

ڈرائنگ روم کی چھت، جو اپنے آپ میں ایک شاہکار تھی، ہر خلا میں بھوری لکیروں کے ساتھ ایک ہی سرمئی لہجے کی بازگشت کرتی تھی، جس نے مجموعی جمالیاتی میں پیچیدہ ڈیزائن کا اضافہ کیا۔ دونوں منزلوں کو آراستہ کرنے والے آئینے

www.novelsclubb.com

نے دوہرا کردار ادا کیا، روشنی کی عکاسی کرتے ہوئے کشادہ کا بھرم پیدا کیا اور کمرے کی نفاست پر زور دیا۔ کمرے کے بائیں جانب ایک بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر ایک سویڈش فلم آویزاں تھی، جس نے جگہ کو ثقافتی فراوانی سے متاثر کیا۔ وسیع و عریض کھڑکی کے باہر کے درختوں نے پوت میں اضافہ کیا، سکون کا احساس پیدا کیا جس نے شاہانہ داخلہ کو جوڑ دیا۔ گونار کی رہائش ایک مکان سے زیادہ تھی۔ یہ دولت مندی کا ثبوت تھا۔ سیڑھیوں کے ڈیزائن سے لے کر سجاوٹ کے انتخاب تک، ہر چیز نے عیش و آرام کی تصویر پینٹ کی جو سویڈن کے دل سے گونج اٹھی۔ ہر عنصر نے امیری میں ڈوبی ہوئی زندگی کی کہانی سنائی، جہاں ہر تفصیل نے لذت کی پناہ گاہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

گونار ایک بامقصد قدم کے ساتھ سیڑھیاں اترے، اس کے قدموں کی تال 1g کی دھڑکن اس کے فٹنس سفر کے لیے لگن کی گونج تھی۔ ایک سرمئی ٹینک پہنے تھا جس نے فخر سے اعلان کیا تھا کہ ''نو پین نو گین"

جو اسکی سیاہ۔ ٹینک پر ایک سٹیکر بنا تھا اسکی ٹینک پر ایک، ڈمبل کی تصویر تھی جس کے اوپر وہ حروف درج تھے

کوئی درتانے بانے اس کے مجسمے سے بنے ہوئے جسم کی شکل سے چمٹے ہوئے تھے۔ ڈمبلز نے ٹینک کو آراستہ کیا، جو اس طاقت کی علامت ہے جو اس کی رگوں میں دوڑتی تھی۔ سرمئی پتلون نے اس کے نچلے حصے کو آراستہ کیا، جو اوپر کی مردانگی کے طاقتور ڈسپلے کے برعکس ہے۔ اس کے اوپری بازو، مضبوط اور جیورنبل کے ساتھ دھڑکتے، جم سے اس کی وابستگی کے نشانات تھے۔ مشقت سے سوجی ہوئی رگوں نے اس کی جلد کے نیچے ایک روڈمیپ کا سراغ لگایا۔ ایک مٹھی کے ٹیٹو نے اس کے ٹرائیسپس کو سجایا، جو ہر پٹھوں میں موجود طاقت کا ثبوت ہے۔ اس کے ٹرائیسپس، موٹے اور جاندار، اس کے جسم کو آرٹ کے کام میں مجسمہ بنانے میں لگائے گئے گھنٹوں کے بارے میں جلدیں بولتے ہیں۔ گونار، اپنے جسم کے مجسمہ ساز، نے طاقت اور لچک کا مجسمہ دکھایا۔ جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے نیچے پہنچا، گونار

نے بڑی آسانی سے ایک پتلی سیاہ ہڈ جو صوفے کی پشت پر لٹکی ہوئی تھی کھینچی اور پہنی۔ ہوڈی، اسکے جسم کی سختی اور وزن کی وجہ سے زپ اپ کرنے کے لیے ایک چیلنج، اس نے اپنے اندر موجود خام طاقت کو سمیٹ لیا۔ تانے بانے اس کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے، جس سے سینے کے دو ٹکڑوں اور دکھائی دینے والے پٹھے اور اندر ہوا سخت جان پیٹ ظاہر ہوتے تھے جو مردانہ صلاحیت کی علامت تھے۔ اس لمحے میں، گونار نہ صرف سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک آدمی کے طور پر کھڑا تھا بلکہ اس موٹیویشنل کوٹ کے زندہ ثبوت کے طور پر جو اس نے اپنے سینے پر فخر سے پہنا تھا— "نو پین نو گین" اس نے اٹھایا ہر قدم لگن اور نظم وضبط سے گونجتا تھا جس نے اس کے جسم کو طاقت اور برداشت کا اکھاڑا بنا دیا تھا۔

جیسے ہی گونار مسلط نچلے دروازے کے قریب پہنچا، اس کے اوپر ایک کھڑکی، جو شیر کے نقشوں کے ساتھ پیچیدہ طریقے سے ڈیزائن کی گئی تھی، ایک میتھ باکس گرِڈ

سے ملتی جلتی تھی، ہر شیر طاقت اور درستگی کی علامت تھا۔ بھوری رنگ کے شیشے کا ڈبہ دروازے کے قریب پہنچ کر اسے چھان بین کرتا دکھائی دیا۔ اس کی آمد پر، دروازے کی سینسنگ چپ ایک مخصوص کلک کے ساتھ چالو ہوئی، اور لیزر لائٹس نے اس کے چہرے کو روشن کر دیا۔ دروازے نے ایک مطابقت پذیر کلک کے ساتھ جواب دیا، اسے گزرنے کے لیے الگ کر دیا۔ گونار، اس تکنیکی بیلے کے درمیان، اپنے کیس سے ایئر پوڈ نکالنے اور اپنے کانوں میں ڈالنے میں مصروف تھا۔ اس ترتیب وار ترتیب میں، ایک ملازم کالی ڈریس شرٹ اور سیاہ رنگ کی پتلون میں ملبوس شخص پیچھے سے قریب آیا۔ گونار کی موجودگی سے آگاہ نوجوان نے احترام سے پوچھا، "سر، کیا آپ ناشتہ کرنا پسند کریں گے؟" گونار نے ایک مستند نگاہوں سے مڑ کر دیکھا، اس کی چھیدتی آنکھیں ایک انتباہ کے ساتھ جل رہی تھیں۔ اس کے بعد ہونے والا تبادلہ سویڈن کی زبان سوینسکا میں ہوا۔ گونار کے الفاظ، جو اس کے سخت لہجے میں کہے گئے تھے، میں احتیاط کا ایک نوٹ اور شدت کا ایک

www.novelsclubb.com

انڈر کرنٹ تھا۔جب دونوں نے تسلط اور تسلط کے اس لسانی رقص میں بات چیت کی تو فضا بے ساختہ اختیار کے تناؤ سے گونج اٹھی۔ گونار کی آواز ایک سختی کے ساتھ ہوا میں پھیل گئی، "اگر میں ناشتہ کرنے کا ارادہ کرتا تو میں منگوالیتا۔ کسی دوسرے ملازم نے ایسا سوال کرنے کی ہمت نہیں کی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ مجھے جانے سے روکا؟" ملازم نے گونار کی ناراضگی کا وزن محسوس کرتے ہوئے آنکھیں نیچی کر لیں۔ گونار جیسے ہی باہر نکلنے کی طرف بڑھ رہا تھا، اچانک یاد نے اس کے قدم روک لیے۔ وہ اپنی ایڑی پر پلٹا اور خوف زدہ ملازم کے قریب پہنچا۔ نوجوان کی پریشانی واضح تھی، اس کا گلا واضح طور پر تنگ ہو رہا تھا۔ "جو لوگ مجھے پیچھے سے مخاطب کرتے ہیں وہ اکثر زہریلے نکلتے ہیں اور۔ مجھے ایسے لوگ زہر لگتے ہیں،" گونار نے اپنی نگاہیں گھساتے ہوئے کہا۔ "آئندہ اس طرح کے غیر ضروری اشاروں سے پرہیز کرنا اس بار میں تم کو معاف کر رہا ہوا اپنے ساتھیوں سے میری ترجیحات اور ناپسندیدگیوں کے بارے میں جان لو۔ اب کیا تم سمجھ گئے؟" گونار کا

سوال ہوا میں معلق تھا، تسلیم کا مطالبہ کرتا تھا۔ ملازم، بظاہر ہل گیا، ایک سر ہلایا، اور گونار اپنے راستے پر چل پڑا، اس کے نتیجے میں ایک واضح تناؤ تھا۔ سر ہلانے پر گونار کا جواب ایک لطیف، تقریباً ناقابل فہم مسکراہٹ تھی۔ "گُڈ" اس نے ریمارکس دیے، اس کی مسکراہٹ جیسے ہی ظاہر ہوتی ہے، دھیمی ہو جاتی ہے۔ اپنے ہاتھ کی برخاستگی لہر کے ساتھ اس نے ملازم کو جانے کا اشارہ کیا اور نوجوان تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔ جیسے ہی ملازم پیچھے ہٹ گیا، اس کی نظریں اسرار کی ہوا کے ساتھ گونار پر جمی رہیں، جیسے سطح کے نیچے چھپی ہوئی چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ گونار، بے خوف، اپنے راستے پر چلتا رہا، ہر قدم پر اعتماد کی پیش قدمی اور اختیار کی بے ہنگم فضاء سے نشان زد تھا۔ اس کی خصوصیات نے ایک سٹائلی برتاؤ کو ظاہر کیا، اور اس کے بولنے کا انداز ایک واضح کنارے لے گیا، جو اس کے راستے کو پار کرنے والوں پر انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

سویڈن کے دارالحکومت سٹاکہولم میں گونار کی رہائش گاہ کے ارد گرد کا دلکش منظر، ماحول کے قدرتی عناصر کے ساتھ جدید ڈیزائن کو بغیر کسی رکاوٹ کے ملانے میں ماہر تعمیرات کی مہارت کا ثبوت ہے۔ گھر، اپنی صاف ستھرا لکیروں اور وسیع کھڑکیوں کے ساتھ، وافر قدرتی روشنی سے لیس ہے، جو سرسبز و شاداب کھیتوں، بلند و بالا درختوں، اور متنوع ماحولیاتی نظام کے دلکش نظارے پیش کرتا ہے جو اس پرسکون ماحول میں پروان چڑھتا ہے۔ جیسے ہی کوئی آسمان کی طرف نگاہ کرتا ہے، نیلے رنگ کا ایک وسیع و عریض پھیلتا ہے، جو سفید بادلوں سے مزین ہے جو قدرتی خوبصورتی کا کینوس بناتا ہے۔ آسمان کھلے پن اور آزادی کے احساس کے ساتھ ارد گرد کے ماحول کو ابھارتے ہوئے مجموعی ماحول میں حصہ ڈالتا ہے۔ یہ آرام کرنے کے لیے ایک بہترین پناہ گاہ بن جاتا ہے، جو فطرت کے عجائبات کو سامنے کی قطار کی نشست پیش کرتا ہے۔ گھر کے عقب میں اٹھتے شاندار پہاڑ اس منظر کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔ چاہے سرسبز و شاداب ہیں، یہ چوٹیاں ایک شاندار پس منظر کے

www.novelsclubb.com

طور پر کھڑی ہیں، جو کسی بھی خوش قسمت کو ان کا مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ بائیں جانب ایک پُر سکون جھیل کا پتہ چلتا ہے، اس کا پر سکون پانی آئینے کی طرح زمین کی تزئین کی خوبصورتی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سکون کے لیے ایک مثالی مقام بن جاتا ہے، خواہ یہ کشتی کی آرام سے سواری ہو یا پر سکون سوچ کا لمحہ۔ پہاڑوں، جھیلوں اور تعمیراتی اعتبار سے بھرپور رہائش گاہ کی اس ہم آہنگ ساخت میں، گونار کی رہائش گاہ اس شاندار خوبصورتی کا ثبوت ہے جو اسٹاکہولم اور اس کے قدرتی ماحول کو پیش کرنا ہے۔ یہ واقعی ایک ناقابل یقین جگہ ہے، جہاں انسان کی فنکاری بغیر کسی رکاوٹ کے سویڈن کے دارالحکومت کی حیرت انگیز خوبصورتی کے ساتھ ضم ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

گونار کی پیش قدمی نے خوشحالی اور رویہ کا احساس ظاہر کیا، ہر قدم اس کے فخر کی بازگشت کر رہا تھا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا، ایک ملازم تیزی سے قریب آیا، جو سیاہ لباس کی پتلون اور قمیض میں آراستہ تھا، گونار کی مدد کرنے میں عجلت کا مظاہرہ کرتا تھا۔ گونار نے اتفاق سے اپنا بیگ اس کے کندھے پر لٹکا دیا، جو اس کے غیر متزلزل

طرز عمل کی علامت ہے۔ ملازم، گونار کی ہر ضرورت کا فوری جواب دینے کے لیے، اسکا بیگ اٹھایا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس کے ساتھ ہی، ایک اور ملازم نے گونار کی لیمبورگینی کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولنے میں جلدی کی۔ گونار، اپنی برتری کی فضا کو برقرار رکھتے ہوئے، خوبصورتی سے چیکنا گاڑی میں داخل ہوا۔ اندر داخل ہونے کے بعد، گونار نے کمان سنبھال لی، انجن کو گرجتے ہوئے شروع کیا۔ ایک ملازم نے تندہی سے دائیں طرف کا دروازہ کھولا، گونار کا بیگ سیٹ پر رکھا۔ جیسے ہی دروازہ بند ہوا، لیمبورو گھینی حرکت میں آگئی۔ تاہم، گونار کا اظہار اس وقت بدل گیا جب گاڑی کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آکر بیٹھا ایسی کس کی جرات جو گونار کی کمنڈینگ کے بغیر اسکے بغل میں بیٹھ جائے وہ یہ ہی سوچ رہا تھا گونار کی آنکھوں میں تعیش عود کر باہر کو آیا

کیتھرین کی موجودگی کو پہچانتے ہی گونار کی شعلہ انگیز نگاہیں نرم ہو گئیں۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا، بظاہر اپنا غصہ چھوڑ دیا، اور اس سے مخاطب ہوا، "کیتھرین، کیا

تم پاگل ہو؟ گاڑی چل جاتی تو؟" کیتھرین، ایک سویڈش خوبصورتی جس کے سنہری تالے چھوٹی سبز آنکھیں، اور ہیرے کی شکل کا چہرہ تھا، نیلی جینز کے ساتھ حروف تہجی کی بالیاں اس کے کانوں میں سجی تھیں۔ XY سفید قمیض پہنتی تھی۔ اس نے پر اعتماد مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "مجھے اپنے بوائے فرینڈ پر پورا بھروسہ ہے۔" گونار نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "یہ دنیا بھروسہ کرنے کے قابل نہیں، بے بی۔" کیتھرین نے چبھتے ہوئے اپنی ناک کو کچلتے ہوئے مزید کہا، "جیسے تم کل ایک لڑکی کے ساتھ تھے۔ تم نے اس کے ساتھ وقت گزارا، اور قریب ہو گئے۔" گونار نے خوش ہو کر کہا، "تم میری جاسوسی کرتی ہو" فخریہ طور پر خود پر زور دیتے ہوئے، کیتھرین نے کہا، "تم میرے ہو، اور میں ان لوگوں پر نظر رکھتی ہوں جو مجھ سے وابستہ ہیں۔" پھر کیتھرین نے اپنے سینے پر بازو جوڑ کر آگے دیکھا۔ کیتھرین نے پھر تجویز پیش کی، "چلو جم چلتے ہیں اور بعد میں

www.novelsclubb.com

باہر اچھا ناشتہ کرتے ہیں۔" گونار مسکرایا، پہیے کو کنٹرول کیا، اور آسانی سے کار کو اپنی پر تعیش اسٹیٹ کی حدود سے باہر لے گیا۔

••••••••••••••••••••

۔ جیسے ہی سویڈن کی پر سکون صبح میں گھڑی کے دس بج رہے تھے، تمام براعظموں میں ایک بے ساختہ تعلق کھل گیا۔ یہ صرف ایک اور گھنٹہ نہیں گزرا تھا۔ اس نے وقت میں ایک الگ لمحے کو نشان زد کیا۔ پاکستان میں، جہاں سورج نے مولانا سرور کے گھر کو سکون بخشا، گھڑی نے ایک مختلف حقیقت کا عکس دکھایا۔ ہاتھوں نے دوپہر کے دو بجے کی طرف اشارہ کیا۔

مولانا سرور کی رہائش گاہ پر ایک تابناک چمک پھیلی تھی، سندس نے خود کو ایک پریشان کن ماحول میں لپٹا پایا۔

پاکستان کی راہداریوں میں واپس، سندس، دنیاوی تفاوت سے غافل، اپنی تنہائی میں چلتی رہی، اس کے ہاتھوں میں ٹرے اس کی دنیا کے نازک توازن کی عکاسی کرتی ہے یعنی۔

کالے فراک اور حجاب میں ملبوس، اس نے پر فتن راہداری پر چلتے وہ ایک ٹرے اس کی گرفت میں تھی دائیں دیوار کی آرائش میں پیچیدہ اسلامی خطاطی کے فریم تھے، جن پر اللہ کے مقدس نام، سورتیں اور آیات تھیں۔ ایک قالین، کھلتے پھولوں سے مزین، نیچے بچھا ہوا ہے۔ اپنے خیالوں میں گم سندس، اپنے آپ سے بڑبڑائی، چائے کے ذکر کے بعد سے اپنے باپ کے بارے میں سوال کیا۔ ''چائے کا بول کر بابا کہاں چلے گئے'' راہداری اس کے تنہا قدموں سے گونج رہی تھی، لیکن ساتھ والے کمرے سے ایک بے چین ہنگامہ آرائی ہوئی۔ سندس نے ہچکچاتے ہوئے سوچا، "کیا بابا مصور خانے میں ہیں، جہاں کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے؟" اس کی آنکھیں گھبراہٹ سے اڑ گئیں، اور اس نے اپنا چہرہ دروازے کی طرف اٹھا کر

سوچا کہ داخل ہو یا نہیں۔ایک لمحے کے تذبذب کے عالم میں اس نے سوال کیا، "بابا کیا میں آؤں؟"اندر سے خاموشی نے اس کی پریشانی کو مزید بڑھا دیا۔ دروازے سے نیچے جھانکا تو کمرے کی گہرائی میں اچانک سایہ دوڑا۔سندس کا دل ڈوب گیا،اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔کانپتے ہاتھوں سے ٹرے کو پکڑ کر اس نے احتیاط سے دروازہ کھولا۔جیسے ہی کمرے کی نقاب کشائی ہوئی،ٹرے اس کی گرفت سے پھسل کر فرش پر بکھر گئی۔چائے گر گئی،گلاس بکھر گیا،اور تناؤ ہوا میں گاڑھا ہو گیا۔اندر کے منظر نے ایک سرد حقیقت کا انکشاف کیا جس نے سندس کو منجمد کر دیا،اس کی دنیا اچانک ٹوٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••

مولانا سرور اپنے باغ کے پُر سکون ماحول میں کھڑے ہو کر پھولدار پودوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے جو ان کے ارد گرد کی زینت تھے۔اس کے پیچھے اس کے گھر کا

باوقار ڈھانچہ کھڑا تھا،اس سکون کا خاموش گواہ جس نے خلا کو لپیٹ لیا تھا۔مولانا سرور سے ناواقف،ایک روحانی پتی آہستگی سے آسمان سے اتری،اپنے ساتھ ایک لازوال موجودگی لے کر گئی۔اوپر،ایک فرشتہ،عام آنکھوں سے پردہ،پھیلے ہوئے پروں سے آسمان کو آراستہ کرتا ہے،ایک چمکیلی چمک ڈالتا ہے۔اپنے کام میں مگن مولانا سرور کو ایک دھیمی آواز نے چونکا دیا جو گونجی "بابا"۔مڑ کر مولانا سرور کے چہرے پر ہلکی سی ناراضگی کے تاثرات ابھرے جب انہوں نے جواب دیا،"تم کیا کر رہی ہو ادھر"۔پودوں کے لیے پانی کے گیلن کو ایک طرف رکھتے ہوئے،اس نے غیر متوقع مہمان کا سامنا کیا۔نووارد،وہی لڑکی جو ہنزہ میں احمر کے گھر تھی جس نے اس تفویض کو اٹھایا تھا سفید لمبی قمیض اور کیپرس میں ملبوس،نازک سویٹر کے ساتھ کھڑی تھی۔ایک حجاب نے اس کے سر کو سجایا،اس پر سکون اور روحانی ماحول میں اضافہ کیا جو مولانا سرور کے باغ میں کھلا تھا۔سندس کی بہن،غصے اور الزامات کی آمیزش سے بھڑک اٹھی،اپنی مٹھی بے رحمی سے ہوا میں اٹھائی۔ایک

تیز حرکت کے ساتھ، اس نے اپنا ہاتھ کھولا، اور ایک معلق تاویز ہوا میں تال کے ساتھ لہرانے لگا۔ اس پراسرار نمائش کا مشاہدہ کرتے ہوئے، مولانا سرور کا چہرہ حیرت اور تشویش کے امتزاج میں بدل گیا۔ تلملا سا گیا، اس نے ایک سوالیہ نظریں جادوئی تاویز پر ڈالی، پھر سندس کی بہن کی طرف متوجہ ہوا، سندس کی بہن نے غصے سے بھرے لہجے میں اس کا سامنا کیا۔ "کیا آپ نے ان پر کالا جادو کرنے کا سہارا لیا ہے؟" وہ غصے سے بولی۔ "کیا یہ طرز عمل کسی ایسے شخص کے لیے موزوں ہے جو مولوی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ اپنے عمل سے ہونے والی تکلیف کو دیکھیں جو ایک معصوم شخص سہہ رہا ہے!" جیسے ہی الزامات ہوا میں لٹک رہے تھے، سندس کی بہن نے طنزیہ لہجے میں اپنے مشاہدات بتائے۔ تین انگلیاں پکڑ کر اس نے اپنے والد کو ایک سخت پیغام دیا، "ابا، آپ کے پاس اپنے نام سے اس جادو کو دور کرنے کے لیے تین دن ہیں۔""""۔

www.novelsclubb.com

آگے بڑھتے ہوئے، سرور سخت لہجے میں بولا "کیا کر لو گی تم؟" اس نے استفسار کیا. غیر متزلزل، وہ اپنے والد کی نظروں سے ملی اور اعلان کیا، "میں آپ کی سچائی گاؤں اور اس علاقے کے سبھی لوگوں پر ظاہر کروں گی، بشمول سندس۔ کہ شیر کی کھال میں چھپا ایک گیدڑ۔ ہیں آپ" ہوا اس وقت تک شدید تناؤ کے ساتھ لٹکی رہی جب تک کہ ایک آواز خاموشی سے کٹ نہ جائے۔ "شانزہ تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں، میں سب جان چکی ہوں۔" سرور اچانک مڑ گیا، صرف سندس کو وہاں کھڑا پایا، آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ شانزہ نے افسوس سے سندس کی طرف دیکھا، اسے احساس ہوا کہ اس کی خاموشی کی وجہ سے اس کی بہن کو جو غیر ارادی تکلیف ہوئی تھی۔ ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے سندس نے جذبات سے بھری آواز میں کہا، "ایمان آپ سے ہزار درجے بہتر ہے، وہ جو اسلام کی تعلیمات سے ناواقف تھی، آپ کے برعکس۔ رمضان میں کلبوں میں شرکت کرنے والوں کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ لیکن رمضان میں جادو کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہی

ہوتا ہے۔"سندس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں جب اس نے یہ الفاظ کہے، باغ کا ایک دردناک لمحہ جہاں خاندانی سچائیاں اور پچھتاوے سامنے آئے

••••••••••••••

سندس، آنکھوں میں آنسوؤں کے موتی قطروں کے ساتھ، مولانا سرور کی نظروں سے اپنا خاموش دکھ پوشیدہ پایا۔ سندس کے انکشافات کو جذب کرنے پر اس کے چہرے پر تعظیم اور حیرت کی آمیزش ہو گئی۔ اس نے اپنی آنکھوں سے جانچ کے تیر دونوں بہنوں کی طرف چلائے اور اعلان کیا "میں اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوں، میری آزمائش پوری ہو چکی ہے، اللہ نے میرے لیے سب کچھ منظور کر رکھا ہے، میں کچھ بھی کرنے کا اختیار رکھتا ہوں، سب کچھ اللہ کے حکم کے تحت ہے۔ میرے حکم کے تابع ہے، تو آپ کس قد کے حامل ہیں؟" اس نے فخر سے مزید کہا "اللہ تمہیں میری مدد سے جہنم سے بچائے گا اور سب کو جنت میں لے جائے گا۔""""خود اہمیت


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے عالم میں اس نے اعلان کیا کہ "میں اللہ کا خصوصی ایلچی ہوں اور میرے لیے سب کچھ جائز ہے۔" سندس، جو ابھی تک اپنے باپ پر گھبراہٹ کے عالم میں کھڑی تھی، کانپتی ہوئی بولی، "بابا، یہ آپ ہیں۔" شانزہ نے سندس کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہا، "یہ بابا ہی ہیں، شروع دن سے۔ تم ان کے شیطانی جوہر سے ناواقف ہو۔" سندس نے اپنے الفاظ سے مولوی کو ساکت کیا۔ ''اچھا، اب میں بھی بابا کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔'' اس نے اعلان کیا۔ وہ شانزہ کی طرف متوجہ ہوئی کہ چلو میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ اپنے والد کا سامنا کرتے ہوئے، اس نے اظہار کیا، "میں اپنے آپ کو اس چادر میں لپیٹ کر باہر جانے پر مجبور ہوں یہ وہ چادر ہے جو آپ نے اپنی کمائی سے دلوائی ہے۔ اگر قرآنی حکم نہ ہوتا تو میں بنا۔ چادر کے باہر جاتی'' اس کے الفاظ مولانا سرور پر بجلی کی طرح گرے۔ شانزہ نے تسلی دینے والا ہاتھ سندس کے شانے پر رکھا تو سندس کے ہونٹ کانپ گئے۔ "کاش آپ کے مال سے حاصل کردہ رزق، جو پیسہ میں نے خرچ کیا اسے ختم کر دیا جائے۔ میں وقت کو

www.novelsclubb.com

پیچھے کرنا چاہتی ہوں اور ناجائز منافع کو کھانے سے باز رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ بھیک مانگ کر اپنا پیٹ بھرنا بہتر ہوتا۔" شانزہ کا ہاتھ پکڑ کر اس نے منت کی، "چلیں آپی۔" سرور نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا، اس کے الفاظ خاموشی میں بکھرتے ہوئے بے آواز ہو گئے۔ آسمانوں نے اس خاندانی ہنگامے کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس منظر پر ایک اداسی کی رنگت ڈالی اور درختوں نے، سٹاک سہ ٹینلز کی طرح، مشترکہ دکھ میں اپنے پتے جھاڑ لیے۔ آسمان، عام طور پر ایک پُر سکون کینوس، خاموش آنسو روتا تھا، جو سندس کے نزول اور روانگی کی پُر کشش کہانی کی عکاسی کرتا تھا۔

••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بہنیں گھر سے باہر جا رہی تھیں

جیسے ہی شانزہ نے ہنگامہ خیز ماحول سے پریشان سندس کی رہنمائی کی، اس کی واحد توجہ اپنی بہن کو تسلی دینے پر تھی، اس نے بائیں طرف سے گل بانو کے داخلی دروازے پر جاتے نہ دیکھا۔ شانزہ کی توجہ صرف سندس پر تھی وہ لوگ دائیں

طرف سے باہر نکلے جب کہ گل بانو خاموشی سے بائیں طرف سے اندر آ گئی۔ غور و فکر میں گم مولانا سرور اچانک گل بانو کی آواز کی غیر متوقع آواز سے اپنے خیالات سے جھٹک گئے۔ ''مولانا صاحب'' وہ بولی۔ مولوی واپس مڑ گیا، گل بانو کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت اور خدشات کے بادل چھا گئے۔ اس کے ذہن میں ایک لمحہ بہ لمحہ خیال آیا— کیا شانزہ نے گل بانو کو اسکی بداعمالیوں کی تلخ حقیقت بتائی تھی؟ گل بانو، بظاہر پریشان، عجلت سے مولوی سے مخاطب ہوئی، "مولوی صاحب، میرا شوہر تباہ حال ہے۔" مولوی سرور کے چہرے سے رنگ اترا، اس کی بھنویں حیرت سے اٹھیں۔ ایسا لگتا تھا کہ اسے اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ مولوی کے چہرے پر ایک مصنوعی بھونچال نمودار ہوا، جو اس کے نیچے چھپے ہوئے مذموم ارادوں کو چھپا رہا تھا۔ تجسس سے بھرے لمحے گل بانو نے اپنے خدشات کا بوجھ اٹھاتے ہوئے اپنے الفاظ کہے ''مولوی صاحب تباہ ہو گئے ہم''۔ مولوی نے، بے گناہی کا دعویٰ کرتے ہوئے، آنے والے طوفان کا سامنا

www.novelsclubb.com

کیا۔ بیان کے سامنے آنے کے ساتھ ہی ہوا تناؤ سے بھری ہوئی تھی، جو مولانا سرور کے فریب اور ان کے منتظر ہونے والے اثرات کے آسنن انکشاف کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ شرارت کے کٹھ پتلی مولوی سرور نے گل بانو کی طرف مذمتی انگلی اٹھائی، اس کی آنکھیں خوفناک خوشی سے چمک رہی تھیں۔ الزام کے شکنجے میں پھنسی گل بانو جم کر کھڑی تھی، اس کا صدمہ واضح تھا۔ جب وہ اپنے دفاع کے لیے جدوجہد کر رہی تھی، مولوی سرور نے ان کے احتجاج کو بے حساب بے حسی کے ساتھ مسترد کر دیا۔ "یہ تو ہونا ہی تھا،" اس نے کسی ذمہ داری کو ٹالتے ہوئے بے تکلفی سے اعلان کیا، "کس نے کہا کہ تعویض اتار کر پھینک دو؟" گل بانو، اپنے مستند رویے سے مغلوب ہو کر، اپنی آنکھیں نیچے کی طرف جھکائے، اس چالاک جوڑ توڑ کے ہاتھوں اس کی کمزوری کی خاموش گواہ۔ ہمدردی سے ٹپکتے ہوئے لہجے میں مولوی سرور نے گل بانو کی مایوسی کی التجا کو تسلیم کیا، ”میرے شوہر کی طبیعت خراب ہو گئی تھی، مولوی صاحب، میں بڑی مشکل سے آپ کے پاس آئی ہوں۔“

موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مولوی سرور نے بڑی ہوشیاری سے جواب دیا"میں جانتا ہوں۔""اس کی مکار نظریں گل بانو پر چھائی ہوئی تھیں،اس نے اپنے حقیقی ارادوں کو شرارتی اطمینان کے پردے سے ڈھانپ رکھا تھا۔اچانک تبدیلی کے ساتھ،مولوی سرور نے کالے جادو اور آنے والے عذاب کی کہانی بیان کی،"کسی نے تمہارے شوہر پر ایسا کالا جادو کیا ہے کہ وہ مر جائے اور تمہاری اولاد بھی نہ ہو۔"اس انکشاف پر گل بانو کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔"کیا؟"وہ بے یقینی سے بولی۔مولوی سرور نے، جس مایوسی کو اس نے ترتیب دیا تھا،اس کا اظہار کرتے ہوئے،طنزیہ ندامت میں سر ہلایا،"افسوس کی بات ہے۔"گھبراہٹ سے لبریز آواز میں گل بانو نے جواب چاہا،"مگر کون؟"مولوی سرور نے اپنی پریشانی کو برقرار رکھتے ہوئے ایک گھمبیر اطمینان کے ساتھ اس کی نگاہیں دیکھی اور سوال کو لٹکا کر چھوڑ دیا،اس کے ہونٹوں پر ایک خوفناک مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔اسٹیج تیار ہو گیا،اور بدتمیزی کے جھونکے نے گل بانو کو مولوی سرور کی سیاہ چالوں کے

www.novelsclubb.com

جال میں پھنسا کر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ مولوی سرور، چالاک کٹھ پتلی، نے گل بانو کو فکر مندی کے ساتھ دیکھا۔ جیسے ہی اس نے جادو کو توڑنے کا سمجھا ہوا حل ظاہر کیا، اس کی آنکھوں میں ایک شرارتی چمک ناچ گئی، جو جھوٹی ہمدردی کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی "اگر میں اسکا نام بتادوں تو احمر پر جادو بگڑ جائے گا اور ہو سکتا ہے وہ مر بھی جائے۔۔"مولوی سرور نے گل بانو کی آنکھوں میں امید کا مزہ لیتے ہوئے کہا "مگر اس جادو سے نمٹنے کا حل ہے"۔اس کی امید بھری نگاہوں نے اسے باہر نکلنے کا راستہ کہا۔"کیسا حل؟"اس نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ مولوی سرور نے اپنے فریب سے بھرے چہرے کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے دوبارہ ملنے سے پہلے نیچے دیکھا اور بھاری بھرکم سوال کیا،"کیا تم ایسا کرو گی؟"اس کے لہجے میں چالبازی تھی، جو کھیل میں ہونے والی ہیرا پھیری کو اچھی طرح جانتے تھے۔ گل بانو نے امید سے چمٹی ہوئی مولوی سرور کی طرف غیر متزلزل اعتماد کے ساتھ دیکھا،"احمر کے لیے کچھ بھی۔"مولوی نے منحوس

مسکراہٹ کے ساتھ بظاہر اتفاق میں سر ہلایا۔ ''تم احمر سے طلاق لے کر عید پر شادی کر لو، پھر احمر کی جان بچ جائے گی،'' اس نے اعلان کیا، اس کے الفاظ گل بانو کے کمزور دل پر تیر کی طرح اترے۔ صدمہ اس کے اندر گونج اٹھا، اور اس نے سختی سے جواب دیا، "نہیں، میں ایسا نہیں کر سکتی" مولوی سرور، بدمعاش کٹھ پتلیوں کے ماسٹر، نے اپنی ہمت کو برقرار رکھا، اس کی طرف دیکھ کر جیسے اس کی مایوسی کا اندازہ لگا رہا ہو۔ "کیا تم احمر کو مرتے ہوئے دیکھ سکتی ہو؟" اس نے جذباتی ہیرا پھیری کا جال بناتے ہوئے بے تکلفی سے پوچھا۔ "عید میں دو دن ہیں، لیکن کوئی نہیں جانتا کہ احمر کے پاس کتنے دن باقی ہیں،" انہوں نے خفیہ انداز میں مزید کہا، گل بانو کو اس چالاک کھیل میں پھنسا کر چھوڑ دیا جو اس نے ترتیب دیا تھا۔ مولوی کے الفاظ ایک سیاہ بادل کی طرح ڈھل رہے تھے، گل بانو کے ضمیر پر سایہ ڈال رہے تھے، جو اس کے فریب خوردہ ظاہر کے نیچے چھپی ہوئی لومڑی جیسی بدنیتی کا ثبوت ہے۔ گل بانو، آنے والے فیصلوں کے بوجھ سے اس کا دل بھاری ہے،

www.novelsclubb.com

آنسوؤں کے سیلاب کو روکنے کے لیے لڑ رہی تھی جس سے فرار ہونے کا خطرہ تھا۔ زور سے نگلتے ہوئے، اس نے بے یقینی سے اپنے نیچے کی زمین کو محسوس کرتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک ہچکچاتے ہوئے قدم اٹھایا۔ جیسے ہی وہ پھر سے آگے بڑھی تو مولوی سرور کے طعنے بھرے الفاظ اس کے کانوں میں کسی منحوس گریز کی طرح گونجنے لگے، ''احمر سے طلاق لے لو''۔ اس لمحے میں، اس کے آس پاس کی دنیا ختم ہوتی دکھائی دے رہی تھی، اور پریشانیوں اور بیرونی اثرات کی گہما گہمی دب گئی۔ گل بانو ایک ایسی خاموشی میں لپٹی ہوئی تھی، ایک ایسا خلا جہاں صرف مولوی سرور کی ہدایت کی مکروہ بازگشت سنائی دیتی تھی۔ اس کے اندر کی ہنگامہ آرائی تیز ہوتی گئی، اور اس نے خود کو معاشرتی اصولوں اور توقعات کے دائرے سے الگ پایا۔ خارجی دنیا سے بے نیاز، گل بانو اپنے اندرونی خیالات کی بہری تنہائی سے دوچار ہوئی۔ آنے والے فیصلے کے وزن نے اس پر دباؤ ڈالا، اور ہوا بے یقینی سے گھنی ہو گئی۔ مولوی سرور کی پیشین گوئی، "وہ مر جائے گا،" کی بازگشت اس کے ذہن کے

گلیاروں میں گونج رہی تھی، ہر تکرار اس انتخاب کی ٹھنڈی یاد دہانی کے طور پر کام کرتی ہے جو اسے کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس معلق لمحے میں، گل بانو تقدیر کے دوراہے پر کھڑی تھی، اپنے سامنے سنگین مخمصے سے نبرد آزما تھی۔ اس نے جس راستے کا انتخاب کیا وہ نہ صرف اس کی زندگی بدل دے گا بلکہ احمر کی قسمت کا بھی تعین کرے گا۔ غیر یقینی صورتحال ہوا میں لٹکی ہوئی تھی، اس نے اسے عدم فیصلہ کے پردے میں ڈھانپ رکھا تھا جب اس نے اس ناقابل تصور انتخاب پر غور کیا جو آگے ہے۔ دنیا اس کے فیصلے کا انتظار کر رہی تھی، لیکن اس کا جواب اس کی متضاد روح کی ہنگامہ خیز گہرائیوں میں چھپا ہوا تھا۔ گل بانو اب کیا کرے گی، تقدیر کون سا فیصلہ قبول کرے گی، یہ اس کے غم زدہ غور و فکر کے سائے میں ایک معمہ بنی ہوئی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••

آدھی روشنی میں نہایا ہوا کمرہ کسی بھولے ہوئے دور کی باقیات سے مشابہ تھا۔ سورج کی روشنی پچھلی دیوار پر ایک آسمانی روشنی کے ذریعے فلٹر ہوتی ہے، جس نے ایک آسمانی چمک کاسٹ کیا جس نے ویران ماحول کو بمشکل روشن کیا۔ایک میز تنہا کھڑی تھی،اور اس کے پیچھے،ایک کرسی پر،ایک لڑکی بیٹھی تھی،جو رسیوں سے مضبوطی سے جکڑی ہوئی تھی،ایک سیاہ غلاف نے اسکا منہ چھپا رکھا تھا۔آنکھوں والی جانب سے جگہ چاک تھی جسے اس کی آنکھیں نظر آرہی تھیں جن میں خوف تھا اس کی پراگندہ شکل اور بالوں کی طرح ٹنڈریل اس آزمائش کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو اس نے برداشت کی تھی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا،اندھی ہوئی سورج کی روشنی کا ایک پھٹ مدھم جگہ پر حملہ آور ہوا،اور ایک پراسرار ہیولا وجود میں آیا۔ قید لڑکی نے آنکھیں موند لیں،ایڈجسٹ کرنے کی کوشش میں۔ شکل آگے بڑھی،دھیرے دھیرے اپنے آپ کو ظاہر کرتی گئی،اور لڑکی کی پھیلی ہوئی آنکھوں نے اس کی حیرت کو دھوکہ دیا۔یہ کوئی اور نہیں بلکہ آصف محمود تھا۔آصف ایک

پریشان کن مسکراہٹ کے ساتھ قریب آیا،اس کی موجودگی محدود ہوا میں لرز رہی تھی۔وہ جھک گیا،اس کی آنکھوں میں ایک خوفناک چمک تھی،اور ایمان کے بالوں کی چوٹیوں کو پکڑ لیا۔"تم بہت خوبصورت ہو ایمان۔"اس نے اپنے لہجے میں ٹیڑھی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ماسک میں کھلنے کے ذریعے،لڑکی کی آنکھوں نے جلدوں کو بولا، سمجھنے کے لئے ایک خاموش درخواست. سیدھے کھڑے ہو کر آصف نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا،اس کا لمس ناپسندیدہ اور ناگوار تھا۔

"ڈارلنگ تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو؟"اس نے طعنہ دیا،اس کی آواز میں یقین دہانی کا تمسخر تھا۔لڑکی کا خاموش احتجاج،منہ ڈھانپے کپڑے سے دبا ہوا،ایک مایوس کن التجا کے ساتھ گونجا۔آصف بے ہنگم مسکراہٹ کے ساتھ اس کے پاس آیا۔"میں تمہارے منہ سے کپڑا ہٹاؤں گا اور دیکھوں گا کہ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو"اس نے اعلان کیا،کمرے میں بے یقینی کے سائے گھنے ہوتے ہی تجسس گہرا ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آصف محمود نے ایمان کے چہرے سے پردہ ہٹاتے ہوئے ایک مسحور کن مسکراہٹ کو برقرار رکھا اور ایک ایسی حقیقت کو ظاہر کیا جس نے اس کی اپنی زندگی پر ایک سیاہ سایہ ڈال دیا۔ تاہم، جس لمحے کالا پردہ اٹھایا گیا، آصف کا اظہار فخر سے خوف اور ندامت کے گھمبیر مرکب میں بدل گیا۔ اس کی ایک بار پر اعتماد مسکراہٹ غائب ہو گئی، اور اس کی آنکھیں بے اعتباری سے پھیل گئیں۔ منہ پھیرتے ہوئے، وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کی طرف لپکا، اچانک نازل ہونے والے انکشاف پر۔ خوف سے لبریز، کرکھی آواز میں آصف بولا، "میری بیٹی۔" اس کی آنکھیں اس سے ملیں، آنسو دہشت اور پہچان کے مرکب سے چمک رہے تھے۔ آصف، مغلوب ہو کر، تیزی سے اپنی بیٹی کو رسیوں کی تنگ قید سے چھڑا کر آگے بڑھا۔ ہلکے سے لمس سے اس نے اس کے منہ سے پٹی ہٹائی اور اس کے ماتھے پر ایک بے چین بوسہ دباتے ہوئے دیوانہ وار بڑبڑایا، "یہ کس نے کیا ہے؟ تمہیں نقصان پہنچانے کی ہمت کس نے کی ہے؟" اسکی بیٹی، ابھی تک خوف سے جکڑی ہوئی تھی، اس کی آواز تلاش

www.novelsclubb.com

کرنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔ آصف کی بے تکی پوچھ گچھ کو پیچھے سے ایک آواز نے روکا، ایک ٹھنڈ کا نہ اعلان جس نے ان کی ریڑھ کی ہڈی میں لرزش پیدا کر دی: "میں نے۔" وحی ہوا میں لٹکی ہوئی تھی، ایک پراسرار موجودگی جس نے مزید رازوں اور خطرات کا وعدہ کیا تھا جو ابھی کھلنا باقی ہے۔

www.novelsclubb.com

آصف کی آنکھیں حیرت کی آمیزش سے پھیل گئیں، اس کا چہرہ مدھم حیرت سے ڈوب گیا اور ایمان نے اسے ٹھنڈی نفرت سے دیکھا۔ آگے بڑھ کر، اس نے اس کا سامنا کرتے ہوئے کہا، "تم اپنے ہی جال میں پھنس گئے ہو۔" آصف نے ایمان کی

طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے آدمی کی تیزی سے مداخلت نے اسے روک لیا۔ آصف ابھی تک صدمے سے دوچار ہو کر ایمان کی طرف دیکھا پھر اس آدمی کو دیکھا اور الزام لگایا، "تم نے مجھے دھوکہ دیا۔" ایمان ناپے سے قدموں کے ساتھ آگے بڑھی، اس کی آواز میں بے حسی تھی، "انھوں نے محض اپنا فرض ادا کیا، تم نے ان کی وفاداری پچیس لاکھ میں خریدی، میں نے ستر لاکھ میں ان کی وفاداری حاصل کی۔ یہی اس کھیل کی نوعیت ہے، ہر ایک کی قیمت ہوتی ہے۔" اس نے نوٹوں کے کافی ڈھیر کی طرف اشارہ کیا، جو ان افراد کی سب سے زیادہ بولی لگانے والے کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے۔ مضبوط آدمی نے آصف کو مضبوطی سے زخمی رسیوں سے محفوظ کرتے ہوئے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ آصف کی بیٹی نے نرمی کی التجا کی، لیکن اس کی اپیلوں پر کان نہیں دھرے گئے۔ ایمان نے آہستگی سے آدمی کو کہا، "اس لڑکی کو دوسرے کمرے میں لے چلو، جب میں اجازت دوں تو اسے چھوڑ دو۔" اس شخص نے، آصف کی بیٹی کو پکڑا ہوا، آصف

www.novelsclubb.com

کی طرف سے ایک مایوس کن چیخ نکالی، پھر بھی ایمان نے اسے تسلی دی، "پر سکون رہو، میں تمہاری طرح بے حس باغیرت نہیں ہوں۔ تمہاری بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔" جیسے ہی وہ شخص آصف کی بیٹی کو لے کر گیا، ایمان، جو کہ میرون اور سفید لباس میں ملبوس تھی، بیٹھ گئی۔ اس کے لباس نے خوبصورتی ظاہر کی تھی—— ایک زعفرانی رنگ کی چوٹی پیچیدہ کڑھائی اور پفڈ آستینوں سے مزین ہے، جس میں ایک میرون اسکرٹ ہے جس میں چمکتی برف کے مشابہ سفید موتی نمایاں ہیں۔ سفید اونچی ایڑی کے جوتوں نے میرون پھولوں کے نمونوں کا جوڑا مکمل کیا، اور اس کے کھلے، جھرتے ہوئے بالوں نے اس کے چہرے کو فریم کیا۔ ایمان نے آصف کو سختی سے مخاطب کیا، "کچھ مجھے ایمان کہتے ہیں، کچھ مجھے نینسی کہتے ہیں، اور تم مجھے گیم چینجر کہہ سکتے ہو۔"""پھر وہ اسے لفظ چبھاتے بولی ''آصف تم نے مجھے اغوا کیا۔" اس نے لاتعلق ہو کر کندھے اچکا دیے، "مجھے سمجھ نہیں آئی کیوں، لیکن میں جو جانتی ہوں وہ یہ ہے: میری بجائے اپنی بیٹی کو دیکھو۔" ایمان کے

ہونٹوں پر ایک اداس مسکراہٹ کھیلی، "یہ قابل تعریف ہے کہ تم اپنی بیٹی کے محافظ ہو میرے والد کے برعکس، مگر افسوس کی بات تم اپنی بیٹیوں کے لیے شیر تو ہے لیکن دوسروں کی بیٹیوں کے لیے کتا یا گیدڑ کی مانند ہو بہت ہی نہ قابل معزرت بات ہے یہ"

ایمان، ایک ایسی طاقت تھی جو کہ ایک بے تحاشا آگ کی طرح ہے، اس شدت سے بھڑک رہی ہے جو سخت ترین پانیوں کو بھی بخارات سے اڑا دینے کی طاقت رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی آگ تھی جو اپنی لپیٹ میں لے سکتی تھی اور بھسم کر سکتی تھی، اس کے نتیجے میں باقیات کے سوا کچھ نہیں بچا تھا۔ اس کی موجودگی صرف ایک چنگاری نہیں تھی۔ یہ ایک ارتعاش تھا جو جہانوں کو راکھ کرنے کے قابل تھا۔ اس کی پُر عزم نگاہوں میں رکاوٹوں اور للکاروں کے ذریعے غیر معذرت خواہانہ طور پر جھلستے ہوئے ایک انتھک آگ کے جوش کو جلایا۔ اس کے عزم کے شعلے ناچ رہے تھے، کسی کو بھی اس کے راستے میں کھڑے ہونے کی ہمت نہ تھی۔ وہ محض

ایک ٹمٹماہٹ نہیں تھی؛ وہ جنگل کی آگ تھی، بے قابو اور غیر متوقع۔ ایمان کا جوہر، بھسم کرنے والی آگ کی طرح، اطمینان کے تالابوں کو خشک کرنے اور سلامتی کے سرابوں کو بجھانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس کی جلتی روح کو آسانی سے بجھنے والی نہیں تھی کیونکہ اس نے ان مقابلوں میں کامیابی حاصل کی جو اس کے شعلے کو بجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اپنے وجود کی داستان میں، وہ تباہی کے مجسم کے طور پر کھڑی تھی—ایک ایسی طاقت جو حقیقت کے منظر نامے کو نئی شکل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے آگ زمین کی تزئین کو جلی ہوئی باقیات میں تبدیل کرتی ہے، ایمان کے پاس تقدیر کو نئے سرے سے ڈھالنے کی طاقت تھی، جو خوف اور گھبراہٹ دونوں کے پیچھے پیچھے رہ جاتی ہے۔ ایمان، وہ آگ جس نے پانی کو خشک کر دیا، وہ قوت جو شیطانی لوگوں کو مٹا سکتی تھی، صرف ایک کردار نہیں تھی۔ وہ ایک بنیادی طاقت کا مجسمہ تھی ایک نہ رکنے والا آتش فشاں جو خوبصورتی اور خطرے دونوں کے ساتھ داستان کے ذریعے پھیلتا ہے۔

www.novelsclubb.com

---

اس کمرے نے ایمان کے طویل انتظار کے انتقام کے لیے اسٹیج کا کام کیا۔ دانستہ قدموں کے ساتھ، وہ اپنی پوزیشن سے اٹھی اور ایک طرف چل پڑی، جس سے تجسس کی ایک چمک پیدا ہوئی جو ہوا میں بہت زیادہ معلق تھی۔ آصف، معاف نہ کرنے والی رسیوں سے جکڑا، اس کی نظروں سے مڑنے اور ملنے کے لیے بے کار طریقے سے دباؤ ڈالا۔ آسنن خطرے کی امید کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔، ایمان نے کرنٹ وولٹیج کی مشین پکڑی ہوئی تھی، جو عذاب کا مترادف ایک خوفناک آلہ تھا۔ اسائلم میں بجلی کے جھٹکے لگانے کے لیے استعمال ہونے والے آلے کو پہچانتے ہوئے آصف کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ ستم ظریفی واضح تھی؛ پاگلوں کا آلہ اب انصاف مانگنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ خوف سے اس کی زبان کانپتی آصف نے کہا، "پاگل ہو گئی ہو تم۔" ایمان کے جواب میں ایک ٹھنڈی مسکراہٹ تھی، اس کی آنکھوں میں آگ بھڑک رہی تھی جو چھ اذیت ناک سالوں سے بھڑک

رہی تھی۔"یہ بدلہ لینے کا وقت ہے،آصف،"اس نے کہا،اس کی آواز بدلے کے بوجھ سے بھری ہوئی دھیمی آواز میں تھی۔کمرے نے اپنی سانسیں روکی جب ایمان آصف کے قریب پہنچی،اس کے ہاتھ میں موجود مشین شاعرانہ انصاف کی علامت بن کر اسے ڈھونڈ رہی تھی۔ایمان نے اٹل عزم کے ساتھ کہا،"تم نے جو گناہ میرے خلاف کیا ہے اب اس کا حساب ہے۔"اس کے الفاظ محدود جگہ میں گونج رہے تھے،اس پر عزم موقف کی بازگشت اس نے اختیار کی تھی۔آصف،اس بندھن سے بچنے کے لیے بے چین تھا جس نے اسے جکڑ رکھا تھا،خود کو ایمان کی نگاہوں میں پھنسا ہوا پایا۔اس کی بے بسی پر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی،اس بے بسی کے بالکل برعکس جس کا تجربہ اس نے چھ سال پہلے کیا تھا۔آج،جوار کا رخ موڑ رہا تھا،اور آصف کے لیے اپنی ماضی کی غلطیوں کے نتائج کا سامنا کرنے کا مرحلہ طے ہو گیا تھا۔ایمان کا فاتحانہ اعلان ہوا میں معلق تھا،"تم کچھ نہیں کر سکتے جیسے میں آج سے چھ سال پہلے اپنے لئیے کچھ نہیں کر پائی تھی تم نے میری راتوں کی

نیندیں مجھ سے چھین لیں آج تمہاری ایک ایک چیخ میری ازیت کی راتوں کا حساب دیں گی آصف آج تم میرے انصاف کی آگ میں جل کر جھلس جاؤ گے "کمرہ، جو آنے والے حساب کتاب کا گواہ ہے، نے جذبات کی شدت اور انصاف کے وعدے کے ساتھ برقی چارج کو محسوس کیا۔ منظر عام پر آنے والے ڈرامے میں ڈوبے ہوئے، ہر ایک تفصیل کو باریک بینی سے تیار کیا گیا، یہ منظر ایک تاریک سمفنی کی طرح نمودار ہوا، اپنے عروج پر پہنچ گیا جب ایمان اس شخص سے اپنا بدلہ لینے کے لیے تیار کھڑی تھی جس نے اس پر ظلم کیا تھا۔ ایمان نے حساب کی درستگی کے ساتھ وولٹیج کی مشین میز پر رکھ دی، یہ ایک غیر مہذب نمونہ ہے جو جلد ہی آصف کے حساب کتاب کا آلہ بن جائے گا۔ آصف کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں، جو اس کے سامنے موجود ناگوار آلے پر جمی ہوئی تھیں۔ ایمان، اس کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے، حیرت اور اطمینان دونوں کے ساتھ مسکرائی۔

"کیا ہوا آصف تم ڈرتے کیوں ہو؟" اس نے طعنہ دیا. "ہر خوف کی ایک ہی جڑ

ہوتی ہے اور وہ ہے موت، لیکن تم فکر نہ کرو میں تمہیں مرنے نہیں دوں گی" اس کے الفاظ، زہریلے عزم کے ساتھ ٹپک رہے تھے، موت سے بھی زیادہ خطرناک قسمت کی پیشین گوئی کر رہے تھے۔ ایمان کے اظہار کی سختی نے اس کے انتقام کے آغاز کا اشارہ دیا۔ "میں تمہاری جان و زندگی کو خطرہ بنا دوں گی۔" اس نے حقارت سے بھری آواز میں اعلان کیا۔ "تو اپنی زندگی سے نفرت کرے گا؛ تو مرنا چاہے گے، لیکن تیرے اعمال تجھ کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔" ایک زندگی کی ظالمانہ ستم ظریفی جو وجود سے جڑی ہوئی تھی لیکن سکون سے عاری، ہوا میں لٹک رہی تھی۔ جیسے ہی ایمان نے مشین کا بٹن جلایا، کمرہ بجلی کی خوفناک آواز سے گونج اٹھا۔ آصف خوف کے مارے اپنی سیٹ سے جھٹکا۔ ایمان کے ہاتھ میں دو تار ابھرے جو انتقام کا کرنٹ لے کر جا رہے تھے۔ ان کے درمیان، انتقام اور غصے کی آگ سے بھڑکتی ایمان کی آنکھیں، ان دھاروں کی آسمانی چمک میں نہا کر غصے کا ایک طوفان جاری کر رہی تھیں۔ یہ منظر ایک تاریک رسم کی طرح سامنے آیا،

ایمان انتقام کی سمفنی ترتیب دے رہی ہے۔اس کی چمک نے ایک ایسی طاقت کا اظہار کیا جو جسمانی سے بالاتر ہے،انصاف کا ایک مجسمہ جس کی وہ تلاش کر رہی تھی۔اس کمرہ نے،جو منظر عام پر آنے والے ڈرامے کا گواہ ہے،اپنی سانس روک لی جب انتقام کی لہریں تیز ہو گئیں،اور ایمان کے انتقام کے راستے پر ایک انمٹ نشان چھوڑ گیا۔ایمان،اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کی وجہ سے،خود کو انتقام اور الٰہی انتقام کے سنگم پر پایا۔آصف کی سرکشی کی انتہا نے اسے ایک ایسے مقام پر دھکیل دیا تھا جہاں معافی ایک مکروہ تصور تھا،اور انصاف کا بوجھ اس کے کندھوں پر تھا۔جیسے ہی مشین میں کرنٹ تیز ہوا،آصف کو موت کی رحمت عطا کیے بغیر اذیت دے رہا تھا،ایمان نے پختہ عزم کے ساتھ دیکھا۔اس کی آنکھیں،جو کبھی غم کے تالاب تھیں،اب ایک آگ کے عزم کی عکاسی کر رہی تھیں۔یہ محض انتقامی کارروائی نہیں تھی۔یہ ایک سبق تھا جو آصف کے ہوش و حواس کی تاریخوں میں لکھا جا سکتا ہے۔آصف کے پیچھے،ایمان مقصد کے ساتھ آگے بڑھی،ہر قدم اس

www.novelsclubb.com

کے ماضی کے دکھوں کی بازگشت سے گونج رہا تھا۔ آصف، رسیوں سے جکڑا ہوا تھا اور مڑنے سے قاصر تھا، صرف اس آنے والے عذاب کو محسوس کر سکتا تھا جسے ایمان آرکیسٹریٹ کر رہی تھی وہ شخص جس نے کبھی غرور اور طاقت کا مظاہرہ کیا تھا اب وہ ایک قابل رحم شخصیت بن کر رہ گیا ہے، ایک بھیڑ اس کے آنے والی موت کے چنگل میں۔ مایوسی اور پچھتاوے سے لدے آصف کی فریادیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ "جانے دو، مجھے جانے دو،" اس نے رحم کے لیے ایک بیکار فریاد کی۔ تاہم، وہ ہاتھ جنہوں نے اس کے عذاب کو ترتیب دیا تھا، بے تحاشا، اس قابل رحم حالت سے بے نیاز تھے جس میں اس نے خود کو پایا۔ اس شخص کے لیے کوئی ہمدردی، کوئی رحم نہیں تھا جس نے اپنے حساب کے بیج بوئے تھے۔ ایمان کا انصاف کا حصول، انتقام کی پیاس سے بھڑک اٹھی، ایک مکروہ رقص کی طرح کھلا۔ کمرہ گواہی دے رہا تھا کہ ایک شکار کو خدائی انجام کے ایجنٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا، اور آصف کی تقدیر توازن میں لٹکی ہوئی تھی، جو اس کے ماضی کے کرتوتوں کی

www.novelsclubb.com

بازگشت اور انصاف کے بے لگام ہاتھ کے درمیان معلق تھی۔ایمان کی آواز، دبے ہوئے غصے سے بھری ہوئی، سیر ٹیڈ بلیڈ کی طرح ہوا میں ٹکرا گئی۔"یہ میرا بچپن مجھ سے چھیننے کے لیے ہے،"اس نے اعلان کیا،الفاظ برسوں کے عذاب کے بوجھ سے لٹک رہے تھے۔آصف،انتقام کی ننگی تاروں کے پھندے میں، جھٹکے برداشت کرنے لگا،ہر ایک جھٹکا اس چوری شدہ بے گناہی کا ثبوت ہے جسے ایمان نے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔تاروں کے جال کے پیچھے،ایمان کی آنکھوں میں غصے اور آنسوؤں کے نشانات تھے،ایک غیر مستحکم مرکب جس نے اسے انصاف کے حصول کی تحریک دی۔اس نے برقی دھاروں کے خلاف ڈھال کے طور پر دستانے پہن رکھے تھے،جو اس کے اور ماضی کے جھٹکوں کے درمیان ایک علامتی رکاوٹ تھی۔"یہ میری راتوں کی نیند مجھ سے چھیننے کے لیے ہے۔" اس نے آصف کو ایک اور عذاب میں مبتلا کرنے کے لیے رسیاں کھینچتے ہوئے کہا۔ ان لمحوں میں، کمرہ حساب کا اکھاڑا بن گیا، جہاں دھڑکتی دھاروں اور غم زدہ چیخوں

www.novelsclubb.com

میں انتقام کا رقص جاری تھا۔ جیسے ہی آصف کے ہوش و حواس انتھک حملے کے نتیجے میں ڈوب گئے، ایمان نے، ایک انتھک عزم کے ساتھ، بدلہ لینے کا اپنا حساب کتاب جاری رکھا۔ ناپے ہوئے درستگی کے ساتھ، اس نے جھٹکوں کی ایک اور لہر جاری کی، کرسی دھاروں کی شدت سے لرز رہی تھی۔ ایمان کے ہونٹوں سے ایک اور لفظ نکلا جو اس کے ماضی کی کشش سے لدا ہوا تھا، "یہ میرے ماضی کو داغدار کرنے کے لیے ہے۔" تاریں پھر سے گر گئیں اور آصف جو کہ تقدیر کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہے، وہ جھٹکے اٹھائے جو کمرے میں گونجتے رہے۔ ایمان کی انصاف کی جستجو ایک المناک سمفنی کی طرح سامنے آئی، ہر ایک صدمہ اس کے بدلے کی ساخت میں ایک کورہ کا غزی اپیغامی خط ہے۔ کمرہ، اس دلخراش تماشے کا گواہ، ایمان کے مظلومیت سے لے کر انتقام کے وار کے معمار تک کے سفر کی انتہا کو سمیٹتا ہے۔ ایمان نے جذبات کی بھرمار میں آکر آصف کو باندھنے والی تاروں کو چھوڑ دیا اور ایک ابتدائی چیخ جاری کی جو پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ "یہ میری

راتوں کو درد اور غم سے بھرنے کے لئیے ہے، یہ مجھ سے سب کچھ چھیننے کے لیے ہے،"اس نے اعلان کیا،اس کی آواز غم اور غصے کی سمفنی ہے۔اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے،آصف مسلسل جھٹکوں سے جھک گیا،کرسی اپنی اذیت ناک شکل کے ساتھ مل کر کانپ رہی تھی۔ایمان کی آنکھیں،انتقام کی شدید آگ سے بھڑک رہی تھیں،اس نے کرنٹ بڑھاتے ہی کوئی رحم نہیں کھایا۔اس کے الفاظ، نفرت سے ٹپکتے،کمرے میں گونج رہے تھے۔" یہ مجھے اپنے وجود سے نفرت کرنے کے لیے ہے،"اس نے تھوک دیا،ہر حرف ماضی کے صدموں کی تلخی سے بھرا ہوا تھا۔کمرہ مصائب کی آماجگاہ بن گیا،جہاں ایمان کی انتقام کی بے چین جستجو آصف کی اذیت سے ٹکرا گئی۔اپنی چوٹ کے بے لگام اظہار میں ایمان نے ایک دم گھٹنے والی شدت سے کہا،"میرے بچے کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار ڈالنے کے لئے" یہ بولتے ایمان کی آواز کانپ اٹھی اس نے آصف پر جو بجلی چھوڑی وہ اس قدر زوردار تھی کہ وہ بے قابو ہو کر جھک گیا۔آصف کے بال گنگنا رہے تھے،آصف کے بالوں

www.novelsclubb.com

سے دھواں نکلااور وہ کرسی سمیت گر گیا۔میز سے تار آگے پیچھے جھومتے رہے، ایمان کے انتقامی حملے کے نتیجے میں رقص کرنے والی چنگاریاں۔وہ کمرہ،جواب مایوسی کا کینوس ہے،ایک اذیت زدہ روح کے اپنے درد کی بازگشت میں سکون تلاش کرنے کی گواہی دے رہا ہے۔

ایمان آصف کے جانب بڑھی اور پنجوں کے بل نیچے بیٹھے اسے اسکی گربان سے پکڑا اور اوپر کو کچھ اٹھایا آصف اب تک خوفزدہ تھا مگر طاقت نہ ہونے کی وجہ سے وہ احتجاج نہ کر رہا تھا ایمان اسے گھورتے لفظ چبھاتے بولی ”آئیندہ تو نے مجھے بری نظر سے دیکھا یا میرے ساتھ کچھ برا کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھی میری ایک بات جس سرکس۔میں تیرا باپ جوکر تھا اسی سرکس میں،میں تیرا تماشا بنادوں گی“ایمان کی آواز میں گرج تھی وہ چلاتے بولی تھی ”سمجھا“ایک تنبیہا ایک آخری مہلت ایمان نے اسکے گربان کو۔ایک جھٹکے سے چھوڑا کہ وہ یکدم دوبارہ

پیچھے کو ہوتا نیچے گر گیا ایمان اپنی جگہ سے کھڑی ہوتے اسکے بے جان جسم کو ٹاپتے وہ آگے کو بھڑی۔۔۔

مگر کچھ یاد آیا تو وہ اپنی پٹریوں پر رک گئی

وہ واپس مڑی اور اسے انگلی دیکھاتے تنبیہی انداز میں بولی "یہ آخری بار ہے ورنہ میں تیری ہڈیاں توڑ کر تجھے ٹُنڈا بنا کر تیرے ھاتھوں پر ایک کٹورا پکڑا کر تجھے کسی پُل کے نیچے بیٹھا دوں گی پھر مانگتا رہی بھیک" اسے کراختگی سے دیکھتے ایمان نے اپنی پشت اسکی طرف کی اور تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھی کہ ہیل کی ٹِک ٹِک کی گونج ہر طرف تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••

ایمان اغواکاروں کا سامنا کرنے کے بعد دوسرے کمرے میں داخل ہوئی جہاں اس کی سوتیلی بہن کو کرسی سے باندھا گیا تھا۔نوجوان لڑکی کی آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا کیونکہ ایمان کے پہنچنے پر اغواکار تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئے تھے۔

اپنی سوتیلی بہن کے سامنے بیٹھی، ایمان نے اسے سخت لہجے میں دیکھا، آنکھیں عزم اور طاقت کے مضبوط امتزاج سے بھری ہوئی تھیں۔ ایمان نے خوف زدہ لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''تمہیں پتا ہے تمہارے باپ نے مجھے کیوں اغوا کیا، تمہاری آنکھیں سچ کو دھوکہ دیتی ہیں۔'' گھبراہٹ کی تصویر بنی لڑکی نے لمحہ بہ لمحہ آنکھیں بند کر لیں، ان دونوں کے درمیان غیر کہی ہوئی افہام و تفہیم کا خاموش اعتراف۔ فخریہ اپنی سوتیلی بہن کے لطیف اعتراف پر مسکرائی۔ "میرا مطلب ہے، میں ٹھیک تھی،" اس نے زور دے کر کہا، ایک یقین دہانی جو گہری اہمیت کے ساتھ گونج رہی تھی۔ جواب مانگتے ہی ایمان کی نظریں تیز ہو گئیں، "مجھے بتاؤ کہ تمہارے باپ نے مجھے کیوں اغوا کیا؟" لڑکی کانپ گئی، پریشان کن حقیقت بتانے پر مجبور۔ لرزتی ہوئی آواز کے ساتھ اس نے اعتراف کیا، "دراصل ماں کے گردے فیل ہو گئے ہیں، صرف ایک گردہ کام کر رہا ہے، لیکن ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ ٹرانسپلانٹ ہونا چاہیے۔" ایمان نے وضاحت کرتے ہوئے بھیانک حقیقت کو

www.novelsclubb.com

بھانپ لیا۔ ''یعنی تمہارے باپ نے مجھے اغوا کیا تھا تاکہ وہ میرا گردہ نکال کر میری ماں کو دے سکے۔''اس نے اندازہ لگایا۔ نوجوان لڑکی، ایمان کی غیر متزلزل نگاہوں سے ملنے سے قاصر تھی، اقرار میں سر جھکا لیا۔ ایمان نے اداسی اور حقارت کی آمیزش کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔ "میری ماں بہت سنگ دل ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ میری ماں ہے،" اس نے مایوسی کے شدید احساس کے ساتھ کہا، جو مصیبت کے وقت ایمان کی لچک کا ثبوت ہے۔ ایمان کی نظریں اس کی بہن کی طرف اس شدت کے ساتھ ٹکی ہوئی تھیں جو اس کے جذبات کی گہرائیوں سے گونج رہی تھیں۔ ایک پرجوش لہجے میں وہ بولی، "اگر میری ماں مجھ سے محبت سے رابطہ کرتی تو میں خوشی سے اسے نہ صرف اپنا گردہ کیا دل کیا اپنا سب کچھ اس پر لٹا دیتی، باوجود اس کے کہ وہ دنیا میں مجھے نہیں لانا چاہتی تھی وہ مجھے پسند نہیں کرتی مگر پھر بھی اسنے زبردستی ہی سہی مگر۔ دنیا کا دوسرا دردناک درد برداشت کیا مجھے پیدا کیا جو موت کے بعد کا سب سے بڑا درد ہے بچے کو پیدا کرنا۔" اسکے چہرے پر کچھ درد کے

www.novelsclubb.com

تاصرات تھے مگر چہرے کے زاویے درست کرتے وہ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہی اس پر پر عزم وہمت کی لہر دوڑ گئی

وہ، نفرت سے اٹل لہجے میں بولی ''مگر اب جو انہوں نے کیا ہے اب گردہ کیا میں اپنے ناک کا بال تک نہیں دوں گی میری بلا سے وہ بھاڑ میں جائیں''مزید

۔ایمان نے اپنی بہن پر پُر عزم نظریں جماتے ہوئے کہا، "اور ہاں، پولیس کو شامل کرنے سے پہلے اس پر ایک نظر ڈال لیں۔" تیز رفتار حرکت کے ساتھ، اس نے USB اپنی بہن پر

ڈرائیو پھینکی، جس میں آج دن کے واقعات کا ایک جامع ریکارڈ موجود تھا، بشمول آصف کا ایمان کو اغوا کرنے میں جرم کا اعتراف۔ "ان کے اندر موجود ویڈیوز دیکھیں، جہاں آپ کے والد نے خود مجھے اغوا کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ کیا تم اضافی کاپیاں چاہتی ہو، بلا جھجک مانگ لینا؛ میرے پاس کافی کاپیاں ہیں اسکی۔ لہذا، تم سب اپنی ساکھ اور کاروبار کی قدر کرتے ہو، تو خاموش رہو ورنہ ہر ثبوت تمہارے

خلاف ہے میرا باپ ویسے بھی تمہارے باپ کے بزنس کا دشمن ہے جہاں اسکے بزنس کو فائیدہ ہو گا وہ ہر کام کرنے کو تیار ہو گا" اس نے متنبہ کیا، اس کے لہجے میں چالاکی اور اختیار کا امتزاج۔ اس کے بعد ایمان باپ اور بیٹی کو اسی جال میں پھنسا چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلی جو انہوں نے بچھایا تھا۔ اس کی رخصتی نے ہوشیاری اور طاقت کے شاندار مظاہرہ کے اختتام کو نشان زد کیا، کیونکہ ایمان نے حسابی چالاکی کے ساتھ اپنے حالات کے پیچیدہ جال سے تشریف لے گئ

.....

www.novelsclubb.com

سٹاکہولم سویڈن کا دارالحکومت میں شام کے چھ بج رہے تھے، جو ایک پر سکون لیکن ہلچل سے بھرپور ماحول کا آغاز کر رہا تھا۔ ڈھلتے سورج نے شہر پر گرم سنہری رنگت ڈالی، آسمان کو گلابی اور نارنجی رنگوں سے پینٹ کر دیا۔ شاپنگ پلازے سڑکوں کے دونوں طرف فخر سے کھڑے تھے، جو اپنے شفاف اگواڑے کے پیچھے سامان کی

بہتات دکھارہے تھے۔ جیسے ہی گونار اور کیتھرین صاف ستھری گلیوں میں ٹہل رہے تھے، ایسا لگتا تھا کہ شہر زندگی سے گونج رہا ہے۔ بڑے بڑے بل بورڈز سے مزین عمارتوں نے جدید ترین رجحانات اور پیشکش کی نمائش کی۔ بلیک پولو شرٹ، بلیک ڈریس پینٹ، اور چیلسی کے جوتوں میں ملبوس گونار نے نفاست کی ہوا نکالی، جب کہ ایک باریک بریسلٹ اس کی کلائی پر سجا ہوا تھا۔ کیتھرین، خوبصورتی سے اسکے بازو سے جڑی ہوئی، اس کی موجودگی کے ساتھ اس منظر کی تکمیل کی۔ رشمان پوائنٹ، ایک مقبول منزل، لوگوں کی متنوع صفوں کے ساتھ پروان چڑھا۔ ہنسی، چہچہانا، اور کبھی کبھار گاڑی کے ہانک نے شہری زندگی کا سمفنی بنا دیا۔ سورج نے اپنا نزول شروع کیا، لمبے لمبے سائے ڈالے جو فرش کے ساتھ ساتھ ناچ رہے تھے۔ تاہم، ہم آہنگ شہر کے منظر کے درمیان، اچانک تبدیلی واقع ہوئی جب کیتھرین اور گونار ایک خاص دکان کے قریب پہنچے۔ حیرت انگیز سرخ لباس میں اٹھارہ افراد کی جماعت نے شام کی عام تال میں خلل ڈالا۔ ان کے چہروں پر، ایک

www.novelsclubb.com

آسمانی سفید پینٹ،اور پر اسرار سرخ ہیرے کی شکل میں سجے ہونٹوں نے فوری طور پر جوڑے کی توجہ مبذول کرلی۔ تین قطاروں میں ترتیب دی گئی پوشاکوں میں،ایک خفیہ سرخ مائع پر مشتمل پیالے رکھے ہوئے تھے۔جیسا کہ کیتھرین اور گونار نے دور سے دیکھا،ایک غیر معمولی خاموشی نے علاقے کو گھیر لیا۔ہوا ایک دوسرے دنیاوی ماحول کے ساتھ گاڑھا ہوا،اور منظر پر بے چینی کا احساس چھا گیا۔ کیتھرین نے حیرانی سے رک کر اس کے سامنے ہونے والی عجیب و غریب رسم کو دیکھا۔اس کا اظہار گونار سے جواب مانگتے ہوئے خاموش سوالیہ نشان میں بدل گیا"یہ سب کیا ہے گونار"وہ سویڈش زبان میں بولی۔سٹاکہولم کی متحرک گلیوں کے درمیان جادو کے جوڑنے ان کی شام کے کینوس پر ایک انمٹ نشان چھوڑ دیا، جس سے تجسس اور بے چینی دونوں سے جڑا ہوا ماحول پیدا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

گونار کی پراسرار مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی جب اس نے سامنے کی دکان کی طرف "لفظ تسخیر کی فضا کے ساتھ Balenciaga اشارہ کرتے ہوئے "بیلینسیاگا بولا۔

گونار کی پراسرار مسکراہٹ برقرار رہی جب اس نے کیتھرین کو بیلنسیگا اسٹور کی طرف رہنمائی کی۔ کیتھرین نے پریشان ہو کر پوچھا، "کیا مطلب؟"

کیتھرین، لمحہ بہ لمحہ حیران ہوئی، وضاحت طلب کی، گونار کو وضاحت کرنے کا اشارہ کیا۔ حیرت زدہ ہو کر، اس نے وضاحت کی

گونار نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیا، "کیا تم جیسی خریداری کی شوقین یہ نہیں جانتی؟ بیلنسیگا نے ابھی یہاں اپنی فرنچائز کھولی ہے۔۔اسی کی۔ایک پروموشن جاری ہے۔"

کیتھرین نے بے ساختہ کندھے اچکاتے ہوئے کہا، "پروموشن کی ایک حد ہوتی ہے یہ پروموشن کتنی خطرناک ہے" بے خوف، گونار نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے کہا، "چلو چلتے ہیں ڈارلنگ۔" وہ تھوڑی دور ٹہل گئے اور ان پر اسرار لوگوں کے، برابر سے، گزرے ان پر اسرار لوگوں کو دیکھتے، گونار نے اپنی پر اسرار مسکراہٹ کو برقرار رکھا۔ ان کے پیچھے، ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا، جس نے پر اسرار لوگوں کو ویڈیو پر قید کر لیا، جو منظر عام پر آکر دلچسپ تھا۔

Balenciaga

لاطینی لفظ ہے جسکا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے تو اسکا مطلب نکلتا ہے، بال داکنگ اور بال شیطان ہے جسکا ذکر۔ قرآن میں ہے

www.novelsclubb.com

Quran37:125

۔ کیا تم بَعل (نامی بُت) کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟،

•••••••

وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰی مُوۡسٰی وَهٰرُوۡنَ ۚ(37:114) بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا۔ وَنَجَّیۡنٰهُمَا وَقَوۡمَهُمَا مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ۚ (37:115) اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی آفت سے نجات دی۔

69. "ایک عظیم مصیبت": وہ مصیبت جس میں وہ فرعون اور اس کی قوم کے ہاتھوں ملوث تھے۔ وَنَصَرۡنٰهُمۡ فَكَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِیۡنَ ۚ(37:116) ہم نے ان کی مدد کی اور وہ (اپنے دشمنوں پر) غالب آ گئے۔ وَاٰتَیۡنٰهُمَا الۡكِتٰبَ الۡمُسۡتَبِیۡنَ 37:117 ہم نے ان کو روشن کتاب عطا کی۔

اور انہیں سیدھا (37:118) وَهَدَیۡنٰهُمَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

اور (37:119) راستہ دکھایا۔ وَتَرَكۡنَا عَلَیۡهِمَا فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۙ آنے والوں میں ان کے لیے نیک نام رکھا۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَهٰرُوۡنَ

سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی (37:120)

) الۡمُحۡسِنِیۡنَ

37:121 ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ اِنَّهُمَا مِنۡ عِبَادِنَا

یقیناً یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں 37:122 الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

یقیناً (37:123) سے تھے۔ وَاِنَّ اِلۡيَاسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

الیاس بھی رسولوں میں سے تھے۔

۷۰ حضرت الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے تھے۔ قرآن مجید میں ان کا ذکر صرف دو بار آیا ہے، یہاں اور سورۃ الانعام، آیت ۸۵ میں موجودہ دور کے علماء نے ان کی مدت ۸۷۵ اور ۸۵۰ قبل مسیح کے درمیان مقرر کی ہے۔ وہ گیلاد کا باشندے تھے جو قدیم زمانے میں وہ علاقہ تھا جو اب جدید ریاست اردن کے شمالی اضلاع کے تحت دریائے یرموک کے جنوب میں ہے۔ بائبل میں ان کا تذکرہ ایلیاہ تشبیٹ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہاں ان کی زندگی کی مختصر کہانی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی سلطنت ان کے بیٹے رحبعام کی نااہلی کی وجہ سے دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک حصہ جو یروشلم اور جنوبی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فلسطین پر مشتمل تھا، حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد کے پاس رہا، جب کہ دوسرے حصے میں، جو شمالی فلسطین پر مشتمل تھا، اسرائیل کے نام سے ایک آزاد ریاست قائم کی گئی جس کا دارالحکومت سامریہ تھا۔ گو کہ دونوں ریاستوں کے حالات بہت خراب تھے لیکن ریاست اسرائیل شروع ہی سے پستی کی راہ پر گامزن رہی جس کی وجہ سے اس میں شرک وبت پرستی اور ظلم وستم کی برائیاں بڑھتی اور بڑھتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ جب اسرائیل کے بادشاہ احاب نے صیدا (لبنان) کے بادشاہ کی بیٹی ایزبل سے شادی کی تو فساد اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اس مشرک شہزادی احاب کے زیر اثر خود بھی مشرک ہو گیا۔ اس نے سامریہ میں بعل کے لیے ایک مندر اور قربان گاہ تعمیر کی، ایک خدا کی عبادت کے بجائے بعل کی عبادت کو متعارف کرانے اور اسے مقبول بنانے کی پوری کوشش کی اور نتیجتاً اسرائیل کے قصبوں اور شہروں میں بعل کے نام پر نذرانے پیش کیے جانے لگے۔.

www.novelsclubb.com

یہ وہ وقت تھا جب حضرت الیاس علیہ السلام منظر پر نمودار ہوئے۔ وہ جلعاد سے آئے اور احاب کو اطلاع دی کہ اس کے گناہوں کے نتیجے میں اسرائیل کی سرزمین بارش کے بغیر جائے گی، یہاں تک کہ اوس کے بغیر۔ اللہ کے نبی کا یہ قول حرف بہ حرف سچ ثابت ہوا اور ڈیڑھ سال تک اسرائیل میں بارش نہیں ہوئی۔ آخر کار احاب کو ہوش آیا اور اس نے حضرت ایلیاس (علہ) سے مدد طلب کی۔ لیکن ایلیاس (علہ) نے بارش کے لیے دعا کرنے سے پہلے یہ ضروری سمجھا کہ اللہ رب العالمین اور بعل کے درمیان فرق کو بنی اسرائیل کے سامنے واضح کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے حکم دیا کہ بعل کے پجاری اپنے دیوتا کے نام پر نذرانہ پیش کریں اور وہ بھی جمع لوگوں کے سامنے اللہ رب العالمین کے نام پر نذرانہ پیش کرے۔ پھر جس کا نذرانہ آسمان کی آگ سے بھسم ہو جائے گا، بغیر انسانی ہاتھ کے، اس کی معبود کی سچائی شک سے بالاتر ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

احاب نے یہ تجویز قبول کرلی۔اس طرح، بعل کے پجاریوں میں سے ۸۵۰ماؤنٹ کرمل پر جمع ہوئے تاکہ ایلیاہ نبی کے چیلنج کا جواب دیں۔اس مقابلے میں بعل کے پرستاروں کو شکست ہوئی،اور حضرت ایلیاس(علہ)نے ثابت کیا کہ بعل ایک جھوٹا خدا تھا،اور حقیقی خدا واحد خدا ہے جس نے اسے اپنا پیغمبر بنایا تھا۔اس کے بعد، ایلیاس(علہ)نے بعل کے پجاریوں کو لوگوں کی اسی جماعت کے سامنے ذبح کرایا۔ پھر انہوں نے بارش کے لیے دعا کی،اور ان کی دعا فوراً قبول ہو گئی اور اسرائیل کی پوری زمین پانی سے سیر ہو گئی

لیکن،ان معجزات کے باوجود،احاب اپنی مشرک بیوی کے اثر کو نہیں جھٹک سکا۔ ایزبل نے حضرت ایلیاس سے دشمنی کی اور اسے امید تھی کہ انہیں بھی اسی طرح موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا جس طرح بعل کے پرستاروں کو مارا گیا تھا۔ان حالات میں حضرت الیاس کو ملک چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا اور وہ کئی سال تک کوہ سینا کے دامن میں ایک غار میں مقید رہے۔اس موقع پر انہوں نے اللہ سے جو نوحہ

کیا،اس کا ذکر بائبل میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے: بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کر دیا، تیری قربان گاہوں کو گرا دیا اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا۔ اور میں، یہاں تک کہ صرف میں ہی رہ گیا ہوں۔اور وہ میری جان کو چھیننے کے لیے تلاش کرتے ہیں۔(1 کنگز،19:10)۔

تقریباً اسی زمانے میں یہودی ریاست یروشلم کے حاکم جیہورم نے اسرائیل کے بادشاہ احاب کی بیٹی سے شادی کی اور اس کے مشرکانہ اثر سے وہی برائیاں جو اسرائیل میں پھیلی تھیں وہ یہوداہ میں بھی پھیلنے لگیں۔ حضرت ایلیاس نے دوبارہ نبوت کا فریضہ انجام دیا اور یہورام کو ایک خط لکھا جس کے درج ذیل الفاظ بائبل میں نقل ہوئے ہیں:

خُداوند تیرے باپ داؤُد کا خُدا یُوں فرماتا ہے کہ تُو اپنے باپ یہوسفط کی راہوں پر نہیں چلا اور نہ شاہِ یہوداہ آسا کی راہوں پر۔ لیکن اسرائیل کے بادشاہوں کی راہ پر چل کر یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کو احاب کے گھرانے کی بدکاریوں کی طرح

بدکاری کا نشانہ بنایا اور اپنے باپ کے گھرانے کے اپنے بھائیوں کو بھی مار ڈالا جو بہتر تھے۔ اپنے آپ سے: دیکھ، رب آپ کے لوگوں، آپ کے بچوں، آپ کی بیویوں اور آپ کے تمام سامان کو ایک بڑی وبا سے مارے گا: اور آپ کو اپنی آنتوں کی بیماری کی وجہ سے بڑی بیماری پڑے گی، جب تک کہ آپ کی آنتیں باہر نہ آئیں۔ بیماری دن بہ دن. (2تواریخ، 12: 21-15)۔

اس خط میں ایلیاس (علہ) نے جو بھی پیشین گوئی کی تھی وہ سچ ثابت ہوئی۔ سب سے پہلے یہورام کی سلطنت کو بیرونی حملہ آوروں نے تباہ کیا، اور دشمن اس کی بیویوں کو بھی لے گئے، پھر وہ خود آنتوں کی بیماری سے مر گیا۔ چند سال بعد حضرت ایلیاس (علہ) دوبارہ اسرائیل گئے اور احاب اور ان کے بعد ان کے بیٹے اخزیاہ کو راہ راست پر لانے کی مسلسل کوشش کی لیکن سامریہ کے شاہی خاندان میں جو برائی جڑ پکڑ چکی تھی وہ ختم نہ ہو سکی۔ مٹا دیا جائے. آخر کار پیغمبر کی بددعا کی وجہ سے احاب کے خاندان پر عذاب آیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا سے واپس بلا لیا۔

تفصیلات کے لیے، بائبل کی درج ذیل کتابیں دیکھیں: I Kings، chs. 17، 18، 19، 21; 2 کنگز، chs. 1، 2; 2 تواریخ، ch. 21۔

اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ (37:124) (یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّتَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخٰلِقِیۡنَ (37:125) کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟ 71. لغت میں بعل کا مطلب مالک، سردار اور مالک ہے۔ یہ لفظ شوہر کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، اور خود قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس معنی میں استعمال ہوا ہے، جیسے۔ میں (سورہ البقرہ، آیت 228)؛ (سورہ نساء آیت 127)۔ (سورہ ہود، آیت 72) اور (سورہ نور، آیت 31)۔ البتہ؛ قدیم زمانے میں سامی قومیں اسے دیوتا یا رب کے معنی میں استعمال کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے بعل کا نام ایک خاص خدا کو دیا تھا۔

فینیشیینوں کا سب سے بڑا مرد دیوتا، خاص طور پر، بعل تھا اور ان کی سب سے بڑی دیوی اشتوریت، اس کی بیوی تھی۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ بعل سے مراد سورج ہے یا مشتری، اور اشتوریت سے مراد چاند ہے یا زہرہ۔ بہر حال، تاریخی طور پر یہ بات یقینی ہے کہ بعل کی پرستش بابل سے لے کر مصر تک پورے مشرق وسطیٰ میں رائج تھی، اور خاص طور پر لبنان، شام اور فلسطین کی مشرک قومیں اس کے پیروکار بن چکی تھیں۔ جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر فلسطین اور اردن میں آباد ہوئے تو انہوں نے اپنے ارد گرد کی مشرک قوموں سے نکاح اور دیگر سماجی تعلقات قائم کرنے شروع کر دیے، تورات کے سخت ممنوع احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان میں بت پرستی کی بیماری پھیلنے لگی۔ وہ بھی. بائبل کے مطابق یہ اخلاقی اور مذہبی زوال بنی اسرائیل میں نون کے بیٹے یوشع کی موت کے فوراً بعد ظاہر ہونا شروع ہو گیا تھا جو حضرت موسیٰ کے پہلے خلیفہ تھے: اور بنی اِسرائیل نے خُداوند کی نظر میں بُرا کام کیا اور بعلیم کی عبادت کی۔ اور اُنہوں نے

خُداوند کو چھوڑ کر بعل اور عستوریت کی عبادت کی۔(ججز، ۲: ۱۱-۱۳)۔اور بنی اسرائیل کنعانیوں، حِتّیوں اور اموریوں اور فرزّیوں اور حوّیوں اور یبوسیوں کے درمیان رہتے تھے۔اور اُنہوں نے اپنی بیٹیوں کو اپنی بیویاں بنالیا اور اپنی بیٹیاں اپنے بیٹوں کو دی اور اپنے دیوتاؤں کی عبادت کی۔(ججز، ۵: ۳-۶)۔اس وقت بعل کی عبادت نے بنی اسرائیل پر اتنا گہرا اثر ڈالا تھا کہ بائبل کے مطابق، ان کی ایک بستی میں ایک عوامی قربان گاہ بنائی گئی تھی جس پر بعل کو نذرانے پیش کیے جاتے تھے۔ایک خدا کی پرستش کرنے والا اسرائیلی بینائی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک رات قربان گاہ کو نیچے کھینچ لیا۔اگلی صبح لوگوں کا ایک بڑا ہجوم اکٹھا ہوا اور مطالبہ کیا کہ جس آدمی نے قربان گاہ کو گرایا تھا اسے مار ڈالا جائے۔ (ججز، ۲۵: ۶-۳۲)۔اس برائی کو آخر کار سموئیل، ساؤل اور انبیاء داؤد اور سلیمان علیہم السلام نے ختم کر دیا۔انہوں نے نہ صرف بنی اسرائیل کی عمومی طور پر اصلاح کی بلکہ ان کی سلطنت سے شرک اور بت پرستی کو بھی ختم کر دیا۔لیکن حضرت


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد فساد پھر سے زندہ ہو گیا اور شمالی فلسطین کی اسرائیلی ریاست بعل کی عبادت کے سیلاب میں بہہ گئی۔

---

•••••••••••••••••

پاکستان میں رات کے دس بجے ایمان کا گھر اندھیرے میں چھا گیا۔ جیسے ہی وہ گیٹ کھول کر باہر آئی کچھ دیر بعد وہ موئیز کی گاڑی میں داخل ہوئی اور موئیز کو دیکھا، اس کے چہرے پر عجیب اور حیران کن تاثرات تھے۔ موئیز، ایک انسٹا گرام ویڈیو میں مگن ہے جس میں ایک جمالیاتی طور پر خوش کن آدمی کو شاور میں اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، موئیز ایک ہم جنس پرست مسکراہٹ پہنے ہوئے ہے۔ ایمان، بظاہر ناگوار، موئیز کا مذاق اڑانے کی مزاحمت نہیں کر سکی،

"ایک زمانے میں، لوگوں کا خیال تھا کہ صرف جانوروں میں ہم جنس پرست ہوتے ہیں کیونکہ ان میں ذہانت کی کمی ہوتی ہے، لیکن یہاں..." اس کے الفاظ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موئیز کی تعریف کرتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور موئیز کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ موئیز نے فوراً اپنا موبائل بند کیا، آنکھیں گھما کر ایمان کی نگاہوں سے ملتے ہوئے سنجیدہ طنزیہ انداز میں کہا، "کیا مجھے ہنسنا چاہیے تھا؟" ایمان، بے چین، اپنی سیٹ بیلٹ محفوظ کرتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی، "تمہارے مستقبل کے بارے میں ابھی بات شروع نہیں ہوئی" کاٹتے ہوئے تبصرے نے موئیز کو تڑپا دیا، اپنی آنکھیں تنگ کر لیں اور مایوسی سے اپنی پیشانی کو جھکا لیا۔

معیز، جو فی الحال ایک خاتون کے روپ میں ہے اسنے ایمان کو روایتی پاکستانی لباس میں مزین دیکھا۔ اس سے ناواقف، ایمان نے اس سے قبل ایک سیاہ شفان فراک پہن رکھا تھا جس میں خوبصورتی سے رنگین پھول جھوم رہے تھے۔ ایک متحرک پھولوں کے ڈیزائن سے مزین ایک خوبصورت سیاہ شفان دوپٹہ اس کی گردن کو سجا رہا تھا، اور اس کے کندھوں کے نیچے گھنگریالے بالوں کی وِگ چوٹیوں میں ڈھکی ہوئی تھی۔ سرخ اور سبز پھولوں کے گلدستے سے مزین پیچیدہ سیاہ بالیاں، اس کے

کانوں سے لٹک رہی تھیں۔ معیز نے اب متلاشی ہو کر ایمان سے سوال کیا "ایمان تمہاری طبعیت ٹھیک ہے؟" ایمان نے سوالیہ انداز میں سر جھکا کر جواب دیا، "کیا مطلب؟" معیز تجسس سے اسے دیکھتا رہا، "پہلے تم نے نائٹ کلب جانے سے انکار کیا، اور اب تم پاکستانی لباس میں ہو۔" ایمان نے اس کی نظروں سے دیکھا اور پر اسرار ہواؤں کے ساتھ جواب دیا، "وقت بدلتا ہے اور ترجیحات بھی بدل جاتی ہیں۔" معیز، ابتدا میں ایمان کے انتخاب میں ہونے والی تبدیلی سے بے خبر تھا اب وہ ایمان کی الماری سے لے کر اسکے فیصلوں تک کی تبدیلی سے بالکل حیران رہ گیا تھا۔ "ترجیحات راتوں رات تبدیل نہیں ہوتی ہیں،" معیز نے ایمان پر مشکوک نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ معیز کی تیز اور تیز طبیعت کو پہچانتے ہوئے، ایمان نے اندازہ لگایا کہ اس کے اسلام کی راہ پر چلنے کو ظاہر کرنا منفی رد عمل کا باعث بن سکتا ہے۔ بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایمان نے کہا، "جب پاکستانی لباس اتنے شاندار ہیں تو مغربی لباس کیوں اختیار کریں؟ جہاں تک نائٹ کلب کا تعلق ہے، تو زندگی

ان سے کہیں زیادہ ہے۔اسلام آباد بہت خوبصورت ہے اور اس میں خوبصورت جگہیں ہیں مثلاً دامن کوہ، مونال، ٹریلز، شاہ اللہ دتہ کیف، اور بہت سی ایسی جگہیں جو ہم پر مثبت اثر ڈال سکتی ہیں۔"موئیز نے، ابھی تک مشکوک، سوال کیا، "اور تم کو ابھی اس کا احساس ہوا ہے؟"ایمان، جانچ پڑتال سے تنگ آکر، سیدھی ہوئی اور اپنا ہاتھ ناگوار انداز میں لہراتے ہوئے موئیز کو گاڑی چلانے کی ہدایت کی۔معیز نے ہچکچاتے ہوئے ایمان سے اپنی توجہ ہٹائی اور سڑک کی روشنیوں کی چمک، درختوں کے سلیوٹس اور گلیوں میں لگے گھروں کی خاموشی کو پیچھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••

مارگلہ کی پہاڑیوں نے ایمان اور معیز کو اپنے ناہموار بازوؤں میں گلے لگایا، ہوا دیودار اور مہم جوئی کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔اونچی جگہ پر، پہاڑیوں نے اسلام آباد کا

ایک خوبصورت منظر پیش کیا،ایک وسیع و عریض شہر ان کے قدموں میں بسا ہوا ہے۔اس مقام سے، شہر ایک متحرک پوت کی طرح کھلا۔نیچے کے سیکٹر صاف ستھرا ترتیب والے خانوں سے ملتے جلتے تھے، ہر ایک میں شہر کی کہانی کا ایک ٹکڑا تھا۔اسلام آباد کی روشنیاں جگمگا رہی ہیں، شہری زندگی کا ایک موزیک بنا رہا ہے۔ گاڑیاں ناگن سڑکوں سے گزر رہی تھیں،ان کی ہیڈلائٹس رات کے اندھیرے کینوس میں پگڈنڈیوں کو پینٹ کر رہی تھیں۔انجنوں کی دور دراز آواز نے مسلسل حرکت کی طرف اشارہ کیا، شہر میں دل کی ایک تال کی دھڑکن گونج رہی تھی۔وقتاً فوقتاً، گزرتے ہوئے ہوائی جہاز کی ٹمٹماتی روشنیوں نے اوپر کے آسمانی ڈرامے میں اضافہ کیا۔وہ رات کے آسمان میں تاریک پھیلاؤ کے خلاف سفید رنگ کی ایک قلیل پگڈنڈی چھوڑ کر پھیل گئے۔ان کے انجنوں کی دور تک گونج گونج رہی تھی، جو پہاڑیوں سے پرے دنیا کی یاد دہانی تھی۔اس شہر کی سمفنی کے درمیان،ایمان اور معیز کو اپنی خاموش پناہ گاہ مل گئی۔پہاڑیوں پر ان کے پرچ نے انہیں زندگی کے

تیز اور بہاؤ کا مشاہدہ کرنے کی اجازت دی، ایک تماشا نیچے کے سیکٹروں میں کھل رہا تھا۔ رات کی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے پتوں کو جھنجھوڑ دیا، مارگلہ کی پہاڑیاں خاموش محافظوں کی طرح کھڑی ہیں، روشنیوں اور سائے کے رقص میں اسلام آباد کی کہانیوں کی گواہی دے رہی ہے۔ ان دونوں کو مارگلہ کی پہاڑیوں کے پر سکون گلے میں سکون ملا، چاروں طرف اندھیری ہوا اور نیچے اسلام آباد کی چمکتی ہوئی روشنیاں۔ ایمان نے آگے دیکھا، اس کے ہاتھ گھٹنوں کے گرد جکڑے ہوئے تھے، جبکہ معیز نے ٹانگیں پھیلا کر اسے تجسس سے دیکھا۔ اچانک، اس نے ایک سوال کھڑا کیا جو لگتا تھا کہ کہیں سے نمودار نہیں ہوا، "ایمان، تم اپنے لیے کس طرح کے لڑکے کا تصور کرتی ہو؟" ایمان نے شرارتی نظروں سے جھک کر جواب دیا "تم کو اچانک میری شادی میں دلچسپی کیوں آ گئی کہیں تم مجھ سے شادی تو نہیں کرنا چاہتے؟" موئیز نے بے چینی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا، "میرا بوئے فرینڈ امریکہ میں ہے، اور میں جلد ہی اس سے شادی کروں گا۔" ایمان نے حیران ہو کر

www.novelsclubb.com

جواب دیا، "میں نے سوچا کہ یہ سب صرف فنڈ نگ کے لیے ہے، لیکن تم سنجیدہ ہو۔"

مارگلہ کی پہاڑیاں اس گفتگو کی گواہ تھیں جو خاموش رات میں گونجتی رہی۔ نیچے شہر کی روشنیوں نے ایک پس منظر کو پینٹ کیا جب ایمان اور معیز ایک مکالمے میں مصروف تھے جو عام سے بالاتر تھا۔ ناہموار علاقے پر بیٹھے ہوئے، موئیز نے سماجی اصولوں اور ذاتی انتخاب سے لیس ایک موضوع پر بات کی۔ "تم نے ٹرانزیشن سے اتفاق نہیں کیا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم اپنی جنس تبدیل کرو تو ہم شادی کریں گے، مگر تم!" اسنے ٹھنڈی آہ، بھری "لیکن خیر میں پہلے اپنی جنس تبدیل کروں گا اور پھر میں امریکہ میں اپنے بی ایف سے شادی کروں گا۔" ایمان نے ناراضگی کے عالم میں خود کو سیدھا کیا۔ اس کے جواب میں اخلاقی استدلال کا وزن تھا۔ "ہم جانور نہیں ہیں، ہم ذہانت کے حامل انسان ہیں، اچھے برے کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ تم اپنے آپ کو گالیاں دے رہے ہو۔

تم نہ یہاں کہ رہو گے نہ وہاں، کے تمہاری ساری زندگی برباد ہو جائے گی۔"معیز نے بے خوف ہو کر اپنے نقطہ نظر کا دفاع کیا۔"محبت محبت ہے، لڑکا کسی لڑکے سے محبت کر سکتا ہے، لڑکی کسی لڑکی سے محبت کر سکتی ہے، اس میں کیا حرج ہے؟" ایمان نے، حکمت کے لمس کے ساتھ، ایک استعاراتی تردید پیش کی۔"پانی پانی ہے، تو ہم سیوریج یا ٹوائلٹ کا پانی کیوں نہیں پیتے؟ کھانا تو پیٹ بھرنے کے لیے ہوتا ہے، تو ہم کاغذ کھا کر پیٹ کیوں نہیں بھرتے؟"ایمان کے استدلال کی گہرائی کو تسلیم کرتے ہوئے معیز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔"تم سے کوئی بحث نہیں جیت سکتا، ایمان۔"ایمان نیچے پھیلے شہر کو دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر مسکرا دی۔"حق والوں کی جیت ہوتی ہے۔"اس کے ذہن میں ان بزرگ بابا کے الفاظ کی بازگشت سنائی دی،"نقلی پھولوں پر کبھی پانی کا اثر نہیں ہوتا۔"اس نے شہر کی روشنیوں کو دیکھا، جو اس کے اٹل عقائد کی عکاس تھی۔"وہ درست تھے."لمحوں میں پکڑے گئے، معیز نے، گہرے انڈر ٹونز سے غافل ہو کر، ایمان کی آواز پر سوال

www.novelsclubb.com

کیا۔ "کیا؟" اس نے پوچھا، جیسے وضاحت کی تلاش میں۔ ایمان نے سر ہلاتے ہوئے مزید وضاحت سے انکار کیا۔ "کچھ نہیں۔" پہاڑیاں، شہر اور الفاظ کا گہرا تبادلہ ایک ایسے منظر میں یکجا ہو گیا جس میں غور و فکر کا وزن تھا۔

==========

سویڈن کی پُر سکون رات میں، کیتھرین اور گونار ایک خاموش کونے میں آرام کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فضا میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ڈوڈلز سے مزین دیواروں نے منظر کو فریم کیا، جبکہ شہر کے دور دراز گونج نے ایک لطیف پس منظر کی راگ فراہم کی۔ کیتھرین کے بالوں کی خوشبو کا مزہ چکھتے ہوئے گونار کو اس لمحے سکون ملا۔ اچانک، کیتھرین، گونار کے کندھوں پر بسی ہوئی، نے ماحول میں تبدیلی محسوس کی۔ سائے سے افراد کا ایک گروہ نکلا، بظاہر خانہ بدوشوں کا ایک گروہ۔ رنگین ٹیٹوز، رنگین بالوں اور بالیاں والے دس صاف بالوں والے لڑکے اطراف سے نمودار ہوئے، پینٹ کی دیواروں کے خلاف ایک عجیب سا سلوٹ

کاسٹ کر رہے تھے۔ جیسے جیسے گروپ آگے بڑھتا گیا، گونار نے فطری طور پر آگے بڑھتے ہوئے خود کو کیتھرین کی حفاظت کے لیے ڈھال کے طور پر کھڑا کیا۔ ہوا تناؤ کے ساتھ گھنی ہو گئی، اور کیتھرین، گونار کے پیچھے سے جھانک رہی تھی، ایک پراسرار مسکراہٹ پہنے ہوئے تھی۔ واقعات کے ایک حیران کن موڑ میں، خانہ بدوشوں نے روایتی خطرے کے بجائے، لاٹھیوں کا نشان بنا کر گونار کے خلاف حملہ کیا۔ یہ منظر کارروائی کے ہنگامے میں سامنے آیا، جس سے کیتھرین کا کردار معمہ میں ڈوبا ہوا تھا۔ رات، ایک بار پر سکون تھی، ارادوں کے تصادم اور غیر متوقع اتحادوں سے گونجتی ہوئی، میدان جنگ میں بدل گئی۔

مارگلہ کی پُر سکون پہاڑیوں میں ان کی گفتگو کے پُر سکون نتیجے میں، موئیز اپنی سوالوں پر قائم رہا، اس کے تمام پہلوؤں میں پر عزم تھا "تم نے ابھی تک مجھے جواب نہیں دیا،" اس نے اپنی آنکھوں میں سوالیہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ایمان، جو آسانی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے والی نہیں تھی، نے اپنے چہرے کے تاثرات کو بے

www.novelsclubb.com

ساختہ لیکن قدرے غصے والے انداز میں بدل دیا۔ "میں کیا۔ کسی کے بارے میں کیا سوچتی ہوں؟ مجھے ان میں سے کوئی بھی پسند نہیں ہے؛ سب مرد ناخوشگوار لگتے ہیں مجھے،" اس نے ردّی سے جواب دیا۔ موئیز البتہ پر عزم رہا۔ "پھر بھی کچھ تو بتاؤ تم نے کچھ سوچا ہوگا" اس نے زور سے کہا۔ ایمان نے اپنی نظریں آگے بڑھاتے ہوئے ایک ناپا ہوا سانس لیا، اور اس کا جواب سرد لاتعلقی کے ساتھ کھلا، "کل، میں نے شاولین مونک کے بارے میں ایک ویڈیو دیکھی، وہ غیر معمولی طور پر مضبوط ہیں۔ ان کی تربیت اتنی سخت ہے کہ وہ تلواریں بھی توڑ سکتے ہیں۔ ان پر گولیوں کا اثر نہیں ہوتا۔" الفاظ ہوا میں معلق تھے، جن میں غیر کہے ہوئے مضمرات کا وزن اور ایمان کے تصورات کی ایک جھلک تھی۔

مارگلہ ہلز کے پر سکون گلے میں، زمینی روشنیوں نے ایمان پر ہلکی سی چمک ڈالی جب اس نے کامل ہیرو کے اپنے وشد تصورات کا اشتراک کیا۔ پتوں کی سرسراہٹ اور رات کی دور دراز کی آوازیں اس کے الفاظ کے ساتھ گھل مل جاتی ہیں، جس سے

www.novelsclubb.com

ایک آسمانی ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔"اس کی آنکھیں چیتے یا باز کی طرح تیز ہونی چاہئیں۔"ایمان نے بڑبڑایا،اس کی نگاہیں رات کے آسمان کی وسعتوں میں کھوئی ہوئی معلوم ہوتی تھی اوپر والے ستارے اس اسرار کی بازگشت کرتے ہیں جس کی اس نے اپنے تصور کردہ ہیرو میں تلاش کی تھی۔جیسے ہی ایمان نے اپنے آئیڈیل کی تصویر کشی جاری رکھی،ہوا کے جھونکے نے جنگلی پھولوں کی خوشبو لے کر اس کے خوابوں میں فطرت کی شاعری کا ایک لمس شامل کیا۔"اس کی مسکراہٹ پر اسرار اور چھیدنے والی ہونی چاہیے،اسے چٹان کی طرح مضبوط ہونا چاہیے۔"ہر لفظ ہوا میں معلق تھا،بادصرصر کے سنگ آرزو کی ایک پوت بُن رہا تھا۔دریں اثنا،سویڈن کے دور دراز علاقوں میں،حقیقت متوازی طور پر سامنے آئی۔گونار،ایک سنٹینل کی طرح کھڑا،قریب آنے والے خانہ بدوشوں کا سامنا کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں، جتنی تیز ایمان نے تصور کی تھیں،کھمبوں کی چمک کو منعکس کر رہی تھیں،جو نیچے

www.novelsclubb.com

کی خاموش طاقت کو ظاہر کر رہی تھیں۔اسکی نظریں باز کی مانند تیز اور چیتے کی مانند خطرناک تھیں

اندھیرے کے ماحول نے ایمان کے خیالات میں پرچھائیوں کی عکاسی کی،اس کے خوابوں اور منظر عام پر آنے والے ڈرامے کے درمیان ایک ناقابل بیان تعلق پیدا کیا۔ایمان کی موسیقی نے ایک غیر متوقع طور پر لفظی موڑ لیا جب گونار نے خانہ بدوش حملہ آوروں کا سامنا کیا، جس میں ان خصائص کو مجسم کیا گیا جو اس نے بیان کی تھیں۔ کیتھرین اور فاتح گونار کے درمیان وصیت کے تصادم نے منظر میں پیچیدگی کی ایک غیر متوقع پرت کو شامل کر دیا،

وہ جو اپنے پنجے سے پانچ لوگوں کی کھوپڑی اڑاتا ہے ایمان کے وژن کے مطابق، گونار نے تیزی سے پانچوں خانہ بدوشوں کو اپنے تابع کر لیا،ان کی کھوپڑی اس کی زبردست طاقت کے تحت پھٹ رہی تھی۔تاہم، کیتھرین کے غیر متوقع رد عمل

نے ایک نامنظوری کا اشارہ کیا جو ہوا میں ہی رہ گیا۔ جس سے ماحول کو اطمینان اور نامنظور دونوں سے رنگ دیا گیا

اپنی فنتاسیوں میں ڈوبی ہوئی، ایمان نے بہادری کے اوصاف کو مزید دریافت کیا، اور اس خوبصورت رات نے ایک طرح سے جواب دیا۔ "شاولن مونک کی طرح اسے اپنی دو انگلیوں سے درخت میں سوراخ کرنا چاہیے، اگر ضروری ہو تو اسے برے لوگوں کی کھوپڑی میں بھی سوراخ کرنا چاہیے۔" سرسراہٹ کے پتے قدیم مارشل آرٹس کی کہانیوں کو سرگوشی کرتے دکھائی دے رہے تھے، جو منظر عام پر آنے والے ڈرامے کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے مل رہے تھے۔ کلائمیکس ایک خانہ بدوش کے طور پر ابھرا جو گونار کی طرف کلہاڑی سے چارج کیا گیا، جس سے ایمان کی جاری تعظیم کے خلاف ایک حقیقی جوڑ بن گیا۔ سویڈن کے اس سنسان علاقے نے گواہی دی جب گونار کی دو انگلیاں خانہ بدوش کی کھوپڑی میں ڈھل گئیں، یہ حقیقت پسندانہ منظر ایک شاعرانہ لیکن سفاکانہ فضل کے ساتھ کھل رہا

ہے۔ ہوا میں خوف اور بے اعتباری کا احساس تھا، جیسے تخیل اور حقیقت کے درمیان کی سرحدیں لمحہ بہ لمحہ دھندلی ہو گئی ہوں۔

حملہ آور زمین پر گر پڑا، آنسوؤں کی طرح خون اسکی کھوپڑی پر سے بہہ رہا تھا، دو سوراخ اسکی پیشانی پر تھے جیسے کسی نے سلاخیں اسکی کھوپڑی میں پیوست کر دیں ہوں کیتھرین کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

گونار کی پراسرار موجودگی میں، کیتھرین اس طوفان سے غافل تھی جو اس کے اندر بسی تھی۔ وہ کم ہی جانتی تھی کہ گونار کی آنکھوں میں ایک آگ کی شدت تھی جو پہاڑوں کو راکھ میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، ایک ایسی طاقت جو سطح کے نیچے ابلتی ہے، جو دنیا کے لیے نامعلوم ہے۔ گونار، ایک ایسی شخصیت جو اسرار میں ڈوبی ہوئی تھی، اپنے آس پاس کے لوگوں کی وفاداری کا حکم دینے کی نادر صلاحیت کا مالک تھا۔ نام ظاہر نہ کرنے کی خواہش کے باوجود، دنیا، جو ایک بار گونار سے واقف تھی، فطری طور پر پیچھے ہٹ گئی۔ وہ ایک آزاد قوت کے طور پر کھڑا تھا، ایک

طوفان جو کہ بند ہونے سے انکار کر رہا تھا۔ گونار کو بجلی سے تشبیہ دی گئی، قدرت کی ایک ایسی طاقت جو خوف اور ہیبت دونوں کو جنم دے سکتی ہے۔اس کی موجودگی، تبدیلی کی گرج کی طرح، تبدیلی کی کڑک سے گونج رہی تھی۔اس کا غصہ، ایک طاقتور بجلی کا جھونکا، اس کے راستے میں آنے والوں کے دلوں میں خوف پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا، اس کے نتیجے میں راکھ کے سوا کچھ نہیں بچا تھا۔ عناصر کو منظم کرنے والے ایک ماہر موصل کی طرح، گونار کا غصہ وسیع سمندروں کو خشک کر سکتا ہے۔بے قابو اور بے قابو، گونار وجود کے وسیع بیابان میں اکیلا بھیڑیا تھا۔اس کے جوہر نے تحمل کی کوششوں سے انکار کیا، ایک ایسا معمہ جو سمجھنے کی کوشش کرنے والوں کی گرفت سے بچ گیا۔یہ گونار تھا، واحد طاقت کا ایک مجسم، ایک ناقابل تسخیر قوت جو بھیڑیے کی غیر متزلزل روح سے گونجتا تھا کرداروں کی پوت میں، گونار فطرت کی ایک قوت کے طور پر ابھرا، ایک ایسی شخصیت جس کی خصوصیات عام سے بالاتر ہیں۔وہ داستان کے کینوس پر انمٹ

www.novelsclubb.com

نقوش چھوڑ کر ایک پر جوش اور زبردست موجودگی رہا۔ گونار، نہ صرف ایک بشر بلکہ ایک شاولن مونک تھا مشکل تربیت کے مصلوب میں ڈوبا ہوا اس کا جوہر شاولن کے نظم وضبط کے جذبے کے ساتھ گونجتا ہے، ایک ایسی طاقت جس کا شمار جنگی صلاحیتوں کے دائرے میں کیا جاتا ہے۔ گونار، شاولن کے نظم وضبط کا مجسم، سخت تربیت کی تاریخوں میں نقش شدہ راستے پر چلتا ہے۔اس کا ہر قدم شاولن راہبوں کی قدیم حکمت کی بازگشت کرتا ہے، جو مارشل آرٹس کے لیے اس کی غیر متزلزل وابستگی کا ثبوت ہے۔ وجود کی عظیم الشان پوت میں، گونار شاولن روایت کے زندہ ثبوت کے طور پر کھڑا ہے، جو بے مثال لگن کا ایک راہب ہے۔اس کا وجود نظم وضبط کے عمل کی چمک کے ساتھ پھیلتا ہے، ایک ایسی طاقت جو عام انسانوں کی حدود سے تجاوز کرتی ہے۔ گونار کو گواہی دیں، محض ایک فرد کے طور پر نہیں، بلکہ ایک زندہ، سانس لینے والے شاولن مونک کے طور پر، جو مارشل کی فضیلت کا نمونہ ہے۔اس کا سفر، شاولن کی تربیت کی سخت محنت سے مجسمہ، نظم و

www.novelsclubb.com

ضبط کی طاقت اور ناقابل تسخیر جذبے کی کہانی کے طور پر سامنے آتا ہے۔ گونار، شاولن راہب، قدیم مارشل آرٹس کی حکمت کو چیلنج کرتا ہے، اس کی ہر حرکت درستگی اور مہارت کا رقص ہے۔ لڑائی کی سمفنی میں، وہ روایت اور انفرادی صلاحیت کے ہم آہنگ امتزاج کے طور پر ابھرتا ہے، جو شاولن کی میراث کا ایک زندہ مجسم ہے۔

.....

www.novelsclubb.com

ایمان سیدھی ہوئی، معیز کی طرف دیکھتے ہی اس کی آنکھیں عزم سے بھر گئیں۔ "ان تمام خوبیوں کو اس کی تعریف کرنی چاہیے، لیکن سب سے بڑھ کر، اسے ایک اچھا انسان ہونا چاہیے، عزت کرنے والا، ان مردوں کی طرح نہیں جو عورتوں کی طرف بدتمیزی کرتے ہیں۔" اس نے گزرتے وقت کو بھانپتے ہوئے اپنی کلائی پر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رکھی گھڑی کی طرف دیکھا۔"اوہ بہت دیر ہو گئی ہے چلو۔"معیز بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور وہ دونوں پر سکون جگہ سے چلے گئے۔دریں اثنا، سویڈن کے ایک ویران علاقے میں، ایک خانہ بدوش نے گونار کو گولی مار دی، اور گولی کا نشان اس کے ٹرائیسپ میں پایا گیا۔ایڈرینالین اور عزم کے آمیزے سے پیدا ہونے والے گونار نے ان کا پیچھا کرنا شروع کر دیا، لیکن کیتھرین نے تیزی سے مداخلت کی۔"رکو، گونار! لاپرواہ مت بنو۔"گونار نے کیتھرین کی تشویش کو تسلیم کرتے ہوئے رکا۔ تاہم، اس کی فکر صرف گونار کی فلاح و بہبود کے لیے نہیں تھی۔یہ گونار کو ان افراد کو پکڑنے سے روکنے اور کیتھرین کی چھپی ہوئی سچائیوں سے پردہ اٹھانے کے بارے میں بھی تھی۔

کیتھرین نے ایک ٹھنڈی سانس لی، اس کی آنکھوں نے احتیاط سے اس پریشانی کو چھپا رکھا تھا جس نے دھوکہ دہی کے اس پیچیدہ جال کو دھوکہ دینے کی دھمکی دی تھی۔گونار کے ٹرائیسپس نے ایک کرمسن جھرن کی شکل میں ایک زبردست

خراج تحسین پیش کیا، پھر بھی شاولن راہب اس درد سے بے نیاز لگ رہا تھا، جو کہ فطرت کی ایک غیر متزلزل قوت کے مترادف تھا۔ کیتھرین کے قریب پہنچتے ہوئے، گونار کی بے وقوفانہ موجودگی اس پر چھا گئی، اس کی چھیدنے والی نظریں کسی بھی سامنے کی طرف گھس رہی تھیں جو اس نے بنایا ہوگا۔ عجلت سے بھری آواز میں کیتھرین نے منت کی، "گونار، ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ میں تمہیں ہسپتال لے چلوں۔" گونار کے جواب کی پیمائش کی گئی، اس کی نظریں لمحہ بہ لمحہ ارد گرد پھیلی بے جان ہستیوں کی طرف مبذول ہو گئیں۔ "پولیس مشکوک ہو جائے گی۔ میری ساکھ بیلنس میں لٹکی ہوئی ہے، اور ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے گولی لگی ہے مزائل نہیں۔ زخم ٹھیک ہو جائے گا۔ تم گاڑی چلاؤ، چلو گھر کا راستہ بناتے ہیں۔" کیتھرین نے سر ہلایا، اس کی آنکھوں میں ایک متضاد تاثرات موجود تھے جب اس نے سطح کے نیچے چھپے ہوئے ہنگامے کو چھپا لیا۔

••••••••••••••••

گونار کے دوسرے کمرے کے پر سکون ماحول کے درمیان، خوبصورتی کی ایک اترتی ہوئی پناہ گاہ، دائیں طرف کی بڑی کھڑکی نے پہاڑوں کا دلکش منظر اور ایک پُر سکون جھیل تیار کی تھی۔ لکڑی کا فرش نفاست سے گونج رہا تھا، جس میں پیچیدہ تفصیلات سے آراستہ ایک بستر، ایک ساتھی لکڑی کی سائیڈ ٹیبل، اور دیواروں پر خوبصورتی سے لٹکی دلکش پینٹنگز ہیں۔ ایک سہ رخی شیشے کا فانوس چھت سے لٹکا ہوا تھا، جس سے کمرے میں ہلکی سی چمک تھی۔ ایک عالیشان صوفے پر بیٹھے ہوئے، گونار نے خاموشی سے طاقت کا اظہار کیا، اس کی نگاہیں مستحکم تھیں۔ الٹی طرف، کیتھرین نے تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے اپنا چہرہ بگاڑ دیا، اس کی آنکھیں کبھی کبھار بظاہر درد میں تنگ ہو جاتی تھیں۔ اس کی نظروں سے اوجھل، گونار نے مہارت سے اس کے ڈبے سے ایک آلہ نکالا اس کے سامنے ایک میز پر نیم گرم پانی کا ایک پیالہ اور جراحی کے آلات کی ایک قسم رکھی ہوئی تھی، ایک چاندی کا پیالہ جس پر اس کے حالیہ استعمال کے نشانات تھے۔ کمرہ فضل کے ایک عجیب و غریب

www.novelsclubb.com

امتزاج اور تناؤ کے انڈر کرنٹ کا گواہ تھا۔اس کے کمرے کی پناہ گاہ میں، گونار کے سخت پاٹھے سے خون بہہ رہا تھا جب اس نے ایک چھوٹی سی اسکیلپل سے کٹ کو احتیاط سے گہرا کیا۔اس طریقہ کار سے بے نیاز، اس نے بڑی تدبیر سے گہا میں ایک آلہ داخل کیا، خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ گونار ڈٹا رہا، اس کی اندرونی طاقت کو دھوکہ دینے والا کوئی نہیں۔ کیتھرین، تاہم، جب گولی نکلی تو وہ اس کی نظر برداشت نہیں کر سکی، جس نے اسے اپنی آنکھیں گھمانے کا اشارہ کیا۔ گونار کی مسکراہٹ پر سکون اور پر اعتماد تھی جب اس نے کیتھرین کو مخاطب کیا، "تم اب گونار کے ساتھ منسلک ہو میں حساسیت کی قدر نہیں کرتا، خاص طور پر اپنے قریبی لوگوں کی طرف سے۔" درستگی کے ساتھ، گونار نے سرنج کا استعمال کرتے ہوئے زخم میں سالو لگایا، مہارت سے سلائی اور سلائی کی۔ طبّی سامان صفائی کے ساتھ کیبنٹ کے امدادی خانوں میں رکھا گیا تھا، کمرہ اپنی پر سکون حالت میں بحال ہو گیا تھا۔ گونار

www.novelsclubb.com

بظاہر اچھوت آزمائش سے ابھرا،اس کا برتاؤایک طاقتور پہاڑ جیسا،ناقابل تسخیر اور غیر متزلزل،ایک حقیقی شاولن راہب تھا۔

کمرے کے پُر سکون ماحول میں، کیتھرین کے قریب پہنچتے ہی گونار اپنے آپ کے ایک مختلف ورژن میں تبدیل ہو گیا۔اس کا رویہ نرم ہو گیا، جس سے ایک نرم، زیادہ پیار والا پہلو ظاہر ہوا۔ گونار، محبت کے انوکھے امتزاج سے متاثر ہو کر، کیتھرین کے ہاتھ تک پہنچا اور اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، "فکر نہ کرو، ڈارلنگ، میں ابھی ٹھیک ہوں، رات بہت ہو چکی ہے، گھر جاؤ، میں ابھی آرام کروں گا۔" کیتھرین کو قریب لاتے ہوئے، گونار نے اس کی پیشانی پر ہلکا سا بوسہ دیا، اور بدلے میں، کیتھرین نے گونار کے دائیں گال پر ایک نرم بوسہ دیا۔تبادلے کے کھلتے ہی کمرہ ایک پر سکون گرمجوشی سے گونج اٹھا۔ گونار نے اپنی نئی نرمی کو برقرار رکھتے ہوئے، نوکروں کے لیے مختص کردہ لینڈ لائن فون اٹھایا۔ ''اس نئے لڑکے کو میرے پاس بھیج دو۔'' اس نے ہدایت کی۔ کیتھرین کمرے میں ٹھہری رہی، اس

کی موجودگی نے سکون میں اضافہ کیا۔ اچانک دروازے سے ایک دستک گونجی، جو نامزد نووارد کی آمد کا اشارہ دے رہی تھی۔ ماحول میں ایک توقع کا احساس تھا، جو منظر عام پر آنے والے واقعات کے لیے تیار تھا۔ جیسے ہی نووارد اندر داخل ہوا، لڑکے اور کیتھرین کے درمیان نظروں کا ایک مختصر سا تبادلہ ہوا۔ تاہم، کمرے میں گونار کی موجودگی نے مزید کسی بھی غیر زبانی بات چیت کو روک دیا، کیونکہ دونوں ہی محتاط تھے کہ شکوک پیدا نہ ہوں۔ لڑکے نے خاموشی توڑتے ہوئے ہکلایا، "سر، آپ..." گونار نے جلدی سے روکا، "ہاں، میں نے تمہیں بلایا ہے۔" آگے بڑھتے ہوئے، گونار نے ایک ارادے سے نظروں سے لڑکے کا جائزہ لیا، تقریباً گویا چھپی ہوئی سچائیوں کو سمجھ رہا ہو۔ "کیا تم ڈرائیونگ جانتے ہو؟" اس نے استفسار کیا. لڑکے نے جلدی سے سر ہلایا، خوش کرنے کے لیے۔ گونار نے بظاہر مطمئن ہو کر گاڑی کی چابی حوالے کی اور ہدایت جاری کی، "میڈم کو ان کے گھر چھوڑ دو۔" جیسے ہی لڑکا کیتھرین کے ساتھ جانے کی تیاری کر رہا تھا، گونار اس

کے قریب پہنچا،اس کے لہجے میں ایک لطیف تنبیہ،"میں تم پر بھروسہ کر رہا ہوں کہ تم محتاط رہو اور میڈم کو بحفاظت گھر چھوڑ دو۔"لڑکے نے ذمہ داری کو تسلیم کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ گونار نے اپنے ہاتھ کی ایک خفیہ لہر کے ساتھ کیتھرین کو لڑکے کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا۔ تجسس کا احساس ہوا میں یوں ہی معلق تھا، جیسے روانگی کے ساتھ غیر یقینی کا ایک دھارا،اس کے نتیجے میں کچھ مچھلیوں کا ایک دھندلا راستہ چھوڑ رہا ہو۔

••••••••••••••••••••••••

جیسے ہی کار رات بھر آسانی سے چلتی رہی، کیتھرین، پہیے پر پراسرار لڑکے کے ساتھ سامنے بیٹھی تھی،اپنے خوف کا اظہار کرنے میں وہ لڑکا

مدد نہیں کر سکا،"وہ کیسے بچ گیا؟"اس نے لڑکے کی طرف دیکھا،اس کی آنکھیں حیرت کی عکاسی کر رہی تھیں۔"وہ ایک پتھر ہے،ایک چٹان ہے؛وہ ایک معمہ ہے،"اس نے جاری رکھا، جیسے کسی معمہ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔"ایک ایسا

راگ ہے جسے میں نہیں سمجھ سکی ایک انسان نہیں، میں یہ نہیں جانتی وہ کیا ہے۔"

دریں اثنا، نیم تاریک کمرے میں، گونار ایک مضبوط قوت میں تبدیل ہو گیا۔ سیاہ کراٹے کی وردی میں ملبوس، ڈسپلے پر موجود ہر سخت پٹھے، پتھر سے تراشے ہوئے اس کے بائسپس اور ٹرائیسیپس، اور اس کے سر کے گرد کپڑا بندھا ہوا، اس کے بال صفائی سے پیچھے کھینچ لیے گئے۔ ماحول کو شدت سے چارج کیا گیا تھا کیونکہ گونار جوش و خروش سے پتھر کی دیوار کے ساتھ مشغول تھا۔ لات مارنا، پنچ مارنا، اور کنگ فو جیسی چالوں کو انجام دیتے ہوئے، اس نے مدھم روشنی والی جگہ میں طاقت اور قابلیت کا ایک شاہکار مجسمہ بنایا، جو اس کے ناقابل تسخیر جذبے کا مظہر ہے۔

www.novelsclubb.com

کمرہ اس کی حرکات کی تال کی دھڑکنوں سے گونج رہا تھا، جیسے گونار نے ان دیواروں کی توانائی کو استعمال کرنے کی کوشش کی جس میں وہ موجود تھا

-••••••••••••••

مدھم روشنی والے کمرے میں، گونار کے سلیویٹ نے توجہ کا حکم دیا۔اس کی سیاہ کراٹے کی وردی اس کے مجسمے والے جسم سے چمٹی ہوئی تھی، جو ہر محنت سے کمائے گئے پٹھوں کی تعریف کو واضح کرتی ہے۔ایک کپڑا، اس کے سر کے گرد مضبوطی سے زخم تھا، اس نے اپنے بالوں کو روکے رکھا جب اس نے بے مثال طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کیا۔ گونار کے پٹھے حرکت کرتے ہی پھڑ پھڑاتے ہیں، ہر کنٹرول شدہ حرکت کے ساتھ اس کے بائسپس اور ٹرائیسیپس جھک جاتے ہیں۔ماحول توانائی سے گونج اٹھا جب اس نے کنگ فو مشقوں کا ایک سلسلہ انجام دیا۔اس کی حرکتیں فضل اور طاقت کا ہم آہنگ امتزاج تھیں، کنٹرولڈ قوت کا سمفنی۔ گونار کی شدت کی موجودگی میں کمرہ سکڑتا دکھائی دے رہا تھا۔اس کے پنجوں جیسے ہاتھ ہوا کو درستگی کے ساتھ مار رہے تھے، جو ایک شدید جنگ کے دوران ایک جنگجو کے جوہر کو مجسم بنا رہے تھے۔اس کی حرکات سے پڑنے والے سائے دیواروں پر رقص کرتے تھے، جس نے تماشے میں ایک غیر معمولی معیار کا اضافہ کیا۔

www.novelsclubb.com

کیتھرین، اپنے نقطہ نظر سے مشاہدہ کرتے ہوئے، اس کے سامنے ڈسپلے کو شاید ہی سمجھ سکی۔ "میں نے آج اس میں جو لچک دیکھی ہے وہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔" اس نے حیرت سے سرگوشی کی۔ "اس کی ایک شخصیت نہیں ہے؛ اس کی متعدد شخصیات ہیں۔" گونار کی چستی اپنے عروج پر پہنچ گئی جب وہ ایک نادیدہ ستون کے گرد گھوم رہا تھا، جو سانپ کی روانی کا آئینہ دار تھا۔ اس کے جسم نے کشش ثقل کی خلاف ورزی کی، ایک لچک کا مظاہرہ کیا جو تقریباً مافوق الفطرت لگتا تھا۔ کمرہ خود اس کی قابلیت کا کینوس بن گیا۔ بجلی کے اچانک پھٹنے میں، گونار نے دیواروں پر حملوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ اس کی ضربوں کی وجہ سے دکھائی دینے والی دراڑیں پھیل گئیں اور دیوار کا ایک حصہ اس کے اثر سے گر گیا۔ کیتھرین، جو ابھی تک کار میں تھی، حیرت سے ہانپ گئی۔ "وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے، وہ ایک سخت چٹان ہے، ایک پہاڑ ہے۔ اسے توڑنا اتنا آسان نہیں ہے۔" گونار نے بے خوف ہو کر اپنی توجہ ایک بڑے سیمنٹ بلاک کی طرف موڑ دی۔ ایک گرجدار تصادم

کے ساتھ اسنے اپنی پیشانی بلوک پر ماری کہ ، بلاک اس کی طاقت کے سامنے دم توڑ گیا، ٹکڑوں میں بکھر گیا جو تمام سمتوں میں بکھر گیا۔ کمرے میں گونار کے مظاہرے کے نشانات تھے—جو اس کے مجسم ہونے والی ناقابل تسخیر قوت کا ثبوت ہے ڈرائیونگ کرتے لڑکے کے سخت لہجے نے عجلت کا احساس دلایا۔ اس نے اپنی بھنویں پھیرتے ہوئے کیتھرین کی تعریف کا جواب دینے والے لہجے میں کہا، "یہ بند کرو۔ میں یہاں اسکی تعریف سننے کے لیے نہیں ہوں۔ ہمیں باس کو جواب دینے کی ضرورت ہے، ہم کیا کہیں گے ؟ ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے اس کی ساکھ کو داغدار کر سکیں"۔ ہم نے اس کے کاروبار کو برباد کرنے کی بہت کوشش کی لیکن یہ بے سود رہا۔ مارنے کی کوشش کی وہ بھی بے سود

"کیتھرین کا رویہ بدل گیا جیسے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "ہم اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، "اس نے اعلان کیا، اس کی آنکھیں زہریلے ارادے سے چمک رہی تھیں۔ جیسے ہی گاڑی نے رات بھر اپنا سفر جاری رکھا، اندر

کی ہوا ایک بے ساختہ ایجنڈے کے ساتھ موٹی ہو گئی۔ان کی سازشی گفتگو کی سایہ دار گہرائیوں میں، کیتھرین لڑکے کے قریب جھکی،اس کی آواز خاموش لہجے میں گر رہی تھی۔"ہم اس کی ذاتی زندگی کی گہرائی میں کودتے ہیں،اس کے رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں،اس کی کمزوریوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔عوام اسے دوبارہ اس طرح نہیں دیکھیں گے۔"لڑکا، متجسس لیکن محتاط،نے ایک نظر کیتھرین پر ڈالی، اس کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی تھی۔جیسے ہی وہ اپنے مذموم منصوبوں میں مصروف تھے،بدحواسی کا ایک ٹھنڈا احساس ہوا میں لٹک گیا۔کیتھرین کی دھوکہ دہی ایک تاریک کہانی کی طرح آشکار ہوئی،اور اس کے اور لڑکے کے درمیان اتحاد نے ایک مذموم سازش کی طرف اشارہ کیا جو ابھی سامنے آنا تھا۔آگے کی سڑک دھوکے سے بھری لگ رہی تھی،کیونکہ گونار کی زبردست ساکھ کو نقصان پہنچانے کے لیے راز اور سائے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔

•••••••••••••••••

گونار، اپنی انتھک ٹریننگ اور دیوار کو توڑ پھوڑ کرنے والے سیشن کے درمیان، کیوبک کال بیل بجنے سے اچانک رک گیا۔ وہ ٹہلتا ہوا سامنے آیا، موبائل اٹھایا دوسری طرف سے کسی، نہ معلوم شخص کی آواز تھی "سر کام ہو گیا ہے"

چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ فون نیچے رکھنے کے بعد، اس نے قریب ہی ایک تولیہ پکڑا، اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے جیسے آنے والے طوفان کی تیاری کر رہا ہو۔ ایک پنچنگ بیگ کے قریب پہنچ کر جو ایک ناشائستہ پینڈولم کی طرح لٹکا ہوا تھا، گونار کا سلوٹ لمبا کھڑا تھا۔ جیسے ہی مدھم روشنی کے سائے پڑتے ہیں، ایک بھیانک جھانکی منظر عام پر آگئی۔ خون کے قطرے زمین پر بکھرے، اور ایک زمانے میں سفید پنچنگ بیگ اب سرخ ہو چکا تھا، ایک لطیف شدت کمرے میں بھر گئی۔ اس کی نگاہیں، مرکوز اور پر عزم، ان رازوں کی طرف اشارہ کرتی تھیں جو اس نے پوشیدہ رکھے تھے۔—فرش پر خون کے چھینٹے، کبھی قدیم تھیلا اب سرخ رنگوں کا کینوس۔ جس جپسی نے گونار پر گولی چلائی تھی اس جپسی کی لاش پنچینگ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیگ کے نیچے گرتے ہی منظر عام پر آئی زخموں نے ایک انتھک لڑائی کی کہانی بیان کی،اس کی ناقابل تسخیر روح نظر آنے والے زخموں سے چمک رہی تھی۔یہاں تک کہ اس جپسی کی کھوپڑی دو حصوں میں تھی کہ اسکا دماغ تک نظر آرہا تھا اسکی ایک آنکھ باہر کی طرف لٹک رہی تھی کسی انگور کے گچھے کی مانند اس جپسی کی حالت قدر خوفناک تھی کہ روح کانپ اٹھے خوفناک نتیجہ میں، گونار، تقریباً رسمی سکون کے ساتھ، گرے ہوئے خانہ بدوش کے جسم کو پھیلا نگتا آگے کو گیا۔کپڑے سے گونار کے ہاتھ کا ہر پونچھ نہ صرف صفائی کی علامت ہے بلکہ اس کے سفر میں دی گئی قربانیوں کا خاموش اعتراف بھی۔دروازہ کھول کر گونار کے قابل اعتماد آدمی، کالی وردی میں سائے، کمرے میں داخل ہوئے۔ان کی وفاداری ان کے اور گونار کے درمیان غیر کہی ہوئی بندھن کی آئینہ دار تھی۔ہوا میں تناؤ اور توقعات کی آمیزش سے گونج رہی تھی—ایک طوفان گزر چکا ہو گا، لیکن اس کی گرج کی بازگشت

www.novelsclubb.com

برقرار رہی، جس نے گونار کے سائے اور فولادی دنیا میں آنے والے چیلنجوں اور انکشافات کی پیشین گوئی کی۔

•••••••••••••••••

رات کے ویران سائے میں، گستاو اور کیتھرین جیپسیز کے ساتھ گونار کی حالیہ لڑائی کے خوفناک منظر پر کھڑے تھے۔ کیتھرین کا چہرہ پسینے سے چمک رہا تھا، ہوا میں پھیلی ہوئی بے چینی کا عکس۔ جیسے ہی وہ موقع پر پہنچے، کیتھرین پر ایک گہرا صدمہ چھا گیا، اور وہ بے اعتنائی سے چیخ اٹھی، "ان کی لاشیں کہاں ہیں؟ ایسا لگتا ہے کہ یہاں کچھ ہوا ہی نہیں۔" گستاو، بظاہر پریشان، اپنے چہرے سے پسینہ پونچھ رہا تھا، اس کی زبان کانپ رہی تھی جب وہ لڑکھڑا رہا تھا، "اسے معلوم نہیں ہونا چاہئیے۔" کیتھرین، اس کی نظریں ارد گرد کو جھاڑتی ہوئی، دور دراز سے حشرات الارض کی گونج کو پکڑتی ہیں، جس نے انکشاف کرنے والے انکشاف میں ایک خوفناک ساؤنڈ ٹریک کا اضافہ کیا۔ جیسے ہی اندھیرا چھا گیا، کیتھرین نے گستاو کے ساتھ ایک گہرا

احساس شیئر کیا، "گونار اور میں ڈیڑھ ماہ سے ایک ساتھ ہیں، پھر بھی وہ میرے قریب نہیں آیا۔اسے کبھی معلوم نہیں تھا کہ ہم ایلکس کے لیے کام کرتے ہیں، اسے کہیں معلوم تو نہیں کہ تم اور میں ساتھی نہیں بلکہ شوہر اور بیوی۔ہیں" کیتھرین کے اعتراف کے لیے کیڑوں کے ایک گروپ نے ایک پریشان کن پس منظر فراہم کیا۔اپنی آواز میں کپکپاہٹ کے ساتھ، کیتھرین نے بات جاری رکھی، "ہم نے اپنے بیٹے کے دل کے آپریشن کے لیے اس زندگی کا سہارا لیا۔ گونار کو ہمارے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیے، لیکن اب... ایسا لگتا ہے کہ اس کو معلوم ہو گیا ہے۔" گستاو، اس کے چہرے پر تشویش تھی، اس نے صورت حال کی پیچیدگی کو سمجھنے کی کوشش کی۔ کیتھرین کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر، اس نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا، "کیتھرین، ہم پھنس گئے ہیں۔اپنے بیٹے کے علاج کو محفوظ بنانے کے لیے، ہمیں ناقابل تصور کرنا پڑے گا- گونار کو مار ڈالو۔ہمارے بیٹے کی واحد امید ایلیکس ہے۔" کیتھرین کی آنکھ کے کونے سے ایک آنسو نکل گیا جب

www.novelsclubb.com

اس نے سرگوشی کی، "غربت ہمیں تاریک کونوں میں لے جاتی ہے، گستاو۔" یہ وحی رات کی ہوا میں بہت زیادہ لٹکی ہوئی تھی، جس سے آگے آنے والے ناشائستہ انتخاب کا مرحلہ طے ہو گیا تھا۔

گھیرے ہوئے اندھیرے میں، رات کو جنگلی مخلوق کی•••••••••

خوفناک سمفنی نے ستایا، ان کی بے چین چیخیں فضا میں گونج رہی تھیں۔ ایک غیر فطری موجودگی کے ساتھ مڑے ہوئے درختوں نے ایک ایسے منظر کی گواہی دی جس نے ٹھوکر کھانے والوں کے دلوں میں دہشت طاری کر دی۔ دھندلی شاخیں کسی منحوس راز کے بوجھ تلے دب گئیں۔ چار خانہ بدوش، وہی جو گونار کے غضب سے بال بال بچ گئے تھے، درختوں سے لٹک رہے تھے، الٹے لٹکائے ہوئے تھے، ان کے چہروں پر ایک خاموش وحشت تھی۔ کپڑوں نے ان کے منہ بند کیے، ان چیخوں کو چھپاتے ہوئے جو فرار ہونے کی منتیں کر رہے تھے رات کا اندھیرا اور جنگل کی ہیبت، خوف کے احساس کو بڑھاتے ہیں، کیونکہ شیروں کی بھوکی نظریں کمزور

قیدیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ شاہانہ درندوں کی دور دراز دہاڑ نے ان تمام لوگوں کی ریڑھ کی ہڈیوں کو ہلا کر رکھ دیا جنہوں نے آنے والے عذاب کا تصور کرنے کی ہمت کی۔ اچانک، ایک بنیادی طاقت کے ساتھ، شیروں نے چھلانگ لگائی، ہوا میں پھاڑ کر لٹکتی ہوئی شخصیات کو چھین لیا۔ اس کے بعد ہونے والی وحشیانہ کارروائی نے ایک بھیانک جھانک پینٹ کیا—— کچا گوشت پھٹا ہوا، ہڈیوں کے ٹوٹنے، اور انتڑیوں کے ننگے ہونے کی بے ساختہ آواز۔ رات ایک خوفناک دعوت کی گواہی دیتی ہے، فطرت کے شکاری زندگی اور موت کے رقص میں مصروف ہیں۔ جیسے ہی دو شیر نمودار ہوئے، ان کے منہ پر سرخی مائل داغ پڑ گئے، ایک قدرتی روشنی نے ان پھٹی ہوئی باقیات پر ایک خوفناک چمک ڈالی جو کبھی انسانی شکلیں تھیں۔ یہ عجیب و غریب منظر قدرت کی ناقابل معافی طاقت کی ایک ٹھنڈک یاد دہانی کے طور پر کھڑا تھا، جس نے رات کے تانے بانے پر ایک خوفناک نقوش چھوڑے تھے۔

•••••••••••••••••••••••

ایمان نے خود کو بستر پر پھیلا ہوا پایا،اس کی ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں، کھلی کھڑکی سے گرتی اسٹریٹ لائٹ کی ہلکی ہلکی چمک میں نہا رہی تھی۔کمرہ،اپنے معمول کے خالی پن میں،دور کمرے کے کولر کی آواز سے گونج رہا تھا۔مدھم روشنی والی جگہ نے تنہائی کا ماحول پیدا کیا جب وہ اپنے خیالات میں ڈوب رہی تھی۔"آج بزرگ کیوں نہیں آئے؟"اس نے سوچا،اس کی نظریں اس کے سامنے خالی جگہ پر جمی ہوئی تھیں۔سوال بن بلائے مہمان کی طرح ہوا میں معلق تھے۔"کیا وہ کبھی آئیں گے؟ میرے سوالات کا کیا ہوگا—جنت کی کنجی،دل کا سکون؟میں جواب کہاں سے تلاش کروں گی؟میں اسلام کے بارے میں لاعلم ہوں جواب کہاں سے، ڈھونڈوں گی۔"کمرہ،کولر کے وقفے وقفے سے گونجنے کے علاوہ خاموش تھا،ایسا لگتا تھا کہ اس کے اپنے راز ہیں۔ایمان اپنے بستر سے اٹھی، ٹکراتی ہوئی فرش اس کی حرکت کا اعلان کر رہی تھی۔وہ ایک خشک دراز کے پاس چلی گئی،اس کے

مندرجات ایک پتے کو ظاہر کر رہے تھے جس میں ان پر اسرار الفاظ تھے۔اسے روشنی کے خلاف تھامے ہوئے، وہ پتا نرم چمک میں نہا گیا، وہ ایک خالی کینوس کے پیچھے چھوڑ کر ایک زمانے کے نمایاں الفاظ کو تلاش کرنے کے لیے حیران رہ گئی۔ ایمان کی آنکھیں بے اعتباری سے پھیل گئیں، اس کی ہانپنے سے کمرے کی خاموشی ٹوٹ گئی۔مانوس الفاظ کی عدم موجودگی نے ہوا میں ایک بے ساختہ تناؤ چھوڑ دیا بے یقینی سے پتی پلٹتے ہوئے وہ چونک کر بولی، ''الفاظ کہاں گئے ؟اس غیر متوقع انکشاف کے تجسس میں پھنس کر کمرہ اپنی سانسیں روکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیونکہ ایک تنہا کھڑکی اور کولر کی دور دراز آواز سے آراستہ کمرہ، کھولتے ہوئے اسرار کا گواہ تھا، جس نے ایمان کی علم کی تلاش پر ایک نئی روشنی ڈالی۔

ایمان بے یقینی کے عالم میں کھڑی تھی، اس کی نظریں اسی پتے پر جمی تھیں جس میں کبھی گہرے الفاظ تھے، اب پر اسرار طور پر اس کا پیغام چھین لیا گیا تھا۔گمشدہ الفاظ نے جو خلا چھوڑا وہ ہوا میں معلق ہو گیا، ایمان کو گہرے انتشار کی حالت میں

چھوڑ دیا۔اس کے دل میں بزرگ کی آمد اور قرآنی آیات کی گونج کی امید دم توڑ چکی تھی۔اپنے کمرے کی خاموش تنہائی میں ایمان کو احساس ہوا کہ وہ اب اکیلی ہے۔ بزرگ اس کی رہنمائی کے لیے اسکے ساتھ موجود نہیں ہوں گے،اور قرآن کی تسلی بخش آیات دنیا کے فتنوں کے خلاف اب اسکا ساتھ،دینے کے لئے اسکے سماعتوں میں نہیں گونجے گے۔ صحیح اور غلط کی تمیز کرنے،ایمان کی پیچیدگیوں کو تلاش کرنے کی ذمہ داری اب صرف اور صرف اس کے کندھوں پر تھی۔ایک پختہ جذبے کے ساتھ،ایمان نے اس نئے چیلنج کو قبول کیا۔سٹریٹ لائٹ کی ہلکی ہلکی روشنی سے کمرہ اس کی اندرونی جدوجہد اور عزم کا گواہ تھا۔بیرونی رہنمائی کی عدم موجودگی نے اسے روکا نہیں۔اس کے بجائے،اس نے اس کے اندر مقصد کا احساس پیدا کیا۔وہ سمجھ گئی کہ حقیقی خزانے آسانی سے نہیں ملتے۔ان کی قیمت ان کو معلوم کرنے کے لیے خرچ کی جانے والی کوشش میں ہے۔روشن خیالی کی طرف سفر اور جنت کی کنجی مستعدی اور اٹل عزم کا تقاضا کرتی ہے۔ایمان نے اپنی

www.novelsclubb.com

جستجو کی اہمیت پر غور کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ علم اور روحانی تکمیل کا حصول ایک ذاتی سفر ہے۔ کمرہ، اپنے پُر سکون ماحول کے ساتھ، خود شناسی کے لیے ایک پناہ گاہ بن گیا، ایک ایسی جگہ جہاں ایمان نے اپنی کوششوں سے جوابات تلاش کرنے کے لیے سخت محنت کرنے کا عزم کیا۔ وہ خزانہ جس کی اس نے تلاش کی تھی، روحانی تکمیل کی علامت ہے، اس کی صحیح معنوں میں قدر صرف اسی صورت میں کی جائے گی جب اسے لگن اور استقامت سے حاصل کیا جائے۔

•••••••••••••••••

رمضان کے تیسویں دن، عید کی امید ہوا میں معلق رہی، جس نے ایمان کے گھر کو ایک ویران پناہ گاہ میں تبدیل کر دیا جب گھر کے افراد عید کی خریداری کی مہم جوئی میں لگ گئے۔ صبح ٹھیک دس بجے، ایمان باہر نکلی، ایک شاندار لباس میں آراستہ تھی—ایک آسمانی نیلے رنگت کی لمبی قمیض اور فینسی ٹراؤزر کمیز سیدھے چاندی کے دھاگے سے مزین تھی جس نے اس کے لباس میں ایک دلکش چمک پیدا کر دی

تھی۔ایمان نے اپنی وِگ کے ساتھ بڑی احتیاط سے ایک جُوڑا تیار کر کے اپنے سر پر ایک خوبصورت، چوڑا ڈوباٹا سجادیا۔اس کے لباس پر چاندی کے دھاگے نے مجموعی خوبصورتی کو پورا کیا،ایک دلکش بصری ہم آہنگی پیدا کی۔

ایمان نے اسلام کو سیکھنے کے سفر پر، مسلم خواتین کے روایتی لباس کا مشاہدہ کیا— قمیض شلوار جوان کے اوپر خوبصورتی کے ساتھ ڈوبتے سے مزین تھی۔اس لباس سے منسلک شائستگی اور اہمیت سے متاثر اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے،اس نے اسے اپنی الماری میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔اس کا خیال تھا کہ ڈوباٹا مسلم خواتین کے لباس کے ضابطے کی علامتی نمائندگی کرتا ہے۔اسلام کے اندر حجاب اور نقاب کی باریکیوں پر تشریف لے جانے کے دوران،ایمان نے اپنے آپ کو ڈھانپنے کے لیے پاکستانی لباس کو ڈوبٹے کے ساتھ اپنانے میں سکون پایا۔عبایا عطیہ کرنے کا تصور اس کی روحانی تلاش کے اس مرحلے پر مشکل لگ رہا تھا، لیکن اس نے ایک دن اسلام میں خواتین کے نقاب پہننے کے گہرے معنی تلاش کرنے کا مخلصانہ ارادہ

ظاہر کیا۔ دریافت اور اپنے نئے عقیدے پر عمل کرنے کے اس سفر میں، ایمان نے ہر قدم کو اپنی زندگی میں اسلامی اصولوں کو سمجھنے اور شامل کرنے کے حقیقی عزم کے ساتھ قبول کیا۔۔۔

جیسے ہی ایمان گیٹ سے باہر نکلی، صباحت آنٹی، جسے ایمان ڈی ایچ سے کی خالا بھی کہتی تھی باہر کھڑی تھیں جیسے کسی کو الوداع کر۔ رہی ہوں ایک کار، جو ممکنہ طور پر ہوائی اڈے کی نقل و حمل کے لیے نامزد کی گئی تھی، سامنے کھڑی تھی، جس میں ملازمین سامان کے سفری بیگ رکھ رہے تھے۔ ایمان نے بدر کو گرمجوشی سے صباحت کو گلے لگاتے دیکھا، جو تعلق اور الوداعی کا منظر تھا۔ خوش مزاجی کے ساتھ صباحت کے قریب پہنچ کر ایمان نے گرمجوشی اور شائستگی کے ساتھ اس کا استقبال کیا، "اسلام علیکم، صباحت آنٹی"۔ بدر اور صباحت کے درمیان تبادلے نے شناسائی اور دوستی کی تصویر کشی کی۔ تاہم، ایمان کی آواز گونجنے کے ساتھ بدر کی مسکراہٹ پھٹ گئی، جس سے حالیہ مقابلے کی یادیں تازہ ہو گئیں جب دھول

جھونکنا ایک مشترکہ تجربہ بن گیا۔ بدر اب بھی دھیمے سے مسکرا رہا تھا، لمحہ بہ لمحہ سوچوں کے بھنور میں پھنس گیا، اس رات کی یاد تازہ کر دی جو صرف دو دن پہلے آشکار ہوئی تھی۔ اس تبادلے کی گواہ صباحت اپنی حیرت کو چھپا نہ سکی۔ "ایمان، تم مجھے سرپرائز کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہوتی" اس نے کہا۔ ایمان نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "رمضان کے ان آخری ایام نے مجھے اتنا بدل دیا ہے کہ میں بھی تبدیلیوں سے حیران رہ گئی ہوں۔"

درحقیقت، ان چند دنوں میں ایمان میں جو تبدیلیاں دیکھنے میں آئی وہ واقعی قابل ستائش تھیں، جو کہ ایک شخص کے اندر تبدیلی کی گہری صلاحیت کا ثبوت ہے۔ اتنے مختصر عرصے میں نمایاں تبدیلی لانا ایک مشکل کام ہے، لیکن ایمان نے مثال دی کہ عزم کے ساتھ، کوئی بھی شخص صرف چند دنوں میں ایک قابل ذکر تبدیلی سے گزر سکتا ہے۔ اسلام کے بارے میں ایمان کی ابتدائی معلومات کی کمی کے باوجود، جن بزرگ نے تین روشن ملاقاتوں میں اس کے ساتھ اپنی حکمتیں بانٹیں

،انھوں نے اتنی وضاحت کے ساتھ ایسا کیا کہ ایمان نے وہ سب اتنی آسانی سے سب سیکھ لیا کہ جو انسان اپنے آدھے بچپن اور ٹین ایج میں سیکھ پاتا ہے لیکن پھر بھی ایمان اسلام کے حوالے سے کسی حد تک جہالت کے سائے میں رہی،اسے جو تعلیمات موصول ہوئیں وہ ایک مینار تھیں،جو اس کے لیے ایمان کی چمک کو روشنی اور کرنوں میں بدلنے کا راستہ تھیں۔یہ تدریسی سفر نہ صرف علم کی فراہمی کے بارے میں تھا بلکہ یہ گواہی دینے کے لیے بھی تھا کہ ایمان کس طرح ایمان کی نئی چمک کو ایک شاندار روشنی میں تبدیل کر سکتی ہے۔یہ بیانیہ ایک ذاتی جستجو کے طور پر سامنے آیا جس میں ایمان کو اسلام کی گہرائیوں میں جانے کا اشارہ کیا گیا،آزادانہ طور پر تفہیم اور روشن خیالی کی تلاش۔اس کہانی نے ایک ایسے ابھرتے ہوئے سفر کا اشارہ کیا جہاں ایمان نہ صرف اسلام کو تلاش کرے گی بلکہ خود کے گہرے پہلوؤں کو بھی دریافت کرے گی،اس تبدیلی کی تلاش کے ذریعے انکشاف کی منتظر ہے۔

www.novelsclubb.com

صباحت کی مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے کہا، "تمہیں پاکستانی لباس میں دیکھ کر مجھے اچھا لگا" ایمان نے بدر کی دور سے نظریں دیکھتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا، "وہ کہیں جا رہے ہیں۔" صباحت کی مسکراہٹ پر ایک لطیف اداسی کھیلی۔ جیسے ہی ایمان نے وضاحت کے لیے دباؤ ڈالا، صباحت کی نظر بدر کی طرف گئی، جو ایمان کے شکوک کی تصدیق کرتے ہوئے خاموش رہا۔ تاہم، بدر صرف مسکرایا اور صباحت کو گلے لگایا، کہے گئے الفاظ کو ہوا میں معلق چھوڑ دیا۔ ایمان نے اپنی مزاحیہ مسکراہٹ میں طنز کے اشارے کے ساتھ بدر کو مخاطب کیا، ''لگتا ہے آپ کو اسلام آباد کا پانی ہضم نہیں ہوا''۔ صباحت نے اس لمحے کو روکتے ہوئے کہا، "اوہ، ٹھہرو! میں تمہارے لیے کپڑے لائی ہوں بدر، میں تمہیں دینا بھول گئی ہوں۔ مجھے اندر سے لانے دو۔" وہ جلدی سے گھر میں داخل ہوئی۔ صباحت کے غائب ہوتے ہی بدر نے ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ پہنے ایمان کو جواب دیا، "ٹھیک ہے، دبئی کا پانی

www.novelsclubb.com

مختلف ہو سکتا ہے، لیکن میں اسلام آباد کو ٹھیک سے سنبھال سکتا ہوں۔" ایمان نے اپنی آنکھوں میں شرارتی چمک کے ساتھ جواب دیا،

""" ٹھیک ہے، دبئی کے مصنوعی چمک میں گھومنا پھرنا تمہاری طاقت ہو سکتی ہے، لیکن اسلام آباد کی صداقت کو سنبھالنا بالکل مختلف بات ہے۔ میں سمجھتی ہوں، جو لوگ آلودہ سمندری پانی کا گھونٹ پی رہے ہوں انہیں شاید پہاڑی چشمہ کا ایک قطرہ بھی مل جائے تو ان کے ذائقہ کی تازگی۔ کے لئے غنیمت ہے"

۔"اس نے توقف کیا، اس کے الفاظ میں اس یادگار رات کا ایک لطیف حوالہ تھا جب بدر نے دھول چکھی تھی، مزید کہا، "لیکن فکر نہ کریں، ہم آپ کو ایڈجسٹ کرنے میں مدد کے لیے حاضر ہیں، بالکل اسی طرح جیسے اس رات آپ نے مقامی عناصر کی تعریف کرنا سیکھا تھا۔"

بدر نے اپنی مٹھیوں کو مضبوطی سے باندھا، ایمان کے قریب ایک نظر ڈالی جو اسے غصے سے کھانے کے لئے تھی مگر ایمان ایمان تھی۔ ان کی آنکھیں شدید تبادلے

میں بند ہو گئیں۔ بدر اسے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولا "اگر میں نے تم سے اپنی چوٹ کا بدلہ نہ لیا اور تمہارے پیروں تلے زمین نہ کھینچ لی تو میرے نام کا کتا پال لینا" اس کے الفاظ طنز کے ساتھ ٹپک رہے تھے، پھر بھی اس کی مسکراہٹ باقی تھی، ایمان طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے اسی کے انداز میں بولی "بھونک کر اپنی نسل تو بتاؤ، میں تمہارا یہ شوک بھی پورا کر دوں گی، جس طرح تم نے اس رات میرے ہاتھوں تباہ ہونے کی فرمائش کی تھی اور میں نے تمہاری فرمائش پوری بھی کی تھی" ایمان نے بدر کو اپنی دلیری سے حیران کر دیا، چلنے سے پہلے ایک تیز ضرب لگا کر بدر کو اپنے ہی غصے کی آگ میں جلتا چھوڑ دیا۔ بدر اپنے دانت پیستے ہوئے صرف دیکھ سکتا تھا کہ ایمان پر اعتماد طریقے سے چلی گئی، اس کی ہنسی ہوا میں گونج رہی تھی

••••••••••••••••••

گل بانو، رونے سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں، سرور کے گھر کے مدھم روشنی والے ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئیں۔ مولوی سرور، ایک چالاک شخصیت، اس کے قریب بیٹھ گیا، فریبی ہمدردی کے ساتھ اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔

"اب جبکہ احمر نے تمہیں طلاق دے دی ہے، تمہیں جلد از جلد دوبارہ شادی کرنی چاہیے، کل عید ہے اور عید کے پہلے دن ہی تمہارا شادی کرنا ضروری ہے ایسے ہی جادو کا توڑ ہو گا" اس نے تاکید کی، اس کے الفاظ چھپے ہوئے مقاصد کے ساتھ ٹپک رہے تھے۔ جیسے ہی گل بانو، جو ابھی تک جذباتی کیفیت میں پھنسی ہوئی تھی، مایوسی کے عالم میں ہاتھ چھوڑ کر اس نے عجلت پر سوال کیا۔ "طلاق ہوئے چند گھنٹے ہی ہوئے ہیں مولوی صاحب، کیا عدت پوری کیے بغیر نکاح پر غور کرنا میرے لیے غلط نہیں؟" مولوی سرور نے مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ فریب کا جال بُنتے ہوئے ایک حل پیش کیا۔ "ایک طریقہ ہے نہ صرف اپنی عزت بلکہ احمر کی جان بھی بچانے کا۔ کل عید ہے، اور تمہاری خوش قسمتی ہے، میں حاضر ہوں۔" اس نے

www.novelsclubb.com

قائل نظروں سے اس کی طرف دیکھا،اس کے ارادوں پر ایک تاریک، منحوس چمک چھائی ہوئی تھی۔ گل بانو نے الجھ کر اس کی طرف دیکھا اور وضاحت طلب کی۔ "مطلب؟" اس نے استفسار کیا،انجانے میں اس جال میں قدم رکھتے ہوئے جو مولوی سرور نے پیچیدہ بنادیا تھا۔ سرور کی مسکراہٹ گہری ہو گئی،اس کی آنکھیں چالاکی سے چمک رہی تھیں۔ "دیکھو، میں ایک مولوی کی حیثیت سے تم کو روحانیت سے جڑی ہوئی شادی کی پیشکش کرتا ہوں۔ مجھ سے شادی کر کے تم احمر کو نہ صرف بچا سکو گی بلکہ طلاق کے بعد جلد از جلد شادی سے جڑے کسی بھی گناہ سے خود کو پاک کر لو گی۔" وہ اپنے الفاظ کو بُنتے ہوئے بولا۔ایک فریب دینے والی پوت گل بانو،اس کا رنگ مرجھائے ہوئے پھول کی طرح ڈھل رہا تھا، سرور کی تجویز پر ہچکچائی سرور نے اپنی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے ہوشیاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ "میں تم کو ایک روحانی عمل میں رہنمائی کرتا ہوں۔اس کے مکمل ہونے کے بعد، تم چالیس دن کے انتظار سے آزاد ہو جاؤ گی اور میں بھی، تمہارے گناہ کو معاف

کرنے کے لیے روحانی عمل کروں گا،"اس نے مزید کہا،ان کے الفاظ خوفناک توجہ. سرور بولا تو گل بانو نے خود کو اس کے جال میں الجھالیا۔ سرور کے حقیقی ارادوں سے ناواقف اور کافی اسلامی معلومات کی کمی کے باعث،وہ اسے روحانی اتھارٹی سمجھتے ہوئے ان کی باتوں پر یقین کرتی تھیں۔وہ کم ہی جانتی تھی کہ سرور، ایک روحانی شخصیت کا روپ دھارے ہوئے،در حقیقت،ایک کالا جادو گر تھا جو اسے اپنے مکروہ جال میں پھنسا رہا تھا۔ مدھم روشنی والے کمرے میں،خاموش دیواریں اور ٹمٹماتے چراغ سرور کی مذموم سازشوں کی گواہی دے رہے تھے،جو اس کے اعمال کی اصل نوعیت پر پردہ ڈالنے والے اندھیرے کے خاموش گواہ تھے۔۔۔۔ سرور کے الفاظ کمرے میں گونج رہے تھے،گل بانو کی کمزور حالت پر ایک خوفناک راگ۔ جیسے ہی برائی کا مجسمہ کھڑا ہوا،اس کا سایہ دیواروں پر خوفناک شکلیں بنا رہا ہے۔خاموش گواہ،دیواریں اور چراغ،اپنی سانسیں روکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے،ظاہر ہونے والی برائی میں مداخلت کرنے سے قاصر تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس وقت ہے، سوچو۔ میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا، لیکن یاد رکھو، تم خوش قسمت ہو کہ میں موجود ہوں" سرور نے مسکراتے ہوئے اطمینان کے ساتھ اعلان کیا، اس کی آنکھیں سیاہ ارادے سے چمک رہی تھیں۔ جب وہ جانے لگا تو ماحول گہرا ہو گیا اور گل بانو کو اپنے فیصلے کے وزن سے دوچار کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ مایوسی کے ایک لمحے میں گل بانو نے اپنے چہرے پر آنسو بہاتے ہوئے پکارا، ''رکیئے''۔ سرور رک کر اس کی جانب متوجہ ہوا ایسا لگتا تھا کہ کمرہ اپنی سانسیں روکے ہوئے ہے، اس منحوس رقص میں اگلی حرکت کا انتظار کر رہا ہے۔

"پلیز،" گل بانو نے التجا کی، اس کی آواز کانپ رہی تھی، "آپ جو چاہیں وہ کریں میں آپ سے شادی کے لیے تیار ہوں، بس احمر کو بچا لیں، اس کی جان بچا لیں" الفاظ ہوا میں معلق، سرور کی طرف سے ترتیب دیے گئے بٹے ہوئے کھیل کے سامنے ایک خوفناک ہتھیار ڈال دیے۔ سرور، اس کا غرور کسی شرارتی لہر کی طرح پھولتا ہوا، شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ گل بانو کی طرف دیکھنے لگا۔ خاموش

دیواریں اور چراغ، جو کبھی گواہ ہوتے ہیں، خاموش احتجاج میں منہ موڑتے دکھائی دیتے ہیں، ایک مایوس روح اور بدکاری کے سائے میں لپٹے ہوئے آدمی کے درمیان ہونے والے اندھیرے سودے میں مداخلت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

.....

ایمان نے اپنی مہم جوئی کے ساتھ ڈی ایچ اے کے پر فتن علاقوں میں چہل قدمی کی۔ آج، اس نے اپنے آپ کو چڑیا گھر سے واپسی کے راستے پر پایا، جس کے ارد گرد کے قدرتی حسن سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف، چاندی کے الفاظ سے مزین ایک شاندار پہاڑ نے بڑے فخر سے اعلان کیا،"

We Love Pakistan

"۔ یہ نوشتہ سورج کی روشنی میں چمکتا ہے، جو اس جگہ کے حب الوطنی کے جذبے کا ثبوت ہے۔ سیکورٹی اہلکاروں نے دائیں جانب قبضہ کر لیا، سورج کی روشنی میں

ٹہلتے ہوئے، جبکہ تعمیراتی کام بائیں جانب سرگرمی کے ساتھ گونجتا رہا۔ دو طرفہ سڑک آگے پھیلی ہوئی تھی، پہاڑوں کی شان و شوکت سے گلے لگی ہوئی تھی جس نے زمین کی تزئین کی تھی۔ پوری ترتیب فطرت اور انسانی کوششوں کا حسین امتزاج تھی، جس سے ایک پرسکون اور دلفریب ماحول پیدا ہو رہا تھا۔ جیسے ہی ایمان نے اپنا سفر جاری رکھا، اس نے خود کو اپنے گھر کے بلوک سے ایک بلاک کے فاصلے پر پایا، لیکن اس کے آس پاس کے ماحول نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرادی۔ فاصلے پر، خواتین کی آوازیں گونج رہی تھیں، جو پہلے سے ہی تباہ کن منظر میں ایک تباہی کا اضافہ کر رہی تھیں۔ ایمان، ہمیشہ متجسس، اس کے ارد گرد موجود ان آوازوں کے چھپے رازوں کو تلاش کرنے اور ان سے پردہ اٹھانے کے لالچ کا مقابلہ نہیں کر سکی۔

ہنگامہ آرائی کی وجہ سے ایمان نے لڑائی کی آوازوں کا سراغ ایک ایسے گھر تک پہنچایا جہاں دو مضبوط عورتیں ایک ڈلیوری بوائے سے بھرپور طریقے سے مقابلہ

کر رہی تھیں۔اپنے سامنے غیر منصفانہ منظر کو دیکھ کر،ایمان نے مداخلت کرنے پر مجبور محسوس کیا۔"رکو،رکو!تم دونوں کر کیا رہی ہو؟"اس نے بڑھتے ہوئے تنازعہ کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔خواتین نے،ان کا غصہ واضح طور پر،ہچکچاتے ہوئے اپنا حملہ روک دیا۔ڈیلیوری بوائے نے،غبار آلود اور پراگندہ، ایمان کے قریب آتے ہی اوپر دیکھا۔"کیا یہ نوجوان تم دونوں کو جسمانی تشدد کی حد تک پریشان کر رہا تھا؟"ایمان نے جھگڑے کی اصل وجہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے خواتین سے سوال کیا۔لڑکا،بظاہر خوفزدہ ہو کر جلدی سے بولا، "نہیں،میں نے ایسا کچھ نہیں کیا،یہ ٹریفک کی غلطی تھی کہ میں تاخیر سے پہنچا،اور کھانا ٹھنڈا ہو گیا۔میں نے ادائیگی کی درخواست کی،اور انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔"عورت نے سرزنش کرتے ہوئے کہا،"ہاں،میں نے یہ کیا،تم کیا کر لو گی؟اس کی وجہ سے ہماری پارٹی برباد ہو گئی ہے۔"ایمان نے سوچے سمجھے لہجے میں جواب دیا،"ہمم،میں یہ بھی سوچ رہی تھی کہ کیسے کوئی ایک معصوم ڈیلیوری

بوائے کو پریشان کر کے اپنے ہی جشن کو سبوتاژ کر سکتا ہے۔"ایمان کے غیر متوقع رد عمل سے حیران خواتین نے اسے جاری رکھتے ہوئے سنا،"میں سمجھتی تھی کہ صرف مرد ہی پریشانی پیدا کر سکتے ہیں، لیکن آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں بھی اتنی ہی قابل ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ آپ نے بالکل توازن قائم کر لیا ہے۔ عورتیں بھی بری ہو سکتی ہیں اور بعض اوقات مرد بھی۔"عورت نے ناراض ہو کر جواب دیا،"کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں؟ میرا شوہر کون ہے؟"ایمان نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیا،"تمہاری شکل وصورت سے تو تم انسان لگتی ہو، لیکن تمہاری حرکتیں جانوروں سے ملتی جلتی ہیں، ویسے تمہارے شوہر کتنے ہیں؟"عورت، جواب غصے میں تھی، نے ایمان کے واضح مشاہدات پر سخت رد عمل کا اظہار کیا۔دوسری عورت نے غصے سے تڑپتے ہوئے اعلان کیا،"ہمارے شوہر فوج میں ہیں، میرا شوہر کرنل ہے اور اس کا بریگیڈیئر ہے۔"ایمان نے خوف کا اظہار کرتے ہوئے بڑبڑائی،"اوہ اللہ آئی ایس آئی کو مجھے لے جانے نہ دے، میرا

کیا بنے گا؟اللہ میری مدد کر۔"ڈیلیوری بوائے وہیں کھڑا ہوا تو ایمان نے اچانک اپنا رویہ بدلا اور زہریلی آواز میں بولی،"تمہیں نہیں معلوم کہ میں کون ہوں"ایمان سیدھی ہوئی اور ناز و ادا۔سے بولی"انکا۔نمبر مجھے دے دینا دو چار سو سائیٹیز بنانے کے بارے میں سوچ رہی ہوں میں"ایمان کی باتوں سے مشتعل عورتیں حملہ کرنے ہی والی تھیں جب ایمان نے تیزی سے اپنے پرس سے پستول جیسی چیز نکالی جس سے ایک پراسرار نیلی روشنی نکلی۔فوری طور پر،خواتین گر گئیں،جیسے کرنٹ لگنا وجہ ہو

۔ڈیلیوری بوائے،اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا،ایمان کی طرف دیکھتا رہا جب وہ سختی سے خواتین کے پاس پہنچی۔ایمان نے اپنی نظریں ان پر جماتے ہوئے کہا،

"تمہاری عزت بہت قیمتی ہے،خود سے برتاؤ کرو،یا میرے پاس تم دونوں ہاتھی نما عورتوں کی وڈیو ہے جس،میں تم دونوں اس ڈلیوری،بوائے کو مار رہی تھیں"

اس نے حقارت سے کہا۔ایمان نے اپنا دھیان لڑکے کی طرف پھیرتے ہوئے ایک تسلی بخش مسکراہٹ پیش کی اور ہدایت کی، "بھائی تم جاؤ۔" اس دوران، اس نے بڑی تدبیر سے اس کی موٹر سائیکل کے پچھلے حصے پر ڈلیوری بوکس سے لڑکے کا نمبر نوٹ کیا۔ایک حسابی اقدام کے ساتھ، اس نے واٹس ایپ کے ذریعے ویڈیو بھیجی، جس میں کہا گیا، "یہ ویڈیو ان دو بھاری بھرکم خواتین کی حرکتوں کی تصویر کشی کرتی ہے؛ اسے انٹرنیٹ پر پھیلائیں اور اسے آگ بھڑکانے دیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ انہیں نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔اور یاد رکھیں، اس سب میں میرا ذکر نہیں کیا جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

ڈیلیوری بوائے نے مسکراہٹ کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "شکریہ بہن۔" ایمان نے مسکراہٹ واپس کرتے ہوئے گرمجوشی سے جواب دیا، اللہ تمہارے رزق میں برکت دے۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی ایمان نہایت خوش اسلوبی سے وہاں سے چلی گئی۔ایمان نے معاشرے میں رائج تصور پر غور کیا جو اکثر

ایک صنف کو فطری طور پر براقرار دیتا ہے۔اس نے اس طرح کی عمومیت کی غلط فہمی پر غور کیا،اس بات کا احساس کرتے ہوئے کہ نیکی اور غلط کام مردوں اور عورتوں دونوں میں پایا جاسکتا ہے۔ڈراموں اور معاشرتی بیانیے میں قائم دقیانوسی تصورات کے برعکس،افراد کو صرف ان کی جنس کی بنیاد پر پرکھا نہیں جانا چاہیے۔ اس منظر کا مقصد ایک قیمتی سبق دینا تھا،ان غلط فہمیوں کو چیلنج کرنا جو اکثر لوگوں کو جنس کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں اور مفروضوں کی بجائے انفرادی کردار کو پہچاننے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

جیسے ہی ایمان منظر سے ٹہلتی چلی گئی،سماجی دقیانوسی تصورات کا وزن اس کے خیالات میں ڈھل گیا۔سورج جس راستے پر چل رہا تھا اس پر لمبے لمبے سائے ڈالتے ہوئے آسمان میں نیچے ڈوب گیا۔ڈی ایچ اے کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرنے والی سڑکیں ان پیچیدگیوں کی گواہی دیتی ہیں جو روزمرہ کی زندگی کی سطح کے نیچے ہوتی ہیں۔اس کے غور و فکر میں،وہ اس پریشان کن معاشرتی تصور کو متزلزل نہیں

کر سکی جو اکثر افراد کو صنف کی بنیاد پر تقسیم کرتا ہے۔ مردوں کو فطری طور پر برا اور عورتوں کو نیکو کار قرار دینے کے اختلاف نے اسے سخت پریشان کیا۔ اس نے انسانی فطرت کے پیچیدہ جال پر غور کیا، یہ محسوس کیا کہ کردار اور اخلاقیات کوئی صنفی حدود نہیں جانتے۔ یہ منظر ایک ایسے معاشرے کے پس منظر میں سامنے آیا جو اپنے ڈراموں اور بیانیوں کے ذریعے دقیانوسی تصورات کو برقرار رکھتا ہے، اس عقیدے کو برقرار رکھتا ہے کہ ایک صنف فطری طور پر دوسری سے بہتر یا زیادہ نیک ہے۔ تاہم، ایمان نے اس پہلو کو دیکھا، اور اس طرح کی وسیع عمومیت میں موجود خامی کو تسلیم کیا۔ چلتے چلتے اس کے خیالات کی باریکیاں کھلتی گئیں، ہر قدم مروجہ بیانیے کے خلاف ایک استعاراتی قدم تھا۔ اس نے ان گہرائیوں سے جڑے ہوئے دقیانوسی تصورات کی غلط فہمی پر غور کیا اور اس پر غور کیا کہ کس طرح انہوں نے انسانی رویے کی متزلزل تفہیم میں حصہ لیا۔ اس منظر کا مقصد ان پیشگی تصورات کو ختم کرنا تھا، اور لوگوں پر زور دیا کہ وہ صنفی توقعات سے بالاتر نظر

آئیں۔ڈھلتی سورج کی روشنی نے سڑکوں پر ایک گرم چمک ڈالی، جس سے ایمان نے روشن خیالی کے لیے ایک بصری استعارہ پیدا کیا۔اس کے غور و فکر نے انسانی کردار کے بالکل جوہر کو تلاش کیا،اس تصور کو چیلنج کیا کہ اخلاقیات کو صنفی خطوط تک محدود رکھا جا سکتا ہے۔ایمان کے داخلی مکالمے نے ایک اہم سبق پر زور دیا ہے جو کہ معاشرے کو وسیع عامیت کو ترک کرنے اور انفرادی کردار کی پیچیدگی کو اپنانے کی تاکید کرتا ہے۔یہ ایک یاد دہانی تھی کہ نیکی اور غلط کام انسانیت کے پہلو ہیں، صنفی دقیانوسی تصورات کی پابندیوں سے بالاتر ہیں۔اس منظر نے ایک انمٹ نشان چھوڑنے کی کوشش کی، جس سے انسانی رویے کے بارے میں زیادہ نفیس تفہیم کی طرف تناظر میں تبدیلی کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

••••••••••••••••••

••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

اسٹاکہولم، جسے اکثر 'شمال کا وینس' کہا جاتا ہے، سویڈن کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ ملک کے جنوب مشرقی حصے میں واقع، یہ ایک اسٹریٹجک مقام پر قابض ہے جہاں جھیل

Mälaren

بحیرہ بالٹک سے ملتی ہے۔ شہر کی آبادی تقریباً 1.6 ملین ہے، جو اسے ثقافت، تاریخ اور جدیدیت کا ایک متحرک مرکز بناتی ہے۔ سٹاک ہولم کا منفرد جغرافیہ اس کے الگ کردار میں حصہ ڈالتا ہے، کیونکہ یہ شہر 14 جزیروں پر تعمیر کیا گیا ہے جو آبی گزرگاہوں کے نیٹ ورک سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ جزیرہ نما ایک دلکش اور متحرک شہری زمین کی تزئین کی تخلیق کرتا ہے۔ ایک قابل ذکر خصوصیت 57 پلوں کا استعمال ہے جو پانی کے مختلف راستوں پر پھیلے ہوئے ہیں، بغیر کسی رکاوٹ کے جزیروں کو جوڑتے ہیں اور اسٹاک ہولم کے مانیکر کو 'شمالی وینس' کے طور پر جنم دیتے ہیں۔ اس شہر کی تاریخ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

13 ویں صدی کی ہے جب اسے تجارتی پوسٹ کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ صدیوں کے دوران، سٹاک ہولم ایک کاسموپولیٹن مرکز میں تبدیل ہوا ہے، جو تاریخی دلکشی کو عصری جدت کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے۔ محفوظ شدہ اولڈ ٹاؤن، جسے گاملا اسٹین کے نام سے جانا جاتا ہے، قرون وسطی کے فن تعمیر، کوبل اسٹون کی تنگ گلیوں اور شاہی محل جیسے مشہور ڈھانچے کی نمائش کرتا ہے۔ جدید سٹاک ہولم متعدد عجائب گھروں، گیلریوں اور تھیٹروں کے ساتھ ایک فروغ پزیر ثقافتی منظر پیش کرتا ہے۔ واسا میوزیم میں 17 ویں صدی کے واسا جنگی جہاز کو اچھی طرح سے دکھایا گیا ہے، جب کہ

www.novelsclubb.com

ABBA

میوزیم بین الاقوامی سطح پر مشہور پاپ گروپ کا جشن مناتا ہے۔

Djurgården

جزیرہ، کئی پرکشش مقامات کا گھر، سبز جگہیں اور تفریحی مقامات پیش کرتا ہے۔ یہ شہر پائیداری کے لیے اپنی وابستگی کے لیے مشہور ہے، جو عوامی نقل و حمل کے موثر نظام، وسیع سبز جگہوں، اور ماحول دوست اقدامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ سٹاک ہولم کے متنوع محلے سوڈرملم کے جدید بوتیک اور کیفے سے لے کر

Östermalm

کی اعلیٰ درجے کی دکانوں تک دلچسپیوں کی ایک حد کو پورا کرتے ہیں۔ اپنی ثقافتی اور تاریخی اہمیت کے علاوہ، اسٹاک ہولم ایک عالمی اقتصادی اور تکنیکی مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ بڑی کارپوریشنوں، مالیاتی اداروں اور ایک بڑھتے ہوئے آغاز کے منظر کی میزبانی کرتا ہے۔ سٹاکہولم آرکیپیلاگو، بحیرہ بالٹک تک پھیلا ہوا ہے، رہائشیوں اور زائرین کو جہاز رانی، جزیرے پر سیر کرنے اور خطے کی قدرتی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر،

اسٹاکہولم ایک کثیر جہتی شہر ہے، جہاں روایت اور جدت، پانی اور زمین، تاریخ اور جدیدیت کا امتزاج، ایک دلکش اور متحرک شہری تجربہ تخلیق کرتا ہے۔

سویڈن میں، حکمرانی کا ڈھانچہ بادشاہت اور جمہوریت کا ایک باریک مرکب ہے، جو ملک کے سیاسی منظر نامے میں ایک منفرد جہت کا اضافہ کرتا ہے۔ کنگ کارل گستاف، بڑے پیمانے پر علامتی عہدے پر فائز ہیں، رسمی فرائض انجام دیتے ہیں جو سویڈن کی تاریخی میراث کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کا کردار زیادہ علامتی ہے، جو قوم کی ثقافتی دولت اور روایتی پہلوؤں میں حصہ ڈال رہا ہے۔ جمہوری محاذ پر،

www.novelsclubb.com

Riksdag

مرکزی مرکز کے طور پر کھڑا ہے جہاں منتخب نمائندے قانون

سازی کے منظر نامے کو تشکیل دیتے ہیں۔ وزیر اعظم، سویڈن کے جمہوری فریم ورک میں ایک اہم شخصیت ہیں، ملک کے سیاسی راستے کو چلانے میں کلیدی کردار

ادا کرتے ہیں۔اس میں پالیسیوں کی تشکیل، قانون سازی کے اہم اقدامات،اور وزارتی کابینہ کو جمع کرنا شامل ہے۔وزیر اعظم،جو اکثر حکمران جماعت کے سربراہ ہوتے ہیں،انتخابی مینڈیٹ کو ٹھوس طرز حکمرانی میں تبدیل کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔وہ پیچیدہ پالیسی فیصلوں کو نیویگیٹ کرتے ہیں، قومی چیلنجوں سے نمٹتے ہیں، اور سویڈن کی جانب سے بین الاقوامی معاملات میں مشغول رہتے ہیں۔جمہوری عمل متحرک اور ذمہ دار ہے، جس میں باقاعدہ انتخابات رِکس ڈیگ کی تشکیل کو تشکیل دیتے ہیں۔دریں اثنا، بادشاہ اور ملکہ،اپنے رسمی فرائض سے ہٹ کر، سویڈن کی ثقافتی اور تاریخی شناخت میں حصہ ڈالتے ہیں۔ان کی موجودگی ملک کی گہری جڑوں والی روایات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہوئے ریاستی کاموں میں ایک باقاعدہ اور روایتی لمس کا اضافہ کرتی ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ سویڈن کی حکمرانی جمہوری نظام کی متحرک توانائی کے ساتھ اپنی بادشاہت کی رغبت کو پیچیدہ طور پر

www.novelsclubb.com

ایک ساتھ باندھتی ہے،ایک سیاسی مشیر تخلیق کرتی ہے جو روایت سے مالا مال ہے اور اپنے شہریوں کی عصری ضروریات کے لیے جوابدہ ہے

بدعنوانی (کرپشن)،اگرچہ اکثر ایک وسیع عالمی چیلنج سمجھا جاتا ہے،سویڈن میں ایک مخصوص رد عمل کا سامنا ہے۔ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی 2022 بدعنوانی پر سیپشنز انڈیکس نے سویڈن کو 100 میں سے 83 کا متاثر کن اسکور دیا،جو کہ ایک غیر معمولی شفاف پبلک سیکٹر کی نشاندہی کرتا ہے۔180 ممالک میں پانچویں نمبر پر،سویڈن عوامی حکمرانی میں سالمیت اور صفائی کے نمونے کے طور پر کھڑا ہے، کرپشن سے نمٹنے کے لیے اپنے عزم پر زور دیتا ہے۔قانونی فریم ورک میں داخل ہوتے ہوئے،سویڈن نے 1962 کے پینل کوڈ کے ذریعے رشوت ستانی اور بدعنوانی کا ازالہ کیا ہے۔یہ جامع قانونی دستاویز احتیاط کے ساتھ غیر فعال رشوت خوری اور فعال رشوت خوری کے درمیان فرق کرتی ہے،انہیں الگ الگ ابواب میں مختص کرتی ہے۔قانونی رد عمل کو تشکیل دے کر،سویڈن بدعنوانی کے کثیر

جہتی نوعیت کو تسلیم کرتے ہوئے، دونوں طرف سے بدعنوانی کا مقابلہ کرنے کے اپنے عزم کی مثال دیتا ہے۔ بدعنوانی کو کم کرنے میں سویڈن کی کامیابی نہ صرف قانونی دفعات بلکہ ایک مضبوط ادارہ جاتی سیٹ اپ کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ ایک جامع قانونی فریم ورک کے ساتھ فعال اقدامات، سخت قانون کا نفاذ، اور شفافیت کو اہمیت دینے والا کلچر ہے۔ عوامی بیداری اور اخلاقی حکمرانی کے لیے اجتماعی عزم نے بدعنوانی کے خلاف سویڈن کے دفاع کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

تاریخی طور پر، کوئی بھی قوم بدعنوانی کے چیلنجوں سے محفوظ نہیں ہے، اور بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح سویڈن کو بھی اس طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تاہم، شفافیت کے عزم کے ساتھ ساتھ اٹھائے گئے فعال اقدامات نے سویڈن کو بدعنوانی کے خلاف عالمی جنگ میں ایک مثالی مقام پر پہنچا دیا ہے۔

بدعنوانی کے چیلنجوں کا سامنا کرنے سے لے کر سالمیت کا مینار بننے تک کا یہ سفر

www.novelsclubb.com

ایک صاف اور شفاف پبلک سیکٹر کو فروغ دینے کے لیے قوم کی لچک، موافقت اور غیر متزلزل لگن کو ظاہر کرتا ہے۔

•••••••••••••••••

جیسے ہی صبح دس کا سورج اسٹاکہولم کی خوبصورت اسکائی لائن کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا، گونار اپنے نئے آراستہ دفتر کی وسیع بالکونی پر کھڑا تھا، جو عصری ڈیزائن کا ایک پناہ گاہ ہے جو دلکش دریا کو دیکھ رہا تھا۔ احتیاط سے تیار کردہ سیاہ لباس میں ملبوس، اس نے نفاست کا احساس ظاہر کیا، ہاتھ اتفاق سے اس کی پیٹھ کے پیچھے جکڑے ہوئے تھے، آنکھیں شہر کے منظر پر غور و فکر سے نگاہیں ڈال رہی تھیں۔ اس کے دفتر کی حدود کے اندر، نیلے، سیاہ، سونے اور قدرتی مواد کی ایک سمفنی سامنے آئی۔ پیچیدہ ڈیزائن نے سلم کمپنی کی خوبصورت جمالیات سے متاثر کیا، آرٹسٹری اور ایڈونچر کو بغیر کسی رکاوٹ کے ملایا۔ پچھلے حصے میں ایک میز، ایک بڑے ایکویریم ہاؤسنگ متحرک مچھلیوں سے آراستہ، فنکارانہ جذبے کا خیر مقدم کیا۔ ایک طرف،

ایک سیاہ کابینہ سفید ٹائل والے فرش کے ساتھ ہم آہنگ کھڑی تھی، جس پر عالیشان قالین اور ایک صوفے اور میز سے مزین مہمانوں کی جگہ تھی۔ شاندار چھت نے ایل ای ڈی لائٹس کی میزبانی کی، جس کے اطراف میں درختوں کے ساتھ ایک سکیر کے سلیویٹ کی نقل کرنے کا فن سے اہتمام کیا گیا۔ اس جگہ نے نفاست اور تخلیقی صلاحیتوں کی ہوا پیدا کی، جو گونار کے بہتر ذائقہ اور سلم کی شناخت کے جوہر کی آئینہ دار تھی۔ ایک متحرک پیلیٹ کھلا، جو سویڈن کے کھیلوں، مہم جوئی، موسیقی اور آرٹ کے جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔ استقبالیہ اور لاؤنج کے علاقوں نے لچک کو اپنایا، جس کی علامت حسب ضرورت ڈیزائن کردہ استقبالیہ کاؤنٹر سے ہے جسے آسانی سے جوڑا جا سکتا ہے اور مختلف مقاصد کے لیے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ فرنیچر، کمپنی کے اخلاق کی طرح، چنچل پن، حرکت پذیری، اور موافقت کو مجسم بناتا ہے۔ جیسے جیسے دن کھلتا گیا، میٹنگ رومز گونار کے جذبات میں ایک عمیق سفر بن گئے۔ تنصیبات نے دیواروں کو آراستہ کیا، ان کی رائے کے

www.novelsclubb.com

لیڈروں کے جوہر کو اپنی گرفت میں لے لیا—— کھیل، مہم جوئی، موسیقی اور آرٹ کے چہرے۔ دفتر صرف کام کی جگہ نہیں تھا۔ یہ ایک کینوس تھا جہاں سویڈن کی متحرک روح زندہ ہو گئی۔ دور کے آخر میں، ایک خوبصورت دروازے نے توجہ دلائی، جس کی تکمیل ایک سکیننگ لائٹ اور ایک لیمپ تھی۔ یہ صرف ایک جسمانی جگہ سے زیادہ کی حد کے طور پر کھڑا تھا۔ یہ ایک ایسے دائرے کی دعوت تھی جہاں تخلیقی صلاحیتیں، جدت طرازی، اور جاسوسیت کی ناقابل تسخیر روح یکجا ہو گئی۔

ڈیوائس نے ایک باریک

www.novelsclubb.com Syneck

بیپ کا اخراج کیا، جس

سے ایل ای ڈی بورڈ پر دو شخصیتوں کے داخلے کا اشارہ ملتا ہے، جو چمکتے ہوئے سبز نقطے سے روشن ہوتا ہے۔ گونار کا چہرہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کی آمد کا انتظار کرتے ہوئے چمک اٹھا۔ کمرے میں داخل ہوئے دو ادھیڑ عمر کے سویڈش آدمی

تھے،ان کی ظاہری شکل احترام کے احساس سے عیاں تھی جب وہ احترام ہاتھ ڈھیلے ڈھالے ہ باندھے اور سر جھکائے کھڑے تھے۔ان کے قابل احترام برتاؤ کے باوجود، گونار کی توجہ باہر کے خوبصورت منظر پر جمی رہی، وہ اپنی ہی موسیقی میں گم تھا۔آنے والی خاموشی میں،ایک آدمی نے محتاط انداز میں کہا،"سر، آپ نے ہمیں بلایا تھا۔"گونار جو ابھی تک غور و فکر میں ڈوبا ہوا تھا،اس نے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا،"تم دونوں کو اس دفتر میں پہلے دن کی میری باتیں یاد ہیں۔"غیر یقینی نظروں کا تبادلہ کرتے ہوئے ان پر بے چینی کا احساس چھا گیا، لیکن گونار نے لطیف اشارے سے ان کی بات کرنے کی کوشش کو روک دیا۔دھیرے دھیرے وہ میز کے کنارے سے ٹیک لگا کر ان کی طرف بڑھا۔اپنی ٹانگیں عبور کرتے ہوئے، گونار کی غیر متزلزل نگاہیں آخر کار ان سے مل گئیں۔"جو کچھ میں نے کہا تھا اسے میں دہراتا ہوں،"اس نے شروع کیا،اس کے لہجے میں غصے کی ایک چھوٹی سی جھلک تھی۔

وہ انگریزی میں بولا"

"Remember, in this game, respect is earned, power is claimed, and loyalty is everything. Cross me, and you'll find out just how unforgiving this world can be."

کمرے میں گونار کے الفاظ گونجنے کے ساتھ ہی ہوا ایک بے ساختہ تناؤ کے ساتھ گھنی ہو گئی، جس سے دونوں آدمیوں کو تنگ حلقوں اور دھڑکتے دلوں کے ساتھ چھوڑ دیا گیا۔ گونار کے پیغام کی کشش ثقل ان پر بس گئی، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ گونار کے مضبوط دائرے میں کس خطرناک راستے پر چل رہے ہیں۔

گونار نے اپنے پراسرار انداز کو برقرار رکھتے ہوئے کہا، "اس دنیا کی عظیم منصوبہ بندی میں، دو خاندان ہیں جو ڈوری کھینچ رہے ہیں لوگوں کی۔ جب وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کسی نے ان کی افادیت کو ختم کر دیا ہے، تو، تم تصور کر سکتے ہو کہ وہ اسے کیسے

سنبھالتے ہیں۔ "گونار کے الفاظ کی ثقل ہوا میں معلق ہو گئی جب دونوں آدمی اس کے انکشاف کے وزن سے جکڑتے ہوئے بے چین نظروں کا تبادلہ کر رہے تھے۔ الجھن میں، ان میں سے ایک نے ہمت کر کے پوچھا، "سر، آپ یہ ہمارے ساتھ کیوں شیئر کر رہے ہیں؟" اسرار میں ڈوبے ہوئے گونار نے براہ راست جواب نہ دینے کا انتخاب کیا۔ اس کے بجائے، اس نے خفیہ بیانیے کی گہرائی تک رسائی حاصل کی، "جب کوئی ان خاندانوں کو پار کرتا ہے یا ان کے رازوں کو خطرہ لاحق ہوتا ہے، تو وہ اس شخص کو تیزی سے ختم کر دیتے ہیں۔" جیسے ہی گونار نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا، وہ اس کی ہدایت کی تعمیل کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لیے ہچکچائے۔ اس کے قریب کرسیوں پر بیٹھے، انہوں نے ایک دوسرے کی طرف غصے سے نظریں ڈالیں، ان کے چہروں پر بے یقینی کی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ گونار نے اپنی نگاہیں ان پر جمائے ہوئے، گہرے اسرار کی ایک چمک نکالی، اور انہیں اس

www.novelsclubb.com

خفیہ دنیا پر غور کرنے کے لیے چھوڑ دیا جس میں وہ اس کے حکم کے تحت داخل ہوئے تھے۔

گونار نے دانستہ انداز اپناتے ہوئے آگے بڑھا اور انہیں آمنے سامنے لاتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ میز پر اپنی کہنیوں کے ساتھ، اس نے اپنی انگلیاں آپس میں جوڑ کر ایک مثلث کی شکل اختیار کر لی، جس سے اختیار کی ہوا نکل گئی۔ "ان خاندانوں نے ایک ایسی دنیا تیار کی ہے جہاں لوگوں کو انجانے میں غلام بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے دماغوں کو کنٹرول کرنے کے لیے اسکول بنائے اور جسموں کو زنجیروں میں جکڑنے کے لیے فیکٹریاں،" گونار نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ تبصرہ کیا۔ "بین الاقوامی تنظیمیں، جو انسانیت کے خیر خواہوں کا روپ دھار رہی ہیں، وہ پرجیویوں سے زیادہ کچھ نہیں ہیں، جو انسانیت کے جوہر کو کھا رہے ہیں۔" دونوں آدمیوں کے چہروں پر بے اعتباری اس وقت شدت اختیار کر گئی جب گونار، ہاتھ میں بلیک بیری لیے، اپنی تھیٹر کی نمائش کو جاری رکھا۔ ان کی آنکھیں پھیل گئیں

جب گونار نے پھل کو نرمی سے تھام لیا، ماحول ایک خوفناک خاموشی کے ساتھ گاڑھا ہو گیا—آنے والے طوفان کا پیش خیمہ۔ گونار نے آنکھ کا رابطہ توڑے بغیر، بلیک بیری کو اپنی انگلیوں کے درمیان دبایا یہاں تک کہ وہ دباؤ میں آ گیا۔ "تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے، اور یقین رکھو، دھوکے بازوں کو نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے،" گونار نے اعلان کیا، آنے والے انتقام کے احساس کے ساتھ ہوا بھاری ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ کمرہ اپنی سانسیں روکے ہوئے ہے، طوفان سے پہلے کی خاموشی میں، گونار کے الفاظ ہوا میں معلق تھے، جو ایک ناخوشگوار پیشگوئی سے لدے ہوئے تھے۔

جیسے ہی گونار نے اپنا شدید اعلان کیا، دونوں آدمی چونک کر انکی آنکھیں پھیل گئیں، ان کی ہانپیں گونار کے الفاظ کے وزن کی عکاسی کر رہی تھیں جو کمرے میں گونج رہے تھے۔ ان کے تاثرات میں خوف اور بے چینی پھیل گئی جب انہوں نے معافی کی درخواستیں پیش کرنے کی کوشش کی۔ ان کے ہاتھ، اب کانپ رہے تھے، اپنی کرسیوں کے بازوؤں پر جمے ہوئے تھے، اس قہر کا اندازہ لگا رہے تھے جو سامنے

آنے والا تھا۔ گونار، ایک اٹل نگاہوں کے ساتھ، اس تاریک اور ناقابل معافی دنیا میں اپنی موجودگی کی کشش ثقل پر زور دیتے ہوئے، ہر ایک لفظ کو چبا رہا تھا۔

"سائے کے اس دائرے میں، جاننے والے مجھے گونار کہتے ہیں—ایک نام جو پرانے نورس کی آگ میں بنایا گیا ہے، جو 'جنگ' اور 'جنگجو' کے جوہر سے گونجتا ہے،" اس نے اعلان کیا۔ اس کے الفاظ کی شدت سے کمرہ کانپ رہا تھا، ہوا ایک بے چین تناؤ سے بھری ہوئی تھی۔ گونار کی آنکھیں بے چین ہونے والی شدت کے ساتھ بھڑک اٹھیں جب وہ اپنی نشست سے اٹھا، اس کی لمبی شخصیت کمرے پر سایہ ڈال رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں، اس نے دو چمکتے ہوئے چاقو اٹھا رکھے تھے، ان کے تیز دھار بلیڈ دھیمی روشنی کی عکاسی کر رہے تھے جیسے آنے والے خطرے کی خطرناک روشنی۔ دانستہ قدم اٹھاتے ہوئے، گونار ان دو آدمیوں کے قریب پہنچا، جو اپنی کرسیوں پر جمے بیٹھے تھے، ان کے چہرے رنگ سے اٹے ہوئے تھے۔ کمرہ ان کے ارد گرد تنگ نظر آتا تھا، ایک جابرانہ ماحول سے بھرا ہوا تھا۔ چھریوں کی

www.novelsclubb.com

ٹھنڈی دھات ان کے گلے کی جلد پر دبائی گئی، اس خطرے کی ایک ٹھنڈک یاد دہانی جس کا انہیں اب سامنا ہے۔ "بھیڑوں سے بھری دنیا میں،" گونار نے کہا، اس کی آواز دھیمی اور دھمکی آمیز، "میں بھیڑیا ہوں۔" اس کے الفاظ ایک منحوس گونج کے ساتھ گونج رہے تھے، جس نے سحر زدہ تماشائیوں کی ریڑھ کی ہڈی میں لرزہ طاری کر دیا۔ گونار کی موجودگی کی شرارت سے ہوا گونج رہی تھی۔ "میں احترام یا دیانتداری نہیں مانگتا،" اس نے جاری رکھا، اس کے غصے میں شدت آ گئی، "میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔" چھریوں نے جلد میں تھوڑا سا کھود لیا، خوفزدہ مردوں کی طرف سے ایک واضح جھٹکا نکالا۔ گونار کی آنکھیں ایک شکاری چمک کے ساتھ چمک رہی تھیں، اس کا چہرہ ایک خوفناک تاثرات میں بدل گیا تھا۔ "وہ لوگ جو اسے دینے میں ہچکچاتے ہیں،" اس نے ایک ظالمانہ حتمیت کے ساتھ اعلان کیا، "وہ صرف میمنے ہیں جو ذبح ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔" کمرہ اندھیرا سا لگ رہا تھا جیسے گونار سے نکلنے والی بدکاری کو جذب کر رہا ہو۔ اسیر ایک بے رحم شکاری کے

چنگل میں پھنس چکے تھے،ان کی تقدیر توازن میں لٹک رہی تھی کیونکہ ماحول تناؤ اور پیشگوئی سے گہرا ہو رہا تھا۔ گونار کی آنکھیں شدید غصے سے جل رہی تھیں جب اس نے کانپتے ہوئے مردوں کو گھیر لیا،ان کی پیٹھ سہارے کے لیے کرسی سے دبائی گئی۔چاکو،جواب بھی ایک آدمی کی گردن سے مضبوطی سے جڑا ہوا ہے،نے گونار کے غصے سے قابو پانے والے ایک خطرناک پٹے کے طور پر کام کیا۔"مجھے بتاؤ،تم نے ایلکس کو کیا بتایا؟" یہ سوال۔کرتے ہی گونار کا قہقہہ گونج اٹھا،اس کے الفاظ میں ایک خوفناک لہجہ پھیل گیا۔"تمہیں لگتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا؟میں سب کچھ جانتا ہوں۔"ایسا لگ رہا تھا کہ کمرہ پھنسے ہوئے لوگوں پر بند ہو گیا ہے،ہوا تناؤ اور خوف سے بھری ہوئی ہے۔گونار کی آنکھوں میں آگ کی ایک جھلملاہٹ رقص کر رہی تھی،جو غصے کو بڑھا رہی تھی جو کہ اندر ہی اندر بھڑک رہی تھی۔"تم نے اسے بتایا کہ میں مافیا کا رکن ہوں،"اس نے الزام لگایا،چاقو کی تیز دھار جلد پر دباتے ہوئے،خون کی ایک پتلی لکیر کھینچ رہی تھی۔"تم نے میری دراز سے فائلیں

www.novelsclubb.com

لے لیں، معاشرے میں میرا نام خراب کرنے کی امید میں۔" تماشائیوں نے خاموشی سے جمے ہوئے ڈرامے کو خوف اور سحر انگیزی کے ساتھ دیکھا۔ "میڈیا میں اب تک اس کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟" گونار نے سوال کیا، اس کی پریشانی واضح تھی۔ گونار نے، بے پروا، اپنے جبڑے کو چاک کیا، چاقو کو گہرا کرتے ہوئے، جس سے خون بہنے لگا۔ اس نے طنز کہا "افسوس، ان فائلوں میں میرے خلاف کچھ نہیں تھا، صرف تعریفیں تھیں۔" گونار کی مسکراہٹ شیطانی ہو گئی، "تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں مافیا کا رکن ہوں؟" ایک شرارتی قہقہے کے ساتھ جو کمرے میں گونج اٹھا، گونار نے انکشاف کیا، "غلط میرے دشمنوں.. تم نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھا ہے مافیا کے لوگ دم ہلاتے ہوئے میرے پیچھے چلتے ہیں میں ان چھوٹی چھوٹی سکیموں میں ملوث نہیں ہوتا۔" ایک تیز حرکت میں، گونار نے دونوں چاقو دائیں بائیں ایک حسابی حرکت کے ساتھ پھینکے، اور دونوں آدمیوں کو گردن سے پکڑ لیا۔ انہیں بے رحمی سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے، اس نے طاقت اور انداز کے امتزاج کی نمائش کی،

www.novelsclubb.com

جو غلبہ کا کوریو گرافڈر قص تھا۔ مردوں نے، بے بس اور رحم کے لیے ہانپتے ہوئے، معافی کی التجا کی جب گونار نے اپنا انتھک احتجاج جاری رکھا، کمرے کو سفاکانہ انتقام کے ماحول میں لپیٹ کر چھوڑ دیا گیا تھا گونار، اپنی گرفت میں بے لگام، بے بس مردوں کو گھسیٹ کر ایک پوشیدہ جگہ پر لے گیا۔ ایک تیز حرکت کے ساتھ، اس نے ایک چھپا ہوا بٹن دبایا، جس سے ایک پراسرار فریج وجود میں آگیا۔ گونار نے اپنے اسیروں کے اوپر کھڑا ہو کر فریج کا اوپری دروازہ کھولا اور تیزی سے انکا وجود جمے ہوئے کھائی میں رکھ دیئے۔ ٹھنڈے دھوئیں کی ایک لہر نے منظر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور ٹھنڈی ہوا مردوں کی بے نقاب جلد میں گھس گئی، جس سے ان کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہو گئی۔ ان کی مشکل کی تلخ حقیقت اس وقت کھل گئی جب ان کے ہاتھ جمنے لگے، بے رحم سردی کے نیچے سرخ رنگ کے سائے بدلنے لگے۔ گونار کی گرفت مضبوط رہی، ایک اٹوٹ گرہ کی طرح جو اس کے قیدیوں کو ستاتی تھی۔ گونار نے سخت لہجے میں انہیں نصیحت کی، "میرا کتا

ہوتے ہوئے اور میری پھینکی ہوئی ہڈیاں کھاتے، ہوئے تم لوگوں نے مجھ پر بھونکنے کی ہمت کی تم ذہین جانور ہو، جو عقل رکھتے ہو۔۔ میرے لیے کام کرتے ہو، اور جب کوئی پالتو جانور جنگلی جانور میں بدل جاتا ہے، تو میرے پاس دو آپشنز ہوتے ہیں— یا تو اسے قیدی بنا۔لوں یا اس کے وجود کو ختم کر دوں" مرد، سخت سردی سے کراہتے ہوئے، ٹھنڈی برف میں سے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ سرخ اور بے حس ہو چکے تھے، گونار کے حساب سے بدلہ لینے کا خمیازہ بھگت رہے تھے۔ منجمد ماحول سے بے نیاز، گونار نے سخت سردی سے متاثر ہوئے بغیر اپنا ہاتھ بھی فریزری میں، رکھا ہوا تھا جس نے ان دو کے ھاتھوں کو فریزر میں رکھ کر اپنے ھاتھ اوپر رکھ کر انکے ھاتھوں کو حرکت کرنے سے روک رکھا تھا

ایک شاولن راہب کے طور پر، فریزر کا ٹھنڈا درجہ حرارت اس کے لیے غیر ضروری تھا، یہاں تک کہ سویڈن کی قدرتی سردی کی برفیلی سردی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ منظر بدلے کے ایک ٹھنڈی بیلے کی طرح سامنے آیا، جہاں گونار نے

ایک حسابی اور سخت رویے کے ساتھ، ان لوگوں پر اپنا غلبہ ظاہر کیا جنہوں نے اس کی مخالفت کرنے کی جرات کی۔

گونار نے اپنی برداشت کی حد کو بڑھاتے ہوئے دیکھا کہ دونوں آدمی رحم کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ ان کی آوازیں مایوسی سے کانپ رہی تھیں جب وہ اپنی وفاداری اور بندگی کا اظہار کر رہے تھے۔ "سر، ہم آپ کے غلام ہیں، آپ کے کتے ہیں۔ ہماری جانیں بخش دیں، اور ہم اپنے باقی دن آپ کے پاؤں تلے کی خاک چاٹنے میں لگ جائیں گے۔ ہم سے خطا ہو گئی، ہمیں معاف کر دیں، سر" انہوں نے یک زبان ہو کر التجا کی۔ گونار کے ہونٹوں پر ایک فخریہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس نے انہیں منجمد آزمائش سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ کٹے اور جمے ہوئے ان کے ہاتھ لرز رہے تھے جب وہ شدت سے گرمی کی تلاش میں تھے۔ گونار نے اپنی میز پر واپس آ کر انہیں ایک کرخت حکم کے ساتھ بلایا۔ جیسے ہی وہ اس کی طرف بڑھے، گونار نے تفریح اور غور و فکر کے امتزاج کے ساتھ ریمارکس دیے، "تم لوگوں کے ذہنوں کو خفیہ

قوتوں نے جکڑ لیا ہے۔ تم حقیقی ذہنی غلام بن گئے ہو۔" ایک لمحے کے لیے توقف کرتے ہوئے، گونار نے مسکرا کر سر ہلایا، ان کے مطیع موقف کو تسلیم کیا۔ "تو تم نے خود کو میرا غلام تسلیم کیا ہے" اس نے سوچا، اس کے ہونٹ سوچے سمجھے چل پڑے۔ "اچھا۔۔۔اب سے تم وہی کرو گے جو میں کہوں گا" گونار نے کہانی میں ایک موڑ کا انکشاف کرتے ہی کمرہ تجسس میں لٹک گیا۔ ایک وسیع مسکراہٹ کے ساتھ، اس نے انکشاف کیا، "ایلکس، میرے کزن، آمنے سامنے بات چیت کا وقت آ گیا ہے۔ تمہارے چھپن چھپائی کے کھیل کا وقت ختم ہوا۔ اب میں تمہیں اپنے سامنے لے کر آؤں گا"، اگونار کے ہوشیار رویے اور پراسرار رویے نے کھیل کو تبدیل کرنے والے انکشاف کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔ گونار نے اپنا غلبہ ظاہر کرتے ہوئے، دونوں آدمیوں کو اپنی نشستیں سنبھالنے کا اشارہ کیا۔ ان کے چہروں پر خوف چھا گیا، لیکن گونار نے مسکراہٹ کے ساتھ انہیں یقین دلایا، "اب جب کہ تم نے اپنی وفاداری کا عہد کر لیا ہے، ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" پھر بھی،

www.novelsclubb.com

جب وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے، ایک غیر متوقع موڑ ان کا منتظر تھا۔ ایک بٹن دبانے کے ساتھ، زنجیروں نے تیزی سے انکے ہاتھوں کو کرسی کے بازوؤں سے جکڑ لیا، اور انہیں خاموشی میں چونکا دیا۔ گھبراہٹ نے ان کی لرزتی شکلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور لرزتی ہوئی آوازوں کے ساتھ، وہ ہڑبڑا کر بولے، "سر، آپ..." گونار، ان کی پریشانی سے بے نیاز، دو سرنجیں نکالتے ہوئے ایک کونے میں چلا گیا۔ ان کی آنکھیں دہشت کے عالم میں پھیل گئیں، جیسے ہی گونار قریب آیا، انہیں بیک وقت انجیکشن لگا۔ جیسے ہی مائع ان کی رگوں میں بہتا، خوف نے ان کے خیالات کو کھا لیا۔ کیا یہ انجام تھا؟ تاہم، گونار نے واضح کیا، "ڈرو مت، یہ زہر نہیں ہے۔ یہ تمہارے جسم کے اندر الیکٹرک چپس بھیجے گئے ہیں یہ آڈیو سسٹم اور زہر کی مہلک خوراک کے ساتھ ہیں۔ میں تمہارے ہر لفظ کو سنوں گا، اور اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا تو تمہیں فوری نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔" گونار نے اپنا موبائل ڈسپلے کرتے ہوئے ایک ایسی ایپ کا انکشاف کیا جو ان کی قسمت پر قابو رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زنجیروں سے آزاد ہو کر دونوں آدمیوں کو ان کا حکم دیا گیا۔ "اب باہر جاؤ اور میری ہدایات پر عمل کرو۔ اور ہاں، گستاو کو بھی لے آؤ،" گونار نے حکم دیا۔ ان کے جانے سے پہلے کیتھرین کمرے میں داخل ہوئی۔ خوف کے مارے دونوں آدمیوں نے فکر مند نظروں کا تبادلہ کیا۔ گونار نے، تاہم، ایک حسابی مسکراہٹ کو برقرار رکھا، کیتھرین کو اپنے حقیقی موقف سے لاعلمی کا اعتراف کیا۔ کیتھرین نے پیار سے گونار کا استقبال کیا، اسے گلے لگایا جبکہ مرد گھبراہٹ سے دیکھ رہے تھے۔ گال پر بوسہ دینے کے بعد، گونار نے انہیں رخصت کیا، اور وہ جلدی سے چلے گئے۔

گونار کے گڑھ سے جب دونوں آدمی نکلے تو ایک بھاری ماحول ہوا میں چھا گیا۔ انہوں نے نظروں کا تبادلہ کیا، بے یقینی ان کے چہروں پر چھائی ہوئی تھی۔ ایک نے خاموشی کو توڑتے ہوئے اقتدار میں تبدیلی کا انکشاف کیا، "آج، کیتھرین، اس کے شوہر اور ایلکس انکا اخری دن ہے۔" حالات کی سنگینی ان کے الفاظ پر منڈلا رہی تھی۔ یقین دہانی کی تلاش میں، دوسرے نے سوال کیا، "کیا اب ہم محفوظ ہیں؟"

www.novelsclubb.com

تاہم، سب سے پہلے نے، حفاظت کے کسی بھی وہم کو دور کرتے ہوئے کہا، "ہم کتنے محفوظ ہیں؟ ہماری زندگیاں ابھی بھی گونار کے ہاتھ میں ہیں؛ وہ اب ہمیں استعمال کرے گا۔" غیر متزلزل، دوسرے نے عزم ظاہر کیا، "ہم غلطی نہیں کریں گے۔ ہم پہلے ایلکس کے لیے کام کرتے تھے، اور اب، ہم گونار کے لیے کام کریں گے۔" یکجہتی کا اشارہ دیتے ہوئے، اس نے پہلے شخص کے کندھے پر ایک تسلی بخش ہاتھ رکھا، آہستہ سے تھپکی دی۔ "فکر نہ کرو، ٹھیک ہو جائے گا سب۔" اس نے تسلی دی۔ مقصد کے مشترکہ احساس کے ساتھ، دونوں آگے بڑھے، گونار کے ساتھ اسکی نئی وفاداری کے ذریعے متعین کردہ راستے پر تشریف لے گئے، یہ جانتے ہوئے کہ اس غیر متوقع سفر پر چیلنجز اور غیر یقینی صورتحال ان کا منتظر ہے۔

.....

سویڈن سے آنے والی خبر پوری دنیا میں گونج اٹھی، خاص طور پر سوشل میڈیا اور ٹیلی ویژن چینلز کے ذریعے اسلامی دنیا میں اس کی گونج ایک شدید ردعمل کے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ہوئی۔شہ سرخیوں نے ایک پریشان کن کہانی کا انکشاف کیا—ایک کرد شخص سٹاکہولم میں قرآن کریم کو جلانے کا منصوبہ بنارہا ہے،جو عید کے موقع پر فری ڈم اوف سپیچ کے نام پر وہ یہ کام کررہا ہے سویڈن کی حکومت کی طرف سے اس ایکٹ کی منظوری جس چیز نے پریشانی میں اضافہ کیا۔جس نے مسلم کمیونٹی کی طرف سے شدید رد عمل کو جنم دیا۔ایمان،عام طور پر باہر ایک مہم جوئی کرنے والی،رمضان کے اس آخری دن خود کو گھر میں ٹی وی لاؤنج میں ایک صوفے پر لیٹے ہوئے پایا ان بزرگ سے گفتگو کے بعد وہ اب زیادہ تر گھر ہی رہتی تھی۔۔باہر کے موسم نے ایک خوش آئند تبدیلی پیش کی۔جیسے ہی بادل گرج رہے تھے،بارش کے وعدے کا اعلان کرتے ہوئے،ایمان کی سوتیلی بہن بھی اس کے ساتھ شامل ہوگئی،شدید گرمی سے نجات ملنے پر خوشی کا اظہار کیا۔بارش کی توقع اور چارج شدہ ماحول کے درمیان،ایمان کی سوتیلی بہن،بظاہر خبر کی کشش سے غافل تھی،ایک فضول اور فالتو سوال کیا"کیا باہر بادل گرج رہے ہیں؟"بے خوف،ایمان نے پاکستان کے

بارے میں خبروں کی سرخیوں پر اپنی توجہ برقرار رکھی، اس صورتحال کا وزن اس کے غور و فکر کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔ جذبات کا تصادم—آنے والی بارش راحت لانے والی، پریشان کن خبروں اور بظاہر معمولی سوالوں کے ساتھ مل کر— اس اہم دن پر ٹی وی لاؤنج میں تضادات کی ایک واضح جھانکی کو پینٹ کر دیا۔ رمضان کی جابرانہ گرمی کے دنوں کے بعد استقبال کی ٹھنڈک کے درمیان، ایمان کی سوتیلی بہن اپنے بے کار سوال پر قائم رہی، "کیا بادل گرج رہیں ہیں باہر؟" ایمان کے چہرے پر جلن چھائی ہوئی تھی، واضح کی تکرار سے حیران رہ گئی تھی۔ گرجنے والے بادلوں کے بارے میں کیوں کر وہ سوال پوچھ رہی ہے جب وہ بادل کی گرج سن سکتی ہے؟ ایمان اپنے طنز پر قابو نہ رکھ سکی، جواباً بولی، "یہ بادل نہیں گرج رہے، چڑیا کا پیٹ خراب ہے، اسی لیے چڑیا تباہی مچا رہی ہے۔" اس نے اپنی جھنجھلاہٹ میں تھیٹر میں مبالغہ آرائی کا اضافہ کرتے ہوئے اپنے الفاظ کو مسترد کرنے والے آئی رول کے ساتھ دیا۔ اس کی سوتیلی بہن، بظاہر بے ہنگم، ایک

متجسس بیان کے ساتھ جواب دیا، "کسی نے تم سے پوچھا ہے۔" ایمان نے اپنے طنزیہ انداز میں کمرے کو ڈرامائی انداز میں سکین کیا اور جواب دیا، "اوہ، تو تم کیا دیواروں سے بات کر رہی تھی کیونکہ میرے علاوہ تو یہاں اور کوئی نہیں ہے"۔

ایمان کی سوتیلی بہن بولنے کے راستے پر تھی، لیکن ایمان کے ایک سخت اشارے نے اسے خاموش کر دیا جب ان کی توجہ ٹیلی ویژن کی سکرین پر جم گئی۔ یہ خبر کھل کر سامنے آئی، ایک دلخراش انکشاف کرتے ہوئے،

"سویڈن کی حکومت نے آزادی اظہار کے نام پر قرآن پاک کو جلانے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کا ذمہ دار ایران سے تعلق رکھنے والا کرد شخص سیلوان میمو کی بتایا جاتا ہے۔ اس توہین آمیز فعل کی یاد منانے کا منصوبہ کل عید کے دن مسجد کے باہر سرانجام دیا جائے گا۔"

وہ۔ اینکر۔ پرسن دوبارہ خبر دھوراتے بولا "اس دلخراش خبر کو دوبارہ پڑھتے ہیں

ایک چونکا دینے والے موڑ میں، عالمی مسلم کمیونٹی گہرے دکھ اور غصے میں ڈوب گئی کیونکہ سویڈن کی حکومت کی جانب سے قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے اقدام کے لیے منظوری کی خبر دی۔ مجرم، جس کی شناخت ایران سے تعلق رکھنے والے ایک کرد فرد کے طور پر کی گئی ہے، اسے آزادی اظہار کے استعمال کی آڑ میں اجازت دی گئی ہے پریشان کن انکشاف نے دنیا بھر میں صدمے کی لہریں بھیج دیں، دل غم اور بے اعتمادی سے بھر گئے۔ یہ گھناؤنا فعل محض مذہبی متن کے لیے حقارت کا اعلان نہیں تھا۔ بلکہ عید کے آنے والے دن ایک مسجد کے باہر اس کی یاد منائی جانے والی تھی۔ سویڈش حکام نے آزادی اظہار کے تحفظ کا حوالہ دیتے ہوئے اس گھناؤنے فعل کے ذمہ دار فرد کی حفاظت کے لیے پولیس کو تعینات کرنے کی اطلاع دی ہے"۔

خبر کی شدت کے ساتھ ہی ایمان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ گئیں۔ یہاں تک کہ خالدہ، جو بظاہر کہیں سے نظر نہیں آ رہی تھی، مایوس کن نشریات میں کھینچی گئی۔

اپنی پریشانی پر قابو نہ پا سکی، ایمان اپنی سیٹ سے اچانک اٹھی، اس کی آواز میں بے اعتنائی اور دکھ تھا، "کوئی ایسا ظالمانہ فعل کیسے کر سکتا ہے؟ یہ سراسر غلط ہے۔ کسی بھی مذہب کی اس طرح بے حرمتی کرنا۔" خالدہ نے ایمان کے غصے کی عکاسی کرتے ہوئے اپنے جذبات کا شدت سے اظہار کیا، "اللہ ان لوگوں کو نیست و نابود کرے۔ یہ تباہی کے سوا کسی چیز کے مستحق نہیں۔"""ایمان نے ٹی وی کی طرف نظریں پھیرنے سے پہلے ایک نظر خالدہ پر ڈالی، وہ ابھی تک صدمے سے نڈھال ہو کر سوچ رہی تھی، "کوئی اتنا نیچے کیسے گر سکتا ہے کہ کسی کے مذہبی کتاب کی عزت نہ کرے"خبر کا وزن ہوا میں معلق تھا، کمرے میں ایک اداس موڈ کاسٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

کیمیکل فیکٹری کے مرکز میں، لمبے لمبے مشینیں ایک عجیب مکینیکل راگ کے ساتھ گنگنا رہی ہیں، ان کے دھاتی اجسام سخت ایل ای ڈی لائٹس کے نیچے چمک رہے ہیں

جو وسیع و عریض جگہ کو وقفے وقفے سے دیکھتے ہیں۔ چھت، ایک سایہ دار پاتال، اوپر سے مصنوعی چمک کو جذب کر رہی تھی۔

گونار کے لباس نے نفاست اور ناہموار دلکشی کی ہوا نکالی۔ کرکرا سفید لباس کی شرٹ اس کے جسم سے چمٹی ہوئی تھی، اس کے کف احتیاط سے اوپر۔ کی طرف مڑے ہوئے تھے، جس سے رگ دار اور طاقتور بازو ظاہر ہوتے تھے جو طاقت اور رغبت کی بات کرتے تھے۔ سٹیل گرے رنگ کی ڈریس پینٹ نے اس کی ٹانگوں کی رگوں کی لکیروں پر زور دیا، اور مماثل واسکٹ نے تطہیر کا ایک لمس شامل کیا۔ اس کے درمیانے لمبے ہیزل نٹ کے بال، نرم لہروں میں اسٹائل کیے گئے، ایک ایسا چہرہ تیار کیا جو اسرار اور خوبصورتی دونوں کو مجسم کرتا تھا۔ گونار ایک مقصد کے ساتھ آگے بڑھا، ہر قدم چمکدار بلیک ٹرافٹ ڈریگن بوٹس سے گونج رہا تھا جو اس نے پہنا تھا۔ اس کے جوتوں کی الگ گونج نے فیکٹری کو بھر دیا، جس سے غیر ارادی طور پر رغبت کی سمفنی پیدا ہو گئی۔ گویا اس کے اثر سے واقف، گونار نے اتفاق سے

اپنی قمیض کے پہلے تین بٹن کھول دیے، جس سے اس کے ٹیٹو والے سینے کی ایک جھلک نظر آئی۔ ٹیٹو، پیچیدہ اور جرات مندانہ، ایک ان کہی کہانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سیاہی سے مزین اس کے بازو بے نقاب ہو گئے تھے، جس سے اس کے ارد گرد کے پراسراریت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس کے رنگ بھرے جسم پر پرچھائیوں کے کھیل نے تماشائیوں کو مسحور کر دیا، جس سے ایک ایسا ماحول پیدا ہو گیا جو جنسیت اور سازش سے بھرا ہوا تھا۔ صنعتی ماحول کے درمیان، گونار کی موجودگی مقناطیسی تھی، جو اس کے ناقابل تردید رغبت کی طرف توجہ مبذول کراتی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔اس کے ساتھ ہی، کیتھرین، جو متحرک پھولوں سے مزین سیاہ فراک میں سجی تھی، اپنے ارد گرد موجود بڑی مشینوں پر متجسس نظریں ڈال رہی تھی۔ اس کے بال جھڑ گئے، صنعتی ترتیب کے بالکل برعکس۔ مختصراً کیتھرین نے ارد گرد دیکھا، اس کی آنکھیں وسیع کیمیکل فیکٹری میں لے رہی تھیں۔ بھاری بھرکم مشینوں کی

تال کی آواز وسیع جگہ میں گونجتی ہے، جو اوپر کی طرف سے سٹرک ایل ای ڈی لائٹس کے ذریعہ وقفے وقفے سے گونجتی ہے۔ وہ مدد نہیں کر سکی لیکن گونار کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر اس کا تجسس اس کی نگاہوں سے عیاں تھا۔ "ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" صنعتی ماحول کو لپیٹے ہوئے خاموشی کو توڑتے ہوئے کیتھرین نے استفسار کیا

۔ گونار، اپنی آنکھوں میں دھوئیں کی شدت کے ساتھ، اس کی نگاہوں سے ملا، اس کا ردعمل تجسس سے بھرا ہوا تھا۔ "کیا تم نہیں جانتی؟"

ہچکچاہٹ اور سازش کے مرکب کیتھرین نے ایک سوالیہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "مجھے کیسے پتہ چلے گا؟" فیکٹری کی کھڑکیاں لمبے لمبے کھڑی تھیں، جو گندگی اور کیمیائی باقیات کے ذریعے مسخ شدہ بیرونی دنیا کی جھلکیاں پیش کر رہی تھیں۔ ہوا میں ایک الگ خوشبو، صنعت اور تجربات کا امتزاج تھا۔ اوپر کی ایل ای ڈی لائٹس فیکٹری کے فرش کی مکینیکل سمفنی کے ساتھ مل کر لمبے لمبے سائے ڈال

رہی ہیں۔ جیسے ہی گونار نے کیتھرین کو مشینری کی بھولبلیا میں مزید گہرائی میں لے لیا، تجسس گہرا ہو گیا، اور جواب نہ ملنے والے سوالات کی ایک پگڈنڈی ہوا میں معلق ہو گئی فیکٹری، اپنی پُراسرار چمک کے ساتھ، ایک سنسنی خیز انکشاف کا مرحلہ طے کرتی ہے جو ابھی سامنے آنا ہے۔"

""کیوں، کیا میرا پیارا دشمن کزن الیکس تمہیں خبر دینا بھول گیا" گونار نے استفسار کیا، حیرت کی فضا کو ظاہر کرتے ہوئے جو طنز کے کنارے پر رقص کر رہی تھی۔ کیتھرین، اپنے رویے میں بے نیازی، جواب میں اتفاق سے کندھے اچکا کر بولی، "میں تمہارے ساتھ تھی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!۔" روانی سے بولتے یکدم اس کے جواب میں اچانک بندش نے اس کی یادوں میں تبدیلی کا اشارہ کیا۔ گویا اس پر کوئی احساس ہوا، کیتھرین کی آنکھیں پھیل گئیں، اس کا منہ کھلا رہ گیا—اس بات کی علامت ہے کہ گونار کے علم نے اس کی غیر کہی ہوئی سچائی کا پردہ چاک کر دیا تھا۔ اس کے گلے کی گانٹھ ابھر کر معدوم ہو گئی اور گونار کے چہرے پر مسکراہٹ

چھا گئی جب اس نے پوچھا، "کیا ہوا کیتھرین؟" کیتھرین کے چہرے پر چھائے ہوئے خوف نے اسے دھوکہ دیا۔ کانپتی ہوئی زبان سے الفاظ ادا کرتے ہوئے وہ ہڑبڑا کر بولی، "مم_ "می۔۔۔۔مجھے۔" ایک تنہا آنسو اس کی آنکھوں کے نقشوں سے گزر رہا تھا، اس کی آواز اب غم سے بھری ہوئی تھی جب اس نے منت کی، "مجھے جانے دو۔" گونار کی ہنسی فضا میں گونج رہی تھی جب اس نے بے فکری سے اپنے بازو اپنے سینے پر عبور کیے تھے۔ اس کے الفاظ، تفریح سے ٹپکتے، طنز کے کنارے پر رقص کرتے تھے، "اوہ، میری پیاری کیتھرین، اپنے خوف کی ستم ظریفی سے لطف اندوز ہو تم۔" اس کے ساتھ، جیسے ہی کیتھرین نے اپنی التجا کی، وہ عجلت میں اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گئی، خوف اور تجسس دونوں کے ساتھ ایک ہوا کو حاملہ چھوڑ کر—

کیتھرین کے تیز قدموں کی گونج فیکٹری کے فرش کے غار میں پھیلی ہوئی تھی۔ بھاری مشینوں اور پیچیدہ پائپنگ کو نظر انداز کرتے ہوئے جو اسے گھیرے ہوئے

تھے، وہ بے لگام عجلت کے ساتھ بھاگی۔ گونار، جو ایک خاموش تماشائی ہے، اس کے تعاقب میں خوشی کے سوا کچھ نہیں کر سکا، اس کے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ جیسے ہی کیتھرین مشینوں کی بھولبلیا سے گزر رہی تھی، اس کی سانسیں سنائی دینے والی ہانپیں بن گئیں، ہر ایک اس کے بڑھتے ہوئے خوف کا مظہر تھا۔ فیکٹری، جو کبھی صنعتی شور کی جگہ تھی، اب اس کے دل کی تال کی دھڑکن اور اس کے قدموں کی آواز سے گونج رہی ہے۔ کیتھرین کے ماتھے سے پسینہ چھلک رہا تھا، اور اس کا سینہ اس کی مایوس پرواز کی مشقت سے بھر گیا۔ گونار، ایک پراسرار قوت، اس کی ہر حرکت کو دیکھتا تھا، اس کی آنکھیں تفریحی اور حسابی ارادے کے ساتھ چمک رہی تھیں۔ ایک جالی دار کھڑکی اوور ہیڈ نے سورج کی روشنی کے چھٹپٹ شہتیروں کو مدھم روشنی والی جگہ کو چھیدنے کی اجازت دی۔ کیتھرین، گویا کسی نادیدہ قوت کی رہنمائی کرتی ہوئی، وقفے وقفے سے روشنی کے تالابوں کی طرف بڑھی۔ کھڑکی، ایک ممکنہ فرار، نجات کے پورٹل کی طرح لٹکی

www.novelsclubb.com

ہوئی تھی۔ جیسے ہی وہ فیکٹری کے پیٹ میں گہرائی میں داخل ہوئی، اندھیرا چھا گیا، صرف ایک اور کھلی کھڑکی کی اچانک روشنی سے اسے دور کرنا پڑا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی وسعت باہر نکلنے کی حکمت عملی، تجاوزات کے سائے سے ایک مختصر مہلت کا وعدہ کرتی ہے۔ تاہم، دل کی دھڑکن میں،

صورتِ فعل بدل گیا. کھڑکی کی چمک سے بیک لِٹ ایک چمکتا ہوا ہیُولیٰ ابھرا۔ گونار، لمبا اور بدصطور کھڑا، ایک مسلط شخصیت کاسٹ کرتا ہے۔ اس کی آواز، ایک دھیمی گڑگڑاہٹ نے خاموشی کو توڑا، "کیا تمہیں ہماری ابتدائی ملاقات یاد ہے؟" حفاظت سے پکڑے گئے، کیتھرین کا گلا سخت ہو گیا، اور الفاظ اس سے بچ گئے۔ گونار نے ترقی کی اِس ہنوز خاموشی میں اسکے بوٹوں کی بازگشت کی آواز گونجیں جب اسنے اپنے قدم آگے بڑھائے، اس کی خصوصیات اب روشنی اور سائے کے باہمی تعامل میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔ اس کا ٹھنڈا کرنے والا اعلان ہوا میں

پھیل گیا، جب وہ انگریزی میں ایک، تلخ مسکراہٹ لبوں پر۔ سجائے بولا وہ تیز نظروں سے کیتھرین کو۔ دیکھ رہا تھا

"In the fabric of my past lies the touch of my mother's kindness, a gentleness familiar to you. But, should you dare to cross me, be prepared to experience the might of my father's legacy – a power that transforms whispers into thunder and tender gestures into unyielding strength."

کیتھرین، خوف سے جکڑی ہوئی تھی، ایک پیلے رنگ کے ساتھ کھڑی تھی جو اس کی پریشانی کا عکس تھی۔ گونار نے اپنی آنکھوں میں شرارتی چمک کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "کھیل کا اصل جوہر اس وقت سامنے آتا ہے جب آپ کے

مخالف کو یقین ہوتا ہے کہ وہ آپ کو آسانی سے دھوکہ دے رہے ہیں وہ آپ کو بیوقوف بنا رہے ہیں اور جب کھیل کا اختتام ہوتا ہے اور نام نہاد ہوشیار کھلاڑی کو احساس ہوتا ہے کہ اسنے آپ کو نہیں آپ نے اس بیوقوف کو بیوقوف بنایا ہے تو دل میں ایک الگ تازگی اترتی ہے" گونار نے گہرا سانس لیا، اطمینان کا احساس اس پر چھا گیا۔ اچانک، اندھیرے نے ارد گرد کو گھیر لیا، ایک ناگوار ماحول چھا گیا۔ جیسے ہی کیمیکل فیکٹری کی مدھم روشنی نے خوفناک سائے ڈالے، کیتھرین نے خود کو ایک مشکل صورتحال میں پایا۔ سورج کی روشنی جو کبھی جالی دار کھڑکی سے گزرتی تھی اب ایک دور کی یاد لگ رہی تھی۔ گونار نے اس کے لیے جو کچھ رکھا تھا اس کی غیر یقینی صورتحال نے تجسس کو مزید بڑھا دیا، جس سے توقعات کی ہوا نکل گئی۔ اس خفیہ مقابلے میں کیتھرین کو کس قسمت کا انتظار تھا؟ جوابات کیمیکل فیکٹری کے سائے کے ساتھ الجھے ہوئے ماحول میں پڑے رہے۔

••••••••••••••••••••

جیسے ہی فیکٹری کا بڑا دروازہ کھلا، سورج کی روشنی کا ایک سیلاب مدھم روشنی والی جگہ پر پھیل گیا، جس سے فرش پر کھیلے گئے پیچیدہ مشینری اور سائے کا پتہ چل گیا۔ بے شمار قدموں کی گونج دھیرے دھیرے تیز ہوتی گئی، نفاست کی بے ہنگم ہوا کے ساتھ ایک شخصیت کے داخلی دروازے کا اعلان۔ امیر چاکلیٹ براؤن کے تیار کردہ جوڑ میں لپٹے، شریف آدمی نے توجہ دلائی۔ اس کا لباس، احتیاط سے قطار میں لگی پتلون، ایک چیکنا سیاہ قمیض، اور کوٹ جیسی جیکٹ، بہتر ذائقہ کی بات کرتی تھی۔ ہر قدم مقصد سے گونجتا تھا، اس اعتماد کی بازگشت جو اس سے نکلتا تھا۔ سنہری بالوں کا ایک جھرن، ماہرانہ انداز میں بنایا گیا، ایک ایسا چہرہ جس کی خصوصیت ایک پتلی ناک اور دلکش سبز آنکھوں سے ہوتی ہے، اس کی موجودگی میں رغبت کی روشنی ڈالتی ہے۔ چمکدار جوتے اس کے پیروں سے آراستہ تھے، ان کی چمکیلی چمک محیطی روشنی کی شدت کو ظاہر کرتی تھی۔ اس کی جوانی کی شکل، گونار کی عمر کی عکاسی کرتی ہے، چھوٹے لیکن عین مطابق شکل والے ہونٹوں کو نمایاں کرتا ہے،

جوانڈاکار کی شکل کے ڈھانچے کے ساتھ اس کے لمبے اور پتلے چہرے کا ایک لطیف تکمیل ہے۔ چاکلیٹ براؤن لباس کے خلاف اس کے رنگ کی سفیدی نے ایک حیرت انگیز بصری تضاد پیدا کیا۔ فضا میں اختیار اور خوبصورتی کا الگ تاثر گھل مل گیا۔ اس پُراسرار کردار کے ساتھ مل کر چلتے ہوئے وہ دو افراد تھے جن کا سامنا پہلے دن میں ہوا تھا، ہر ایک نے اپنی منفرد موجودگی کو منظر عام پر لانے میں حصہ ڈالا۔ گستاو، کیتھرین کا شوہر، ان کے درمیان کھڑا تھا، اس کے چہرے پر تجسس اور بے یقینی کی آمیزش تھی۔ کرداروں کا مجموعہ سیکیورٹی گارڈ کی خاموش لیکن مسلط شخصیت کے ذریعہ مکمل کیا گیا تھا، جو اس پراسرار اجتماع کی سالمیت کو یقینی بناتا ہے۔ ۔اسکے ہمراہ وہ دو لڑکے بھی تھے جنکو گونار نے آج، صبح ہینڈل کیا تھا، فیکٹری میں ایک امید کی ہوا منڈلا گئی۔ ماحول اچانک اوپر کی روشنیوں کی طرح بدل گیا، اچانک زندگی کی طرف جھلملانے لگے، سائے کاسٹ کر رہے تھے اور غار کی پوری جگہ پر آوازیں گونج رہی تھیں۔ اس منظر عام پر آنے والے ڈرامے کے درمیان،

www.novelsclubb.com

کیتھرین نے خود کو مضبوطی سے محفوظ رسیوں کے ساتھ ایک کرسی سے جکڑا ہوا پایا۔اس کے چہرے پر خوف، خاموش لیکن مایوس نظروں کے تبادلے کے بغیر کسی چھپے ہوئے پیغام کو پہنچانے کی کوشش کی گئی تھی۔ صدمے کی لہر وہاں موجود ہر شخص پر گونج اٹھی، اور گستاو نے اپنی رو کی بیوی کو دیکھتے ہوئے، فطری طور پر پکارا، "کیتھرین!" تاہم، ایک اور موجودگی کے قریب آنے والے قدموں کی وجہ سے اس کی تیز رفتار حرکت کو اچانک روک دیا گیا تھا۔ دونوں آدمی، بظاہر کھلتے ہوئے تناؤ سے ہم آہنگ، نظروں کا تبادلہ کیا اور احتیاط سے سائے میں کھسک گئے۔ دریں اثنا، الیکس، بظاہر پریشان، مداخلت کرنے کی کوشش کی، اور سیکیورٹی گارڈز کو ممکنہ جیسے دھوکہ دہی کے بارے میں اپنے خدشات کا احساس دلاتے گارڈز کو کچھ کہتا ہی دونوں افراد عجلت میں منظر عام سے پیچھے ہٹے، الیکس نے عجلت کو محسوس کرتے ہوئے، تیزی سے اپنے محافظوں کو ہدایات دیں۔ "احاطے کو محفوظ کرو،" اس نے حکم دیا، اس کی آواز تشویش اور اختیار کے امتزاج سے بھری ہوئی تھی۔

ڈھلتا ہوا دروازہ، فیکٹری کے اندر خفیہ معاملات کا گواہ، کھیل میں غیر دیکھی سازشوں کے جواب میں بند ہو گیا اور وہ دو باہر کو نکل دیئے۔ دھندلی روشنی والے چیمبر کی حدود میں کرداروں اور ان کے رازوں کو سیل کرتے ہوئے دھاتی بجنا خلا میں گونجی۔ دروازے کی فیصلہ کن بندش کے ساتھ ہی تجسس کی چمک مزید تیز ہو گئی، صرف سوالات ہوا میں معلق رہ گئے۔

ایلکس۔ لفظ چبھاتے بولا ''تو ان دو نے مجھے دھوکا دیا ہے اور ماسٹر مائینڈ تم ہو''

۔اس بڑھتے ہوئے تناؤ کے درمیان، گونار ایک پر اعتماد کرنسی کے ساتھ ابھرا، بازو اپنے سینے پر جوڑ لیے۔ اس کی نظریں شرارتی جھلک کے ساتھ ایلکس سے ملی، اور وہ مہارت کے ساتھ انگریزی میں بولا''

"You dared to play your cards of manipulation, but what slipped your mind is that I am the maestro of deceit and

الفاظ ہوا میں معلق تھے، طاقت اور سازش کے لطیف رقص کی "cunning." بازگشت جس نے گونار کی پراسرار موجودگی کی تعریف کی۔ سیکورٹی گارڈ چوکس رہے، ان کی توجہ بند دروازے پر مرکوز تھی۔ گستاو نے خوفزدہ لہجے میں گونار سے التجا کی، "کیتھرین کو رہا کر دو، پلیز۔" گونار نے گستاو کی التجا کا کوئی جواب نہیں دیا، اس کے بجائے، الیکس کے ساتھ آنکھیں بند کرتے ہی اس کی نگاہیں تیز ہو گئیں۔ "آخر کار آمنے سامنے مقابلہ ہو گا اب،" گونار نے اعلان کیا، اس کی تفریحی کیفیت واضح ہے۔ "یہ لمبا کھیل کھیلنا پھیکا ہو گیا، میرے پیارے کزن ایلکس۔ آؤ آج اس کو ختم کرتے ہیں۔" الیکس نے انتقامی جذبے سے بھڑک کر گونار پر الزام لگایا، "تم نے میرے خاندان کو مار ڈالا اور ہمارا کاروبار چورا لیا میں تمہیں مار کر اپنے خندان۔ کا بدلہ لوں گا۔" نظریں نیچی کرتے ہی گونار کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی۔ اچانک، گونار کا لہجہ بدل گیا، اس کا لہجہ سخت ہو گیا جب اسنے نظریں اٹھائیں، "میں تمہارے سامنے ہوں اب، مار دو مجھے بیٹھ پیچھے سے گھات لگا کر اپنی مردانگی پر سوال

www.novelsclubb.com

اٹھوانے سے اچھا ہے آج آمنے سامنے مقابلہ کر کے مردوں کی طرح یہ جنگ جیت جاؤ۔" گونار نے اپنے ہاتھ ہوا میں پھیلائے جیسے پہاڑ کھڑا ہو اور، ایک سخت آواز کے ساتھ للکارتے بولا، "آؤ، مجھے ختم کر دو اور اپنا کاروبار اور انتقام حاصل کر لو ۔" دونوں اطراف سے غصہ نکلنے پر ہوا تناؤ سے گونج اٹھی، جس نے موسمی تصادم کا مرحلہ طے کیا۔ گونار نے چٹکی بجائی تو اسکی آنکھوں میں غضب تھا اسنے شہادت کی انگلی سے ایلکس کی طرف للکار انداز میں اشارہ کیا۔ "تم نے مجھے دھوکے سے مارنے کی کوشش کی، اگرچہ میں خاموش رہا، لیکن تمہاری چھپ چھپانے کا کھیل بہت دیر سے جاری ہے۔ آج ہم آمنے سامنے کھڑے ہو کر اس کھیل کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ اور کھیل ختم" اپنی انگلی نیچے کرتے ہوئے، گونار نے ریموٹ کا بٹن دباتے ہوئے اپنی پیٹھ ان کی طرف موڑ دی۔ اچانک مشینوں کے درمیان ایک لمبی سیڑھی آ گئی۔ کیتھرین نے چیخ ماری جب اسے روکے ہوئے رسیاں ڈھیلی ہو گئیں اور اسے گستاو کی طرف بھاگنے دیا۔ انہوں نے گلے لگایا، آنسو کیتھرین کے چہرے

www.novelsclubb.com

پر بہہ رہے تھے۔ گستاو نے اس کی پیشانی چوم کر تسلی دی۔ جیسے ہی ان کے نیچے کی زمین تھوڑی سی منتقل ہوئی، سلفیورک ایسڈ کی ایک جھیل نمودار ہوئی، اس کے سنکنرن مواد اوپر کی طرف اچھل رہے تھے۔ وہ پلیٹ فارم جہاں گونار اور دوسرے کھڑے تھے وہ ساکن رہا۔ گونار کی آواز گونجی، "اب، میں تمہارے ساتھ ایک کھیل میں مشغول ہوں گا—"" وہ پیچھے مڑا اور پراسراریت سے مدھم بولا مگر آواز کے مدھم ہونے کے، باوجود اسکی آواز فیکٹری میں گونجی کیونکہ تمام۔ موجد افراد خاموش تھے "موت کا کھیل۔" ایلکس کے ساتھ للکار نظریں ملاتے، اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا، "آمنے سامنے، مردوں کی طرح۔" پریشانی کی ایک نظر الیکس کے چہرے پر ابھری جب اس کی نظریں سیڑھیوں کے اوپر شیشے کے زینوں پر جمی تھیں، جو چھت سے معلق تھی۔ یہ پینل اوپر کی طرف جانے والے راستے تھے، جو گندھک کے تیزاب (سلفرک ایسڈ) کی وافر جھیل کے اوپر غیر یقینی طور پر سہارا دیتے تھے، جو ایک خطرناک سمندر کی طرح نیچے کی طرف بڑھی اور پھٹ

www.novelsclubb.com

گئی۔ کیتھرین اور گستاو نے، خوف سے جمے ہوئے، اپنے نیچے کھلے ہوئے مہلک تماشے کو دیکھا۔ گونار کی نظریں ایلکس پر جمی رہیں کیونکہ اس نے اس کھیل کے اصول بیان کیے تھے۔ "ہم اس زینے کو چڑھ کر اوپر کانچ کے راستوں کو پار کریں گے۔ کچھ حصے اٹوٹ ہیں، یعنی تمہارا وزن اٹھانے کے قابل ہیں، جب کہ دوسرے عام ہیں۔ غلط داؤ لگاؤ گے، اور تم نیچے سلفیورک ایسڈ میں ڈوب جاؤ گے میں اس خطرناک کھیل میں تمہارا ساتھی ہوں۔"

موت کا کھیل اسکا۔ پسندیدہ کھیل تھا۔۔ وہ موت کے کھیل کا بادشاہ تھا وہ بازی گر تھا

www.novelsclubb.com

کشیدگی ہوا میں معلق رہی کیونکہ شرکاء نے غدار راستے پر جانے کی تیاری کی، ہر قدم ممکنہ طور پر ایک مہلک غلطی کی طرف لے جاتا ہے۔ """میں بھی اس کھیل میں حصہ لوں گا۔ میں اٹوٹ اور نازک شیشے کے درمیان فرق سے ناواقف ہوں۔ میں نے کوئی جال نہیں لگایا اور نہ ہی میں کسی کو دھوکہ دینے کی طرف مائل

ہوں۔ "الیکس نے گونار کے قریب آتے ہی غور سے سنا،ان کی آنکھیں ایک کشیدہ تصادم میں بند تھیں۔ گونار نے گھورتی ہوئی نگاہوں سے بات جاری رکھی، "اگر شیشہ ٹوٹ جائے اور میں سلفیورک ایسڈ میں ڈوب جاؤں، تو یہ میرا معاملہ بن جائے گا،، اگر تمہارے نصیب میں ہوا تو میرا کاروبار تمہارا بن جائے گا،اور اگر تم اپنی موت پر گر پڑے تو تمہارا کاروبار میرا ہو جائے گا۔" گونار کے ہونٹوں پر ایک لطیف مسکراہٹ کھیلی جب اس نے اپنی انگلی اوپر کی طرف کی تھی۔ "میں نے دستخط شدہ دستاویزات کو جیتنے والے مقام پر رکھا ہے،اور تمہارے دستخط شدہ دستاویزات ان کے ساتھ ہیں۔ اگر میں ہار جاتا ہوں، تو وہ کاغذات تمہارے ملکیت کا اعلان کریں گے جیسا کہ معاہدے میں لکھا گیا ہے۔" آنے والے جوئے کا وزن ہوا میں بہت زیادہ معلق تھا۔

اگر تم ہار جاتے ہو تو، تمہارے دستخط شدہ دستاویزات میرے ہیں، تمہارا کاروبار میرا ہے،" گونار نے اعلان کیا،ایک چونکا دینے والا انکشاف جس نے الیکس کو


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حیران کر دیا۔ "میں نے کسی دستاویز پر دستخط نہیں کیے،" الیکس نے احتجاج کیا، اس کے چہرے پر بے اعتمادی چھائی ہوئی تھی۔ گونار نے ناواقفیت سے کندھے اچکائے۔۔ """تم نے مجھے دھوکہ دیا،" ایلکس کا لہجہ سخت ہو گیا۔ گونار نے ایک خوفناک مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "دھوکہ دیا؟ میں نے کیا کیا؟ جو کچھ بھی ہے، تم اس کے لیے گر پڑے۔" جیسے ہی گونار ایک بد تمیز مسکراہٹ کے ساتھ ایلکس کے قریب پہنچا، اس نے ایلکس کے کان میں سرگوشی کی، "چلو موت کا کھیل کھیلتے ہیں۔" گونار مہارت سے پیچھے کی طرف ہوا۔۔ الیکس نے طنز کیا، اس کے ہونٹوں پر پر اعتماد مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ "یہ ایک اچھا منصوبہ ہے، لیکن میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں کہ کسی ایسی چیز کے لیے اتنی محنت کروں جو میرے لیے بہت آسان ہو،" اس نے ریمارکس دیے، اس کے لہجے میں تفریحی کیفیت واضح تھی۔ گونار کے چہرے پر پریشانی کی لہر دوڑ گئی، لیکن ایلکس نے تشویش کو مسترد کرتے ہوئے قہقہہ لگایا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایلکس نے چٹکی بجائی جس کی آواز فیکٹری میں گونجی ایلکس نے حکم دیا"دبوچ لو اس کو"اچانک تمام باڈی گارڈز گونار کی طرف دوڑ پڑے، جس سے وہ اپنے قدموں میں لڑکھڑا گیا۔ کیتھرین، افراتفری کا مشاہدہ کرتے ہوئے، گونار کی حکمت عملی کو سمجھ نہیں سکی۔اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی، "گونار کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ وہ اکیلا ہی ان سب کے لیے کافی ہے، وہ کیوں ڈر رہا ہے؟" گونار نے ایلکس کو یقین دلانے کی کوشش کی، "دھوکے باز مکار انسان" تاہم، گونار کے چہرے پر پریشانی اب بھی برقرار تھی۔ جواب میں ایلکس دل سے ہنسا، اس کی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی۔ "محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے،" ایلکس نے اس لمحے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اعلان کیا۔اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا، "جارحانہ ہو جاؤ اور اسے ختم کرو۔"

گونار محافظوں کے بند ہونے کے بعد، مدھم روشنی والی فیکٹری کا ماحول تناؤ کے ساتھ گھنا ہو گیا۔ان کے اجتماعی قدموں کی تال کی بازگشت خلا میں گونجتی ہے،

جس سے ایک ایسی ناگوار کیفیت پیدا ہوئی جو بڑھتے ہوئے ڈرامے سے مماثل تھی۔ گونار، اگرچہ لمحہ بہ لمحہ چوکس ہو گیا، لیکن اپنی اگلی حرکت کا حساب لگاتے ہوئے، ایک پر عزم نظروں کو برقرار رکھا۔ ان کے ارد گرد موجود پیچیدہ مشینری اپنی سانسیں روک رہی تھی، جیسے اس غیر متوقع موڑ کے نتائج کا اندازہ لگا رہی ہو۔ الیکس کی ہنسی، تیز اور پر اعتماد، ہوا میں چھید، بنیادی تناؤ سے بالکل متضاد۔ "گارڈز، اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، کنٹرول جارحیت کے ساتھ آگے بڑھے۔ گونار نے صورتحال کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے ان کی گرفت سے بچنے کی کوشش کی، اس کی حرکتیں چوری اور تصادم کے درمیان رقص کرتی ہیں۔ محیطی روشنی نے سائے پر چالیں چلائیں، جس نے سامنے آنے والی جدوجہد کو ایک خوفناک پس منظر پیش کیا۔ فیکٹری کی مشینوں کی مدھم آوازیں تماشائیوں کی خاموش ہانپوں کے ساتھ مل کر تیز ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ کیمیکل سے لدی ہوا کی دھاتی خوشبو اس وقت گھنی ہو گئی جب گونار نے اندر آنے والی افواج کے خلاف جنگ لڑی۔ گونار

www.novelsclubb.com

کی دھمکی، ایک زہریلی شدت کے ساتھ، چارج شدہ ماحول سے گزر گئی۔ "میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، ایلکس۔ میں تمہیں مار ڈالوں گا۔" الفاظ ہوا میں معلق تھے، ایک ایسا اعلان جس نے طاقت کا توازن ایک بار پھر بدل دیا۔ یہ منظر ایک زبردست تناؤ کے ساتھ سامنے آیا، جس نے ہر کسی کو دھوکے اور انتقام کے اس پیچیدہ رقص کے حقیقی نتائج کے بارے میں شکوک و شبہات میں ڈال دیا۔۔ موت کے کارخانے میں بے تحاشا حملہ جاری تھا، گونار کے جسم پر زوردار ضربیں کسی نہتے طوفان کی طرح ٹکرا رہی تھیں۔ بندوقوں کی دھاتی گھن گرج اور گوشت کے خلاف لاٹھیوں کی گھن گرج گونج رہی تھی، جس سے سفاکیت کی ایک بے چین ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ گونار کا چہرہ، جو کبھی سکون کا کینوس تھا، اب وحشیانہ مار پیٹ کے نشانات سے بھرا ہوا تھا-اس کے ہونٹ پھٹ گئے، خون اس کے گال کے نیچے دہکتے ہوئے راستے، اور اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ حملے کے باوجود، گونار کی مڑی ہوئی مسکراہٹ برقرار رہی، جو کہ منظم تشدد کا ایک منحرف ردعمل تھا۔ کیتھرین

www.novelsclubb.com

نے الجھنوں سے دوچار ہو کر سوالیہ نظروں سے ابھرتے ہوئے افراتفری کا مشاہدہ کیا، جب کہ گستاو، اتنا ہی حیران، دونوں کے درمیان مشترکہ نظروں میں جواب طلب کرنے لگا۔ گونار کا لباس، جو کبھی بے عیب تھا، اب اس کی ٹوٹی ہوئی شکل سے چمٹا ہوا ہے، جو اس کی چمکیلی تصویر کے بالکل برعکس ہے جو وہ عام طور پر پیش کرتا تھا۔ پندرہ گارڈز، الیکس کی منحوس ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، ایک مکافات عمل میں محض کٹھ پتلیوں کی طرح لگ رہے تھے۔ جیسے ہی دھماکوں کے لمحے تھم گئے، الیکس کی طرف سے تالیاں فیکٹری میں گونجنے لگیں، جس نے ایک خوفناک وقفے کو نشان زد کیا۔ آہستہ آہستہ، جان بوجھ کر، الیکس پسے ہوئے گونار کے قریب پہنچا۔ الیکس کے چہرے پر بٹا ہوا اطمینان اس کے ٹوٹے ہوئے کزن کی بے وقوفانہ نگاہوں سے ملا۔

وہ ایک، زانو زمین، پر ٹیکے اور دوسرے پیر سے ایڑیوں پر بیٹھے کچھ اوپر اٹھا تھا جیسے ہی ایلکس نے گھٹنے ٹیک دیے، گونار کے زخمی چہرے پر ایک خوفناک مسکراہٹ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بجی۔الیکس نے طنز کیا، "میں نے سوچا کہ مجھے بہت زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔تم اتنی آسانی سے میرے سامنے گر پڑے۔"اس کی ہنسی،ایک متضاد راگ،ہوا بھر گئی جب اس نے تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے دور دیکھا۔اور ایک سسکاری بھرتے گردن کو نفی میں جنبش دی جیسے کچھ تکلیف دے یاد اس کی نظروں سے گزری ہو اس سفاک تھیٹر کے درمیان،ایک انکشاف سامنے آیا۔الیکس کے الفاظ ایک بھاری پردے کی طرح لٹکے ہوئے تھے،جو ایک دبے ہوئے راز سے پردہ اٹھاتے تھے——الیکس کے والد کے ہاتھوں ایک المناک انجام سے ملنے والی گونار کی بہن کی خوفناک یاد"مجھے اس وقت کی،یاد،آگئی جب میرے باپ،نے تمہاری بہن کو، زندہ،جلایا تھا وہ، بھی،تمہاری طرح،بے یار و مددگار زمین پر پڑی تھی اسکی بھی تمہاری سی حالت تھی"

۔یہ فیکٹری،جو موجودہ ظلم و بربریت کی گواہ ہے،گونار کے چھپے ماضی کی نقاب کشائی کے لیے ایک نادانستہ مرحلہ بن گئی۔گونار کی بے وقوفی لمحہ بہ لمحہ ختم ہو گئی،

اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اندر کے ہنگامے کی جھلک ظاہر کر رہی تھیں۔ فیکٹری، تشدد کا میدان جنگ، نادانستہ طور پر گونار کی محفوظ تاریخ کو کھولنے کا ایک اسٹیج بن گیا تھا۔

گونار کا چہرہ ایک مضبوط عزم میں بدل گیا جب اس نے الیکس پر نگاہ ڈالی، جس نے صرف اس لیے اٹھنے کی کوشش کی کہ اسے پیچھے سے جان بوجھ کر مارا جائے، جو کہ کمزوری کا ایک حسابی مظاہرہ تھا جب گونار ھتھیلیوں کی مدد سے کچھ اوپر ہوا تو گارڈ نے اسکی کمر پر اپنا پیر مارا کہ گونار نیچے کو گر گیا اور یکدم۔ دھول اڑی جب گونار نے تیز سانس لی اور خون کی چھینٹیں زمین پر گر گئیں جو ناک سے نکلی تھیں کیتھرین، اس کی آواز خوف اور بے اعتمادی سے بھری ہوئی تھی، تیزی سے بولی، "تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم نے دعویٰ کیا تھا کہ گونار نے تمہارے والدین کو قتل کیا، تم نے ہمیں استعمال کیا۔" اس انکشاف کو جذب کرتے ہی گستاو کی رنگت پیلی پڑ گئی۔ جواب میں، ایلکس نے دونوں گارڈز کو پکارا، "ان دونوں کو پکڑو اور رسیوں سے باندھ دو۔

گونار نے جو شروع کیا تھا میں اسے ختم کروں گا، پھر ان سے نمٹ لوں گا۔"

کیتھرین اور گستاو، قریب میں کھڑے، آسنن خطرے کا سامنا کر رہے تھے.

گستاو، ایک حفاظتی جبلت کے تحت، محافظوں کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔

ایک بے رحمانہ حرکت میں، ایک محافظ نے گستاو کے سر کے پچھلے حصے پر زبردستی بندوق کا پچھلا۔ حصہ، مارا، جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اور زمین پر گر گیا کیتھرین کا غم زدہ رونا ہوا میں پھیل گیا، "گستاو!"

جوڑی نے کیتھرین کی طرف بڑھتے ہوئے اسے آہنی گرفت سے پکڑ لیا، جب کہ وہ سخت جدوجہد کر رہی تھی، اس کی اس مصیبت کی عجیب و غریب نوعیت کو ظاہر کرتے ہوئے آزاد ہونے کی اس کی کوششیں تھیں۔ دونوں طرف اٹھائے گئے، بیچ میں ہوا میں لٹکی کسی انگور کے گچھے کی طرح تھی جو دائیں بائیں جھول رہی تھی ایک عجیب و غریب تماشا سامنے آیا، جو اس کے ظلم میں تقریباً غیر حقیقی تھا۔ کیتھرین کی بیکار مزاحمت بے دل پس منظر کے خلاف متضاد دکھائی دی۔ الیکس نے اپنی

افسوسناک فتح پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا، "وہ میرے لیے کسی کام کے نہیں تھے، اس لیے ان کو۔ مار دیئے جائے گا۔ جس طرح گائے کسی کارخانے میں دودھ پیدا کرنا چھوڑ دیتی ہے، اسے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ میں انہیں ذبح کر دوں گا۔" محافظوں نے، کیتھرین کی تکلیف سے غافل، ایک اسیر کے ساتھ اپنا مارچ جاری رکھا جو ان کے ہاتھوں میں ایک المناک کٹھ پتلی سے مشابہ تھا۔ ایلکس نے اپنا سکون بحال کیا، سیدھا کھڑا ہوا اور بے فکری سے اپنا کوٹ ایڈجسٹ کیا۔ اس کے اندر سے ایک پختہ عزم ابھرا۔ "میں نے اس کی اولاد میں خاطر خواہ وسائل لگائے ہیں۔ وقت آنے پر وہ میرا مقصد پورا کرے گا،" گونار نے ایک حسابی لاتعلقی کے ساتھ اعلان کیا۔ ایلکس کو گھورتے ہوئے نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس نے مزید کہا، "تم اپنے باپ کی طرح ہو، جیسا کہ میں نے اندازہ لگایا تھا۔" گونار کا جبڑا چپک گیا، جو دھڑکتی ہوئی کرینیل رگ کو ظاہر کرتا ہے، جو اس کی نگاہوں میں ابلتے ہوئے غصے کا ایک بصری ثبوت ہے۔ مدھم روشنی والی فیکٹری نے اس آشکار ہونے

www.novelsclubb.com

والے سانحے کے لیے ایک سنگین تھیٹر کا کام کیا، ہر ایک تفصیل کرداروں کی جڑی ہوئی تقدیر کے تانے بانے میں ایک ٹھنڈک بیانیہ کو کھینچتی ہے۔ گونار کی آنکھوں میں غصے کی آگ پھر سے چمک اٹھی، اس کے اندر ایک ہنگامہ خیز طوفان برپا تھا۔ اس کا جبڑا گرجنے والے شیر سے مشابہت کے ساتھ چپک گیا، ہر سانس کسی شکاری قوت کے پھنکار کی طرح نکل رہی تھی۔ غصے کے بھڑکتے ہوئے اس نے زمین پر ایک ایسی طاقت ماری جس نے گرد و غبار کے بادلوں کو بھیج دیا۔ اس لمحے میں، گہرا سچ گونج اٹھا— کوئی بھی روح فطری طور پر بد کردار نہیں ہوتی۔ حالات کسی کے کردار کی مشجر باندھتے ہیں۔ علامتی راکھ سے اٹھتے ہوئے، گونار نے آواز دی، اس کی آواز کی گونج ایک گرجدار اعلان تھی۔ الیکس، گھبرا گیا، شرمندگی سے بھر گیا کیونکہ ماحول تناؤ سے ٹکرا گیا۔ ایک گارڈ، افراتفری کی جھانکی کا جواب دیتے ہوئے، دشمنی کے ارادے سے گونار کی طرف دوڑا۔ تاہم، اس سے پہلے کہ گارڈ آنے والے حملے کو سمجھ پاتا، گونار کی جوابی کک وحشیانہ درستگی کے ساتھ اتری، جو گارڈ

www.novelsclubb.com

کے تیز نزول کے ساتھ پسلیاں ٹوٹنے کی ایک عصبی سمفنی تھی۔ گونار، صالح غصے کے طوفان نے، گرے ہوئے محافظوں پر عمروں کے غصے کو اتارا، ایک ایسی طاقت کو مجسم بنایا جو ناانصافیوں کا بدلہ لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ دریں اثنا، ستونوں نے کیتھرین اور گستاو کو جھکایا، دونوں بندھے ہوئے اور بے ہوش، ہنگامہ خیز تماشے کی گواہی دے رہے تھے۔ اس ہنگامے کے دل میں، گونار ایک ہچکچاتے جنگجو کے طور پر کھڑا تھا، اس کی دہاڑ کی گونج فیکٹری میں گونج رہی تھی، جو ماضی کی شکایات اور موجودہ تنازعات کی بھولبلیا میں ہنگامہ خیز سفر کا ثبوت ہے۔

"دوسرے لفظوں میں، تم سب واقعے سے واقف تھے، پھر بھی اس حقیقت سے غافل تھے کہ میری رضامندی کے بغیر کوئی مجھ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ اس سچائی سے پردہ اٹھانے کے لیے، میں نے یہ سارا ڈرامہ رچایا، یہ جانچنے کے لیے کہ کیا تم رازوں سے پرہیز کرتے ہو یا میں اپنے آپ سے اندازے لگا رہا ہوں کہ تم معصوم ہو اب مجھ پر، ان تمام خفیہ حقائق کا راز طشت از بام ہوا کہ میری زندگی پر جان بوجھ

کر جانی حملہ کیا گیا یہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ تم اپنے خندان کا بدلہ نہیں میرا بزنس ہڑپنا، چاہتے تھے" جیسے ہی گونار بول رہا تھا، محافظوں نے اسے گھیر لیا، آنے والے تصادم کے مرکز کے ارد گرد ایک منحوس رقص پیدا کیا۔ گونار، اس کی نظریں استرا کی تیز درستگی کے ساتھ ہوا میں کاٹ رہی تھیں، تیزی سے اس کا واسکٹ اتار دیا۔ ایک گارڈ، خنجر سے لیس، خطرناک طور پر آگے بڑھا۔ تاہم، ایک شاولن راہب کی چستی کے ساتھ، گونار نے ایک بے عیب تدبیر کو انجام دیا۔ اس نے اپنے واسکٹ کو دور سے پھینکا، مہارت سے اسے قریب آنے والے گارڈ کے بازوؤں کے گرد لپیٹ کر ہوا میں گھومتے ہوئے نزول میں بھیج دیا۔ جیسے ہی دھول اُڑ گئی، گونار ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح ابھرا، جس نے افراتفری کے اندر ایک سپاہی کو مجسم بنایا۔ گرا ہوا گارڈ گونار کے پاؤں پر پڑا تھا، وہ خنجر جس نے خطرہ لاحق کر دیا تھا اب یہ منظر کشی میں محض ایک زیور ہے۔ اس آب و ہوا کے منظر میں، گونار کی جنگی صلاحیت اور تزویراتی ذہانت کا پردہ فاش ہوا، جس نے اسے ماضی

www.novelsclubb.com

کے گناہوں کے لیے انصاف کی تلاش میں ایک ناقابل تسخیر قوت کے طور پر پیش کیا۔ الیکس، اضطراب کی حالت میں، اپنے فریب کا شکار ہو گیا، اس نے یہ مکروہ حکم دیا، "اسے مار ڈالو!" باقی تیرہ محافظوں کی بیعت کا حکم دیتے ہوئے یہ ہدایت وسیع جگہ پر گونجی۔ بے پروا، گونار ایک ناقابل تسخیر دیوار کی طرح کھڑا تھا، اس کی جارحانہ کرنسی ایک جنگی صلاحیت کا مجسمہ بنا رہی تھی جسے اتارنے کے لیے تیار تھا۔ گونار نے ایک باریک حرکت کے ساتھ اپنی گردن ہلائی، ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز جو ہوا کو تیز کر رہی تھی۔ گارڈز، ایلکس کے حکم سے چلتے ہوئے، عزم کے ساتھ اس کی طرف لپکے۔ چستی اور طاقت کے دلکش مظاہرہ میں، گونار نے ان کے حملے کا مقابلہ کیا۔ سوفٹ ککس نے چار گارڈز کو پیچھے کی طرف گرا دیا، زندگی ایک لمحے میں بجھ گئی۔ اب باقی نو دشمنوں کا سامنا کرتے ہوئے، گونار ایک انتھک جنگجو کا مجسمہ بن گیا۔ ایلکس، جو کبھی فاتح تھا، اب دہشت کے مارے واپس لڑکھڑا گیا، اس کا راستہ غدار شیشے کے راستے سے بند ہو گیا۔ گونار، جنگ کے رقص سے آشنا ہو کر،

نو محافظوں کو مصروف کر دیا۔ بغیر کسی کوشش کے، وہ ان پر اترا، اپنی زبردست طاقت سے چھ کو اٹھا کر نیچے تیزاب کے دریا میں پھینک دیا۔ گونار کے غضب کا سامنا کرنے کے لیے صرف تین کو چھوڑ کر سیرنگ مائع نے ان کا دعویٰ کیا۔ اس ہنگامہ خیز تصادم میں، سورج، روشنی اور آگ کی علامت گونار کی طاقت کو ظاہر کرتی تھی۔ اس کی ہر حرکت نے ایک شعلہ انگیز عزم پیدا کیا، فطرت کی ایک ایسی طاقت جو اس کو گھیرے ہوئے اندھیرے کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ منظر سامنے آیا، لڑائی اور انتقام کا ایک پیچیدہ بیلے، جس کا مرکز گونار تھا۔ ایلکس کی آنکھوں میں مایوسی واضح تھی کیونکہ اس نے بند دروازے کو کھولنے کی ناکام کوشش کی، یہ سمجھتے ہوئے کہ کنٹرول گونار کے ہاتھ میں مضبوطی سے ہے۔

دروازے نے، جو گونار کے زیر تسلط ایک خاموش سنٹینل تھا، ایلکس کے فرار کو ناکام بنا دیا، اور فیکٹری کی حدود میں اس کی قسمت پر مہر لگا دی۔ ایلکس سے ناواقف، گونار نے اپنی حفاظت کے لیے ہر ایک عنصر کو ترتیب دیا تھا، جس سے ایلیکس کے

www.novelsclubb.com

لیے اوپر جانے اور دستاویزات کی بازیافت کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ شیشے کے چلنے کے راستے، دور سے معلق، بدصورت طور پر لٹک رہے تھے—ایک ایسا خطرناک راستہ جس میں نجات اور خطرے دونوں کی کلید تھی۔ نیچے تیزاب کا طوفانی سمندر اُٹھ رہا تھا، ایک ناقابل معافی کھائی ان لوگوں کا انتظار کر رہی ہے جنہوں نے اس کی گہرائیوں کا غلط اندازہ لگایا۔ گونار، عزم کا ایک تماشہ، جان بوجھ کر قدموں کے ساتھ تینوں محافظوں کے پاس پہنچا۔ اس کے برتاؤ نے ناقابل تسخیر ہونے کی چمک کو ظاہر کیا، ہر قدم اس کے راستے میں آنے والوں کی آنے والی قسمت کی بازگشت کرتا تھا۔ گونار لمبا اور پرعزم کھڑے ان کے پاس پہنچا۔ تقریباً معمولی فضل کے ساتھ ایک ہی طاقتور دھچکے کے ساتھ، گونار نے گارڈز کے دلوں میں خوف پیدا کر دیا۔ اثر ان کے ہستیوں میں گونج اٹھا، ان کے چہروں سے رنگ ختم ہو رہا تھا جیسے ہی آسنن موت کا تماشا پھیل رہا تھا۔ زبردست دہشت گردی کے عالم میں، تینوں محافظ دل کا دورہ پڑنے سے دم توڑ گئے، ان کے جسم گونار کی خوفناک موجودگی کے

بوجھ تلے دب گئے۔اس بد تمیزی بیلے میں، گونار کا عروج نا قابل تردید تھا۔اس نے جس طاقت کو استعمال کیا وہ محض جسمانیت سے بالا تر تھا، خوف کا ایک مظہر بن گیا جو کسی بھی ہتھیار کی طرح مہلک ثابت ہوا۔ محافظوں کی بے جان شکلیں گونار کے غلبے کی طاقت کی گواہی دیتی ہیں، ان کا انتقال اس نا قابل تسخیر قوت کا ثبوت ہے جو اب فیکٹری کی دیواروں کے اندر سب سے زیادہ راج کر رہی ہے۔

•••••••••••••••••

گونار کے پراسرار شخصیت میں، دہشت اور چالاک مہارت کا ایک کیمیا کھیلا جا رہا تھا۔اس کے پاس خوف پیدا کرنے کی ایک انوکھی صلاحیت تھی جو اتنی طاقتور تھی کہ یہ دل کے دورے کا باعث بن سکتی تھی، جو اس کی موجودگی سے پیدا ہونے والی زبردست طاقت کا ثبوت ہے۔ گونار، ایک واحد قوت، لوگوں پر حکمرانی کر کے نہیں بلکہ حکمت عملی کے ساتھ اپنی خوفناک ساکھ کا سایہ ان لوگوں کے دلوں پر ڈال کر جو اس کے راستے کو پار کرنے کی ہمت کرتے تھے اپنی ہوشیار اور کثیر جہتی

فطرت کے لیے جانا جاتا ہے، گونار ایک سچا چالباز تھا، ایک ایسا ذہن جو چالاک، لومڑی کی طرح کام کرتا تھا ایک ایسی طاقت جو۔ بابر شیر کی طاقت کے مشابہ تھی اور عقاب کی گہری سوچ اور نظر کو مجسم کرتا تھا۔ اس کی فنکارانہ ہیرا پھیری اور ذہنی تگ و دو نے اسے پیچیدہ جالے بنانے کی اجازت دی، اندر ہی اندر الجھے ہوئے لوگوں کو الجھا کر اور دل موہ لیا۔ جب کہ دنیا نے گونار کو ایک جنگجو اور سپاہی کے طور پر دیکھا، جو مشکلات کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس کے سخت بیرونی اور انسانیت کے لیے ظاہری نفرت نے ایک ہنگامہ خیز ماضی کو چھپا دیا۔ گونار کا سفر اس کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں سے نشان زد تھا، جس نے اسے پیچیدہ اور پراسرار شخصیت میں ڈھالا۔ اس کے اعمال، جو اس کی اپنی شکایات کی بازگشت سے ہوا، ایک ایسے شخص کی بات کرتے تھے جس نے زندگی کی پیچیدگیوں کو طاقت، چالاکی اور ناقابل تسخیر ارادے کے امتزاج سے جانا سیکھا تھا۔ جیسے ہی ایلکس نے بند دروازے کے ساتھ شدت سے اپنی پیٹھ لگائی گونار کے ناپاک قدم اس کے

www.novelsclubb.com

سامنے بند ہوتے جا رہے تھے، گونجتے ہوئے جیسے کوئی شکاری اپنے شکار پر بند ہو رہا ہو۔ الیکس کے چہرے پر واضح خوف اس احساس کی عکاسی کرتا ہے کہ عروج کا زوال ہے۔ گونار، بے لگام اور پر عزم، دانستہ قدموں کے ساتھ قریب آیا، ہر ایک دھیمی، خطرناک لہر کے ساتھ گونج رہا تھا۔ اس کی پیش قدمی ایک شیر کی طرح تھی جو اپنے شکار کا پیچھا کر رہی تھی، ایک حسابی اور ناگوار موجودگی جس نے آنے والے خطرے کو بڑھا دیا۔ بڑھتے ہوئے خطرے کو مطمئن کرنے کی بے چین کوشش میں، ایلکس ہکلایا، "گگگگ۔ گونار"

گلے کی گلٹی ابھری وہ دائیں بائیں دیکھتے بھاگنے کی کوئی راہ تلاش کر رہا تھا، "دیکھو میں نے جو کگگیا۔۔ میں تمہارا۔۔۔" اس کے الفاظ کانپ رہے تھے، خوف کا وزن ہر حرف سے عیاں تھا۔ گونار، تاہم، بے خوف تھا، اس کا جبڑا دھواں دار غصے کے مظہر میں جکڑا ہوا تھا۔ دھاتی گونج ہوا میں گونجی جب گونار نے لوہے کی سلاخ اٹھائی، کمرے میں تناؤ کو بڑھا دیا

گونار گھورتے شعلہ وار اسے دیکھ رہا تھا ایلکس نے ڈرتی نظروں کے ساتھ گونار کو وہ سلاخ اٹھاتے دیکھا

۔،آسنن خطرے کا سامنا کرتے ہوئے،رحم کی درخواست کرنے کی کوشش کی۔

"گونار،دیکھو،مجھے،"وہ ہکلایا،دہشت سے آنکھیں پھیلائیں۔گونار کا انداز بے لگام تھا،اس کی آنکھوں میں سرخ چمک اندر کے ابلتے ہوئے غصے کی عکاسی کر رہی تھی وہ ایلکس کے قریب پہنا۔گونار کا ہاتھ دروازے کے ساتھ دبایا گیا،یہ دروازہ طور پر چیخ پڑا،جو استعاراتی دروازوں کے بند ہونے کی علامت تھا گونار کی جکڑ میں ایلکس تھا جو بھیگی بلی کی طرح کچھ نیچے ہو گیا۔ایک تیز نظروں کے ساتھ،گونار نے کہا،""زندگی ایک شطرنج کا تختہ ہے،اور میں اس کا ماہر استاد ہوں۔میں چالیں چلتا ہوں،اور ہر کوئی میرے لحن میں ناچتا ہے۔میرے ساتھ ٹکراؤ کر کے دیکھو،اور تمہیں یہ محسوس ہو گا کہ آگ کے ساتھ کھیلنا صرف ایک استعارہ نہیں بلکہ زندہ جہنم کا قہر ہے۔""شدید غصے سے بھڑکتے ہوئے گونار نے اس بے رحمی سے بات

کی کہ اس کے منہ سے لعاب کے ٹکڑے نکل گئے۔ الیکس، اس حملے کا مشاہدہ کرتے ہوئے، مایوسی میں اپنے ہی منہ کا تجربہ کیا۔ اس کا سر اور گردن اس کے ارد گرد بڑھتے ہوئے غصے سے اسکی کنپٹی کی رگیں پھول گئی۔ "میں نے جان بوجھ کر تمہیں میری جان لینے کی اجازت دی تھی۔ میں نے تمہاری اصلیت کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے دماغ کو خون بہانے کا ہشارہ دیا تھا، ورنہ میں ایسی پانچ یا چھ زندگیوں کو ایک ہی مٹھی سے بجھا سکتا ہوں۔" گونار، جسم اور دماغ دونوں پر مہارت حاصل کرنے میں ماہر، اس پیچیدہ رقص کو سمجھتا ہے جہاں دماغ کو، جب کنٹرول دیا جاتا ہے، جسم کے اعمال کا حکم دیتا ہے۔ پھر بھی، گونار نے دماغ اور جسم دونوں کو حکم دینے کا انتخاب کیا۔ "تمہارے خندان نے میرے والدین، میری بہن اور میری زندگی کی خوشیوں کو ختم کر دیا۔ میں نے سوچا کہ تم۔ اس سب سے انجان ہو، جس وجہ سے میں نے تمہاری طرف ایک موقع بڑھایا، لیکن تم..." گونار نے الیکس کے گردن کے پچھلے حصے کو مضبوطی سے پکڑ لیا، ایک خستہ حال پیشانی اور آنکھ

www.novelsclubb.com

رگڑنے کا اشارہ کیا۔ الیکس، جو گونار کی نائب جیسی گرفت کے خلاف جدوجہد کر رہا تھا، خوف سے کانپ رہا تھا۔ گونار نے غصے کی لہر کو محسوس کرتے ہوئے لمحہ بھر کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ انہیں دوبارہ کھولنے پر، اس کی نگاہوں میں غصے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ گونار نے الیکس کی ٹانگیں پکڑ لیں، اسے الٹا لٹکا دیا، الیکس کی رحم کے لیے ایک ہاتھ کی جدوجہد سے نکلنے والی مایوس کن التجا۔ تاہم، گونار نے اپنے غیر متزلزل عزم میں، ایک ایسا موقع دیا جو اسے خود دیا گیا تھا

الیکس کو الٹا اٹھائے ہوئے گونار نے ہوا میں گونجتی ہوئی اس کی مایوس کن التجائیں اور معذرتیں برداشت کیں۔ "گونار، معذرت،" الیکس نے اپنی زندگی کی بھیک مانگی، لیکن گونار، غیر متزلزل، ایلکس کو۔ الٹا لٹکائے ایک ہاتھ سے تھامے تیزابی سمندر کے کنارے پر پہنچ گیا، اور اسی بے رحمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جو اس نے اپنی زندگی بھر دکھائی۔ الیکس، نیچے خطرناک پھیلاؤ کا مشاہدہ کرتے ہوئے، بے دلی سے التجا کرتا ہے، "گونار، براہ کرم ایسا نہ کرو براہ کرم مجھے بخش دو۔" گونار نے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک بھیانک مسکراہٹ پہنے ہوئے، الیکس کی بدنیتی کی ایک اور تہہ ظاہر کی، "تم نے کیتھرین اور گستاو کے بیٹے کو ہڈیوں کے کینسر میں مبتلا کیا کینسر کے جراثیم اسکے جسم میں ڈال کر تاکہ تم کیتھرین اور گستاو کو اپنے لئیے استعمال کر سکو، تم بھی اپنے باپ کی طرح ہو اور بے رحموں کے ساتھ بے رحمانہ سلوک ہی کیا جاتا ہے" گونار، درخواستوں سے متاثر نہیں ہوا، جس چیز کو وہ انصاف سمجھتا تھا اس پر عمل کرنے میں اطمینان محسوس کیا۔ "براہ کرم،" الیکس کی مایوسی اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ اس کے چہرے پر خوف چھایا ہوا تھا، وہ موت کے سایہ سے مشابہ تھا۔ گونار نے اپنے رویے کی تردید کرتے ہوئے سختی سے کہا، "میں نے تم کو ایک موقع پیش کیا، تھا مگر افسوس تم نے اپنا رنگ دیکھا دیا۔" اس کے ساتھ، اس نے الیکس کو مہلک تیزاب کے منتھلے سمندر میں ڈال دیا۔ جیسے ہی ایلکس کا جسم مہلک تیزاب میں اترا، سنکنزن مائع نے لالچ سے اسے گلے لگا لیا، اس کی چیخیں کیمیائی تحلیل کی بلبلی سمفنی کے ساتھ ضم ہو گئیں۔ ایک زمانے کی منحرف درخواستیں آہستہ آہستہ دبا دی

گئیں، تیزابی حملے سے ڈوب گئیں۔ گونار، اذیت ناک تماشے سے بے نیاز، اس نے دیکھا کہ تیزاب الیکس کے ہر ایک انچ کو بے دریغ استعمال کر رہا ہے۔ تیزابیت کا محلول، ایک مہلک کیمیا، الیکس کے گوشت میں گھس گیا، جس نے ایک خوفناک تبدیلی کا آغاز کیا۔ تحلیل ہونے والی بافتوں کی کڑک اور پاپ گونجی، تباہی کی ایک خوفناک ہم آہنگی پیدا کر دی۔ الیکس کی انتہا اضطراری اینٹھنوں میں بدل گئی کیونکہ تیزاب اسے کھا گیا، جس سے گوشت اور ہڈی دونوں ختم ہو گئے۔ ایک بار متحرک شخصیت کو ایک عجیب و غریب سلھوٹ میں کم کر دیا گیا تھا، جس کی خصوصیات سنکنزن مائع کے بے رحم گلے میں مسخ ہو گئی تھیں۔ تیزاب کے انتھک حملے نے اپنے پیچھے تحلیل کی ایک حقیقی نمائش چھوڑ دی، زندگی اور آنے والے باطل کے درمیان ایک پریشان کن رقص۔ گونار نے ایک غیر متزلزل نگاہوں کے ساتھ اپنے انتقام کی انتہا کو دیکھا۔ سن گلاسز پہنتے اسنے تیزاب کے سمندر کی طرف اپنی پیٹھ کی جیسے ہی گونار آگے بڑھا، تیزابی انتقام کے نتیجے میں ایک کمانڈنگ

www.novelsclubb.com

سلائیٹ،اس نے ریموٹ کو پر عزم لمس سے دبایا۔ گرنے والا تیزاب تھم گیا، ایلکس اور اس کے بد کردار گروہ کی باقیات کو نگل گیا،اور ان کے پیچھے صرف ان کی موت کی بازگشت رہ گئی۔اوپر، شیشے کی موت کی سیڑھیاں بکھر گئیں اور کرسٹل لائن کنفیٹی کی طرح بارش ہوئی،تباہی کی سمفنی کے ساتھ گونار کی فتح کو وقفے وقفے سے۔ بکھرے ہوئے ٹکڑے مدھم روشنی میں چمک رہے تھے، بکھری ہوئی بدتمیزی کا ایک پُرجوش استعارہ جو کبھی غلبہ پانے کی کوشش کرتا تھا۔ گونار نے، فاتح جنگجو کا مجسمہ بناتے ہوئے،اپنی پیائش کی پیش قدمی جاری رکھی۔دروازہ یکدم کھلا،تو روشنی اندر آئی جس سے دونوں لڑکوں کو ہاتھ جوڑ کر کھڑے نظر آئے

انہوں نے گونار کے ایٹیٹیود سے،آتے اسکے ہیولیٰ کو دیکھا

۔ان کی چوڑی آنکھوں والی حیرت ان کے سامنے نئی حقیقت کی آئینہ دار تھی—— گونار،انتقام کی پراسرار قوت،اور ان۔اسیروں کی غیر موجودگی جو کبھی غلط ارادے رکھتے تھے۔انکی حیرت سے آنکھیں اور پھٹیں جب انہوں نے گستاو اور

www.novelsclubb.com

کیتھرین، معجزانہ طور پر زندہ پلر سے بندھے دیکھے وہ، گونار کی لچک کی زندہ گواہی کے طور پر کھڑے تھے۔ گونار نے اپنی بہادری میں ڈٹے ہوئے، اختیار کے ساتھ حکم دیا، "ان دونوں کو میری گاڑی میں رکھ دو۔" فرمانبردار اثبات کی بازگشت گونج اٹھی جب وہ بدمعاش اندر کی طرف کو لپکے۔ گونار، فاتح ہیرو، نے ڈرائیور کی سیٹ کا دعویٰ کیا، جو کہ منظر عام پر آنے والی داستان پر اس کی کمانڈ کی علامت ہے۔ انجن نے زندگی کے لیے گرجتے ہوئے انہیں انتقام کی بازگشت سے دور کیا، اپنے پیچھے حق کی جھانکی اور جدید دور کے ہیرو کی ناقابل تسخیر روح چھوڑ دی

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

جیسے ہی بارش تھمی، ایمان نے خود کو پہاڑوں کی اونچائی پر ہوٹل کے باہری حصے میں پایا۔ تنہائی کا انتخاب کرتے ہوئے، اس نے اس پُرسکون پناہ گاہ میں تنہا روزہ افطار کرنے کا فیصلہ کیا۔ چھت کی کرسیوں پر بیٹھی اس نے نیچے اسلام آباد کے دلکش نظارے کو دیکھا۔ چھت پر کھانے کا علاقہ، خوبصورتی سے آراستہ، شہر اور اس کے

گرد و نواح کا دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ آسمان، جو اب صاف اور نیلا ہے، دور دراز بادلوں پر فخر کرتا ہے جس نے پر سکون ماحول میں حصہ ڈالا۔ کپوں، شیشوں، پلیٹوں، پیالوں اور چاندی کے برتنوں کی ترتیب کے ساتھ بڑی احتیاط سے ترتیب دی گئی لمبی میز نے ایک مدعو کرنے والا ماحول پیدا کیا جو آرام سے کھانے یا دوستوں اور خاندان والوں کے اجتماع کے لیے موزوں تھا۔ اپنے ارد گرد کی خوبصورتی سے گھرے ہوئے، ایمان کو پرامن ماحول میں سکون ملا۔ دور پہاڑ کے پیچھے اترتے ہوئے سورج نے منظر پر ایک گرم چمک ڈالی۔ جیسے ہی سورج چوٹیوں کے درمیان ڈوب گیا، خوبصورتی کا ایک تماشا کھلا، جس نے پہلے سے ہی دلکش ماحول کو بڑھا دیا۔ ایمان کی میز پر افطاری کا سامان رکھا، ہر ایک عنصر کو افطاری کے اس لمحے کے لیے احتیاط سے چنا گیا۔ اس نے اپنے سر پر ایک ڈوباٹہ اوڑھ رکھا تھا، جو چھت کی کھلی جگہ میں ایک ذاتی پناہ گاہ کی علامت تھی۔ ریلنگ کے ساتھ رکھی کرسی پر اکیلی بیٹھی، اس نے نیچے کا منظر اپنے اندر سمو لیا—دور دراز گاڑیاں

www.novelsclubb.com

سیکٹروں میں گھوم رہی تھیں، شہر کے پس منظر میں ایک پر سکون راگ۔ان عناصر میں،ایمان نے سکون تلاش کیا،اپنے دل میں سکون کی جھلک تلاش کی۔تاہم، یہ ایک ایسا امن تھا جس نے اپنی موجودگی کے باوجود، کسی اور گہری چیز کے لیے گہری تڑپ کا اشارہ کیا۔ جیسے ہی سورج افق کے نیچے ڈوب گیا،اذان فضا میں گونج رہی تھی، جس سے لوگوں میں ایک واضح جوش و خروش پھیل گیا۔اوپر سے چمکتی ہوئی روشنیاں، جب نیچے سے دیکھا جائے تو اسلام آباد کو چمکتے ستاروں کے آسمانی وسعت میں تبدیل کر دیتا ہے۔اس جادوئی لمحے میں،ایمان نے ایک دعا کی تلاوت کی اور افطار کے جوہر کا مزہ لیتے ہوئے کھجور کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوئی۔نیچے کا شہر ان گنت روشنیوں کی چمک سے جگمگا رہا تھا،اور ہوٹل، جواب چمک رہا ہے، گہرے آسمان کے پس منظر میں گرمی کا مینار بن گیا دور دراز پہاڑ، شاندار اور پر سکون کھڑے،ایک دم توڑ دینے والا پینورما بنا رہے تھے،ان کے سلیوٹس شام کے کینوس پر نقش تھے۔اس دلکش ماحول کے درمیان،ایمان نے

www.novelsclubb.com

اپنے آپ کو روزہ افطار کرنے کے مقدس عمل میں غرق کر دیا۔ تاہم، آس پاس کے لڑکوں کے ایک گروپ، جن کی تعداد پانچ یا چھ تھی، نے اس کی توجہ مبذول کرائی۔ ان کی مسلسل نظریں، غیر ضروری ارادوں سے داغدار، ایمان کی نظروں سے نہیں بچ پائی تھیں۔ پریشان کن توجہ کے باوجود، ایمان نے اپنی رسومات پر توجہ مرکوز رکھنے، دعائیں پڑھنے اور پانی کے ایک تازہ گھونٹ میں حصہ لینے کا انتخاب کیا۔ جیسے ہی وہ فروٹ چاٹ کے لذت بھرے پیالے میں داخل ہوئی، لڑکے بدستور ناگوار نظریں ڈالتے رہے۔ بے پرواہ ایمان نے پانی کا گلاس واپس میز پر رکھ دیا، اس کی چپکی نظریں اب پریشان کن گروپ پر جمی ہوئی تھیں۔ میز کے خلاف ایک زوردار ہڑتال اور جبڑے کے چپکے ہوئے، ایمان نے خاموشی سے ایک پُرعزم پیغام پہنچایا—اس کی طاقت اور عزم غیر ضروری توجہ کے باوجود غیر متزلزل ہے۔ شہر کی روشنیوں اور پہاڑوں کی شان و شوکت سے مزین زمین کی تزئین اس خاموش تبادلے کی گواہی دے رہی تھی، جہاں ایمان کی غیر متزلزل روح نے

لڑکوں کی پریشان کن نگاہوں کی وجہ سے ہونے والی عارضی تکلیف کو گرہن لگا دیا۔ جیسے ہی ایمان اپنی نشست سے اٹھی، تناؤ کا ایک انڈر کرنٹ لڑکوں پر چھا گیا، جس کی وجہ سے وہ پریشانی کے اشارے کے ساتھ سیدھے بیٹھ گئے، ان کی آنکھیں گھبراہٹ سے جھک رہی تھیں۔ لوگوں کے افطاری کے خوشگوار ماحول کے درمیان، ایک غیر معمولی سکون چھایا ہوا تھا، جو ایک آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھا۔ ایمان لڑکوں کے گروپ کے پاس پہنچی، ان کی خاموش گفتگو نے اتفاق کے احساس کو دھوکہ دیا جب وہ بدتمیز نظروں کا تبادلہ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے ایمان کو حیرت سے مخاطب کیا، "کچھ ہوا ہے باجی" ایمان سینے پر ہاتھ رکھے لمبے لمبے کھڑی جواب میں مسکرائی اور آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے اشارہ کیا کہ کچھ بھی غلط نہیں ہے۔ "نہیں، میں نے سوچا کہ آپ مجھے اس قدر غور سے دیکھ رہے ہیں کہ میں خود آپ کے پاس آؤں اور خود کو جانچ پڑتال کے لیے پیش کروں۔" ایمان نے ریمارکس دیے، اس کی مسکراہٹ

www.novelsclubb.com

نے اعتماد کی فضا برقرار رکھی۔ "اب مجھے پورے دل سے پرکھو۔" لڑکا، جواب ہلکی سی مسکراہٹ پہنے ہوئے تھا، جواب دینے سے پہلے اپنے دوستوں کے ساتھ سوالیہ نظروں کا تبادلہ کیا، "نہیں باجی، ہم آپ کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔" ایمان کی طاقتور موجودگی، اس کے پرسکون رویے کے ساتھ مل کر، تناؤ کو دور کرتی ہے، جس نے لڑکوں کو اس طاقت پر غور کرنے کے لیے چھوڑ دیا جو اس کی غیر متزلزل خود اعتمادی سے پیدا ہوئی تھی۔ ایمان کا اطمینان اس کی آواز میں گونج رہا تھا جب اس نے لڑکوں کو نصیحت کی تھی، "اگر تم مجھے بہن کہہ رہے ہو اور مجھے اس گندی نظر سے بھی دیکھ رہے ہو کیا تم اپنی گھر کی بہنوں کو بھی اس نظر سے ہی دیکھتے ہو ؟"اس کا چہرہ اطمینان سے سخت عزم کی طرف بڑھ گیا جب اس نے زبردستی میز پر اپنا ہاتھ مارا جس سے ہوا میں لہریں اٹھ گئیں۔ تماشائیوں نے اس ہنگامہ کو دیکھنے کے لیے رخ کیا، اور لڑکے ایمان کی نظروں کی شدت سے خوف کے مارے پیچھے ہٹ گئے۔ "میں دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ایمان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔اسکی آنکھوں میں تعش۔تھا اسکی آنکھیں لال تھیں وہ آرام آواز سے مگر سخت لہجے میں بولی وہ لڑکا جو شروع میں اس کی نظریں تکبر سے دیکھتا تھا اب پیلا ہو گیا تھا،اور دوسرے نے عجلت میں یقین دلایا،"بہن،ایسا کچھ نہیں ہے۔"ایمان کی چھیدتی ہوئی نگاہوں نے انہیں فوراً خاموش کر دیا۔ مینیجر سمیت ہوٹل کا عملہ جائے وقوعہ پر پہنچ گیا اور وضاحت طلب کی۔جب وہ ایمان کو دیکھتے بولے ''کیا ہوا میم سب ٹھیک ہے''ایمان نے سیدھی ہوئی اور کھڑے ہو کر ان سے مخاطب ہو کر کہا،"شیطان تو شاید جیل سے رہا ہو رہا ہوا بھی،لیکن اس کے شریر قاصد پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔وہ بدنیتی سے مجھ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں" مینیجر نے صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی توجہ لڑکوں کی طرف کرائی جنہوں نے عجلت میں کسی غلط کام سے انکار کیا۔ایمان نے بے خوف ہو کر اپنے بیگ سے اپنا موبائل نکالا اور اس سے منسلک ایک عقلمند ڈیوائس کے ذریعے ریکارڈ کی گئی ویڈیو چلائی اور موبائل کی سکرین اسنے ہوٹل سٹاف کے جانب موڑ دی۔جیسے ہی ویڈیو

سامنے آئی، لڑکوں کے نامناسب رویے کو پکڑتے ہوئے،ان کے چہروں کا رنگ ختم ہو گیا،اور جرم نے ان کے تاثرات کو رنگ دیا۔ایمان نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اقرار کرنے کا چیلنج کیا،"اب بولو کیا تم اب بھی انکاری ہو؟"جیسے ہی یہ منظر سامنے آیا،وہاں موجود لوگوں نے اپنے فون پر ویڈیوز کیپچر کیے،ان میں سے ایک لڑکے نے ایمان پر الزام لگانے کی کوشش کی،اور مشورہ دیا،"اگر اتنا ہی ہے، تو تم اکیلی کیوں نکلی؟"ایمان نے بے خوف ہو کر جواب دیا،"ابے او وو صدقے کی سری کے منہ والے کیا مجھے تم جیسے کتوں کو بھگانے کے لیے پتھر اٹھانا چاہیے؟" اس کی حقارت بھری نگاہیں ان سب پر پھیل گئیں جب اس نے ایک طاقتور پیغام دیا،"تمہارے اعمال تمہارے خاندان کی عکاسی کرتے ہیں۔اگر تم میں غیرت کا کوئی احساس ہوتا تو تم اپنی نظریں نیچی کر لیتے۔اکیلے کسی کا پیچھا کرنا نظریں رکھنا کتوں کا طرز عمل ہے۔ایسی حرکتوں کے ذریعے، تم اپنی ہونے والی بیٹیوں کی قسمت لکھ رہے ہو اگر تمہاری بیٹیاں نہ ہوں تو بھی تمہارے نسب میں ایک

www.novelsclubb.com

عورت پیدا ہو گی، اور اس کا بھی ایسا ہی انجام ہو گا۔" ایمان نے اپنے آپ کو جائے وقوعہ سے دور کر لیا اور تماشائیوں کو اس کی بہادری پر حیرت زدہ چھوڑ دیا۔ اس واقعے کی گواہ لڑکیوں نے ایمان میں ایک رول ماڈل پایا، جو ہراساں کیے جانے کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی، اور ان کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی ایمان تصادم سے دور ہوئی، ماحول خوف اور تکلیف کی آمیزش سے بھر گیا۔ تماشائیوں نے اس لمحے کی اہمیت کو پہچانتے ہوئے آپس میں سرگوشی کی۔ لڑکے، جو اب بے نقاب اور عاجز تھے، عجیب و غریب کھڑے تھے، ان کی بہادری ایمان کی غیر متزلزل طاقت سے بکھر گئی۔ ایمان کے چلے جانے سے تماشا ختم ہونے کی علامت نہیں تھی۔ ہجوم دیکھتا رہا، کچھ نے اس کے اصرار پر سر ہلایا، جب کہ دوسروں نے صورت حال کی سنگینی کو تسلیم کرتے ہوئے نظریں بدل دیں۔ مینیجر اور ہوٹل کا عملہ جائے وقوعہ پر پہنچ کھڑے اب اس تصادم کے نتیجے میں پھنس گئے جس کا انہیں اندازہ نہیں تھا۔ وہ تناؤ کو کم کرنے اور ایمان کی طرف سے اٹھائے گئے

www.novelsclubb.com

خدشات کو دور کرنے کے درمیان پھٹ گئے تھے۔ان کی ثالثی کی کوششوں سے معاشرے کے انڈر کرنٹ کا انکشاف ہوا جو ہراساں کرنے اور جوابدہی کے مسائل سے دوچار ہے۔ایمان، جسمانی طور پر خود سے دور ہونے کے باوجود، اس واقعے کے عینی شاہدین کے اجتماعی شعور میں رہ گئی۔لڑکیوں نے، خاص طور پر، اس میں لچک کا ایک نشان پایا، یہ محسوس کیا کہ ہراساں کیے جانے کے خلاف کھڑا ہونا صرف بہادری کا کام نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے۔اس واقعے نے ایک انمٹ نشان چھوڑا، جس سے معاشرتی اصولوں، صنفی کرداروں اور ہر ایک کے لیے ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کی اجتماعی ذمہ داری کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔جیسے ہی ہوٹل پر رات بسی، شہر کی روشنیاں نیچے چمکنے لگیں، بظاہر پر سکون ماحول میں کھیلے جانے والے پیچیدہ حرکیات پر ایک روشن چمک ڈال رہی تھی۔کچھ دیر بعد پولیس کو بلانے کی آوازیں ہجوم میں پھیلنے کے ساتھ ہی صورتحال مزید بڑھ گئی۔لوگ اپنے فون کے لیے پہنچ گئے، بے قاعدہ لڑکوں کا احتساب کرنے کے لیے بے

www.novelsclubb.com

چین۔ منیجر نے عجلت کو محسوس کرتے ہوئے کال کی اور کچھ ہی دیر میں پولیس کے سائرن کی آوازیں رات کو گونجنے لگیں۔ لڑکوں نے، اپنے اعمال کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے، عجیب تکلیف سے حقیقی تشویش کی طرف منتقل ہو گئے۔ پولیس فوری طور پر پہنچی، اتھارٹی کی فضا کے ساتھ جائے وقوعہ پر قدم رکھا۔ ایمان، اس منظر عام پر آنے والے ڈرامے میں ہچکچاہٹ کا مرکزی کردار بننے کے بعد، لڑکوں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کرتے ہوئے لوگوں نے دیکھا۔ پولیس نے گواہوں کے بیانات اکٹھے کرنے اور شواہد کا جائزہ لینے کے بعد لڑکوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ مینیجر نے اطمینان کا اظہار کیا کہ صورتحال قابو میں ہے، لڑکیوں نے ایمان کی تعریف کی کہ وہ ہراساں کیے جانے کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی یہ واقعہ، ابتدائی طور پر ایمان اور لڑکوں کے ایک گروپ کے درمیان تصادم تھا، جواب سماجی تبدیلی کی ضرورت کے بارے میں ایک بڑی داستان میں تبدیل ہو گیا ہے۔ احترام، رضامندی، اور صنفی مساوات کے بارے میں بات

www.novelsclubb.com

چیت ہوٹل کے ذریعے گونجتی تھی، جوان واقعات کے سامنے آنے والے گواہوں کے ساتھ گونجتی تھی۔ جیسے ہی پولیس کی کاریں لڑکوں کو حراست میں لے کر دور تک مٹ گئیں، تماشائیوں پر خاموشی چھا گئی۔ رات، ایک بار کشیدگی سے بھرا ہوا، اب انصاف کا احساس منعقد کیا. نیچے شہر کی روشنیاں چمکتی رہیں، لیکن اب وہ ایک اجتماعی احساس کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں—سب کے لیے ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کی ذمہ داری۔

••••••••••••••••••••

رات نے ایمان کے گھر کی گلی کو ایک غیر معمولی خاموشی میں ڈھالا، ماضی میں عید کی خوشیوں کی راتوں کے برعکس۔ سویڈن میں اسلامی کتاب قرآن پاک کو جلانے کے حکومتی فیصلے کے بعد منظور شدہ خاموشی کی جگہ پٹاخوں کی آوازوں کی عدم موجودگی نے ایک پراسرار شام کے لیے لہجہ ترتیب دیا۔ ایمان کندھے پر بیگ اٹھائے اکیلی اپنے گھر کی طرف چل پڑی۔ پچھلی عیدوں کے متحرک تہواروں سے

ایک تبدیلی۔تاہم،اس خاموشی کو مولوی سرور کے خاص شاگردان کے گھر کے گیٹ کے باہر کھڑے ہونے سے روک دیا گیا۔مولوی سرور کا مرید اور جتوئی آپس میں بظاہر خوش گوار گفتگو میں مصروف ایک تجسس کا ماحول بنا کر متحرک باتیں کر رہے تھے۔ متجسس اور ہچکچاتے ہوئے ایمان نے تجسس کے اشارے کے ساتھ کچھ قدم پیچھے ہٹ کر دور سے مشاہدہ کیا۔ایمان نے دل میں سوچا،"مجھے اس سے سندس آپی کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔"

باتیں کر کے جتوئی اور سرور کے مرید نے آپس میں مصافحہ کیا جتوئی گیٹ بند کر کے اندر آ گیا اور وہ مرید واپس آنے لگا

مرید کے قریب آتے ہی ایمان نے اسے مخاطب کرنے کا فیصلہ کیا۔"سنو" وہ بولی۔وہ رک گیا،اس کی نظریں نیچے کی طرف ہو گئیں،اس نے عارضی طور پر جواب دیا،""جی فرمایئے۔"ایمان نے معلومات حاصل کرتے ہوئے سندس کے بارے میں دریافت کیا،""""سندس آپی گھر میں موجود ہیں"مولوی سرور کا خاص


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاگرد لمحہ بھر سوچوں میں گم ہو گیا۔ایک غیر یقینی لمحے میں،اس نے اثبات میں سر ہلایا،نہ جانے اسنے جھوٹ کیوں بولا تھا"ہاں،وہ گھر پر ہیں۔"یہ ملاقات خاموش رات میں سامنے آئی،ایمان کے پاس جوابات سے زیادہ سوالات تھے۔غیر معمولی صورت حال نے ایمان کو متوجہ کر دیااور صورتحال کی پیچیدگیوں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔وضاحت طلب کرتے ہوئے ایمان نے مرید سے براہ راست استفسار کیا، "آپ میرے والد سے کیا بات کر رہے تھے؟"مرید نے ایک مرتب شدہ چہرے کو برقرار رکھتے ہوئے مولوی سرور کی آنے والی شادی کی حیران کن خبر کا انکشاف کیا۔اس نے وضاحت کی کہ وہ شادی کا دعوتی کارڈ پہنچانے آیا تھا۔""جی میں مولوی،سرور کی شادی کی دعوت دینے آیا تھا"ایمان کے اندرونی رد عمل نے اس کی حیرت کو آئینہ دار بنا دیا،خاموشی سے تبصرہ کیا،"اس بوڑھے کی شادی بھی اس عمر میں ہو رہی ہے۔"ایمان نے اپنے اندرونی خیالات کے باوجود مسکراتے ہوئے چہرے کو پیش کرتے ہوئے جواب دیا،"اوہ،ٹھیک ہے،ٹھیک ہے۔"مرید نے

www.novelsclubb.com

اقرار میں سر ہلایا اور اسرار کی فضا کے ساتھ منظر چھوڑ دیا۔ پر اسرار تصادم نے اس وقت غیر متوقع موڑ لیا جب اس شخص نے اتفاق سے کہا، "آپ بھی آیئے گا لازمی۔" ایمان اپنے گھر کے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے رکی اور اس کی طرف متوجہ ہو کر اثبات میں بولی، "ہاں بالکل۔" جیسے ہی ایمان نے اپنا سفر جاری رکھا، آدمی کی دھیمی نگاہوں اور پر اسرار مسکراہٹ نے مولوی سرور کی زندگی میں پیچیدگیوں کی بنیادی تہوں کی طرف اشارہ کیا۔ پُر اسرار ماحول برقرار رہا، ایمان کو سامنے آنے والے واقعات اور مولوی سرور کی آنے والی شادی کے بارے میں پردہ پوشی پر غور کرنا چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••

جیسے ہی ایمان گیٹ عبور کر کے گھر میں داخل ہوئی، ایک جاندار منظر سامنے آیا— اس کی سوتیلی ماں، بہنیں، بھائی اور اس کے والد عید کی خریداری کے لئیے بازار

جانے کے لئیے تیار تھے جتوئی اور میکائیل گاڑی میں موجود تھے جبکہ اسکی بہنیں پچھلی سیٹ پر بیٹھ رہی تھیں خالدہ دروازہ کھولے اندر بیٹھتے رک گئی اور۔ایمان کے لباس کے انتخاب کو دیکھتے ہوئے، خالدہ، اس کی سوتیلی ماں، طنزیہ تبصرہ کرنے کی خواہش کا مقابلہ نہیں کر سکی اور بولی ''سوچو ہے کھا کر بلی چلی حجج کو۔"ایمان، جو کبھی بھی مذاق سے پیچھے نہ ہٹنے والی تھی، اس نے فوری جوابی وار کرتے ہوئے کہا، "اگر بلی نہ ہوتی تو نوح (علہ) کی کشتی میں چوہے کئی گنا بڑھ جاتے اور تباہی مچا دیتے، چنانچہ اللہ نے بلی کو چوہوں کی آبادی کو کنڑول کرنے کے لئیے پیدا کیا۔اب یہ چوہوں کی دعوت کرے اور پھر حج کرے یا اس کے برعکس؟ کم از کم کھانے کے بعد اللہ نے اسے اپنے گھر بلایا۔تو"اس نے مزاح کا ایک لمس شامل کیا، صورتحال پر روشنی ڈالی۔ایمان کے ہوشیار جواب سے لمحہ بھر کے لیے دنگ رہ گئی خالدہ نے بے اعتباری سے آنکھیں موند لیں۔تماشائیوں بشمول ایمان کے سوتیلے بہنیں بھائی بھی اس جواب سے جل اٹھے۔ایمان، اپنی تیز عقل اور مزاحیہ واپسی کے

ساتھ، نہ صرف طنز کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئی بلکہ میزیں پلٹنے میں بھی کامیاب ہو گئی، اس کے بعد ہنسی کی ایک پگڈنڈی چھوڑ گئی۔ جیسے ہی مذاق ختم ہوا، ایمان نے پر اعتماد طریقے سے آگے بڑھ گئی۔۔

•••••••••••••••••••••••••

چیمبر کے جابرانہ مدھم پن میں، سائے سختی سے دائروں سے چمٹے ہوئے تھے، ایک تنہا، جھولتے بلب کی فراہم کردہ کم روشنی کے ساتھ ایک پیچیدہ رقص کرتے تھے۔ ماحول پر اسرار کا وزن تھا، ہر گوشہ رازوں کو چھپا رہا تھا جیسا کہ گستاو اور کیتھرین نے خود کو بے نقاب پایا، ان کی آنکھیں آہستہ آہستہ گندے ماحول میں ایڈجسٹ ہو رہی تھیں۔ مرکزی جھانکی منظر عام پر آئی—ایک میز، درمیان میں پر عزم، دونوں طرف کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ اکیلا لائٹ بلب بے ترتیب طور پر جھول رہا تھا، میز پر بیٹھی ایک پر اسرار شخصیت کی قلیل جھلکیاں دکھا رہا تھا۔ اس نے جو روشنی فراہم کی تھی وہ داغدار تھی، ایک بیمار چمک جس نے غیر واضح ماحول

کو دور کرنے کی بجائے اس پر زور دیا۔ جیسے ہی گستاو اور کیتھرین کے چہروں سے پردے ہٹائے گئے، انہوں نے محتاط انداز میں اس غیر حقیقی ماحول میں آنکھیں کھولیں۔ گستاو، یقین دہانی کی آواز کیتھرین کی طرف متوجہ ہوا، "کیتھرین، تم ٹھیک ہو۔" اس کے باوجود، کیتھرین کی آواز، خوف کے انڈر کرنٹ سے بھری ہوئی، اس ناخوشگوار حالات پر سوال کرتی ہے، "میں ٹھیک ہوں، لیکن ایلکس ہمیں یہاں کیوں لایا؟" "الیکس کی موت کا اعلان کرتے ہوئے سائے میں سے ایک خوفناک آواز گونجی "ایلکس مر چکا ہے"۔ قیدیوں کی توجہ اس شکل کی طرف مبذول ہو گئی جس کی موجودگی اپنے ارد گرد کی کم روشنی کو جذب کر رہی تھی۔ بے فکری سے اپنے ہاتھ میز پر رکھتے ہوئے، مدھم چمک کا خاکہ پیش کیا گیا، خفیہ ٹیٹوز سے مزین طاقتور ہاتھ، منظر کو صوفیانہ انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ گستاو اور کیتھرین کے طور پر سازش نے ہوا کو گہرا کر دیا، ان کی آنکھیں دھیرے دھیرے ڈھل رہی تھیں، اپنے سامنے بیٹھے معمہ کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کیتھرین، شناخت ڈان، رجسٹر ڈ کفر، اس کی تنگ آنکھیں پراسرار شخصیت کی جانچ پڑتال میں جٹی تھیں. جیسے جیسے پراسرار شخصیت آگے بڑھی، ایک دانستہ رفتار آشکار ہوئی، اور محیطی روشنی نے آہستہ آہستہ اس کے چہرے کو آشکار کیا، جس سے وہ طاقتور گونار میں تبدیل ہو گیا۔ لٹکا ہوا بلب، منظر میں تبدیلی کا جواب دیتے ہوئے، اس کی خصوصیات پر ایک سنجیدہ کشش ثقل عطا کرتا ہے۔ گونار کی شدید موجودگی کی نگاہوں میں پھنسے کیتھرین نے اپنے اعتراف کے بوجھ تلے نظریں ہٹا کر نرمی سے کہا، "ہم دونوں تمہارے گناہ گار ہیں، تم جو بھی سزا دو گے ہمیں قبول ہے گونار کا جواب ایک دانستہ اور کمانڈنگ اشارے کے ساتھ سامنے آیا، جب وہ جان بوجھ کر میز پر اترے تو اس کے ہاتھ ایک نظم وضبط کے ساتھ ہیرے کی شکل اختیار کر رہے تھے۔ "میں بے قصور لوگوں کی زندگیوں کو بجھانے سے گریز کرتا ہوں، "گونار نے اعلان کیا، اس کی آواز میں کشش ثقل کے مدھم روشنی والے ماحول سے جھلک رہی تھی۔ سائے پورے کمرے میں رقص کر رہے تھے، اس نے

www.novelsclubb.com

اس وحی میں ایک صوفیانہ ہوا کا اضافہ کیا جو شدید خاموشی میں لٹکا ہوا تھا۔

"تمہارے اعمال، جو ایک ماں کی گہری محبت سے کارفرما ہیں، بدقسمتی سے، ایک شرارتی انکشاف میں الجھ گئے۔" اس کے الفاظ ہوا میں معلق تھے، ایک ناقابل دریافت سچائی کے وزن سے لدے ہوئے تھے۔ مدھم روشنی ٹمٹما رہی تھی، گونار کے چہرے پر چھٹپٹی جھلکیاں ڈال رہی تھیں، جس میں ندامت اور عزم کا امتزاج تھا۔ """میں معصوموں کی جانوں کو نہیں لیتا۔ ماں کی محبت سے کارفرما تمہارے اعمال ایک خوفناک انکشاف سے داغدار تھے۔ افسوس سے، مجھے بہت دیر سے پتہ چلا کہ الیکس نے تمہارے بیٹے کو کینسر کے جراثیموں کا ٹیکہ لگایا، جس سے ہڈیوں کا کینسر تمہارے بیٹے کو ہو گیا۔ تمہارے بیٹے کی تکلیف کے پیچھے۔ کا مجرم۔ ایلکس ہے اس نے تمہارے ساتھ ہیرا پھیری کی، تمہارے بیٹے کے طبّی اخراجات پورے کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے اسنے تمہیں اپنے ایجنڈے کے لیے استعمال کیا۔ میں خاموش رہا، تاکہ اسکا علاج وہ ہی شخص کروائے جو اسکی حالت کا ذمہ دار ہے۔" ہر

حرف وحی کا وزن رکھتا تھا، ایک ایسی سچائی جو اس لمحے تک پردہ میں تھی۔ جیسے ہی کیتھرین اور گستاو نے ناقابل یقین نظروں کا تبادلہ کیا، کمرہ ان پر بند ہوتا دکھائی دے رہا تھا، گونار کے انکشاف کے اثرات کو بڑھا رہا تھا۔ اُن کی آوازیں، کفر اور صدمے سے بھری ہوئی، سائے میں گونجی، "کیا؟" دھوکے کی تہوں کو کھولتے ہوئے، مدھم روشن کمرے کی طرح ایک وحی۔ گونار کی آواز دیر سے دریافت ہونے کے افسوس کے ساتھ گونج رہی تھی، جس نے ان دو کے ایک شرارتی سازش میں انجانے میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ کیتھرین اور گستاو، باہمی بے اعتمادی اور صدمے میں آنکھیں بند کیے، تھے

www.novelsclubb.com

گونار نے گہرا سانس لیا ہاتھوں سے، ایسا اشارہ کیا گویا ماضی کے بوجھ کو اتار رہا ہو۔ "چلو ان باتوں کو بھول جاؤ۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ ایلکس کو اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ یقین رکھو، تمہارے بیٹے کا علاج میری ذمہ داری ہے۔ میں اس کا خیال رکھوں گا۔" کیتھرین کی آنکھیں شکر گزاری سے نمودار ہوئیں، اور گستاو، گونار کی شفقت

سے متاثر ہو کر، دل سے گلے لگانے کے لیے اس کے پاس گیا اسے گلے لگایا گونار بھی بیٹھا بیٹھا اسے گلے لگا اور اسکی پیٹھ کو تھپکنے لگا

"میں وہی ہوں جس نے گناہ کیا ہے۔ تمہارا بیٹا میری وجہ سے اس حالت میں ہے۔ اگر ایلکس کے ساتھ میرا جھگڑا نہ ہوتا تو تمہارے بیٹے کو تکلیف نہ ہوتی،" گستاو نے اعتراف کیا۔ پیچھے ہٹتے ہوئے، اس کی آنکھیں نم تھیں، گستاو نے بات جاری رکھی، "نہیں، گونار، الیکس واقعی ایک شیطان تھا۔ تم فرشتہ ہو۔" گونار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "شاید باہر سے ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔" گونار نے کھڑے ہو کر انہیں تسلی دی، "اپنے بیٹے کے ہسپتال جاؤ۔ میں نے وہاں تمہارے لیے ایک پوزیشن کا بندوبست کر دیا ہے۔ ہسپتال کے ہیڈ کوارٹر کا دورہ کرو میرا نام بتاؤ، وہ تمہیں پہچان لیں گے۔" کیتھرین اور گستاو نے حیرت زدہ نظروں کا تبادلہ کیا، گونار کے سخت بیرونی حصے میں غیر متوقع مہربانی کو محسوس کیا۔ جیسے ہی گونار جانے کے لیے دروازے کی طرف بڑھا، وہ رک گیا، اس کے چہرے پر سخت

تاثرات تھے۔"اور یاد رکھو،اسے ہمارے درمیان رکھنا اسے کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنا"اس نے ان کی مشترکہ تفہیم کی رازداری پر زور دیتے ہوئے خبردار کیا۔اس کے ساتھ ہی گونار ایک نرم پہلو چھوڑ کر چلا گیا جسے اس نے دنیا سے چھپا رکھا تھا۔

گونار، جس کی خصوصیت ایک فطری نااہلی ہے کہ وہ کھلے عام خیر خواہی کی تصویر کشی کر سکے،اس نے اندر ہی اندر اپنی نیک فطرت کی حفاظت کی۔ ظلم کے لیے تیار کیے جانے والے اس کے غیر متزلزل ظہور کے باوجود،اس کے دل کے اندر نیکی کی ایک چھپی ہوئی چمک دمک اٹھی۔اس کے ماضی کی پیچیدہ مشجر نے اسے ایک مضبوط فرد میں ڈھالا تھا جس میں وہ دکھائی دیتا تھا، پھر بھی مہربانی کی او یکت چنگاری برقرار تھی،اس کے کردار کی معمہ میں چھائی ہوئی تھی۔وہ اپنے احسان مند پہلو کی نقاب کشائی کرنے کے خلاف، ظلم کے چہرے اور ایک زبردست طرز عمل کو ترجیح دیتا تھا۔اپنی اصل فطرت کے برعکس،اس نے جان بوجھ کر ایک بے رحم

اور غیر متزلزل فرد کی تصویر پیش کی، اپنے کردار کے نرم گوشوں کو دنیا کی نظروں سے چھپا کر۔

•••••••••••••••

جب ہم دہلیز سے گزرتے ہوئے سرور کی رہائش گاہ میں داخل ہوئے تو ہال کی رونقیں روشن ہو گئیں، خوبصورتی سے لگائے گئی اطراف میں الگ الگ کھڑے لیمپز کی روشنی میں ہال نہا گیا۔ ایک وسیع کھڑکی دائیں طرف آراستہ تھی، جو باہر کی دنیا کا دلکش نظارہ پیش کرتی ہے۔ جادو گر سرور نے شاندار چمک کے ساتھ گل بانو کو دلہن کا جوڑا بڑھایا اسکے الفاظ نرم اور تسلی دینے والے تھے، "ہمارا نکاح کل دوپہر کو مقرر ہے؛ مت گھبرائیں، کیونکہ ہر پہلو ہم آہنگی سے سامنے آئے گا۔" گل بانو، اس لمحے تک اس کی شکل نازک روئی سے ملتی جلتی تھی، اس نے نرمی سے اثبات میں سر ہلایا۔ اور لباس تھاما سرور نے پیار بھری شدت سے گل بانو کی طرف دیکھا، اس کے مرید کے تیز دروازے سے ان کے لمحے میں خلل پڑا، اس کی آمد

کے ساتھ عجلت کی ہوا تھی۔ سرور نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی نظر مرید پر جمائی، جس نے خاموش نگاہوں کے تبادلے کے ذریعے ایک پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ اس بے ساختہ مکالمے کی ماہر مبصر گل بانو نے باریک بینی کا ادراک کیا۔ وہ ایک نظر مولوی سرور کو مخاطب کرتے ہوئے بولی "میں ابھی رخصت لوں گی۔" سرور نے پُر سکون مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے ہوئے اثبات میں کہا، "واقعی، روانہ ہوں، کیونکہ کل ایک یادگار دن کی خبر دیتا ہے۔ آرام کریں، صبح تمہارا انتظار کر رہا ہے۔" اپنی پیٹھ کے پیچھے ہاتھ روکے ہوئے، مولوی سرور نے ٹیلی کاؤنٹر کا بٹن دبایا، سوچ میں گم۔ گل بانو کے پیچھے ہٹتے ہی اس کی نگاہیں اس پر جمی رہیں یہاں تک کہ وہ خوبصورتی سے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ جیسے ہی سرور اپنے مرید کی طرف اپنا رخ کیا، گل بانو کے جانے کے بعد ایک اداس ماحول چھا گیا۔ سرور نے اپنے مرید پر نظریں جما کر غضب لہجے میں بولا، "نظر نہیں آ رہا تھا میں اپنی محبوبا کے ساتھ مصروف ہوں۔" مرید نے خوف سے کانپتے ہوئے سر جھکا کر

افسوس کا اظہار کیا، "استاد، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں، میرا مقصد صرف آپ کی پریشانی کو دور کرنا تھا۔" سرور کا چہرہ نرم ہوا، اور وہ بولا، ""کیا جو میں نے کہا تھا وہ ہو گیا" اس کے الفاظ کے گرد ابہام کی فضا چھائی ہوئی تھی۔ مرید نے حوصلہ بڑھایا، آگے بڑھا اور سر اٹھا کر ارد گرد کا جائزہ لیا، اور پھر مولوی سرور کی جانب دیکھتے بولا "آپ نے مجھے قربانی کے لیے موضوع تلاش کرنے کا کام سونپا ہے۔ میں نے قربانی کا نذرانہ تلاش کر لیا ہے۔" ایک خوفناک قہقہہ اس سے بچ گیا جیسے اس نے انکشاف کیا، "جتوئی کی بیٹی۔"

سرور کا چہرہ سیاہ ہو گیا، "وہ؟" سرور نے نظریں جھکا لیں اور اس کی قربانی کی اہلیت پر سوال کیا۔ سرور نے زور دے کر کہا، "اس لڑکی کی قربانی کون قبول کرے گا وہ تو خود شیطان کی پیروکار ہے" یہ سنتے مرید نے اپنے استاد کی ترجیح کو تسلیم کرتے ہوئے سر جھکا لیا۔

مولوی سرور کے اچانک اشارے نے مرید کو روک دیا۔ جیسے ہی مولوی سرور نے آنکھیں بند کیں، ایک خوفناک اندھیرے نے گرد و غبار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، دھوئیں کے سیاہ اور سرخی مائل ٹینڈرلز سے بھر گیا۔ دھندلے کہرے میں شعلے بھڑک رہے تھے۔ ایک مذموم اعلان میں، اس نے کہا، "ایمان کو میرے لیے قربان کر دو۔ میں اس کی قربانی کے لیے ترس رہا ہوں۔ اگر تم اسے پیش کرو گے تو میں تمہیں دائمی مہلت دوں گا، تمہیں جان لینے کے لیے ماہانہ حکم سے بچاؤں گا۔ کوئی جن تم پر حملہ نہ کرے گا۔ اس کی قربانی۔ کل، تیری شادی سے پہلے، ٹھیک دوپہر کے دو بج کر انسٹھ منٹ پر،.. اسکی قربانی مجھے ضرور پیش کرنا، ناکامی تیری موت کا سبب بنے گی۔ وقت نکل گیا تو تیری سانسیں بھی نکل جائیں گی وقت کی پابندی کرنا" جب اس کی آنکھ کھلی تو مولوی سرور کے چہرے پر پسینے کے پھول تھے۔ اس نے گہرائی میں سوچتے ہوئے کہا، "شیطان اس شیطانی لڑکی کی قربانی کا

www.novelsclubb.com

مطالبہ کیوں کرتا ہے؟ روزے میں ناچنے، گانے بجانے اور شراب نوشی میں مشغول ہونے کے باوجود، اس کی قربانی پر شیطان کا اصرار پریشان کن ہے۔"

سرور نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے اپنے مرید کو مخاطب کیا، "تم نے اسے بلایا ہے۔" مرید نے جلدی سے کہا، "جی استاد۔ اس نے سندس میڈم کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ سندس گھر پر ہے اور کل شادی میں شرکت کرے گی آپ بھی لازمی آیئے گا اسکا جواب تھا ضرور۔" سرور کے چہرے پر ایک بھیانک مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے مرید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مبارکباد دی، "شاباش، شاباش۔" اس کے ساتھ ہی سرور چلا گیا۔ انسانوں سے ناواقف، جہنم کی گہرائیوں سے ایک جلتا ہوا فرشتہ اوپر کے سائے سے سرور کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ سرور کے جاتے ہی وہ آسمانی شخصیت غائب ہو گئی، جس سے ایک عجیب سی چمک تھی۔

ایمان کی موت کی سازش فضا میں بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی۔پریشان کن سوال سامنے آیا: کیا وہ کل سرور کے ہاتھوں قربان ہونے والی شیطانی رسم کا شکار ہو جائے گی؟اس کی آنے والی قسمت کے تماشے نے اسلام کے لیے اس کی جستجو کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔کیا اس کا تعاقب اچانک روک دیا جائے گا،اور کیا وہ ایک دیندار مسلمان بننے کی تسکین کو گلے لگائے بغیر اپنے انجام کو پہنچ جائے گی؟آنے والی غیر یقینی صورتحال ماحول سے چمٹی ہوئی تھی،اس تجسس کو تیز کرتی ہے جس نے ایمان کے غیر یقینی مستقبل کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

•••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

جیسے ہی گونار کمرے میں داخل ہوا،اندھیرے سے روشنی کی طرف منتقلی محض روشنی میں تبدیلی نہیں تھی بلکہ ماحول میں ایک لطیف تبدیلی تھی۔نرم چمک نے اس کے لباس کی احتیاط سے تیار کردہ تفصیلات کا انکشاف کیا—اسکہ شرٹ جو آرام دہ اور بہتر کے درمیان توازن قائم کرتی ہے، جس کے اوپر والے بٹنوں کو اتفاق

سے ختم کر دیا جاتا ہے، بازو کے کف صاف طور پر فولڈ کیے جاتے ہیں، اور شرٹ کو پینٹ کے باہر خوبصورتی سے لپیٹ دیا جاتا ہے۔ واسکٹ، جو نفاست کی علامت ہے، اس کے بازوؤں پر آسانی سے لٹکا ہوا تھا، جو بازوؤں کی پٹھوں کی تعریف کو واضح کرتا تھا۔ واسکٹ کو ایک عالیشان صوفے پر اتارتے ہوئے، گونار بیڈ پر دھنس گیا، اس کی انگلیاں غور و فکر کے ایک لمحے میں اس کے چہرے پر ہلکے سے برش کر رہی تھیں۔ کمرہ بذات خود اس کی حرکات سے ہم آہنگ دکھائی دے رہا تھا، ہر شفٹ کی تکمیل کے لیے لائٹنگ بغیر کسی رکاوٹ کے ایڈجسٹ ہو رہی تھی۔ اس کی نگاہیں سوچ سمجھ کر کمرے کے کونوں میں گھوم رہی تھیں، ان کیوریٹڈ عناصر کو لے کر جو افادیت اور جمالیات کے امتزاج کی عکاسی کرتی تھیں۔ اپنے پرچ سے اٹھتے ہوئے، گونار سامنے کی کھڑکی کے قریب پہنچا، اور گویا اس کی موجودگی کا جواب دے رہے ہیں، پردہ خوبصورتی سے پیچھے ہٹ گئے، جس نے ایک دلکش منظر کشی کی۔ باہر، فطرت نے اپنا شاہکار پینٹ کیا تھا—ایک متحرک قوس قزح ایک جھرنے والے

www.novelsclubb.com

آبشار کے اوپر خوبصورتی سے آراستہ ہے۔ گونار، جواب سوچ سمجھ کر پوزیشن میں رکھی ہوئی راکنگ کرسی پر بیٹھا ہے، اس نے پر فتن منظر کو گہرے خود شناسی کو متاثر کرنے کی اجازت دی۔ روشنی اور رنگ کے کھیل کے ساتھ گرنے والے پانی کی تال کی آواز نے کمرے کے اندر ایک پر سکون عکاسی کا ماحول پیدا کر دیا۔

گونار روکینگ چیئر پر ڈگمگاتا رہا، اس کی نظریں باہر کے شاندار پہاڑوں پر جمی ہوئی تھیں، اپنے خیالات کی بھولبلیا میں پھنسا ہوا تھا۔ گہری خاموشی میں، اس نے سرگوشی کی، "میں داغدار ہوں، لیکن کسی کے عقیدے کی توہین کرنے والوں کے ساتھ ہم آہنگی کرنے کے لیے میں نہیں ہوں ایلومیناتی کا حصہ بننا بدلہ لینے کا میرا راستہ تھا، اس کا تعاقب جو کہ میرا حق ہے۔ میں اپنے آپ کو گناہوں کی اس دلدل میں پھنسا ہوا پا رہا ہوں پیچھے جھک کر اس نے اپنا سر کرسی سے ٹکا دیا، اس کی نظریں چھت سے لٹکے ہوئے زیبائشی فانوس کی طرف بڑھ گئیں۔ "میں اس دھندلے علاقے میں سے خود کو کیسے بچاؤں؟ میں خود کو اس اخلاقی دلدل سے کیسے نکال سکتا

ہوں موم۔ڈیڈ؟"ایک گہری آہ نے اس کے وجدان کو منوایا۔اچانک کھڑے ہو کر،اس نے اپنے پیچھے جھومتی ہوئی جھولتی ہوئی کرسی چھوڑ دی،ہاتھ اپنی پتلون کی جیبوں میں ٹکائے، جیسے اندر سے متضاد قوتوں سے نبرد آزما ہو۔گونا راپنے ماضی کے سائے اور چھٹکارے کی چمکتی ہوئی روشنی کے درمیان پھٹے آگے کے راستے پر غور کرتے ہوئے وہیں کھڑا تھا۔گونار کا اعتراف ہوا میں لٹکا ہوا تھا،اس کے ایک تلخ ماضی کا اعتراف کھل کر سامنے آگیا۔ایسا لگتا تھا کہ کمرہ اس کے گرد گھیرا ہوا ہے، اس کی اپنی غلطیوں کا بوجھ اس کے ضمیر پر دبا ہوا ہے۔اس نے جاری رکھا، اندھیرے کی گہرائیوں میں کھوج لگا جس نے اس کی روح کو سایہ کیا تھا۔"میں نے انتہائی گھناؤنی حرکتیں کیں،لڑکیوں کے جوہر کو بنیادی خواہشات کی تکمیل کے لیے محض برتن بنادیا۔یہ ایک تاریک وقت تھا،میرے اپنے اعمال کی سیاہی سے داغدار باب جواب بھی ہے"اس نے توقف کیا،اس اتھاہ گہرائی پر غور کیا جو اس نے ایک بار اپنی مرضی سے طے کی تھی۔اس کے غیر اخلاقی کاموں کی دور دراز کی یاد

خاموشی میں گونج رہی تھی،اس شخص کی ایک پریشان کن یاد دہانی جو وہ ہوا کرتا تھا۔

"لیکن پھر،"اس نے اپنی آواز میں کمزوری کی جھلک جاری رکھی،"کچھ بدل گیا۔ میں عورتوں کے بارے میں اپنے تصور کو نئے سرے سے بیان کرنا چاہتا تھا،اپنے ماضی کی بیڑیوں سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔اور یہ سب اس وقت شروع ہوا جب میں نے اسکی تصویر کا سامنا کیا—ایمان۔"جیسے ہی اس نے اس کا نام بولا، گویا فضا میں ایک لطیف تبدیلی آگئی۔اس کے الفاظ کی کشش ہوا میں معلق تھی،انکشاف ایک خفیہ کہانی کی طرح کھل رہا تھا۔گونار کی نگاہیں جمی رہیں،اپنی ہی داستان کی پیچیدگیوں میں گم تھیں۔"میں اس کی پوری وضاحت نہیں کر سکتا۔شاید یہ اس کا محض وجود تھا یا میری ماں سے غیر معمولی مشابہت جس نے میرے اندر کچھ ہلچل مچا دی تھی۔اس لمحے میں، میں نے خواتین کے ساتھ احترام کے ساتھ برتاؤ کرنے کی گہری اہمیت کو سمجھ لیا۔ایمان ایک علامت بن گئی،ایک اتپریرک۔میرے پتھر دل وجود میں تبدیلی کے لیے۔"ایک تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی

www.novelsclubb.com

جب اس نے ایک غیر متوقع تصادم کی تبدیلی کی طاقت پر غور کیا۔ کمرہ، جو کبھی سائے میں گھرا ہوا تھا، گونار کی اندرونی جدوجہد کی باریک پرتوں کا گواہ تھا، جو اس کے ماضی کے گناہوں اور چھٹکارے کی ہلکی سی چمک کے درمیان معلق تھا۔ اپنے کمرے کی گہری تنہائی میں، گونار نے ایک ایسے غیر کہے ہوئے ربط سے جکڑ لیا جو سات سمندروں تک پھیلا ہوا تھا، ایک خاموش تبدیلی ایک نامعلوم قوت کی طرف سے ابھری۔ ایک سوچتی ہوئی سانس کے ساتھ اس نے اعتراف کیا، "جس لڑکی نے میرے دل پر قبضہ کر لیا ہے وہ میرے وجود سے بے خبر ہے۔ پھر بھی، میں خود کو اس کے عقائد کو چیلنج کرتا ہوا پاتا ہوں۔ اسکی مزہبی کتاب کو جلانے میں میں بھی برابر کا شریک ہوں" پلٹ کر وہ پلنگ کی طرف اپنے قدم پیچھے ہٹا اور سائیڈ ٹیبل کے قریب آ گیا۔ دراز کھول کر اس نے ایک تصویر نکالی اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے کو منور کر گئی۔ فریم کے اندر، ایمان کی تصویر نے ایک ناقابل فہم گرمجوشی پھیلائی۔ "یہ کتنا عجیب ہے،" اس نے سوچا۔ "کسی ایسے شخص

www.novelsclubb.com

سے پیار کرنا جس سے آپ کبھی نہیں ملے۔"جذبات کا تضاد اس کی خصوصیات میں کھیلتا ہے، دور خوابوں کے غیر محسوس دائرے میں بنے ہوئے کنکشن کی پیچیدہ مشجر کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ جیسے ہی گونار کی نگاہیں تصویر پر ٹکی ہوئی تھیں، اس کی مسکراہٹ کی شکل اداسی کے لطیف اظہار میں بدل گئی۔ تڑپ اور قبولیت کے درمیان نازک رقص کو سمیٹتے ہوئے جذبات کا اختلاف سامنے آیا۔ اس خاموش لمحے میں، گونار نے ایک محبت کے نامعلوم خطوں پر تشریف لے گئے جو جسمانی حدود سے ماورا تھا، ایک ایسی محبت جو ان دیکھے دھاگوں اور نہ کہے گئے الفاظ کے پردے میں چھپی ہوئی تھی۔ گونار نے نازکی سے دراز سے ایک اور تصویر نکالی، اور جیسے ہی اس کی نگاہیں اس تصویر سے ملیں، جذبات کی ایک غیر متوقع لہر اس پر غالب آگئی

www.novelsclubb.com

،بصری سمفنی نازک تفصیلات میں آشکار ہوئی جو وقت اور براعظموں میں گونجتی تھی۔ فریم میں موجود عورت، اپنی صاف جلد کے ساتھ سویڈش مناظر کی یاد دلاتی

ہے، خاندانی تعلق کی میراث رکھتی ہے۔اس کی آنکھیں، اگرچہ رنگ میں مختلف تھیں یعنی نیلی، وہی گرم جوشی رکھتی تھی جو ایمان کے بھورے رنگوں سے نکلتی تھی۔جب کہ عورت کے بال سنہیرے کے متحرک رنگوں میں جھکے ہوئے تھے، جو کہ اس کے شمالی ورثے کی عکاسی کرتا ہے، یہ ان بھرے بھورے رنگوں کے ساتھ ہم آہنگی سے گونج رہے تھے جو ایمان کی پاکستانی جڑوں کو سجاتے تھے۔ان کی مسکراہٹوں کی شکلیں، اگرچہ جغرافیہ اور نسلوں سے الگ ہیں، رحم اور لچک کے مشترکہ جذبات کی آئینہ دار ہیں۔فریم میں قید عورت، اور ایمان، جو فضل کا ایک زندہ مجسم ہے، نے اپنے تاثرات کی خاموش زبان کے ذریعے گہرا تعلق ظاہر کیا۔ یادوں کے اس جھانکے میں، گونار کو اس غیر معمولی مشابہت میں سکون ملا جس نے دو جہانوں کو پاٹ دیا۔ان بصری بازگشت کے انضمام نے ورثے اور تقدیر کے درمیان پیچیدہ تعامل کی ایک پُرجوش یاددہانی کے طور پر کام کیا، جیسا کہ گونار نے دو خواتین کی روحوں کو متحد کرنے کے لیے پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کا عزم کیا

جنہوں نے وسیع جغرافیائی وسعت کے باوجود، وقت اور جگہ کے درمیان ایک ناقابل تردید بندھن کا اشتراک کیا۔.

۔فریم میں قید عورت ایمان سے حیرت انگیز مشابہت رکھتی تھی، اس کی خصوصیات شناسائی کے رنگوں میں رنگی ہوئی تھیں۔ پھر بھی، تفاوت ابھر کر سامنے آیا۔ عورت کا گورا رنگ ایمان کے پاکستانی ورثے سے متصادم تھا، گونار نے رُندھی آواز کہا، "ماں،" اس کی آواز کچی، جذباتی گہرائی سے چھلک رہی تھی۔ دونوں تصویریں احترام سے میز پر رکھ کر وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، ہاتھ اپنی ماں اور ایمان کی تصویروں کے درمیان گھوم رہے تھے۔ ایک پختہ یقین کے ساتھ، اس نے اعلان کیا، "ایمان، میری ماں کے جوہر کی عکاسی، میں تم پر دعوی کرنے کے لئے دائروں سے گزروں گا، میں دنیا کو آگ لگادوں گا، کیونکہ تم صرف گونار کا مقدر ہو، اور صرف میرا نام تمہارے ساتھ جڑے گا۔" اس لمحے میں، ایک خاموش منت کی بازگشت کے درمیان، گونار نے دو جہانوں کے درمیان ایک ربط

قائم کیا، جس نے اُس ایتھریل بندھن کو پاٹ دیا جس نے ایک عورت کے جوہر کو اس کے ماضی سے تعلق رکھنے والی عورت کے پراسرار رغبت سے جو وہ حال میں چاہتا تھا

•••••••

ٹی وی لاؤنج میں، کھڑکی کے باہر رقص کرنے والی لیڈی بگس کی ہلکی ہلکی چمک میں نہائی ہوئی، ایمان صوفے پر بیٹھی، اس کی وگ اس کے چہرے کو ڈھانپ رہی تھی جب اس کے خیالات عزم کی ایک پوت بُن رہے تھے۔ اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھوں کو مضبوطی سے زخموں کے ساتھ، اس نے ایک ایسی دنیا کا تصور کیا جہاں انصاف غالب ہو۔ "اگر میں قرآن کی بے حرمتی میں ملوث کسی کو بے نقاب کرتی ہوں، "اس نے سوچا، "میں ان کے کرتوت کو نذر آتش کر دوں گی، اور انہیں اسی دنیا میں احتساب کی آگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ "ایک تجربہ کار ملازم، برسوں میں عقلمند، ایمان کے غور و فکر کو دیکھتا تھا۔ متجسس ہو کر اس نے قریب پہنچ کر پوچھا،

"مالکن آپ کے خیالات میں کیا پریشانی ہے آپ کن سوچوں میں ہیں؟"ایمان اس کے حواس سے ابھرتے ہوئے گرمجوشی سے مسکرائی،"کچھ نہیں بابا،بس غورو فکر میں گم۔ تھی"بڑاملازم،اس کی موسیقی کی کشش کو محسوس کرتے ہوئے،اس کے سامنے صوفے کے نیچے یعنی ایمان کے قدموں میں بیٹھنے لگاایمان نے جلدی سے توجہ ہٹاتے ہوئے جھنجھلا کر پیچھے ہوئی اور بابا کو شانوں سے پکڑ کر اوپر کیا"ارے بابا، کیا کر رہے ہیں؟اوپر بیٹھیئے!"ایمان، مساوات کے جذبے کو اپناتے ہوئے، کسی بھی درجہ بندی کی رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے، خادم کی طرف گرمجوشی سے مسکرائی

www.novelsclubb.com

وہ بزرگ خادم ایمان کے برابر بیٹھتے ہوئے بولا"

۔"ہم نوکروں کی ہمت کیسے کہ مالکان کے ساتھ بیٹھیں"نوکر نے عاجزی سے تسلیم کیا۔تاہم،ایمان نے اپنے اصولوں سے رہنمائی کرتے ہوئے، برابری کی بنیاد پر اصرار کیا،اور کہا،"اللہ کی نظر میں سب ایک ہیں،اس لیے ایسامت سوچیں۔"

جب وہ شانہ بشانہ بیٹھے تو اتحاد کا احساس غالب ہو گیا۔ نوکر نے ایمان کی سوچ پر متجسس ہو کر پوچھا، "ویسے بیٹا، کیا سوچ رہی تھی آپ؟" ایمان نے گہرا سانس کھینچتے ہوئے سوچتی نظریں ڈالیں۔ اس کے ہاتھ غیر حاضری کے ساتھ جھولے کی زنجیروں سے کھیل رہے تھے، جس سے کڑکتی ہوئی آوازوں کا ایک تال میل پیدا ہو رہا تھا۔ "میں خوش تھی کہ میں اپنی زندگی کی عید کی پہلی خوشی مناؤں گی مجھے ابھی اسلام کا علم ہوا ہے مگر" اس نے اعتراف کیا، "ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے، لیکن میں یہ جاننا کافی سمجھتی ہوں کہ عید روزے کے بعد منانی چاہیے۔" ایمان نے اپنے پاؤں صوفے سے لٹکائے، اس کے ہاتھ نرمی سے جھولے ہوئے، جب اس نے نوکر کے ساتھ اپنا نوحہ بانٹا "اب میں عید کی خوشیاں کیسے مناؤں گی؟ میں تو حلال چاند کی خوشی بھی نہ منا سکی۔" نوکر نے، حکمت کو مجسم کر کے، ایک تسلی بخش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ "اسلام کے دشمنوں کا مقصد ہے کہ ہمارے جشن کو بجھا دیں، اپنے اعمال سے غم و غصہ پیدا کریں، لیکن پیارے بچے، وہ قرآن کو

www.novelsclubb.com

اس کی جسمانی شکل کو جلا کر ہمارے دلوں سے نہیں مٹا سکتے، وہ ایک قرآن کو بھجائیں گے تو، ہزاروں قرآن کی کتابیں نکلیں گی، قرآن باقی رہے۔ گا ہمارے اندر، ہمارے دلوں اور رگوں میں دوڑتا رہے گا۔" اس اداسی سے بے خوف ہو کر جو کہ عید پر سایہ ڈالنے کا خطرہ ہے، خادم نے بات جاری رکھی، "عید کے دوران غمگیں ہونے کی بات تو یہ ہے کہ میرے بچے، شیطان کا کام ہے، وہ ہماری مایوسی چاہتا ہے۔ ہمیں عید منانی چاہیے کیونکہ یہ اللہ کا تحفہ ہے۔ قرآن کی بے حرمتی کے بارے میں، یقین رکھیں، سویڈن کے مسلمان اس کے خلاف کھڑے ہوں گے۔" اس کی باتوں پر اعتماد کرتے ہوئے، نوکر نے ایمان کی طرف دیکھا، جو لچک اور غیر متزلزل ایمان کا پیغام دے رہا تھا۔

نرم مسکراہٹ سے سجی ایمان نے بلند آواز میں سوچا، "جب اسلام محبت کا درس دیتا ہے تو اسلام کے دشمن کیوں ہیں؟" عقلمند بوڑھے نے تجربے کی جھریاں چہرے پر سجائے استعارہ کے ساتھ جواب دیا، "پتھر بھی اسی درخت پر گرتے ہیں

www.novelsclubb.com

جس پر تازہ پھل لگتے ہیں۔"اس کے الفاظ میں ایک لازوال حکمت تھی، زندگی کی سچائیوں سے گونجتی تھی۔ جیسے ہی وہ اپنی نشست سے اٹھا، ایمان کا چہرہ متزلزل ہوا، ایک لمحہ بہ لمحہ اظہار گویا اس کی یادداشت کی نوک پر کسی سوال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، ایک ایسا سوال جو اس لمحے اس سے چھوٹ گیا تھا۔ شاید، تقدیر کے عظیم ڈیزائن میں، اس سوال کا جواب مقررہ وقت پر خود کو ظاہر کر دے گا۔ ایمان کے غور و فکر کے انداز کو دیکھ کر بزرگ نے اس کی روانگی روک دی۔ "کیا ہوا بچے؟ کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔" ایمان ابھی تک اندرونی تلاش میں تھی، نیچے دیکھا اور پھر ارد گرد نظر دوڑائی، اس کا ذہن اس سوال سے دوچار تھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر بزرگ کی طرف دیکھا، اس کے تاثرات پریشان تھے۔ "ایک سوال تھا،" اس نے شروع کیا، "ایک اہم سوال جو میں نے یاد کیا تھا جس کا جواب میرے لئے اہم تھا لیکن اب میرے دماغ سے وہ سوال پھسل گیا ہے۔ میں اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہی ہوں اور آپ سے جاننا چاہتی ہوں۔" بزرگ نے علم کی جستجو کو سمجھتے

www.novelsclubb.com

ہوئے آہستہ سے ایمان کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا کی، "اللہ آپ کو جلد از جلد آپ کے سوال کا جواب میسر کرے گا جو آپ ڈھونڈ رہی ہیں۔"

گونار کے کمرے کے خاموش ماحول میں، اس نے سمجھدار نظروں سے پیاری تصویروں کا جائزہ لیا۔ ایک باریک گڑگڑاہٹ نے خاموشی میں خلل ڈالا، اس کی توجہ ملحقہ بستر کی طرف مبذول کرائی۔ اس کے چہرے پر ایک پُرجوش تاثرات چھائے ہوئے تھے، اس نے نازکی سے تصویروں کو دراز کے اندر رکھا۔ ایک مقصد کے ساتھ اٹھتے ہوئے، وہ ہاتھ میں لیپ ٹاپ لے کر بستر پر جا بیٹھا۔ اسکرین کی چمک نے اس کے ارادے کو روشن کر دیا تھا۔ کی بورڈ اور کرسر کے اوپر انگلیاں جمی ہوئی ہیں، اس کی آنکھیں لیپ ٹاپ کی سکرین پر اڑ گئی، ڈارک ویب کے خفیہ دائروں کی طرف تشریف لے گئیں۔ ایک ہوشیار چال نے خفیہ جی میل باکس کو کھولا، اپنے پیغامات کو رازداری کی چادر میں ڈھانپ کر۔ اس پس منظر میں جس میں

ایک واحد آنکھ دکھائی دیتی ہے، گونار نے ایک پیش گوئی کرنے والا پیغام دیکھا جو اسکرین پر ظاہر ہوا: "کل مسلمانوں کی خوشی کو ماتم میں بدلنے کا ایک اہم دن ہے۔" منحوس الفاظ ہوا میں معلق تھے، کمرے کو اسرار کے پردے میں ڈھانپ رہے تھے۔ گونار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی آڑ میں، خفیہ پیغام کے ذریعے دی گئی ٹھنڈی ہدایات کو جذب کیا: "گونار کل تم ہمارے بندے کے ساتھ رہو گے اور اسے کور کرو گے۔" تخلص کے تحت کام کرتے ہوئے، گونار نے خفیہ طور پر ایک مختصر سا جواب دیا "آئی ایم اِن" لیپ ٹاپ بند کرتے ہی ایک بھاری آہ اس کے ہونٹوں سے نکل گئی۔ اپنے اعمال کی اخلاقی ابہام پر غور کرتے ہوئے، گونار نے صحیح اور غلط کے درمیان اندرونی کشمکش سے دوچار کیا۔ اس نے صرف مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ناراضگی کو پناہ دینے کے جواز پر سوال اٹھایا۔ پچھتاوے کے احساس کے ساتھ، اس نے افسوس کا اظہار کیا، "مجھے انسانیت سے نفرت ہے مذہب سے نہیں۔ کیونکہ دنیا کا ہر مذہب محبت ہی سیکھاتا ہے اور جتنا مجھے اسلام کا علم ہے اسنے

محبت و دیانتداری کا پیغام دیا ہے "اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا کر، اس نے انسانیت کو درپیش وسیع تر مسائل پر غور کیا۔ گونار نے سوچا، "مسئلہ پیسے، خوراک، پانی یا زمین کی کمی کا نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے ان ضروری چیزوں کا کنٹرول سائیکو پیتھس کے ایک گروپ کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ انسانوں کی مدد کرنے، آفات کو منظم کرنے کی بجائے اپنی طاقت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور قوموں میں بدعنوانی کو فروغ دیتے ہیں سیکرٹ فیملیز صیہونیوں کے خندان جنکے پاس دنیا کا نینا وے فیصد پیسہ ہے۔" ان ادراکوں کا وزن گونار کی اندرونی کشمکش پر سایہ ڈالتا رہا۔

•••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

مدھم روشنی والے کمرے میں، ایک سرخی مائل چمک سے بھرے ہوئے، ہر کونے پر اسرار اور تاریک رغبت کی ہوا پھیل رہی تھی۔ خوفناک پینٹنگز نے دیواروں کو سجایا، ان کی پریشان کن منظر کشی نے نفیس گفتگو کے لیے ایک نامناسب پس منظر بنایا۔ کمرے کا سائز صرف اس کی شاندار خوبصورتی سے بڑھ گیا

تھا،ایک دوسری دنیا کی روشنی میں نہاہوا تھاجو سائے کے ساتھ رقص کرتا تھا۔ ایک پراسرار شخصیت، جس کی موجودگی نے توجہ اوراحترام کا حکم دیا، مرکزی جگہ پر قبضہ کرلیا.اگرچہ چھیدنے والی آنکھیں آگے کے ایک غیر واضح نقطہ پر جمی رہیں، لیکن اس پراسرار شخصیت کی خصوصیات جان بوجھ کرابہام میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ روشنی کے ایک لطیف ہالہ نے اس شکل کو گلے لگالیا،ایک وقتی چمک جو جیٹ بلیک آراکے ذریعے تخلیق کی گئی تھی جو کہ فنکارانہ زیورات کے ذریعے نہایت احتیاط سے تیار کی گئی تھی۔ شکل کاوزن ایک شاہانہ کرسی پر جم گیا،اس کا بازو پیلی جلداور روشن سرخ مائع سے بھرے شیشے کے درمیان ایک حیرت انگیز تضاد ظاہر کرتا ہے۔اس کے ہاتھ کی پشت پرایک تمام دیکھنے والی آنکھ کا ٹیٹو تصوف اور سازش کی طرف اشارہ کرتاہے۔کمرہ ایک برفیلی سردی میں ڈوباہوا تھاجواس کی الابسٹر جلد کے نیچے پیچیدہ رگوں سے نکلتا تھا، جس سے واضح تناؤ بڑھ رہا تھا۔دلکش، چمکتے ہوئے ناخنوں نے اس کے ہاتھ کوچاندی کے کڑااور شیر کی شکل کی انگوٹھی کے

ساتھ سجایا، جو مجموعی طور پر معمہ کو بڑھاتا ہے۔ جیٹ بلیک ڈریس پینٹس اور چمکتے ہوئے جوتے اس شخصیت کے لباس کو مکمل کرتے ہیں، جو آرائشی کمرے کے اندر تاریکی اور خواہش کا مجسم مجسمہ پیش کرتے ہیں۔ ایل ای ڈی اسکرینوں کی ایک صف کے درمیان، شخصیت کی توجہ ایمان کی عکاسی کی طرف مبذول ہوئی۔ جان بوجھ کر منتخب کی گئی اس تصویر نے شدید بحث و مباحثے کو ہوا دی اور اس پراسرار کردار کے ارد گرد کے اسرار میں اضافہ کیا۔ ایمان کی تصویر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ، اس نے گہرے، بھرپور لہجے سے گونجتے ہوئے ایک تنہا لفظ بولا۔ آواز، لہجے میں واضح طور پر سویڈش، کمرے میں گونج رہی تھی۔ اس شخصیت نے یقین کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ معصوم اور خوبصورت لڑکی اس کام کے لیے موزوں نہیں ہے۔ گونجتی ہوئی آواز ایک جھرنے والی ندی کی طرح گونج رہی تھی، جو نسوانی رغبت اور مقناطیسی مردانگی دونوں کو مجسم کر رہی تھی۔ اس کے گالوں کے دائیں

www.novelsclubb.com

جانب ڈمپل بنتے ہیں، ایک نازک انڈینٹیشن بناتے ہیں جس نے اس کی بے ترتیب دلکشی میں اضافہ کیا۔ مسکراہٹ کے ساتھ، اس کے سیدھے، سفید دانت موتیوں کی طرح چمک رہے تھے، جو اس پراسرار چمک کے ساتھ ایک شاندار برعکس فراہم کرتے تھے۔ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا، پراسرار شخصیت نے چمکتی ہوئی ایل ای ڈی لائٹس کو تیزی سے بجھا دیا۔ ایک حیرت انگیز سویڈش لڑکی کمرے میں داخل ہوئی، جس کے لباس میں ایک دلکش چمک پیدا ہوئی۔ خود کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ گھیرے ہوئے اندھیرے سے بے پرواہ، پراسرار شخصیت دھیمی اور دانستہ حرکت کے ساتھ اپنی نشست سے اٹھی۔ ایک لطیف اور دلکش حرکت کے ساتھ، اس نے اپنی کالے لباس کی قمیض کے بٹن کو کھول دیا، جو سانپ سے مزین خطوط اور پٹھوں کو ظاہر کرتا ہے—ایک خطرناک نشان جو ایک ستارے سے جڑا ہوا ہے، اس کی پیچیدہ تفصیلات نے پُراسرار رغبت میں اضافہ کیا۔ لڑکی کے ساتھ والے بستر پر اترتے ہوئے، کمرہ تاریکی میں اتر گیا،

www.novelsclubb.com

رازوں اور توقعات کے حامل ماحول میں گھرا ہوا تھا۔ جیسے ہی گونار اس لڑکی پر جھکنے کے راستے پر تھا، اس کے چہرے کو ظاہر کرتے ہوئے، اس کی خصوصیات نمایاں ہو گئیں۔ یہ ایک اہم لمحہ تھا جب اس نے انجانے میں اپنا دل ایمان کے حوالے کر دیا۔ جیسے ہی وہ اس لڑکی کو گلے لگانے ہی والا تھا کہ اس کے چہرے پر ایک خوفناک تاثرات جھلملانے لگے، جیسے کوئی بھولی بسری یاد اچانک دوبارہ ابھر آئی ہو۔

جذبات کی ہنگامہ خیزی اس کے غیر متزلزل طرز عمل سے عیاں تھی۔ پریشانی کے ایک لمحے میں، اس نے دائیں بائیں نظر دوڑائی، اچانک سیدھا ہوا اور عجلت میں اپنی قمیض کے بٹن لگائے۔ گونار کے رویے میں اچانک تبدیلی سے پریشان لڑکی نے حیرانی کا اظہار کیا۔۔ گونار اسے اپنی ہی سوچ میں بولا "باہر نکلو" گونار نے سختی سے حکم دیا۔ لڑکی کی آنکھیں تنگ ہو گئیں، اور اس نے جھجکتے ہوئے سر ہلایا، "جاؤں" گونار تیزی سے اس کی طرف مڑا، اپنے لہجے کو تیز کرتے ہوئے، "نکلو۔" لڑکی ناراض ہو کر اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ گونار نے فوری طور پر

اپنی توجہ ایل ای ڈی اسکرین کی طرف موڑ دی، ریموٹ کے بٹن کو دبانے سے ایل ڈی روشن ہو گئی۔ اس کے چہرے کے تاثرات، الجھنوں کے جال میں پھنسے ہوئے، اس کے جذبات کی پیچیدگی کی عکاسی کر رہے تھے۔ یہ ان مبہم لمحات میں تھا کہ گونار نے خود کو محبت اور یادداشت کے پیچیدہ دھاگوں میں الجھا ہوا پایا، جس نے وقت اور فاصلے سے ماورا تعلق کی بنیاد رکھی۔ ایل ای ڈی اسکرین نے ایک دوسری دنیا کی چمک ڈالی جب گونار کی چھیدنے والی نگاہیں اس پر جمی رہیں۔ کبھی ایمان کے معاملات سے لاتعلق اور بظاہر اپنی والدہ کے چہرے کی شکلیں بھول جاتی تھیں، اب اس نے اپنے آپ کو جذبات کے جال میں الجھا ہوا پایا۔ جیسے ہی گونار کی آنکھوں نے اسکرین پر ایمان کا جائزہ لیا، اس کی خصوصیات میں کفر اور حقارت کا واضح احساس چھایا رہا۔ اس کا سر گوشی بھرا استفسار ہوا میں معلق تھا، "یہ کیسے ممکن ہے؟" ایمان کی تصویر پر ہر ایک نظر اس کے اندر کے ہنگامے کو تیز کر دیتی تھی، اس کے خدوخال کی آشنائی نے اس کی بھولی بسری یادوں سے گونجنے والی راگ کو

جوڑ دیا تھا۔ گونار کی بہوئیں، اس کی اندرونی کشمکش کو محسوس کرتے ہوئے، اس کے ارد گرد جمع ہو گئیں، ان کے تاثرات اس لمحے کی الجھن کی عکاسی کر رہے ہیں۔ کمرہ بے ساختہ سوالات سے گونج رہا تھا جب گونار اپنی جگہ پر گرا تھا، جو اس کے سامنے کھیلے جانے والے معمہ کا ایک خاموش گواہ تھا۔ اس کی نظریں بغور ایمان کی طرف مبذول ہو گئیں، اور اس کے ذہن میں خود شناسی سوالات کا ایک جھڑپ چھا گیا۔ "یہ لڑکی ماما سے اتنی مشابہت کیسے رکھتی ہے؟" اس نے غیر معمولی مماثلتوں سے نمٹتے ہوئے خود سے پوچھا۔ گونار نے اپنے وجود کے جوہر پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے فطرت کے پراسرار کاموں پر غور کیا تو کمرہ اپنی سانس روک رہا تھا۔ لاتعداد سوالات کا ایک سلسلہ اس کی زبان کی نوک پر ٹھہر گیا اور اس نے بے یقینی سے اپنے ہونٹوں کو دبا لیا۔ اس لمحے کا وزن ہوا میں لٹک گیا جب اس نے ایل ای ڈی اسکرین پر دائیں، پھر بائیں، اور واپس ایمان کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد ہونے والی گہری خاموشی میں، کمرہ گونار کے کفر کا تھیٹر بن گیا، بے یقینی کے سائے دیواروں پر اپنے

www.novelsclubb.com

پیچیدہ نمونوں کو ڈال رہے تھے۔ گونار کا داخلی ایکولوگ برقرار رہا، ہر سوال کو آخری بناتا رہا۔ "یہ فطرت کیسی چال چل رہی ہے؟" اس نے اونچی آواز میں سوچا، جیسے کائنات ہی سے جواب تلاش کر رہا ہو۔ کمرے نے اپنے رازوں کو بند کر رکھا تھا، ان رازوں سے پردہ اٹھانے سے انکار کر دیا تھا جنہوں نے گونار کے ماضی اور حال کے درمیان ایک غیر متوقع تعلق کو بُنا تھا۔۔۔

گونار کا اندرونی ہنگامہ ایک بھاری آہ سے ظاہر ہوا جب اس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دفن کیا، اپنی پسند کے وزن سے جکڑ لیا۔ "میں نے دوسروں کی نظروں میں ولن بننے کے لیے کیا کیا؟ کیا میں نے اپنی ماں کی بے عزتی کی ہے؟" اس کی آواز میں ندامت اور خود کی عکاسی کا امتزاج تھا، ڈرامے کے اندر آشکار ہونے والا ایک پُرجوش ساؤنڈ ٹریک۔ پچھتاوے سے لدی آواز میں، اس نے جاری رکھا، "اس خفیہ سوسائٹی میں شامل ہونے کا مقصد اپنے والدین کا بدلہ لینا تھا، لیکن اس نے

مجھے اس چیز میں بدل دیا جس کی میں نے حقارت کی تھی۔" کمرہ اس کے اعتراف کی کمزوری سے گونج اٹھا۔ اپنی ماں کی دانشمندی کو یاد کرتے ہوئے، گونار کی آواز میں ارتعاش پیدا ہوا، "ماں نے مجھے ہر حال میں خواتین کا احترام کرنا سکھایا تھا، چاہے وہ مجھ سے جڑی ہوں یا نہ ہوں۔" اس نے نظریں نیچی کر لیں، اس کے گناہوں کا وزن واضح تھا۔ "میں ان کی تلقین بھول گیا تھا،" اس نے اعتراف کیا، اس کے الفاظ ہوا میں بھاری لٹک رہے تھے۔ ایک کرخت سرگوشی میں، گونار نے دل سے معافی مانگی، "مجھے معاف کیجئے، ماما۔ میں نے خود کو آپ کی نظروں میں مرد اور آپ کے بیٹے کی حیثیت سے ناکام کیا۔" احساس نے اسے ایک گرج کی طرح مارا، اپنے اعمال کے نتائج کا حساب کتاب۔ گونار کی نظریں ایمان کی طرف اٹھ گئیں، سکون کی کوئی جھلک ڈھونڈتی رہی۔ جیسے ہی اس نے اپنا سر اٹھایا، اس کی نگاہیں کمرے کی حدود سے باہر اوپر آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔ "میں اس دنیا کی رغبت اور اندھیرے میں اندھا ہو گیا تھا کہ میں آپ کو بھول گیا، ماما، میں آپ کی نصیحت بھول گیا، مجھے

www.novelsclubb.com

معاف کر دیں۔"اسکی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے اور آنسو دریا کی طرح بہنے لگے اسنے گہرا سانس لیا اور اپنے دونوں انگوٹھوں کی مدد سے اپنی آنکھیں صاف کیں کمرے میں ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی، جیسے گونار کے چہرے پر سچے پچھتاوے کی گواہی دے رہی ہو۔

••••••••••••••••••••

ایمان، ایک آرام دہ ٹی شرٹ جو سیاہ رنگ کی تھی۔اور سیاہ رنگ کی پٹیالہ شلوار میں ملبوس، بالوں کی وِگ کو چھوڑ کر، جو عام طور پر اس کے چھوٹے، کالے بالوں کو چھپاتا تھا، قدرتی نظر کا انتخاب کیا۔ بالوں کے دوبارہ بڑھنے کے جاری عمل کے باوجود، ایمان کی دلکشی برقرار رہی، ایک ناقابل تردید دلکش چمک پیدا کرتا، توجہ اور تعریف حاصل کرتا رہا۔

اس کا کمرہ دو والٹ کے بلب کی ہلکی ہلکی چمک میں ڈوبا ہوا تھا، کھلی کھڑکیاں رات کی ہوا کو اپنے اندر رقص کرنے کی دعوت دیتی تھیں۔ کھڑکیوں کے ساتھ کھڑا،

اس کا بستر انتظار کر رہا تھا، اور کمرے کے کولر کے نرم گونج نے پر سکون ہوا میں لوری کو پینٹ کیا تھا۔ جیسے ہی ایمان اپنے بستر پر لیٹ گئی، کمرہ رات کے سکون میں لپٹا ہوا اپنا سانس روکتا ہوا دکھائی دیا۔ تاہم، نیند ایک لمحاتی ساتھی ثابت ہوئی، خاموشی میں مضطرب۔ اس کے خیالات کی باریک سرگوشیاں گھوم رہی تھیں، کبھی دائیں، کبھی بائیں، جب وہ خوابوں کے دائرے میں جانے کی کوشش کرتی تھی۔ رات کا وقت ایمان کے لیے ایک چیلنج بنا، صبح کی روشنی میں سکون تلاش کرنے کی عادی تھی۔ ایک خطرناک ماضی کی یادیں اس کے ذہن میں جھلملاتی تھیں، رات کی خاموشی کا ایک ناپسندیدہ ساتھی۔ "اب میں نے اپنا بدلہ آصف سے لے لیا ہے، مجھے نیند کیوں نہیں آتی؟ مجھے اب اچھی طرح سو جانا چاہیے" وہ خاموشی سے سوچتی رہی۔ اپنی دائیں طرف مڑ کر ایمان نے اپنے ہاتھ اپنے گالوں کے نیچے رکھے، اس کی نظریں دیواروں پر چھائیوں کے لطیف کھیل پر جمی ہوئی تھیں۔ ایک پر عزم پلک جھپکنے نے اس کے خیالات کو وقفہ دیا، "میں آج رات

سوؤں گی تو کل، میں ٹھیک سے عید مناؤں گی؟"ایک پر امن رات کی امید اس کی خطرناک تاریخ کی بازگشت کے ساتھ جڑی ہوئی تھی،اس کے کمرے کی چاندنی پناہ گاہ میں ایک نازک توازن پیدا کر رہی تھی۔نیچے گیٹ کی کریک نے ایک کار کے آنے کا اشارہ دیا،اور اس کا انجن رک گیا۔قدموں کی بازگشت جیسے ہی اعداد و شمار ابھرے،رات کی خاموشی میں ان کی موجودگی واضح تھی۔کار کے دروازے بند ہونے کی الگ آوازیں گونج رہی تھیں،داخلی دروازے پر زور دیا۔ایمان،اوپر والے اپنے کمرے میں،نیچے کی آوازیں نکالتے ہوئے اپنے خیالات پر توجہ مرکوز کیے سیدھی بیٹھ گئی۔"پتہ نہیں مجھے وہ سوال پہلے کیوں یاد نہیں کہ میں بزرگ سے وہ سوال کر لیتی اے۔اللہ،کل میں اس سوال کو آپ کی موجودگی میں یاد کروں گی۔ اور سندس سے جواب مانگوں گی اب میں اسلام کے مطالعہ میں دلچسپی لینا چاہتی ہوں۔"اس نے سرگوشی کی،عزم اس کی آواز میں واضح تھا۔ہال کا دروازہ کھلا،اور دور دراز کے تبادلے اوپر کی طرف تیرنے لگے۔ایمان کی سوتیلی بہنوں میں سے

ایک نے کہا، "خریداری اچھی چلی گئی" دور سے ایک دوسری سوتیلی بہن کی آواز آئی، "امی کا لباس بہتر ہے۔" قہقہہ، غالباً خالدہ کی طرف سے، پھوٹ پڑا، "زہری بات ہے لباس کس کا ہے خالدہ کا؟" انداز میں فخر تھا اس کے بعد آنے والی ہنسی دھیرے دھیرے مدھم ہوتی گئی، جیسے کہ آوازیں رات کے وقت اپنے آپ میں جذب ہو گئی ہوں، ایک خاموش ماحول کو پیچھے چھوڑ کر۔۔۔۔

ایمان ہیڈ بورڈ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئی، اس کے موبائل کی نرم چمک اس کے چہرے کو منور کر رہی تھی۔ ایک نازک لمس کے ساتھ، اس نے قریبی ٹیبل سے اپنا فون بازیافت کیا اور Instagram پر تشریف لے گئی۔ ڈیجیٹل دائرے میں، جہاں کنکشنز ورچوئل تھے، اس نے کسی کی پیروی نہ کرنے کا انتخاب کیا، پھر بھی کبھی کبھار خود کو موئیز کی پروفائل کی طرف متوجہ پایا، جو اس کی زندگی کے بارے میں متجسس تھی۔ آج کی رات ان مواقع میں سے ایک تھی۔ جیسے ہی اس نے موئیز کی انسٹا کھولی تو وہ اسکی سٹوری کی جانب بڑھی، اسے اسکریپ فیسٹیول کی

متحرک دنیا میں لے جایا گیا، جو کہ ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے لیے ایک جامع جشن ہے۔ رنگین صفوں کے درمیان، ایک شخصیت نے اس کی توجہ مبذول کرائی—— موئیز نے خود کو ایک عورت کے طور پر پیش کیا۔ اس کے ساتھ ایک اور شخص کھڑا تھا، ایک مرد گھوبگھرالی بالوں، متعین منہ اور باریک داڑھی کے ساتھ نسوانی بھیس کو گلے لگا رہا تھا۔ میک اپ اور زیورات سے آراستہ، اس کی شکل لعنتی اور ڈراؤنی صورت کا خطرناک اور منحوس امتزاج تھا، جس نے ایمان کو فکر میں چھوڑ دیا۔ جیسے ہی ویڈیو چلائی گئی، یہ ایک مسخ شدہ فلٹر کی طرح کھلا، جس نے جہنم کی آگ کی گہرائیوں کی یاد دلانے والا ایک بھیانک منظر پیش کیا۔ موئیز اور اس کے ساتھی نے طنزیہ لہجے میں موئیز کے ساتھ جہنم کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہا،

"خدا نے مجھے جہنم میں ڈال دیا ہے، مجھے بچاؤ! اوہ، میں جہنم میں ہوں، خدا، خدا، مجھے بچاؤ،" اس کے تھیٹر میں ہاتھ ہلا رہے ہیں۔ قہقہوں اور تالیوں نے ماحول کو بھر دیا، دونوں اپنی بے سروپا تصویر کشی کر رہے تھے۔ ایمان، مایوسی کے ایک طوفان

www.novelsclubb.com

کی لپیٹ میں، سخت عزم میں اس کے جبڑے کو بھینچ لیا۔طنز برداشت نہ کر سکی، اس نے اچانک اپنا موبائل بند کر دیا، جوش سے بڑبڑائی، "جب تم مر جاؤ گے، تب تمہیں جہنم نظر آئے گی۔تب چلانا کہ جہنم سے، بچاؤ جاہل انسان"

اسنے منہ بسوڑا۔۔دراصل موئیز ان لوگوں کو۔طنز کر رہا تھا جو اسے کہتے تھے کہ ایسا کام مت کرو تمہیں اللہ جہنم میں ڈال، دے، گا بس موئیز جہنم کا مزاخ بناتے ان لوگوں کو جواب دے رہا تھا۔۔۔

ایمان نے تیزی سے اپنا موبائل بند کر دیا اور ایک آہ بھری جب وہ سر پر ہاتھ ... رکھ کر بیٹھ گئی۔ایک لمحے میں اس کے موبائل کی گھنٹی نے خاموشی میں خلل ڈالا، آنے والی کال سے اسکرین روشن ہو گئی۔ایک مدھم، قدرے سست آواز کے ساتھ، اس نے کال اٹھائی اور نہایت بیزاری سے بولی "ہاں ہیلو"۔دوسرے سرے پر موئیز تھا، اس کی آواز جوش و ہیجان سی بھری ہوئی تھی، "انسٹا کھولو"

ایمان کے چہرے پر ایک الجھن کا تاثر ابھرا جب موئیز نے انسٹا گرام کو کھولنے کا کہا اس کی ناک چٹکی ہوئی، اور اس کی آنکھیں بے اعتباری سے تنگ ہو گئیں۔ "تم نے کیسا انتشار پھیلایا ہے اب ہاں کونسا۔ بمب پھوڑا ہے کونسا انسٹا پر طوفان لائے ہو جو مجھے کہہ رہے ہو میں انسٹا کھولوں؟" اس نے بلند آواز میں بولا. موئیز دل سے ہنسا۔

ایمان نے موبائل اپنے کان سے ہٹایا اور۔ نہ پسندیدگی والا چہرہ بناتے اسکی ناک کے گرد جھریاں سی آ گئیں ساتھ ہی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے ایمان اپنی نظریں جھکا کر نہ رہ سکی۔ موئیز نے بات جاری رکھی تو وہ موبائل واپس کان کے پاس لے آئی "انسٹا پر ڈی ایم چک کرو،" موئیز نے اصرار کیا۔ ایمان نے جھنجھلاہٹ کے اشارے سے جواب دیا، "ٹھیک ہے، کال ختم کرو، میں دیکھوں گی کہ تم نے کیا شرارت کی ہے۔" موئز کے ہنستے ہی ایمان کے چہرے پر فکر مندی نمودار ہوئی۔ اس نے اپنے آپ سے بڑبڑاتے ہوئے کال ختم کی، "اس نے اب کیا

کر دیا ہے کہ وہ اتنا وحشیانہ ہنس رہا ہے؟ بالکل پاگل ہے یہ۔" ایمان نے پر جوش اور بے نیاز انداز میں اپنا موبائل اٹھایا۔ قدرتی شائستگی سے نشان زد اس کے چہرے نے اس آلے کو کھولتے ہی امید کی جھلملاہٹ کا انکشاف کیا۔ انسٹا گرام ایپ کھول کر، اس نے اپنے ڈائریکٹ میسجز کو چیک کیا۔ موئز کے پیغام کو بازیافت کرتے ہوئے، اس نے ایک منسلک ویڈیو دریافت کی۔ بولتے ہوئے، "آیئے موئیز کی تازہ ترین کانڈ کا مشاہدہ کریں،" اس نے ویڈیو چلائی، صرف اسکرین پر اپنی تصویر تلاش کرنے کے لیے۔ ایک الجھن زدہ تاثرات اس کے چہرے کو سجائے ہوئے تھے جب اس نے ریکارڈنگ میں کی گئی غیر مانوس ترتیب کو جگہ دینے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

اچانک، ویڈیو کی آڈیو اس کے کانوں تک پہنچ گئی، اور فوٹیج میں تصویر نظر آئی.

ایمان کی آنکھیں پھیل گئیں، ایک واضح جھٹکا اس کے چہرے پر چھا گیا۔ بے اعتنائی اور افسوس سے بھرے لہجے میں اسکے حلک سے ایک آواز نکلی جو بے یقینی کی تھی جیسے جھٹکا، "اے یہ تو میں ہوں۔" یہ وہی ویڈیو تھی جس میں ایمان نے شام کے

اوائل میں لڑکوں کا سامنا کیا تھا اور ان کی سرزنش کی تھی——ایک ایسا واقعہ جو تیزی سے انسٹا گرام پر وائرل ہو گیا۔ ویڈیو کو دیکھتے ہوئے، اس نے اظہار کیا، "انکو پولیس کب پکڑ کر لے کر گئی" اس کی آنکھوں میں بے اعتباری چھلک رہی تھی

ایمان نے اپنے آپ کو انسٹا گرام کی دنیا میں غرق کیا، سوچتے ہوئے، "لوگوں نے تبصروں میں کیا کہا ہے؟" جب وہ کمنٹ باکس میں داخل ہوئی تو اس کی ملاقات انگریزی کے سمندر سے ہوئی، اور ایک حقارت آمیز آواز اس سے بچ گئی۔ "یہ پاکستانی، انسٹا گرام پر انگریز ہونے کا بہانہ کر رہے ہیں، گویا انگریزی ان کے دادا کی زبان ہے۔ اصل میں ہوتے یہ میری طرح ہی ہیں پتا نہیں اردو میں بات کرتے انکو کیا شرم محسوس ہوتی ہے گدھے کہیں کہ" اسکرول کرتے ہوئے، ایمان نے دریافت کیا کہ میمز جنگلی پھولوں کی طرح پھوٹ پڑے ہیں، جو اس کی زندگی کے ٹکڑوں کو چالاکی سے سمیٹتے ہیں۔ ایک میم نے، خاص طور پر، اس کی توجہ حاصل

کی۔اس نے مزاحیہ انداز میں ایک خیالی منظر نامے کو دکھایا: *میم: جب میری ماں اپنے بھائی سے جائیداد میں اپنا حق مانگا**ماں کا بھائی:

شیطان تو شاید جیل سے رہا ہو رہا ہوا بھی، لیکن اس کے شریر قاصد پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔وہ بدنیتی سے مجھ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔*ایمان، جو رومن اردو پر عبور رکھتی ہے،اس کی آن لائن موجودگی کے جواب میں لوگوں کے تخلیقی تاثرات پر مسکرانے کے سوا کچھ نہیں کر سکی۔

ہنسی کے درمیان،ایمان کے نقطہ نظر نے ایک سنسنی خیز موڑ لیا جب اس نے مستقبل کے ممکنہ منظر ناموں کا تصور کیا۔ایک منظر میں،اس نے خود کو ایک مارننگ شو میں پایا، جس میں ایک حد سے زیادہ پرجوش میزبان کا سامنا کرنا پڑا جس میں بے ہودہ سوالات تھے۔"آپ کی جلد بہت بے عیب ہے، آپ کا راز کیا ہے؟"میزبان نے پوچھا،اس کے بعد کلاسک استفسار کیا،"کیا یہ آپ کے اصلی

بال ہیں یا ایکسٹینشن؟" مضحکہ خیزی نئی بلندیوں پر پہنچ گئی کیونکہ میزبان نے جاری رکھا، "آپ نے حال ہی میں کرائے لیا ہے، تو کیا آپ نے ایک خاص ڈش کھا کر لڑنا سیکھا؟" قہقہہ گونج اٹھا، ایک بدمعاش چڑیل کی یاد تازہ کرتا۔ ایک اور واضح منظر سامنے آیا، جس میں ایمان کو ایک دلہن کے طور پر پیش کیا گیا، جو ایک برانڈ کے فوٹو شوٹ کے لیے گھوم رہی ہے۔ پاکستان میں دلہن کی شان و شوکت کا راستہ سوشل میڈیا کی شہرت سے گزرتا دکھائی دیا۔ جلد ہی، "میرا دل یہ پکارے آجا، بھیگا بھیگا ہے سما" کی دھڑکنوں پر ایک جاندار رقص کا سلسلہ شروع ہوا۔ متعدی تال نے خیالی جگہ کو بھر دیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے سنسنی خیز خیالات جاری تھے، اب وہ ایک ویلاگ منظر نامے کا تصور کر رہی ہے جہاں اس نے اور خالدہ نے خود کو ایک گرما گرم تبادلے میں پایا۔ یہ ترتیب ایک عام خاندانی منظر میں سامنے آئی، جہاں دونوں ماں بیٹی ایک مزاحیہ لیکن شدید جھگڑے میں مصروف تھیں۔ جیسے ہی خیالی کیمرہ گھوم رہا تھا، ہر ڈرامائی لمحے کو قید

کر رہا تھا، ایمان اور خالدہ نے ایک دوسرے کے بالوں کو چنچل لیکن پر جوش انداز میں پکڑ لیا۔ آس پاس کا ماحول قہقہوں اور قہقہوں سے گونج اٹھا، خیالی ویلاگ میں ایک جاندار ماحول بنا۔ مستقبل کی اس پر لطف جھلک میں، ایمان نے خود کو نہ صرف ایک سوشل میڈیا سنسنی کے طور پر پایا بلکہ خاندانی ولوگر کے خوشگوار افراتفری میں بھی ایک شریک کے طور پر پایا، جہاں روزمرہ کے جھگڑے اور جھگڑے ان کے سامعین کے لیے تفریح کا ذریعہ بن گئے۔ جیسے ہی ایمان کے سنسنی خیز خیالات ختم ہوتے گئے، اس نے خود کو موجودہ لمحے میں واپس پایا، اس کی نگاہیں اپنے ارد گرد کی جگہ کو سکین کر رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر جذبات کی آمیزش—حیرت کی ایک لمحاتی شکل، اس کے اظہار میں ایک لطیف تبدیلی۔ اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے، وہ اپنے آپ سے بڑبڑائی، "نہیں، نہیں،" گویا اپنے تخیلاتی سفر کے دیرپا اثرات کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ایمان کے گلے میں، جو کبھی تناؤ کا شکار تھا، اب سکون کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ پسینے نے اس کی پیشانی کو سجایا، اور اس نے

اپنے ہاتھ سے پسینے کی موتیوں کو صاف کیا۔ پاکستانی سامعین کے تیز ردعمل پر غور کرتے ہوئے، اس نے سوچتے ہوئے اپنے ہونٹ کاٹ لیے۔ "پاکستان کے یہ لوگ تالیاں بجانے میں اتنی ہی جلدی کرتے ہیں جتنی کہ تنقید کرنے میں،" اس نے اپنی آواز میں مایوسی کی جھلک دیکھی۔ زندگی کے امتحانات کے بارے میں بزرگ کی حکمت کو یاد کرتے ہوئے، ایمان نے اعتراف کیا، "اللہ کسی بھی جگہ ایسے حالات پیدا کر کے انسان کا امتحان لیتا ہے۔" اس کی سوچوں نے اچانک ایک موڑ لیا، اور اس کی آنکھیں احساس کے ساتھ پھیل گئیں۔ اس کا موبائل پکڑ کر اس نے معیز کا نمبر ڈائل کیا۔ جیسے ہی اس نے خوش مزاجی سے جواب دیا "اوو وداٹ از کوئین یو آر ہئیر" ایمان نے روکا، اس کی آواز میں پر عزم کنارہ تھا، "موئیز یہ سب ختم کرو۔" موئیز، حیران رہ گیا، ایمان کے لہجے میں غیر متوقع عجلت کا سامنا کرنا پڑا، جس نے واقعات کے نتیجے میں موڑ کا مرحلہ طے کیا۔ ایمان کی آنکھیں تشویش سے پھیل گئیں جب وہ واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عجلت نے اس کی آواز کو نرم

www.novelsclubb.com

کرتے ہوئے کہا، "میں یہ نہیں چاہتی۔اسے جلدی سے حذف کر دو۔میں ابھی اتنی مشہور نہیں ہوں۔"کال کے دوسرے سرے پر موئیز بے چین نظر آیا جب اس نے جواب دیا، "تم پاگل ہو، تمہیں شوز کے لیے دعوت نامے ملیں گے، ڈراموں کے لئیے تمہیں بلایا جائے گا، لوگ تم پر یقین کریں گے۔اپنے انسٹا فلاوَرز کو دیکھو تم نے کیا حاصل کیا ہے۔ایک ہی وقت میں بیس ہزار۔فالوورز "فالوورز میں غیر متوقع اضافے سے حیران ایمان نے سوچا، "یہ پاکستانی دیوانے ہیں، یہ کسی ایسے حقیقی ٹیلنٹ کو پروموٹ کیوں نہیں کرتے جو پاکستان کو شہرت دلا سکے۔جو پاکستان کے کام بھی آئے "اس نے مختلف شعبوں میں نمایاں مہارت رکھنے والے افراد کی مثالیں پیش کیں جنہیں نظر انداز کیا گیا۔معیز نے اسے تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے ایک گہرا سانس لیا۔ مسکراتے ہوئے اس نے کہا، "ایمان، اپنے حق کے لیے کھڑا ہونا ایک ہنر ہے۔"ایمان نے متاثر نہ ہو کر آنکھیں گھما کر جواب دیا، "جاؤ بھاڑ میں۔تمہارے اتنے رابطے ہیں تم پھر بھی میرا کام نہیں کر رہے مجھے صبح

www.novelsclubb.com

ہونے سے پہلے یہ سب ختم کرنا ہے "موئیز کا ایمان کو سمجھانا ایمان کو سمجھ آیا وہ اسے تیزی سے بولی، "لیکن اگر میں مشہور ہو بھی جاؤں تو یاد رکھنا میں تمہارے کسی کام کی نہیں ہوں۔" جواب میں ایمان نے تیزی سے اپنے کان سے موبائل ہٹا کر فیصلہ کن انداز میں کال کاٹ دی۔ایمان نے اپنے آپ کو پہلی اور شاید واحد فرد ہونے کی عجیب پوزیشن میں پایا جو اس کی اچانک شہرت سے خوش نہیں تھی۔اپنی نئی مقبولیت سے بے چین،اس نے اپنے اگلے اقدامات پر غور کیا۔اپنے انسٹا گرام پروفائل پر تشریف لے جاتے ہوئے،اس کا استقبال اسکرین پر نمایاں ٹوینٹی کے فولورز نے کیا۔اس کی پروفائل،گلیوں کی بلیوں پھول درخت اور مختلف جانوروں اور پرندوں کے لیے ایک پناہ گاہ، میں خود کی ایک تنہا تصویر پیش کی گئی جس نے ملا جلا ردعمل ظاہر کیا۔ایک تبصرے کا سامنا کرنے پر جس میں اس کی خوبصورتی کو چھیڑنے کی دعوت دی گئی تھی،یعنی کمنٹ یہ تھا کہ "

جتنی یہ، خوبصورت ہے اس کو چھیڑنے سے کوئی خود کو کیسے روک۔ سکتا ہے ایمان نے منہ پھلایا اور ٹرخ کر بولی ''زہری بات ہے کتے خاندان کے کتی اولاد جو ہو کیسے اپنی خصلت سے بعض آؤ گے کمینے لوگ''

ایمان نے اپنی پیشانی پھیر دی اور متنازعہ تصویر کو فوری طور پر حذف کر دیا۔ اپنے آپشنز پر غور کرتے ہوئے وہ بڑبڑائی، "افوہ، مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ انسٹا کا اکاؤنٹ کیسے ڈیلیٹ کرنا ہے۔ اور موئز بھی نہیں کرے گا" وہ سیدھی ہوئی تو اس کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔ "میں ایمان ہوں، منصوبوں سے خالی نہیں، ابھی میرے ذہن میں نہیں ہے کوئی منصوبہ بس،" اس نے اپنے خیالات کی موجودہ حالت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ایمان نے غصے کے اظہار میں اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا دیا۔ ایک مختصر وقفے کے بعد، اس نے خود کو جمع کرتے ہوئے کہا، "جب گھی انگلی سے بھی نہ نکلے تو گھی کو گرم کر لینا چاہیے'' نئے عزم کے ساتھ، وہ اپنے موبائل تک پہنچی، اپنے خیالات کو اردو سے انگریزی میں تبدیل کرنے کے

لیے گوگل ٹرانسلیٹ لانچ کیا۔ایک مخصوص ملک یعنی اسرائیل اور امریکہ کی توہین کرنے والے چند ابتدائی الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے،اس نے ان کا ترجمہ کیا اور اشتعال انگیز پیغام کو انسٹا گرام پر ریاست اسرائیل اور امریکہ دونوں کی پوسٹس پر چسپاں کیا۔اپنے غیر روایتی انداز سے مطمئن ہو کر،اس نے بے فکری سے اپنا موبائل چھپا دیا۔کچھ دیر بعد واپس آ کر،اس نے اپنا آلہ باز یافت کیا صرف یہ معلوم کرنے کے لیے کہ انسٹا گرام نے فوری ایکشن لیا ہے یا نہیں——اس کے اکاؤنٹ پر پابندی لگا دی گئی تھی،اسرائیل اور امریکہ کی طرف نفرت کی وجہ سے اسے حذف کر دیا گیا تھا۔واقعات کے غیر متوقع موڑ پر ایمان مدد نہیں کر سکی لیکن دل کھول کر ہنسی میں پھٹ گئی "کام محنت سے نہیں دماغ لگا کر۔کرو کہ کام بھی ہو جائے اور محنت بھی نہ کرنی پڑھے"

وہ سیدھی ہوتے بیڈ پر گر سی گئی اور ایک لمبی انگڑائی لے کر لیٹ گئی یعنی یہ پریشانی تو اسکے سر سے اتری اب نئی پریشانی کو وہ سنبھال لے گی..۔

•••••••••••••••••

کھلی کھڑکی خاموش تماشائی بن کر کھڑی ایمان کے کمرے کا پر سکون منظر بنا رہی تھی۔اس کی آنکھیں، پرامن نیند میں بند تھیں، رات کی بتدریج میٹامورفوسس سے غافل تھیں، فجر کے نرم، خوش آئند گلے میں۔ باہر، آسمان نے رات کی مخملی گہرائیوں سے ایک پر سکون نیلی صبح کے نازک کینوس میں منتقل ہوتے ہوئے اپنا ایتھریئل بیلے پیش کیا۔ دور دور سے فضا نعتوں اور حمد و ثناء سے مزین تھی، عید کی اذان کی صدا گونج رہی تھی۔ کھلی کھڑکی کے ذریعے، کھلتے ہوئے پینورامانے وفادار روحوں کی جماعت کو ظاہر کیا، جو مسجد کی طرف رواں دواں تھے، ان کے سلیوٹس بغیر کسی رکاوٹ کے صبح کے رنگوں کے ساتھ مل رہے تھے۔ایمان کے کمرے کی خاموشی میں فطرت کی مسحور کن آوازیں سمفنی میں شامل ہو گئیں۔ کوّوں کی پر جوش گفتگو، پرندوں کی چہچہاہٹ اور بلبل کی روح کو ہلا دینے والی راگ نے ایک سحر انگیز ماحول پیدا کر دیا۔ ہر مخلوق ایک اہم دن کی آمد کا جشن منا رہے تھے نیچے،

میکائیل اور جتوئی، عید کی خوشیوں کی شاندار پوت میں دو شخصیات، فرقہ وارانہ تانے بانے میں اٹوٹ دھاگے بن کر مسجد کی طرف جاتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔

دریں اثنا، ایمان پرامن آرام میں لیٹی ہوئی تھی، اس کی کھلی کھڑکی روحانی منتقلی کی دنیا کی جھلک دکھا رہی تھی۔ جیسے ہی عید کی نماز نے وفاداروں کو اشارہ کیا، ایمان کا کمرہ خوابوں اور سکون کی آماجگاہ بنا رہا۔ آج، عید الفطر نے اس کے لیے ایک خاص اہمیت کا اعلان کیا— تبدیلی کا دن، جو کہ رمضان کے روحانی سفر کی انتہا ہے۔

کھڑکی، بدلتے آسمان اور ہلچل مچانے والی جماعت کا ایک خاموش تماشائی، اسلام کے ساتھ ایمان کے ابھرتے ہوئے تعلق کی گواہی دے رہی ہے، اس کی پہلی عید اس کے جاری روحانی مشاعرے میں ایک پُرجوش باب کے طور پر کام کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

ایمان، اپنی نیند میں کسمساتے، دائیں طرف مڑی، اس کے ہونٹ خاموش بڑبڑا رہے تھے۔ نیچے جماعت نماز عید کے بعد ایک جاندار ٹیبلو بنا کر واپس لوٹ رہی تھی۔ سفید سوتی قمیض اور شلوار میں ملبوس جتوئی اور سیاہ لباس میں سجے میکائیل نے گرم جوشی سے محلے کے باقی لوگوں سے گلے ملنے کا تبادلہ کیا، ان کی دوستی اس موقع کی خوشی سے گونج رہی تھی۔ بچوں کی آوازیں فضا میں گونج رہی تھیں، ماحول کو جوانی کے جوش و خروش سے دوچار کر رہا تھا۔ ایمان نے یکدم ہوش سنبھالتے ہوئے کہا، "آج عید ہے۔" تیزی سے، وہ بستر سے لپکی اور کھڑکی کے قریب پہنچی، جہاں دل سے گلے ملنے والے مردوں کا منظر منظر عام پر آیا۔ ان میں ایک جادو گر سرور کھڑا تھا، جس کے ہاتھ میں تسبیح سر پر ٹوپی تھی، اور خاکستری قمیض اور شلوار پر مشتمل لباس۔ نرم اشارے کے ساتھ، اس نے عید کی خوشیوں میں روایتی دلکشی کا اضافہ کرتے ہوئے سب کو تہوار کی تقریبات میں حصہ لینے کا اشارہ کیا۔ سرور نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے دعوت نامہ بڑھایا، "آپ تمام

www.novelsclubb.com

حضرات آج میری شادی میں ضرور آئیں۔" مجلس نے یک زبان ہو کر جواب دیا، "انشاءاللہ، مولوی صاحب۔" پردے کے پیچھے ایمان نے تجسس اور غور و فکر کے آمیزے کے ساتھ منظر کو دیکھا۔ سرور جتوئی کی طرف متوجہ ہوا، اس کے چہرے پر عزم کے تاثرات تھے، "جتوئی، آپ اپنے پورے خاندان کے ساتھ لازمی آیئے گا خاص طور پر ایمان کو ضرور لایئے گا۔" جتوئی نے حیرانی سے سوال کیا، "ایمان؟" سرور نے اپنی مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے کہا، "یقیناً، وہ بھی مدعو ہے آج کی دعوت میں۔" جتوئی نے پریشان ہونے کے باوجود اثبات میں سر ہلایا۔ ایمان حیران ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹی اور خود سے بڑبڑائی، "وہ مجھے ناپسند کرتا ہے، تو جتوئی کو مجھے لانے کا حکم کیوں دے رہا ہے؟" ایک ابھری ہوئی پیشانی نے ایمان کے چہرے پر چھائی ہوئی تشویش کو ظاہر کیا۔

ایمان اپنے خیالوں میں گم تھی، بے ساختہ کندھے اچکا کر بولی، "خیر، مجھے صرف سندس سے بات کرنی ہے، اپنا مقصد پورا کرنا ہے۔" اپنے غور و فکر سے اٹھ کر اس

نے الماری کی طرف اپنا راستہ بنایا۔ایک زمانے میں بکھرے ہوئے مواد کو اب صاف ستھرا ترتیب دیا گیا تھا،ایمان نے ایک جوڑا منتخب کیا اور باتھ روم کے لیے روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ابھرتے ہوئے،وہ ایک خوبصورت لباس میں آراستہ تھی—ایمان نے اپنی تیاری میں محتاط انداز میں ایک سفید قمیض کا انتخاب کیا جو بلوچی سوئی کے کام سے مزین تھا۔شفان کے تانے بانے کو خوبصورتی سے لپیٹ دیا گیا تھا،جس سے روئل بلیو اور ہلکے نیلے رنگ کی کڑھائی کی جھلک نظر آتی ہے جو گردن کو مزین کرتی ہے۔سہ رخی گردن کے ڈیزائن نے نفاست کا ایک لمس شامل کیا،جبکہ شیشے کے نازک زیورات دن کی روشنی میں چمک اٹھے۔آستینیں، روایتی انداز سے زیادہ چوڑی ہیں،پھولوں کی کڑھائی کو شیشے کے کام کی باریک جھلک کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ڈوباٹہ،دائیں کندھے سے ایک دازین نما ہیم کے ساتھ بہتی ہے،روایتی بلوچی جمالیات کے جوہر کو اپنی گرفت میں لے رہی ہے۔ گھنے کڑھائی والے بینڈ،پھولوں کے منڈلا،اور ہیم کے ساتھ لیس کے آخری ٹچ

www.novelsclubb.com

نے ایک بصری پر فتن جوڑا بنایا۔ذیل میں، سفید ٹراؤزر ایک نازک ٹشو نما کپڑے سے تیار کی گئی، بغیر کسی رکاوٹ کے قمیض کی تکمیل کرتی ہے۔ سفید تانے بانے کی ایک ثانوی تہہ نے پتلون کے کفوں کو گھیر لیا، جو کہ لیس ٹرم سے مزین ہے، جس نے لباس میں ایک باریک دلکشی کا اضافہ کیا۔ایمان کی باریک بینی سے دھیان لوازمات کی طرف بڑھا—موٹی بالیاں اس کے کانوں سے خوبصورتی سے جھلک رہی تھیں، جو مجموعی خوبصورتی کو نمایاں کرتی تھیں۔ یہ جوڑا اس کی انگلی سے آراستہ ایک شاندار انگوٹھی کے ساتھ مکمل کیا گیا تھا، جو اس کے عید کے لباس کی پیچیدہ تفصیلات سے ہم آہنگ تھا۔ایمان کی لمبی قمیض خوبصورتی سے اس کے ٹخنوں کے بالکل اوپر منڈلا رہی تھی، اس کی۔ کمیز کی پیٹھ کے نیچے خوبصورتی کے ساتھ دو بھاری ٹاسلز رقص کرتی تھی۔ بیڈ پر بیٹھی، اس نے دیوار سے آئینہ اٹھایا، اسے اپنی گود میں رکھ کر میک اپ کرنے کے پیچیدہ کام کو شروع کیا۔ میک اپ کی فنی مہارت کے ساتھ، ایمان نے اپنی توجہ الماری کی طرف مبذول کرائی، اندر سے

www.novelsclubb.com

ایک وگ نکالی۔اپنے سر پر ایک میش ٹوپی محفوظ کرتے ہوئے،اس نے ہیزل نٹ رنگ کی وِگ کو احتیاط سے ترتیب دیا، جس کے اوپر سیدھے بال تھے جو خوبصورتی سے نیچے کی کنکس میں منتقل ہو گئے تھے۔ تبدیلی ہموار اور پر فتن دونوں تھی۔اپنے جوڑ کو مکمل کرتے ہوئے،ایمان نے رنگ برنگے پھولوں کی ایک صف سے مزین سفید ایڑیوں کا ایک جوڑا منتخب کیا——روئل بلیو، ہلکا نیلا اور جامنی——رنگ کے پھول اس سفید ایڑی والے جوتی کے اوپر خوبصورتی سے چسپاں تھا جو اس کے عید کی شکل میں آخری لمس کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے ہی وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی، ہیزل نٹ کے وگ اس کے چہرے کو ڈھانپ رہے تھے،ایمان کا جشن منانے کی توقع بڑھ گئی۔اس نے اپنی گردن سیدھی کی ایک نئے اعتماد کے ساتھ گردن اکڑائی اور دروازے کے قریب آئی۔ایمان کی پہلی عید ایک پُرجوش تحفہ کے طور پر سامنے آئی، جو برسوں کی سختیوں اور آزمائشوں کو برداشت کرنے کے

www.novelsclubb.com

بعد جشن کا ایک لمحہ ہے۔ عید کی چمکیلی روح ایمان کی لچک کے ساتھ گھل مل گئی، جس سے اس کے لیے ایک منفرد اور خوشی کا موقع پیدا ہوا۔

•••••••••••••••••|

ایمان امید اور استعفیٰ کی آمیزش کے ساتھ سیڑھیاں اتری۔ اس کے قدموں کی گونج اس کے ساتھ آنے والے غیر کہے ہوئے جذبات کی خاموشی کی آئینہ دار تھی۔ آخری دو قدموں پر پہنچ کر، وہ خوبصورتی سے اچھل پڑی، اس کا ہاتھ مضبوطی سے سہارے کے لیے ریلنگ سے جکڑا ہوا تھا۔ ٹی وی لاؤنج کی دہلیز پر رک کر، اس نے شیشے کی کھڑکی سے دیکھا، جو اندر سے خاندانی جھانکی کا ایک لطیف مبصر تھا۔ کھڑکی سے ایمان نے اپنی سوتیلی بہنوں کو اپنے والد کے گلے ملنے کی گرمجوشی میں لپٹی جھلک دکھائی۔ اس کی ایک بہن نے جتوئی کو کھینچنے سے پہلے ایک پیار سے گلے لگایا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ جتوئی صوفے پر بیٹھ گیا اور میکائیل نے مسکراہٹ

سے سجے ہوئے صوفے کی ھتھی پر جتوئی کے ہمراہ بیٹھ گیا اس خاندانی قربت کے درمیان، ایمان کی سوتیلی بہنوں نے خوشی سے اپنے والد کو پیار سے "بابا ہماری عیدی" کہہ کر عید کے تحائف کی اپیل کی۔ جتوئی نے پیار سے جواب دیا، ان کی عید کی خواہشات کے بارے میں دریافت کیا۔ ایمان سائے میں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ جتوئی، اس کی محبت ہر لفظ سے عیاں تھی، اس سے پوچھا، "میری بیٹیوں کو کتنی عیدی چاہیے؟" اس کے چھوٹے گال پر ہلکا سا لمس کرتے ہوئے، اس نے چھیڑتے ہوئے کہا، "جتنا آپ دے سکتے ہیں، آپ کی شان کے برابر۔" جتوئی کے پیار بھرے الفاظ میں ایک کڑوا میٹھا راگ تھا، جو اس گہرائی سے گونج رہا تھا جس کی ایمان کی خواہش تھی۔ جتوئی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے پیار سے ان کی باتوں کو تسلیم کیا۔ اپنی جیب سے نوٹوں کی دو گٹھیاں نکال کر، اس نے اسے دونوں بیٹیوں کے حوالے کر دیا، انہیں عیدی کے مساوی حصص پیش کیا "پانچ پانچ لاکھ میری دونوں بیٹیوں کے لئیے"—یہ پدرانہ محبت کا ایک واضح اظہار

www.novelsclubb.com

ہے جو ہمیشہ ایمان کی گرفت سے دور رہا تھا۔ غیر کہی آرزو کا وزن برقرار رہا جب اس نے عید کے اس مبارک دن پر ان خاندانی بندھنوں کا مشاہدہ کیا جس کی وہ تڑپ رہی تھی، پھر بھی اس سے دور رہی۔

میکائیل کا موڈ بگڑ گیا، اور وہ بھڑکتی ہوئی ناک کے ساتھ اچانک اٹھ کر بولا، "آپ نے مجھے عید کے لیے صرف دو لاکھ دیے ہیں!" اس کی بہن نے ہنسی مذاق میں اپنی زبان کو باہر نکالا، میکائیل کو مزید چھیڑا، جس نے اسے ایک خطرناک چمکدار گولی ماردی، اس کا اظہار بدل گیا۔ جتوئی نے بہن بھائیوں کی ہنسی مذاق میں ہنستے ہوئے کہا، "تم ساری زندگی میرے ساتھ رہو گے لیکن میری بیٹیاں آخر کار یہ گھر چھوڑ دیں گی اور مجھے بھی چھوڑ کر اپنے گھر کی ہو جائیں گیں۔" اس کی بیٹیوں نے جتوئی کو گلے لگاتے ہوئے باپ بیٹیوں کے رشتے کو بانٹتے ہوئے ایک جاننے والی نظر کا تبادلہ کیا۔ ان کے چہروں پر مسکراہٹ سجی ہوئی تھی جب جتوئی نے پیار سے دونوں کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا، ''میری بیٹیاں''۔ خاندانی گرمجوشی کے درمیان،

ایک بیٹی،اس کے جذبات بھڑک اٹھے،بے رحمی سے جواب دیا،"ہم آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گیں" جتوئی کی مسکراہٹ برقرار رہی جب اس نے انہیں یقین دلایا،"چلو۔ہم گھر جمائی لے آئیں گے۔"ایک متحد مستقبل کی یقین دہانی ان کے الفاظ میں گونجتی ہے،جس نے اس خاص عید کے دن خاندانی محبت اور عزم کا ایک دلکش منظر پیدا کیا۔

ایمان کی آنکھیں، سختی کے چہرے کو دھوکہ دیتی ہوئی، غم کی گہرائیوں کو تھامے ہوئے جب وہ اپنے بے ساختہ جذبات کے بوجھ سے جکڑ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے گوشے ان آنسوؤں سے چمک رہے تھے جو اس کے دل میں گہرے درد کو گونج رہے تھے۔مضبوطی سے کھڑے ہونے کی اس کی کوششوں کے باوجود،ایک جذباتی کمزوری برقرار رہی، جس نے اس کے اندر کے نرم ٹکڑے کو بے نقاب کیا۔ اس کے والد کی بے حسی،پدرانہ گرمجوشی کی شدید غیر موجودگی نے اس ویرانی کو بڑھاوا دیا جو اسے ایک بیٹی کے طور پر محسوس ہوئی تھی۔وہ خاندانی رشتے جو سکون کا

ذریعہ ہونا چاہیے تھے،اس کے بجائے، تنہائی کا سرچشمہ بن گئے۔اس جذباتی تنہائی میں،ایمان نے محبت کی خواہش کی،ایک ایسا جذبہ جو اس کے وجود سے واضح طور پر غائب تھا۔اس کے رشتوں کے زہریلے پن نے،خاص طور پر اس کے اپنے خون کے اندر،ایسے زخم چھوڑے جو اس کی تنہائی کے بوجھ کو مزید تیز کر رہے تھے۔ ایک ناقابل فہم نفرت میں گھری ہوئی،ایمان نے اس پریشان کن سوال سے دوچار کیا کہ وہ،سب کے درمیان، حقارت کا بوجھ کیوں اٹھاتی ہے۔اس کے خاندانی دائرے کی حدود میں خاموش جدوجہد نے اس کے رشتوں کی تڑپ چھوڑ دی جو حقیقی پیار کی گرمجوشی کا آئینہ دار تھے۔تنہائی کے ان لمحات میں،اس نے ایک اعلیٰ طاقت میں پناہ مانگی،اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ الٰہی تفہیم ان زمینی بندھنوں سے آگے نکل گئی ہے جو اسے ناکام بنا دیتے ہیں۔بے پایاں آرزو کے درد کے درمیان،ایمان کو اس یقین میں سکون ملا کہ انسانی رشتوں کی پیچیدگیوں سے ہٹ کر،ایک ماورائی محبت اس پر نظر رکھتی ہے۔یہ پُرجوش احساس کہ یہ آسمانی تعلق

اس وقت برقرار رہا جب زمینی رشتے ٹوٹ گئے اور اس کے جذباتی انتشار کی گہرائیوں میں ایک نازک پناہ گاہ بن گئی۔ اپنے درد کی خاموشی میں، اس نے الٰہی موجودگی کی لازوال محبت کو تھام لیا جس نے اسے کسی بھی زمینی بندھن سے زیادہ گہرائی سے سمجھا۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی بے دریغ آنسو چمک رہے تھے، اندر سے طاقت کے ایک ذخیرے کو بلایا۔ ایک پر عزم اشارے کے ساتھ، اس نے اپنی کمزوری کے ثبوت کو مٹاتے ہوئے اپنی آنکھیں اوپر کیں اور اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کے گوشے صاف کیئے۔۔ اس نے اپنی گردن اکڑائی، اپنی ناک سے ایک گہرا سانس کھینچا، اور اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی تو ایک بناہوا گواڑا ابھرا۔ اس کے اندر کا بوجھ لمحہ بہ لمحہ اس نازک پوشاک کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ جب وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر سامنے آیا جس میں نوکروں نے تندہی سے ناشتے کی میز رکھی تھی۔ خود کو صوفے پر بیٹھا کر، اس نے ٹیلی ویژن کا سامنا کیا جہاں خبریں چل رہی تھیں۔ ایمان کے لباس کی شاندار خوبصورتی اور اس

www.novelsclubb.com

کی دلکش شکل نے اس کی سوتیلی بہنوں سے حیرت زدہ نظریں کھینچیں، لمحہ بہ لمحہ ان کے روایتی میل جول کو گرہن لگا دیا۔ ایمان کے داخلے پر جتوئی کی مسکراہٹ بھی بکھر گئی۔ توجہ سے بے نیاز، ایمان نے اعتماد کے ساتھ صوفے پر کراس ٹانگوں والی کرنسی سنبھالی، جو خود اعتمادی کا مجسم ہے۔ میکائیل کی چوکنا نگاہیں خاموش غور و فکر کی آئینہ دار تھیں جو ہر کسی پر بسی ہوئی تھی، جوہری دھماکے کے بعد خوفناک خاموشی کی یاد دلاتی تھی۔ خاموشی کے اس لمحے میں، ایمان کی لچک ایک خاموش قوت بن گئی، جو اس کی روح کو محدود کرنے کی کوشش کرنے والی گھٹن والی حرکیات کے خلاف ایک لطیف بغاوت۔۔ خوبصورتی سے میک اپ اور بالوں میں پھولوں کے لہجے کے ساتھ ایک شاندار لباس میں مزین خالدہ نے ایک حیرت انگیز داخلہ بنایا۔ ایمان نے، خالدہ کے غیر معمولی لباس کو دیکھ کر، اپنی ہنسی کو دبانا مشکل محسوس کیا۔ منہ موڑ کر اس نے اپنی تفریح پر قابو پا لیا۔ خالدہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، سب کو عید کی مبارکباد دی، "میری طرف سے عید مبارک،"

www.novelsclubb.com

ایمان کی طرف حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے اس نے مزید کہا، "سوائے کچھ لوگوں کے۔" ایمان نے ٹی وی پر نظر ڈالتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ جوڑ کر بے ساختہ جواب دیا، "گویا لوگ بھی لعنت بھیجتے ہیں ایسی منحوس مبارک باد پر۔" خالدہ نے ایمان کو منہ بنا کر اوپر سے نیچے تک دیکھا اسکے بعد اپنی بیٹیوں کی طرف مسکراتے ہوئے بولی "میری بیٹیاں" خالدہ نے اپنے ھاتھوں کو ہوا میں پھیلا لئے بیٹیوں نے پیار کا جواب دیتے ہوئے خالدہ کو گرمجوشی سے گلے لگایا۔ واپسی پر، خالدہ نے شرمندگی کا ایک جھونکا محسوس کرتے ہوئے، جتوئی کی طرف دیکھا، اعتراف کیا، "میں نے صبح ہی تمہیں گلے لگایا تھا،" اور شرماتے ہوئے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا، "بچے ہیں"۔ جتوئی نے ایک تسلی بخش مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "ٹھیک ہے ڈارلنگ۔" اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے، جتوئی خالدہ کے قریب پہنچے، اسے گلے لگایا اور اس کے ماتھے پر ہلکا بوسہ دیتے ہوئے کہا، "تم میری محبت ہو۔۔ عید مبارک جانم"۔ میکائیل نے منظر میں مزاحیہ انداز میں کہا، "اوہ میرے

www.novelsclubb.com

خدا، میرے والد جوان اور رومانوی ہو رہے ہیں۔" جتوئی نے خالدہ کے ساتھ ہنسی بانٹتے ہوئے میکائیل کے طنز کا جواب دیا، "اگر میں تمہاری ماں کے ساتھ رومانوی نہ ہوتا تو تم کیسے پیدا ہوتے؟" جیسے ہی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی سی آواز آئی، ایمان کے چہرے پر تناؤ چھا گیا، اس کی آنکھیں ابلتی ہوئی آگ کی عکاسی کر رہی تھیں۔ اس نے احتیاط سے ریموٹ کو پھینچ لیا اس محبت کی کمی کے خلاف ایک خاموش احتجاج جس کی وہ حقدار تھی۔ دوسروں کے دھیان میں نہ آنے پر، ایمان نے اپنے اندرونی انتشار کو چھپاتے ہوئے ٹی وی کا سامنا کرنے کا انتخاب کیا۔۔۔

نوکر شائستہ انداز میں کمرے میں داخل ہوا، سب کو اعلان کرتا ہوا، "ٹیبل پر ناشتے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔" ماحول، جو پہلے بات چیت اور قہقہوں سے بھرا ہوا تھا، آہستہ آہستہ تبدیل ہوتا گیا جب لوگ کھانے کی جگہ کی طرف جانے لگے۔ ناشتے کا پھیلاؤ، ایک پرکشش درجہ بندی، ایک میز پر خوبصورتی سے دکھایا گیا جو زیادہ دور نہیں تھا۔ صوفے پر آرام سے بیٹھی ایمان نے نوکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میرا

ناشتہ یہاں لے آؤ" خالدہ نے یہ سن کر ایمان کی طرف متکبرانہ لہجے میں کہا،

"ہاں، کتوں کا ویسے بھی انسانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا حرام ہے۔" ایمان، بے حس، جوابی گولی مار دی، "در حقیقت، تب ہی میں تیرے ساتھ کھانا کھانا پسند نہیں کرتی۔ آخر کار اپنی خصلت دیکھا کر تو ادھر بھی بھونک رہی ہے اسی طرح تو ٹیبل پر بھی بیٹھ کر بھونکے گی جیسے لاڈو کتیا مجھے دیکھ کر ہر جگہ پر اپنی اوقات دیکھا دیتی ہے ۔" تناؤ کے درمیان پھنسے نوکر نے گھبرا کر پہلے خالدہ اور پھر ایمان کی طرف دیکھا۔ خالدہ نے غصے سے بڑھتے ہوئے اشارے سے کہا، "چھوڑ دے اس کو خود اٹھالے گی اپنا۔ ناشتہ "نوکر، صورت حال سے ہوشیار، جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ ایمان دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ خالدہ کو جواب دیا" ضرور، میں سنبھال لوں گی آخر میں ایک انسان ہوں، کتیا نہیں جس کا پیالہ لوگ بھرتے ہیں اور پھر اسے کھاتے دیکھتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ایمان کا طنز اس وقت مزید گہرا ہو گیا جب اس نے ملازمین کو سائیڈ لائن پر کھڑا دیکھا جو جان بوجھ کر جتوئی اور ان کے اہل خانہ کو ناشتہ کرتے دیکھ رہے تھے اگر باوقت کوئی چیز ضرورت۔ ہو تو وہ انکی ضروریات پوری کریں ایمان کے لیے خالدہ کے ساتھ یہ جھڑپیں ان کے معمول کا ایک متوقع حصہ بن چکی تھیں۔ اس لئیے وہ اپنے ناشتے میں مصروف تھے اور انکو علم تھا اس جنگ میں جیت ایمان کی ہی ہوتی ہے۔۔ جب خالدہ کو ایمان کے طنز کا احساس ہوا تو اس کی نظریں ملازمین کی طرف مڑ گئیں جس کی وجہ سے وہ جلد بازی میں چلے گئے۔ خالدہ، جو بظاہر پریشان دکھائی دے رہی تھی، زور زور سے فرش پر قدم رکھتے ہوئے اپنے دانت پیس رہی تھی۔ اس کے قدم غصے سے گونجتے رہے

-

بارحال ایمان کچن سے ناشتہ لانے کا ارادہ کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھنے لگی لیکن ٹی وی پر کچھ چلنے کی آواز سن کر اچانک رک گئی۔ اس کی توجہ اسکرین کی طرف

www.novelsclubb.com

مبذول ہو گئی، جہاں ایک مارننگ شو، دو میزبانوں کے ساتھ خبروں سے مشابہت رکھتا تھا۔ منقسم اسکرین پر مرد میزبان کو دائیں طرف اور خاتون میزبان کو بائیں طرف دکھایا گیا اوپر جو ایک لوگو سے مزین تھا جس میں چینل کے نام کے بعد وقفے وقفے سے پھول کے بھنور آنے کے بعد "عید مبارک" کی نمائش ہوتی تھی۔

خاتون میزبان نے ریمارکس دیے 'کل بہت عجیب واقعہ ہوا، اگر کسی کو علم ہو تو کل رات ایک لڑکی کی ویڈیو وائرل ہوئی رات ورات'۔ مرد میزبان نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا، "بالکل، اور یہ بہت عجیب بات ہے کہ اس لڑکی نے اپنی انسٹا آئی ڈی ڈیلیٹ کر دی۔" خاتون میزبان نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "جو لوگ لاعلم ہیں، گزشتہ روز اسلام آباد کی مارگلہ ہلز پر واقع ایک ہوٹل میں ایک واقعہ پیش آیا، جہاں لڑکوں کے ایک گروپ ایک لڑکی کو چھیڑ رہے تھے، اور لڑکی نے لڑکوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ کہ اسکی بہادری کی وجہ سے وہ رات ورات سوشل میڈیا سینسیشن بن گئی" مرد میزبان نے معاہدے میں خاتون میزبان کے ساتھ

ایک جاننے والی نظر کا تبادلہ کیا۔۔ ایمان نے اپنی درمیانی دو انگلیوں سے اس کی پیشانی کو آہستہ سے چھونے سے پہلے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے خبر کو غور سے دیکھا۔ سیدھی بیٹھی، اس نے اپنی ٹھوڑی کو اپنی درمیانی تین انگلیوں پر ٹکا دیا، سامنے آنے والے واقعات میں مگن تھی۔ اس کی بہن کی آواز نے اس کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا، "ہاں، میرے دوست نے کل بھی مجھے ایک ویڈیو بھیجی تھی۔" ایمان کی بائیں بھنویں سازش میں ابھری جب اس کی بہن نے بات جاری رکھی، "لیکن جب میں نے وہ ویڈیو دیکھنا شروع کی تو حیرت ہوئی؛ ویڈیو خود بخود ڈیلیٹ ہو گئی، گویا موبائل فون نہیں چاہتا تھا کہ میں اسے دیکھوں۔" ایمان کی ابروئیں جمع ہو گئیں، بے چینی واضح، مرد میزبان نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس لڑکی کی ویڈیو ہر پلیٹ فارم سے ڈیلیٹ کر دی گئی، موبائل فون کی گیلری میں بھی وہ لوگ جو اس کی ویڈیو کو محفوظ کرتے رہے۔ اسے بھی ڈیلیٹ کر دیا گیا، یہ تشویشناک بات ہے کہ اس کی ویڈیو کو ہر جگہ، یہاں تک کہ

www.novelsclubb.com

پولیس نے کے ڈاکومنٹس سے بھی ڈلیٹ کر دیا گیا، تاکہ اس لڑکی کا کوئی سراغ کسی کو نہ مل سکے۔" خاتون میزبان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، جو بھی ہو۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ شاید وہ خود کو عوامی طور پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔" مرد میزبان نے مزید کہا "عجیب بات ہے آج کل لوگ مشہور ہونے کے لیے سستے اسٹنٹ کرتے ہیں اور وہ لڑکی ایسا سوچ۔ رہی ہے"۔ خاتون میزبان نے کندھے اچکا کر کہا، "شاید وہ ایک انٹروورٹ ہے یا لوگوں کو پسند نہیں کرتی۔" کھانے کی میز کے ارد گرد کچھ فاصلے پر بیٹھی خالدہ نے ٹی وی دیکھتے ہی سر جھکا لیا۔ اس نے ریمارکس دیے، "مجھے نہیں معلوم کہ اس ملک کا کیا بنے گا۔ کبھی کوئی پارٹی کر کے مشہور ہو جاتا ہے، اور کبھی 'میرا دل ہاں پکارے آجا' پر ٹھمکے لگا کر لہٰذا، مزید بات کرتے ہوئے، اس ملک میں پاکستان کے لیے کسی بھی ذہین شخص کو متعارف نہیں کرایا۔ جو پاکستان۔ کے لئے فائدہ مند ہو" جتوئی نے جذبات کا ادراک کرتے ہوئے مزید کہا، "یہ ہمارے ملک کا قصور ہے کہ عوام معمولی باتوں پر توجہ مرکوز کرتے

ہیں،ایک حالیہ شو دیکھ لیں،فار مولا کار کے بارے میں میز بان کی غلط فہمی ایک میم بن گئی، لیکن فار مولا کار بنانے والوں کی کسی نے تعریف نہیں کی۔"خالدہ نے ردّی سے ہاتھ ہلایا، بڑبڑاتے ہوئے،"لعنت۔"ایمان نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا،"شکریہ لعنت مجھ پر سے ٹل گئی۔"ایمان نے اپنا چہرہ لٹکا کر ایک آہ بھری،"لیکن مجھے نہیں معلوم کہ سویڈن میں اب کیا ہو گا،"ایک اور گہرا سانس لیا۔

.....

گونار کی سویڈش رہائش گاہ کے پر تعیش لاؤنج میں، صبح کی سورج کی روشنی بڑھی، قدیم کھڑکیوں سے گزرتی تھی، جس سے شاہانہ ماحول پر گرما گرم چمک پڑتی تھی۔ پر تعیش ہریالی زمین کی تزئین کو آراستہ کرتی ہے، جو صبح کی روشنی میں چمکنے والے سوئمنگ پول کی پر سکون موجودگی سے مکمل ہوتی ہے۔ پچھلی طرف نفاست سے مزین ایک باریک میز، ایک شاندار صوفہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ گونار، باتھ روب

پہنے صوفے پر آرام سے بیٹھا، ایک لذیذ ناشتے میں مصروف، جس کے ارد گرد خوشحالی کی ہوا ہے۔ گھر کے فریم نے خوبصورتی اور نفاست کا مظاہرہ کیا، جو گونار کے بہتر ذائقہ کا ثبوت ہے۔ یہ منظر کسی بصری شاہکار سے کم نہیں تھا، جس نے فطرت کے سکون کو ایک رکھ رکھاؤ گھر کی شان کے ساتھ ملایا تھا۔ جیسے ہی گونار اپنے آس پاس کے خوبصورت ماحول سے لطف اندوز ہو رہا تھا، اس کے ہاتھوں پر انگوٹھیوں کی باریک جھڑک نے اس کی ظاہری شکل میں نفاست کا ایک لمس شامل کر دیا۔ وہ صبح کی تفریح میں مصروف تھا—سامنے ٹیبل پر ایک ٹیبلیٹ کھڑا تھا جس میں ایک ویڈیو جس میں ایمان لڑکوں کی بے عزتی کرتی ہے۔ ایمان کے اس برتاؤ نے گونار کے لبوں پر ایک پراعتماد مسکراہٹ کو ظاہر کیا، جو منظر عام پر آنے والے واقعات سے حاصل ہونے والی خوشی کی عکاسی کرتا تھا۔ اس پُر سکون پناہ گاہ میں، گونار کے بلوٹوتھ ایئر پیس سے موئیز کی آواز نکلی، جس سے سکون ٹوٹ گیا۔ "یہ

سب تم نے کیا ہے، تم نے ایمان کی ویڈیوز ڈیلیٹ کر دی ہیں،" موئیز نے الزام لگایا۔ بے چین،۔۔

گونار زیتون کا مزہ چکھتا رہا، اس کا اظہار متضاد اور بے لچک تھا۔ گونار نے ایک غیر سنجیدہ رویے کے ساتھ جواب دیا، "اس کی خواہش پر، میں اپنے آپ کو مٹا سکتا ہوں؛ یہ محض ویڈیو ہے، موئیز۔" گونار کے گرد و نواح کی فراوانی نے اس کی پر سکون یقین دہانی کی عکاسی کی، ڈیجیٹل گفتگو کے دوران نفاست کی جھانکی بنائی۔

زبانوں کی پیچیدہ دنیا میں ڈوبے ہوئے گونار کے پاس

اے، آئی جیسا ذہن تھا، جو لسانی باریکیوں میں ماہر تھا۔ اس کی لسانی قابلیت نے قومی زبانوں کو پھیلایا اور یہاں تک کہ نسلی بولیوں میں بھی پھیل گیا۔ اس نے جن زبانوں پر عبور حاصل کیا ان میں اردو تھی، ایک ایسی زبان جسے اس نے موئیز کے ساتھ بات چیت کے دوران آسانی سے استعمال کیا۔ اپنی گاڑی کی لگژری میں، بلوٹوتھ ایئر پیس سے لیس موئیز، سڑکوں پر تشریف لاتے ہوئے بات چیت میں

مصروف تھا۔ موئیز نے اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے سے ریمارکس دیے "یہ دل لگی کیسی ہے کہ تم اس لڑکی کے لیے کیسے گرے ہو جس سے تم نے کبھی ملاقات نہیں کی اور نہ ہی دیکھی ہے"۔ گونار نے بے خوف ہو کر سوچتے ہوئے جواب دیا، "محبت ایک گہرا جذبہ ہے، دور سے کسی کی تعریف کرنے میں کیا حرج ہے؟ میں ایمان سے نہیں ملا تو کیا ہوا کم۔از۔کم اسکی تصویر تو میرے پاس ہے" موئیز نے آنکھیں گھماتے ہوئے اسے محض کشش سمجھ کر مسترد کر دیا۔ "یہ صرف اٹریکشن ہے اور کچھ نہیں"

گونار نے اپنے ہلکے پھلکے برتاؤ کو برقرار رکھتے ہوئے قہقہہ لگایا، "اٹریکشن، میرے دوست، محبت کا ایک پہلو ہے۔ لوگ اکثر ان لوگوں کی طرف راغب ہوتے ہیں جن سے وہ محبت کرتے ہیں۔ ایمان میری محبت ہے،—وہ میرے دل کی پسند ہے۔ اور اگر اسکے اور میرے بیچ کوئی بھی آیا تو میں ہر آڑ، کو جلا دوں گا، ہر چیز کو ختم کر دوں گا" موئیز نے ہنستے ہوئے کہا، "وہ لوگوں، خاص کر مردوں کو حقیر سمجھتی

ہے۔" گونار، اب بھی مسکراتے ہوئے، زور دے کر بولا، "شادی میں بے پناہ طاقت ہوتی ہے؛ وہ مجھ سے پیار کرنے لگے گی۔" موئیز نے مداخلت کرتے ہوئے کہا، "وہ ایک مسلمان ہے، اور تمہیں تو اپنے مذہب کے بارے میں علم نہیں ہے۔ وہ تم سے کبھی شادی نہیں کرے گی،" گونار کی امید کو کھٹا کرتے ہوئے مسترد کر دیا۔ گونار، بے چین، بس کندھے اچکا کر بولا، "ہمیشہ ایک حل ہوتا ہے۔" موئیز نے اپنے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ سے کہا، "تم ایک ہو جو اسکے مزہب کو نشانہ بناؤ گے آج وہ کیا تم سے شادی کرے گی ہر گز نہیں۔" گونار نے اپنے غیر سنجیدہ رویے کو برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا، "میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں گا، کوئی اور کرے گا۔ میں صرف اس منصوبے کا حصہ ہوں۔" معیز نے بات جاری رکھی، "اس کے علاوہ، اس کی ویڈیوز کو ڈیلیٹ کرنے سے، کیا پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو کچھ شک نہیں ہو گا؟ وہ سوچ سکتے ہیں کہ وہ کسی اور ملک کی جاسوس ہے۔" گونار نے قہقہہ لگایا، "خفیہ ایجنسیاں، جمہوریت، پولیس، فوج—

www.novelsclubb.com

ہم عالمی سطح پر ہر وسائل کو کنٹرول کرتے ہیں۔جو ہم نہیں چاہتے،وہ نہیں ہوتا یقین رکھو،جب تک میں اس میں شامل ہوں ایمان محفوظ رہے گی"موئیز نے سوال کیا، "تم اس کے سامنے اپنی اصل شناخت کب ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"گونار نے درد کے اشارے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا،"ایک بار جب میں اس دلدل سے باہر نکل جاؤں"

موئیز نے

کہا،"اس طرح کے حالات سے باہر نکلنا مشکل ہے."گونار نے اعتماد سے کہا، "ناممکن نہیں۔"ایک گہرا سانس لے کر اس نے نتیجہ اخذ کیا،"ٹھیک ہے،مجھے جانا ہے،کال ختم کرو،میں نے تمہارے ساتھ کافی وقت ضائع کیا ہے۔"گونار نے فوراً کال ختم کر دی اور موئیز کو جھنجھوڑ کر چھوڑ دیا۔موئیز،اس کا چہرہ غصے سے تڑپ رہا تھا،بڑبڑایا،"ایمان۔۔"اسنے نفرت سے سسکارتے لفظ،چبھا کر ایمان،کا نام لیا وہ،مزید نفرت سے بولا"،مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس میں کیا خاص بات ہے۔ہر

کوئی اس کی طرف متوجہ لگتا ہے۔وہ ایک پریشانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔مجھے بس اس لڑکی سے بس اپنا مقصد پورا کرنا ہے،اور پھر میں۔اس لڑکی کو بتادوں گی کہ میرب موئیز نام کس بلا کا ہے"

•••••••••••••••••••••••

گھڑی کی سوئیں جوں جوں دس کی طرف بڑھی ایک پریشان کن سوال ہوا میں اٹک رہا تھا—کیا آج ایمان کے وجود کا آخری باب تھا؟ایک مذموم سازش کی سرگوشیاں منڈلا رہی تھیں،جو سرور کے ایمان کو ایک ناپاک رسم کے لیے قربان کرنے کے ارادوں کی تجویز کرتی تھیں۔گھر میں عجلت کے احساس سے ہلچل مچ گئی جب سب سرور کی شادی کے لیے خود کو تیار کر رہے تھے۔ایمان علامتی پیچیدگیوں سے مزین سیڑھیاں اتری۔ایک چھوٹے سے چمکتے نگ کی نوس پِن نے ناک کو سجایا تھا،اور ایک احتیاط سے تیار کیا گیا سفید اور نیلے موتیوں والا منگ ٹِکا اس کے ماتھے پر سجا ہوا تھا،جو زندگی سے بڑی تقدیر کی علامت تھا۔ایمان دروازے کے قریب پہنچی تو فضا

تناؤ سے گونجی۔ خالدہ کی جانچتی نظروں نے اس کی تیاری پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ "تو اتنا تیار کیوں ہے؟" اس نے استفسار کیا. ایمان نے اطمینان سے جواب دیا، "میں تیار نہیں ہوں، تقدیر مجھے تیار کر رہی ہے۔ مولوی سرور نے مجھے اپنی شادی کی گواہی کے لیے بلایا ہے۔" خالدہ نے شکوہ کرتے ہوئے اپنی بائیں ابرو اٹھائی ایمان نے بے گناہی ظاہر کرتے ہوئے خالدہ کو چیلنج کیا، "اگر تجھے مجھ پر شک ہے تو اپنے شوہر سے پوچھ لے۔" ایمان نے جتوئی سے منظوری چاہی اور اس نے پلک جھپکتے ہوئے معاہدے کا اشارہ دیا۔ خالدہ نے، اب غصے میں، ایک پیشن گوئی کی خواہش کا اظہار کیا، "خدا کرے کہ شادی کے دوران تجھ پر چھت گر جائے، اور تو ہلاک ہو جائے۔" بے خوف، ایمان نے اپنی آزادی پر زور دیتے ہوئے آنکھیں گھما لیں۔ ہجوم سے گزرتے ہوئے، وہ نامعلوم کی طرف قدم بڑھاتی، غیر یقینی صورتحال کے ساتھ گھنے ماحول کو پیچھے چھوڑتی، جہاں ہر تفصیل ایک آنے والی قسمت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ خالدہ اور اسکی بیٹیاں بظاہر ایمان کے خوبصورت لباس

www.novelsclubb.com

سے تلملا گئیں تھیں وہ یقیناً ان تمام خواتین میں خوبصورت لگ رہی تھی۔اسے اپنے گندمی رنگت اپنی خوبصورتی پر فخر تھا وہ خوبصورت تھی خوبصورتی کا مجسمہ وہ ایک پری تھی

•••••••••••••••••

صبح سات بجے، سٹاکہولم خاموش انتظار کے پردے میں لپٹا کھڑا تھا۔ایک درخت کی پناہ گاہ کے نیچے، موساد کا ایک ایجنٹ گونار کے ساتھ شامل ہوا،ان کی گاڑی حکمت عملی کے مطابق درخت کے نیچے کھڑی تھی۔پتے ہوا میں رقص کرتے ہیں،انکے سامنے مسجد تھی۔۔درخت کے پتے خفیہ ملاقات پر عارضی سائے ڈالتے ہیں۔ پراسرار آدمی، جو بھیس بدلنے کا ماہر ہے،ایک بدلا ہوا چہرہ لے کر آیا——

اور گونار پاکستانی لباس میں ملبوس اسنے سفید کرتا پہن رکھا تھا اور ساتھ ٹراؤزر، قمیض کے اوپری تین بٹن کھلے تھے،اس کی آنکھوں کو ڈھالنے والے دھوپ کے چشمے،اور اس کے دائیں کان میں ایک تنہا سیاہ بالی گونار نے بادامی، رنگ کے۔

Gucci loafers

پہن رکھے تھے

گونار کی چھیدنے والی نگاہیں تبدیل شدہ شکل پر جمی ہوئی تھیں جب اس نے ان کی گفتگو کا آغاز کیا، "اب، جیسے ہی وہ اپنی عبادت ختم کرتے ہیں، آپ کا لمحہ قریب آرہا ہے۔"

گونار ہیبریو میں اسے بولا

گھبراہٹ کی ہوا نے آدمی کو گھیر لیا۔اس کی گردن واضح طور پر تناؤ میں ہے. گونار نے اسکی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے ایک متبادل پیش کیا، "آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر آپ کو ڈر ہے میں ایک مختلف منصوبہ بنا سکتا ہوں۔کہ ٹیم کے لوگوں بتا سکوں ہم اپنے مقصد سے پیچھے کیوں ہٹے ہیں "تاہم اس شخص نے ایک گہرا مقصد ظاہر کیا، "میں ان لوگوں سے خیبر کا بدلہ چاہتا ہوں۔یہ نسل در نسل لگی سینے میں انتقام کی آگ ہے جس کو۔ہم کبھی نہیں بھول سکتے "گونار نے

www.novelsclubb.com

حیران ہو کر انسان کے اندر صدیوں پرانی آگ کو تسلیم کیا۔ ''یہ چوداں سو سال پہلے کی بات ہے'' گونار نے صورتحال کی سنگینی پر غور کرتے ہوئے دل میں سوچا۔ "میں اسے کیسے روک سکتا ہوں یہ سب کرنے سے؟ میں نے سوچا کہ ان نمازیوں کا کوئی خوف اسے روک دے گا، اتنا بہادر یہ صیہونی نہیں ہے پولیس کی پہرے داری اس ہمت دے رہی ہے" گونار نے سوچا۔ گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا، "اگر وہ تمہارے تلمود یا تورات کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ تم ان کی مقدس کتاب کے ساتھ سلوک کر رہے ہو؟" ایک ٹھنڈی خاموشی نے منظر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ آدمی، لمحہ بھر کے لیے لرز گیا، گونار کی تشویش کو رد کرتے ہوئے ہنس پڑا، "ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ہر چیز ہمارے قابو میں ہے'' سلوان مومیکا، ایک ایسا نام جو دنیا کے شعور میں نقش ہے، نے خود کو ایک ایرانی پناہ گزین کے طور پر پیش کیا، جو تنازعات کی تباہ کاریوں سے سکون حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔ تاہم، اگواڑے کے نیچے، اس نے ایک زیادہ خفیہ

شناخت چھپائی——ایک مشن پر ایک خفیہ آپریٹو۔ایران سے تعلق رکھنے کا دعوی کرتے ہوئے، سلوان کی حقیقی وفاداری ذہانت کے سایہ دار دائروں کے ساتھ تھی۔ایک ڈھٹائی سے انکشاف کرتے ہوئے، سلوان نے قرآن کو جلانے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا، نہ صرف سویڈن میں بلکہ ڈنمارک تک اپنے بدمعاش اثر کو بڑھایا، جہاں مقدس کتاب کے دس نسخوں کو ایک آتش گیر کا سامنا کرنا پڑا۔اپنے اصولوں سے متصادم گونار نے ایک مخصوص مزہب کو نشانہ بنانے والے ایسے اقدامات کی سختی سے مخالفت کی۔اس کے باوجود، نادیدہ کٹھ پتلیوں کی چالوں نے اسے کھلم کھلا مداخلت کرنے سے روک دیا۔ہیرا پھیری کے دھاروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے، گونار نے اپنے اندرونی اختلاف کو چھپاتے ہوئے ظاہری طور پر خود کو پہل کے ساتھ جوڑ دیا۔وہ ایک اخلاقی مخمصے سے دوچار ہوا، جو اپنے ہینڈلرز کے حکم اور انصاف کے اپنے فطری احساس کے درمیان پھٹا ہوا تھا۔گونار نے، اگرچہ اسلام کا پیروکار نہیں تھا، اس مذموم منصوبے کو ناکام بنانے کا عزم کیا،

www.novelsclubb.com

ایک ایسا راستہ بنانے کا عزم کیا جو مذہبی عقائد کے تقدس کو پامال کرنے کے لیے تباہ کن لہر کا مقابلہ کرے۔

سٹاکہولم کی صبح کے کہر میں، تناؤ ہوا میں لٹکا ہوا تھا، ایک واضح قوت جس نے تماشائیوں اور اس پریشان کن تماشے میں شرکت کرنے والوں دونوں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ سرخ دیواروں والی مسجد، عید کے نرم رنگوں میں نہائی ہوئی، اپنی مقدس حدود میں ایک رسم کی گواہی دے رہی تھی۔ دیوار کے ایک مخصوص حصے پر نوکر اسنگ ربن کی ایک لکیر کھینچی گئی تھی، ایک بصری رکاوٹ جو تقدس اور تقدیس کے درمیان حد کا اشارہ کرتی ہے۔ اس غیر متوقع مقام کے انتخاب نے رونما ہونے والے واقعات میں ایک خوفناک جہت کا اضافہ کر دیا، نمازیوں کو جب وہ عید کی نماز پڑھ کر باہر نکلے تو ان کی حفاظت سے باہر ہو گئے۔ یہ ایک پوشیدہ عمل تھا، جس کو احتیاط سے صدمے اور تکلیف کو جنم دینے کے لیے ترتیب دیا گیا تھا۔ سلوان مومیکا، ایک ایرانی پناہ گزین کے طور پر دنیا میں مشہور نام، اس خفیہ تھیٹر

کے مرکز میں کھڑا تھا۔اس کے بھیس،ایک گرگٹ کی طرح کی تبدیلی نے،ایک ایجنٹ کے طور پر اس کی حقیقی شناخت کی خفیہ فطرت کو دھوکہ دیا۔ بھوری رنگ کی قمیض اور خاکستری پینٹ میں ملبوس،اس نے دھوپ کے چشمے لگائے جو اس کی آنکھوں کو ان لوگوں کی چھیدنے والی نگاہوں سے بچاتے تھے جنہوں نے اس بہادر کارکردگی کو چیلنج کرنے کی ہمت کی۔ گنار،اس مکافاتِ عمل میں ایک ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرنے والے ساتھی نے بڑے دل کے ساتھ منظرِ عام پر آنے والے ڈرامے کا مشاہدہ کیا۔اس کا لباس،ایک آرام دہ مبصر کی یاد دلاتا ہے،اس نے اس کے اندر بھڑک اٹھی اندرونی کشمکش کو دھوکہ دینے میں بہت کم کام کیا۔

جیسے ہی نمازی،زیادہ تر ترک نژاد، مسجد کے باہر جمع ہونا شروع ہوئے،ان کا صبح کا سکون بکھر گیا۔اس خفیہ آپریشن میں بظاہر شریک پولیس نے انہیں زبردستی مسجد کے احاطے سے باہر نکال دیا۔خاردار تار ایک سرد اور غیر ذاتی رکاوٹ کے طور پر کام کرتی ہے،مزاحمت کی کسی بھی کوشش کو روکتی ہے۔ حیران وپریشان

تماشائیوں نے احتجاجاً آوازیں بلند کیں۔ان کی چیخیں،اضطراب کی ایک آواز، بہرے کانوں پر پڑی جب پولیس نے ان کی منظم بے دخلی جاری رکھی۔موبائل فونز ابھرے،ناانصافی کو پکڑتے ہوئے،ایک ایسے لمحے کے ڈیجیٹل ریکارڈ کو محفوظ کرتے ہوئے جو مسجد کی فوری حدود سے کہیں زیادہ گونجے۔اس منظم انتشار کے درمیان مسلمانوں کا اضطراب ایک متحد برادری کی طاقت کا ثبوت تھا۔مزاحمت کی کوششوں کے باوجود،انہوں نے خود کو اختیار کے جال میں جکڑا ہوا پایا،ان کی آوازیں ریاستی طاقت کی سرد مشینری نے خاموش کر دی تھیں۔جیسے ہی اسٹیج پر فارمنس شروع ہوئی،سلوان مومیکا،ایجنٹ اشتعال انگیز،حسابی تھیٹرکس کے ساتھ ابھرا۔اس کے دائیں ہاتھ میں ایک قرآن تھا،اس کے بائیں ہاتھ میں اسپیکر، وہ اشتعال انگیزی کا سلسلہ شروع کرنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔مسلمانوں نے،آنے والی بے حرمتی کو تسلیم کرتے ہوئے،مذمت کے نعرے میں بھڑک اٹھے۔ہجوم کے اضطراب سے بے حال پولیس نے صورتحال پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔کچھ

www.novelsclubb.com

افراد، جو بظاہر بھیڑ کے اندر لگے ہوئے تھے، جو ایلومیناتی کے بندے تھے نعرے لگانا شروع کر دیے جو اس توہین کے اس فعل کی عکاسی کرتے تھے جس کی انہوں نے ساتھ دیا۔ ''قرآن کو جلادو!'' ہوا کے ذریعے گونج اٹھی، جمع ہونے والے مسلمانوں کے حقیقی جذبات کی ایک ٹیڑھی تحریف۔ گونار نے کچھ فاصلے پر کھڑے اس ڈرامے کو بھاری دل سے دیکھا۔ اس کی اندرونی کشمکش، فرض اور اخلاقیات کے درمیان ایک خاموش جنگ، ایک آرام دہ مبصر کے چہرے کے نیچے کھیلی گئی۔ وہ جانتا تھا کہ اسے مذہبی تقدس کی اس گنتی کی توہین میں خلل ڈالنے کے لیے کچھ، کچھ بھی کرنا ہے۔ ماحول کشیدہ ہو گیا، جذبات سے لبریز ہو گیا جب سلوان مومیکا، ایجنٹ اشتعال انگیز، نے اسے تفویض کردہ کردار کو سنبھال لیا۔ اس کے حسابی تھیٹر کس، جو کہ اکسانے اور بھڑکانے کے لیے بنائے گئے تھے، ایک خاص مزہب کے خلاف ایک مذموم سازش کے نشانات کا حامل تھا۔ ہاتھ میں پکڑا قرآن ہیرا پھیری کے کھیل میں ایک پیادہ بن گیا۔ جیسے ہی ایجنٹ نے بے دردی سے

قرآن پاک کو زمین پر گرادیا، ہجوم میں ایک اجتماعی ہانپ اٹھی۔ تماشائیوں کے چہرے غم وغصے سے بھرے ہوئے تھے، شاید ہی ان کے سامنے ہونے والی توہین پر یقین کر سکیں۔ مقدس صحیفہ، جوان کے ایمان کے جوہر کی علامت ہے، سرد زمین پر بے حرمتی کی گئی تھی۔

بیعت اور اخلاقیات کے درمیان پھٹے ہوئے گونار نے اپنے اگلے اقدام پر غور کیا۔ اس کے اندر کا غصہ قرآن کے صفحات کی طرح روشن تھا جسے سلوان میکانے اب بڑی بے دردی سے توڑ دیا تھا۔ایجنٹ نے مقدس صحیفے کو اس کے مقدس صفحات کے ساتھ پکڑ کر ایک عجیب وغریب نمائش شروع کی، اسے گول گول گھمایا، جس سے مضبوطی سے بندھے ہوئے صفحات کھل گئے۔ایجنٹ کے طعنے، سویڈش میں، بلیڈ کی طرح ہوا میں کاٹتے ہیں۔ ”میں اس مقدس صحیفے کو جلا کر تم سے بدلہ لوں گا،“ اس نے اعلان کیا، منہ کے آگے سپیکر رکھ کر اس کے الفاظ حقارت سے ٹپک رہے تھے۔ مسلمانوں نے، ان کا غصہ واضح طور پر، پولیس کی آہنی گرفت سے

روک کر احتجاج کے طور پر نعرے لگائے۔ بے حرمتی کے آخری عمل میں، سلوان مومیکا نے قرآن کو اونچا کر کے، الٰہی کو للکارتے ہوئے اور ان لوگوں کے ایمان کا مذاق اڑایا جنہوں نے اس مکروہ تماشے کی گواہی دی۔ "کہاں ہے تمہارا خالق، تمہارا اللہ؟ میری نظروں سے پوشیدہ کیوں ہے؟" اس نے طنز کیا، اللہ تعالیٰ اور اس بے حرمتی کو دیکھنے والے مومنین کے دلوں کے درمیان گہرے تعلق سے غافل رہے۔ تناؤ سے بھرے ماحول نے نظریات کے تصادم کا مشاہدہ کیا—ان لوگوں کے درمیان تصادم جو بدنام کرنا چاہتے تھے اور جو اپنے عقیدے سے سختی سے چمٹے ہوئے تھے۔، نہ صرف ایک مقدس کتاب کی بے حرمتی کی علامت ہیں بلکہ ایک مقدس بندھن کی خلاف ورزی کی بھی علامت ہیں جو وفاداروں کے دلوں کو جوڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

مسجد کی خاموش گونج میں، جہاں سائے مقدس سرگوشیوں کے ساتھ حمد و ثناء کرتے ہیں، قرآن پاک بے حرمتی کے صفحات میں نہیں بلکہ مومنین کے دلوں میں محفوظ ہے۔ منظم اشتعال انگیزیوں کے درمیان، مومنین ایک ایسی سچائی سے چمٹے رہے جو ان کے سامنے مقدسات سے بالاتر ہے۔ کیونکہ قرآن محض کتاب نہیں تھا۔ یہ ایک زندہ کائنات تھی جو ہر مسلمان کی روح میں ہمیشہ کے لیے کندہ ہے۔ جن اشتعال انگیزیوں کا مقصد غصے کو بھڑکانا تھا، انہیں خاموشی سے پورا کیا گیا۔ اگرچہ صفحات کو حقارت کے ساتھ پیش کیا گیا، لیکن قرآن کا نچوڑ ثابت قدم رہا، اشتعال انگیزی کرنے والوں کے ارادوں سے بے نیاز۔ روایتوں کو جوڑنے کی اپنی کوشش میں، مجرمین مومنین اور آیات الٰہی کے درمیان اٹل تعلق کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ قرآن جو کہ اندر زندہ اور دھڑکتا ہے، اس طرح کی حرکتوں سے نہیں بجھا سکتا۔ اس کی حرمت صفحوں سے پرے گونج رہی تھی، آرکیسٹریٹڈ توہین سے بچ گئی۔ وفاداروں نے، مطلوبہ غصے سے بے خوف، تحمل کا انتخاب کیا، یہ جانتے ہوئے

www.novelsclubb.com

کہ ان کا ردعمل خود اشتعال انگیزیوں سے کہیں زیادہ بلند آواز سے گونجے گا۔اس مقدس انحراف میں، مومنین نے ایک گہری سچائی کا انکشاف کیا—کائنات کی وسعتوں میں تلاوت قرآن ایک ناقابل تسخیر قوت رہا۔اشتعال انگیزی کرنے والوں نے قرآن کی آنکھیں جلانے کی کوشش کی ہوگی لیکن اس کی روشن روشنی اس کو عزیز رکھنے والوں کے دلوں کو منور کرتی رہی۔اس ایکٹ کے پیچھے ہزار محرکات کے درمیان، قرآن قائم رہا،اس کی زندہ موجودگی کم نہیں ہوئی۔کائنات، آیات کے ساتھ جڑی ہوئی،ایک پناہ گاہ بن گئی جہاں مقدس اور لچکدار آپس میں مل گئے۔بے حرمتی کا مرحلہ، توہین کا ایک لمحہ، کائنات کی ابدی تلاوت کے مقابلے میں پیلا ہو گیا، جہاں قرآن مومنین کے دلوں میں پروان چڑھا۔جیسے ہی ایمان اور اسکا نام نہاد گھرانہ سرور کے پر تعیش گھر میں قدم رکھتے ہیں ایک دم توڑ دینے والا منظر سامنے آیا۔ہوا پھولوں کی خوشبوؤں کے نشہ آور امتزاج سے بھری ہوئی تھی،اور گھر میں شان و شوکت پھیلی ہوئی تھی۔ہر کونے کو تفصیل پر پوری توجہ

کے ساتھ سجایا گیا تھا، جس سے تہوار اور جشن کا ماحول پیدا ہوا تھا۔ داخلی دروازے نے ٹمٹماتی روشنیوں کے جھرنوں کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کیا، جو انہیں تہوار کے دل کی طرف لے گئے۔ گھر خود ہی چمکتا دکھائی دے رہا تھا، متحرک پھولوں اور آرائشی سجاوٹ سے مزین تھا۔ ٹیپیسٹریز اور پیچیدہ نمونوں سے مزین دیواروں نے پنڈال میں خوبصورتی کا ایک لمس شامل کیا۔ یہ جشن وسیع لان میں منایا گیا، جہاں فطرت بغیر کسی رکاوٹ کے انسان کے بنائے ہوئے عجائبات کے ساتھ مل گئی۔ ایک دلکش فوارے نے مرکزی سٹیج لے لیا، اس کا پانی تال کی ہم آہنگی میں رقص کر رہا تھا، جو اس موقع کی خوشی کے جذبے کی عکاسی کرتا تھا۔ عالیشان کشن سے مزین دو شاندار صوفوں نے مہمانوں کو ایک شاندار سرخ پتوں والے درخت کے سائے میں تہواروں میں حصہ لینے کا اشارہ کیا۔ چمکدار دلہن گل بانو نے ایک صوفے کو سجایا، جو اس کے شاندار سرخ لباس میں خوبصورتی کا مظہر تھا۔ پیچیدہ کڑھائی اور نازک زیورات نے اس کے دلہن کے جوڑ کی رغبت میں اضافہ کیا، جس

www.novelsclubb.com

سے وہ جشن کی اس جھانکی میں ایک دلکش مرکز بن گئی۔ عمدہ کتان اور شاندار دستر خوان سے آراستہ میزیں، لذت بخش لذتوں کی ایک صف کی نمائش کرتی ہیں۔ایک دعوت مہمانوں کا انتظار کر رہی تھی،ایک کھانا پکانے کا سفر جس میں ذائقوں کا وعدہ کیا جاتا ہے جیسا کہ محبت منائی جا رہی ہے۔خوشبودار مسالوں کی خوشبو اور تیار ہونے والے پکوانوں کی جھلک نے تہواروں میں ایک حسی تہہ ڈال دی۔ تفصیل پر توجہ سجاوٹ سے آگے بڑھی ہوئی ہے۔اس نے جشن کے بہت جوہر کو گھیر لیا. ہر عنصر نے،احتیاط سے تیار کیا،ایک ایسا ماحول بنایا جہاں خوشی، محبت،اور اس لمحے کا جادو یکجا ہو گیا۔ جیسے جیسے تہوار کھلتے گئے، سرور کے گھر کی شان و شوکت وہ کینوس بن گئی جس پر محبت اور جشن کی ٹیپسٹری پینٹ تھی جیسے ہی مہمان اکٹھے ہوئے جاندار گفتگو میں، میکائیل نے پڑوس سے اپنے دوستوں کی صحبت طلب کی۔ایمان نے اس منظر کا مشاہدہ کیا،اس کی آنکھیں خالدہ اور جتوئی کے درمیان ٹمٹمار ہی تھیں، جو اپنی ہی عمر کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے،

www.novelsclubb.com

جبکہ ایمان کی سوتیلی بہنیں محلے لڑکیوں کے ایک گروپ کے ساتھ شامل ہو گئی ایمان بکتے کو اکیلا چھوڑ کر۔اس طرح کے تہوار کے موقع پر ایمان کی موجودگی کے نئے پن نے حاضرین کی تعریف اور تعریف کو جنم دیا۔ جشن کے ماحول کو اوپری کھڑکی سے کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے سرور بغور دیکھ رہا تھا اس کا عقیدت مند شاگرد سائے میں چھپے سرور کے پاس آیا اور ایک شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے کان میں سرگوشی کی، "استاد، قربانی کا بکرا اپنی مرضی سے آیا ہے۔" سرور نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "اسے گھر کے ویران حصے میں لے چلو جہاں میں قربانی کرتا ہوں۔" شاگرد نے فرمانبرداری سے کہا، "جی استاد، جیسا آپ کا حکم" سرور، عید کی نماز کے دوران پہنے ہوئے اسی لباس میں ملبوس، تہواروں کے دوران اس کے تاریک عزائم چھپے ہوئے، مذہبی سنجیدگی کے پوشاک کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔ جشن کے بیچ اکیلی کھڑی ایمان نے اپنی نظریں دور بیٹھی دلہن کی طرف ڈالیں۔جب اس نے دلہن کے چہرے پر توجہ مرکوز کی تو اس کی آنکھیں تنگ ہو گئیں،اور پھر جب پہچان شروع ہوئی تو حیرت کے ساتھ پھیل گئی۔"گل بانو،" وہ بڑبڑائی،یہ سمجھ کر کہ وہ اس لڑکی کو کافی عرصے سے جانتی تھی۔ایمان پر اچانک وحی نازل ہوئی اور اس کی آنکھیں بے اعتنائی سے چمک اٹھیں۔"یہ وہی گل بانو ہے جس نے سرور کے گھر کا راستہ مجھ سے پوچھا تھا اس دن تو وہ کہہ رہی تھی کہ یہ کوئی دم وم کروانے آئی ہے اولاد کے لئیے یہ دم کرواتے کرواتے اسنے کونسا بمب پھاڑ دیا؟" تجسس نے ایمان کو جکڑ لیا اور اسے گل بانو کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ گل بانو کے قریب آتے ہی ایمان نے اسے سوال پوچھا۔وہ جو نظریں نیچی کیں تھی ،ایمان کی آواز اس کے کانوں میں گونجی اور اسے نظر اٹھا کر دیکھا۔"تم مولوی سرور کے پاس آئی تھی دم کروانے یہ دم کرواتے تم شادی پر کہاں سے آگئی۔" گل بانو نے ہچکچاتے ہوئے آنکھیں اٹھا کر ایمان کے تاثرات کو سمجھنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے گل بانو کی نگاہوں میں موجود بے چینی کو پہچانتے ہوئے آہستہ سے کہا، ”میں وہی ہوں جسے تم نے مولوی سرور کے گھر کا راستہ دریافت کیا تھا۔“ جذبات سے مغلوب گل بانو نے ایک بار پھر آنکھیں نیچی کر لیں اور خاموشی سے حالات کے اس پیچیدہ جال کو تسلیم کر لیا جس نے اسے اس غیر متوقع موڑ پر پہنچایا تھا۔ ایمان نے حیرانی سے پوچھا، ””احمر تمہارا شوہر کہاں ہے؟“ گل بانو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے جب اس نے جواب دیا، "میں نے طلاق لے لی ہے۔" اس انکشاف سے حیران ایمان نے سوال کیا، "طلاق، لیکن کیوں؟" گل بانو نے انگلیوں کے ایک کلک سے سرگوشی کی، "ضروری تھا۔" ایمان ابھی تک حیران تھی، اس نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا اور پھر فوراً پوچھا، "کیا تم جانتی ہو سندس آپی کہاں ہے؟" گل بانو ایمان کی نظروں سے ملی اور سنجیدگی سے جواب دیا، "وہ تو دو۔ دن سے گھر نہیں ہیں وہ شادی کا سن کر گھر چھوڑ کر چلی گئیں۔" ایمان کی آنکھوں میں حیرت جھلک پڑی جیسے ہی ٹکڑے جگہ جگہ گرنے لگے۔ یہ واضح ہو گیا کہ کچھ ناگوار

www.novelsclubb.com

گزر رہا ہے۔ سوچ میں گم، ایمان نے ارد گرد دیکھا، اس کا دماغ دوڑ رہا تھا۔ "لیکن مولوی سرور کے مرید نے دعویٰ کیا کہ سندس گھر میں ہے،" وہ بڑبڑائی اور اس تضاد سے دوچار ہوئی۔ ایمان، جس نے گل بانو سے جواب طلب کیا تھا، خود کو دھوکے کے جال میں الجھا ہوا پایا۔ گہری سوچ میں، وہ بڑبڑائی، "وہ جھوٹ کیوں بولا؟ یہ کیا سازش کر رہا ہے؟ ادھر کیا ہو رہا ہے؟ اُف۔" اسے احساس ہوا کہ مولوی سرور کا مرید کسی ناسور میں ملوث ہو سکتا ہے۔

ایمان کی پریشانی کو دیکھ کر گل بانو نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا "کیا ہوا تم پریشان کیوں لگ۔ رہی ہو"؟ ایمان اپنے ہی خیالوں میں گم ہو کر بڑبڑائی، "ایک سوال ہے کہ جنت کی کنجی کیا ہے؟ اور مجھے اسکا۔ جواب ہی نہیں مل رہا پتا نہیں کیوں کل اس کا جواب میں نے انکل سے سوال پوچھنے کا ارادہ کیا، لیکن میں بھول گئی۔ آج سندس آپی کے پاس آئی وہ گھر نہیں ہے۔ اوپر سے، سرور کے مرید نے مجھ سے جھوٹ بولا۔ کیوں؟" گل بانو نے ایمان کو دیکھا، نیچے اترتے ہوئے اس

کے خیالات جاننے کی کوشش کی۔اپنی گفتگو میں مگن لوگوں کے درمیان،ایمان نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا،"مجھے معلوم کرنا پڑے گا،لیکن ابھی،مجھے لوگوں کے ساتھ رہنا ہے کیونکہ مجھے خطرے کی بو آرہی ہے۔"ایمان اپنے خیالوں میں گم تھی کہ اچانک مولوی سرور کے شاگرد کی شکل دیکھ کر وہ چونک گئی۔وہ اپنے اور گل بانو کے درمیان فاصلہ رکھتے ہوئے غیر متوقع طور پر ابھرا۔مسکراتے ہوئے اس نے ایمان کو مخاطب کیا''سندس میڈم آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں انکو میں نے آپ کا بتایا تھا"دھوکے سے کھیلتے ہوئے ایمان نے سوال کیا،"تو وہ یہاں کیوں نہیں ہیں؟"اس کا تیار جواب تھا،"وہ اس شادی سے خوش نہیں،بس۔"ایمان نے مسکرا کر پوچھا''وہ کدھر بُلا رہی ہیں''اس نے ایمان کو کہا،"گھر کے پیچھے۔"

اس دوران مولوی سرور اپنے مدھم روشنی والے کمرے میں اندھیری رسومات میں مصروف تھے۔انسانی کھوپڑی کی ہڈی اور اس کے سامنے ایک موم بتی کے ساتھ منتر پڑھتے ہوئے،کمرہ صرف ایک خوفناک سرخ روشنی سے روشن تھا۔

جیسے ہی اس نے شیطانی آیات کا نعرہ لگایا، ایمان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور پھر نرم ہو گئیں، جیسے وہ ہپناٹائز ہو گئی ہو۔ ایمان نے ٹھنڈی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور بولی، "میں وہاں جاؤں گی جہاں تم کہو گے۔" سرور کا شاگرد بدتمیزی سے مسکرایا، "چلو پھر چلتے ہیں۔" آگے بڑھتے ہوئے اس نے راستہ دیا اور ایمان اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی، جو اسے گھیرے ہوئے خطرے سے بے خبر تھی۔ کالے جادو کے پراسرار دائرے میں یہ منظر سامنے آنے کے ساتھ ہی ہوا ایک پیشگوئی کے احساس کے ساتھ موٹی تھی۔

ایک منحوس سوال ہوا میں اٹک رہا تھا— کیا آج ایمان کی موت اٹل ہے؟ کیا آج اس کی موت، تاریکی کی قوتوں کے لیے قربانی کا نشان ہو گی؟ مولوی سرور کے شاگرد نے راستہ دکھایا، ایمان پیچھے رہ گئی۔ وہ گھر سے آگے نکل گئے، درختوں سے گھرا ہوا ماحول اور حشرات الارض کی آواز۔ درختوں کے درمیان ایک خستہ حال ڈھانچہ کھڑا تھا، ایک کمرہ جس میں خوفناک چمک تھی۔ اپنے کمرے میں مولوی سرور نے

ایک ہولناک منظر ترتیب دیا تھا—ایک پلیٹ خون سے بھری ہوئی تھی،ایک عجیب وغریب نذرانہ جواسنے پی لیااوپر،ایک خنزیر کی گردن ایک کھمبے سے لٹکی ہوئی تھی، جسے خون کے قطرے اس پلیٹ میں گر رہے تھے سرور نے مذموم رسومات کااہتمام کیا جس سے شر پسند قوتیں خوش تھیں۔ مٹھی بھر دھول کو پکڑ کر اس نے ہوا میں اڑادیا،ذرات شرارتی وسوسے کی طرح بکھر رہے تھے۔اب دس بج کر چالیس منٹ ہو چکے تھے،ایمان کی زندگی میں صرف ۱۹ منٹ باقی تھے۔ جیسے ہی اسے گرد وغبار نے لپیٹ لیا،ایمان اس بدمعاش کمرے کی حدود میں بے ہوش ہو کر اندھیرے میں دم توڑ گئی۔ شاگرد نے اپنی قسمت پر مہر لگاتے ہوئے تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے، سرور نے ایک انسانی کھوپڑی حاصل کی، جس میں سے ایک تیز دھار چاقو نکلا،جو شیطانی علامتوں سے مزین تھا—آنے والے عذاب کا پیش خیمہ۔

www.novelsclubb.com

سٹاکہولم کے قلب میں، اس ظالم آدمی نے قرآن کے مقدس اوراق کی بے حرمتی کی، انہیں پھاڑ ڈالا، اور مقدس کتاب کو بے رحمی سے سرد، ناقابل معافی زمین پر پھینک دیا۔ ہر حقارت کے ساتھ، اس نے ایمان کے جوہر کو اپنے پیروں تلے روندنے کی کوشش کی۔ گونار کی طرح ہوا تناؤ کے ساتھ گھنی ہوئی، غصے اور مایوسی کے آمیزے میں اپنے دانت پیستے ہوئے، ہجوم کے درمیان سے اپنی گاڑی کی پناہ گاہ کی طرف بڑھا۔ خوفزدہ تماشائیوں کے پرجوش تردید کے باوجود، پولیس نے، غیر متحرک، رکاوٹوں کا کام کیا، مداخلت کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ حقارت اور تکبر سے بھڑکنے والے مجرم نے اپنے مذموم کاموں میں مزہ لیا۔ اس کا طنزیہ قہقہہ فضا میں گونج رہا تھا، مومنوں کو طعنہ دیتے ہوئے، "تمہارا اللہ کہاں ہے؟ اس سے دعا کرو، اپنی قیمتی کتاب کی حفاظت کے لیے دعا کرو۔" یہ منظر کفر، مایوسی، اور بے بسی اور غصے کی ایک المناک سمفنی کے طور پر سامنے آیا، جو اپنے مقدس عقائد کی بے حرمتی کا مشاہدہ کرنے والوں کے دلوں میں خود کو نقش کر گیا۔

www.novelsclubb.com

مرید نے، دروازہ، بند کیا تو اس کے ••••••••••••••••••••

ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ سجی ہوئی تھی، اس نے نہایت خوبصورتی سے اپنے پیچھے والا مکروہ دروازہ بند کر دیا۔ تہواروں میں واپس آکر، اسے ایک متجسس مہمان نے روکا، ''نکاح کب تک ہو گا اور مولوی سرور کہاں پر ہیں'' مرید نے بڑے اطمینان کے ساتھ جواب دیا، "نکاح بس'' اسنے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی پھر اس مہمان کو۔ دیکھا ''بس کچھ دیر میں ہو جائے گا اور مولوی سرور جلد ہی ہمیں اپنی حاضری سے نوازیں گے۔" مہمان، بظاہر جواب سے مطمئن ہو کر جشن میں شریک ہوتے رہے۔ اسی دوران مرید نے گھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھا کہ مولوی سرور خوشبو لگانے میں مصروف ہیں۔ ایک ٹھنڈی ہوا کمرے کو لپیٹ میں لے رہی تھی جیسے مولوی، ایک خوفناک سکون سے نکلتا ہے، جو افشا ہونے والی رسم کے لیے تیار تھا۔ ''مولوی صاحب، کام ہو گیا۔'' مرید نے تعظیم کے ساتھ اعلان کیا۔ سرور، اس کی مسکراہٹ اپنے اندر کی شرارت کو پناہ

www.novelsclubb.com

دے رہی تھی، شیطانی ارادے سے خنجر پیش کرتے ہوئے شاگرد کے پاس پہنچا۔

"اس کی گردن ٹھیک ٹھیک ۵۹:۰ اپر کاٹ دو،" سرور نے ہدایت کی، اس کی آواز میں تاریک کمانڈ کا وزن تھا۔ سرور نے ایک گلاس عقیدت مند شاگرد کی طرف بڑھایا، اس کی ہدایات ایک اشتعال انگیز لہجے میں گونج رہی تھیں۔ "اس گلاس کو اس کے خون سے بھر دو، اور یاد رکھو، وقت کے جوہر کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔" مرید نے، منحوس تنبیہ کے تحت، اپنے فرض کو تسلیم کرتے ہوئے، ایک ناپاک مقصد کے تحت ایک مذموم فعل کی منزل طے کی

•••••••

www.novelsclubb.com

الٰہی چمک کے گلے لگنے میں، اندھیرے کو ہٹا دیا گیا تھا، اور ایک آسمانی دائرہ کھلا تھا جہاں ستاروں سے مزین درخت دونوں طرف سنٹینل کھڑے تھے۔ آسمانی آسمانوں نے مخملی رات کے آسمان کے خلاف صاف، چمکتے ستاروں کی ایک پوت کی نقاب کشائی کی، جب کہ قہقہشاؤں کی دھنیں کسی نظر نہ آنے والی جگہ سے گونج

رہی تھیں۔ ہوا روشن تتلیوں کی نازک لہروں سے بھری ہوئی تھی، آسمانی چمک کے درمیان خوبصورتی سے رقص کر رہی تھی۔ پس منظر میں ایک بہت بڑا پہاڑ شاندار انداز میں پھیل رہا تھا، اس کی شان و شوکت اس کے سامنے پھیلی ہوئی سرسبز گھاس کے وسیع میدان سے نمایاں تھی۔ اس مقدس منظر نامے سے دودھ کی ایک نرم نہر بہتی تھی، جو پاکیزگی اور خدائی فراوانی کی علامت تھی۔ ایمان، تتلی کے پروں کی طرح چمکتے ہوئے کپڑے کے ساتھ ایک چمکدار سفید فراک میں لپٹی، اس آسمانی پناہ گاہ میں آگے بڑھی۔ اس کا حجاب، ہوا کی سانسوں سے چھوتا، اس کی ہر حرکت کا پیچھا کرتا تھا۔ بلبلے، آسمانی اور پر فتن، اس کے ارد گرد تیر رہے ہیں، اور ایک دوسری دنیاوی ماحول پیدا کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ایمان اس الٰہی نور کے قلب کی طرف گامزن ہوئی، گلاب کی پنکھڑیاں آسمان سے اتریں، ان کی خوشبو آسمانی بارش کے شاور کے مشابہ تھی۔ اس آسمانی سمفنی کے مرکز میں واقع، ایمان نے اپنے ہاتھ اپنے دل پر رکھے، گہری عقیدت کا اشارہ۔ محبت اور عقیدت سے گونجتی

ہوئی آواز میں وہ بولی، "ہماری جان، ہمارا مال، ہمارا سب کچھ آپ کے پر قربان، میرے پیغمبر، آپ کا کیا حکم ہے؟" اس منظر پر ایک گہری خاموشی چھا گئی، اور اس کی غیر متزلزل عقیدت کے جواب میں، ایک تابناک روشنی، پہلے سے کہیں زیادہ گرم اور زیادہ شاندار، اسے لپیٹ میں لے گئی۔ ایمان کی آنکھیں، جو کبھی خوف سے چھوتی تھیں، اب نئی سمجھ اور الٰہی محبت سے چمک رہی تھیں۔ اپنی نگاہیں بائیں طرف مڑیں، جہاں آسمانی درخت آسمان کی طرف پہنچے، اس نے پتوں کے درمیان بسی ایک آسمانی چابی دیکھی جو زمرد اور سونے کی طرح چمک رہی تھی۔ ایک پر سکون مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی جب اس نے مقدس چابی کا دعوی کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

-

ایمان ایک خوبصورت خواب کے آسمانی گلے سے اچانک بیدار ہوئی، صرف اپنے آپ کو ایک گمبھیر حقیقت میں پھنسا ہوا پایا۔ اپنے ارد گرد کا جائزہ لینے کی کوشش

www.novelsclubb.com

کرتے ہوئے،اسے ایک پریشان کن منظر کا سامنا کرنا پڑا—اس کا نقطہ نظر ایک پریشان کن نارنجی رنگ سے رنگا ہوا تھا، جیسے کسی دوسری دنیا کی پینٹ نے اس کے شیشوں کو داغدار کر دیا ہو۔ایک شدید دھند نے اس کی سمجھ کو دھندلا دیا اور ایمان نے پریشان کن ماحول سے نمٹتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔اس کے باوجود،اس کی کوششوں کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا،اس کا جسم ایک نادیدہ قوت سے بوجھل تھا،جو اس کے ارد گرد بنے ہوئے شیطانی جادو کا نتیجہ تھا۔ایمان کی آنکھوں کی سفیدی اب ایک بدصورت سرخ رنگ کے گرہن سے چھلک رہی تھی،شاگرد غیر فطری انداز میں سکڑ رہے تھے،جو اندر کی گہرے خلفشار کی نشاندہی کر رہے تھے۔ محنتی سانسوں کی حالت میں ڈوبی ایمان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ کر ایک وزنی آہ نکالی۔ کھیل میں پراسرار قوتوں سے لڑنے کی اس کی کوششیں اس کے وجود پر جابرانہ وزن کی وجہ سے ناکام ہو گئیں۔اس غیر حقیقی عذاب کے درمیان،ماحول

www.novelsclubb.com

کی پریشان کن سمفنی کو گلہریوں کی چہچہاہٹ نے روکا، جو ایمان کی غیر واضح حقیقت میں آشکار ہونے والی انتھک جدوجہد کی ایک واضح یاد دہانی ہے۔

نارنجی رنگ کے پردہ دار رنگوں کے درمیان، اس حقیقی حقیقت کے خاموش گلے میں، ایمان نے خود کو دو عجیب و غریب مبصرین کی صحبت میں پایا—ایک سرخ شجری گلہری اور اس کا بھورا ہم منصب۔ ایمان کی طرف اپنی اجتماعی نگاہیں ہٹانے سے پہلے ان کی نم آنکھیں ایک بے ساختہ تبادلے میں بند ہو گئیں۔ جواب میں، ایمان، اس کا تجسس پیدا ہوا، اس نے سوالیہ انداز میں گردن کو جھکا کر انہیں دیکھا۔ ایمان نے عارضی اشارے میں اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے مخلوق کو قریب کرنے کا اشارہ کیا۔ اس کے حیران ہونے پر، سرخ گلہری نے جواب دیا، نازک انداز میں اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر چڑھ گئی۔ یادوں کا سیلاب ایمان پر واپس دوڑ گیا جب اس نے ایک خیراتی عمل کو یاد کیا—گلہری کو شکاری ہاک کے چنگل سے بچانے کے لیے اس کی مداخلت، اس کے بعد شکر گزاری کے نشان کے طور پر

روزانہ ہیز لنٹ کی پیشکش کی گئی۔ پھر بھی، اس تبادلے کے درمیان، دروازے سے نکلتے ہوئے ایمان کے کانوں تک ایک سمعی خلل پہنچا۔ گلہری، عجلت کے احساس سے لبریز، یوں آگے بڑھی جیسے ایمان کو کوئی پیغام دے رہی ہو۔ فطری طور پر، ایمان پیچھے رہ گئی، ان کے تعلق کی پراسرار سمفنی منظر عام پر آنے والی داستان کے ساتھ مل کر کھول رہی ہے۔ اچانک، تال کی دستک بند ہو گئی، جس نے ایمان کو احتیاط سے دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ تین اضافی گلہریں، جو چھوٹے ہیر الڈز کی طرح تھیں، دہلیز پر اس کا انتظار کر رہی تھیں۔ تعلق کے اس مختصر لمحے میں، جیسے ہی ایمان کا چہرہ مسکراہٹ سے چمک رہا تھا، ایک الوہی روشنی نے منظر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ واضح ہو گیا کہ، اس حقیقی منظر میں، اللہ تعالیٰ نے حیوانی بادشاہی کے بے ہنگم سفیروں کے ذریعے مدد ظاہر کی تھی- پانچ وفادار گلہریں جو اپنی موجودگی کا پراسرار زبان میں پیغام دیتی ہیں

•••••••••

جیسے ہی گونار چپکے سے گونجنے والی آوازوں کی افراتفری کی سمفنی سے گزر رہا تھا، ایک بے چین ماحول ہوا سے چمٹ گیا۔ایک طرف، بے ہنگم آوازوں کی گونج نے ماحول کو چھیڑا—اختلاف رائے کا ایک متناقض کورس اور ان لوگوں کی دھمکیاں جو اسے کافر سمجھتے تھے۔بے خوف، گونار نے مہارت کے ساتھ سائے میں گشت کیا، اس کی حرکات ایک پریت کی یاد دلاتی ہیں جو چوکس قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پرجوش تماشائیوں دونوں کی تفتیشی نگاہوں سے گریز کرتی ہے۔اس کی منزل اس کی کار کے ٹرنک کی چھپی ہوئی پناہ میں تھی۔حسابی چالاکی کے ساتھ، اس نے کمپارٹمنٹ کو کھولا، اور اندر چھپا ہوا ایک بیگ ظاہر کیا۔اس کے چہرے پر چھائی ہوئی امید نے اندر موجود مواد کی کشش ثقل کی طرف اشارہ کیا۔جیسے ہی اس نے بیگ نکالا، اس کے چھپے ہوئے مواد سے ایک واضح تناؤ پیدا ہوا—رازداری اور آسنن انکشاف کا ایک مضبوط مرکب۔گونار، ایک پراسرار تماشے کی طرح، ہجوم کی چھیدنے والی نگاہوں سے بچتے ہوئے، ایک واحد مقصد کے ساتھ آگے بڑھا۔

اس کی ترقی، جس میں سائے کے ساتھ ایک خفیہ رقص کا نشان تھا، نے ایک ایسی عجلت کا مظاہرہ کیا جس نے پراسرار تھیلے سے نکلنے والی ہسکی گونج کی عکاسی کی، جو اس خفیہ سفر میں اس کے ساتھ چھپے ہوئے خطرات کی یاد دہانی تھی۔

•••••

ایمان دروازے میں کھڑی تھی، تشکر کی اسیر تھی، جیسے پانچ گلہریوں نے اس کی غیر متوقع آزادی کا اہتمام کیا۔ چستی اور درستگی کے ساتھ، انہوں نے اپنی پوزیشنوں کا دعویٰ کیا—دو اس کے دائیں کندھے پر اور تین بائیں طرف—ایک الٰہی قوت کی مداخلت کا ایک حقیقی ثبوت۔ ایمان کی ابتدائی مسکراہٹ جو کہ شکر گزاری کا اظہار ہے، اچانک مدھم پڑ گئی جب اس کا سامنا سرور کے پریشان شاگرد سے ہوا، جو واقعات کے غیر متوقع موڑ پر کھڑا تھا۔ "یہ باہر کیسے نکلی؟" شاگرد نے ناقابل یقین انداز میں کہا، صرف ایمان کے پُرعزم اعلان کے ساتھ ملنے کے لیے، "آج تمہاری موت ہے۔" جواب میں، ایمان نے ایک آہنی راڈ پکڑا، جو

آنے والے تصادم کے لیے تیار تھی۔ شاگرد، کفر سے متاثر ہو کر، ہاتھ میں خنجر لے کر ایمان کی طرف بڑھا۔ ایک تیز جوابی اقدام میں، ایمان نے چھڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کے سر پر ایک زبردست ضرب لگائی جس نے اسے درد سے کراہتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف بھیج دیا۔ جیسے ہی شاگرد کے کراہوں کی آواز گونجی، گلہریں، الٰہی مداخلت کے سفیر، اپنے پرچوں سے نیچے اتر آئیں۔ ایمان کے پہلو میں کھڑے، وہ اس کے اگلے اقدام کا انتظار کر رہے تھے۔ جوابی کارروائی کرنے کے ارادے سے، شاگرد، جو ابھی تک چھڑی کے اثر سے دوچار تھا، ایمان کی پنڈلیوں کو ایک تیز لات مارنے میں کامیاب ہو گیا، اور اس کا منہ نیچے کر دیا گیا۔ ہوا تناؤ کے ساتھ گھنی ہوئی، جب ایمان منہ کے بل زمین، پر گر گئی ایک اہم سوال اٹھا: کیا ایمان کی موت قریب تھی؟ اور اس ڈرامائی جھانک کے درمیان، گھڑی نے بے تحاشہ ٹک ٹک کیا—۱۰:۵۶ آشکار ہونے والی داستان میں ایک نازک موڑ کی نشاندہی کرنا۔ یعنی ایمان کی زندگی کے۔ تین منٹ بچے تھے

وہ مرید اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، ایمان نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا، ایمان اپنی انگوٹھی سے خطرناک تیز دھار خنجر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن خنجر باہر نہیں آ رہا تھا۔ عجیب بات تھی اور ایمان حیران تھی ایمان کے چہرے پر فکر نمودار ہوئی مرید نے ایمان کو بازو سے پکڑ لیا ایمان کو اس کھنچاؤ کی تکلیف محسوس نہ ہوئی تھی کیونکہ اس نے یہ سب اپنے بچے سے برداشت کیا تھا اس مرید نے ایمان کو زمین پر گھسیٹا اور کمرے کے اندر لے گیا، گلہریاں بھی اس کے پیچھے چل پڑیں۔ ایمان نے اسے ڈانٹتے ہوئے ''تو یہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟'' ادھر اپنے کمرے میں سرور تیار ہو رہا تھا، آئینے کے سامنے اپنے بال۔ سنوار رہا تھا، وہ خود کو دیکھ رہا تھا، کہ اچانک باہر جانے لگا کیونکہ وقت ختم ہو رہا تھا، وہ چونک گیا اور یک دم رک گیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس نے کیا دیکھا تھا۔ جیسے ہی مرید نے ایمان کو بے رحمی سے دیوار کی طرف گھسیٹ لیا، اس کے حواس الجھن سے دوچار ہو گئے، اس احساس سے جکڑ رہے تھے کہ اس کی معمول کی طاقت اور صلاحیتوں نے اسے ناقابل فہم طور پر

www.novelsclubb.com

چھوڑ دیا ہے۔بے رحم قوت کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے،ایمان نے اپنے اندر ایک داخلی التجا محسوس کی،جو اس کی ایک بار زبردست صلاحیتوں کے اچانک اور حیران کن نقصان پر سوالیہ نشان لگا رہی تھی۔"میں اس سے کیوں نہیں لڑ پا رہی ؟"وہ حیران تھی،پریشانی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔اپنے اندرونی ہنگاموں سے بے خوف ہو کر،ایمان نے بے دلی سے مرید کا سامنا کیا،اس کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا۔"تم کیا چاہتے ہو؟مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو؟"اس کی آواز،ایک پُرعزم اعلان،تناؤ کو کاٹ کر،ایک بے خوفی کو ظاہر کرتی ہے جو مرید کو پریشان کن معلوم ہوتی ہے۔مرید نے،اس کی نافرمانی سے بے پرواہ ہو کر،خنجر کو خطرناک ارادے سے اٹھایا،جس سے منظر پر ایک منحوس سایہ پڑ گیا۔ایمان نے آنے والے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنی مایوسی کو پرجوش دعا میں بدل دیا۔"اے اللہ،میری مدد کر،"اس نے زور دے کر کہا اس کی التجا ایک آنے والے سانحے کا وزن لے رہی تھی۔دل کی دھڑکن میں،ایک ہمہ جہت

www.novelsclubb.com

تاریکی کمرے پر اتر آئی، روشنی کی باقیات کو کھا گئی۔اس کے بعد جو گہری خاموشی تھی وہ بہرا کر رہی تھی، صورتحال کی سنگینی کو بڑھا رہی تھی۔ایمان کی سانس رک گئی، اور اس کی آواز، جو ایک بار منحرف ہو چکی تھی، اسے ناپاک خلا نے نگل لیا۔ معلق لمحہ خطرے کے ساتھ گہرا لٹکا ہوا تھا، نامعلوم قسمت کا ایک ٹھنڈا کرنے والا پیش خیمہ جو ایمان کے ساتھ آیا تھا۔ہوا خود ہی واقعات کے ناقابل واپسی موڑ کی توقع سے لرز رہی تھی، مرید کو گھیرے ہوئے اندھیرے میں اکیلا چھوڑ کر، اس کے اعمال ایک ناقابل واپسی نتیجہ نکالنے کے لیے تیار تھے۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

گونار، ایک پوشیدہ چادر میں چھپا ہوا، مسجد کی حفاظتی دیواروں کے پیچھے چھپا رہا۔اس کی نظریں بے حرمتی کے مرتکب شخص پر جمی تھیں، جس نے قرآن کے مقدس اوراق کی بے حرمتی کی۔اس کے ہاتھ میں تھیلے سے نکلنے والی خوفناک سسکاریوں والی آواز نے پہلے سے ہی اس ناپاک حرکت میں ایک زہریلا لہجہ شامل کر دیا۔

سائے میں، گونار مسکرائے بغیر مدد نہیں کر سکتا تھا، اس کا دماغ ایک چالاک لومڑی کی درستگی سے ہر حرکت کا حساب لگا رہا تھا۔ "جو لوگ مذاہب کا احترام نہیں کرتے انہیں جینے کا حق نہیں ہے،" اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی، یہ یقین اس کے خفیہ مشن کو آگے بڑھا رہا ہے۔ دستانے والے ہاتھوں سے، اس نے اپنی حفاظت کو یقینی بنایا، کسی بھی سانپ کے مہلک کاٹنے کے خلاف احتیاط جو کہ حادثاتی طور پر حملہ کر سکتا ہے۔ جیسے جیسے گھنٹہ کھلا، بے حرمتی کا سلسلہ جاری رہا۔ مناسب لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، گونار نے بڑی نرمی سے بیگ کو آگے بڑھایا، اور سینکڑوں ہندوستانی سیاہ کوبروں کی ایک زبردست قوت کو چھوڑ دیا۔ سانپ کی فوج، گندی اور مہلک، مقصد کے ساتھ پھسل گئی، ان کے اجتماعی غصے کا رخ لعنتی آدمی کی طرف تھا۔ تیز رفتار اور حساب کے ساتھ، گونار نے انتشار پھیلانے سے دور ہو گیا، اس کا ہوشیار لومڑی دماغ ایک مشن کی تکمیل کے اطمینان سے لطف اندوز ہوا۔ زہریلے انتقام کا آغاز کیا گیا تھا، جس نے بے حرمتی کرنے والے کو سانپ کے

www.novelsclubb.com

سرپرستوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا، یہ شاعرانہ انصاف گونار کے چالاک ذہن کے ذریعے ترتیب دیا گیا تھا۔ ماحول، جو ایک بار طنزیہ قہقہوں و تردیدوں و احتجاج سے بھرا ہوا تھا، اچانک اس وقت بدل گیا جب کوبروں کی خوفناک سسکاریاں ہوا میں چھید گئی۔ بے حرمتی کا مرتکب، جو قرآن کی بے حرمتی کر رہا تھا، اچانک اس کے چہرے پر تشویش پھیل گئی۔ مذاق اڑانے والا ہجوم خاموش ہو گیا، اور پولیس بھی، جو پہلے لاتعلق تھی، ایک قدم پیچھے ہٹ گئی، ان کے چہروں سے رنگ اتر گیا۔ اس کشیدہ لمحے میں، گونار سائے سے نکلا، اس کی موجودگی توجہ کا حکم دیتی تھی۔ کوبرا، جو اس کے حسابی اقدام سے بلائے گئے تھے، اب آس پاس کے علاقے میں بدشگونی سے پھسل گئے۔ وہ شخص، جس نے چند لمحوں پہلے اپنی توہین آمیز حرکت کا انکشاف کیا تھا، اب اسے حساب کتاب کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ دہشت سے چلایا جب کوبرے، ایک نادیدہ قوت کی رہنمائی میں، چونکا دینے والی رفتار سے اس پر اترے۔ ایک زمانے میں منحرف فرد زمین پر گر گیا، اب اس کی چیخوں کی جگہ درد

www.novelsclubb.com

کی اذیت ناک چیخوں نے لے لی ہے۔ ہجوم، جو ابتدائی طور پر تماشے سے متاثر ہوا، عجلت میں منتشر ہو گیا، جس سے خوف زدہ پسپائی کا ایک افراتفری کا منظر پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ پولیس، جنہوں نے پریشان کن نمائش کا مقابلہ کرنے کی جرات کی تھی، ان کو بھی نہیں بخشا گیا کیونکہ ان میں سے کچھ زہریلے حملے کا شکار ہو گئے۔ کوبرا، انتقام کی ایک قوت جس کی رہنمائی نادیدہ ہاتھوں سے ہوتی ہے، اس شخص کے گرد گھومتی ہے جس نے مقدسات کی بے حرمتی کی جسارت کی تھی۔ درد کی ایک عجیب سمفنی اس کے منہ سے نکلی جو پہلے طنز کی آوازوں کے بالکل برعکس تھی۔ واقعات کے اس اچانک موڑ میں، سانپ خدائی انصاف کے ایجنٹ بن گئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جس نے مقدس الفاظ کی بے حرمتی کی ہے اسے اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنا پڑے۔ خوف، ندامت، اور شاعرانہ انتقام کی کہانی بُنتے ہوئے کوبروں کی بے لگام ہسنے کے خوفناک امتزاج کے ساتھ ہوا بھاری تھی۔ جیسے ہی وہ شخص زمین پر لیٹ گیا، درد سے کراہتا ہوا، اس کا منہ ایک خاموش

www.novelsclubb.com

چیخ میں چپک گیا، خوفناک منظر نے اور بھی گہرا موڑ لیا۔ دو بے لگام سانپ، ایک دوسری دنیاوی طاقت کی رہنمائی میں، مقصد کے ساتھ اس کے منہ کی کھلی گہا میں پھسل گئے۔ اس کی چوڑی، گھبراہٹ والی آنکھیں اس بھیانک مداخلت کی گواہی دے رہی تھیں، اور اس کا چہرہ ناقابل تصور تکالیف سے دوچار تھا۔ ایک خوفناک جھانکی منظر عام پر آئی جب سانپوں نے اپنا کپٹی سفر کیا، اس کے گلے کی گہرائیوں میں اور اس کے پیٹ کے گہرائیوں میں غائب ہو گئے۔ اس کے اذیت زدہ حلق سے عجیب و غریب آوازیں نکل رہی تھیں، ہر ایک ہانپ اندر ہی اندر عذاب کی گونج کر رہی تھی۔ اس کا پیٹ غیر فطری حرکات سے بھر گیا، جیسے کسی غیر مرئی قوت سے پمپ کیا گیا ہو۔ اچانک اس کے جسم میں ایک جھٹکے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کی چوڑی ہوئی آنکھیں دہشت سے خوفناک خاموشی میں تبدیل ہو گئیں کیونکہ اس کے چہرے سے رنگ ختم ہو گیا اور نیلے رنگ کا ایک خوفناک سایہ چھوڑ گیا۔ اس کا کبھی متحرک جسم اب ایک بے جان برتن جیسا تھا جسے کسی دوسری دنیاوی طاقت نے

www.novelsclubb.com

کھایا تھا۔پریشان کن تبدیلی اس کے ناک اور منہ سے خون بہنا شروع ہو گیا، اندھیرا اور پیشین گوئی۔ سرخ رنگ کی ندیاں ایک خوفناک تال کے ساتھ اسکے منہ سے بہہ رہی تھیں جب اسکے منہ سے خون کا فوارا پھوٹ رہا تھا، جس سے ایک عجیب و غریب تماشا پیدا ہو رہا تھا جو ایک موذی چشمے کی طرح تھا، ہر ایک قطرہ اس پر کیے جانے والے پریشان کن انتقام کا ثبوت تھا۔ تقدیر کے اس پریشان کن موڑ میں، آدمی کے آخری لمحات خوف کی سمفنی تھے، ان نتائج کا ایک بصری مظہر جو مقدسات کی توہین کرنے کی جرأت کرتے تھے۔ سانپ، جواب خدائی انصاف کے خاموش محافظ ہیں، نے اپنے پیچھے دہشت کی ایک جھانکی اور مقدسات کے تقدس کو پامال کرنے والوں کو انجام پانے والے نتائج کی ایک ٹھنڈی یاد دہانی چھوڑ دی

••••••••••••

سرور کے چہرے پر تشویش چھا گئی جب اس نے بدصورت سیاہ شیطانی دھویں اپنے سامنے دیکھا جو گیارہ کے جھٹکے پر ظاہر ہوا۔ شیطانی جنات کی طرح بدکردار ہستیوں کا ایک لشکر اس کے سامنے کھڑا ہوا، آنے والے واقعات پر خوفناک سایہ ڈال رہا ہے۔ اس کی آنکھیں گھبرا کر ایک ہستی سے دوسری ہستی تک جا رہی تھیں، جو مافوق الفطرت قوتوں کا خاموش اعتراف تھا۔ جتنی تیزی سے شیطانی دھواں وجود میں آیا، یہ اتاہ کنڈ میں پھیل گیا، اور اپنے پیچھے ایک خطرناک انجام کی ہوا چھوڑ گیا۔ گویا ان بخارات کے جوہر نے ایمان کی تقدیر کے دھاگوں کو تھام رکھا تھا اور اس کی قسمت کو سائے کے غیر مہذب رقص کے ساتھ جوڑ دیا تھا۔ شرارتی مسکراہٹ سرور کے چہرے پر سجی ہوئی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کی سیاہ چالیں رنگ لے آئی ہیں "حکمت نے میرا کام کر دیا۔ یعنی ایمان کا کام، تمام"

پھر بھی، تقدیر کے ایک موڑ میں، سیاہ دھواں اس کے پیچھے نمودار ہوئے، شیطانی ہاتھ آگے بڑھ کر اسکے بغلوں میں ہاتھ ڈالے اسے پیچھے کھینچ رہے تھے۔ دروازہ

سائے کے طور پر بند ہو گیا، ایک نا قابل فہم فیصلے کے ساتھ، بند ہونے والے پورٹل کے کنارے پر نمودار ہوا۔ سرور کی مایوس کن التجائیں گونج اٹھیں، جو دنیا کی ہستیوں نے نہیں سنی۔ ایسا لگتا تھا کہ سائے حساب دینے کے لیے تیار ہیں، اور گھڑی کی سوئی غیر معمولی طور پر گیارہویں گھنٹے کے قریب پہنچ گئی۔ کیا ایمان کی جان بچ گئی، یا سائے نے اس کے لیے ایک تاریک قسمت کا سہارا لیا؟ لاتعداد سوالات ہوا میں اٹک رہے تھے، منظر کو ایک پریشان کن تجسس میں ڈھانپ رہے تھے۔

.....۔

www.novelsclubb.com

ناخوشگوار تصادم کے درمیان، جیسے ہی ایمان نے پرجوش انداز میں پکارا، "اے اللہ، میری مدد فرما،" کمرے پر ایک دوسری دنیا کی خاموشی چھا گئی۔ ہوا ایک واضح تناؤ کے ساتھ موٹی ہو گئی، اور ایک آسمانی توانائی منظر کو لپیٹ میں لے رہی تھی۔ حکمت نامی ایک منحوس شاگرد نے خنجر پکڑ رکھا تھا جو بدکاری کے لیے تیار تھا۔

تاہم، ایک غیر حقیقی موڑ میں، ہتھیار اس کی گرفت سے اس طرح پھسل گیا جیسے ان دیکھے ہاتھوں کی رہنمائی ہو۔ اچانک، ایک پراسرار قوت کا ظہور ہوا—ایک سیاہ بچھو، سائے سے ابھرتا ہوا، ایک مشن پر نکلا جو صرف الٰہی کو معلوم تھا۔ تیزی سے درستگی کے ساتھ، بچھو نے اپنے زہریلے ڈنک کو حکمت تک پہنچا دیا، جس کی آنکھیں خوف کے عالم میں پھیل گئیں۔ ایک چیخ کمرے میں گونجی، اس خاموشی کو چھید رہی تھی جس نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ ایمان، اس پُراسرار مداخلت کا مشاہدہ کرتے ہوئے، شکر گزاری اور خوف کی لہر محسوس ہوئی۔ پانچ گلہری، اس پراسرار ڈرامے میں اس کی خاموش ساتھی، ان کے اعمال کی رہنمائی کرنے والے ان دیکھے ہاتھ کو تسلیم کرتی نظر آئیں۔ جیسے ہی حکمت زہر کے اثر سے گر گیا، گلہریوں نے حفاظتی طور پر ایمان کا چکر لگایا، ان کی موجودگی واقعات کی ناقابل فہم نوعیت کو بڑھا رہی ہے۔ مرید، جو کبھی سرور کے مکروہ منصوبے میں کٹھ پتلی ہوا کرتا تھا، اذیت میں منہدم ہو گیا۔ اس کی سانسوں نے، جواب مشقت سے بھری ہوئی

تھی،اس منظر کو ایک پُر جوش چمک سے رنگ دیا۔ کمرہ،پہلے تاریک ارادوں سے داغدار تھا،الٰہی مداخلت کا ایک اگواڑا بن گیا تھا۔ایمان،پردے کے پیچھے الٰہی سازینہ کاری

کو محسوس کرتے ہوئے،احتیاط کے ساتھ خود کو منظر عام پر آنے والی جھانکی سے دور کر لیا۔اس کا ہر قدم ایک اعلیٰ مقصد سے گونجتا تھا،اللہ کی مرضی کے اسرار پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ حکمت کے ساتھ ایمان کے براہ راست تصادم کو ظاہر کرنے والی کمزوری نے ایک عظیم الشان منصوبے کو چھپایا—ایک ایسا منصوبہ جس نے مادوں کو حیرت میں ڈال دیا،واقعات کے ناقابل فہم اور مافوق الفطرت موڑ سے دوچار ہوئے۔اگر ایمان حکمت کے ساتھ براہ راست جدوجہد میں مصروف ہوتی تو اس کے نتیجے میں ایک جان لیوا تصادم ہوتا۔تاہم،الٰہی حکم مختلف طریقے سے سامنے آیا۔ حکمت کی موت کا سبب اب بچھو کے زہر سے منسوب کیا گیا تھا—ایک ایسا موڑ جس نے منطق کی خلاف ورزی کی اور کالے ساؤں کو ایک پریشان حالت میں چھوڑ

دیا۔ تقدیر کے اس پیچیدہ رقص میں، ایمان نہ صرف ایک شریک کے طور پر ابھری بلکہ ایک ایسے قوت کے طور پر ابھری جس کے ذریعے الٰہی کا منصوبہ ظاہر ہوا، جس سے کمرے کو ناقابل فہم توانائی اور فانی دائرے سے باہر کی ایک قوت کے بے ساختہ اعتراف کے ساتھ چارج کیا گیا۔ وحی کے افراتفری میں، ایمان پارٹی کی طرف بڑھی سرور کے، مرید کے مذموم منصوبے کے بارے میں سچائی سے پردہ اٹھانے کی فوری ضرورت کے باعث۔ جب وہ بھاگتے ہوئے ہجوم میں سے گزر رہی تھی، اس کے چہرے پر عزم و ہمت چھائی ہوئی تھی، وہ سرور کے کمرے کو دیکھتی ہوئی کھڑکی کے قریب پہنچی۔ الفاظ کا ایک ہجوم اس کے ہونٹوں سے نکل گیا، جس نے ان سب کو اپنی لپیٹ میں لینے والی بدکاری کو بے نقاب کرنے کا ارادہ کیا۔ اچانک، ایک بہرا کر دینے والی آواز ہوا میں گونجنے لگی، اور ایک ناگوار چیز اس کے سامنے گر پڑی جو سرور کے کمرے کی کھڑکی سے گری تھی ایمان یکدم پیچھے ہوئی۔۔، اس سب نے اسے ایک غیر متوقع وحشت میں ڈھانپ دیا۔ ہانپیں اور

www.novelsclubb.com

چیخیں ایک بار کے جاندار اجتماع میں گونجی جب سب نے اپنی توجہ اس خوفناک تماشے کی طرف مبذول کرائی۔ شور وغل کے درمیان گل بانو، واقعات کے اچانک موڑ سے گھبرا کر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی، اس کا ہاتھ جھٹکے سے اپنا منہ ڈھک گیا۔ ایمان کے چہرے کی رنگتیں، جو پہلے عزم وہمت سے بھری ہوئی تھیں، اب غیر یقینی کی کیفیت میں پڑ گئی ہیں۔ جو چیز ان کے سامنے پھیلی ہوئی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ خود سرور تھا۔ ایک اجتماعی ہانپ ہجوم میں پھیل گئی، اور ایک خوفناک خاموشی نے ایک بار متحرک چہچہاہٹ کی جگہ لے لی۔ سرور کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا، اس کی آنسو بھری آنکھیں ایمان پر یوں جمی ہوئی تھیں جیسے کسی منظر کی گواہی دے رہی ہوں۔ پریشان کن انکشاف نے سب کو پیشگوئی کے احساس سے دوچار کر دیا، اور طبّی امداد کے لیے فوری پکار نے ہوا بھر دی۔ "ایمبولینس کو بلاؤ!" بے ترتیب اسمبلی میں گونج اٹھی۔ ایک ستم ظریفی کے موڑ میں، سامنے آنے والی موتیں تین الگ الگ شخصیات پر اپنا سایہ ڈالتی نظر آتی ہیں—— سلوان

مومیکا، چالاک حکمت، اور بد کردار سرور—یہ سب تقدیر کے ہم آہنگی میں بدل رہے ہیں۔

جیسا کہ سلوان اور حکمت نے یہ عجیب تماشا دیکھا، ان کے اوسان دہشت میں مبتلا ہو گئے۔ آسمان میں ایک آتش گیر دروازہ وجود میں آیا، جو اوپر سے اترتی ہوئی ایک پُراسرار قوت کا اعلان کرتا ہے—ایک ایسی ہستی جو موت کے فرشتے کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس کی آسمانی شکل سے انگارے نکلے، ایک خوفناک چمک ڈالی جس نے خوف اور خوف دونوں کو متاثر کیا۔ مرنے اس آسمانی ہستی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے تڑپ اٹھے، ان کی نگاہیں منظرِ عام پر آنے والے مافوق الفطرت واقعہ پر جمی رہیں۔ موت کا فرشتہ، جس کا جسم شعلوں میں لپٹا ہوا تھا اور آگ اور وحشت دونوں کے چہرے کے ساتھ، ان دو کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایک غیر حقیقی لمحے میں، جیسے ہی فرشتہ ایمان کے وجود سے گزر رہا تھا، ایک غیر حقیقی تعلق پیدا ہوا۔ ایمان نے اپنے دل پر ایک گہرا گرفت محسوس کی، ایک ایسا احساس جو اس نے پہلے

بھی محسوس کیا تھا۔اس پر ایک احساس ہوا—فرشتہ اس کی روح کو تھامے ہوئے تھا۔ایمان نے فطری طور پر اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس کھینچی۔

وہ فرشتہ بھڑتے سرور کے جانب جارہا ہے تھا سرور اس فرشتے سے بچنے کے لیے کچھ اوپر ہو رہا تھا مگر اسکے جسم نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا

ایک ہی لمحے میں سلوان ممیکا یہودی ایجنٹ، حکمت اور سرور کی قسمت پر مہر ثبت ہو گئی۔ان کے بے جان جسم زمین پر گرے، ہر ایک روح کا دعویٰ موت کے بے لگام فرشتے نے کیا۔آسمانی وجود تیزی سے منتقل ہو رہا ہے، ان لوگوں کی تقدیر کو پورا کرتا ہے جن کی موت کائناتی لیجر میں لکھی گئی تھی۔موت نے بیک وقت ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اس کے نتیجے میں ایک پریشان کن خاموشی چھا گئی۔فضا میں ایک خوفناک آواز گونجی، ”لگتا ہے مولوی صاحب ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔“ایک اور آواز گونجی ”مولوی صاحب واقعی نیک تھے۔“سرگوشیوں کے درمیان ایک اعلان گونج اٹھا، "مولوی صاحب عید کے موقع پر اپنے معراج کے

لیے جنت کے دروازے کھول کر روانہ ہوئے۔"اور ایک اور آواز نے مزید کہا

''اللہ مولوی صاحب کی مغفرت فرمائے۔''

•••••••••

••••••••••••••••••••••••

شعلوں کے انتھک رقص کے درمیان جس نے ارد گرد کو سرخ اور سونے کے رنگوں میں رنگ دیا تھا، ایک خوفناک چمک نے جہنم کے منظر کو منور کر دیا۔ آگ کی شدت سے ہوا کڑک رہی تھی اور نیچے کی زمین اس طرح کانپ رہی تھی جیسے زمین ہی آگ کی آگ سے پیچھے ہٹ گئی ہو۔ نجات کے لیے بے چین چیخیں افراتفری کے ذریعے گونج اٹھیں، جس سے مایوسی کا ایک خوفناک سمفنی پیدا ہوا۔ اس غیر حقیقی پاتال میں، سرور نے اپنے آپ کو ایک زبردست ازگر کی کنڈلیوں میں جکڑا ہوا پایا، ایک شیطانی سانپ جس کی آنکھیں دوسری دنیاوی بدکاری سے چمک رہی تھیں۔ اس کے بڑے جبڑے سرور کے منہ کے گرد بے رحمی سے

جکڑے ہوئے تھے، اس کی چیخوں کو دباتے ہوئے، جب کہ اس کی دبی ہوئی دم کو ایک کانٹے دار درخت سے بے دردی سے باندھ دیا گیا تھا۔ سرور کا جسم ایک اذیت ناک رقص میں الجھا ہوا، ناگ کے بے لگام جبڑوں اور نیچے منتظر آگ کی بھٹی کے درمیان معلق۔ شعلوں نے لالچ سے اس کے بالوں کو کھالیا، خوفناک منظر پر ایک چمکتی ہوئی چمک ڈالی—اس میں سے آدھے کو ناقابل تسخیر سانپ نے کھالیا، دوسرا گرجنے والی آگ کی لپیٹ میں۔ دوسری طرف، حکمت نے ایک ایسا عذاب برداشت کیا جو جسمانی دائرے سے بالاتر تھا۔ ایک نادیدہ قوت نے اسے کانٹے دار درخت پر سختی سے چبھنے پر مجبور کیا، اس کے ظالم کانٹے اس کے گوشت کو چیر رہے تھے۔ ہر ایک غیر ارادی چبانے کے ساتھ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا، جو اس ظالم درخت کے ساتھ ایک بھیانک بات تھی۔ سرور کی طرف دیکھتے ہی حکمت کی آنکھوں میں مایوسی اور روحی کی آمیزش تھی۔ "سرور،" اس نے دکھ اور الزام دونوں سے بھری ہوئی آواز میں افسوس کا اظہار کیا، "تم نے مجھے بدکاری کے

www.novelsclubb.com

بر تن، جہنم کے باشندے میں بدل دیا۔"ایک بھاری آہ اس کے ہونٹوں سے نکل گئی،اور اس کے الفاظ الٰہی انصاف کے لیے التجا کرتے تھے۔"اللہ تجھ پر اپنا عذاب نازل فرمائے،اے اللہ مجھے اس عذاب سے رہائی عطا فرما،اور ہر برائی کے معمار سرور پر وہ عذاب نازل فرما،جو مجھے سرور کے شکنجے میں لے گیا،یااللہ مجھے معاف فرما۔۔"

وہ چلایا تھا"ہائے کاش میں اپنی اس زندگی کے لئیے کچھ لے آتا یااللہ مجھے معاف کر دے یااللہ سرور ہر گناہ و شرارت کا قصوروار ہے یااللہ اس کو عزاب دے"

آگ کی جکڑ میں حکمت جکڑتا گیا اور اسکی آہیں بند ہوتی گئیں اس کہ چیخیں دبتی گئیں اور وہ پوری طرح آگ میں قید ہو گیا۔۔۔۔

•••••••

نیند اور بیداری کے درمیان کے دائرے میں،شانزہ نے خود کو ایک ڈراؤنے خواب میں پھنسا ہوا پایا۔جس کمرے میں وہ بیدار ہوئی وہ عیش و عشرت اور بے

چینی کا ایک تضاد تھا۔ایک کھلی کھڑکی نے باہر ایک خوبصورت منظر ظاہر کیا، جہاں جنگلی گھوڑے بہتی ہوئی ندی کے برابر میدان پر سے سبز گیاہ چر رہے تھے۔تاہم، پریشان کن ہوا نے ایک اندھیرے کی طرف اشارہ کیا۔قرآن کی تلاوت میں مگن سندس نے شانزہ کے اچانک بیدار ہونے کو دیکھا۔شانزہ کی پھیلی ہوئی آنکھوں میں جھٹکا عیاں تھا، اور کمرہ اسے اپنے اندر بند ہونے لگتا تھا۔سندس، اس کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے، اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار لیے تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔شانزہ کی آواز اس وقت کانپ اٹھی جب وہ اپنے خواب سے ڈھکی چھپی تصویروں کو بیان کرنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔سندس جو کہ طاقت کا ستون تھی، نے سائیڈ ٹیبل سے جگ لیا، پانی کا گلاس انڈیلا اور شانزہ کے حوالے کیا۔ ٹھنڈے پانی نے شانزہ کے گلے کی جکڑن کو کم کر دیا جب اس نے اسے گھسایا، پسینے کی موتی ابھی تک اس کے ماتھے پر جمی ہوئی تھی۔جیسے ہی شانزہ نے اپنا سکون بحال کیا، اس نے وہ نام بولا جو اس کے ڈراؤنے خواب میں گونجتا تھا—"بابا"۔اپنے والد

www.novelsclubb.com

کے اعمال کے بوجھ سے دبی ہوئی سندس نے مشترکہ درد کے اعتراف میں اپنا سر جھکا لیا۔ شانزہ، اس کی آنکھیں ابھی تک اپنے خواب کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے، اس وحی کو ٹکرا رہی تھی جس نے خاموشی کو چھید کر رکھا تھا۔ "بابا،" وہ شروع ہوئی، "بابا درد میں ہیں۔ وہ۔۔ وہ عزز___ عَزاب میں ہیں" سندس کو یہ احساس ہوا کہ اندھیرے کے جھونکے اس کے باپ کی روح کی گہرائیوں تک پہنچ گئے۔ کمرہ، جو کبھی سکون کا گہوارہ تھا، اب ایک سرد اعتراف کی بازگشت رکھتا ہے۔ شانزہ کی کانپتی ہوئی آواز جاری تھی جو تلخ حقیقت کو کھول رہی تھی۔ "اوہ ابا، آپ نے دنیا کی رغبت کے لیے اپنی آخرت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔" سندس، افسوسناک انکشاف سے جکڑتے ہوئے، دھیمے لہجے میں بولی، "کالا جادو کرنے کے ساتھ ساتھ، وہ میری ماں کی موت کے محرک بھی تھے۔ جب امی نے انکے سیاہ رازوں کو جان لیا، تو انہوں نے اپنے جادو سے انہیں اذیت میں مبتلا کر کے موت کے حوالے کر دیا۔" شانزہ اپنے پریشان خواب کے بوجھ سے جاگتی ہوئی اپنے بستر سے ایک

ایسے عزم کے ساتھ اٹھی جس نے سندس کو حیرت میں ڈال دیا۔اس کی حرکات میں عجلت واضح تھی کیونکہ اس نے تیزی سے اپنے جوتے بستر کے نیچے سے نکالے اور بڑی تدبیر سے پہنے۔ سفید فراک اور اسکارف میں ملبوس، وہ ایک ایسے مقصد کے لیے تیار لگ رہی تھی جو اس کے ذہن میں سما گیا تھا۔ سندس، تجسس اور تشویش کی آمیزش سے شانزہ کو دیکھتی رہی، اس کے اچانک عزم کے بارے میں پوچھنے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔ "آپ کہاں جا رہی ہیں؟" اس نے پوچھا. شانزہ اس کی نظروں سے ملی، اس کی آنکھیں ایک پختہ یقین کی عکاسی کر رہی تھیں، اور جواب دیا، "مجھے معلوم ہوا ہے کہ گل بانو اپنی سہیلی کے گھر ٹھہری ہوئی ہے۔ میں وہاں جا رہی ہوں۔" سندس، ماضی کے تجربات سے خوفزدہ اور ہوشیار، نے مداخلت کرتے ہوئے شانزہ کو ممکنہ اثرات کے بارے میں خبردار کیا۔ اس نے اسے گل بانو کی شادی، کالے جادو کے الزامات، اور سرور کے روحانی عمل سے متعلق پیچیدگیوں کا سامنا کرتے ہوئے جس ذلت کا سامنا کرنا پڑا اس کی یاد دلائی "آپ کو

www.novelsclubb.com

یاد ہے کہ آخری بار جب ہم احمر کے گھر گئے تھے تو کیا ہوا تھا؟ احمر کی ماں نے ہمیں بے عزت کیا اور باہر نکال دیا۔ یا آپ بھول گئی ہو؟ بابا نے آپ پر الزام لگایا۔ کہ احمر پر کالا جادو کرنا اور بابا کے روحانی عمل کو الٹا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں آپ۔ ان کا خیال تھا کہ ہم احمر کی موت کو یقینی بنانے کے لیے گل بانو اور بابا کی شادی کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ۔ آپ بابا سے نفرت کرتی ہیں"

۔ شانزہ بہر حال بے چین رہی۔ اس نے اطمینان سے کہا، "اس وقت ہمارے پاس بابا کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا، لیکن اب ہے۔ میں پورے گاؤں کو بتاؤں گی کہ بابا کوئی نیک بندہ نہیں بلکہ ایک کالا جادو گر تھے" سندس نے شانزہ کے الفاظ کا وزن جذب کرتے ہوئے ایک گہرا سانس لیا۔ شانزہ نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "اگر مجھے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے بابا کی قبر کھودنی پڑی تو میں کروں گی۔" سندس نے صورتحال کی سنگینی کو تسلیم کرتے ہوئے آہ بھری اور رضامندی سے کہا، "ٹھیک ہے، میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔" شانزہ نے ان کی خاموشی

توڑنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سر ہلایا۔"ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔بابا کی وفات کو تین ماہ ہو چکے ہیں،اور اگر ہم زیادہ دیر خاموش رہے تو ان کے گناہ ہم پر سایہ ڈالیں گے۔سچ جان کر خاموش رہنا خود گناہ ہے۔"چھپی ہوئی سچائیوں سے پردہ اٹھانے اور اپنے ماضی کے سائے کا سامنا کرنے کے مشترکہ عزم کے ساتھ، شانزہ اور سندس نے ایک ایسے سفر کا آغاز کیا جس میں آزادی اور انصاف کا وعدہ تھا۔

••••••••••••

گل بانو نے خود کو ایک خوبصورت لیکن اداس ماحول میں غرق پایا، جس کے ارد گرد گاؤں جیسے گھر کی عجیب و غریب دلکشی تھی۔کھڑکی کے پاس پیچیدہ نمونوں سے مزین بستر پر بیٹھی،اس نے نرمی سے دیوار کے ساتھ سر ٹکائے باہر کی طرف دیکھا۔ اس کے بائیں طرف کی سیڑھیوں سے قدموں کی دور دراز آواز گونجی، جس نے امید کی فضا میں اضافہ کیا۔اسی سوچ کے بیچ ایک دوست کمرے میں داخل ہوئی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس کے گھر گل بانو رہ رہی تھی ہچکچاتے ہوئے بولی "گل بانو، شانزہ تم سے ملنے آئی ہے۔" جیسے ہی اس کی سہیلی چلی گئی، گل بانو، ابتدائی طور پر غصے میں ڈوبی، سندس کو شانزہ کے ساتھ دیکھ کر نرم پڑ گئی۔ ''تم بھی شانزہ کے ساتھ یہاں ہو،'' گل بانو نے تجسس سے کہا، ''مولانا صاحب نے کہا تھا کہ تم اس شادی سے خوش نہیں، اس لیے تم نے اپنی دوست کے ہاں رہائش پزیر ہو'' سندس، سفید عبایہ اور حجاب میں لپٹی، اپنے چہرے سے نقاب چادر ہٹا کر گل بانو کے قریب آئی۔ سندس کے پیچھے کھڑی شانزہ ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ سندس نے خلوص سے کہا، "میں اس شادی کے خلاف تھی کیونکہ یہ ایک مجرمانہ شادی تھی۔"

www.novelsclubb.com

گل بانو نہ سمجھی سے سیدھی ہوئی اور سوالیہ بولی ''آہ—مطلب''

شانزہ نے دو تصویریں پیش کرتے ہی گل بانو کے سامنے پھینکی گل بانو کے چہرے پر تشویش کے بادل چھا گئے۔ ایک نے احمر کو کالے جادو کی واضح نشانیوں کے ساتھ دکھایا، جب کہ دوسرے نے خود گل بانو کو دکھایا، جس میں محبت کے جادو کے

اثرات نمایاں تھے۔شانزہ نے سچائی کے احساس کے ساتھ انکشاف کیا،"اس کا مطلب ہے کہ یہ میں نہیں تھی، بابا نے تم پر جادو کیا تھا۔احمر میرے نہیں، بابا کے غلط ارادے کی وجہ سے بیمار ہوا تھا۔میں تمہیں وارننگ دینے آئی تھی، لیکن بابا نے تمہیں میرے خلاف کر دیا۔"نیلی اور گلابی کنگھی دکھاتے ہوئے اس نے بات جاری رکھی،"یہ کنگھیاں جو تم اور احمر نے بابا کے گھر استعمال کی تھیں، بابا نے ان کے ساتھ چمٹے جڑ سمیت بالوں پر جادو کر دیا تھا، جس سے احمر سخت بیماری کا شکار ہو گیا"گل بانو نے ندامت سے مغلوب ہو کر اپنا سر اپنے ہاتھوں میں جھکا لیا اور شانزہ اس کے پاس بیٹھی انکشافات اور پچھتاوے کا ایک نیا منظر نامہ کھول رہی تھی۔شانزہ نے نرمی سے گل بانو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی بخش حاضری دی۔ گل بانو نے اپنی آنکھوں میں شکست خوردہ نظر ڈالتے ہوئے شانزہ کی طرف دیکھا شانزہ اطمینان سے مسکرائی،"تم نے اللہ کو چھوڑ کر ان دنیاوی جھوٹوں پر بھروسہ کیا، لیکن یہ سب اللہ کی طرف سے ہمارے لیے امتحان تھا۔"آنسوؤں سے بھری

www.novelsclubb.com

آواز میں گل بانو نے انکشاف کیا"اب میرا کیا ہو گا، مجھے طلاق مل گئی ہے"۔شانزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،"تمہارے پاس دو مواقع ہیں، فکر نہ کرو، اللہ نے مجھے علم سے نوازا ہے، اور میں تمہارے شوہر کے اوپر سے جادو ہٹا دوں گی، اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"شانزہ کے بولتے ہی گل بانو کی سہیلی ایک لفافہ تھامے کمرے میں داخل ہوئی۔لفافہ گل بانو کے حوالے کرتے ہوئے گل بانو نے وہ لفافہ تھاما اس نے بے یقینی سے اسے کھولا، اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے فطری طور پر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔شانزہ اور سندس نے جان کر نظریں بدلیں—گل بانو ماں بننے والی تھیں شانزہ مسکراتے بولی۔"دیکھو، اللہ نے آپ کی سن لی ہے۔سب کچھ وقت پر ہوتا ہے۔ہم نہ جلدی ہیں اور نہ دیر سے؛ یہ سب خدائی منصوبے کا حصہ ہے،"شانزہ نے امید، چھٹکارے اور قسمت کے پراسرار کاموں کے ایک نئے منظر نامے کی نقاب کشائی کرتے ہوئے تبصرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••

احمر کے گھر کو شاندار سجاوٹ سے سجایا گیا تھا، جس سے ایک دلکش ماحول پیدا ہوا۔ ایک خوبصورت سجائی ہوئی میز کے پار دو کرسیوں پر بیٹھے احمر اور گل بانو نے احمر کی کمزور حالت کے باوجود خوشی کا ایک لمحہ بانٹا۔ اس کی آنکھیں، اگرچہ ڈوبی ہوئی تھیں اور اندھیرے سے گھری ہوئی تھیں کمزوری کی وجہ سے اس کے دانتوں کو ظاہر کرتے ہوئے ایک حقیقی مسکراہٹ کے ساتھ چمک رہی تھی۔ ان کے ارد گرد خیر خواہ اس اتحاد کے گواہ تھے

سندوس اور شانزہ خوبصورت مخملی برخا پہنے، شادی کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے کھڑی ہوئیں۔ جیسے ہی احمر اور گل بانو نے اپنی برکتوں کا اظہار کیا اور نکاح میں ہامی بھری، تتلیوں کا ایک جھرنا جاری کیا گیا، جو مشکل دنوں کو برداشت کرنے کے بعد خوشی اور خوشی کے آغاز کی علامت ہے۔ اللہ نے انہیں آزمایا تھا، انہیں مشکل وقت دیکھا یا تھا، لیکن اب، سب کچھ ہم آہنگ تھا۔

گل بانو، جو کبھی اپنی لاعلمی کے بوجھ سے دوچار تھی، نے سیکھا تھا کہ اللہ کچھ بھی کرنے کے قابل ہے اللہ ہر۔شہ پر قدرت رکھا ہے۔ماحول خوشی سے بھر گیا جب رنگ برنگے بادلوں نے ان کے گھر کے پیچھے بڑے پہاڑ کے ارد گرد ایک چمکدار رنگ بنادیا۔ گل بانو اور احمر کی شادی نے خوشی سے بھرے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔

گاؤں میں، شانزہ بے قصور ثابت ہوئی، جس سے اس کی ساکھ بحال ہوئی۔ سب کچھ ٹھیک تھا، اور گاؤں میں اطمینان کا احساس آباد ہو گیا۔۔

احمر اور گل بانو نے اپنے اتحاد کا جشن منایا تو احمر کے گھر کے آس پاس سے ایک اکیلا پرندہ اڑ گیا۔ خوبصورت پروں کے ساتھ، یہ زمین کی تزئین کے پار سفر پر نکلتے ہوئے، نیلے آسمان سے بلند ہوا۔ فضائی نظارے نے نیچے وسیع و عریض گاؤں کا انکشاف کیا، جہاں مکانات سامنے آنے والے واقعات کے عاجز گواہوں کی طرح کھڑے تھے۔ پرندہ، آزادی اور سکون کی علامت، ہوا میں سے ایک پوشیدہ راستہ

تلاش کرتا ہے، آسانی سے سرکتا ہے۔ زمین کی تزئین اس کے پروں کے نیچے بدل گئی—احمر کے گھر کے آراستہ ماحول سے لے کر سرسبز کھیتوں تک اور شانزہ کی شاندار رہائش گاہ کی طرف جانے والے گھومتے راستے۔ فاصلے پر شانزہ اور سندس ساتھ ساتھ چل رہی تھیں وہ پردہ ہلکے سے ہوا کے جھونکے میں جھوم رہا تھا۔ چڑیا، بظاہر کسی نادیدہ قوت کی رہنمائی میں، اپنی منزل کی طرف خوبصورتی سے اتری۔ یہ بڑے پہاڑ کے اوپر سے گزری رنگ برنگے بادلوں کی چمکیلی انگوٹھی سے مزین، اس ہم آہنگی کی خوشی کی علامت جس نے اب گاؤں والوں کی زندگیوں کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جیسے ہی چڑیا شانزہ کے گھر کے قریب پہنچی تو وہ پھڑ پھڑاتے ہوئے نیچے اُتر کر آس پاس میں اتری جہاں دونوں بہنیں جا رہی تھیں

www.novelsclubb.com

••••

وادی ہنزہ کے پر فتن گلے میں، شانزہ اور سندس نے خوبصورتی کے ساتھ سرسبز و شاداب کھیتوں کو عبور کیا، صبح کے نرم سورج سے روشن۔ ان کے قدموں کے

ساتھ دریا کا سریلی بہاؤ آسمان کی چمک کو ظاہر کرتا تھا۔ درختوں کے درمیان بسا ہوا، ان کا ہنزائی طرز کا گھر ایک شاندار پہاڑ کی اونچی موجودگی کے نیچے بیٹھا تھا۔ ان کے گھر کے قریب پہنچ کر شانزہ نے ایک وکیل کو دیکھا جو ان کا انتظار کر رہا تھا، اس کی موجودگی اس کے شوہر بہرام کی طرف سے مکمل تھی۔ خوبصورتی کی چمک کے ساتھ ایک حیرت انگیز ہنزائی بہرام نے روایتی شلوار قمیض اور پشاوری کھیریاں پہنی تھیں، اس کی خصوصیات سحر انگیز سبز آنکھوں سے مزین تھیں۔ شانزہ کی آنکھوں میں تجسس چمکا جب وہ ان کے قریب پہنچی اور اس نے پوچھا، "بہرام، کیا سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے؟" بہرام نے خاموشی سے اعتماد ظاہر کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا، "ہاں، وکیل جائیداد کے کاغذات لے کر آئے ہیں۔" تاہم، سندس مرحوم والد سرور کے کرتوتوں سے پڑنے والے سائے کے بارے میں اس کے علم کو دھوکہ دیتے ہوئے، ایک لطیف بے چینی نے سندس کے چہرے کو عبور کیا۔ ایک ہلکی ہوا کا جھونکا وادی میں سرگوشی کرتا ہے، سرور کی تاریک وراثت کی

www.novelsclubb.com

ایک پریشان کن یاد دہانی۔سندس کے خدشات کو محسوس کرتے ہوئے شانزہ وکیل کی طرف متوجہ ہوئی، "آیئے گھر کے اندر ان سب باتوں کو ڈسکس کرتے ہیں وکیل صاحب"

•••••••

وادی ہنزہ کے پُر سکون حسن میں، جہاں کے پس منظر میں شاندار پہاڑ بڑے فخر سے کھڑے تھے اور ایک سر سبز و شاداب لان جہاں تک آنکھ دیکھ سکتی تھی، ایک گہری بحث چھڑ گئی۔ان کے گھر کے کھلے دروازے نے ہلکی ہلکی ہوا کا استقبال کیا، جس سے سکون اور مخمصے دونوں کا ماحول پیدا ہو گیا۔بہرام اور وکیل شانہ بشانہ بیٹھے، قدرتی رونقوں میں گھرے ہوئے تھے۔شانزہ اور سندس، ایک دوسرے کے قریب بیٹھی تھیں وکیل کے طور پر توجہ سے سن رہے تھے، ان کے الفاظ میں قانونی حیثیت کے ساتھ، وراثت میں ملنے والی جائیداد کی پیچیدہ تفصیلات کا جائزہ لیا۔وکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا، "قانونی دستاویزات کے مطابق، یہ

جائیداد، جو کئی سالوں سے جمع ہے، اب بجا طور پر آپ کی، شانزہ اور سندس کی ہے۔" بہرام نے ایک تسلی بخش نظر دونوں بہنوں پر ڈالی۔ سندس نے کاغذات پکڑے ہوئے معلومات حاصل کرتے ہوئے تلخی سے مسکرا دی۔ "میرے والد نے یہ جائیداد غیر قانونی طریقوں سے حاصل کی، کمزوروں کو دھوکہ دے کر اور ان کا استحصال کیا۔ ہم اس داغدار وراثت کو قبول نہیں کر سکتے،" اس نے فائل کو میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ شانزہ نے سندس کے جذبات کی بازگشت کی، "ہمیں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہم دنیاوی فائدے کے لیے اپنی آخرت سے سمجھوتہ نہیں کریں گی۔" آس پاس کے مناظر نے شانزہ اور سندس کو درپیش اخلاقی مخمصے کی گواہی دی، جو غیر اخلاقی طریقوں سے داغدار وراثت کو قبول کرنے کے خلاف ان کے فیصلے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ متحرک پھول، قریبی ندی کی سریلی آواز، اور شاندار پہاڑ باغ میں ہونے والی مدھم بحث کے بالکل برعکس کھڑے تھے۔ وکیل نے بہرام کو دیکھا کہ وہ ان دو کو کچھ سمجھائے بہرام نے نرمی سے کندھے اچکاتے

ہوئے اشارہ کیا کہ جائیداد کے معاملات میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔ وکیل نے ان کی ہچکچاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے ایک متبادل تجویز کیا، "اس دولت کو ایک یتیم خانہ قائم کرنے کے لیے استعمال کرنے پر غور کریں، جو کہ کم نصیبوں کو فائدہ پہنچانے کا ایک عظیم مقصد ہے۔ اتنے وسیع وسائل سے آپ متعدد یتیم خانے بنا سکتے ہیں۔" بہرام نے شانزہ کی طرف متوجہ ہو کر اس خیال کی تائید کی، "در حقیقت شانزہ۔ اس طرح پیسہ ایک مقصد پورا کرے گا۔ کسی اور کو دینا اس کے صحیح استعمال کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ کیا ہم اس منصوبے کو آگے بڑھائیں؟" شانزہ اور سندس نے اپنے معاہدے کا اظہار کرنے کے لیے ایک دوسرے سے پلکیں جھپکتے ہوئے نظروں کا تبادلہ کیا۔ "ان پیسوں پر ہمارا ویسے بھی حق نہیں ہے۔ ہم اس رقم کو لوگوں کی خدمت کے لیے استعمال کریں گے،" انہوں نے یک زبان ہو کر دولت کو ایک بامعنی مقصد کے لیے استعمال کرنے کے خیال کو قبول کیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••

••••••••••••••••

عقاب ہنزہ کے دلکش مناظر کے اوپر خوبصورتی کے ساتھ بلند ہوا، ایک ایسی جگہ جہاں بلند و بالا پہاڑوں اور سرسبز وادیوں نے قدرتی شان و شوکت کی تصویر کشی کی۔ جیسے ہی یہ نیچے آیا، دلکش نظارے اسلام آباد کے شہری وسعت میں منتقل ہو گئے، مارگلہ کی پہاڑیوں، فیصل مسجد، اور سینٹورس مال کے ڈھانچے کو ظاہر کیا۔

عقاب کے سفر نے اسے اسلام آباد کے منظم سیکٹر کے ڈبوں میں لے لیا، اس سے پہلے کہ وہ ایمان کے گھر کی مانوس حدود میں واپس لوٹے۔ گھر کے اندر ایمان کی آواز فضا میں گونج رہی تھی جو یاد کے جذبات کا اظہار کرتی تھی۔ ”ہاں، میں کیا کروں باہر سرخ قالین بچھا کر اس پر کھڑے ہو کر تمہارے لئے گانا گنگناؤں مورا تم بن جیانہ جائے اس طرح تمھاری یادوں کا اظہار کروں۔“ نیچے، خالدہ اور اس کی چنچل بلا اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہیں۔ وقت کے ساتھ بدلتی ایمان نے موبائل

فون اپنے کان سے لگایا،اس کا گنجا سر اب گھنے بالوں سے مزین تھا۔جو کانوں سے نیچے لٹکتے بالوں سے ظاہر تھا اسکے ہنی کلر کے بال جو قدرتی تھے جو اسے اپنی دادی سے وراثت میں ملے تھے کال کے دوسری طرف سے معیز کی آواز آئی۔"میں نے تم کو تین ماہ سے نہیں دیکھا۔"ایمان نے اپنے اوپر چادر اوڑھ لی،موبائل فون اپنی جگہ پر رہنے کو یقینی بناتے ہوئے اپنی پوزیشن کو ایڈجسٹ کیا۔""میں کونسا گرگٹ ہوں جو بدل گئی ہوں وہ ہی نینسی ہوں جو پہلے تھی"موئیز نے اس تبدیلی کو دیکھتے ہوئے ریمارکس دیے،"کیا تم نے اپنی زبان کو زہر دے دیا ہے،ایمان؟تم بہت مختلف لگ رہی ہو۔"ایمان نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا،"ہاں، میں تمہیں کاٹ دوں اور اپنے الفاظ سے تمہیں مار ڈالوں۔"بات چیت جاری رہی، مائیز نے ایمان میں ہونے والی تبدیلی پر اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ایمان نے گہرا سانس لیا موئیز نے کل کی ملاقات کا ذکر کیا۔"کل مل رہے ہیں ہم"ایمان نے اتفاق کیا،"چلو پھر ملتے ہیں۔"اسنے اپنے ناخنوں سے گند نکالتے ہوئے بے پرواہی

www.novelsclubb.com

سے کہا کال ختم ہوتے ہی ایمان بیڈ پر موبائل اپنے پاس رکھ کر خاموش رہی۔

ایمان کو یقین تھا کہ اس اندوہناک دن کے واقعات پر پردہ پڑا رہے گا۔ سرور اور اس کے عقیدت مند شاگرد کا انتقال حادثاتی واقعات کے طور پر ظاہر ہوا، ایک پیچیدہ رقص جس کی منصوبہ بندی الٰہی قوتوں نے کی تھی۔ ایمان، اب آسمانی ڈرامے میں ایک رضامند شریک ہے، اس خفیہ واقعہ کی پیچیدگیوں کو ظاہر کرنے سے گریز کرتی ہے۔ طاقت کا عدم توازن جس نے ایمان کو حکمت کے سامنے کمزور کر دیا، وہی حالات جس نے اسے کمزور کر دیا، حکمت کی حادثاتی موت کو ترتیب دینے میں مددگار ثابت ہوا۔ یہ تقدیر کا ایک نازک عمل تھا، ایک لطیف ہیرا پھیری جس کی رہنمائی نادیدہ ہاتھوں سے ہوتی تھی۔ ایمان، تقدیر سے بُنے ہوئے پیچیدہ دھاگوں سے بخوبی واقف، الٰہی کاموں پر سوال کرنے سے ہچکچاتی تھی، یہ سمجھتی تھی کہ اس کی مداخلت قسمت کی پیچیدہ پوت کو کھول سکتی ہے۔ اپنے غور و فکر کے دوران،

ایمان کو پانچ عجیب گلہریوں کی صحبت میں سکون ملا۔ وہ بھی، اس کے ساتھی بن گئے تھے، شاید ایک ناقابل فہم تعلق سے بندھے ہوئے تھے۔ جب وہ الٰہی منصوبے کے بارے میں سوالات سے دوچار ہوئی، ایمان نے ان وفادار مخلوقات سے یقین دہانی چاہی، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ جانوروں کی غیر متزلزل وفاداری اکثر انسانوں سے بڑھ جاتی ہے۔ الٰہی اسرار کے پرسکون غور و فکر میں، ایمان نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ کعبہ کے تاریخی تحفظ اور اس کی اپنی زندگی میں سامنے آنے والی روحانی مداخلت کے درمیان مماثلتیں کھینچ کر سکون حاصل کیا۔ ابابیل پرندوں کی طرح، گلہری بھی اُس بدترین دن ایمان کی مدد کے لیے غیر متوقع الٰہی ایجنٹ بن گئیں۔ یہ ایک پُرجوش احساس تھا کہ، اللہ کے منصوبے کے عظیم مشجر میں، غیر ضروری سمجھی جانے والی اشیاء یا مخلوقات امداد کے اہم آلات میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ ایمان نے گہرے سبق پر غور کیا—بظاہر معمولی سی بات کے اندر پوشیدہ صلاحیت، اللہ کی مرضی کے حکم پر پھوٹنے کا انتظار کر رہی ہے۔ اس گہرے

ادراک میں،اس نے قادر مطلق کی طرف سے ترتیب دیے گئے لامحدود امکانات کو قبول کیا،اور یہ تسلیم کیا کہ اللہ کے فضل سے کچھ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

لان کے پُر سکون پھیلے میں، سورج کی روشنی پتوں کے ذریعے رقص کرتی•••• تھی، جو منظر عام پر آنے والے ڈرامے پر ہلکی سی چمک ڈالتی تھی۔ خالدہ کی بلی، جو علاقے کی ایک چیکنا محافظ تھی، کاہلی سے بیٹھی،اس کی آنکھیں پھڑ پھڑاتے کیڑوں پر گہری نظریں جمی ہوئی تھیں۔اسی دوران قریبی کرسی پر بیٹھی خالدہ فون پر جاندار گفتگو میں ڈوبی ہوئی تھی۔ پانچ بہادر شجری گلہریاں جنہوں نے اس دن ایمان کے لئیے دروازہ کھولا تھا ادھر موجود تھیں، ہر ایک کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی،ایک درخت کے حفاظتی احاطہ کے پیچھے جمع ہو گئیں۔ان کی پھولی ہوئی دمیں جوش و خروش سے مروڑ رہی تھیں جب انہوں نے غیر مشکوک بلی کا مشاہدہ کیا، ایک بہادر فرار کا منصوبہ بنایا۔اس کی آنکھ میں شرارتی چمک کے ساتھ،ایک دلیر گلہری نے ایک چھوٹے سے پتھر کو پکڑ لیا۔ نشانے پر آنکھیں بند تھیں،اس نے

حیران کن درستگی کے ساتھ پتھر کو بلی کی طرف بڑھا دیا۔ پتھر کو اپنا نشان مل گیا، بلی کی آنکھ میں چپکے سے مارتے ہوئے۔ اس اچانک جھٹکے نے بلی کو حیرت کا ایک غیر متوقع پیلا نکالا، لمحہ بہ لمحہ پریشان اور اندھا ہو گیا۔ جیسے ہی افراتفری پھیل گئی، دوسری گلہریوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ بلی، جواب مشتعل اور پریشان تھی، اس نے بہادر گھسنے والوں کا پیچھا کرنے کی ایک جنونی کوشش کی۔ کبھی پرسکون لان چستی اور عقل کے میدان جنگ میں بدل گیا۔ دلیر گلہریاں، فرتیلی اور تیز، ایکرو بیٹک چھلانگوں اور ڈیشوں کے ساتھ بلی کے تعاقب کو چکما دیتی ہیں۔ بلی، جبلت کے ذریعے ایندھن، خود کو ان کے بعد شروع کر دیا، کھال، پنجوں، اور ہوا سے چلنے والے پودوں کا ایک افراتفری کا طوفان پیدا کرتا ہے. اس ناکامی کے درمیان، ایک خاص گلہری نے خود کو بلی کے خطرناک چنگل میں پایا، اس کے استرا تیز دانت انچوں دور ہیں۔ صورتحال تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔ تاہم، عین وقت پر، ایک اور گلہری نے، جو قابل ذکر بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے، بلی کی طرف

ایک پتھر چلادیا۔پتھر بلی کی آنکھ پر لگا جس سے لمحہ بہ لمحہ موڑ آگیا۔اس لائف لائن پر قبضہ کرتے ہوئے، خطرے سے دوچار گلہری بھاگ گئی، بلی کے شکاری کے جبڑوں سے بچ نکلی۔لان، جواب ہنگامہ خیز تعاقب اور تنگ فرار کا ایک منظر ہے، فرتیلی گلہریوں اور ان کے لاتعداد بلی کے مخالف کے درمیان غیر متوقع اور ہنگامہ خیز تصادم کا گواہ ہے۔لان میں افراتفری کے تعاقب کے درمیان، فرتیلی گلہریاں دوڑتے ہوئے، ان کے چھوٹے پنجے بمشکل نیچے نرم گھاس چر رہے تھے۔بے لگام بلی، عزم کی وجہ سے، ان کے پیچھے بھاگی، اس کے تیز پنجے زمرد کے بلیڈ سے گھانس کو کاٹ رہے تھے۔جیسے ہی گلہریں ایمان کے کمرے کی کھڑکی کے قریب درخت کے قریب پہنچیں، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اونچی اونچی شاخوں کے حرم تک پہنچنے کے راستے پر ہیں۔بلی، بے خوف، خطرناک رفتار کے ساتھ اندر بند ہو گئی۔تاہم، وسائل سے مالا مال گلہریوں نے، جو اپنے شکاری کو پیچھے چھوڑنے کے لیے پر عزم تھے، ایک تیز چال چلی۔بس جب بلی کافی فاصلے پر نظر آئی، ایک بہادر گلہری نے

درستگی کے ساتھ ایک نٹ پھینکا۔نٹ بلی کی آنکھ سے ٹکرا گیا، جس سے وہ لڑکھڑا گئی اور زمین پر گر گئی۔ کبھی چست شکاری اب عارضی طور پر ناکارہ پڑا ہے۔خالدہ، واقعات کے اچانک موڑ کو دیکھ کر گری ہوئی بلی کے پاس پہنچی۔اس کے چہرے پر تشویش چھائی ہوئی تھی، وہ چونک کر بولی، "کیا ہوا؟" اس کی نظریں ارد گرد کو گھور رہی تھیں لیکن وہاں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔اس نے نرمی سے زخمی بلی کو اٹھا لیا، پیار کی بوچھاڑ کے ساتھ اسے اپنی بانہوں میں جھونکا۔پھر بھی، بلی کی آنکھ، سوجن اور درد سے جل رہی تھی، اس نے مقابلے کی شدت کو دھوکہ دیا۔اس کے شاگرد پھیلے ہوئے تھے، کسی ان دیکھے شکار پر جمے ہوئے تھے، گویا افراتفری نے ایک ابتدائی جبلت کو جنم دیا ہے۔لان میں عجیب خاموشی چھائی ہوئی تھی، جو کہ چست گلہریوں اور ان کے مضبوط بلی کے مخالف کے درمیان سنسنی خیز تصادم کے نتیجے میں۔

•••••••••

ایمان چِت لیٹی، تھی نظریں چھت پر جمائے سوچوں میں گم۔ کمرہ ایک پر سکون ماحول سے آراستہ تھا کیونکہ سورج کی روشنی آہستہ سے پردوں سے چھانتی تھی۔ اچانک، پانچ گلہری، اس کے نئے پائے جانے والے ساتھی، اس کی توجہ حاصل کرتے ہوئے کمرے میں گھس آئیں۔ ایمان نے گلہریوں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا "تم نے کیا دریافت کیا" "زندہ مخلوقات نے متحرک چھلانگوں کے ساتھ جواب دیا، ایمان پر چنچل انداز میں اترا۔ ایک حقیقی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی جب اس نے اعلان کیا، "چلو پھر ایک مشن—گلہری ریسکیو کا آغاز کریں۔" اپنی آرام گاہ سے اٹھتے ہوئے، ایمان نے سفید اور گلابی پھولوں سے مزین ایک نازک آرام دہ شرٹ پہنی تھی، جس میں بیبی پنک پٹیالا شلوار کا جوڑا تھا۔ اس کے بال، غیر متوقع طور پر لمبے ہو گئے، پونی ٹیل کے نیچے جھرنے لگے، اور اس نے ایک چنچل مزاج کے ساتھ پی کیپ کو سجایا۔ اپنے بالوں کو پونی ٹیل میں باندھتے ہوئے، اس نے اسے ٹوپی سے محفوظ کیا، جس میں دلکشی کا اضافہ ہوا۔ فلیٹ جوتے

www.novelsclubb.com

اور ماسک پہن کر، ایمان نے اپنے نئے ملنے والے ساتھیوں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے ریلی نکالی، "چلو چلتے ہیں۔" ایمان اپنے گھر سے نکلی، اپنی دو ہزار اٹھارہ ماڈل مہران کار کی ڈرائیونگ سیٹ ڈھونڈتی ہوئی، جو گزشتہ تین ماہ میں حاصل کی گئی تھی جس کے دوران اس نے ڈرائیونگ کے فن میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ اس کی نئی مہارت کے باوجود، ایمان نے مہران کی عملییت کا انتخاب کیا، جو اس کے سستی انداز کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈرائیور کی سیٹ پر اپنی جگہ لے کر ایمان کو گلہریوں نے اپنے ساتھ جوڑ دیا۔ جیسے ہی کار پورچ سے آگے بڑھی، چوکس گارڈ نے فوراً گیٹ کھول دیا۔ ایمان، ایک مسکراہٹ پہنے ہوئے، تین انگلیاں اپنے ماتھے کی طرف بڑھائیں، اس کے بعد ایک نچلی حرکت—ایک سلام جس نے احترام اور اعتراف کا اظہار کیا۔ مسکراہٹ کے ساتھ اشارہ واپس کرتے ہوئے، گارڈ نے ایمان کی سلامی کا جواب دیا۔ کار نے اپنا سفر جاری رکھا، سڑک کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہوئے، اپنے پیارے ساتھیوں کے ساتھ ایک منفرد مہم جوئی کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••

دیہاتی منظر کی پر سکون شام میں ایمان نے اپنی گاڑی دھول بھرے راستے پر کھڑی کی اور پیدل سفر جاری رکھا۔ مناظر نے ایک دلکش منظر کو پینٹ کیا تھا جس میں ایک عجیب و غریب گاؤں سے ملتا ہے، جس کے چاروں طرف پھلتے پھولتے پودوں، درختوں اور وسیع میدان ہیں۔ جیسے ہی ایمان ٹہل کر آگے بڑھی، گلہریاں بکھر گئیں، قدرتی ماحول میں گھل مل گئیں۔ فاصلے پر، اس نے تین گلہریوں کو پنجرے میں بند دیکھا، ان کی روحیں بظاہر نم تھیں۔ قریب ہی، ایک ادھیڑ عمر آدمی نے تندہی سے اپنے سبزیوں کے باغ کی دیکھ بھال کی۔ ایمان ایک گرم مسکراہٹ کے ساتھ بزرگ کے قریب آئی۔ لوہے کی سلاخوں کے بٹوارے نے انہیں الگ کر دیا، لیکن ایمان نے بے خوف ہو کر سلام کیا، "سلام، چچا۔" بوڑھا آدمی، اپنے کام سے سیدھا ہوا، ایک سخت چہرہ تھا، جو مشغول ہونے میں بظاہر ہچکچاہٹ کو ظاہر کرتا تھا۔ اس نے سخت لہجے میں استفسار "کیا ہے؟"" ایمان نے

مایوسی کی ایک چنگاری محسوس کی لیکن اپنے حقیقی جذبات کو ڈھانپتے ہوئے اپنا سکون برقرار رکھا۔اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "میں شہر سے ہوں، میری گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے، اور اگرچہ میں نے ایک مکینک کو بلایا ہے، لیکن میں اس کے آنے کے وقت کے بارے میں غیر یقینی ہوں۔ مجھے کافی پیاس لگی ہے- کیا آپ مجھے فراہم کر سکتے ہیں کچھ پانی؟" دریں اثنا، مشاہدہ کرنے والی گلہریوں نے خود کو احتیاط سے ایک درخت کے پیچھے کھڑا کر دیا، جو کھلے ہوئے تعامل کو گہری نظر سے دیکھ رہے تھے۔ایمان نے ایک نظر ان کی سمت ڈالی بزرگ نے تشویش کی آمیزش سے ایمان کی نظروں کا تعقب کیا۔ گلہریاں فطری طور پر چھپ جاتی ہیں، تقریباً ایک مزاحیہ جھانکی بناتی ہیں۔ابتدائی سختی کے باوجود بوڑھے کا لہجہ نرم ہو گیا وہ ایک پراسرار مسکراہٹ مسکرایا۔۔۔ایمان نے محسوس کیا کہ اس شخص کی مسکراہٹ کا گہرا مطلب ہے، یہ سمجھنا کہ وہ گلہریوں کو بچانے کے لیے پہنچی ہے۔ جیسے ہی اس نے اپنی آنکھیں تنگ کیں، آدمی نے، اس کے ارادے کو تسلیم کرتے

ہوئے، بظاہر گرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے مدعو کیا، "ہاں، بچے، اندر آؤ، میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں۔" اس نے ایمان کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ دیہاتی گھر میں داخل ہو کر ایمان نے خود کو ایک شائستہ ماحول میں پایا۔ سامنے کے بوسیدہ صوفے ایک پرانے دور کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس آدمی نے ایمان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور شائستہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے تعمیل کی۔ جیسے ہی وہ شخص سامنے کی دیوار کی طرف بڑھا، ایک عجیب و غریب نظارے نے ایمان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی—دیوار پر لٹکی ہوئی بندوق کی موجودگی۔ اچانک ایک بے چینی اس پر چھا گئی جب گلہری کھلی کھڑکی سے احتیاط سے اندر داخل ہوئیں۔ ایمان نے اپنی حیرت کو دباتے ہوئے کھانستے ہوئے اپنا گلا صاف کیا اور پھر سے سکون حاصل کیا۔ اسی لمحے اچانک گولی چلنے کی آواز فضا میں گونجی۔ چونک کر ایمان کھڑی ہوئی اس کا دل دھڑکنے لگا۔ بے اعتنائی کے عالم میں وہ چڑ کر بولی، "بوڑھے، کیا تم عقل سے باہر ہو گئے ہو؟ پاگل، لاپرواہ احمق!" جیسے ہی اس آدمی نے

گلہریوں کی طرف اپنی گولی کا نشانہ بنایا، ایمان کی آواز گونجی، جس سے اس کا دھیان اس کی طرف ہو گیا۔ ایک تیز ردعمل میں ایمان نے آنکھیں پھیلائیں اور صوفے کے پیچھے پناہ مانگی۔ اس شخص نے اب ایمان کو نشانہ بناتے ہوئے ایک گولی چلائی جو صوفے پر جا لگی۔ تانے بانے پھوٹ پڑے، چشمے اڑ رہے تھے، ایک غیر متوقع تماشا بنا۔ سنیما کی سست رفتاری کی ترتیب میں، گولی، ایمان کی سطح سے گزرنے کے بعد، خوف اور تفریح کی آمیزش کے ساتھ اس کی چوڑی آنکھوں سے نکل گئی۔ ایمان نے اس لمحے کو پکڑ لیا اور تیزی سے اپنے چھپنے کی جگہ سے اٹھی، ایک ہمت روح اس کے اعمال کو آگے بڑھا رہی تھی۔ خطرے سے بے نیاز ہو کر اس نے اس آدمی پر چیخ کر کہا، "کیا کسی بڑے پاگل کتے نے تمہیں کاٹ لیا ہے؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم گولیاں کیوں چلا رہے ہو؟ ہم گلہریوں کے لیے آئے ہیں، تمہارا گردہ مانگنے نہیں، اتنا غصہ کیوں ہے؟ تم ایک جاہل احمق کی طرح کام کر رہے ہو۔" افراتفری کے درمیان، گلہری پنجرے کی طرف بھاگی، جس نے آدمی کو ایک اور گولی مارنے کا

www.novelsclubb.com

اشارہ کیا۔ پنجرہ گر گیا لیکن معجزانہ طور پر گلہریوں کی جان بچ گئی۔ ایمان، جواب گھر میں گھس رہی تھی، اپنا پر جوش احتجاج جاری رکھا، "ہمیں تمہاری دشمنی کی ضرورت نہیں، بس گلہریوں کی ہے!" گلہریوں کی خاطر ایمان کی بے باک حرکت ابھی اس کے ہونٹوں سے نکلی ہی تھی کہ غیر معقول غصے میں آکر اس شخص نے ایک بار پھر اسے نشانہ بنایا۔ جیسے ہی ایمان ایکویریم کے پاس سے گزری، گولی ایکویریم پر لگی جس سے وہ زمین پر گر گئی۔ ٹوٹے ہوئے شیشے اور گولیوں کی گونج کی ایک افراتفری سمفنی میں، ایکویریم اپنی موت کو پورا کر گیا۔ ایمان کے سامنے لیٹنے کے دوران، وہ بہے ہوئے پانی میں جدوجہد کرنے والی بیٹا مچھلی سے نکلنے والی زندگی کی درخواست کو نظرانداز نہیں کر سکتی تھی۔ ایمان نے تیزی سے کام کرتے ہوئے قریبی میز سے گلاس پکڑا، جس میں پانی تھا اسنے وہاں سے مچھلی کو اٹھایا اور اسے عارضی برتن میں محفوظ کیا۔ اسی دوران آدمی نے آواز لگائی، "یہ گلہری میرے باغ سے سبزیاں چراتی رہتی ہیں!" ایمان نے جواباً اسے ڈانٹتے ہوئے کہا، "وہ

www.novelsclubb.com

صرف تمہاری سبزی لے رہی ہیں، کیا تم اتنے بے وقوف ہو کہ تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہارے پھیپھڑے چھین کر بھاگ جائیں گیں؟"اس عجیب و غریب تبادلے کی گواہ گلہریوں نے ایک کوٹھری کے پیچھے پناہ مانگی۔ جیسے ہی ایمان زمین سے اٹھی، اس سے ایک چونکا دینے والا انکشاف ہوا۔ دیوار پر لٹکا نا آدمی کے دیوانگی کا فریم شدہ عہد نامہ تھا، جو اردو اور انگریزی دونوں میں لکھا گیا تھا۔ اگرچہ ایمان نے اردو رسم الخط پڑھا لیکن پیغام واضح تھا۔ اسی کمرے میں جہاں اس شخص نے اپنی بندوق میں گولیاں بھری تھیں، ایمان نے خوف کے مارے اپنے آپ سے سرگوشی کی، "وہ واقعی پاگل ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ یہ تنہا رہتا ہے۔" جرات مندانہ سچائی ہوا میں ڈھل گئی—ایمان نے خطرے سے بے نیاز ہو کر چند گلہریوں کی خاطر اپنی جان کی بازی لگادی تھی۔ ایمان نے خود کو ایک خطرناک تعطل کا شکار پایا جب اس شخص نے اپنی بندوق کی طرف دھمکی آمیز انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا، "آج تمہارا آخری دن ہے۔" ایمان کے گلے میں ایک گانٹھ بنی، اور اس نے مضبوط عزم کے

www.novelsclubb.com

ساتھ جواب دیا، "باہمی محسوس ہوتا ہے۔" اپنے آخری الفاظ پر غور کرتے ہوئے، وہ ایک عقیدت مند مسلمان کے طور پر اس دنیا سے رخصت ہونے کی خواہش رکھتی تھی۔ غیر متوقع طور پر، بوڑھے نے مسکراہٹ دبائی، ایمان کو ہدایت کی، "شہادہ پڑھو۔" ایمان نے خشک لہجے میں جواب دیا، "کیسا 'لفظ' چننا ہے۔" اس سے پہلے کہ ٹرگر کھینچا جاتا، کمرے میں اچانک چیخ گونجی۔ بندوق اس شخص کی گرفت سے پھسل گئی جب وہ درد سے کرب رہا تھا—خالدہ کی بلی نے اپنے دانت ایک غیر متوقع نشانے میں دھنس لیے تھے، جو آدمی کے پچھلے حصے سے مضبوطی سے چمٹی ہوئی تھی۔ ایمان مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی جب وہ شخص اذیت میں گھوم گیا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ایمان تیزی سے آگے بڑھی، گری ہوئی بندوق کو واپس لے لیا۔ اس کے پیچھے، اس نے آہستہ سے خالدہ کی بلی کو اٹھالیا، اس کی کھال پر ایک شکر گزار بوسہ دبایا، "میری پیارا اجوا۔" عزم کے ساتھ، ایمان پنجرے تک پہنچی، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اس نے نہ صرف بالغ گلہریوں کو بلکہ

www.novelsclubb.com

ان کے بے بس بچوں کو بھی پکڑ رکھا ہے۔ پنجرے کو بازوؤں میں سمیٹتے ہوئے وہ گھر سے تیزی سے باہر نکلی۔اور وہ پانچ۔ گلہریاں بھی باہر کی طرف بھاگیں وہ شخص، جواب فضول تعاقب میں تھا،ان کے پیچھے بھاگا۔تاہم،ایمان کی رفتار ناقابل تسخیر ثابت ہوئی۔اپنی کار کی طرف دوڑتے ہوئے،وہ جلدی سے چھلانگ لگائی اور تیزی سے دور نکل گئی۔وہ آدمی،خاک میں مل گیا،ایک زوردار آواز کے ساتھ زمین پر پاؤں پٹخا۔مایوس ہو کر،اس نے آسمان کی طرف ایک گولی چلائی، جس سے درختوں میں بیٹھے پرندوں کو چونکا دیا گیا،جو علاقے کے چاروں طرف پھڑ پھڑاتے ہوئے انماد میں بکھر گئے۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

ایمان نے رات ہائی وے کے ساتھ اپنا راستہ طے کیا،ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ہیڈلائٹس اور اندھیرے کی ایک پوت کھل رہی تھی۔خطرے سے حالیہ فرار نے اس کی شکر گزاری چھوڑ دی تھی،خاص طور پر اجوا کے لیے، جس نے اسے بچانے

میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ پچھلی سیٹ پر، گلہریوں نے قربت برقرار رکھی، ان کی ناک لگ بھگ چھوتی تھی کیونکہ وہ اپنی قیمتی اولاد کی حفاظت کرتی تھیں۔ خالدہ کی بلی، جو ایک باقاعدہ موجودگی تھی، ایمان کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی، جو اس رات کی مہم جوئی میں ایک غیر متوقع لیکن خوش آئند ساتھی تھی۔ ایمان بلی کو مخاطب کر کے ہنسنے کے علاوہ ہنسی میں بھی نہ آسکی، "عجوہ تم بہت اچھے کردار ہو، تمہاری مالکن دھوکہ باز ہے، لیکن تم سچے وفادار نکلے۔" اس کے ہاتھ کی چنچل لہر نے اس کی تفریح پر زور دیا۔ پیارے وفد کو پیچھے دیکھتے ہوئے، ایمان نے گلہریوں کو بولا، "تم جانتے ہو، عجوہ ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا، پھر بھی، بدلے میں، تم میری غریب بلے پر پتھر برساتے تھے۔" اس نے گرم مسکراہٹ کو توڑنے سے پہلے اپنے لبوں کو گولائی میں لب سُکیڑ لیا اور اجواء بیچارگی سے دیکھا پھر سامنے دیکھتے بولی۔ "بہر حال، چلو، اللہ نے مجھے سب سے زیادہ وفادار ساتھیوں سے نوازا ہے۔" بلی نے، جو اب کرسی پر بیٹھی تھی، تندہی سے اپنے پنجوں کو صاف

www.novelsclubb.com

کیا۔ گلہریوں میں سے ایک ڈھٹائی سے ایمان کے کندھے پر کھڑی تھی اور ایک نئی دوستی کو مضبوط کرتی تھی۔ سفر جاری تھا کہ ایک غیر متوقع منظر نے ایمان کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ بچایا گیا بیٹا مچھلی پکڑے ہوئے شیشے کا ایک کنٹینر کار اسٹینڈ پر فخر سے کھڑا تھا۔ مچھلی، متحرک اور جاندار، اپنی حدود میں گھوم رہی ہے، جس نے انتخابی گروپ کے غیر روایتی مہم جوئی میں سنسنی کا ایک لمس شامل کیا۔

لیکن عجوہ اس سفر میں ایمان کے ساتھ کیسے شامل ہوا؟ جیسے ہی ایمان گاڑی میں بیٹھی، عجوہ چوری چھپے گاڑی میں گھس گیا، پیچھے میں ایک ٹھنڈی جگہ تلاش کی اور بڑی چالاکی سے خود کو عام نظروں سے چھپالیا۔

www.novelsclubb.com

••••••

ایمان نے مہارت کے ساتھ اپنی کار کو اچھی طرح سے روشن پورچ میں پہنچایا، ایک ایسی جگہ جو نہ صرف اسے بلکہ اس کی بھروسے والی گاڑی کو بھی گلے لگا رہی تھی۔ پانی کی طرح، اس نے آسانی سے دنیا میں اپنی جگہ بنائی۔ باہر نکلتے ہوئے، اس نے

عجوہ کو ایک بوسہ دیا، ایک ایسا اشارہ جس نے تین سال کی مشترکہ صحبت کے بعد نیا پیار پیدا کیا۔ تاہم، آج، ایمان اور اس کے دوست کے درمیان باہمی طور پر محبت بہہ رہی تھی۔ گلہری خوبصورتی کے ساتھ گاڑی سے اتریں، ان کی حرکت یقین دہانی کے احساس سے نمایاں تھی۔ پنجرے میں ماں گلہری اور اس کی اولاد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ ایمان نے نازک طریقے سے شیشے کے ایک کنٹینر کو پکڑا جس میں بچائی گئی بیٹا مچھلی رکھی گئی تھی جب اس کا وفد اس کے گھر میں داخل ہوا۔ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ایمان کی ملاقات ایک وسیع و عریض ایکویریم کی دیوار میں بغیر کسی رکاوٹ کے جڑی ہوئی تھی۔ اس کے صاف پانی کے اندر مچھلیوں کی ایک متحرک برادری رقص کرتی تھی۔ خود کو ایکویریم کے پیچھے کھڑا کرتے ہوئے، ایمان نے شیشے میں سے جھانک کر اس علاقے کا مشاہدہ کیا جہاں مچھلیوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔ نرمی سے رہائی کے ساتھ، اس نے بیٹا مچھلی کو اس کے نئے آبی ماحول میں متعارف کرایا۔ پتلی مخلوق، محدود جگہ سے کشادہ اور آزاد، خوبصورت

تلاش کے احساس کے ساتھ ایکویریم پر تشریف لے گئی۔اس کی دم، رنگوں کا کلیڈوسکوپ، سراسر خوشی کے مظاہرے میں لہرایا۔ایمان کی مسکراہٹ اس کے نئے ملنے والے دوست کی خوشی کا عکس تھی۔ایکویریم کے شیشے پر اس کی انگلی کے ایک نرم نل نے ایک تال کی ٹک ٹک کی آواز پیدا کی، جو مشترکہ اطمینان کے لمحے کو نشان زد کرتی ہے۔ جیسے ہی ماحول نے پُر سکون منظر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، ایمان خوبصورتی کے ساتھ پیچھے ہٹ گئی، ایکویریم اور اس کے آبی باشندوں کو ان کی زیر آب دنیا کی پر سکون خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔

•••••

www.novelsclubb.com

اگلے دن صبح سات کی روشنی میں، ایمان اپنی کھڑکی کے باہر درخت کی مضبوط شاخ پر بیٹھی ہوئی تھی، اس کی ٹانگیں کی جھیل کے ساتھ دائیں سے بائیں لٹک رہی تھیں۔ایک ماسک، ایک آرام دہ اور پر سکون صبح کے مقابلے میں ویلڈنگ کے لئے زیادہ موزوں، اس کے چہرے کو سجایا. نیچے، خالدہ نے اپنا داخلہ بنایا، اس کی

آواز ویلڈنگ مشین کی تال کی آواز سے مقابلہ کر رہی تھی۔"ارے، مصیبت ساز!"وہ چلائی،اس کے الفاظ مکینیکل سمفنی سے تقریباً ڈوب گئے۔ایمان نے تیز رفتاری کے ساتھ ماسک کو ہٹایا اور مشین کو نیچے کر دیا۔خالدہ کی طرف جھانکتے ہوئے اس نے پوچھا،"ہاں جی فرمایئے سلطانہ؟"خالدہ نے اپنے ہاتھوں کی تردید کی لہر کے ساتھ جواب دیا،"تجھے کیا ہو گیا ہے؟تو دوپہر کو ایک کتیا کی طرح سوتی تھی۔۔اب جلدی اٹھنے لگے ہی گئی ہے تو دوسروں کی نیند تو مت خراب کر بدبخت"ایمان نے بیزاری سے آنکھیں گھمائیں

پھر ایمان کے ھاتھوں میں ویلڈینگ مشین دیکھ کر خالدہ بولی"اور یہ کیا ہے"

ایمان نے اپنے معمول کے ڈھیٹ پن لہجے کو اپناتے ہوئے جواب دیا،"میں تیرے لیے اپنی مرضی کے مطابق پھندا بنا رہی ہوں۔تیرے وزن اور تیری مضبوط گائے جیسی موٹی گردن کو دیکھتے ہوئے،میں اس بات کو یقینی بنا رہی ہوں کہ تجھے پھندا لگاتے وقت رسی نہ ٹوٹ جائے۔میں زنجیر کو درخت سے جوڑ رہی ہوں تاکہ ہم

تیرے گرینڈ فائنل کے دوران اس بات کو یقینی بنائے کہ تیری موت میں خلل نہ پیدا ہو" ایمان نے منہ بسوڑا" بڑھیا ہو نہہ" خالدہ نے پھاپھاؤں کی طرح اپنے کمر کے دونوں طرف ھاتھ رکھے اور ناک پھیلائے اسے بپھرتی بولی، "خود کو پھانسی دے بدمعاش، میں کیوں پھانسی لوں؟" ایمان ناز وادا سے بولی "میں خانہ کعبہ میں مرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔" خالدہ نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا، "اچھا، ایسی مقدس جگہ پر۔ تجھ جیسی کافرہ کو موت نہیں آتی اتنی اچھی قسمت نہیں ہے تیری۔" ایمان نے ردّی کے اشارے میں طنزیہ انداز میں کہا، "بہت ہو گیا تھیٹر کس۔ بکواس بند کر، آوارہ کتیا کی طرح بھاؤ بھاؤ کرنا بند کر پھٹے ہوئے اخبار کے منہ والی۔" خالدہ نے دانت کچکچائے بامشکل اپنے غضب پر قابو کیا، صبح کی جھنجھلاہٹ اپنے اندر الجھن اور تفریح کا ایک عجیب امتزاج چھوڑ کر چلی گئی۔ اور ایمان دوبارہ اپنے کام سے لگ گئی

••••••••••••

صبح کی ہلکی ہلکی روشنی میں ایمان کا چہرہ چمک اٹھا اب وہ خوش رہتی تھی اور رات کو سو بھی جاتی تھی مگر کمرہ روشن رکھ کر اسنے آصف سے بدلہ تو لے لیا تھا مگر وہ رات کو اب بھی ڈر جاتی تھی مگر ابھی دن کی روشنی میں۔آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر، اس نے احتیاط سے اپنے،

Bouncing curl

بالوں کی طرف مائل کیا۔ایک معمولی لیکن خوبصورت انداز والی بیبی پنک شارٹ شرٹ اور ہم آہنگ سیکرٹ ٹراؤزر کے ساتھ مزین،اس نے چھوٹی بالیاں اور اپنی انگلی میں خوبصورت انگوٹھی کے ساتھ نفاست کا ایک لمس شامل کیا۔اس کے جوتے کو مکمل کرتے ہوئے اس کے خالص ایڑے والے جوتے تھے،جو ایک لطیف سنہری چمک کے ساتھ بنے ہوئے تھے،اس کے ساتھ ساتھ کواٹر آستینیں اس کے لباس کے کناروں کو خوبصورتی سے مزین کرتی تھیں۔اپنے ہاتھوں میں ایک نازک گلابی رنگ کا کلچ پکڑے ہوئے،شانوں سے نیٹ کا ڈوباٹہ نیچے گرائے وہ

لمحہ بھر کے لیے رکی، اپنے ہی عکس پر ایک عکاس مسکراہٹ ڈالی اور بڑبڑائی،
"ایمان تو اتنی خوبصورت ہے میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا یا کبھی غور نہیں کیا
ماشااللہ۔" سنہری ایڑیوں کے جوتوں کے ساتھ، ایمان، اعتماد کی فضا کو لے کر،
خوبصورتی کے ساتھ اس سے آگے کے دائرے میں قدم رکھا۔ روانگی سے پہلے،
اس نے خیراتی کام کی علامت پرانے اشارے کی نقالی کی، خوبصورتی سے دونوں
ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر اور ایک بہتر سر کلر حرکت پر عمل کرتے ہوئے، اعلان
کیا، "قربان جاؤں میں تجھ پر" مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ، وہ سیڑھی سے اتری
اور باہر کی طرف قدم بڑھایا۔ اپنی کار کے کوکون میں بستے ہوئے موئیز کو کال
شروع کرتے ہوئے، ایمان کی آواز میں خوبصورتی اور عزم کا امتزاج تھا۔ "ہاں،
میں جناح سپر جا رہی ہوں، وہاں مجھ سے ملو،"۔ موئیز نے حیران ہو کر پوچھا، "تم
ادھر پہنچو گی کیسے" ایمان نے اپنی حیرت کو بے وقعتی کے ساتھ رد کرتے ہوئے

www.novelsclubb.com

جیسے ہی انجن کو زندگی سے ہمکنار کیا، اتفاق سے کہا، "کیا تم نے سوچا تھا کہ میں اپنے گھر کی حدود میں تین ماہ تک بیکار رہوں گی موئیز؟"

جیسے ہی انجن سٹارٹ کی آواز موئیز تک پہنچی وہ حیران ہو گیا "تم نے گاڑی سیکھ لی"

ایمان نے شانے اچکائے۔ "جیسا کہ میں نے کہا میں گھر میں بیٹھنے والوں میں سے نہیں"

کار، آسانی سے آگے بڑھ رہی تھی، اس کے نتیجے میں ایک معمہ اور رغبت کی ہوا چھوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

••••

ایمان نے بغیر کسی رکاوٹ کے جناح سوپر میں اپنی گاڑی کو مہارت سے سڑک کے برابر پارک ینگ پر قطار میں کھڑا کیا۔ فٹ پاتھ سے بنی ہوئی سڑک پر کاریں مسلسل بہہ رہی تھیں۔ ملحقہ عمارتوں کے باہر بھکاریوں اور غبارے فروشوں کا

ایک موٹلی اجتماع تھا۔ فاصلے پر موئیز کی ایک جھلک نے ایک غیر ارادی ناراضگی کو جنم دیا جو ایمان کے چہرے پر چھایا ہوا تھا۔ موئیز سلیف لیس شرٹ میں ملبوس، ایک، کیپر یس، پہنے اپنے کانوں کو بمشکل ہی سہلاتے ہوئے بالوں کے چھوٹے کلپ کے ساتھ نسائیت کی جھلک دکھانے کی کوشش کی۔ یعنی زبردستی کی عورت بنے۔۔ اپنے موبائل فون میں مگن ہو کر اس نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ ایمان کے قریب آتے ہی موئیز حیران ہو کر بولا، "ایمان، تم کتنی بدل گئی ہو!" ایمان نے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہا، "کاش میں بھی یہ کہ سکتی" وہ چہرے پر غضب لائے بولی"۔ قسم سے انتہائی منحوس لگ رہے ہو" موئیز کے ہونٹ غصے کی نقل میں پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ایمان، اسکے جسم کو سجانے والے ٹیٹوز پر ایک نظر ڈالتے ہوئے، یہ تبصرہ کرنے سے باز نہ آسکی، "تم نے اپنے جسم پر کتوں اور بلیوں کی کیا عجیب تصویریں کھینچی ہیں؟" پھر افسوس میں آنکھیں جھپکتے بولی †"کافی کربناک تماشا ہے۔" ایمان نے اپنے بائیں ھاتھ کی شہادت کی انگلی اور آنگوٹھے کے درمیان

خلاں بنا کر اپنے اس خلا کے درمیان گلے کی گلٹی رکھے اسنے بات جاری رکھی، "قسم سے، تم کافی خوفناک لگ رہے ہو۔" موئیز نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا، "ٹھیک ہے، کم از کم ہم قدامت پسند مسلم اقدار سے نہیں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے جسم، ہمارے انتخاب۔" ایمان نے اتفاق سے سامنے موئیز کی گاڑی کو کھرچتے ہوئے اسے جھٹکا دیا۔ ایک مبالغہ آمیز انداز میں موئیز کے تاراج کو دیکھتے، اس نے اعلان کیا،

"اوہ، ہاتم کافر واقعی ندیدے ہو، جب تمہارا جسم تمہاری مرضی ہے تو تمہاری گاڑی تمہاری مرضی کیوں نہیں اس پر بھی پیسے خرچ کرو نا یار؟" ایمان نے ٹھوڈی بنائی موئیز بے اعتنائی سے بولا "یہ کیا کر دیا لڑکی تم نے"

جیسے ہی موئیز کا چہرہ پریشانی میں ڈوب گیا، ایمان نے بڑی تدبیر سے اسکی کار سے وہ اسٹیکر اتارا، جو سیکر یچ جیسا تھا اسنے اتنی تدبیر اور برق رفتاری سے وہ سٹیکر لگایا تھا محسوس ایسے ہی ہو رہا تھا اسنے گاڑی پر سیکر یچ لگایا ہے وہ واضح کرتے گویا ہوئی، "یہ

کوئی خراش نہیں تھی؛ صرف ایک اچھی طرح سے لگایا ہوا اسٹیکر تھا۔ "موئیز نے یقین دہانی کے لیے اپنی گاڑی کو دیکھتے ہوئے سکون کا سانس لیا۔ ایمان، اس کی نگاہیں خوبصورتی سے آس پاس کے علاقے کو سکین کرتی ہوئی، مزید آگے بڑھی، موئیز اس کے پیچھے پیچھے چل دیا

•••••••═══════════•••••••••═══••

ریستوراں کے عقب میں سرسبز پودوں سے مزین ایک سرسبز و شاداب پھیلا ہوا تھا، جو اس طرف سے اپنے راستے کو سمیٹتی ہوئی سڑک سے ملحق تھا۔ کھلی فضا اور اندرونی حصوں کے ایک ہم آہنگ امتزاج نے ریستوراں کی تعریف کی، جس میں مرکزی گلیارے کے ساتھ انتظار کرنے والے عملے کی ہموار نقل و حرکت کی سہولت فراہم کی گئی۔ لوگ اسٹیبلشمنٹ کے بائیں اور دائیں دونوں طرف آباد تھے، جس سے ایک جاندار ماحول پیدا ہوا۔ ایمان اور معیز عقب میں ایک میز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

ایمان اور موئیز سرسبز پودوں سے گھرے کھلے ریسٹورنٹ میں ایک میز پر بیٹھ گئے۔ ریسٹورنٹ کے عقب میں سبزہ زار کے درمیان بیٹھی ایمان نے معیز کی طرف دیکھا جس کے ہونٹوں پر ایک لطیف مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ ان کے کھانے کی باقیات نے ان کے درمیان میز کو سجایا، مشترکہ معدے کے سفر کا ثبوت۔ معیز، اس کی نظریں ایمان اور پلیٹوں کے درمیان گھوم رہی تھیں، پریشانی کا کوئی اشارہ چھپا نہ سکا۔ "مہران گاڑی؟" اس نے استفسار کیا، اس کی پیشانی ہلکی پھلکی۔ ایمان نے آسانی سے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا، اس کی انگلیاں اس کے پانی کے گلاس کے کناروں کو غیر متزلزل تال میں ڈھونڈ رہی تھیں۔ اس کے جواب میں معیز نے اپنے الفاظ کو شاندار اشاروں کے ساتھ وقفے وقفے سے کرتے ہوئے فخریہ لہجہ اختیار کیا۔ "اپنی دولت کے ساتھ، تم کسی اور اعلیٰ ترین چیز کا انتخاب کر سکتی تھی" اس نے اعلان کیا، اس کے بیان کے ساتھ برتری کا احساس۔ ایمان نے اپنے ہاتھ کی ایک مسترد لہر کے ساتھ جواب دیا، اس کی آنکھوں میں ایک

www.novelsclubb.com

شرارتی چمک تھی۔"، "گاڑیوں کا مقصد آپ کو آپ کی منزل تک پہنچانا ہے۔ چاہے وہ مہران ہو یا لیمبورگینی، وہ ایک ہی مقصد کی تکمیل کرتی ہیں۔" اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے انگلی سے اشارہ کیا۔ "اور شخصیت کی اہمیت ہوتی ہے، مجھے دیکھو، اگر میں دو روپے کی انگوٹھی بھی پہنو تو وہ ایک برانڈ کی طرح دکھائی دیتی ہے کیونکہ میں خود ایک برانڈ ہوں۔" اس نے بات جاری رکھی، اس کے ہاتھ واضح طور پر حرکت کرتے ہوئے بولے، "ایک شخص کو قدر دانی چاہیے، صحیح شخصیت کے ساتھ، ایک معمولی چیز بھی پریمیم لگتی ہے۔ اب، اسلام آباد میں بھکاریوں کے پاس کرولا ہے، لیکن کیا وہ کار ان کی شخصیت میں اضافہ کرتی ہے؟ کیا ایسا ہے ''ایمان نے، شانے اچکائے۔ ''نہیں'' پھر وہ کانٹے کو پلیٹ پر رکھتی سالاد کا پتا اس میں پھنساتے بولی ''انفرادیت۔" ایمان نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے الفاظ کو ایک رویہ اور اعتماد کی ہوا دی تھی۔ پھر وہ جوس کا گلاس اٹھائے موئیز کو یہ تمام بات کچھ الفاظوں میں بیان کرتے گویا ہوئی ''تو یہ سب کھیل آپ کی شخصیت کا

www.novelsclubb.com

ہے اپنی شخصیت کو۔ برینڈ بناؤ سستی سے سستی چیز آپ پر مہنگی لگے گی" ایمان کی پتلی انگلیوں نے نازکی سے جوس کے گلاس کے کنارے کا سراغ لگایا اور اسے جان بوجھ کر دھیمے پن کے ساتھ اپنے ہونٹوں تک اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں شرارتی چمک اس وقت تیز ہو گئی جب اس نے ایک گھونٹ لیا، ایک چنچل آنکھ موئیز کی طرف متوجہ ہوئی، جس سے ایک بے ساختہ تعلق پیدا ہوا۔ پکوان کے محاذ پر، ذائقوں کی سمفنی مصروف موئیز، چھری اور کانٹے کے ساتھ پلیٹ پر چلاتے ہوئے، ہر ایک لقمے کو اس طرح چکھ رہا تھا جیسے کوئی پکا شاہکار آرکیسٹریٹ کر رہا ہو۔ پکوان بیلے میں خلل ڈالتے ہوئے، موئیز نے آہ بھری، "تمہاری سالگرہ چودہ اگست کو آئی اور چلی گئی۔ تم نے سیلیبریٹ نہیں کیا اب تو ستمبر کا۔ مہینہ ہے؟" ایمان نے حقارت بھرے لہجے میں جواب دیا، "مجھے اپنی پیدائش کی کوئی خوشی نہیں تو،۔ جشن منانے کی زحمت کیوں؟" موئیز نے ایک چنچل مذاق میں، اپنی ناک کاٹتے ہوئے، چھیڑتے ہوئے کہا، "تم بہت بور ہو گئی ہو" جواب میں ایمان

www.novelsclubb.com

نے آنکھیں گھمائیں اور جواب دیا، "کیا میں سڑک پر کھڑی ہو کر سرکس میں بندروں کی طرح الٹی چھلانگیں ماروں؟" موئیز کی نظریں ایمان پر جمی ہوئی تھیں، جو جذبات کے ناقابلِ فہم مرکب سے بھری ہوئی تھیں—بیزاری، تجسس، اور ناراضگی کی ایک لہر۔ ایک گہرا سانس لے کر، اس نے میز پر اپنے ہاتھوں سے ایک مثلث بناتے ہوئے خود کو کمپوز کیا، جو سنجیدہ گفتگو کا اشارہ تھا۔ ایمان کو احتیاط کے ساتھ پکارتے ہوئے "ایمان"۔ کھانے میں مگن ایمان نے بے ساختہ "ہمم" کے ساتھ جواب دیا اور اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ جیسے ہی موئیز نے بات جاری رکھی، اس کی آنکھیں شدت سے جھکی ہوئی تھیں، "ایمان، میں ایک تبدیلی سے گزر رہا ہوں، جو میری شناخت میں تبدیلی ہے۔ اصل میں، میں نے اسے ایک لڑکے کی خاطر سمجھا، لیکن جیسا کہ میں اس کے لیے گر گیا ہوں، میرا عزم اور مضبوط ہوا ہے۔" اس نے توقف کیا، محبت کی پیچیدگیوں پر غور کیا اور مزید کہا،

www.novelsclubb.com

"پھر بھی،ایک لڑکی ملوث ہے۔جسے وہ محبت کرتا ہے حلانکہ وہ لڑکی یہ جانتی بھی نہیں میں اب اس لڑکی کے ساتھ کیا کروں؟"

ایمان اسکی بات کو سمجھتے ہوئے اسنے سر کو جنبش دی،وہ آگے جھک گئی،اپنی کہنیوں کو میز پر رکھتے ہوئے،اور اپنی انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر،"موئیز" کے بولتے ہوئے ایک پُر جوش ماحول بنا۔جیسے آئینسٹائن کوئی حل پیش کر رہا ہو موئیز تھیڑکس سے متجسس،ایمان سے کچھ گہرے انکشاف کی توقع کرتے ہوئے سیدھا ہوا۔اور اپنی توجہ اسکی طرف مرکوز کئے اسے سننے لگا ایمان گویا ہوئی،"تمہیں واقعی اپنے دماغ کا علاج کرنے پر غور کرنا چاہیے۔"ایمان کا تاصر جو سنجیدہ تھا وہ بے عزت کرنے والا ہوا موئیز کے چہرے سے جوش و خروش چھلک رہا تھا،جس سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا،جیسے ہوا اس کے بادبانوں سے اچانک باہر نکل گئی ہو۔اس نے آنکھیں گھمائیں اور اپنے ہونٹوں سے ایک ہلکی سی "فُرر" آواز خارج کی،جو یا تو تھکن کا اظہار تھا یا ایمان کے الفاظ کو کم کرنے کی کوشش۔ایمان،بے خوف ہو کر

دوٹوک انداز میں بولی، "سوئر جنس اور رشتوں میں فرق نہیں کرتے؛ وہ جو دیکھتے ہیں اس پر چڑھ جاتے ہیں۔ تم سور نہیں ہو، تم انسان ہو۔" موئیز نے اپنی پُتلیوں کو تنگ کرتے ہوئے جواب دیا، "تم میرا موازنہ جانوروں سے کر رہی ہو۔" ایمان نے دھیرے سے قہقہہ لگایا، جیسے بے اختیار ہی اس کے منہ سے ہنسی نکل گئی ہو، "جانور تم سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں، بھیڑیے اور اونٹ کی مثال لے لو، وہ رشتوں اور جنس میں فرق کرتے ہیں۔ لیکن تم..." ایمان نے افسوس میں سر کو جنبش دیا۔۔ موئیر کا چہرہ ایک باریک زہر سے مڑ گیا، اس کی آنکھیں گہری نفرت کے ایک روکے ہوئے اظہار میں گھوم رہی تھیں۔ ناراضگی کا ایک بے ساختہ بیلے ان کے درمیان کھلا، ایک خاموش تبادلہ جس نے واضح تناؤ کو بڑھا دیا۔ پھر بھی، جیسے ہی بے ساختہ اختلاف ختم ہوا، وہ اپنے آپ کو دوبارہ پکوان کے تجربے میں غرق کر گئے، ریستوراں کی محیط آوازیں ان کی بات چیت میں خلاء کو پُر کرتی ہیں۔ جیسے ہی ان کا کھانے کا سفر اپنے اختتام کے قریب پہنچا، موئیز نے اپنی انگلی کی بے ساختہ

www.novelsclubb.com

جھٹکے سے بل کی ناگزیر آمد کا اشارہ دیا۔ تاہم، ایمان نے خود پر اعتماد کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے کہا، "بِل کی ادائیگی میں کروں گی" معیز نے اختلاف میں سر ہلایا، لیکن بے خوف، ایمان نے اپنے سکون کو برقرار رکھتے ہوئے، ایک ناپا ہوا سانس لیا اور ایک سمجھوتہ کرنے کی تجویز پیش کی، "اچھا، چلو پیسوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں" بل، ان کے مشترکہ اخراجات کی ایک واضح نمائندگی، برابر حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا، ہر ایک کا حصہ چھ ہزار پانچ سو تھا۔ اس بظاہر سیدھے سادے مالیاتی انتظامات نے خاموش گفت و شنید کو جاری رکھا، ہر حرکت اور نظر نے نہ کہے ہوئے الفاظ کا وزن اٹھایا۔ کندھے پر بیگ رکھ کر موئیز نے بل ویٹر کے حوالے کر دیا۔ ان کا ویٹر، نادانستہ طور پر اس باریک مالی ٹگ آف وار کی زد میں آ گیا، موئیز اور ایمان کے درمیان متحرک ہونے کے طور پر مشاہدہ کیا گیا جس میں باریک بینی کے اشاروں اور تاثرات تھے۔ ریستوران، اس غیر کہے ہوئے ڈرامے کا ایک اسٹیج، جذبات اور مالیاتی پیچیدگیوں کے نازک تعامل کا گواہ ہے۔

www.novelsclubb.com

•••••

ایمان، ہنگامہ خیز ریسٹورنٹ سے باہر تشریف لے جاتے ہوئے، اپنا موبائل فون ہاتھ میں پکڑ کر باہر نکلنے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ غیر متوقع تصادم کے ایک لمحے میں، ایک لڑکی اس سے ٹکرا گئی، جس سے ایمان کا موبائل زمین پر گر گیا، اس کی نازک سکرین ہر طرف بکھر گئی۔ اچانک ہونے والے حادثے نے تماشائیوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی، بشمول موئیز جو منظر عام پر آنے کے لیے رک گیا عجلت میں معافی مانگتے ہوئے معذرت خواہ لڑکی نے چیخ کر کہا، "اوہ، میں معافی چاہتی ہوں، میں معافی چاہتی ہوں۔" ایمان، حیرت اور تفریح کے امتزاج کے ساتھ، اپنے فون کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرنے کے لیے نیچے جھکی۔ آج، اس کا بھروسہ مند آلہ، جو اپنی آخری سانسوں میں پہلے ہی، تھا، اس کی موت سے ملاقات ہوئی۔ ایمان نے پشیمان لڑکی کو تسلی دیتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، فکر کی کوئی بات نہیں۔" اس نے باہر نکلنے کی طرف اپنا سفر دوبارہ شروع کیا، لیکن لڑکی

نے اسے رکنے کی التجا کی۔ ''رکیئے''حیرت زدہ ہو کر،ایمان نے تعمیل کی جب لڑکی نے اپنے بیگ میں گھس کر ایک پن پیک موبائل کا انکشاف کیا۔عاجزی اور سخاوت دونوں کے ساتھ ایمان کے قریب آتے ہوئے،امیر خاتون نے معافی کے نشان کے طور پر نیا موبائل پیش کیا۔''میں نے آپ کا موبائل توڑا،معزرت کے طور پر ''ایمان نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے پیشکش کو ٹھکرا دیا اور کہا،"نہیں،کوئی ضرورت نہیں ہے۔"تاہم،خاتون نے اصرار کیا،"نہیں،براہ کرم،میں اصرار کرتی ہوں."تماشائیوں کی متجسس نگاہوں سے بخوبی واقف ایمان نے شرمندگی کا ایک جھونکا محسوس کیا۔جیسے ہی موئیز نے بات چیت کا مشاہدہ کیا،عورت نے مضبوطی سے موبائل ایمان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے زور دیا،"تمہیں یہ لینا پڑے گا،بس۔"ایمان کے انکار کرنے کی کوششوں سے بے نیاز،''''آپ کا موبائل ہے یہ آپ نے اپنے لئیے لیا ہے میں کیسے''

ایمان نے اس عورت کے بڑھائے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھا اور اسے پیچھے کر دیا آرام سے ''آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں میں نا یا لے لوں گی''

عورت نے زور دے کر کہا، "بس آپ یہ رکھیں میں بھی نا یا لے لوں گی۔"

ہچکچاتے ہوئے، ایمان نے غیر متوقع تحفہ قبول کر لیا، جس پر ایمان بولی "آپ مجھے اپنا بینک اکاؤنٹ بتائیں، میں آپ کو پیسے بھیج دوں گی۔" ایمان کے کندھے پر عورت کے لمس نے ایک گرمجوشی کی ہوا لے لی، اس کے ساتھ ایک بیان بھی گونج رہا تھا، "تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو۔" ایمان کی شکل میں جذبات کے ایک عجیب امتزاج کی تصویر کشی کی گئی تھی، جو اس طرح کی سخاوت کو قبول کرنے میں ہچکچاہٹ کا اشارہ دیتی تھی۔ ایک لطیف ہچکچاہٹ کے ساتھ، ایمان نے کہا، "لیکن میں..." اس کی نگاہیں لمحہ بھر کے لیے ہٹ گئیں، اور پھر، سوچے سمجھے توقف کے بعد، اس نے اپنے بیگ سے ایک ڈبہ نکالا، اس گھڑی کو ظاہر کیا جو اس نے ذاتی طور پر حاصل کی تھی۔ "ہو سکتا ہے کہ یہ گھڑی آپ کے تحفے کے برابر قیمت نہ رکھتی

ہو، لیکن براہ کرم اسے اپنے پاس رکھیں، کیونکہ میں اس قدر اہمیت کی چیز کو میں ایسے قبول نہیں کر سکتی۔" شکر گزار مسکراہٹ پہنے خاتون نے ایک لفظ کہے بغیر گھڑی قبول کر لی۔ وہ عورت اپنے ہاتھ میں گھڑی ایمان کو دیکھاتے بولی،

"خوش۔" ایمان نے سادہ "ہاں" کے ساتھ جذبات کا جواب دیا۔

•••••

ایمان، اپنے ارد گرد کی خفیہ سازشوں سے غافل ہو کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔ پراسرار عورت، جو سازش کی فضا میں لپٹی ہوئی تھی، نے ایمان کو ایسی نظروں سے دیکھا جو پوشیدہ ارادوں کی تہوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مناسب لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس نے احتیاط سے کال شروع کی، اس کی فرتیلی انگلیاں موبائل ڈیوائس پر رازداری کی کہانی بنا رہی تھیں۔ دوسری طرف سے گونار کی مستند آواز گونجی ''بولو'' اس عورت نے جواب دیا، "سر، آپ نے جس نفاست سے کام کا مطالبہ کیا تھا اس پر عمل ہو گیا ہے۔" ریستوران سے خاتون کا باہر نکلنا اس تصدیق

کی ترسیل کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے ہم آہنگ ہو گیا۔ گونار، اپنے ارد گرد کے بارے میں تقریباً مافوق الفطرت آگاہی رکھنے والی شخصیت، نے پر سکون یقین دہانی کے ساتھ جواب دیا، "مجھے وہ گھڑی بھیج دو جو اس نے تمہیں دی تھی۔"۔ گونار، اسکیموں کی اس پیچیدہ سمفنی کو ترتیب دینے والا کٹھ پتلی ماسٹر، اس کی خدمت کرنے والوں کے ذہنوں میں ایک غیر معمولی بصیرت رکھتا تھا۔ اس کا علم محض معلومات سے بالاتر تھا۔ یہ اس کے ساتھیوں کے جوہر کے بارے میں ایک خوفناک تفہیم پر منحصر ہے، اسے ایک خفیہ قوت فراہم کرتا ہے۔ عورت کے گلے میں ایک لطیف بلج ظاہر ہوا جب وہ گھبرا کر نگل رہی تھی۔ ''جی سر،'' اس نے تعظیم اور گھبراہٹ کی آمیزش سے کہا۔ یہ تبادلہ محض ایک لین دین سے زیادہ تھا۔ یہ گونار کے عظیم الشان ڈیزائن میں ایک حسابی اقدام تھا، جو اس کی ناقابل تسخیر موجودگی اور اس کے وسیع جوڑ توڑ کی پیچیدگیوں کا ثبوت تھا۔

••••••••••

گاڑی شہر کی بھولبلیاں والی سڑکوں میں سے گزری، انجن کی گونج اس بھاری خاموشی کے ساتھ مل رہی تھی جو موئیز اور ایمان کے درمیان لٹکی ہوئی تھی۔

ایمان، شہری بھولبلیاں سے گزرتے ہوئے، خود کو قسمت کے غیر متوقع موڑ پر غور و فکر میں الجھا ہوا پایا۔ اس کے ساتھ ہی، موئیز نے کار کے اندرونی حصے کا مشاہدہ کیا اور مزے سے تبصرہ کیا، "ویسے، گاڑی اندر سے پیاری ہے۔" ایمان اپنے خیالات کی بھولبلیاں میں گم تھی، اس عورت کی پراسرار سخاوت پر غور کیا جس نے اسے عالیشان موبائل فون سے نوازا تھا "کوئی اتنا مہنگا موبائل کسی کو کیسے، دے سکتا ہے"۔ موئیز نے قہقہہ لگا کر خاموشی توڑتے ہوئے فلسفیانہ انداز میں کہا، "پیسہ امیروں کے لیے دھول کی مانند ہے۔" ایمان نے ماحول میں مزاح کا ایک نوٹ داخل کرتے ہوئے جواب دیا، "شکر کہ میں غریب ہوں۔" موئیز نے طنزیہ انداز میں اس کی شکل کا اندازہ لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا، "کوئی خدا یا اللہ ہے تو اللہ سب کو تم جیسا غریب کر دے"۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے ان سوچوں کو۔ جھٹکا اور اسے بولی ''تم بتاؤ۔ تم نے ان تین مہینوں میں کیا کیا کیا''

جیسے ہی کار کا سفر سامنے آیا، موئیز نے پچھلے تین مہینوں کے واقعات کا پردہ فاش کیا، جس سے پاکستان میں ایک متنازعہ مرکز کھولنے کے بارے میں جینڈر انٹرایکٹو الائنس کی سوچ کا انکشاف ہوا۔ ''جی آئی اے امریکی تنظیم نے مجھے فنڈنگ دی تھی میں پاکستان میں سیکس۔ سنٹر کھولوں'' موئیز نے افسوس میں لبوں کو جنبش دی ''مگر افسوس ایسا ہو نہ سکا'' ایمان نے حیران ہو کر اس طرح کے اقدامات کے پیچھے دلیل پر سوال اٹھایا۔ "یہ سب کر کے تمہیں کیا حاصل ہو گا؟" اس نے چھان بین کی. موئیز نے جواب دیا، "اس میں کیا حرج ہے؟" ایمان نے ایک آہ چھوڑی اور سر ہلاتے ہوئے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے چیلنج کا خاموش اعتراف کیا۔ اندرونی طور پر متصادم، اس نے موئیز انکشافات کو آن لائن شیئر کرنے کے فیصلے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا، سمجھے جانے والے غلط کاموں کی وجہ سے خاموشی

کے اخلاقی مضمرات کا مقابلہ کیا"موئیز مجھے اپنے ہر غلط کام کا بتاتا ہے اور میں خاموش رہتی ہوں کیا مجھے اس کا راز کھولنا چاہیئے کیونکہ گناہ کو جانتے ہوئے بھی خاموش رہنا ایک گناہ ہے"۔کار، جو غور و فکر کا ایک برتن ہے، اپنے مکینوں کو ہلچل سے بھرے شہر سے گزرتی ہے، ہر فرد اپنے خیالات کے پیچیدہ رقص میں مگن تھا، اپنے عقائد کی پیچیدگیوں پر تشریف لے جاتا تھا۔

••••••

رات گہری تاریکی کے ساتھ لٹک رہی تھی، اس کے ساتھ نادیدہ مخلوق کی سمفنی بھی تھی۔معیز نے ایمان پر ایک بم پھینکا، "میں صنفی تبدیلی کے لیے کل امریکہ جا رہا ہوں۔لوگ میری شناخت پر سوال اٹھا رہے ہیں، انکو محسوس ہو رہا ہے کہ میں خواجہ سرا نہیں ہوں میں چند مہینوں میں واپس آؤں گا۔"اس سے پہلے کہ ایمان اس وحی پر پوری طرح عمل کر پاتی، اچانک ملاقات نے ان کی گفتگو میں خلل ڈال دیا۔سائے سے ابھرتی ہوئی چار خطرناک شخصیتیں تھیں، ہر ایک بندوق کا نشان بنا

رہی تھی، ایمان اور موئیز میں خوف پیدا کر رہی تھی۔ ایمان نے بے خوف ہو کر گھسنے والوں کا سامنا کیا، "تم کون ہو؟" ایک طنزیہ قہقہہ گونجا، "پیاری ہم آپ کے لیے آئے ہیں۔" بے باک الفاظ کے جواب میں ایمان کی مٹھیاں بھینچ گئیں، جب کہ موئیز نے فوری طور پر زور دیا، "ایمان، بھاگو۔" موئیز کے مشورے کے جواب میں ایمان نے جواب دیا، "ہم کہاں بھاگ سکتے ہیں، موئیز؟ ہر طرف یہ، ہیں اوپر سے پولیس کو بلانے کے لیے کوئی سگنل نہیں ہیں۔" موئیز نے دھیمی آواز میں سوال کیا، "تو، ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہاں کھڑے رہیں اور کچھ نہ کریں؟" ڈاکوؤں میں سے ایک نے موئیز کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی، "اسے پکڑو اور لے آؤ۔" ایمان، حفاظت سے انہیں، خبردار کیا، "اسے ہاتھ بھی مت لگاؤ، میں تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی۔" جب ڈاکو اندر بند ہو گئے تو تناؤ بڑھ گیا جب ایمان کو دھکا کر دے کر انہوں نے گرا دیا۔ ناراض ہو کر ان میں سے ایک نے موئیز کو بیکار قرار دیتے ہوئے کہا، "تو جو اپنی جنس کا پتہ بھی نہیں

www.novelsclubb.com

لگا سکتا ہمارے لیے بالکل بیکار ہے۔" ایک طنز کے ساتھ، اس نے موئیز کے سر پر زوردار ضرب لگائی، جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ ایمان نے اپنے قدموں پر اٹھتے ہوئے بے چینی سے چلائی "معیز!" ان کے چاروں طرف قہقہے گونجنے لگے۔ ایک بدتمیز آواز نے طنزیہ کہا، "جانمن، وہ ناکام ہو گیا ہے۔ بیہوش ہو گیا ہے اب ہم تمہیں اس زندگی سے بے ہوش کر دیں گے۔" ایمان کے دانت پیوست ہو گئے، جبڑے سخت ہو گئے جب اس نے سخت وارننگ دی، "میرے قریب بھی مت آنا، ورنہ میں تمہیں اس دنیا میں جہنم کا مطلب بتا دوں گی۔" بے چین ہوئے، ایک گھسنے والے نے اسے طعنہ دیا، "ڈائیلاگ گیم، ہمم" ہنکارہ اسنے ایسا بھرا جیسے محظوظ ہوا ہو اس نے کھیلتے ہوئے اپنا ہاتھ اور لب کو ستائشی انداز میں جنبش دی "واہ۔" ایمان نے بے ساختہ ہنستے ہوئے کہا، "یہ صرف لفظوں کا کھیل نہیں ہے، مجھے چیلنج مت کرو، ورنہ میں تمہیں اس حال میں چھوڑ دوں گی کہ تمہیں اپنے وجود پر پچھتاوا ہو گا۔" اس کے نزدیک یہ ایک لطیفہ لگ رہا تھا۔ اس نے اتفاق سے اپنے

www.novelsclubb.com

دوست سے کہا، "جاؤ، اپنا کام کرو، پھر ہم آتے ہیں" حد سے زیادہ پر اعتماد گھسنے والے نے ایمان کو دھمکانے کے لیے اپنی بندوق نکالی، لیکن ہمیشہ کی طرح بے خوف ہو کر اس نے بیرل کو گھور دیا۔ ایک تیز اور حسابی حرکت کے ساتھ، ایمان نے اسے رانوں کے درمیان چوکور لات ماری۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں، اور گھٹنوں کے بل گرتے ہی اس کا منہ ہوا کے لیے ہانپنے لگا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایمان نے اس کے بال پکڑے اور زبردستی اس کا چہرہ قریب کے درخت سے ٹکرا دیا۔ وہ شخص کچلا، بے ہوش، ایمان کی غیر متزلزل روح کی طاقت اور لچک سے شکست کھا گیا ہے

www.novelsclubb.com

جیسے ہی گھسنے والا منہ کے بل لیٹ گیا، اس کے تین ساتھیوں نے ہلکی نظروں کا تبادلہ کیا، ان کے چہروں پر بے اعتمادی پھیل گئی۔ ایمان کی تیز نظریں شکست خوردہ شخصیت پر جمی تھیں اور اس کے ہونٹوں پر پر اعتماد مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اس نے زور دے کر کہا، "میں نے تم سے کہا، یہ صرف لفظوں کا کھیل نہیں ہے۔ میں

نے ہر قسم کے طوفانوں کا مقابلہ کیا ہے۔ تم جیسے لوگ میری موجودگی میں صرف بھونکنے والے کتے ہو جنکے لئیے صرف ایک پتھر کی ضرورت ہے۔" اپنے ہاتھ کی تردید کی لہر کے ساتھ اس نے بات جاری رکھی، "آؤ، اگر تم میں سے ایک ہزار بھی ہوتے، میں اپنے موقف پر قائم رہوں گی کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں، اللہ میرے ساتھ ہے۔" ایمان کا اعلان گرج کی طرح گونج اٹھا، فطرت کی ایک ایسی طاقت جو اس سے پہلے والوں کے کمزور ارادوں کو چیلنج کرتی ہے۔ غیر متزلزل اعتماد کے ساتھ، اس نے مزید کہا، "میں ایک طوفان ہوں، بجلی کی چمک ہوں، ایک طوفان ہوں، ایک سونامی ہوں—ہر ایک عنصر میرے فائدے کے لیے جھکتا ہے۔" تینوں گھسنے والوں نے غصے میں اپنے جبڑے پکڑ کر اسے آنے والے عذاب سے خبردار کیا، "تیری موت قریب ہے۔" ایمان نے بے چین ہو کر فاتحانہ ہنسی کے ساتھ جواب دیا، "دیکھتے ہیں" ماحول اس طوفان سے مماثلت کے ساتھ پھٹ گیا جو اس نے مجسم کیا تھا، جو اس ناقابل تسخیر جذبے کا ثبوت ہے جو پکنے والے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خطرے کے خلاف کھڑی تھی۔ایمان اپنی جگہ کھڑی تھی،تینوں گھسنے والے آگے بڑھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک چمکیلی چمک تھی۔ان میں سے دو اندر بند ہو گئے،ہر ایک نے اس کا ایک بازو پکڑا اور اسے زبردستی ایک مضبوط درخت سے ٹکرایا۔ایمان نے اگرچہ روکا ہوا تھا،غیر متزلزل حوصلے کا اظہار کرتے ہوئے ان کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کی۔تشدد کے اچانک پھٹنے میں،حملہ آوروں میں سے ایک نے ایمان کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔رات بھر گونج گونجتی رہی لیکن ایمان کا لہجہ ساکت رہا۔جیسے ہی اس نے اپنا سر ایک طرف موڑا، اس کا غصہ واضح تھا،اس کی آنکھیں شدید عزم کے ساتھ جل رہی تھیں۔حملے سے بے خوف ہو کر،ایمان نے اپنے بائیں جانب حملہ آور کی رانوں کے درمیان تیز اور زبردست کک سے جوابی وار کیا۔آدمی صدمے سے پیچھے ہٹ گیا،درد سے کراہتے ہوئے زمین پر گر گیا۔ایمان کی توجہ اپنے دائیں جانب موجود حملہ آور کی طرف مبذول ہو گئی،جس نے اسے غیر مسلح کرنے کی جلد بازی میں اس کا ڈوباٹہ اتارنے

میں کامیاب ہو گیا۔ بجلی کی تیز رفتاری سے، ایمان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے اس شخص کے گلے کے حساس حصے میں اپنی پیشانی ماری کہ حملہ آور لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا، سانس لینے کے لیے ہانپتا ہوا، اور بالآخر گر گیا۔ تیسرا گھسنے والا، شدید مزاحمت کا مشاہدہ کرتے ہوئے، ہچکچا اور خوف کے مارے پیچھے ہٹ گیا۔ ایمان، اگرچہ جسمانی طور پر روکی ہوئی اور بے شمار ہے، لیکن ایک ایسی قوت کے طور پر ابھری جس کا شمار کیا جانا چاہیے، اس نے مصیبت کے طوفان کے خلاف ایک گرجدار لچک کو مجسم کیا۔ ایمان نے ایک شدید عزم سے کام لیتے ہوئے اپنا دوپٹہ زمین سے نکال لیا۔ تیزی سے، اس نے دبے ہوئے حملہ آوروں میں سے ایک کے سر کو ڈھانپ لیا، تانے بانے کو گھماتے ہوئے آنے والے عذاب کے ماسک کی طرح۔ ایک قریبی درخت کی طرف اس کی رہنمائی کرتے ہوئے، ایمان نے زبردستی اس کا سر بے ڈھنگے تنے سے مارا، اور درد کی چیخیں رات کو چھید گئیں۔ پہلے مخالف سے نمٹنے کے بعد، ایمان نے اپنی توجہ اس شخص کی طرف کر دی جس نے

www.novelsclubb.com

اسے تھپڑ مارنے کی جسارت کی تھی۔ایک غیر متزلزل عزم کے ساتھ،وہ قریب ہی پڑی شیشے کی بوتل کو پکڑے اس کے قریب پہنچی۔آدمی کے سر کے ساتھ ٹکرانے سے بوتل بکھر گئی، ٹکڑوں کے بکھرتے ہی خوف اس کے چہرے پر چھا گیا۔بے خوف،ایمان نے ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا پکڑا،اس کی آنکھیں اندر سے طوفان کی شدت کو ظاہر کر رہی تھیں۔انتقام کے ایک عمل میں،ایمان نے شیشے کا ٹکڑا آدمی کی ہتھیلی میں ڈال دیا،ہر ایک حملہ اس کی غیر متزلزل طاقت کا ثبوت ہے۔

اندھیرے میں اس شخص کی اذیت بھری چیخیں گونج رہی تھیں کیونکہ اس کی جلد اس کی جارحیت کے وحشیانہ نتائج کو برداشت کرتی تھی۔ایمان جو کہ قدرت کی ایک قوت تھی،نے اپنی توجہ تیسرے حملہ آور کی طرف مبذول کرائی جس نے اسکا دوپٹہ ہٹانے کی ہمت کی تھی۔اس کے اندر خوف پیدا کرتے ہوئے،اس نے اس کے بالوں کو پکڑا،اسے اپنی طرف کھینچتی ہوئی ایک مضبوط گرفت سے۔

۔ایمان،اس کی آواز ایک غیر متزلزل عزم کے ساتھ تھی،الفاظ کاٹ کر بولی،

"کہاں بھاگ رہا ہے کمینے ؟ادھر آ۔بہت شوک ہے تجھے ڈوپاٹہ اتارنے کا!" اسکے بالوں سے پکڑ کر ایمان نے اسے پیچھے کیا افراتفری سے بے خوف ہو کر اس نے دوپٹہ اسی ہاتھ پر مضبوطی سے باندھ دیا جس نے اسکا ڈوباٹہ اتارنے کی ہمت کی تھی۔ تیزی سے،ایمان نے پہلے آدمی کو پتھروں اور شیشے کے ٹکڑوں سے بھرے ناہموار علاقے کی طرف دھکیل دیا۔ مسلسل،اس نے اس کے جسم کو خطرناک پہاڑی زمین سے ہلایا یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ایمان نے اپنا دوپٹہ اپنے ہاتھ سے اُلجھ کر صاف کیا اور خوبصورتی سے اسے ایک بار پھر اپنے گرد لپیٹ لیا۔ اپنے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ بے ہوش موئیز کے قریب پہنچی۔ایمان کی زبردست طاقت واضح ہو گئی جب اس نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا—ایک طاقتور موقف،اس کا اگلا جسم نیچے لٹکا ہوا تھا اور ایمان پیچھے سے اسے سہارا دے رہی تھی۔ایمان، تقریباً ایک مافوق الفطرت لچک کا مجسمہ بنا کر،رات بھر موئیز کو لے کر جاتی تھی،جو طاقت کی علامت ہے جس نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا جو اسے خوف

اور خوف میں نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔اس کی موجودگی نے ایک پراسرار قوت کو پھیلایا، جو ان افسانوں کی یاد دلاتا ہے جو ایک ایسی عورت کے بارے میں سرگوشی کرتی ہے جو اپنے دشمنوں کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

••••••••••••

ایمان نے جھٹکے سے موئیز کے کمرے کا دروازہ کھولا، اور جیسے ہی اس نے جھرجھری لی، کمرہ اچانک روشنی کے جھرنوں میں نہا گیا۔ایمان نے بڑی احتیاط سے موئیز کو کندھوں سے اٹھایا اور آہستہ سے بیڈ پر لٹا دیا۔وہ ایک لمحے کے لیے رکی، اس کی نظریں اپنے دوست پر جمی، سوچ میں گم۔خاموشی سے سر ہلا کر وہ واش روم کی طرف مڑی۔کونے میں پانی سے بھری بالٹی نے ایمان کی آنکھ پکڑی۔ اس نے ایک چپل کو ٹھنڈے مائع میں پانچ سے چھ بار ڈبو کر اسے بھیگا کر باہر نکالا۔ موئیز ابھی تک نیند کی گرفت میں تھا، منہ کے بل لیٹ گیا۔بغیر کسی وارننگ کے

ایمان نے گیلی چپل سے موئیز کی کمر کے نچلے حصے پر ایک تیز وار کیا اچانک ڈنک نے موئیز کو جھٹکا دیا، اس نے اسے آرام دہ آوازوں کے ساتھ اپنی درد کے نچلے حصے پر مساج کرنے کا اشارہ کیا۔ بھیگو بھیگو کر جوتے مارنے کا مطلب کیا تھا ایمان نے سمجھا دیا تھا ایمان، اس کے ہونٹوں پر چھیڑ چھاڑ کرتے غضب، نے ریمارکس دیے، "تم اس وقت ہوش میں تھے، تم سارا وقت ڈرامہ کرتے رہے بیہوش ہونے کا۔" موئیز نے درد سے چھلانگ لگاتے ہوئے جواب دیا، "میں ایک نازک لڑکی ہوں، میں ان کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہوں؟ میں نے جان بوجھ کر یہ ڈرامہ کیا کہ میں بے ہوش ہو گئی ہوں کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم انہیں دھو دو گی۔" ایمان نے نفرت سے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا، "کتا اگر شیر کی کھال پہن لے تو شیر نہیں بنتا، تم لڑکی کی طرح لباس پہن کر اپنی جنس نہیں بدل سکتے، اگر ماہرین آثار قدیمہ کو تمہاری ہڈیاں پانچ سو سال بعد ملیں گی تو تمہاری ہڈیاں یہ نہیں کہیں گی۔ کہ تم کو لگتا تھا کہ تم ایک لڑکی ہو تو تم لڑکی بن گئی۔۔ تمہاری ہڈیاں مشین پر گواہی

دیں گی چیخ چیخ کر کہ تم لڑکے تھے تم اس وقت مشین کو کیسے روکو گے ہاں۔"موئیز کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے ایمان نے مزید کہا،"اپنی جنس تبدیل کرنے سے پہلے دو بار سوچو،اگر تم ایسا کرتے ہو تو مجھ سے دوبارہ بات نہ کرنا۔"ایک حسابی ھاتھ کے حرکت کے ساتھ ایمان نے اسکو بولا اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے پیچھے بند کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔ایمان کی باتوں کے عالم میں موئیز نے بند دروازے کی طرف دیکھا،اس کی آنکھوں میں نفرت و کراختگی کی جھلک رقصاں تھی۔

•••••••

www.novelsclubb.com

اگلی صبح کے سورج نے ارد گرد کو سونے کے رنگوں میں رنگ دیا جب موئیز نے احتیاط سے بیگ کار کے ٹرنک میں رکھ دیے،جو ہوائی اڈے کے قریب سفر کا اشارہ دے رہے تھے۔تاہم،ایک خفیہ چکر اس کا انتظار کر رہا تھا،رازداری میں۔ ٹیکسی کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے،موئیز کی نگاہوں میں ایک عزم تھا جو ہوائی اڈے

کے ٹرمینل سے آگے کسی مقصد کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ جیسے ہی ٹیکسی شہر کی شریانوں سے گزر رہی تھی، موئیز کا ذہن پوشیدہ ارادوں کا ذخیرہ تھا۔ ہسپتال آگے بڑھ رہا تھا، اس کا اگواڑا اس معمے کو چھپا رہا تھا جو جلد ہی کھل جائے گا۔ ہسپتال میں قدم رکھتے ہوئے، موئیز نے اپنے جراثیم سے پاک کوریڈورز کو واقفیت کے ساتھ نیویگیٹ کیا۔ اس کے قدموں نے اسے بے راہ روی سے آگے بڑھایا، دالانوں کی بھولبلیا سے ہوتا ہوا یہاں تک کہ وہ بائیں طرف کے دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کے پیچھے ایک کمرہ بچھا ہوا تھا جس میں چار افراد کی تصویریں تھیں، ان کے تاثرات ناراضگی کی ایک پوت بنا رہے تھے جب موئیز نے اپنا داخلہ بنایا۔ ان کی آنکھیں ملیں، اور ایک بے ساختہ تناؤ ہوا میں پھیل گیا، مشترکہ رازوں کے وزن سے موٹا۔ موئیز کے الفاظ، جو ایک مرتب اتھارٹی کے ساتھ پیش کیے گئے، خاموشی کو ختم کرتے ہوئے: "اگر تم کسی لڑکی کو نہیں سنبھال سکتے تو تم مرد کہلانے کے لائق نہیں ہو ایک چھٹانک بھری کی لڑکی تم سے قتل نہ ہو پائی"

کمرے نے اپنی سانسیں روکی ہوئی تھیں، ایمان کی انتقامی کارروائی کے نتیجے میں نشان زد دونوں نے یک زبان ہو کر اعتراف کیا، "اب ہم مرد بھی نہیں رہے؛ اس کے انتقام کی وجہ سے ہماری طاقت ختم ہو گئی ہے۔" موئیز کا جواب ایک ناقابل بیان تاریخ کے ساتھ گونج اٹھا، کمرے کو وحی کی آغوش میں لپیٹ کر چھوڑ دیا۔ ماضی اور حال کے درمیان پھنسے ہوئے موئیز نے اپنے گلے کی تنگی کو محسوس کیا، جو کہ اس میں ملوث ہونے کا ناقابل بیان اعتراف ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اچانک کمرے سے باہر نکلتا، اس کی نظریں چھپی ہوئی سچائیوں کے وزن کو جھکاتے ہوئے بدل گئیں۔ دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا، چاروں شخصیات کو موئیز کے انکشاف کے مضمرات سے دوچار کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ ہسپتال کی راہداری، ایک بار پھر خاموشی میں ڈوبی ہوئی، کھلتے اسرار کی گواہی دی۔ موئیز کی روانگی نے معروف سے علیحدگی کا اشارہ دیا، اپنے پیچھے ایک ایسے کمرے کو چھوڑا جو نہ کہے گئے رازوں سے بھرا ہوا تھا اور انکشافات کا وعدہ ابھی باقی تھا۔

www.novelsclubb.com

•••••

موئیز ٹیکسی میں بیٹھ گیا،اس کا ذہن اب بھی انکشافات سے جکڑ رہا ہے۔ جیسے ہی وہ اپنا موبائل لینے پہنچا، گونار کے نام کی جانی پہچانی چمک اس کے چہرے پر ایک بھیانک مسکراہٹ لے آئی۔ فون کان سے لگاتے ہی، موئیز کا استقبال گونار کی زہریلی آواز نے کیا، جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہو گئی۔ "ایمان اکیلی نہیں ہے،" گونار کے الفاظ زہریلی شدت کے ساتھ ٹپک رہے تھے، جس نے موئیز کے برتاؤ پر گہرا رنگ ڈالا تھا۔ گونار نے بات جاری رکھی،اس کی آواز میں ایک شرارتی کیفیت تھی"،نہ وہ کوئی عام لڑکی ہے؛وہ میری محبت کے جوہر کو مجسم بناتی ہے۔ جو بھی اس کو نقصان پہنچانے کی بیوقوفی کرے گا،اسے یہیں اس زمین پر عذاب کی ایک نہ ختم ہونے والی کھائی میں دھکیل دیا جائے گا،ایک ایسا دائرہ جہاں ہر سانس میں نتائج بنے ہوئے ہیں،اور تکلیف ایک ناگزیر ساتھی بن جاتی ہے۔"

موئیز کی رنگت پھیکی پڑ گئی، گونار کے الفاظ کا وزن اس کے کندھوں پر بہت زیادہ جم گیا۔ فون کے ذریعے گونار کی نفرت گونج رہی تھی، جس نے موئیز کو ایک خوفناک جنون میں بھیج دیا۔ اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو سکین کیا، سانسیں بھاری ہانپتے ہوئے آ رہی تھیں، جب اس نے اپنے سینے کو پکڑ لیا، اپنے اعصاب کو مستحکم کرنے کی کوشش کی۔ گونار کا مکروہ اعلان برقرار رہا، "میرے وفادار درختوں کے سائے میں چھپے ہوئے، کارروائی کے لیے تیار تھے۔ اگر ایمان مداخلت نہ کرتی اور ان لڑکوں کے مذموم عزائم میں خلل نہ ڈالتی تو تیرا موجودہ راستہ ہوائی اڈے کی طرف نہ ہوتا؛ بلکہ یہ قبرستان کی طرف ایک پر وقار جلوس ہوتا۔، چار کے کندھوں پر اٹھائے ہوئے، اندھیرے کے کفن میں لپٹے" گونار کی وارننگ ہوا میں معلق تھی، موئیز کی پتلی لکیر کی ایک ٹھنڈک یاد دہانی جواب گونار کے جنون کے دائرے میں چل رہی تھی۔ گونار کی آواز نے اپنی زہریلی پگڈنڈی کو انگریزی میں جاری رکھا،

"And let me make this crystal clear—I won't succumb to the absurdity of falling for a boy. Straighten up; my role is to champion LGBTQ causes, not to be ensnared by them. Take a pause to reassess your misconceptions about me. Mark my words, the next misstep, and your path might well be paved on four shoulders, not your feeble two legs."

www.novelsclubb.com

کال اچانک ختم ہو گئی، موئیز خوف اور بے اعتباری کے عالم میں اپنے موبائل کو گھورتا رہا۔ جیسے ہی اس نے ہچکچاتے ہوئے فون نیچے رکھا، موئیز نے ایک گہرا، لرزتا ہوا سانس لیا۔ بیزاری نے اس کی خصوصیات کو پینٹ کیا جب وہ بڑبڑایا، "مجھے سمجھ

نہیں آرہا کہ ان تمام مردوں کو اس ایمان میں کیا ملتا ہے۔" گونار کی وارننگ کا وزن برقرار رہا، اور موئیز اس پریشان کن احساس کو نہیں جھٹک سکا کہ اس کے اعمال کی باریک بینی سے نگرانی کی جارہی ہے۔ گونار کے بدتمیز الفاظ کے سامنے، موئیز نے اس احساس سے گرفت کی کہ اس نے جو کھیل کھیلا اس میں اس سے کہیں زیادہ داؤ پر لگا ہوا تھا جو اس نے شروع میں سمجھا تھا۔

•••••••

موئیز نے اپنے آپ کو ہوائی اڈے کی متحرک پوت کے بیچ میں پایا، جو کہ ہلچل مچانے والے ٹرمینل میں کہانیوں کا ایک مجموعہ ہے۔ ہوا روانگی اور دوبارہ ملاپ کی توانائی سے گونج رہی تھی، ہر مسافر ایک منفرد داستان لے کر جاتا ہے۔ جیسے ہی موئیز نے ویٹنگ ایریا میں ایک سیٹ پر قبضہ کر لیا، ہوائی اڈے کی شاندار سجاوٹ نے اسے گھیر لیا۔ نیون روشنیوں نے دیواروں کو سجایا، وہاں سے گزرنے والوں کے چہروں پر ہلکی سی چمک ڈالی۔ اعلانات کی دور دراز گنگناہٹ سامان کے پہیوں

کے گھومنے کے ساتھ ضم ہو گئی، عارضی لمحات کی سمفنی تخلیق کی۔ایک ساتھی مسافر، جو اخبار میں مصروف تھا، موئیز کے پاس بیٹھ گیا۔اچانک انکشاف کے ساتھ، اس نے ایک خیال شیئر کیا جو ہوا میں اٹک گیا، "انسان دنیا کے عیش و عشرت میں غرق رہتا ہے، اصل حقیقت آخرت ہے۔" متجسس ہو کر، موئیز نے سوالیہ نظروں کا اشارہ کرتے ہوئے لڑکے کی طرف رخ کیا۔ ''آپ نے مجھ سے کچھ کہا ''؟دل موہ لینے والی خوبصورتی کے مالک لڑکے نے جواب میں موئیز کی توجہ اخبار کی ایک خبر کی طرف مبذول کرائی۔ "اخبار کی خبریں،" اس نے ریمارکس دیئے، "ایک لڑکے نے پیسوں کے لیے اپنا مذہب تبدیل کیا، وہ قادیانی ہو گیا۔" موئیر نے اس طرح کے فیصلے کی اہمیت کو مسترد کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا، "تو کیا بات ہے، ہر کسی کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ وہ جو بھی کرے۔" لڑکا، سکون سے نکلتا ہوا، ایمان پر مبنی یقین کے ساتھ جواب دیا، "ہمیں اللہ کی مرضی کی پیروی کرنی چاہیے۔" موئیز نے بیان کی گہرائی کو تسلیم کرتے ہوئے ایک کرخت

مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔وہ شخص، جو ابھی تک اخبار پکڑے ہوئے تھا، اپنا نقطہ نظر بیان کرتا رہا، اس روحانی سفر پر زور دیتا رہا جس کا سب کو انتظار تھا، "آخر میں، ہم اللہ کی طرف لوٹ جائیں گے۔" جیسے ہی موئیز کی پرواز کا اعلان ہوا میں گونجنے لگی مسافروں میں ایک لہر دوڑ گئی، معیز نے ساتھی مسافر کے ساتھ گفتگو کو مسترد کرنے کے لیے تیار کیا۔تاہم، اس شخص نے، اب ایک گہرے مقصد سے متاثر ہو کر، قرآن کی ایک آیت کہی، جو سورہ فُصِلَت (40-43) کا ایک گونج دار اردو ترجمہ ہے۔

جو لوگ ہماری آیتوں میں کج راہی کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے۔(تو خیر) جو چاہو سو کر لو۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو دیکھ رہا ہے ﴿۴۰﴾ جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی۔اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے ﴿۴۱﴾ اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔

(اور) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اُتاری ہوئی ہے ﴿۴۲﴾ تم سے وہی باتیں کہیں جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور پیغمبروں سے کہی گئی تھیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بخش دینے والا بھی اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے ﴿۴۳﴾

الفاظ ایک مقدس راگ کی طرح ہوا میں معلق تھے، اور اچانک خاموشی نے موئیز کو لپیٹ لیا۔ اُس کے قدم اُلجھ گئے، سانسیں اُلجھ گئیں اور اُس کے دل نے اپنی تال کو تیز کر دیا۔ یہ آیت اس کے دماغ کے چیمبروں میں گونجتی تھی، جو ہوائی اڈے کے دنیاوی ماحول سے ماوراء کا سی کرتی تھی۔ غور و فکر میں گرفتار، موئیز، ایک نادیدہ قوت سے مجبور ہو کر، خود کو بورڈنگ ایریا کی طرف کھینچتا ہوا پایا، قرآنی آیت اس کے اندر گونج رہی تھی۔ موئیز کی روانگی کا مشاہدہ کرتے ہوئے، وہ لڑکا، جس نے گہرے الفاظ بیان کیے تھے، روحانی گونج کی ایک چمک چھوڑ کر ایک آسمانی فضل کے ساتھ منظر سے غائب ہو گیا۔ ہوائی اڈے پر اس مقدس لمحے میں، دنیاوی سفر

اور روحانی بیداری کا امتزاج یکجا ہو گیا، جس نے موئیز کو خود شناسی اور روحانی اہمیت کے راستے پر چھوڑ دیا۔۔۔۔

•••••••

گونار نے اپنے آپ کو اپنے دہاتی کمرے میں پایا، یہ ایک عجیب و غریب گاؤں تھا جہاں ایسا لگتا تھا کہ وقت ساکت ہے۔ لکڑی کی نچلی میز نے جگہ کو نظر انداز کیا، جس کے چاروں طرف پیچیدہ طور پر بنے ہوئے قالین تھے جنہوں نے دوسری صورت میں سادہ ترتیب میں گرم جوشی کا اضافہ کیا۔ ایک آتش دان ایک طرف بھڑکتا ہوا، دھوئیں کے ٹکڑوں کو اوپر کی طرف بھیج رہا تھا، جس سے کمرے کو جلتی ہوئی لکڑی کی آرام دہ خوشبو سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے ہی گونار قالین والے فرش پر ٹانگیں لگائے بیٹھا تھا، اس کی نظریں کھڑکی کے چھوٹے سے پین کی طرف کھنچی تھیں۔ اس سے آگے، دنیا برف کی ایک قدیم تہہ میں لپٹی ہوئی تھی، زمین کی تزئین ایک موسم سرما کے عجائبات میں تبدیل ہو گئی تھی۔ دوپہر کے اوائل کے

وقت کے باوجود، قطبی رات نے اپنا جادو بھرا جادو کیا، جس سے سویڈن کے ان شمالی علاقوں میں ستمبر سے دسمبر تک پھیلا ہوا ایک اور دنیاوی ماحول پیدا ہوا۔ آتش۔دان۔ کی مدھم روشنی نے گونار کے غور و فکر کے اظہار کو ظاہر کیا۔اپنی کلائی پر،اس نے ایک گھڑی پہنی ہوئی تھی وہ ہی گھڑی جو اس عورت کو۔ایمان نے دی تھی موبائل کے بدلے اور۔اس عورت نے یہ گھڑی گونار کو۔دی گونار۔کے ہونٹوں پر ایک شکر گزار مسکراہٹ چھا گئی جب اس نے سرگوشی کی،"تحفے کے لیے شکریہ،ایمان۔"گھڑی،جو کبھی نازک اور نسائی تھی، گونار کے ہاتھوں میں میٹامورفوس سے گزر چکی تھی۔اس نے مہارت سے اس کی مرمت اور ترمیم کی تھی،اسے ایک زیادہ مضبوط اور مردانہ گھڑی میں تبدیل کر دیا تھا۔گونار کی نظریں گھڑی پر ٹکی رہیں جب وہ اس کی تبدیلی پر حیران تھا۔مرمت صرف مکینیکل نہیں تھی۔وہ گونار کی ڈھلنے، نئی شکل دینے اور نئی شکل دینے کی صلاحیت کی علامت تھی، بالکل اسی طرح جیسے اس کی کھڑکی کے باہر کا منظر۔سادگی سے بھرے اس

کمرے میں، گونار نے برف سے ڈھکے ہوئے مناظر پر روشنی اور سائے کے نازک رقص کی تعریف کرتے ہوئے سکون اور خوبصورتی پائی۔

لکڑی کی میز پر، ایک تاریخ کا افسانہ کھلا—ایمان کی ایک تصویر اور گونار کی ماں کی ایک اور تصویر۔ حیرت انگیز طور پر یکساں طور پر، تصاویر ایمان کے ساتھ ایک پُرجوش مشابہت رکھتی ہیں۔ گونار کی نگاہیں تصویروں پر ٹکی ہوئی تھیں، نرمی اور عکاسی کا مرکب اس کی خصوصیات کو تشکیل دے رہا تھا۔ خاموش لہجے میں، اس نے خاموش تصویروں کا اعتراف کیا، "میں ایک شیطان تھا، ایمان۔ زندگی نے مجھے ایک شیطان میں ڈھالا، دوسروں کی داستانوں سے، ان تلخ حقیقتوں سے جس نے مجھے اس طرح ڈھالا۔ لیکن تمہاری تصویر کی ایک جھلک نے میری تاریخ کو دوبارہ لکھا، ایک لمحے بھر میں، تم نے میری انسانیت کو بحال کیا۔"

اس کی نظریں اپنی ماں کی تصویر پر چلی گئیں، جو جذبات کا ایک چشمہ ہے۔ "وجود کے خاموش گلیاروں میں، غازی (ہیرو) اور بدمعاش (ولن) مشترکہ حقیقت یا

ماضی سے گزرتے ہیں—وہ درد کے مصلوب سے ابھرتے ہیں،" گونار نے سرگوشی کی،اس کی آواز کمرے میں ایک طنزیہ گونج تھی۔"ان کی داستانیں ان کے انتخاب میں آشکار ہوتی ہیں، جہاں انحراف واضح ہو جاتا ہے۔دنیا کے ظلم و ستم کا شکار ہونے والا ولن،انتقام کا بھوکا بن جاتا ہے، جو اس کو پہنچنے والے درد کے رد عمل کے طور پر باقیوں کو چوٹ پہنچانے میں خوشی پاتا ہے۔"گہرے غور و فکر کے وزن سے لدے ہوئے ایک بھاری آہ نے اس کے الفاظ کو موقوف کیا۔"اس کے برعکس، ہیرو مصیبت کی راکھ سے اٹھتے ہیں، یہ اعلان کرتے ہیں،'میں درد کے چکر کو برقرار نہیں رکھوں گا۔'اپنے مصائب کے دامن میں، وہ اس بدکاری سے آگے بڑھنے کا عہد کرتے ہیں جو ان پر پڑی ہے۔ان کا درد ایک طاقتور اتپریرک بن جاتا ہے،ایک ایسی طاقت جسے بدلہ لینے کے لیے نہیں بلکہ نیکی اور لچک کی روشنی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔"گونار کی آنکھیں نم ہو گئیں جب اس نے اپنے الفاظ کی گہرائی کا سامنا کیا۔""شاید میں زندگی کی بھولبلیا میں ٹھوکر کھا گیا ہوں، یا

شاید یہ میرے کل کا ناقابل برداشت بوجھ تھا جس نے میرے وجود کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو اس آدمی میں ڈھالا جس پر میں خود کو بوجھل پاتا ہوں۔"ایک خوفناک توقف ہوا میں ڈھل گیا جب گونار کے الفاظ، پسپائی کے درد سے بھرے، کمرے میں بھر گئے۔"میرے ماضی کی بازگشت غلط موڑ اور ضائع ہونے والے مواقع کی اذیت سے گونجتی ہے، پچھتاوے کی ایک راگ کو پیرا کرتی ہے۔ہر قدم، ایک غلطی؛ ہر لمحہ، میرے اندر بوجھل بوجھ کی یاد دہانی۔"گونار کے وجود کے تانے بانے میں بنے ہوئے بے ساختہ دکھوں سے بھرا ہوا کمرہ دردناک داخلے کو جذب کر رہا تھا۔ایک پُرجوش لمحے کے درمیان، گونار کی آنکھوں میں ایک اکیلا آنسو ٹپک رہا تھا، جو اس کے گال کے نیچے نرم راستے کا پتہ لگا رہا تھا۔اس سے ناواقف، آنسو نے اسکی ماں کی فریم شدہ تصویر تک اپنا راستہ تلاش کیا، خاموشی سے اس کے جذبات اور اس کی سیاہ ماضی، کی یادوں کے درمیان تعلق قائم کیا۔اس کے ساتھ ہی کمرے میں ایک تال میل "ٹپ، ٹپ" گونجنے لگا۔ گونار کی نظریں کھڑکی کی طرف ہٹ

www.novelsclubb.com

گئیں،ایک باریک رساوسے پردہ اٹھا۔باہر، پانی کی بوندیں چھت سے نیچے گر رہی تھیں، جس سے ایک اداس ماحول پیدا ہو رہا تھا۔ایک زمانے کا خوبصورت کمرہ، جو آتش۔دان کی روشنی سے چمک رہا تھا اب سپر مین کے پوسٹروں سے مزین تھا،اب گونار کے بچپن کی ایک عکاس جھانکی کے طور پر کھڑا تھا—ایک پناہ گاہ جو معصومیت کے بتدریج کٹاؤ کا گواہ ہے۔بارہ سالہ گونار کھڑا تھا،اس کی ماں، سویڈش خوبصورتی کی مجسم،اس کے بستر پر بیٹھی تھی۔جب اس نے اس کو شرٹ پہنائی تو کمرے کا ماحول معصومیت کی یادوں اور زندگی کے اسباق کے وزن سے متضاد تھا۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ گونار کی والدہ نے چہرے کے خدوخال ایمان سے مشابہہ کیے ایمان جو کہ بھوری آنکھوں اور گندمی رنگ کی جلد والی پاکستانی خوبصورتی کی علامت ہے۔اس کے برعکس، گونار کی والدہ نے نورڈک خوبصورتی—سنہری بال، نیلی فوکس آئیز،اور ایک صاف سفید رنگت،جو کہ خوبصورتی کا مظہر ہے۔اس کی پتلی شکل،اسکرٹ میں ملبوس، گونار کو حکمت کے الفاظ فراہم کرتی تھی۔"بیٹا کسی کو

www.novelsclubb.com

تکلیف پہنچانے سے پرہیز کرو، خاص طور پر لڑکیوں کو،" اس نے ماں کے لمس سے مشورہ دیا۔ "لڑکیاں خواہ وہ آپ کی ماں ہوں، بہن ہوں، دوست ہوں یا بیوی، قابل احترام ہیں۔ ان کے نرم دل آسانی سے زخمی ہو جاتے ہیں۔ اب اپنی بہن زِیبا سے معافی مانگیں، کیونکہ کسی کو بھی غیر ضروری تکلیف برداشت نہیں کرنی چاہیے۔"

گونار کا چہرہ، عام طور پر ثابت قدم، اب پچھتاوے کے بوجھ تلے جھک گیا تھا۔ اس کی ماں، کمرے میں نرمی سے موجود تھی، گونار کے چہرے کو اپنی نرم ہتھیلیوں میں جکڑ کر آہستہ سے اٹھایا۔ معصومیت کی چمک میں، گونار کی لمبے پلکوں اور گھنی بھنویں سے بنی اخروٹی، آنکھیں، جذبات کے طوفان کی آئینہ دار تھیں۔ ویوی اخروٹی رنگ کے بال اس کے چہرے کے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے، اور اس کے ہونٹ، سرخ رنگ کا ایک خوبصورت سایہ، کمزوری سے لرز رہے تھے۔ اسکی ماں بولی "ایز کئیل،"

(Ezekiel)

اس کی ماں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے، نام کی اہمیت پر زور دیا، "اپنے گناہوں یا غلطیوں پر شرم محسوس کرنا نیکی ہے۔ اگر وہ گناہ یا غلطی آخری ہو"

ماں نے اسکے بالوں کو ہاتھوں سے درست کیا" بچے!! ماں باپ غلطیوں کو اسکی نظر انداز کر دیتے ہیں مگر یہ دنیا والے نہیں"

۔اسلامی روایت میں، ایزیکئیل، یا ذوالکفل، کو ایک نبی کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اگرچہ قرآن میں واضح طور پر اس کا نام نہیں لیا گیا ہے، لیکن نبوت کی گونج اسے گھیرے ہوئے ہے۔ایزیکئیل یا موجودہ گونار نے اپنے جذبات کو جھپکتے ہوئے جواب دیا، "ہاں، ماما، میں اپنی غلطی کا بوجھ اٹھاتا ہوں، اور میں سچے دل سے معذرت خواہ ہوں۔" اس کی ماں، جو ایمان کی شکل کا عکس تھی، اس کی پیشانی پر ایک نرم بوسہ دیا۔ وہ ایزیکئیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نہایت خوش اسلوبی سے اٹھی، اور مامتا بھرے انداز میں بولی، "چلو پھر ہم ایک بار پھر معافی کے اس سفر کا

آغاز کریں، کیونکہ معافی مانگنے سے کوئی کم نہیں ہوتا؛ بلکہ وہ ان کی روح کی شان بڑھاتی ہیں۔" ایز کئیل اپنی ماں کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ مل کر سیڑھی سے اترا، ایک گزرے ہوئے دور کی یادیں مانوس ماحول میں گونج رہی تھیں۔ جیسے ہی وہ لینڈنگ پر پہنچا، ایک بائیں موڑ نے اسے شیشے کے ایک بڑے پارٹیشن سے مزین کشادہ لاؤنج میں لے جایا۔ اس آرام دہ پناہ گاہ میں، اس نے اپنی بڑی بہن زِیبا (Ziba) کو ٹیلی ویژن کی چمک میں مگن دیکھا۔ ایک خاموش نقطہ نظر میں، ایز کئیل نے زیبا کو پیچھے سے لپیٹ لیا، ایک بے ساختہ دوبارہ ملاپ جو بہن بھائیوں کے رشتوں کی مشترکہ گرمجوشی سے نشان زد ہے۔ زیبا، اپنی والدہ کی یاد دلانے والی خصوصیات سے مزین—نیلی جھریاں والی ہیزل آنکھیں، ایک نازک، اور بولڈ ہونٹ—نے ایک مہربان مسکراہٹ کے ساتھ غیر متوقع طور پر گلے ملنے کا جواب دیا۔ ایک تیز تبادلے کے بعد زیبا، جو چھ سال گونار یا ایز کئیل سے بڑی تھی، ایک اٹھارہ سالہ

لڑکی نے اس گلے کا بدلہ لیا، اس کی قبولیت نے اس تعلق کی سادگی سے بات کی۔ ایز کئیل، ماضی کی غلطیوں پر غور کرتے ہوئے، نرمی سے کہا، "سوری سسٹر۔" زِیبا کی مسکراہٹ، خاندانی افہام و تفہیم کا ثبوت، ایز کئیل کو یقین دلایا، "اِٹس اوکے۔" یہ منظر مزید سامنے آیا جب ایز کئیل نے اپنے سب سے چھوٹے بھائی Isaiah

اِسعیاہ سے اپنا پیار بڑھایا۔ بکھرے ہوئے کھلونوں کے درمیان، ایز کئیل، دیکھ بھال اور چنچل پن کے ساتھ، تھا اسعیاہ کو ہوا میں اٹھاتے ہوئے، "میرا بھائی اِسعیاہ"۔ اِسعیاہ جو کہ پانچ سال کا تھا اس کے دائیں گال پر ہلکے سے بوسے نے پیار بھرے تعامل کو مکمل کیا، جس سے سب سے چھوٹے کو کھیل کی خوشی میں واپس آنے کا موقع ملا۔ ان کی والدہ نے اس خاندانی منظر کا مشاہدہ کیا، جو محبت اور افہام و تفہیم کے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے دھاگوں کی خاموش گواہ ہے جو اس کے بچوں کی زندگیوں میں بنی ہے۔ تاہم، دروازے کی گھنٹی کی گونجتی ہوئی گھنٹی نے اس

سکون کو لمحہ بہ لمحہ روک دیا،اس نے اسے پیچھے ہٹنے اور باہر آنے والے مہمان سے مخاطب ہونے کا اشارہ کیا۔ایز کئیل کی والدہ،ایمان سے ایک حیرت انگیز مشابہت رکھنے والی سویدش لباس میں ملبوس—ایک سیاہ اسکرٹ جو جامنی رنگ کے پھولوں سے آراستہ تھا دائیں طرف سے،خوبصورتی سے اس کے ٹخنوں کے نیچے تک پہنچتا تھا۔اس کے ہاتھ جامنی رنگ کے کرسٹل بریسلٹ سے مزین تھے،اور اس کے کانوں سے ملتے جلتے نازک بالیاں لٹک رہی تھیں۔کالی ایڑیوں نے اس کے قد کو بلند کیا،جبکہ اس کے بال،کندھوں سے نیچے تک پہنچ گئے،صفائی کے ساتھ ایک کیچر کے ساتھ محفوظ کیے گئے تھے،جو اس کی بہتر ظاہری شکل کو واضح کر رہے تھے۔جیسے ہی وہ داخلی دروازے کے قریب پہنچی،خاندان کی ممتاز حیثیت کی عکاسی کرتے ہوئے خوشحالی کا ایک دلفریب امتزاج سامنے آیا۔پیچیدہ طریقے سے ڈیزائن کیے گئے فریم،باریک بینی سے سجاوٹ،اور فرش اور چھت کی فنکاری نے احتیاط سے ترتیب دیے گئے بلبوں کی مدعو چمک کو پورا کیا۔داخلی راستہ،خوشحالی کی

www.novelsclubb.com

علامت،اندر کی عیش و عشرت کا پیش خیمہ تھا۔کالی وردی میں ملبوس نوکرانی نے دروازہ کھول کر مہمان کا استقبال کیا، جس سے ایز کئیل کے والد——ایک خوشحال اور کرشمے کا آدمی تھا۔داخلی دروازہ،دولت کا ایک مجسم، بڑااور کشادہ کھڑا تھا، جس سے خاندان کے قد کو تقویت ملتی تھی۔گونار یاایز کئیل کے والد،خوبصورت اور دلکش، گونار کی رغبت کا آئینہ دار تھے،اس کی تصویر اس کے بیٹے پر پیش کی گئی تھی۔ایز کئیل کی ماں نے شفقت سے اپنے شوہر کے پاس جاکر اسکا بیگ حاصل کیا۔"خوش آمدید"وہ گرمجوشی سے بولی۔جواب میں وہ پیار سے مسکرایااور اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر شکریہ ادا کیا"شکریہ"۔کالی ڈریس پینٹ میں ملبوس اور لپٹے ہوئے کفوں والی سیاہ شرٹ،اس نے پر تعیش ماحول میں نفاست کی ہوا کو بلند کرتے ہوئے ایک دلکش دلکشی پیدا کی۔

گونار کی ماں میرِی نے مسکرا کر کہا،"شکر ہے،ابراہام،آپ جلدی آگئے،آپ کا بیٹا کافی غصہ ہے آج۔"ابراہام نے استفسار کرتے ہوئے جواب دیا،"کیوں؟اسے

کیاہوا؟"اس کی آنکھوں میں حیرت جھلک رہی تھی، لیکن میرِی نے تنبیہہ نظروں سے اسے اشارہ کیا کہ وہ آگے نہ بڑھے۔اس لمحے،ایک منحوس موجودگی منظر میں داخل ہوئی،ہر گونجنے والے قدم کے ساتھ منفی کا سایہ ڈال رہی تھی۔یہ شخص، جس کے پاس ابراہام کے کاروبار کا20 فیصد حصہ تھا،اس کا چہرہ بد تمیزی سے بھرا ہوا تھا،جو ایک بد تمیز فطرت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔اس کے ساتھ ایک بچہ تھا،ایک بارہ سالہ ایلکس۔جب اس پراسرار شخصیت نے گھر کا سروے کیا تو ماحول بدل گیا۔ میرِی نے اسے بظاہر پیار سے سلام کیا،"اوہ،ایلکس۔"اپنا ہاتھ نرمی سے ایلکس کے کندھے پر رکھتے ہوئے،اس نے اپنے شوہر اور ڈریک کی طرف دیکھا اور انہیں ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے کی ہدایت کی۔"آپ لوگ ڈرائینگ روم میں جایئے میں چائے بھجواتی ہوں۔آپ دونوں کے لئیے۔"اس نے آہستہ سے ایلکس کی رہنمائی کی،"آؤایلکس،ایز کئیل کے ساتھ کھیلو۔وہ اندر ہو گا۔" جب وہ اسے لے کر گئی،ڈریک نے میرِی کی پشت پر ایک پراسرار نظر ڈالی پھر ایک

شریر مسکراہٹ کے ساتھ گھر کے ارد گرد نظر ڈالی۔ڈریک پراسرار امسکراتے ابراہام کا پیچھا کرتا ہے،ابراہام اس کے ساتھ آنے والی بد تمیزی سے بے خبر تھا۔ ڈریک کے آس پاس کی شیطانی چمک نے اسرار اور پیش گوئی میں ڈوبے ہوئے واقعات کے ایک مشکوک موڑ کا مرحلہ طے کیا

••••••

میری ایلیکس کو گونار، یا ایز کئیل کے کمرے میں لے گئی، جہاں ماحول کمپیوٹر گیم کی آوازوں سے بھرا ہوا تھا۔ گونار مگن تھا، موٹے ہیڈ فون میں عطیہ کیا گیا، ایک ریموٹ کو متحرک تاثرات کے ساتھ جوڑ رہا تھا جو اس کی ورچوئل مہم جوئی کی عکاسی کرتا تھا۔ جیسے ہی میری قریب آئی، اس نے آہستہ سے ایز کئیل کے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا دیا۔ وہ پلٹا، حیران ہو کر پوچھا، "ماما، کیا ہوا؟" اس کی نظریں ایلکس کی طرف چلی گئیں، اور ایک خوش آئند مسکراہٹ نمودار ہوئی، "ارے، ایلکس، چلو آؤ فائیٹینگ گیم کھیلیں نیو گیم لاؤنچ ہوئی ہے فائیٹینگ دازو مبی ارینا۔" ایلکس

بے تابی سے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا، جو ورچوئل ڈوئل کے لیے تیار تھا۔ان سے ناواقف یہ وہی ایلکس تھا جسے گونار نے اپنی جوانی میں ہی المناک طریقے سے قتل کر کے تیزاب کے سمندر میں پھینکا تھا۔انہیں بہت کم شبہ تھا کہ ان کا گیمنگ سیشن نادانستہ موت کا حقیقی زندگی کا کھیل بن جائے گا۔ میرِی نے مداخلت کرتے ہوئے خبردار کیا، "لڑائی نہیں لڑکوں، میں تم دونوں کے لیے کچھ فنگر چپس بھیج رہی ہوں" وہ مسکرائی، پھر اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔ غیر مشتبہ کھلاڑی اپنی ورچوئل دنیا میں ڈوب گئے،ان کے درمیان موجود تاریک مستقبل سے بے خبر۔

www.novelsclubb.com

••••••

خوبصورت ڈرائنگ روم میں، ڈریک اور ابراہام برابر بیٹھے، میز پر بکھری فائلوں پر بحث میں مصروف تھے۔ان کا مکالمہ رک گیا جب ملازمہ فائلوں کے پاس چائے کی ٹرالی رکھ کر خوش دلی سے اندر داخل ہوئی۔ٹرالی پر سویڈن کی مشہور اورنج پیکو

چائے کے اجزاء بیٹھے تھے—ڈھیلے چائے کی پتی، پانی کے کپ، چینی، لیموں، اور مخصوص شکل والا سویڈش ٹی رنگ کیک۔ پکنے والی چائے کی خوشبو کیک کی میٹھی خوشبو کے ساتھ گھل مل کر ایک دلکش ماحول بناتی تھی۔ نوکرانی نے پیچیدہ عمل کو درستگی کے ساتھ کرتے ہوئے چائے بنانے کی رسم شروع کی۔ ایک بڑے ساس پین میں، اس نے لیٹن اورنج پیکو لوز چائے کو پانی کے ساتھ ملایا، اس مرکب کو ہلکے سے ابالنے پر لے آیا۔ چینی اور لیموں کا رس ڈال کر، اس نے اس وقت تک ہلایا جب تک کہ چینی تحلیل نہ ہو جائے، پھر آنچ کو ابالنے پر کم کیا، سوس پین کو ڈھکن سے ڈھانپ دیا۔ جیسے جیسے چائے ابلتی گئی، اس نے بڑی مہارت سے لیموں کے ٹکڑوں کو کاٹ لیا، جس سے خوشبو بھرنے میں مدد ملی۔ ابلنے کے ۲۰ سے ۲۵ منٹ کے بعد، اس نے چائے کے مکسچر کو چھان لیا، اور کامل مرکب تیار کرنے کے لیے پانی شامل کیا۔ نوکرانی نے مہارت اور چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چائے بنانے کے عمل کو مہارت سے سنبھالا۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے پیچیدہ شکل کا سویڈش

www.novelsclubb.com

ٹی رنگ کیک میز پر رکھا، اس کی منفرد شکل نے تماشائیوں کو مسحور کر دیا۔ کمرہ تازہ پکی ہوئی چائے کے خوشگوار ماحول اور ایک لذیذ کیک بانٹنے کی میٹھی امید سے بھرا ہوا تھا۔ ہر چیز کو بے عیب طریقے سے ترتیب دینے کے ساتھ، نوکرانی نے چائے کی ٹرالی کو خوبصورتی سے چلاتے ہوئے، فن سے تیار کی گئی چائے اور کیک ڈریک اور ابراہام کو پیش کیا۔ اس۔ جیسے ہی ابراہام نے چائے کا کپ ڈریک کی طرف بڑھایا، ڈریک کے چہرے پر ایک کپٹی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "چائے پیو، ڈریک،" ابراہام نے معصومیت سے مشورہ دیا، جلد ہی دستخط ہونے والی دستاویزات میں چھپے ہوئے غدار کھیل سے بالکل بے خبر۔ ڈریک نے دھوکہ دہی والی مسکراہٹ کو برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا، "بالکل، لیکن پہلے ان دستاویزات کو۔ غور سے پڑھو اور دستخط کر دو تاکہ میں باقی کام کو آگے بڑھا سکوں۔" ابراہام، ڈریک کی صلاحیتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مسکرایا اور کہا، "پڑھنے کی زحمت کیوں؟ مجھے تم پر یقین ہے۔ تم غلطی نہیں کرو گے،" ابراہام نے مسکرا کر کہا۔ ابراہام نے اسناد پیش کیں

www.novelsclubb.com

جب ڈیرک کپ اپنے ہونٹوں پر لے آیا۔ڈریک پر ابراہام کے اٹل ایمان نے نادانستہ طور پر سب کچھ ڈریک کے چالاک ہاتھوں میں چھوڑ دیا۔ جیسے ہی ابراہام نے ہر صفحے پر دستخط کیے،ڈریک نے زہریلے نظروں سے دیکھا،اس لمحے کا مزہ لیتے ہوئے جب ڈریک نے چائے سے بھرا کپ اپنے ہونٹوں پر اٹھایا۔زہریلی نگاہیں تیز ہو گئیں جب ابراہام نے ہر پیج پر دستخط کیے،اور ڈریک نے حسابی اعتماد کے ساتھ، کھلے ہوئے دھوکے کا مزہ لیا۔ابراہام نے فائل کو ڈریک کے پاس میز پر رکھنے کے بعد،ڈریک،ایک بدتمیز مسکراہٹ کا عطیہ دیتے ہوئے،فائل کو اٹھایا اور ہر صفحے کی جانچ پڑتال کی۔دستاویزات پر نظر ڈالتے ہوئے،اس نے ایک شریر اطمینان کے ساتھ ریمارکس دیے،"چائے واقعی لزیز ہے۔"ابراہام،آنے والی دھوکہ دہی سے غافل، مسکرایا اور تبصرہ کیا،"اولیویا کے ھاتھوں میں الگ۔ذائقہ ہے"اولیویا،ان کے گھر کی باورچی،آنے والے عذاب کے ان کے مشترکہ لمحے کی نادیدہ معمار تھی۔

•••••••

دیر رات کی خاموشی میں، میرِی اور ابراہام گونار، یا ایز کئیل کے کمرے میں داخل ہوئے۔ایز کئیل ایک کتاب میں مگن تھا، صفحات خاموش کمرے میں کہانیاں سنا رہے تھے۔اپنے بیٹے کے ادبی رجحان کو دیکھتے ہوئے، ابراہام نے کہا، "آپ کو پڑھنے میں گہری دلچسپی ہے، ہے نا؟" بارہ سالہ گونار نے مسکراتے ہوئے کتاب ایک طرف رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔وہ سوچے سمجھے انداز میں اپنے باپ کے پاس پہنچا۔ "آپ جانتے ہیں، ڈیڈ، مجھے کتابیں، خاص طور پر کومکس پسند ہیں۔""

اس کی۔دونوں ھاتھ کی انگلیاں نرم لمس کے ساتھ کناروں کا سراغ لگاتی ہیں، اسکی دونوں ھاتھ کے انگوٹھے انگلیوں پر سرکتے ہے، ہر صفحے کی حس کا مزہ لیتا ہے "میں ہاتھوں میں صفحات کے لمس کو محسوس کرتا ہوں، "اس نے پڑھنے کی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔اسنے خوش اسلوبی سے اپنا انگوٹھا اپنے انگلیوں پر رکھا، ایک سنسنی پیدا ہوئی جس سے ایک لطیف خارش پیدا ہوئی۔ابراہام نے

مسکراتے ہوئے اسے رات کے لیے۔ کتابوں سے ریٹائر ہونے کی ترغیب دی۔

"ٹھیک ہے، سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے جو کچھ آج کیا اس پر ہم کل بات کریں گے۔ آپ نے جو کچھ کیا وہ ٹھیک نہیں تھا۔" ایز کئیل نے توبہ کرتے ہوئے نظریں نیچی کر لیں۔ "میں نے معافی مانگ لی ہے،" اس نے پیشکش کی۔ ابراہام نے تسلیم کیا، "یہ اچھی بات ہے، لیکن یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں آپ کی رہنمائی کروں اور جب آپ گمراہ ہو جائیں تو وضاحت کروں۔ ہمیں ان غلطیوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔"

نیچے دوزانوں بیٹھتے ابراہام اور میری نے ایز کئیل کو گلے سے لگا لیا، ان کی گرمجوشی ایک پُرجوش الوداعی، ایک ایسا اشارہ جو کہ نہ کہے گئے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ گونار کی مسکراہٹ، ایک نقاب پوشیدہ ہے جو نامعلوم کو چھپاتا ہے، ان کے آخری ملاپ کی عکاسی کرتا ہے۔ جیسے ہی میری نے گونار کے سر کو نرمی سے چھیڑا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا، ابراہام نے بھی اس کی پیروی کی، ان کے اعمال آخری

الوداع کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ "ابھی سو جاؤ، ہم کل بات کریں گے۔" میرِی نے سرگوشی کی، اس کی آواز میں پیشین گوئی کا وزن تھا۔ گونار نے بستر پر پیچھے ہٹنے سے پہلے اپنے والدین کے گالوں پر بوسے لے کر اپنے اوپر چادر کھینچی۔ ایک نظر اپنے بچے پر ٹکی ہوئی، میرِی، دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، گونار کو یوں سمجھ رہی تھی جیسے آنے والی الوداعی کا احساس ہو۔ اس کی آواز، چادر کے نیچے سے ابھرتی ہوئی، ایک دلی جذبات سے گونج رہی تھی، "آئی لو یو موم اینڈ ڈیڈ۔" میرِی، اس کی مسکراہٹ نے گہری تشویش کو چھپاتے ہوئے، خفیہ الفاظ کہے، "چاہے کچھ بھی ہو جائے، اپنا اور اپنے بہن بھائی کا خیال رکھنا۔ اور برائیوں اور شیطانی کاموں سے محفوظ رہنا۔" دروازے کی خاموش بندش میں، کمرہ تاریکی میں ڈوب گیا، ایک غیر یقینی تقدیر کا ایک منحوس تمہید۔ گونار کے چہرے پر پریشانی کا سایہ تھا، جو آنے والے طوفان سے غافل تھا۔

•••••••

میرِی نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا

عیش و عشرت سے آراستہ کمرے میں شیشے کی دیواروں نے چاندنی رات کا نقشہ بنا کر خلا کو آسمانی پناہ گاہ میں بدل دیا۔ چاند، شرم سے آسمان کی جڑی ہوئی شاخوں میں سے جھانکتا ہوا، کمرے کی شاندار سجاوٹ پر ہلکی سی چمک ڈالتا ہے۔ فرش، روایتی اینٹوں اور مارٹر کا نہیں، بلکہ شیشے کا ایک ہموار پھیلا ہوا ہے، جس نے اندر کے خزانے کو ظاہر کیے بغیر باہر سے جھلکیاں دکھائیں۔ آسمانی رصد گاہ کی طرح کی چھت، نیچے شیشے کی عکس بندی کرتی ہے، جو آسمانی رات کے آسمان کو ان کی پناہ گاہ کا لازمی حصہ بننے کی دعوت دیتی ہے۔ ابراہام، اپنے کاموں میں مصروف، بستر پر ٹانگیں سیدھے کیئے عیش و آرام کے درمیان جدید آرام کی جھانکی۔ اس کا لیپ ٹاپ، اسکی جھولی پر تھا، کام اور آرام کے ایک ہموار امتزاج کی بات کرتا تھا۔ جیسے ہی میرِی اس کے ساتھ شامل ہوئی، کمرے نے سکون کے ساتھ خوشحالی کے احساس کو گلے لگالیا۔ تاہم، میرِی نے ایک کھردری پیشانی پہن رکھی تھی جس نے اس کے

اندرونی انتشار کو دھوکہ دیا۔ ابراہام نے اپنے جذبات سے ہم آہنگ ہو کر اپنا لیپ ٹاپ نرمی سے ایک طرف رکھ دیا، اس کی پریشانی اس کے چہرے کی لکیروں سے عیاں تھی۔ "کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے نا؟" اس نے استفسار کیا، اس کی نگاہیں محبت اور تجسس دونوں سے بھری ہوئی تھیں۔ میرِی، اس کے چہرے سے تشویش اور غور و فکر کا امتزاج ظاہر ہوتا ہے، جواب دیا، "میں نہیں جانتی۔ مجھے ایک عجیب سی پیشگوئی محسوس ہوتی ہے، جیسے کہ کچھ ہونے والا ہو۔ میرا دل مجھ سے التجا کر رہا کہ میں اسعیاہ کو ایز کئیل کے کمرے میں اسے چھوڑ آؤں۔" ابراہام، عیش و آرام کی اس پناہ گاہ میں پر سکون موجودگی، ایک تسلی بخش مسکراہٹ پیش کی۔ "اور تم نے اپنی جبلت کی پیروی کی۔" میرِی، اس کی آغوش میں سکون پاتے ہوئے، سیدھی ہوئی، اپنا سر ابراہام کے کندھے پر رکھ کر۔ "آج، ایز کئیل ناانصافی پر کھڑا تھا۔ اس نے بے بنیاد الزامات کی بناہ پر اپنے مسلمان ترک ہم جماعت۔ کو نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو جاری رکھے ہوئے، مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیتے اپنے کلاس فیلو

کے ساتھ مل کر اسے مارا تھا یہ پریشان کن ہے،"جب ابراہام نے نرمی سے اس کی پیشانی کو چوما،اس نے تسلی بخش الفاظ پیش کیے،"فکر مت کرو،اس نے بعد میں سب کے سامنے معافی مانگ لی۔ تھی جیسا کہ تم نے بتایا" میرِی،اس کی تشویش دیرپا ہے،ایک اور انکشاف کا اشتراک کیا،"لیکن جب زیبا کو یہ معلوم ہوا،تو اس نے ایز کئیل کو غصہ میں کہا وہ بھی اسلام قبول کر لے گی۔جواب میں،متضاد جذبات سے مغلوب ایز کئیل نے اسے دھکیل دیا۔" میرِی،جواب سیدھی بیٹھی تھی،نے ابراہام کے سامنے اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا،"کیا ہو گا اگر اسے معلوم ہو کہ زِیبا نے پروفیسر تراب حُسائینی کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام کا انتخاب کیا؟مزید یہ کہ اگر اسے پتہ چلے کہ ہم نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے تو کیا ہو گا؟میں حیران ہوں کہ کیسے ؟وہ رد عمل ظاہر کرے گا۔"امید بھرے لیکن فکر مند لہجے میں اس نے یقین دہانی کی خواہش ظاہر کی،"کیا وہ اسلام قبول کر لے گا؟"ابراہام کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔ابراہام نے

ندامت بھری نظروں کے ساتھ ایک پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "وہ عقلمند ہے، جب وہ قرآن کی تعلیمات پر غور کرے گا، تو وہ اسلام کی طرف اپنا راستہ تلاش کر لے گا۔" میرِی نے مداخلت کرتے ہوئے، صورتحال کی پیچیدگی کا اظہار کرتے ہوئے، "یہ اتنا سیدھا نہیں جتنا آپ کو یقین ہے" ابراہام نے آہستہ سے میرِی کو اپنی بانہوں میں لپیٹ لیا، سرگوشی کرتے ہوئے، "سو جاؤ اپنے دماغ کو پر سکون رکھو۔" جیسے ہی اوہ باہوں میں باہیں ڈال کر نیند کی آغوش میں گئے، ان پر ایک پر سکون خاموشی چھا گئی۔ ہائیٹس ایٹو میٹکلی بند ہو گئیں اوپری بلوری چھت سے نکلنے والی چاندنی کی ہلکی سی چمک میں ڈوبا ہوا کمرہ، ایک آسمانی منظر کو رنگ رہا تھا۔ انہوں نے بہت کم محسوس کیا کہ چاندنی کی سکون کے نیچے ایک آنے والی، غیر متوقع تقدیر کی باریک پیشگوئی ہے—ایک ایسی تقدیر جو جلد ہی ان کی زندگیوں پر اپنا سایہ ڈالے گی۔

www.novelsclubb.com

مدھم روشن دروازے کی جابرانہ خاموشی میں، ایک اکیلا چراغ ناہموار سائے ڈال رہا ہے، دیواروں پر ایک حقیقی تصویر پینٹ کر رہا ہے۔ اولیویا، ناپے ہوئے قدموں کے ساتھ، آگے بڑھی، اس کا ہر قدم ایک خوفناک راگ کی طرح گونج رہا ہے جو آنے والے طوفان کی پیشین گوئی کر رہا ہے۔ ڈریک، سائے کا ایک معمار، خفیہ منظر میں داخل ہوا، اس کی مسکراہٹ نیچے چھپی ہوئی بدکاری پر پردہ ڈال رہی تھی۔ ان کے بظاہر نرم گلے کے پیچھے ایک خفیہ سازش کے دھاگے پوشیدہ ہیں، ایک انکشاف فریب میں ڈوبا ہوا ہے۔ ابراہام سے ناواقف، ایلکس کی ماں کے بارے میں ڈریک کی داستان جھوٹ کا ایک پیچیدہ جال بنی ہوئی تھی، جس نے ایک ایسے انکشاف کی منزلیں طے کیں جو معمول کے چہرے کو توڑ دے گی۔ ہوا بے ساختہ تناؤ کے ساتھ بھاری لٹک رہی تھی، اور ایسا لگتا تھا کہ داخلی راستہ ایک ایسے دائرے کا گیٹ وے ہے جہاں راز دھندلے پن میں پروان چڑھتے ہیں۔ جیسا کہ اولیویا

حسابی فضل کے ساتھ منتقل ہوئی تبدیلی جسمانی سے زیادہ تھی۔اس کے بالوں کو اچھالنے اور سفید تہبند ہٹانے کے ساتھ، فراک جیسا کپڑا نیچے گر گیا، جس سے چمڑے سے ملبوس جینز اور ایک اشتعال انگیز کراپ ٹاپ سامنے آ گیا۔اس نے جو جلی سرخ لپ اسٹک پہنی تھی وہ نہ صرف رغبت بلکہ خطرے کی بھی علامت لگ رہی تھی، جو آنے والے طوفان کی علامت تھی۔ڈریک، اس میٹامورفوسس کا مشاہدہ کرتے ہوئے، ایک بدتمیز مسکراہٹ کو نہیں دبا سکا جس نے ٹھنڈک ماحول میں اضافہ کیا۔چھپے ہوئے سائے میں، موت کے سیاہ لباس میں ملبوس شخصیتیں خاموشی سے نمودار ہوئیں، ان کی حرکات گھیرے ہوئے اندھیرے کی تال کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئیں۔اولیویا، اس کی آواز خطرناک ارادے کے ساتھ ٹپک رہی تھی، نے ایک خوفناک مکالمہ شروع کیا، "آج رات، ان کی نیند کو ہم ہمیشہ کی نیند میں بدل دیں گے اور ہماری عیاشیوں کے دن جاگ جائیں گے "ڈریک نے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتے ہوئے مزید کہا، "ہمارا راز کھل جائے گا،

اور وہ ان اندھیروں کی گہرائیوں کی گواہی دیں گے جو ہم ان پر چھوڑیں گے۔"

ماحول واضح خطرے کے ساتھ گاڑھا ہوا، ہر لمحہ ایک ابدیت میں لمبا ہوتا جا رہا ہے۔ گروپ کے اجتماعی قدموں کی بازگشت بدصورتی سے سنائی دیتی تھی، ان کے حسابی حرکات کے ساتھ ایک غیر متناسب سمفنی۔ داخلی راستہ، جو کبھی گزرنے کی علامت تھا، اب ایک اتھاہ گڑھے کی دہلیز کے طور پر کام کرتا ہے جہاں سائے اور راز آپس میں جڑے ہوئے ہیں، تاریکی کے بھنور میں غیر مشکوک باشندوں کو ہڑپ کرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ابراہام کے کمرے کا دروازہ ایک غیر متوقع دستک سے گونج اٹھا، جس سے پرسکون فضا میں بے چینی کی لہریں پھیل رہی تھیں۔ جیسے ہی دروازہ بجتا رہا کمرہ اچانک ایک ناپسندیدہ روشنی میں نہا گیا، جس سے میریِ اور ابراہام کے حیران کن تاثرات سامنے آ رہے تھے، جو اچانک نیند سے بیدار ہو چکے تھے۔ ایک واضح تناؤ فضا میں پھیل گیا جب میریِ کی آواز نے بے چین خاموشی کو توڑا، "اللہ، اس وقت کون ہو سکتا ہے؟" دروازے کی طرف ان کی ہم آہنگی کی

نقل و حرکت باہمی تشویش کی عکاسی کرتی ہے جس نے انہیں اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ لکڑی کی رکاوٹ ان کے چھونے پر پہنچ گئی، جس سے غیر متوقع مہمان ——اولیویا کا انکشاف ہوا۔ اس کی جرات مندانہ موجودگی، رات گئے کی پریشانی کے بالکل برعکس، میرِی کی آنکھوں میں تجسس اور تشویش دونوں کو ابھارتی تھی۔

"اولیویا، ؟ کیا سب ٹھیک ہے؟" اولیویا کے چہرے پر سجی ہوئی پراسرار مسکراہٹ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے، میرِی سے استفسار کیا۔ اسرار کی ایک طویل ہوا کے ساتھ، اولیویا نے جواب دیا، "نہیں، کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" اس کے الفاظ کی خفیہ نوعیت نے کمرے میں تناؤ بڑھا دیا۔ میرِی، ایک آنے والے طوفان کو محسوس کرتے ہوئے، اپنی پریشانی سے بولی، "تو پھر مسکرا کیوں رہی ہو؟" اچانک اور پریشان کن موڑ میں، اولیویا کا رویہ بدل گیا۔ بغیر کسی انتباہ کے، اس نے میرِی کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا، اس کی گرفت کی قوت میرِی کے ہونٹوں سے درد کی چیخ نکل رہی تھی۔ کمرہ جو کبھی امن کا گہوارہ تھا، اب میرِی کی اذیت ناک آواز

سے گونج رہا تھا۔ابراہام، مداخلت کے لیے فطری طور پر آگے بڑھتے ہوئے،اولیویا کے پیچھے سائے سے نکلنے والی چار منحوس شخصیتوں کے اچانک نمودار ہونے سے خود کو روکے ہوئے پایا۔ان نادیدہ حملہ آوروں کی نظروں کی طرح گرفت میں آکر،ابراہام نے ان کی گرفت کے خلاف جدوجہد کی،اس کی آواز کفر اور غصے سے گونج رہی تھی،"اولیویا، کیا تم دماغ سے باہر ہو؟"اولیویا، بے خوف ہو کر،اپنے کنٹرول پر زور دیتی رہی، میرِی کو اس کے قیدی بالوں سے آگے بڑھاتی رہی۔ خاموش نوکروں کو ایک ٹھنڈی ہدایت میں،اولیویا نے حکم دیا،"انہیں نیچے لاؤ۔" ۔زینوں سے نیچے اترنے سے مایوسی اور ظلم کا منظر سامنے آیا۔زِیبا، پہلے ہی ڈریک کے قدموں میں جھکی ہوئی تھی،ایک وحشیانہ تصادم کے زخموں کو برداشت کرتی تھی،اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اور روح بکھر گئی۔"دیکھو یہاں کون ہے،،،" ڈریک نے طنز کیا،اس کی آواز بدتمیزی سے ٹپک رہی تھی۔، میرِی جو اولیویا کی گرفت میں پھنس گئی، آزاد ہونے کے لیے بے سود جدوجہد کر رہی تھی،اس کی

آنکھوں میں بے حسی اور مایوسی کا گہرا امتزاج تھا۔ ابراہام، اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے پر عزم، حملہ آوروں کی نائب جیسی گرفت کے خلاف لڑا۔ نزول نے منظر عام پر آنے والے سانحے کی ایک خوفناک جھانکی پیش کی، مزاحمت کی ایک سمفنی جو انہیں گھیرے ہوئے خطرے سے خاموش کر دی گئی۔ جیسے ہی وہ نچلی منزل پر پہنچے، ایز کئیل اور اسعیاہ کی عدم موجودگی نے ہوا میں تناؤ کو بڑھا دیا، آنے والے عذاب کے سامنے ایک پریشان کن خلا۔ مسلح شخصیات کا ایک خطرناک اجتماع ان کا انتظار کر رہا تھا، جس سے فرار کے کسی بھی موقع پر ایک زبردست رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اغوا کاروں نے ابراہام اور میری کو ایک صوفے پر بٹھایا، ان کی ٹانگیں پار ہو گئیں، ڈریک کے سامنے بے بسی کی جھانکی۔ ابراہام، اس کی آنکھیں حقارت سے جل رہی تھیں، ڈریک کو ایک تلخ وحی کے ساتھ مخاطب کیا، "اس سب کے پیچھے تم ہو۔" خون آلود اور صدمے سے دوچار زیبا کی نظر نے ابراہام کو لمحہ بہ لمحہ آزاد ہونے کی ترغیب دی اور اپنی بیٹی کی طرف بھاگا۔ نرمی سے اس کے گالوں کو چھوتے

www.novelsclubb.com

ہوئے،اس نے غم اور نرمی کے ساتھ کہا،"میری بیٹی۔"زیبا،ابھی تک صدمے میں تھی،اس کے کپڑوں پر تشدد کے نشانات تھے،جو اس کے ساتھ ہونے والی بربریت کا ایک ٹھنڈا ثبوت ہے۔ابراہام کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی دکھائی دے رہی تھی جیسے ہی سنگین حقیقت سامنے آئی۔زیبا کے جسم پر وحشیت کے نشانات ناقابل بیان ہولناکیوں کی بات کر رہے تھے،اور ابراہام،دھوکہ دہی کی شدت کو سمجھتے ہوئے،غصے کی لہر میں بھڑک اٹھا۔اس شخص کو زبردست طاقت کے ساتھ اپنے پیچھے دھکیلتے ہوئے،اس نے انصاف کے لیے بے چین بولی میں ڈریک پر جھپٹنے کی کوشش کی،صرف ڈریک کے نوکروں کی غیر متزلزل گرفت سے اسے روکا گیا۔تصادم کی ہنگامہ خیز گونج میں،ابراہام کی آواز گونجی،"کمینے،میں نے تجھ پر یقین کیا اور تو نے مجھے دھوکہ دیا۔"ڈریک،اس بدمعاش سمفنی کے آرکیسٹریٹر نے ایک خوفناک مسکراہٹ کے ساتھ بات کی،"کاروبار اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے۔میں نے تمہیں اپنے جال میں پھنسا لیا ہے،اور اب سب کچھ میرا

ہے۔ تمہاری جائیداد، تمہارا گھر، تمہارا کاروبار—سب کچھ۔ یہ میرا ہے۔ جس دستاویز پر تم نے دستخط کیے ہیں، اس کے اندر کی ہر سطر مجھے ان پراپرٹیز کے مالک کے طور پر نامزد کرتی ہے۔" ابراہام، ہتھکڑیوں سے مجبور اور ڈریک کے منشیوں کے ہاتھوں پکڑے ہوئے، اپنی پابندیوں کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے۔ ''تم نے میری بیٹی کو کیوں نشانہ بنایا اے جاہل؟'' اس کی آنکھیں غصے اور مایوسی کی آمیزش سے بھڑک اٹھیں۔ میری، اپنے اہل خانہ پر ڈھائے جانے والے عذاب کی گواہی دیتے ہوئے، فرش پر گر گئی۔ اولیویا، سر داور لا تعلق، زیبا کو اذیت دینے کے لیے آگے بڑھ کر اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ میری اپنے کانپتے ہاتھوں میں زیبا کے گالوں کو لپیٹتے ہوئے اپنی بیٹی کی طرف بڑھی۔ "زیبا،" اس نے التجا کی، اس کی آواز میں مایوسی تھی۔ اذیت کی گہرائیوں میں میری نے شدت سے رشتہ ڈھونڈتے ہوئے زیبا کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ "بیٹی، کچھ بولو پلیز۔" زیبا نے خالی نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد کی خاموشی ٹوٹے ہوئے

www.novelsclubb.com

اعتماد اور خاندانی بندھنوں کی دردناک بازگشت تھی۔ ابراہام نے اپنی بیوی اور بیٹی کے چہروں پر چھائی ہوئی تکلیف کو دیکھتے ہوئے، آنسوؤں کے ڈنک کو محسوس کیا۔ دھوکہ دہی کے عذاب میں، اس نے نہ صرف جسمانی پابندیوں سے بلکہ ایک دھوکے باز انسان پر بھروسہ کرنے کے لیے ندامت کا بوجھ بھی برداشت کیا۔ سائے میں لپٹا ہوا کمرہ، زندگیوں کے بے نقاب ہونے اور ایک اندھیرے کے ابھرنے کا گواہ تھا جس نے ابراہام کی ایک بار کی ممتاز شخصیت اور ٹوٹے ہوئے خاندانی رشتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جو کھنڈرات میں پڑے تھے۔ ظلم کے ایک گھناؤنے فعل میں، ڈریک نے میری کے چہرے پر لات ماری، اور اسے پیچھے کی طرف بھیج دیا۔ ابراہام کی دھاڑ کمرے میں گونج رہی تھی، غصے اور مایوسی کی اذیت بھری پکار۔ اس نے ڈریک کے بندوں کے چنگل سے آزاد ہونے کے لیے ہر اونس طاقت کو طلب کیا، اس کی آنکھیں غصے اور خوف کے زبردست امتزاج سے بھڑک اٹھیں۔ ایڈرینالائن کے ایندھن سے چلنے والے عزم کے اضافے میں،

www.novelsclubb.com

ابراہام نے اپنے اور ڈریک کے درمیان فاصلہ ختم کر دیا۔ بغیر کچھ سوچے، اس نے ڈریک کو گردن سے پکڑ لیا، اس کی انگلیاں بدکاری کے منبع کے گرد جکڑ رہی تھیں۔ ڈریک، جواب کمزور شکار ہے، نے انتقام کی گرفت کو اپنے اندر بند ہونے کا احساس کیا۔ تصادم کی شدت سے کمرہ کانپنے لگا۔ ایک چاقو، ایک بار میز پر معصومیت سے آرام کر رہا تھا، ابراہام نے افراتفری میں اپنا راستہ پایا۔ افراتفری کی جدوجہد میں، اس نے ڈریک کی آنکھ کو چھیدتے ہوئے اپنا نشان پایا۔ ڈریک کے پیچھے ہٹتے ہی ایک گٹرل چیخ ہوا میں پھٹ گئی۔ پھر بھی، تقدیر کے ایک گھمبیر موڑ میں، تقریباً بارہ شخصیات ابراہام پر اکٹھی ہوئیں، اس پر غالب آ گئیں۔ کمرہ، تشدد اور انتقام کے رقص کا گواہ، مصائب اور مایوسی کا تھیٹر بن گیا۔ میری اور ابراہام کو یہ تکلیف پہنچی، جو اس ظلم کے خلاف ہے جس کا انہوں نے انجانے میں اپنی زندگی میں خیر مقدم کیا تھا۔ ہنگامہ خیز منظر کے درمیان، اولیویا تیزی سے ڈریک کے پاس پہنچی، درد کے الفاظ پیش کرتے ہوئے۔ ''ڈریک''

www.novelsclubb.com

ڈریک کی آنکھوں سے خون نیچے ٹپک رہا تھا وہ سر نیچے جھکائے صوفے سے سہارا لیے تھا

"انہیں باہر لے جاؤ، ابھی کمزور ہونے کا وقت نہیں ہے،" ڈریک نے حکم دیا، اس کی آواز ایک خوفناک گونج تھی۔ اولیویا، اس کی آنکھیں خون سے رنگی ہوئی تھیں، اس نے تعمیل میں سر ہلایا۔ اس افراتفری کے درمیان، میری کے ذہن میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔ "ایز کئیل اور اسعیاہ کہاں ہیں؟" اس نے اچانک سوال کیا، اس کا خوف واضح تھا۔ کمرے میں تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی، تناؤ ہوا میں لٹک رہا تھا۔ اچانک گولیوں کی چھیدنے والی آواز نے خاموشی کو پارہ پارہ کر دیا، ہر ایک رپورٹ بالائی کمروں میں گونج رہی تھی۔ گولیاں، دو بار فائر کی گئیں، ایک تاریک سمفنی کی طرح گونج اٹھیں۔ کمرے میں اچانک خاموشی چھا گئی جیسے ہی میری کی سانسیں اکھڑ گئیں، اور ابراہام نے غم سے نڈھال ہو کر آنکھیں بند کیں اور ایک دل دہلا دینے والی چیخ نکالی، اس کی اذیت کی آواز نے خلا کو بھر دیا۔ اس

دردناک لمحے میں،اولیویا کی مسکراہٹ پھیل گئی جب وہ پیچھے ہٹی،اس کی آنکھوں میں ایک سرد لاتعلقی تھی۔حساب کی درستگی کے ساتھ،اس نے نوکروں کو حکم دیا، "انہیں باہر لے آؤ،اور تم میں سے کچھ سرڈریک کے پاس رہو۔" تجسس گہرا ہو گیا،ایز کئیل اور اسعیاہ کی تقدیر کو توازن میں لٹکا کر،اس آشکار ہونے والے سانحے میں ایک ظالمانہ موڑ۔

•••

اس بظاہر عام پڑوس کے اندر،ایک سایہ دار ریسرچ کنسورشیم اور مقامی حکام کے درمیان ایک خفیہ شراکت نے نفسیاتی صوتیات کے دائروں میں ایک اہم تجربہ کو جنم دیا تھا۔کمیونٹی کے غیر مشتبہ رہائشیوں سے ناواقف،ان کے عجیب و غریب گھر ایک اہم اقدام کے تحت نادانستہ مضامین بن گئے تھے جس کا مقصد سمعی ادراک کی حدود کو دوبارہ متعین کرنا تھا۔اس کے متنوع تعمیراتی ڈھانچے اور آبادیاتی ساخت کے لیے احتیاط سے منتخب کیا گیا پڑوس،ایک خفیہ تبدیلی سے گزر چکا تھا۔ہر رہائش

گاہ کو جدید ترین ساؤنڈ پروفنگ ٹیکنالوجی سے لیس کیا گیا تھا جو شور کنٹرول میں نئے معیارات قائم کرتی ہے۔اس جدید ترین نظام نے کمیونٹی کو بیرونی خلفشار سے بچاتے ہوئے خاموشی کا ایک ناقابل تسخیر کوکون بنایا۔آرکیسٹریٹڈ خاموشی میں اسرار کی ایک پرت کو شامل کرتے ہوئے، محققین نے ہر گھر میں نیند کے امدادی پیکجوں کو تقسیم کیا تھا۔ایک انقلابی نیند کے تحقیقی منصوبے کے ایک حصے کے طور پر بھیس بدل کر،ان خفیہ مددگاروں نے رہائشیوں کو نیند لانے کے جدید فارمولے کے ساتھ ایک خصوصی تجربے کا وعدہ کیا۔باشندوں سے ناواقف،ان گولیوں کا دوہرا مقصد تھا۔گہری اور بلا تعطل نیند کو یقینی بناتے ہوئے،ان کے پاس عارضی بھولنے کی کیفیت بھی تھی۔یہ خفیہ اثر سائے میں کام کرتا ہے،رات کے دوران غیر معمولی خلل کی کسی بھی یاد کو مٹا دیتا ہے۔بے شک رہنے والے ہر صبح بغیر کسی پریشانی کے جاگتے تھے،اس یقین کے ساتھ کہ انہوں نے پرامن رات کی نیند کا تجربہ کیا ہے۔چونکہ مکین ایک پُرسکون اور پُرسکون محلے کے وہم میں رہتے تھے،

www.novelsclubb.com

اس لیے خفیہ تجربہ بظاہر ایک عام گھر کی حدود میں ہوتا رہا۔ خاموشی اور بھولنے کی نیند کے احتیاط سے تیار کردہ پردہ نے رہائشیوں کو بند دروازوں کے پیچھے رونما ہونے والے واقعات سے خوشی سے بے خبر رکھا۔ آرکیسٹریٹڈ سکون برقرار رہا، اس آشکار ڈرامے کو چھپاتا رہا جس سے صرف چند ایک ہی پرائیویٹ تھے، باقی محلے کو جہالت کی تسکین بخش چادر میں لپیٹ کر چھوڑ دیا۔

•••••

اندھیری رات کے درمیان، میری اور زیبا کو زبردستی نکال دیا گیا، سرد، ناقابل معافی زمین میں پھینک دیا گیا۔ ایک سرد منظر ان کا منتظر تھا—باڈی گارڈز اور سیکورٹی اہلکاروں کی بے جان لاشیں، ان بے رحم واقعات کے خاموش گواہ جو منظر عام پر آئے تھے۔ ان کے ایک زمانے کے پرتعیش چالیس منزلہ مکان کا بلند و بالا ڈھانچہ بدحواس نظر آرہا ہے، جو اس سانحے کے بالکل برعکس ہے جو وہاں کے باشندوں کو پیش آیا تھا۔ جیسے ہی میری اور زیبا فرش پر گرے، عیش و آرام کی

سمفنی اب دکھ سے داغدار ہو گئی، میرِی نے زِیبا کو بے چین ہو کر گلے لگا لیا۔ آنسو رات کے سائے میں گھل مل گئے جیسے میرِی کی آنکھوں سے غم چھلک پڑا۔ چاند، گھنے پودوں سے دھندلا ہوا، ان کی دل کش مایوسی کا خاموش گواہ تھا۔ دنیا کی نظر سے نہ دیکھی گئی، درختوں کے سائے میں چھپے ہوئے، دو شخصیتیں ڈھکی ہوئی ہیں—ایز کئیل اور اسعیاہ۔ تمام تر مشکلات کے خلاف، وہ بچ گئے تھے، اندھیرے میں ڈوبی ہوئی رات کی باقیات۔ ایز کئیل کے چہرے پر آزمائش کے نشانات تھے، اس کا چہرہ خون سے دھندلا ہوا تھا، آنکھیں اس خوف کی عکاسی کرتی تھیں جس نے ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ سانحہ کے تناظر میں، بھائی چھپے رہے، دکھ اور نقصان کے منظر نامے کا مشاہدہ کیا۔ ان کی بقا کا راز سائے میں چھایا ہوا تھا، ایز کئیل اور اسعیاہ نے اپنے خفیہ وجود کے وزن سے جکڑتے ہوئے اس کے بعد کا مشاہدہ کیا۔ دنیا کو یقین تھا کہ وہ ہار گئے ہیں، پھر بھی وہ یہاں کھڑے

www.novelsclubb.com

ہیں،ایک زمانے کی عظیم رہائش گاہ کے خوفناک نتیجہ میں زندہ تماشائی اب کھنڈر بن چکے ہیں۔

••••••••••••••

گہری نیند کی اتھاہ گہرائیوں میں،ایز کئیل نے خود کو اپنی پر سکون نیند سے ہلایا ہوا پایا۔خوابوں کی آغوش میں لپٹا عیاش،لطیف بے چینی سے بے نیاز رہا۔ایک پیاس نے ایز کئیل کو اشارہ کیا،اسے پانی کی تلاش میں رات کی خاموش راہداریوں میں جانے کا اشارہ کیا۔جیسے ہی اس نے مدھم روشنی والے دالان میں قدم رکھا،اس کی نظریں خالی سائیڈ ٹیبل پر جمی جہاں عام طور پر پانی کا انتظام ہوتا تھا۔مانوس شیشے کی غیر موجودگی نے اسے حیرت سے پکڑ لیا۔اپنی پیاس بجھانے کے لیے پر عزم، ایز کئیل نے نیچے پینٹری میں اترنے کا فیصلہ کیا۔اپنا دروازہ کھول کر اور سیڑھی سے نیچے اترتے ہوئے،ایز کئیل کے سفر نے ایک غیر متوقع وقفہ لیا۔اولیویا، ڈریک اور ان کے۔بندوں کے درمیان ہونے والی بدمزاج گفتگو کو ظاہر کرتے

ہوئے نیچے کی طرف سے خاموش آوازیں گونجیں۔خون منجمد، کرنے والی ہدایت واضح تھی—ایز کئیل نامی لڑکے کو ختم کرنے کے لیے۔خوف نے اس کے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا،ایز کئیل اپنے اگلے اقدام پر غور کرتے ہوئے سیڑھیوں سے آدھے راستے پر رک گیا۔اولیویا نے اپنے مذموم احکامات کے ساتھ دو نوکروں کو اس مذموم منصوبے کو انجام دینے کے لیے روانہ کیا۔"اوپر جاؤ،وہاں ایک لڑکا ہے،ایز کئیل اگر اسکا بھائی ہوا تو اسے بھی گولی مار دو،"اس نے حکم دیا۔ایز کئیل کے والدین کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے چار ساتھی اس کے ساتھ شامل ہوئے۔تناؤ کے لمحے میں،ایز کئیل کے ذہن میں ایک فوری فیصلہ آگیا۔تیزی سے سائے کی طرف پیچھے ہٹتے ہوئے،اس نے اپنے آپ کو دیوار کے پیچھے چھپالیا، آنے والا خطرہ محض قدموں کے فاصلے پر تھا۔لفٹ نے خطرے کی بلندی کا اشارہ دیتے ہوئے زندگی کو گنگنا دیا۔وہ جو اپنے ماں باپ کے کمرے میں جارہا تھا جیسے ہی گروپ ابھرا،ایز کئیل نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے کی حفاظت

www.novelsclubb.com

کی طرف اپنے قدموں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے وہاں سے کھسک گیا۔کانپتے ہوئے ہاتھ سے اس نے دروازے کو محفوظ کیا،خود کو آنے والے خطرے سے دور رکھا۔ صورتحال کی حقیقت نے اسے ایک لہر کی طرح ٹکرایا—ٹیلی فون لائنیں منقطع ہو گئیں،مدد لینے کے لیے لائف لائن کاٹ دی گئی۔خوف اور بے یقینی نے ایز کئیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جب اس نے اس ناگوار سوال پر غور کیا،"اب میں کیا کروں؟"رات کے سائے نے اس کی گھبراہٹ کو چھپا رکھا تھا،اور اس کے کمرے کی خاموشی میں بقا کی جنگ کا انتظار۔۔۔۔آنے والے خطرے کی بھولبلیا میں،گونار یا ایز کئیل کا ذہن بقا کی جبلتوں کا میدان جنگ بن گیا۔"مجھے پہلے اپنی زندگی کو محفوظ بنانا چاہیے،"اس نے عزم کیا،اس کے عزم نے اسے اپنی الماری کے مقدس مقام تک پہنچایا۔احتیاط سے تیار کی گئی گولی کو بازیافت کرتے ہوئے، جو ایک طاقتور انجکشن سے لیس تھی،اس نے اسے دروازے کی نوب پر کھڑا کیا، ایک رسی جو کہ عارضی پھندوں سے جڑی ہوئی تھی۔اس کی ذہانت یہیں ختم نہیں

www.novelsclubb.com

ہوئی۔ بقا کے ایک خفیہ بیلے میں، گونار نے تیزی سے اسعیاہ کو الماری کی حدود میں چھپالیا۔ اس نے نہایت احتیاط سے ایک جھانکا تیار کیا جس میں ایک سوتے ہوئے بچے کی معصومیت کو ظاہر کیا گیا تھا، تکیوں کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ ایک اونگھتی ہوئی شخصیت کی شکل کی نقالی کی جاسکے، ایک احتیاط سے لپٹے ہوئے غلاف کے ساتھ مکمل ہو جو سکون کو سرگوشی کر رہا ہو۔ اپنی پناہ گاہ کی حفاظت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، گونار نے فنی طور پر اپنے کمرے کے ٹوٹے ہوئے آئینے پر چکنائی لگائی اور اسے ممکنہ گھسنے والوں کے لیے ایک غدار رکاوٹ میں تبدیل کر دیا۔ خاموش سہ ٹینلز کی طرح، تیز کیلوں کو حکمت عملی کے ساتھ چھپے ہوئے کونوں میں رکھا گیا تھا، جو کسی بھی غیر ضروری تجاوزات کو روکنے کے لیے تیار تھے۔ جیسے ہی قدم دروازے کے قریب پہنچے، سکون کا وہم ہوا میں پھیل گیا، چالاکی سے تیار کیے گئے منصوبے کو چھپا رہا تھا۔ بھاری بھرکم بندوق کو متحرک کرتے ہوئے دروازہ کھلا۔ ایز کئیل اندر چھپا ہوا، انتظار سے دیکھ رہا تھا۔ مدھم روشنی والے کمرے میں

www.novelsclubb.com

افراتفری کی سمفنی گونج رہی تھی۔ دھاندلی سے بھرے دروازے نے، جو ایک بار ایک غیر مشتبہ داخلی مقام تھا، خطرے کا ایک طوفان اُٹھایا۔ ایک رسی، چالاکی سے دروازے کے قبضے سے بندھی، عارضی بندوق لوڈر کو لوڈ کرتے ہوئے، ایک خطرناک رفتار کے ساتھ گھومنے لگی۔ جیسے ہی ایک گھسنے والا احتیاط سے اندر داخل ہوا، بھری ہوئی گولی نے اپنا نشان پایا، جس نے جان لیوا درستگی کے ساتھ گردن کو مارا۔ حملہ آور فرش پر ٹکرا گیا، اس کا چہرہ ٹھنڈی زمین سے جا ملا، جہاں شیشے کے ٹکڑے اور کیل منتظر تھے، اس کی کراہوں کو اذیت ناک چیخوں میں بدل دیا۔ آنے والے ہنگامے میں، ایک دوسرا گھسنے والا، جو ہنگامہ آرائی سے تیار ہوا، سمجھوتہ شدہ دروازے کے قریب پہنچا۔ اس کے علم میں نہ تھا کہ پورا دروازہ پھنسے کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک دوسرا انجکشن، دروازے کے میکانزم کے اندر احتیاط سے چھپا ہوا، آگے چلایا گیا۔ گھسنے والا، جو اب شکار ہے، فرش پر اپنے گرے ہوئے ساتھی کے ساتھ شامل ہو گیا، بے ہوشی کی دوا کے اثر ہونے پر درد سے کراہ رہا تھا۔ یہ کمرہ، جو کبھی

www.novelsclubb.com

چالاکی سے وضع کردہ دفاع کا میدان جنگ تھا،اب ایز کئیل کی حکمت عملی کی تدبیر کے نتیجے میں گواہی دیتا ہے۔خطرے کی خوشبو کے ساتھ ہوا بھاری لٹکی ہوئی تھی،کیونکہ سائے نے آسنن خطرے کے پیش نظر غیر روایتی فتح کی کہانیاں سنائی تھیں۔تصادم کے بعد ہوا میں تشدد کے بعد شدید جھڑپیں ہوئیں۔ایز کئیل، ایک خاموش پرنسپل،نااہل مخالفین کی آہوں کے درمیان،جائے وقوعہ کا جائزہ لیا۔ مواصلاتی آلات سے محروم لیکن ہتھیاروں سے لدی جیپ نے ان مذموم عزائم کے بارے میں بہت کچھ بتایا جوان کے ایک پرامن گھر میں گھس گئے تھے۔ آنکھیں عزم کے ساتھ جھک گئیں،ایز کئیل اپنے بھائی،ایسعیاہ کی طرف متوجہ ہوا،ایک مضبوط عزم کے ساتھ۔"اپنے کان ڈھانپ لو،"اس نے ہدایت کی،ذمہ داری کا وزن اس کی خصوصیات میں شامل ہے۔ایسعیاہ،الماری کی حدود میں محصور ہو کر،تنبیہ پر دھیان دیا،خود کو مسلط کردہ اندھیرے کے کوکون میں بند کر لیا۔دو گولیوں کی گونج نے خاموشی کو پارہ پارہ کر دیا،ہر رپورٹ اس خطرے کے خاتمے

کی نشان دہی کرتی ہے جس نے ان کی پناہ گاہ پر قبضہ کرنے کی ہمت کی تھی۔ گرے ہوئے حملہ آور خاموش ہو گئے، ایز کئیل کے تیز انتقام کے سامنے ان کی شرارت بجھ گئی۔ اس لمحے میں، بھائی اپنے مقدس مقام کے محافظ کے طور پر کھڑے تھے، ایک قلعہ جو سائے کے خلاف کھڑا تھا۔ ایز کئیل، محافظ کی چادر کو کندھا دیتے ہوئے، ایسعیاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ "ہم اب محفوظ ہیں،" اس نے یقین دلایا، حالیہ آزمائش کا وزن اس کے چہرے پر نقش تھا۔ دونوں بھائیوں نے، خون اور مشترکہ مصیبتوں میں جکڑے ہوئے، اپنے خفیہ فرار کے اگلے مرحلے کا آغاز کیا۔ ایک کھڑکی، جو پہلے کمزوری کا پورٹل تھی، اب لائف لائن کی نقاب کشائی کرتی ہے—ایک مضبوط زپ لائین جو ٹری ہاؤس کی پناہ گاہ تک سہاروں کو جوڑتی ہے۔ جیسے ہی ایز کئیل نے زپ لائین پر لٹکا اور نامعلوم کی طرف جھانکا، ایسعیاہ اپنے بڑے بھائی کی یقین دہانی سے چمٹا رہا۔ "مجھے پکڑو،" ایز کئیل کا خاموش حکم آیا، ہنگامہ خیز رات میں حفاظت کا ایک سرگوشی میں وعدہ۔ کھڑکی کے کنارے پر ایک

www.novelsclubb.com

محتاط قدم کے ساتھ، ایز کئیل نے اپنے نزول کا آغاز کیا۔ رسی، خطرے اور پناہ گاہ کے درمیان ایک نال کنکشن، ہر محتاط چال کے ساتھ ان کی رہنمائی کرتی تھی۔

سائے نے ہچکچاتے ہوئے اپنی گرفت چھوڑ دی کیونکہ بھائیوں نے معلق راستے سے اوپر کی پناہ گاہ تک جانا تھا۔ ٹری ہاؤس، جو کبھی بچپن کی سنسنی کا عالم تھا، اب ان کو گھیرے ہوئے اندھیروں کے خلاف ایک گڑھ کے طور پر اپنا لیا ہے۔ ایز کئیل، ایک محافظ کی ذمہ داری کے بوجھ سے دبے ہوئے، ایسعیاہ کی طرف دیکھا، جو اسکی پیٹھ سے چمٹا ہوا تھا—جو طوفان کو برداشت کرنے والے غیر متزلزل بندھن کا ایک خاموش ثبوت تھا۔ رات، اگرچہ داغدار تھی، جس نے دونوں بھائیوں کو نئی لچک کے بازوؤں میں جکڑ لیئے۔ رات کی ٹھنڈی آغوش میں، ایز کئیل اور اسعیاہ یخ زپ لائن ریپل سے چمٹے ہوئے تھے، ان کی سانسیں سرد ہوا میں ٹھنڈے بادلوں کی تشکیل کرتی تھیں۔ چاند نے ایک آسمانی چمک ڈالی، جس سے ان کے ہونٹوں کی سفیدی اور ناک کی سُرخی ظاہر ہوتی تھی، جو سردی کے ناقابل معافی

لمس سے رنگے ہوئے تھے۔ جیسے ہی بھائی خاموشی سے اُترے، اُن کے منہ سے دھوئیں کا ایک واضح شعلہ نکلا، جو اُن کو لپیٹے ہوئے سرد درجہ حرارت کا ثبوت تھا۔ ان کے بال ہوا میں رقص کر رہے تھے، ہر ایک پٹی تیز ہوا کے ساتھ ایک مبہم والٹز۔ اسعیاہ نے خوفناک اندھیرے کے خلاف مضبوطی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں، ہر سوراخ میں سردی کو محسوس کیا۔ ٹھنڈی رات کے بارے میں آگاہی نے صرف زپ لائن پر اس کی گرفت میں تناؤ کو بڑھا دیا، اس کی انگلیاں سخت سردی کے خلاف احتجاج کر رہی تھیں۔ ایز کئیل ان کے فرار کے خاموش آرکیسٹریٹر نے ریپل کی رہنمائی کرتے ہوئے ایک سخت رویہ برقرار رکھا۔ چاندنی نے اس کے چہرے کی شکلیں عیاں کیں، جو سخت سردی کے خلاف عزم اور لچک کے ساتھ نقش تھے۔ ہر نزول کے ساتھ، تیز ہوا نے آزادی کی کہانیاں سنائیں، اور ایز کیل نے اسعیاہ کو یقین دلایا، "مضبوط ٹھہرو، ہم تقریباً وہاں پہنچ چکے ہیں۔" تیز ہوا سے اسکی سانس رک رہی تھی اور آواز بامشکل نکل رہی تھی اور ایسعیاہ تک تو کیا ہی

www.novelsclubb.com

پہنچتی۔۔ مگر چاند نے ان کے نزول کی گواہی دی، ان کے نیچے لمبے لمبے سائے ڈالے جب وہ منجمد ہوا میں تشریف لے گئے۔ آخر کار، پناہ دینے والے درختوں کے درمیان منتخب جگہ پر پہنچ کر، جہاں تیز ہوا ایک ہلکی ہلکی آواز میں بدل گئی، ایز کئیل نے مہارت کے ساتھ نزول کو خاموش لینڈنگ کی طرف رہنمائی کی۔ ٹھنڈی رات کی ہوا نے اپنا سانس روک لیا، اور بھائیوں نے، سردی کی کھائی سے گزرتے ہوئے، ٹری ہاؤس کے چھپے ہوئے گلے میں پناہ حاصل کی۔ اس خاموش پناہ گاہ میں چاندنی نے منظر پر ہلکی ہلکی سی رنگین رنگت بکھیر دی تھی۔ ایز کیل اور اسعیاہ، ان کی سانسیں سردی میں دکھائی دے رہی تھیں، خاموش فتح کے ایک لمحے میں شریک ہوئے جب انہوں نے اپنے خفیہ پناہ گاہ کی گرمجوشی کو گلے لگایا۔

oooooooooooo

ٹری ہاؤس کی طرف خفیہ سفر میں، ایز کئیل اور اسعیاہ خاموشی سے چلتے رہے، چاندنی ان کے ہر قدم پر سائے ڈال رہی تھی۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے، ٹری ہاؤس کی

کھڑکی نے حفاظت کے پورٹل کی طرح اشارہ کیا۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، ایز کئیل نے کھلی کھڑکی سے خود کی رہنمائی کی، خوبصورتی سے پوشیدہ پناہ گاہ کی پناہ میں گرا۔ رات کی خاموشی اس کے داخلی دروازے کی آواز سے لمحہ بہ لمحہ پریشان ہو گئی تھی، ایک لطیف شور جوان کے فرار کے راز کو گونج رہا تھا۔ اندھیر ٹری ہاؤس میں، ایز کئیل نے ایک تنہا موم بتی جلائی، اس کی ٹمٹماتی شعلہ کمرے میں ہلکی سی چمک ڈال رہی تھی۔ اسعیاہ، اپنے بازو گھٹنوں کے گرد مضبوطی سے لپیٹے دیوار کے ساتھ بیٹھا، اس کی آنکھوں میں خوف کا بوجھ تھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کے خوف کو محسوس کرتے ہوئے، ایز کئیل قریب آیا اور چند فٹ کے فاصلے پر بیٹھ گیا۔ ایک تسلی بخش مسکراہٹ کے ساتھ، اس نے تسلی کے الفاظ کہے، "ہم بچ جائیں گے۔ جلد ہی، ہم باہر نکلیں گے اور پڑوسیوں کو مدد کے لیے پکاریں گے۔" اسعیاہ، اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا، ایز کئیل سے یوں لپکا جیسے اپنے ارد گرد کے طوفان سے سکون حاصل کر رہا ہو۔ ایز کئیل نے اپنے بھائی کو گلے لگاتے ہوئے، اسعیاہ کی پیشانی پر

www.novelsclubb.com

ایک نرم بوسہ لگایا۔ "تم میرے ساتھ محفوظ ہو۔ تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔" اس نے یقین دلایا۔ جیسے ہی ایز کئیل کھڑا ہوا، عزم اس کے چہرے پر نقش ہو گیا، اس نے اسعیاہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "چلو چلتے ہیں اور مدد مانگتے ہیں۔ ہم مل کر جو بھی آئے گا اس کا سامنا کریں گے۔" ہاتھ میں ہاتھ ملا کر، بھائی خاموش رات میں نکلے، ان کا سفر چاندنی کے سائے کے حفاظتی گلے میں گھوم رہا تھا۔ درختوں اور زمرد کی گھاس کے پھیلے ہوئے باغیچے سے نزول کا سفر کرتے ہوئے، ایز کئیل اور اسعیاہ چاندنی کی آسمانی چمک میں ابھرے۔ ان کے سلیوٹس رات کے کینوس کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے بنے ہوئے ہیں، جو آسمانی چمک کے ذریعے پھیلنے والے پرہیز گار تماشے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جب وہ پودوں اور پودوں کے باہمی تعامل کے درمیان مہم جوئی کر رہے تھے تو اچانک وقفے نے ان کی حرکت کو روک دیا۔ ان سے پہلے زیبا اور میری کے خوفناک روپوں کو عملی جامہ پہنایا، جو گھر کے دروازے سے ابھرا۔ زمین کی تزئین نے ایک وحشیانہ تصادم کے

www.novelsclubb.com

بعد گواہی دی—گارڈز اور سیکیورٹی اہلکاروں کی بکھری ہوئی لاشیں بے ترتیبی میں پڑی تھیں، اور ڈریک کے بدمعاش مرغے ہر کونے میں پھیل گئے۔ سائے اور افراتفری کے اس بھولبلیا میں، بھائیوں نے فطری طور پر درختوں کی بھولبلیا کے پوت کے درمیان پناہ مانگی۔ آربوریل پوت کے اندر چپکے سے چھپے ہوئے، ایز کئیل اور اسعیاہ خاموش مبصر بن گئے، ان کی موجودگی چاندنی کی چھاؤں کے پراسرار رقص کے درمیان چھپ گئی۔ اپنی قسمت کے بٹے ہوئے تھیڑ میں، زیبا اور میرِی نے خود کو ٹھنڈی زمین پر پھیلا ہوا پایا، جو کھلے ہوئے خوفناک تماشے کا محض ایک پیش خیمہ تھا۔ ان کے اوپر، ڈریک کی بدنیتی پر مبنی آواز دوبارہ گونج رہی تھی، جس نے سرد ماحول کو ایک خوفناک اعلان کے ساتھ روک دیا۔ "ارے لوگو، اوپر دیکھو،" اس نے طنز کیا۔ چھت سے، ایک اذیت ناک منظر سامنے آیا— ابراہام، شیشے کی شاندار ریکنگ سے لٹکا ہوا، اس کا جسم غیر یقینی طور پر لٹک گیا۔ اسے زنجیروں نے جکڑ لیا، دس آدمیوں نے اس کے دکھوں کی بھیانک کٹھ پتلیوں کو

www.novelsclubb.com

ترتیب دیا۔ دریک کی آنکھ میں چھری لگانے کے باوجود، ایک پریشان کن سرکشی برداشت کی، جو ناقابلِ تسخیر جذبے کا ثبوت ہے جس نے کبھی اس کی تعریف کی تھی۔ ایزکئیل کی آواز، غم سے لدی ہوئی، اپنے باپ کے عذاب کو دیکھ کر ہوا کو چھید گئی۔ "ڈیڈ" اس نے کہا، مدھم درد اس کے الفاظ میں گونج رہا تھا۔ ڈریک، ان کی زندگیوں پر اپنی مہارت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے، سختی سے اعلان کیا، "میں نے تم سب کو غلام بنالیا ہے۔" زیبا، ابھی تک صدمے میں پھنسی ہوئی تھی، اور میرِی، سراسر وحشت میں اوپر کی طرف دیکھ رہی تھی، ڈریک کے اداس کھیل میں محض پیادے تھے۔ جیسے ہی یہ انتباہ جاری رہا، ڈریک کے مرغیوں نے ابراہام پر اپنی گرفت کو ڈھیلا کر دیا، اس کے نزول کا اہتمام کیا۔ جہنم میں اترنا تیز اور بے رحم تھا۔ ابراہام کا جسم زمین پر گرا، اذیت اور مایوسی کا ایک زبردست بیلے۔ نشانات، جو کبھی چھپے ہوئے تھے، عجیب و غریب پروں کی طرح کھلے ہوئے تھے، اس کا جسم ایک دردناک آواز کے ساتھ کھلا ہوا تھا۔ خون، اس کے انتقال کی

www.novelsclubb.com

بھیانک سمفنی، سر دزمین پر بکھر گیا۔ میرِی کی اذیت بھری چیخ رات بھر گونجتی رہی، زندگی کا نوحہ اب بجھ چکا ہے۔اس کے پاس، ایز کئیل منجمد کھڑا تھا، اپنے سامنے خوفناک منظر کو دیکھ رہا تھا، اس کے چھوٹے بھائی کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے ان ہاتھوں سے پردہ تھیں جو اسے بے رحم حقیقت سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ابراہام کی وحشیانہ موت کے بعد، ایک خوفناک خاموشی نے منظر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ خون آلود جھانکی نے اس بے رحمی کی گواہی دی جو ڈریک نے ایک بار اس پر سکون ٹھکانے پر اتاری تھی۔ میرِی، اس کی اذیت بھری چیخیں ہوا میں ڈھل رہی تھیں، اس نے اپنے محبوب پر ہونے والے ظلم سے خود کو مفلوج پایا۔از کئیل، اس خوفناک تماشے کے گواہ، نے اپنے کندھوں پر دنیا کا بوجھ محسوس کیا۔ چاند، نیچے کے سانحے کا ایک خاموش تماشائی، ابراہام کی بے جان شکل پر ایک آسمانی چمک ڈالتا ہے۔اس کے نشانات، جو کبھی لچک کی علامت تھے، اب ایک غیر ضروری موت کی داستان رقم کر رہے ہیں۔ایسا لگتا تھا کہ بالکل زمین سفاکیت

www.novelsclubb.com

سے پیچھے ہٹ رہی ہے، جو کہ بجھ گئی زندگی کے لیے سرخ رنگ کے عہد نامے سے داغدار ہے۔ڈریک، اس بدحواس تھیٹر کے کٹھ پتلی، بعد میں. اس کے منشیوں نے، بدحواسی کے سائے، اطمینان کی فضا کے ساتھ منظر کا جائزہ لیا۔اس تاریک رات کی ساتھی اولیویا نے ایک ٹھنڈی مسکراہٹ پہنی ہوئی تھی، اس کی آنکھیں ایک روح کو دھوکہ دے رہی تھیں جو اس نے آرکیسٹریٹ کی تھی۔زیبا، اس کی نگاہیں اپنے باپ کے بے جان جسم پر جمی ہوئی تھیں، جذبات کے ایک طوفان سے جکڑی ہوئی تھیں— غم، صدمے، اور ان کے اندر ٹمٹماہٹ کا انگارہ۔ میرِی، جواب ایک بیوہ ہے جو اس کی محبت سے محروم ہو چکی ہے، اپنی بکھری ہوئی دنیا کی باقیات پر لپٹی ہوئی ہے۔ایک زمانے میں آسودہ حال ماحول اب ڈریک کی بدتمیزی کی وجہ سے ہونے والی عجیب و غریب تبدیلی کا گواہ ہے۔ میرِی ابراہام کے چہرے پر اپنی انگلیاں رکھیں لمس، گرمجوشی کی واپسی کے لیے ایک بے چین التجا جو بے دردی سے چھین لی گئی تھی۔اندھیرے میں، ایک خاندان کے ٹکڑے بکھر گئے، اور ایک

وقت کے ہم آہنگ گھر کی بازگشت ناقابل تلافی نقصان کی آواز سنائی دی۔ رات، ایک پریشان کن خاموشی میں ڈوبی ہوئی، ڈریک کی مذموم سازشوں کے خاتمے کی گواہی دی۔ مستقبل، بے یقینی میں پردہ، ایک پختہ اعتراف کے ساتھ آشکار ہوا کہ تاریکی کے کناروں نے ان کی زندگیوں کو مضبوطی سے اپنے جال میں لے لیا ہے، اور ان پر نازل ہونے والی بددیانتی سے ہمیشہ کے لیے بدلا ہوا منظر چھوڑ گیا ہے۔ جیسے ہی ڈریک نیچے آیا، مڑا ہوا اطمینان اس کی آنکھوں میں رقص کرنے لگا، جو ابراہام کے مایوس کن عمل کی وجہ سے ان پر پڑنے والے اندھے پن سے متاثر ہوا۔ چاند نے سامنے آنے والی بدنیتی کی گواہی دی، نیچے کے منظر پر ایک بدنما چمک ڈالی۔ میری کے قریب پہنچ کر، ڈریک نے اسے بالوں سے پکڑ لیا، اس کا سر ظالمانہ گرفت سے اٹھایا۔ "میں نے تمہیں شادی کی پیشکش کی تھی، لیکن تم نے اپنے آپ کو ابراہام کے ساتھ باندھنے کا انتخاب کیا۔" اس کی آواز میں زہریلی سسکاری تھی۔ ایک سخت رہائی کے ساتھ، وہ اولیویا کی طرف متوجہ ہوا، ایک خوفناک انکشاف کی

www.novelsclubb.com

نقاب کشائی کرتے ہوئے، "میں نے اولیویا سے شادی کی، اور الیکس ہماری پوشیدہ اولاد ہے، جو ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے تم اس کی ماں کو مارا ہوا سمجھتی رہی"

ڈریک کی آنکھ جس پر۔ابراہام نے چاقو مارا تھا اس پر اسنے سفید پٹی باندھ رکھی تھی شائید نوٹوں اور دولت نے اسکے درد کو کم کر دیا

ایک حسابی سانس میں، اس نے ابراہام کے ساتھ خون کے رشتے کو تسلیم کیا، یہ حقیقت دولت اور طاقت کی پیچیدگیوں سے جڑی ہوئی ہے۔"پیسہ کوئی خاندانی بندھن نہیں جانتا،"ڈریک نے اعلان کیا،"میرے والد ابراہام کو سلطنت کے لیے موزوں سمجھتے تھے، مجھے نااہل سمجھتے تھے۔میں نے صرف وہی دعویٰ کیا جو بجا طور پر میرا تھا۔"

وہ تمسخرانہ مسکرایا"اب بتاؤ تم میری بنو گی یا مرو گی"

ڈریک کی بدتمیزی کے خلاف میرِی نے اس کی طرف دیکھا اور ایک لعنت اسکے خبیث چہرے پر تھوک دی جو ہوا میں لٹک رہی تھی۔ڈریک نے بے چین ہو کر

اپنے منہ سے مکروہ ہدیہ صاف کیا،اس کے چہرے پر بھیانک مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔وہ ہاتھ،جواب میرِی کی حقارت سے داغدار تھا،سفاکیت کے ایک آلے میں تبدیل ہو گیا جب وہ ایک زوردار تھپڑ میں میرِی کے گال سے ملا۔رات،جواب طاقت اور غداری کے باہمی تعامل کی گواہ ہے،اس وقت منظر عام پر آئی جب ڈریک نے اپنے ایک زمانے کے قابل فخر مادری کو تسلیم کر لیا۔میری کی مخالفت کی بازگشت برقرار تھی،جو اس ناقابل تسخیر جذبے کا ثبوت ہے جسے سیاہ ترین سائے بھی بجھا نہیں سکتے تھے۔

ڈریک،بدتمیزی کا ایک مجسمہ،اپنی نشست سے بدحواس اتھارٹی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔زیبا کی طرف بڑھتے ہوئے،وہ آنے والے سانحے کا مزہ لے رہا تھا،جبکہ ایز کئیل،خوف سے مفلوج،بے بسی سے سائے سے دیکھ رہا تھا۔جیسے ہی ڈریک نے اپنا ہاتھ ہلایا،ایک بندہ ابھرا،جس نے ایک خطرناک فائر بندوق کا نشان لگایا، اس کی بیرل بے رحم ارادے کے وعدے کے ساتھ چمک رہی تھی۔ماحول تناؤ

سے گونج اٹھا کیونکہ آتشیں اسلحے کا مقصد زیبا پر تھا، جو بے خبر صدمے میں تھی، جو اس مذموم کھیل میں محض ایک پیادہ تھی۔ ٹر گر کھینچا گیا، اور ایک بہرے دھماکے نے خاموشی کو توڑ دیا۔ آگ کے شعلے بھڑک اٹھے، ایک وحشیانہ رقص جس نے زیبا کے جسم کو بھسم کر دیا۔ آگ دھاڑ رہی تھی، اس کی بھوکی زبانیں ہوا کو چاٹ رہی تھیں، ایک جہنم کے سرپل میں چڑھ رہی تھیں۔ جلتے ہوئے گوشت کی تیز خوشبو اس گھنے دھوئیں کے ساتھ گھل مل گئی جو اوپر کی طرف اُٹھ رہی تھی، جو ظلم و بربریت کا ایک سنگین ثبوت ہے۔ زیبا کی چیخوں نے رات کو کاٹ دیا، درد کی ایک خوفناک سمفنی جو ایز کئیل کے دماغ میں گونج رہی تھی۔ اس کا جسم اذیت میں تڑپ رہا تھا، ہر اضطراب اس بدتمیزی کا دردناک ثبوت ہے جسے ڈریک نے اتارا تھا۔ شعلے، اپنے جوش و خروش میں بے لگام، عجیب و غریب سائے ڈالتے ہیں جو خوف کے منظر میں رقص کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

زیبا کے جلتے جسم سے نکلنے والی روشنی نے دیواروں پر ایک خوفناک سلھوٹ ڈالا، جو ناقابل بیان سانحے کی ایک خوفناک یاد دہانی ہے جو سامنے آیا تھا۔ ٹمٹماتے شعلوں سے رنگے ہوئے مڑے ہوئے شکلیں کمرے کے بالکل تانے بانے میں وحشت کو کھینچتی نظر آتی تھیں۔ زیبا کی ماں میرِی اس دل دہلا دینے والے تماشے کے سامنے جمی ہوئی کھڑی تھی۔ اس کے تاثرات، دکھ اور مایوسی کا کینوس، ایک غم کی گہرائیوں کا آئینہ دار تھے، کوئی لفظ سمیٹ نہیں سکتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں غم و غصہ ابھر رہا تھا، ہر ایک آنسو اس گہرے نقصان کی گواہی دے رہا تھا جس سے وہ اب گری ہوئی تھی۔ اس کے برعکس، اولیویا، ڈریک کی ساتھی، خبیث مسکرائی اس کی ہنسی چہلی کرنے والے انداز میں گونج رہی تھی، ایک ٹھنڈا کرنے والا اختلاف جو اس گھناؤنے فعل کے بعد گونج اٹھا جو ایز کئیل کے سینے پر تیر بن کر گر رہے تھے وہ درختوں کے پیچھے چھپا یہ سب دیکھ رہا تھا وہ بند آواز میں رو رہا تھا اپنے بھائی کے چہرے کے اپنے سینے سے لگائے کہ وہ یہ سانحہ نہ دیکھ پائے۔ اولیویا کی آنکھی

www.novelsclubb.com

سفاکیت سے چمک رہی تھیں، ایک ٹیڑھے لعنت سے چمک رہی تھیں، اس اذیت کا مزہ لے رہی تھیں جس میں اس نے آرکیسٹریٹنگ میں اپنا کردار ادا کیا تھا۔

ڈریک معصومیت سا چہرہ بناتے بولا "بہت ٹھنڈ تھی تو میں نے سوچا اسکو۔ جلا کر۔ ماحول کو۔ گرم کر دوں"

ظلم کے اس سنگین تھیٹر میں، ایز کئیل، اپنی بہن کی موت کی گواہی کے بوجھ سے دبے ہوئے، اپنے سامنے ہونے والی بربریت سے صلح کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ وہ کھلا آسمان، جو اب جلے ہوئے گوشت کی خوشبو سے داغدار تھا، ایک ایسی بددیانتی کا گواہ تھا جو جسمانی دائرے سے ماورا تھا۔ جیسے ہی دھواں پھیلنے لگا، ماحول ایک خوفناک خاموشی میں ڈوبا رہا، صرف اولیویا کی طنزیہ ہنسی سے ٹوٹا۔ زیبا کے جسم کی باقیات سے پڑنے والے سائے ایسے ڈھل رہے تھے جیسے کسی زندگی کا ماتم بہت جلد ختم ہو جائے۔ اس ڈراؤنے خواب کے عمل کے بعد، سائے دیواروں سے چمٹے ہوئے تھے، جو اندھیرے میں اتر چکے تھے، سرگوشیاں کر رہے تھے۔ زیبا

کی موجودگی زندگی کی گرمی میں نہیں بلکہ اس خوفناک ٹھنڈ میں تھی جواب ہوا میں چھائی ہوئی تھی۔

جب آخر کار آگ بجھ گئی، زیبا کی بے جان شکل اس کے بعد کے درمیان پڑی، ایز کئیل کے ذہن میں ایک انمٹ تصویر نقش ہو گئی۔ڈریک، رحم سے عاری، بندوق کو دبائے رکھا، اس بھیانک فعل کے لیے ایک افسوسناک اوقاف۔زیبا کے جسم کی دھواں دار باقیات نے ہوا میں دھوئیں کے بادل بھیجے، جو رات کے لیے ایک خوفناک پیشکش تھی۔سائے میں، ایز کئیل کے چہرے پر غم کا بوجھ تھا۔آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے جب وہ اپنی بہن کی وحشیانہ موت کا مشاہدہ کرنے کے شدید درد سے دوچار تھا۔رات، جو کبھی تاریکی کا عالم تھی، اب زیبا کی زندگی سے زیادہ کا دعویٰ کر چکی تھی-اس نے ایز کئیل کی روح کا ایک ٹکڑا اپنے قبضے میں لے لیا تھا، اور اسے اپنے سامنے پھیلی ہوئی ویرانی پر جانے کے لیے چھوڑ دیا تھا

ڈریک میرِی کے پاس گیااور اسکواسکے بالوں سے دبوچ لیااسکا سر پیچھے کی طرف کھینچتاوہ اسے لفظ چبھاتے بولا"تونے سب کے سامنے مجھے رسوا کیا میں اب تجھے رسوا کروں گا"ایز کئیل درختوں کے سائوں میں چھپے دل پسیجنے والے واقعات کو دیکھ رہا تھا جہاں اسکا۔دل توٹ گیا۔ تھاایک، حرکت کے ساتھ ڈریک نے میرِی کے لباس کو پھاڑ دیااور اسکے جسم کو برہنا کر دیا کہ میرِی دل سوز انداز میں چلائی اسکی درد بھری آواز ہوامیں معلق رہی تمام، شیطانی،انسان نظر لگائے میرِی کو دیکھنے لگے میرِی نظریں جھکائے شرمسار نیچے بیٹھتے گئی۔ڈریک نے میرِی کے بالوں کے گچھوں کو دوبارہ جکڑااور اسے اوپر کھڑا کیا میرِی اپنے جسم کو سُکیڑتے اپنے جسم پر ھاتھ رکھتے جسم کو چھپا رہی تھی ایز کئیل نے شرم اور درد کی آمیزش میں اپنی آنکھیں مینچ لیں جن میں درد واضح تھاڈریک تمام افراد پر نظر دوڑاتے خباثت سے بولا مگر۔اسکی آنکھوں میں تعیش واضح تھا"اس کے جسم کا۔ایک حصہ بھی تمہاری

حیوانیت سے نہ بچے اسکو اتنا رسوا کرو اسکو اتنا برباد کرو کہ یہ میرے جوتوں کی نوک پر اپنی ناک رغڑ کر مجھ سے اپنی موت کی بھیک مانگے"

اسنے میرِی کو چار لوگوں کے جال میں پھینکا جہاں وہ، جانور درندے میرِی پر جھکتے گئے۔۔۔ میرِی کی اذیت بھری چیخیں ویران آسمان میں گونج رہی تھیں، دکھ کا ایک بھوت بھرا راگ جو رات کے تانے بانے کو چھیدنے لگتا تھا۔ایز کئیل نے غم سے مغلوب ہو کر اپنا سر جھکا لیا، خاموش آنسو اس کے چہرے پر بہہ رہے تھے۔اس نے نازک طریقے سے اپنے چھوٹے بھائی کی معصوم آنکھوں کو ڈھانپ لیا، اسے اس ظلم سے بچا لیا جو سامنے آیا۔ میرِی کی دل دہلا دینے والی سسکیوں کے درمیان، درد ہر گزرتے لمحے کے ساتھ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔پہلے زیبا کا نقصان، پھر ابراہام کی ظالمانہ موت، اور اب خود میرِی کی اذیت ناک موت۔اس کے آنسو، اس اذیت کا ثبوت جو زندگی نے اس پر ڈالی تھی۔ وہ رو پڑی، اس کی روح سے دکھ کا ایک طوفان چھلک رہا تھا، اور ایز کئیل اس لاتعداد ظلم کی گواہی دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا

تھا جو قسمت نے اس کے خاندان کو عطا کی تھی۔اپنے غم کی خاموشی میں،ایز کئیل نے بے بسی کا ایک گہرا احساس محسوس کیا، جیسے دنیا کا بوجھ اس کے کندھوں پر جم گیا ہو، کسی ناقابل برداشت قوت سے دبا رہا ہو۔ڈریک، چوبیس آدمیوں کے ایک بے رحم بینڈ کی کمانڈ کر رہا تھا، جس نے ایز کئیل کے خاندان کی تباہ کن موت کا منصوبہ بنایا۔اُن میں سے چار نے مریم کی خستہ حالی کی سنگین ذمہ داری اُٹھائی۔جب وہ سختی سے پیچھے ہٹے، مریم ناقابل معافی زمین پر لیٹ گئی،اس کا درد اس کے آنسوؤں سے بھرے چہرے پر نقش تھا، جیسے اس کی آنکھوں سے دکھ کا دریا بہہ رہا ہو۔اس کے جسم پر ان کی بربریت کے ظالمانہ نشانات تھے۔اپنی تکلیف کے درمیان، مریم نے ایک لرزتی ہوئی سانس کھینچی جب اس نے دور سے ایز کئیل کو دیکھا——ایک سانس جس میں آنے والے المیے کا وزن تھا۔صدمے سے لرزتی ہوئی آواز کے ساتھ،اس نے ہچکیوں کے درمیان، جو اس کی روح کی اذیت سے گونج رہی تھی، کلمہ شہادت، مدھم آواز میں لب ہلاتے پڑھنے لگی۔ڈریک نے میرسی سے

رابطہ کیا، جو اس کے عذاب کی معمار اب قریب ہے۔ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے بے دلی سے کہا، "تمہارے بچے کے اس دنیا میں آنے میں صرف تین مہینے رہ گئے تھے، لیکن افسوس، قسمت کے منصوبے مختلف تھے۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور میرِی کی کوکھ کو اپنی پیروں تلے روندھ دیا اچانک، میری نے ایک گہرا سانس لیا، اس کی نظریں ایز کئیل پر جم گئیں، جس نے اپنی ماں کے آنسو دیکھے تھے۔ وہ آنسو محض غم سے زیادہ تھے انہوں نے غیر کہی ہوئی سچائیوں کو سمیٹ لیا— ایز کئیل کے والدین اور اس کی بہن کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں اس کی خاموشی۔ میرِی نے افسوس کا اظہار کیا، یہ افسوس کہ وہ اپنے بیٹے کو اسلام کی تعلیمات دینے سے پہلے ہی چلی گئیں۔ جیسے ہی میرِی نے ایز کئیل کے ساتھ آنکھیں بند کیں، اس کی خاموش دعا گونج اٹھی، "اے اللہ، میرے بیٹے کو سیدھا راستہ دکھا، اسے اپنے راستے پر چلا، یا اسے اپنے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندہ بنا۔" ایک اور ہچکی نے اس کے نازک چہرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جب اس نے

ایز کئیل کو دیکھا،اس کی گردن ڈھیلی ہو گئی اور اس کی نگاہیں ایک پُر جوش الوداعی میں منجمد ہو گئیں یہاں تک کہ ایز کئیل اور ایسعیاہ کے چہروں کو اپنی آنکھوں میں قید کر لیا۔اس کے بعد کی خاموشی ایک ٹوٹے ہوئے خاندان کے درد کی بازگشت سے گونج اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

==========●●●●●●●●●●●==========●●●●●●●●

ویران بعد میں،درختوں کی خوفناک خاموشی کے درمیان،ایز کئیل اپنے چھپنے کی جگہ سے نکلا۔جو کچھ رہ گیا وہ سانحے کی ٹھنڈی بازگشت تھی۔اس کا خاندان—— ماں، باپ، بہن—چلے گئے،اپنے پیچھے ایک خلا چھوڑ گئے جس نے اسے اور اس کے چھوٹے بھائی اسعیاہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔درخت سے ٹیک لگاتے ایز کئیل نیچے بیٹھتے گیا اسعیاہ کو اپنے سینے سے لگایا،آنسو اس کے چہرے پر بے قابو ندی کی طرح بہہ رہے تھے۔اس کے خاندان کی بے جان لاشوں سے گھرے ہوئے اس کے غم میں دبی دبی سسکیوں نے ہوا کو گود میں لیا-اس کی ماں، ظلم کا نشانہ بنی،

درختوں کے سائے میں، ایز کئیل نے ایک دل دہلا دینے والے منظر کی گواہی دی۔ اس کا ابھی پیدا ہونے والا بہن۔ یا پھر بھائی، جو دنیا کا تجربہ کرنے کا مقدر تھا، اس پر نظریں رکھے بغیر اس دنیا سے چلا گیا۔ اس کے سامنے بے جان شکل، خون میں ڈھکی ہوئی، ڈریک کی طرف سے کی گئی بے رحمانہ بربریت کی ایک پُرجوش یاد دہانی۔ غیر پیدائشی بچے کی بے وقت موت، ڈیریک کا نتیجہ کہ اسنے میرِی کے پیٹ کو اپنے جوتوں کے بوجھ تلے روندا تھا۔ ایز کئیل، اندھیرے میں چھپے ہوئے، نہ صرف ان لوگوں کو کھونے کے گہرے درد سے دوچار ہوا جو زندہ تھے بلکہ اس معصوم جان کو بھی جسے کبھی اپنی پہلی سانس لینے کا موقع نہیں ملا تھا۔ دکھ بھری ڈریک نے بے دلی سے اپنے جوتے کی ایڑی سے غیر جھانکی منظر عام پر تھی پیدائشی بچے کو ٹھوکر ماری جس سے خون آلود زمین پر ایک ٹھنڈک پھسل گئی۔ ننھے جسم کی کڑکتی ہوئی آواز ویران ہوا میں مزید گونجی۔ جیسے ہی بچہ پھسل گیا، خون اس کے بعد اس کے المناک نزول کی پگڈنڈی کو نشان زد کرتا رہا۔ ایز کئیل، درد سے

www.novelsclubb.com

مغلوب ہو کر، اپنی آنکھیں جھکا لیتا ہے، جو اس کے سامنے آشکار ہونے والی ظالمانہ حقیقت سے خود کو بچانے میں ناکام رہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے کے باوجود، اس نے انہیں کھولنے پر مجبور کر دیا، یہ جانتے ہوئے کہ اسے اس ہولناک لمحے کا گواہ بننا ہے۔ ایک انمٹ یاد جو اس کے غم کی یاد میں نقش ہے۔ اس ناقابل تسخیر ظلم کے آرکیسٹریٹر ڈریک نے اپنے ساتھیوں کو طلب کیا۔ "ان کی لاشوں کو اندر گھر کے لے جاؤ اور انکے کمروں میں رکھ دو" اس نے سرد لہجے میں حکم دیا۔

"پورے گھر کو جلا دو اور ایسا ظاہر کرو جیسے گیس کے دھماکے میں ان کی جان چلی گئی ہو۔ دنیا کو ایک المناک قسمت کی کہانی پر یقین کرنے دو۔" اولیویا، اس شر انگیز سازش میں ایک شریر ساتھی، ان کے اعمال کی تاریکی میں ظہور پذیر ہوئی۔ جیسے ہی ملازمین نے ڈریک کے حکم پر عمل کیا، اولیویا نے حسابی لہجے میں بات کی، "؛ ہمیں فرانزک لیب اور پولیس سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا، کیونکہ ہمارے روابط ہموار ہیں۔ بیانیہ ہمارے ایجنڈے کے مطابق ہے۔" وہ مسکرائی

www.novelsclubb.com

انصاف کی بھول بلیاں میں، سویڈن کا محکمہ پولیس پاکستان میں اپنے ہم منصب سے حیرت انگیز مشابہت رکھتا ہے۔ سویڈن کی ساٹھ فیصد آبادی نے قانون نافذ کرنے والے ادارے پر اعتماد کیا، اسے قوم کے تحفظ کے طور پر دیکھا۔ تاہم، رات میں چھپے سائے کی طرح، بدعنوانی اور بددیانتی نے اس محکمے کے دل میں اپنا راستہ تلاش کر لیا تھا۔ سویڈش پولیس کی صفوں کے اندر، ایک اختلاف پایا جاتا تھا—فضیلت اور حیض کے درمیان ایک نازک توازن۔ کچھ افسران قوم کی فلاح و بہبود کے لیے پرعزم، انصاف کے غیر متزلزل سپاہی رہے۔ اس کے باوجود، اس ادارے کے تانے بانے میں بُنی ہوئی کالی بھیڑیں تھیں، جو ملک کی اجتماعی بھلائی کے بجائے مفاد پرستی سے چلتی تھیں۔ اس دوہرے پن کی بازگشت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے گلیاروں میں گونجتی ہے، جس نے اپنے ہی اندرونی تنازعات سے دوچار ادارے کی ایک پیچیدہ تصویر کشی کی ہے۔

=======

بلند و بالا درختوں کی مقدس خاموشی میں، ایز کئیل نے پناہ مانگی، اس کی آنکھیں بند ہو گئیں جب اس نے فطرت کے سکون کو گلے لگایا۔ سرگوشی کرتے پتوں کے درمیان، ایک آسمانی موجودگی ظاہر ہوئی— میرِی، آسمانی سفید گاؤن میں لپٹی۔ ایسا لگتا تھا کہ تانے بانے مقدس روحوں کے ساتھ گیت میں مگن ہیں، ہر ایک تہہ ایک دوسری دنیاوی روشنی پھیلا رہا ہے۔ نازک پھولوں کے تاج نے اس کے بہتے بالوں کو سجایا، آسمانی فضل کی یاد دلانے والی چمک پیدا کی۔ ایک مسکراہٹ کے ساتھ جس نے آسمان کی سکون کا عکس دکھایا، میرِی نے ایسے الفاظ کہے جو مامتا کی گرمجوشی سے گونجتے تھے، "بیٹا، امن کا ایک دائرہ ہمارے دوبارہ ملاپ کا منتظر ہے۔ جنت کی کنجی تلاش کرو؛ یہ وہ راستہ ہے جو ہماری طرف جاتا ہے۔ فلحال اپنے آپ کو اور اپنے بھائی کو بچاؤ۔، اپنی پختگی کی گہرائی کو ثابت کرو۔" جیسے ہی اس کی آسمانی شکل سفید دھوئیں کے جھرنے میں پھیل گئی، ایز کئیل نے خود کو حقیقت اور اس سے باہر کے دائرے کے درمیان معلق پایا۔ دھوئیں کے شعلے لمحہ بہ لمحہ رکتے رہے، ایک ماں کی

www.novelsclubb.com

محبت کی یاد دہانی، درختوں کی ٹھنڈی ہوا میں پھیلنے سے پہلے۔ زمینی دائرے میں واپس آتے ہوئے، ایز کئیل کی آنکھیں ایسعیاہ، اور پھر اپنی ماں کی بے جان شخصیت سے ملیں۔ مگر اسکی ماں کا بہن کا اور باپ کو۔ جسم وہاں موجود نہ تھا جائے وقوعہ سے جسم کی طرف منتقلی بالکل واضح تھی، پھر بھی میری کے الفاظ کی بازگشت اس کے خیالوں میں چھائی رہی۔ اس خواب جیسی تصادم سے بیدار ہو کر، ایز کئیل کی نگاہیں ایسعیاہ اور بدکاری کے پیچھے ہٹنے والی شخصیات کے درمیان بدل گئیں۔ سازش کرنے والے گھر کی تاریک جگہوں میں غائب ہو گئے اور اپنے پیچھے ایک ایسا ماحول چھوڑ گئے جو پیشین گوئی سے بھرا ہوا تھا۔ پر عزم نرمی کی ہوا کے ساتھ ایسعیاہ کے قریب پہنچتے ہوئے، ایز کئیل نے اپنے بھائی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا، یہ غیر یقینی صورتحال کے درمیان ایک ٹھوس لنگر ہے۔ "ہمیں برداشت کرنا ہے یہ سب، ایسعیاہ۔ ہم اس غداری کے سفر پر جائیں گے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔ "خوف کے ساتھ گھل مل جانے والی معصومیت نے ایسعیاہ کے چہرے کو

www.novelsclubb.com

رنگ دیا، جب وہ کانپتے ہوٹوں سے، ٹھوڈی بناتے بولا "وہ ہمیں ختم کر دیں گے۔"
غیر متزلزل عزم کے ساتھ، ایز کئیل نے اپنی توجہ قدرے اجڑے مین گیٹ کی طرف مبذول کرائی، جو کہ گھیرے ہوئے سائے کے درمیان امید کی کرن تھی۔ تسلی کے الفاظ پیش کرتے ہوئے، اس نے کہا، "ایسعیاہ مجھ پر بھروسہ رکھو۔ جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک ساتھ مل کر، ہم اس خطرناک راستے کو ایک نئی صبح کی طرف گامزن کریں گے۔" درختوں سے بھرے مقدس جگہ کی گہری خاموشی میں، ایز کئیل نے ایسعیاہ کو اپنی بانہوں میں جکڑا، حالات کا وزن اس کے فریم کو غیر متوقع طور پر طاقت دیتا ہے۔ دبے ہوئے سائے میں اپنے بھائی کی رہنمائی کرتے ہوئے، ان کا خاموش گزرنا ان کے چاروں طرف پھیلے ہوئے اندھیرے کو ٹالتا دکھائی دے رہا تھا۔ درختوں کی بھولبلیا کے درمیان، گیٹ ان کے سامنے آیا، ایک دہلیز جو خطرے اور نجات دونوں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ بھائیوں سے ناواقف، اولیویا، گھر کے اندر جانے والے لڑکی کے

www.novelsclubb.com

دروازے میں ایک خوفناک سلیوٹ،ان کے وجود کی گواہی دی۔ایک فاتحانہ اعلان اس کے لبوں سے نکلا جب اسکی بے دھیانی میں نظر پیچھے کی جانب پڑھی جب وہ،قدر حیرانی سے چلاتے بولی "وہ دونوں زندہ ہیں وہ،بھاگ رہے ہیں۔"ڈریک، کال سے مجبور ہو کر،اپنے گمان زدہ متاثرین کی غیر متوقع لچک کا مشاہدہ کرنے کے لیے مڑ گیا۔اس پر ایک انکشاف ہوا—اس کے نافذ کرنے والوں پر ٹول توقع سے زیادہ بھاری تھا،یعنی جو اسکو لگ۔رہا تھا کہ دو گولیاں چلنے سے ایز کئیل اور ایسعیاہ کی موت ہوئی ہے اب دو آدمیوں کی غیر موجودگی اسے محسوس ہوئی افراتفری پھیل گئی جب انکشاف ڈریک کے منیز کی صفوں میں پھیل گیا۔

www.novelsclubb.com

ایز کئیل اور ایسعیاہ کی وہ چلاتے بولا ''پکڑ لو ان دونوں کو''یکدم ہی اسکے بندے طرف بڑھے تو عجلت کی لہر نے ہوا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ایک فیصلہ کن لمحے میں،ایز کئیل نے دروازے کے پاس موجود مردہ گارڈ کی بندوق کو اٹھایا اور گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے،۔کڑکتی گولیوں کی آواز دالانوں میں گونج رہی

تھی، جس سے انحراف کی سمفنی پیدا ہو رہی تھی۔ایسعیاہ، آنے والے تصادم کو محسوس کرتے ہوئے، اپنی آنکھوں کو مینچ گیا کسی بھی قریب آنے والے خطرے سے بچنے کے لیے ایک بے چین عمل۔بھائیوں پر اکٹھے ہونے والوں میں خوف و ہراس پھیل گیا جب وہ غیر متوقع حملے سے پناہ مانگ رہے تھے۔ایک تیز چال میں، ایز کئیل گیٹ کی طرف بڑھا اور، ایک زوردار آواز سے اسے بند کر دیا، فوری خطرے کو توڑ دیا۔

==========●●●●●●

جیسے ہی ایز کئیل نے ان کے پیچھے گیٹ بند کیا، شبنم کی بوسیدہ رات میں ایک نرم کلک گونج اٹھا۔ارد گرد ایک صوفیانہ کہرے میں ڈھکا ہوا تھا، گویا ہوا نے ان کے مایوس فرار کو چھپانے کی سازش کی تھی۔ٹھنڈی اوز فضا میں لٹک رہی تھی، جس نے ان کے اعداد و شمار پر ایک آسمانی چمک ڈالی تھی۔ایز کئیل نے ایسعیاہ کو اپنی گود میں پالا تھا، ان کے رات کے کپڑے ان سے چمٹے ہوئے تھے، اس عجلت کی گواہی

دے رہے تھے جس نے انہیں ماضی کی کھائی سے نکال دیا۔ان کے نیچے شبنم سے لپٹی ہوئی زمین فرار کے راز کو سرگوشی کرتی دکھائی دے رہی تھی۔ایک محتاط نظروں کے ساتھ،ایز کئیل نے ان کے چھوٹے لباس کو سکین کیا۔ایسعیاہ،ایک سویٹر میں گھرے ہوئے،نے سردی کے خلاف سکون پایاجو یہ سویٹر ایز کئیل کو ٹری ہاؤس،میں ملی تھی مگر اسے اپنے لیے سویٹر نہ ملی جو اسے گرم رکھ سکے اور جلد بازی میں کمرے سے بھاگنے میں اسے خود کو۔ڈھکنا یاد ہی نہ رہا،وہ صرف کھلی ڈلی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس،رات کی سرد گلے لگنے کا اثر اٹھا۔چکا تھا اچانک، بادلوں کے ایک پردے نے چاند کو ڈھانپ دیا،ان کے راستے پر ایک دھندلا سا ماحول ڈال دیا۔ایز کئیل،بے خوف ہو کر،آگے بڑھا،حلانکہ سردی میں اسکا جسم ٹھِٹھر رہا تھا۔۔اندر گھر سے لوگوں کے ایک جوڑے کو ظاہر کرنے کے لیے دروازہ کھل رہا تھا۔جیسے ہی گیٹ کھلا،ان کی آنکھیں بے چینی سے ہر سمت دوڑیں،ان کے چہروں پر چھائی ہوئی بے یقینی کو اپنی گرفت میں لے رہی تھی۔اس کے بعد کی

دھندلا پن میں، ایز کئیل نے ایسعیاہ کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا، دھند اور اوس نے ان کے فرار ہونے کی سازش کی۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے گئے، دنیا مبہم سائے کی جھانکی بن گئی، ان کی شکلیں دھندلا پن میں ڈھلتی گئیں۔ اس کے باوجود، سکون کے درمیان، ایک دور گونج نے تعاقب کرنے والوں کی خوفناک لہر کو لے لیا. قاتلوں کی آوازیں گونجنے لگیں، اپنے ساتھیوں پر زور دے رہے تھے کہ وہ بھاگنے والے دونوں کو پکڑ لیں۔ ایز کئیل پر عزم، دبایا ہوا، صرف بجلی کی تیز چمکوں سے رہنمائی کرتا ہے جس نے ان کے راستے کو روشن کیا۔ اچانک ہونے والے دھماکے نے سکون کو پارہ پارہ کر دیا—ان کے گھر کو تباہی کی آگ نے بھسم کر دیا۔ شعلے رات کے خلاف رقص کرتے تھے، ایک ناگوار چمک ڈالتے تھے۔ ایز کئیل، پیچھے مڑ کر دیکھنے سے انکار کرتے ہوئے، دھند سے ڈھکے ہوئے نامعلوم میں آگے بڑھا، اپنے بھائی کو آنے والے اندھیرے سے بچانے کے واحد مقصد کے تحت۔

www.novelsclubb.com

ایز کئیل نے ایسعیاہ کو اپنی گود میں پالتے ہوئے آگے بڑھایا۔ شہر کا منظر بدل گیا، دھند میں ڈوبا ہوا تھا جو سڑکوں سے چمٹا ہوا تھا اور اسٹریٹ لائٹس کی چمک کو مدھم کر دیا تھا، جس سے ایک دوسری دنیا کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھے، کوڑے کے ڈھیروں کی مدھم شکلیں اور کوڑے کا ایک ٹرک دھند کے درمیان سے نکلا۔ روزمرہ کی زندگی کی آوازیں سرگوشیاں بن گئیں، جو دھند نے خود کو ایز کئیل اور ایسعیاہ کے گرد لپیٹ لیا تھا۔ پیچھے سے گاڑیوں کی دور دور تک آوازیں آ رہی تھیں، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آوازیں بلند ہوتی جا رہی تھیں۔ ایز کئیل نے آنکھیں رگڑتے ہوئے ایک سانس نکالی جو ٹھنڈی ہوا کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔ دھواں پھیل گیا، اور تنہائی کے اس لمحے میں، اس نے ان غیر مرئی قوتوں کے لیے الفاظ بڑبڑائے جو ان کی قسمت پر حکومت کرتی تھیں۔ "مجھے یہ کرنا ہے، تمہارے لیے اور اپنے لیے۔ مجھے معاف کر دو،" اس نے مبہم وسعت میں ایسعیاہ سے سرگوشی کی، سردیوں کی خاموشی میں ایک خاموش التجا گونج رہی تھی جب وہ

www.novelsclubb.com

انجان کی طرف آگے بڑھے، جس کی رہنمائی صرف دور دراز کی ٹمٹماتی روشنیوں کی ہلکی سی روشنی سے ہوئی۔اسٹاک ہوم دھند کے ذریعے۔ گھنی دھند نے ایز کئیل کے اسپرنٹ کو لپیٹ میں لے لیا کیونکہ دور دراز سے گاڑیوں کا تعاقب کرنے کی آواز بلند ہوتی گئی،ان کی ہیڈ لائٹس دھند کے درمیان ایک عجیب مشجر بنا رہی تھیں۔ سڑک کے وسط میں،ایز کئیل نے نجات کو دیکھا—ایک کچرے کا ٹرک اپنے چکر مکمل کر رہا ہے،اس کا دروازہ رات کا کچرا جمع کرنے کے بعد آہستہ آہستہ بند ہو رہا ہے۔ہر قدم کے ساتھ،اپنی منحوس گاڑیوں میں قریب آنے والے قاتل دھند میں لمبے لمبے سائے ڈالتے ہیں۔ عجلت کی وجہ سے ایز کئیل نے خلاء کو ختم کر دیا،اس کا دل خطرے سے ہم آہنگ ہو کر دوڑ رہا تھا۔قدموں کی مدھم آوازوں اور دور دراز کی چیخوں نے دھندلی خاموشی میں ایک متضاد سمفنی پیدا کر دی۔ جیسے جیسے حفاظت اور خطرے کے درمیان فاصلہ کم ہوتا گیا،ایز کئیل نے اپنی چھلانگ کا وقت درستگی کے ساتھ کیا۔ کچرے سے بھرے ٹرک کا دروازہ

مدھم طور پر بند ہو رہا تھا، ایک غیر متوقع پناہ گاہ کا پورٹل۔ ایک ہموار حرکت میں، ایز کئیل نے خود کو آگے بڑھایا، وہ تیز۔ قدموں کے ساتھ بند ہوتے دروازے کے جانب بھاگ رہا تھا جب اس کی پُشت کو دھندنے نگل لیا۔ ٹھکرائے ہوئے کچرے کی بدبو نے اسے اپنے گلے لگا لیا جب بھاری دروازہ دھڑکتا ہوا بند ہو گیا۔ ٹرک کے تاریک چیمبر کے اندر، ایز کیل نے اپنی سانسیں پکڑ لیں، اس کے تعاقب کرنے والوں کی خاموش آوازیں اب دھاتی حدود سے باہر محض گونج رہی ہیں۔ ڈرائیور، کھلتے ڈرامے سے غافل، کانوں میں بڑے بڑے ہینڈ فریز لگائے اس سب سے غافل۔۔۔ بند کچرا موت اور ناقابل برداشت بدبو کا گڑھ بن سکتا گیا۔ ٹھہرا ہوا، گندا پانی اس کے اطراف میں چپکا ہوا تھا، ایک خاموش بدبو خارج کر رہی تھی جس نے وضاحت سے انکار کیا۔ غلاظت گندے کچرے کے شاپر اور کیڑوں کی آوازیں کبھی کبھار تو کچھ کیڑے انکے اوپر چلتے تو وہ، ھاتھ مار کر نیچے گراتے خارش انکے جسم پر ہو رہی تھی کہ کھجانے کی آواز ہر طرف تھی۔۔ بدبو کے جھونکوں کی

بدولت ایز کئیل اور ایسعیاہ نے اپنی سانسیں روکی ہوئی تھیں،ان کی ناک سے آنے والی متلی بدبو کو برداشت کیا۔ان نوجوان بھائیوں نے،جو اپنی کم عمری میں زندگی کی سختیوں کے گواہ ہیں،قسمت کے موڑ کا سامنا کیا۔ایسعیاہ کمزوری سے کھانسا،اور بامشکل ناک کے اوپر ھاتھ رکھے سانس روکے تھا"بھائی،میں سانس نہیں لے سکتا۔مجھے الٹی آرہی ہے۔"ایز کئیل بھی بامشکل،اپنی تکلیف کو چھپانے کے لیے جدوجہد کررہا تھااس نے اسے تسلی دی،"ایسعیاہ،تھوڑی دیر اور برداشت کرو۔"گاڑی کا انجن ابھی زندہ نہیں ہوا تھا،لیکن قریب آنے والے قاتلوں کی کاروں کی دور دور تک آوازیں گونج رہی تھیں۔ایز کئیل نے ایسعیاہ کے منہ کو ڈھانپ کر اسے خاموش رہنے کی تاکید کی،قاتلوں کی ایک گاڑی احتیاط سے ٹرک کی ڈرائیور سیٹ کی طرف بڑھی اور اسکے برابر آکھڑی ہوئی۔ٹرک ڈرائیور نے باہر جھانکتے ہی ہیڈ فون نیچے کرلیا۔ایک کار میں سوار ایک قاتل کھڑکی سے نیچے اترا اور اس سے پوچھ گچھ کی،"کیا تم نے یہاں سے کسی کو بھاگتے ہوئے دیکھا ہے؟دو

بچے؟"ڈرائیور نے لاپرواہی سے جواب دیا،"میں یہاں بہت وقت سے ہوں، کوئی نہیں گزرا۔" قاتل نے ٹرک کے اندرونی حصے کا معائنہ کیا،ڈرائیور انکے شک کو سمجھتے بولا۔"اگر آپ تلاش کرنا چاہتے ہیں تو بلا جھجھک چیک کریں۔" قاتل نے کوئی ضرورت نہ ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک مختصر سی مسکراہٹ پیش کی اور گاڑی وہاں سے چلی گئی۔ جیسے ہی ٹرک آگے بڑھنے لگا،ایز کئیل نے ایسعیاہ کو پکارا،''ایسعیاہ''

لیکن کوئی جواب نہیں آیا،ان کی قسمت کو الجھن میں ڈال دیا۔ متلی بدبو برقرار رہی، ان آزمائشوں کی ایک سخت یاددہانی جوان دونوں بھائیوں کے لیے ان کی بقا کی مایوس کن کوشش میں آگے ہے ایز کئیل کے چہرے پر پریشانی واضح ہوئی

''ایسعیاہ''اسنے جب ایسعیاہ کو ٹھوڑا جھنجھوڑا تو ایسعیاہ کا۔ جسم ڈھیلا ہوتے نیچے گرتا گیا۔۔۔۔۔

•••••

ڈمپنگ گراؤنڈ کے جابرانہ اندھیرے میں، کوڑے کا ٹرک ساتھ ساتھ چل رہا تھا، اس کی موجودگی اوزکی گھنی دھند سے چھپی ہوئی تھی جو ہوا میں پھیلی ہوئی تھی۔ گرج کی دور دور تک آواز اوپر کے بادلوں میں سے گونج رہی تھی، جس نے ایک خوفناک ماحول پیدا کیا جب ٹرک تنگ سڑک پر گھوم رہا تھا، درختوں سے جڑا ہوا تھا جو اپنی کنکال کی شاخوں کو آسمان کی طرف پھیلاتے نظر آتے تھے۔ سویڈش سائن بورڈ، جو دھندلا پن میں بمشکل نظر آتا ہے، ایک ویران دائرے میں ان کے داخلے کو نشان زد کرتا ہے۔ اس نے اس جگہ کے سنگین مقصد کا اعلان کیا—"کچرے کو جلا کر انجری پاور کو بڑھاؤ۔" گیٹ کراہتا ہوا کھلا، جس سے انہیں ایک غیر معمولی منظر تک رسائی حاصل ہوئی جہاں دوسرے ٹرک پہلے سے ہی اپنے سنگین کام میں مصروف تھے۔ جیسے ہی ٹرک رکا، ارد گرد ایک بے چین خاموشی چھا گئی۔ ڈمپنگ گراؤنڈ ان کے سامنے پھیلا ہوا تھا، ضائع شدہ کچرے کا ایک ویران کینوس۔ لفٹ جیسی مشین، ایک مکینیکل شیطانی، آگے بڑھ رہی تھی۔ اس نے اس سنگین آپریشن

www.novelsclubb.com

کے دل کے طور پر کام کیا، گندگی کو کھائی میں ٹھکانے لگانے کا اہتمام کیا۔ میکابری اسمبلی لائن نے اپنا انتھک رقص جاری رکھا۔ ایک ایک کر کے، ٹرکوں نے اپنا بوجھ اتارا، کچرے کے ہر ڈھیر نے ضائع شدہ باقیات کے بڑھتے ہوئے ٹیلے میں حصہ ڈالا۔ ایزکئیل اور ایسعیاہ کے ٹرک نے اس مذموم رسم میں اپنی باری کے لیے خود کو کھڑا کیا۔ ایک مکینیکل چکر کے ساتھ، کچرا زبردستی کنویئر پر پھینکا گیا۔ ملبے کے جھرنے کے درمیان، ایزکئیل اور ایسعیاہ کی بے جان شکلیں کچرے میں گر گئیں، اضافی ڈیٹریٹس کے وزن کے نیچے نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ مشینری نے، اس المناک پے لوڈ سے لاتعلق، اپنا انتھک سفر جاری رکھا، ضائع شدہ لاشوں کو بے یقینی کی کھائی میں دھکیل دیا، جہاں موت اور زندہ جہنم کے درمیان کی پتلی لکیر دھندلاپن میں بدل گئی تھی۔۔۔۔ کوڑے سے لدے گڑھے کے عجیب و غریب گلے سے، ایزکئیل ایک ایسی شکل کے ساتھ ابھرا جو اس گندی قبر کی وحشیانہ کھدائی سے متاثر ہوا تھا۔ ضائع شدہ باقیات کے تیز امتزاج کے ساتھ ہوا

www.novelsclubb.com

گاڑھی ہو گئی، زوال کا ایک خوفناک جھانکی جو اس کے ساتھ بد کردار کفن کی طرح چمٹا رہا۔ کچرے کے بڑے ڈھیروں کے درمیان، ایز کئیل اور ایسعیاہ، دو چھوڑی ہوئی روحیں اپنے حالات کی ویرانی میں لپٹی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی ایز کئیل خستہ حالی سے لدے اتھاہ گڑھے سے چڑھا، اس کا چہرہ محنت کی سختی سے تر ہو گیا، جابرانہ ماحول اس کے ارد گرد کی واضح زوال سے گونج اٹھا۔ اس کی شکل کا ہر ایک انچ دردناک مشقت کی گواہی دیتا ہے، اس انحطاط کا زندہ ثبوت جس نے ان کے ترک کیے ہوئے مقدس مقام کو گھیر لیا تھا۔ ہوا خود ہی ویرانی کی کہانیاں سنا رہی تھی، زوال کی تصویر جس نے مصائب کی ایک خوفناک پوت کو۔ رنگا تھا۔ ایز کئیل کی اذیت بھری چیخیں ردی کی ٹوکری سے بھری ہوئی وسعت میں گونجتی ہیں، ہر ایک خالی پن میں مایوسی کی التجا کرتا ہے۔ "ایسعیاہ! ایسعیاہ!" اس نے پکارا، اس کے بھائی کے نام کی گونج ویرانی سے نکل رہی تھی۔ جیسے ہی ایز کئیل غدار خطہ پر

www.novelsclubb.com

تشریف لے گیا،اس کی نگاہیں دور سے ایسعیاہ کی بے جان شکل پر جمی،ایک پر تشدد خاکہ نگاری سے بھرے مناظر کے درمیان۔

وہ گندگی کے سمندر کو عبور کرتا ایسعیاہ کے قریب پہنچنے کی سئ کر رہا تھا گندا سکے، پیٹ سے،نیچے تک بھرا ہوا تھا اور ہر طرف گندہی گندتھا گندگی پر ابھری لاش کی جانب بھڑتے مسلسل اسکے گال گیلے تھے اور وہ رونے سے خود۔کو مسلسل روک رہا تھا

جب وہ مطلوب جگہ پر پہنچا تو ایسعیاہ کے پاس گھٹنے ٹیکتے ہوئے،ایز کئیل کے ہاتھوں نے اپنے بھائی کے بے جان چہرے کو ہلاتے ہوئے، جنونی عجلت کے ساتھ کام کیا۔ آنسو،جواب اس کے گالوں پر پڑی گندگی سے الگ نہیں تھے،اس کے چہرے کے نیچے بے ترتیب راستے تلاش کر رہے تھے۔ایز کئیل کے ہونٹوں سے گڑبڑاتی یقین دہانیوں کی مایوسی گر گئی،اس کی پر جوش التجائیں ہر طرف پھیلی ہوئی ناامیدی کے ساتھ جکڑ رہی ہیں جو ہوا سے چمٹی ہوئی تھی۔کچھ فاصلے پر، کوڑا اٹھانے والی

مشین کی ناگوار گڑگڑاہٹ برقرار رہی، جوان کے خطرناک حالات کی ایک غیر متزلزل یاددہانی تھی۔ مکینیکل ڈرون ان کی حالتِ زار کا مذاق اڑا رہا تھا، جس سے ایز کئیل کی مایوسی کی دعائیں ڈوب گئیں۔ ایسعیاہ جڑا رہا، جب یکدم ہی، مشین تیز ہوئی اور ایز کئیل کی انکھوں کے سامنے ایسعیاہ کا بے جان جسم پھیسلتا آگے کو بڑھ گیا ایز کئیل کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ جب اس نے ایسعیاہ کے ھاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ اسکا۔ پکڑ نہ سکا۔ سماجی کاسٹ آف کے ڈھیروں کے درمیان ایسعیاہ دوبارہ کہیں کھو گیا۔ پُر عزم، جزبے نے غدار بھولبلیا میں سے اپنا راستہ بنایا، ہر قدم کے ساتھ زوال کی بدبو تیز ہوتی جا رہی تھی۔ جب روشنی کے دور سے جھلملانے نے ایز کئیل کا دھیان کھینچ لیا، ایک کانپتی امید اس کے اندر پھوٹ رہی تھی۔ جوں جوں وہ قریب آیا، امید ایک گہرے ہچکچاہٹ کے احساس میں بدل گئی —یہ آزادی کی صبح نہیں تھی بلکہ آگ کی ناپاک چمک تھی، ایک بدتمیز چتا تھی جہاں معاشرے کا انکار اس کی آتش گیر موت سے ملا۔۔۔۔ کوڑے کے ناپاک

رقص اور قریب آنے والی آگ کی شرارتی چمک کے درمیان، ایز کئیل آگے بڑھا۔ کچھ دور ایسعیاہ کا بے جان جسم دوبارہ اسکی منظر کے سامنے آیا جو گند کے سمندر سے ابھرا تھا وہ آگ کے سمندر کے پاس تیزی سے بڑھ رہا تھا بے جان بے ہوش۔۔ایز کئیل کی نگاہیں بے چینی سے آگ کے شعلوں اور آگے پھیلی ہوئی ایسعیاہ کی بے جان شکل کے درمیان جھکی ہوئی تھیں۔ایسعیاہ کے غیر فعال جسم کی نظر، دور لیکن دردناک طور پر قریب، ایز کئیل کی آنکھیں مایوسی کی خاموش چیخ میں پھیل گئیں۔ عزم کے اضافے کے ساتھ، ایز کئیل نے اپنے آپ کو زبردستی ایک پھِسلن۔ کے ذریعے آگے بڑھایا، جو کہ ہوائی کرتب یا جَسْت بازی۔ کا نزول ہے جس نے اسے اپنے بے ہوش بھائی کے قریب لایا۔ایسعیاہ وہیں لیٹا تھا، آنے والے خطرے سے غافل تھا، جب ایز کئیل نے اس کا لنگڑاہاتھ پکڑا اور اسے حفاظتی گلے میں لے لیا۔ آنے والے عذاب کے جڑواں کوڑے سر کے اوپر لپکتے ہیں، ایسے سائے ڈالتے ہیں جو ایز کئیل کے بڑھتے ہوئے خوف کی تال کے ساتھ

www.novelsclubb.com

رقص کر رہے تھے۔ جیسے ہی کوڑا گند آگ میں اترے، ایز کئیل نے اپنے آپ کو آتش فراموشی کے دوہری خطرات اور مسلسل کوڑوں کے درمیان پھنسا ہوا پایا۔ خوف نے اس کے چہرے پر گہری لکیریں نقش کر دی تھیں، جس نے اس کے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ایسعیاہ کی بے ہوش شکل نے آنے والی تباہی میں ایک اذیت ناک وزن کا اضافہ کر دیا، خطرے کی مسلسل پیش قدمی کے خلاف کمزوری کا ایک ظالمانہ جوڑ۔ نیچے آگ کے گڑھے کی تپش ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تیز ہوتی جا رہی ہے، اس کے بھڑکتے شعلے آسمان کی طرف لپک رہے ہیں۔ ایز کئیل کے ماتھے پر پسینے کی موتیوں کی مالا بنی، جو اندرونی طوفان کا ایک ظاہری مظہر ہے جو اس کے اندر برپا تھا۔ اس دردناک جھانکی میں، ایز کئیل آنے والے عذاب کے دہانے پر کھڑا تھا، اس کی آنکھیں موت کی دہشت اور اپنے بھائی کو آنے والی آگ سے بچانے کے شدید عزم دونوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے، انہوں نے غدار خطہ پر تشریف لے گئے جہاں کوڑا کرکٹ نیچے بھوکے شعلوں کی طرف

لپکا۔ گرجنے والی آگ نے ایک خوفناک چمک ڈالی، ایز کئیل کے چہرے کو ایک حقیقی چمک سے روشن کیا۔ آسنن خطرے کے بے ساختہ اعتراف میں اس کی آنکھیں پھیل گئیں، ایک خاموش چیخ اس کے اظہار کی لکیروں میں نقش تھی۔ پھر بھی، ممکنہ موت کی طرف انتھک مارچ کے باوجود، انہوں نے ضرورت سے پیدا ہونے والی ہمت اور موت کے بڑھتے ہوئے تماشے کو ٹالنے کے لیے ایک غیر متزلزل عزم کے ساتھ، پاتال میں اترتے ہوئے آگے بڑھے اتھاہ گڑھے میں مسلسل اترنے کے درمیان، ایز کئیل نے اپنے آپ کو شعلوں میں گھرا ہوا پایا جو ایک جہنم کی سزا کی یاد دلاتا ہے۔ آگ کی بھڑکتی ہوئی زبانیں اوپر سے اس طرح اتری جیسے عذاب الٰہی کے لیے نیچے ڈالی گئی ہوں۔ ستون ایک چھت کو سہارا دیتے ہوئے اطراف میں قطار میں لگے ہوئے تھے جو نیچے کی افراتفری کو روکنے کے لیے لگ رہا تھا۔ اس خوفناک پاتال۔ میں، صرف مستقل ردی کی لہریں اور آگ کی گہرائیوں کے انتھک حملے تھے۔ جیسے ہی ایز کئیل نے ایسعیاہ کا ہاتھ پکڑا، اس کا

دماغ زندگی کی لکیر کی تلاش میں بے چین ہو گیا۔ایک فلم کی یادیں اس کے خیالوں میں جھلملاتی ہیں،ایک ٹمٹماہٹ امید ہے کہ شاید اس میکانکی نزول کو جہنم میں روکنے کے لیے کوئی بٹن ہو۔بے دلی سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے اسے کچرے کے لا متناہی چکر اور شعلوں کے ہر طرف رقص کے سوا کچھ نہیں ملا۔کچرے کا ڈھیر بے ترتیب،ہنگامہ خیز سمندر کی طرح بڑھتا اور گرتا،تباہی کا ایک پریشان کن منظر بناتا ہے۔گرجنے والی آگ کی دور دراز کی آواز ہوا میں پھیلی ہوئی تھی،اور ایز کئیل نے تجاوز کرنے والی گرمی کو محسوس کیا جب وہ ایک ناگوار گھماؤ کی طرف بڑھے جو نیچے کی نامعلوم گہرائیوں کی طرف لے گیا۔اس کا دماغ،گھبراہٹ اور عزم کے آمیزے سے بھرا ہوا،شدت سے نجات کا ذریعہ تلاش کر رہا تھا۔جلتے ہوئے کچرے کی بدبو سے بھرے جابرانہ ماحول نے ایز کئیل کی پہلے ہی سے بھری ہوئی صورتحال میں عذاب کی ایک اضافی تہہ ڈال دی۔جیسے ہی وہ آگے بڑھے، تباہی کی ہم نوائی سنبھل گئی،ہر قدم آنے والی تباہی کی بازگشت سن رہا تھا جو نیچے

چھپی ہوئی تھی۔اچانک،وہ ایک نازک موڑ پر پہنچ گئے جہاں مقامی انتظام کرف یا خم لئے نیچے ہوا تھا جہاں سے کوڑا نیچے آگ میں گر رہا تھا جب آگ بھڑکتی تھی جو کہ پہاڑ سے اترنے والے پانی کے جھرنے کی طرح تھا۔اس کے باوجود، پانی کے بجائے، یہ گندگی کا ایک سیلاب تھا جو پاتال میں گرتا تھا۔آگ کی تیز ہوتی ہوئی دہاڑ زور سے بڑھی،ایک بدمعاش ہم آہنگی عمارت ایک کریسنڈو یعنی اُترائی کی طرف۔ مشترکہ دہشت کے ایک لمحے میں،ایز کئیل کے رونے کی آواز نے ہوا کو ایسے ہی چھید دیا جیسے ان کے نیچے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔،اس کے شعلے اوپر کی طرف پہنچ گئے، جیسے اندھیری گہرائیوں میں ایک بہرا کر دینے والا دھماکہ گونج رہا ہو۔ دھواں اڑتا ہوا، شعلوں کے ساتھ جڑتا ہوا،اس جہنم کی نسل کے دل میں پھیلنے والے مکروہ جھانکی پر ایک مکروہ پردہ ڈال رہا ہے۔ایک خوفناک ڈوبنے میں، ایز کئیل اور ایسعیاہ مشتعل آگ میں اترے جب ایز کئیل کی چیخ اطراف میں گونجی اسنے ایسعیاہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا جب وہ کچرے کے ہمراہ آگ کی پاتال میں

گر گئے تھے، دھوئیں کے سوت اوپر کی طرف مڑ گئی، اور ایسی آواز اطراف میں پھیلی جیسے گرم کوئلے پر پانی اونڈیل دیا ہو شعلے ان کے وجود کو چاٹ رہے تھے۔ نزول تیز تھا، گرمی کی شدت تھی، اور اس آگ کے گہرے گڑھے میں، ان کی قسمت ایک لہر میں لٹکی ہوئی تھی، دل کی دھڑکن نامعلوم سے دور تھی۔

مروجہ خاموشی کے درمیان، صرف شعلوں کی خوفناک گرجوں اور رد••••• کیے گئے کچرے کے انتھک نزول سے ٹوٹی، ایک نئی سمفنی ابھری—کچھ دیر بعد جا کر ایز کئیل کی محنتی سانسیں اور تناؤ کی کوششیں۔ اس کی بھاری سانسیں اور مشقت کی تال کی آوازیں آگ کی کڑک کے درمیان گونج رہی تھیں، جو کہ ارد گرد کے افراتفری کے بالکل برعکس تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ جوڑی آگ کے گڑھے میں نہیں مری تھی۔ اس کے بجائے، انہیں ریت اور اینٹوں کی عارضی چھت کے نیچے پناہ ملی۔ ایز کئیل، ایسعیاہ کو بچانے کے چیلنج سے نبرد آزما، کھانسی اور تناؤ میں، گرتے ملبے کے خلاف طاقت کا ایک مایوس بیلے ترتیب دے رہا

ہے۔ایسعیاہ آگ کی جہنم میں لٹکا ہوا میں معلق ہے جبکہ ایز کئیل اس چھت پر اوندھا لیٹا ایسعیاہ کا ھاتھ پکڑے ہے وہ اسے نیچے گرنے سے بچا رہا ہے اسے اوپر کھینچنے کی سئ کر رہا ہے اور ساتھ کچرے کی راکھ اوپر سے نیچے اترنے سے، چھت کو کوٹ کرنے کا خطرہ پھر بھی ایک چوکس روبوٹک سوپر نے تیزی سے بدبو کا پتہ لگا لیا اسے، ڈیٹیکٹ اور سکین کرتے اور آنے والے خطرے سے نمٹا دیا، اس کی مکینیکل حرکتیں منظر میں ایک حقیقی تال کا اضافہ کرتی ہیں۔

ایک انتھک جدوجہد کے بعد، ایز کئیل ایسعیاہ کو حفاظت کی طرف اوپر کھینچنے میں کامیاب ہو گیا، اور اسے حفاظتی دیوار سے ٹیک لگانے کی راہنمائی کی۔ایک گہرا سانس ایز کئیل کے ہونٹوں سے نکلا، راحت کی ایک واضح سانس، کیونکہ گندگی کے آوارہ ذرات ان پر آہستہ سے برس رہے تھے۔ سیلینگ کا یہ راستہ سیدھے راستے پر چڑھا، اوپر کی طرف جانے والی سیڑھیوں سے مزین اور اس کے بعد دائیں طرف مڑ گیا۔ حیران کن طور پر، ایک روبوٹک سوپر اپنی ذمہ داریوں میں ڈٹا رہا،

مستعدی سے ممکنہ خطرات کا پتہ لگاتا اور دور کرتا رہا۔ برقی طور پر چارج شدہ، پتلی حفاظتی شیلڈ سے لیس چھت کے اوپر ایک اور چھت، بھاری اشیاء کا سامنا کرنے پر شفافیت کو تبدیل کرنے کی غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ ایز کئیل اور ایسعیاہ کے پیچیدہ ڈھانچے میں ایک تہہ دار دفاعی نظام کھلا، جو ٹیکنالوجی اور بقا کے غیر معمولی امتزاج کو ظاہر کرتا ہے۔ اوور ہیڈ، دو الگ الگ چھتوں نے ان کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ نچلی چھت، جو ریت اور اینٹوں سے بنائی گئی تھی، ایک ٹھوس رکاوٹ بنی، جب کہ اس کے اوپر تکنیکی عجوبہ ہے—ایک جوابی ڈھال جسے برقی چارج سے چالو کیا جاتا ہے۔ یہ شیلڈ، جو ایک جدید ترین پتہ لگانے کے طریقہ کار سے لیس ہے، نے ایک قابل ذکر موافقت کا مظاہرہ کیا۔ ایز کئیل اور ایسعیاہ جیسے جانداروں کی موجودگی کو محسوس کرتے وقت، یہ ایک پار باسی حالت میں تبدیل ہو گیا، جس سے روشنی کو پھیلنے دیا گیا اور انہیں اپنی حفاظتی تہہ کے ذریعے راستہ فراہم کیا۔ اس کے برعکس، جب ردی کی ٹوکری یا ملبے جیسے غیر جاندار اداروں کا

www.novelsclubb.com

سامنا ہوتا ہے، تو ڈھال فوری طور پر مضبوط ہو جاتی ہے، آنے والے مواد کو باریک دھول میں تبدیل کر دیتی ہے۔ ایز کئیل اور ایسعیاہ کا سفر روشنی اور یکجہتی کے متحرک باہمی تعامل کے درمیان آشکار ہوا۔ جب وہ ہمیشہ کے ارتقاء پذیر ماحول سے گزر رہے تھے، اوپر کی ڈھال نے روشنی کا ذریعہ بن کر، اپنی حفاظتی تہہ کے ذریعے ان کی رہنمائی کرتے ہوئے ان کی زندہ موجودگی کا جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی، ایک روبوٹک جھاڑو دینے والا، ان کی غیر محفوظ پناہ گاہ کے اندر ایک خاموش نگران، نے ایک محتاط بیلے کا اہتمام کیا۔ جیسے ہی ڈھال کی تبدیلی کے نتیجے میں دھول اتری، روبوٹک صاف کرنے والے نے اسے روک لیا، ایز کئیل اور ایسعیاہ کو بکھرے ہوئے مادے کی باقیات سے بچا لیا۔ اس کے بجائے، روبوٹک صاف کرنے والے نے اس دھول کو آگ کی طرف مؤثر طریقے سے ہدایت کی— ایک ہموار ٹھکانے لگانے کا طریقہ کار جس نے اپنے ارد گرد کی صفائی کو یقینی بنایا۔ بنیادی طور پر، ڈبل چھت والے دفاعی نظام نے بقا اور موافقت کے درمیان ایک

www.novelsclubb.com

نازک کوریو گرافی کو سمیٹ لیا۔ زندہ ہستیوں اور بے جان ملبے کے درمیان فرق کرنے کی شیلڈ کی صلاحیت، جس کے نتیجے میں نکلنے والی دھول کو سنبھالنے میں روبوٹک سوپر کے کردار کے ساتھ، جدید ٹیکنالوجی اور ذہین مسائل کے حل کے امتزاج کا مظاہرہ کیا۔ اس پیچیدہ دفاعی طریقہ کار کے نیچے محدود جگہ میں، حزقیل اور یسعیاہ نے اپنا سفر جاری رکھا، اپنی بقا کی جستجو میں روشنی اور استحکام کی بدلتی ہوئی حرکیات کے ذریعے تشریف لے گئے۔

••••••••

جیسے ہی ردی کی ٹوکری برقی چھت کی طرف اتری، ایک تیز اور نفیس سکیننگ کا عمل سیکنڈوں میں سامنے آیا۔ اعلیٰ درجے کے سینسر اور ٹیکنالوجی سے لیس چھت نے آنے والے مواد کی نوعیت کو تیزی سے پہچان لیا۔ اس فوری تشخیص نے ملبے کے درمیان زندہ ہستیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ایک متحرک رد عمل کو جنم دیا۔ غیر جاندار عناصر کو پہچاننے پر، ایک قابل ذکر تبدیلی واقع ہوئی۔ ایک برقی

میکانزم لگا ہوا ہے، جو چھت کی سطح پر ایک چمکیلی چمک خارج کرتا ہے۔اس دیپتمان ڈسپلے میں، غیر جاندار ردی کی ٹوکری ایک قابل ذکر میٹامورفوسس سے گزری۔ایک بار ٹھوس اشیاء باریک ذرات میں بکھر گئیں،ایک نرم دھول بن کر نیچے کی طرف تیرنے لگی۔یہ تبدیلی صرف ایک جمالیاتی معجزہ ہی نہیں تھی بلکہ دفاعی نظام کے پیچیدہ رقص میں ایک اہم قدم تھا۔برقی چھت نے، کوڑے دان کو بے ضرر دھول میں تبدیل کر کے،اسے نچلی چھت کی طرف اتارنے میں سہولت فراہم کی۔جیسے ہی ثانوی رکاوٹ پر دھول جمی،ایک روبوٹک سویپر، تیار اور چوکس، جان میں آگیا۔عین مطابق سینسرز اور چست حرکات سے لیس روبوٹک سویپر نے اترتی ہوئی دھول کو احتیاط کے ساتھ نیویگیٹ کیا۔ہر جھاڑو کے ساتھ، اس نے اس بات کو یقینی بنایا کہ بکھرے ہوئے مواد کی باقیات کو مؤثر طریقے سے صاف کر دیا گیا، جس سے دوہری چھت والے دفاعی نظام کے نیچے کی جگہ قدیم اور محفوظ رہ گئی۔اس سارے عمل میں ٹیکنالوجی کی سمفنی گونجتی رہی۔سکیننگ،

تبدیلی،اور جھاڑ و بغیر کسی رکاوٹ کے سامنے آیا،پناہ گزین کے دفاعی طریقہ کار کی جدید صلاحیتوں کا ثبوت۔ جاندار ہستیوں کو، نقصان سے بچا کر، تکنیکی تحفظ کی تہوں کے نیچے پناہ میں محفوظ، حفاظت اور اختراع کے اس پیچیدہ بیلے پر تشریف لاتے رہے۔

•••••

برقی چھت نے خلا کو کسی دوسری دنیا کی روشنی میں نہلا دیا، کڑکتی ہوئی گویا اس نے کائنات کے راز کو تھام رکھا ہے۔ چمکتی ہوئی چمک نے ایز کئیل اور ایسعیاہ کے چہروں پر رقص کے سائے ڈالے، دونوں تھکے ہوئے تھے اور ان کے دردناک سفر سے نشان زد تھے۔ نیچے ایک آتش گیر گڑھا گرج رہا تھا، جو گرمی اور روشنی کے ٹکڑوں کو غار کے پھیلاؤ میں بھیج رہا تھا۔ ملبہ بیچ سے اترا، اوپر کی دنیا سے باقیات کا ایک جھرن، سیاہی کی خوشبو اور ان کے خطرناک نزول کے نشانات لے کر۔

ایسعیاہ،ابھی تک کچرے کی بدبو کے آفٹر شاکس سے جھٹک رہا تھا،ایک غیر مستحکم چال کے ساتھ ہوش میں ایا۔اس کی کانپتی انگلیاں اس کے چہرے پر لگے صدمے کو دھوکہ دے رہی تھیں۔اچانک متلی نے اسے گھیر لیا،اور وہ شعلوں کے قریب خطرناک حد تک چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے جھنجھلا گیا۔ایز کئیل،اپنے ھاتھوں سے تیزی سے،ایسعیاہ کی ٹانگوں کو پکڑ کر نیچے آگ میں ایک خطرناک گرنے سے روکتا ہے۔ایسعیاہ اوندھے منہ لٹکا الٹی کر رہا تھا اسکی الٹی نیچے جاتے آتشی پاتال میں گر رہی تھی گھبراہٹ اور خوف نے ایسعیاہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، مسلسل قہ کی آواز ہر طرف تھی اسکی آنکھوں سے نکلتا پانی اور ہلک سے آتی دردناک آوازیں اسکی، آنکھیں پھیل گئیں جب اسکے اوسان جاگے نیچے بھڑکتی آگ دیکھ اسکے دل نے ایک ڈھڑکن چھوڑی وہ یکدم پیچھے ہوا اور ایز کئیل سے یوں لپکا جیسے نامعلوم سے پناہ مانگ رہا ہو۔"بھائی یہ جگہ کہاں ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ لڑکھڑا کر بولا،اس کی آواز بے اعتباری سے کانپ رہی تھی۔اپنے بھائی کی تکلیف کو کم کرنے کی

کوشش میں، ایز کئیل نے تسلی دینے والے الفاظ میں سرگوشی کی، "فکر مت کرو، ہم اب محفوظ ہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ایسعیاہ نے ابھی تک صدمے کی حالت میں اپنے حقیقی ماحول سے سوال کیا، "بھائی، ہم یہاں کیسے پہنچے؟" ایز کئیل، یہ جانتے ہوئے کہ کہانی پیچیدہ اور خطرناک ہے، ایک گہرا سانس لیا اسے تسلی دینے والے انداز میں اسکے بالوں کو سہلایا اور جواب دیا، "مت پوچھو۔ یہ بہت خطرناک ہے، اور یہ ایک لمبی کہانی ہے۔" پُراسرار نیچے کی چھت نے ان کے غیر کہے ہوئے سفر کا وزن تھام لیا، ایز کئیل نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا، اور اس کے دائیں جانب، سٹیل اور لوہے سے بنائی گئی ایک معمولی سی سیڑھی صرف چار قدموں پر پھیلی ہوئی تھی، جو تھوڑے فاصلے پر فرار کی جھلک پیش کرتی تھی۔ بائیں دائیں مڑنے کے بعد، کچھ دور ایک غیر یقینی باہر نکلنے کا راستہ موجود تھا۔ نامعلوم کے دہانے پر بیٹھے، ان کے نیچے پاتال ایک آگ کے شعلوں کے ساتھ گرج رہا تھا۔ ایز کئیل، ایک مضبوط شخصیت، جس نے مصیبتوں کی شکل اختیار کی،

ایسعیاہ کو آگے کے خطرناک راستے سے رہنمائی کی۔امید کی ایک کرن چھوٹی سی سیڑھیوں کی صورت میں ابھری جو غیر یقینی صورتحال کے درمیان باہر نکلنے کا اشارہ دے رہی تھی۔ایز کئیل نے ایسعیاہ کو خود سے،الگ کیااور کھڑا ہوا"چلو، ایسعیاہ،"ایز کیل نے زور دیا،اس کی آواز میں عزم گونج رہا تھا۔ایسعیاہ،خوف سے کانپتے ہوئے،اتھاہ گڑھے میں جھانکا۔"بھائی،مجھے چکر آرہا ہے،"اس نے اعتراف کیا۔ایز کئیل،غیر متزلزل محافظ،اس کے کندھوں کو پکڑے ہوئے،اس کے پاس گھٹنے ٹیکے۔اسے زور دیتے بولا"اب ہم دو ہیں؛ہمیں ساتھ رہنا ہے،مضبوط بننا ہے۔آگے کا راستہ خطرناک ہے،"اس نے سرگوشی کرتے ہوئے،نامعلوم لوگوں کے درمیان تسلی دی۔شانہ بشانہ،وہ تنگ راستے سے گزرے—دائیں طرف ایز کئیل نیچے آگ کے شعلے،اور بائیں طرف ایسعیاہ،دیوار کے خلاف سہارا ڈھونڈتے ہوئے۔ہر قدم بقا کے ناقابل تسخیر جذبے سے گونج رہا تھا۔ایسعیاہ، متزلزل لیکن بھروسہ کرتے ہوئے،سیڑھیوں پر پہنچا۔چار قدم چڑھتے ہوئے،وہ

www.novelsclubb.com

دائیں مڑ گئیں ایز کئیل ریلنگ پر کھڑا تھا، اس کا ہاتھ اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا جب اس نے نیچے کھائی میں جھانکا جہاں، کچھ ہی دیر پہلے، وہ ایک خطرناک قسمت کے دہانے پر چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے۔ گھٹتے ہوئے اندھیرے میں، ان کی آزمائش کی باقیات نیچے آشکار ہوئیں۔ ردی کی ٹوکری کو ٹھکانے لگانے کا عمل نقل و حرکت کا سمفنی تھا۔ جیسا کہ ایز کئیل نے مشاہدہ کیا، ملبہ نیچے گرا، پہلی برقی چھت سے پکڑا گیا۔ یہ ابتدائی تہہ، پتہ لگانے کے بعد، تیزی سے دھول میں تبدیل ہو گئی اور ایک ثانوی برقی چھت پر اتر گئی، جس سے بفر زون مہیا ہوا۔ وہاں، چھتوں کے درمیان، نجات کا خلا بچھا دیا جہاں ایز کئیل اور ایسعیاہ کو پناہ ملی تھی۔ پھر بھی، ان کی پناہ گاہ سے آگے، کوڑے کا بے دریغ بہاؤ جاری رہا۔ کوڑا کرکٹ، نادیدہ قوتوں کے ذریعے چلایا گیا، نچلی برقی چھت کی طرف دھکیلا، دھول میں بدل گیا اور غائب ہو گیا۔ بقا کا یہ پیچیدہ رقص نیچے اترتے ہوئے کوڑے دان کی بھولبلیا میں آشکار ہوا، ٹیکنالوجی اور حالات کے ذریعے کوریو گرافی کردہ ایک غیر یقینی بیلے۔

ایز کئیل خاموش عکاسی میں، ان عناصر کے باہمی تعامل پر حیران رہ گیا جنہوں نے انہیں آگ کی کھائی میں چھلانگ لگانے سے بچایا تھا۔ یادداشت اس کے ذہن میں نقش ہو گئی—ملبہ کا گرنا، شیلڈز کا متحرک ہونا، اور حفاظت کی طرف ان کا چڑھنا، خطرے اور پرووِیڈنس کے درمیان نازک توازن کو واضح کرتا ہے۔ ان برقی ڈھالوں کے درمیان خلا صرف ایک جسمانی جگہ نہیں بلکہ ایک استعاراتی دائرہ بن گیا جہاں امید اور وسائل کی طاقت آنے والے عذاب پر جیت گئی۔ جیسے ہی ایز کئیل اور یسعیاہ باہر نکلنے کے قریب پہنچے، اس تکلیف دہ سفر کی یادیں اب بھی ان کے پیچھے راہداری سے چمٹی ہوئی تھیں۔ ان کی حالیہ آزمائشوں کے سائے اندھیرے میں ڈھلتے دکھائی دے رہے تھے، دھیرے دھیرے ایک نئی شروعات کے وعدے کو راستہ دے رہے تھے۔ باہر نکلنے کے باہر کی دھندنے پرے کی دنیا کو دھندلا کر اسرار کو سرگوشیوں میں ڈال دیا۔ ایسعیاہ نے سردی محسوس کرتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہوئے اندھیرے کی طرف دیکھا۔ "بھائی، ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے

www.novelsclubb.com

پیچھے کوئی ڈراؤنا خواب چھوڑ رہے ہیں۔"ایز کئیل،اس کے قدموں کو لچک سے نشان زد کرتے ہوئے،جواب دیا،"ایسا ہی ہے یسعیاہ۔لیکن بابا کہتے تھے کہ، ڈراؤنے خواب آخر کار ختم ہوتے ہیں۔۔"دونوں کے چہروں پر اداسی ابھری

جیسے ہی وہ باہر نکلنے کے قریب پہنچے ایز کئیل جسنے،ایک سلیپنگ سوٹ پہن رکھا تھا جو گرز کے ساتھ،ہوا میں سردی محسوس کرتے ہوئے رک گیا۔ایسعیاہ نے اپنی آنکھوں میں تشویش کے ساتھ کہا،"بھائی،تم کانپ رہے ہو،میرا سویٹر پہن لو۔" ایز کئیل،کمزوری کی کسی بھی علامت کو چھپاتے ہوئے،ایک تسلی بخش مسکراہٹ پیش کرتا ہے۔"میں ٹھیک ہوں ایسعیاہ۔لیکن پیشکش کے لیے شکریہ۔"ایسعیاہ نے اصرار کیا،"بھائی،دکھاوا نہ کرو۔میں سب دیکھ سکتا ہوں۔میرا سویٹر پہن لو۔"ایسعیاہ اپنی عمر۔سے،زیادہ بڑا تھا پانچ کا۔وہ تھا تو سہی مگر باتیں بڑوں والی، کرتا تھا ایز کئیل کی نظریں آگے کی دیوار کی طرف گئی،جو انکے سامنے تھی اس دیوار پر کہیں پہ مٹینگ سپرے سے ڈوڈلز بنے تھے جس پر سویٹرز لٹک رہی تھی وہ

دیوار ایک خم لے کر مڑتی ہے جسکے شائید دائیں جانب ملازمین کا کمرہ ہے جو صبح سیورے سو رہے ہیں وہاں اتفاق سے ایز کئیل کے سائز کا کوٹ لٹک رہا تھا ایز کئیل بارہ سال کا ہوتے ہوئے پانچ فٹ دس انچ۔کا بچہ تھا جس کی وجہ سے لوگ اکثر اسکی عمر پر تشویش کرتے۔جیکٹ،جو موٹی تھی جس کے پیچھے ایک ٹوپی تھی جس پر فر تھا لیکن عمر کے ساتھ۔جیکٹ کچھ خراب تھی ایز کئیل ادھر گیا اور۔ بغیر کسی لفظ کے اس نے تیزی سے اسے پکڑ لیا۔ایسعیاہ نے اس کی گواہی دیتے ہوئے معصومیت سے کہا،"دیکھو،یہ بالکل فٹ بیٹھتا ہے۔اب اسے پہن لو۔" ایز کئیل نے تعمیل کی،جیکٹ کو سردی اور ان یادوں کے خلاف ایک ڈھال کے طور پر پہنا جو اس سے چمٹی ہوئی تھیں۔اب ان پر یہ وقت تھا کہ جو ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے اب انکو مدد کی ضرورت تھی اور ان حالات نے بارہ سالہ بچے سے گولیاں چلوادیں اور آج چوری کروادی۔۔جیکٹ پہنتے ایز کئیل ایسعیاہ کو بولا"

اب اس دھند سے آگے جو کچھ بھی ہے ہم مل کر اس کا سامنا کریں۔گے ہماری کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی،ایسعیاہ۔"

وہ جوں جوں بول رہے تھے دھواں انکے منہ سے نکل رہا تھاایسعیاہ، جسنے جیکٹ پہلے سے پہن رکھی تھی اس نے اثبات میں سر کو مدھم جنبش دی"ہاں، ہم مل کر اس کا سامنا کریں گے۔"اس کے ساتھ، وہ نامعلوم میں قدم رکھتے تھے، دھند انہیں نگل رہی تھی جب وہ اپنی حالیہ آزمائش کی حدود سے باہر ایک نئے باب کا آغاز کر رہے تھے۔ جیسے ہی وہ دھند میں داخل ہوئے،ایک نیا باب کھلا،اور ان کے پیچھے کی راہداری دھندلا پن میں ڈھل گئی۔ان کی لچک کی بازگشت گونج رہی تھی جب وہ نامعلوم کا سامنا کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

•••••••

ایز کئیل اور ایسعیاہ پبلک ٹائیلٹ استعمال کر چکے تھے مگر جسم کی بدبو اور کھجلی نے انکا حال بے حال کر دیا تھا اسکا حل بھی ایز کئیل نے نکال لیا تھا اسنے ایک۔ چھوٹی

سی دکان سے جو اندرونی گلیوں میں موجود تھی بہت مہارت سے چوری کی تھی اسکے بعد ایز کئیل کو ایک جگہ کا معلوم تھا جہاں وہ نہا سکتے تھے اور جسم کو صاف کر سکتے تھے۔۔چوری شدہ صابن کی معدوم خوشبو ہوا میں پھیلی ہوئی تھی، جو ایز کئیل کی وسائل پرستی کا ثبوت ہے۔وہ درختوں سے گھری ایک ویران جگہ کی طرف بڑھے، ایک پل کے نیچے جہاں گاڑیاں اوپر سے گڑگڑا رہی تھیں۔دھند اور آغوش کی سرد آغوش میں لپٹی جھیل ان کی منتظر تھی۔سخت سردی سے کانپتے ہوئے، ایز کئیل اور ایسعیاہ نے پانی میں بہادری کی اور اپنے جسم سے چمٹی ہوئی گندگی اور گندگی کو صاف کیا۔ جھیل سے نکلتے ہوئے، درختوں سے چھپے ہوئے نظروں سے، انہوں نے اپنے بھیگے ہوئے کپڑوں کو چوری شدہ کپڑوں میں بدل دیا، وہ ہنوز کانپ رہے تھے اور اپنے ہنگامہ خیز سفر کی باقیات کو ضائع کر دیا۔جب وہ محفوظ فاصلہ طے کر رہے تھے تو ان کے اوپر آنے والی بارش کے بوجھ سے بھاری بادل چھا گئے۔آگے بڑھے تو ایک خستہ حال عمارت نے ان کی توجہ مبذول کر لی۔اس کی

www.novelsclubb.com

ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے دھواں اُٹھ رہا تھا، انہیں قریب لے جا رہا تھا۔ عجیب و غریب ڈوڈلز دیواروں کو سجائے ہوئے تھے، ناقابل فہم تحریریں ان لوگوں کی عارضی فطرت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو گزر چکے تھے۔ ایز کئیل وہ تحریریں پر کر، اس کی نظریں زمین پر جمی ہوئی تھیں، قدم اسنے آگے بڑھائے اور انہیں آگ سے جلے ہوئے ایک پرانے ٹین ڈرم کے گرد جمع ہونے کی طرف لے گیا۔ پھٹے ہوئے کپڑوں میں سجے بھکاریوں اور بھنگی افراد نے گرمی کو گھیرے میں لے لیا۔ ان بھیکاریوں میں سے ایک بچے نے ایز کئیل اور ایسعیاہ کو متجسس نظروں سے دیکھا۔ خوف سے مغلوب ہو کر، ایسعیاہ ایز کئیل سے لپٹ گیا۔ ایک بوڑھے آدمی نے، جو زندگی کی مشکلات سے دوچار تھا، تسلی دی۔ "ڈرو مت، آؤ، آگ سے خود کو گرم کرو۔" نظروں کا تبادلہ کرتے ہوئے، دونوں نے ٹمٹماتے شعلوں میں یقین دہانی حاصل کی اور راگ ٹیگ اسمبلی میں شامل ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں کو ٹین کے ڈرم پر ایک جگہ مل گئی، اس آرام دہ گرمی کو محسوس کرتے ہوئے جس نے لمحہ بہ

www.novelsclubb.com

لمحہ ان کی ہڈیوں میں سردی کو دور کر دیا۔ایز کئیل،اپنے اور ایسعیاہ دونوں کے لیے گرمجوشی کی تلاش میں،اپنے ہاتھ آگ کے پاس رکھے۔ایسعیاہ کے قد کی خرابی کو محسوس کرتے ہوئے،اس نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا،اسے آرام دہ گرمی میں جھول لیا۔ایک متجسس بچے نے پوچھا"کیا تم روم سے ہو؟""سویڈش میں بات کرتے ہوئے ایز کئیل نے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔بچے کے سوال نے روم سے تعلق رکھنے والے بھکاریوں،خاص طور پر روما کمیونٹی،جو اکثر سویڈن آتے ہیں،کی مروجہ دقیانوسی سوچ کی طرف اشارہ کیا۔سٹاکہوم میں بھکاریوں کی اکثریت کا تعلق رومانیہ سے ہے اور یورپی یونین کا حصہ ہونے کی وجہ سے انہیں تین ماہ تک بغیر ویزے کے قیام کی اجازت ملتی ہے۔بچہ ایک بار پھر اپنے کاموں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے خاموش ہو گیا۔بزرگ جس نے ان دونوں کو آگ گرمی حاصل کرنے کی دعوت دی تھی بظاہر پوری خبر لیتے بولا"تم لوگ بھکاری ہو۔"ایز کئیل نے سخت عزم کے ساتھ جواب دیا،"ہم بھکاری نہیں ہیں۔"بوڑھے نے

www.novelsclubb.com

ان کے کپڑوں کی جانچ پڑتال کی اور مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "ہاں، لیکن ہم چوری کرتے ہیں۔" ایز کئیل نے اپنے جواب میں مضبوطی سے کہا، "ہم نے وہی کیا جو ضروری تھا۔" آدمی نے قہقہہ لگایا، "بھیک مانگنا بھی ضرورت سے ہی کیا جاتا ہے۔" ایز کئیل مسکرایا، "کبھی کبھی لوگ بھیک مانگتے ہیں جب وہ محنت کیے بغیر چیزیں حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں، ان لوگوں کے برعکس جو ایمانداری سے محنت کرتے ہیں۔" جھڑپوں کے درمیان، آگ، جو کسی زمانے میں خطرے کا پیش خیمہ تھی، اب ان کے سامنے رقص کرتی ہے، اور ان کے سفر کی کہانیاں سنانے والے سائے ڈالتی ہے۔ بادلوں سے بھرے آسمان میں دھواں پھیل گیا، جو ان کی قسمت کی تبدیلی کا ثبوت ہے۔ آگ کی کڑکتی آواز تبادلے کے لیے ایک مدھر پس منظر بن گئی، جو موت کی خاموشی کے بالکل برعکس ہے جس کا انھوں نے کبھی سامنا کیا تھا۔ شعلوں کی گرمی میں، ایز کئیل اور ایسعیاہ نے اپنے مشکل حالات کے سامنے نہ صرف مہلت پائی بلکہ زندگی کا ایک جھلملاہٹ بھی پایا۔ ایز کئیل نے

ہچکچاتے ہوئے ٹہنیوں اور خشک پتوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر اکٹھا کیا اور انہیں عارضی آگ کے لیے احتیاط سے ترتیب دیا۔ بھوک نے اسے اور ایسعیاہ دونوں کو دبوچ لیا، دوپہر کے ساتھ ساتھ درد مزید واضح ہوتا گیا۔ جیسے ہی ایز کئیل نے میچ مارا، ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس کی آنکھیں ان کے تھکے ہوئے چہروں کو سکین کر رہی تھیں۔ "چلو چلتے ہیں،" آدمی نے مشورہ دیا، اس کے لہجے میں ہمدردی اور عملیت پسندی کا امتزاج تھا۔ بوڑھے آدمی نے، جس نے انہیں آگ کی طرف بلایا تھا، نے مشاہدہ کیا، "تم دونوں ضرورت مند لگ رہے ہو، اتنی عمر میں تم محنت نہیں کر سکتے۔ اگر تم کام پر نکلو تو دنیا ظالم ہے۔" جواب کا انتظار کیے بغیر، وہ ایز کئیل اور ایسعیاہ کو پیروی کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ ایز کئیل نے ایسعیاہ پر ایک فکر مند نظر ڈالی، جو ان کی بھوک اور ان کی تلخ حقیقت سے بخوبی واقف تھا۔ ہچکچاتے ہوئے، وہ اس آدمی کے پیچھے گیا، ایسعیاہ کا ہاتھ مضبوطی سے اس کے ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا۔ اس آدمی کے الفاظ ایز کئیل کے ذہن میں گونجنے لگے، ان

چیلنجوں کی یاد دہانی جن کا وہ اب سامنا کر رہے ہیں۔ چلتے چلتے، اس شخص نے دنیا کی ناقابل معافی فطرت کے بارے میں بصیرت کا اشتراک کیا، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جنہوں نے، ایز کئیل اور ایسعیاہ کی طرح، خود کو سنگین حالات میں پایا۔ ذمہ داری کا بوجھ ایز کئیل کے کندھوں پر بہت زیادہ دباہوا تھا، اس کے خیالات ان کے اگلے کھانے، پناہ گاہ، اور اس غیر یقینی صورتحال کے بارے میں تشویش کا ایک ہنگامہ خیز سمندر تھا جس کا ان کا انتظار تھا۔ ڈروٹننگاٹن

Drotningattan

جسے مناسب طور پر کوئین اسٹریٹ کا نام دیا گیا ہے، سویڈن کے سٹاک ہوم کے قلب سے گزرتا ہے، یہ ایک ہلچل مچانے والی شریان ہے جو تاریخ اور جدیدیت کی کہانیاں سناتی ہے۔ شاہی رِکسبرون سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہوئے، نورسٹروم کے پُرسکون پانیوں پر خوبصورتی سے آراستہ ایک پُل، یہ گلی نورر مم کے ضلع میں اپنی داستان بیان کرتی ہے۔ جیسے ہی آپ ڈروٹننگاٹن پر قدم رکھتے ہیں، ایک حسی

سمفنی سامنے آتی ہے۔ موچی پتھر کے فرش، لاتعداد قدموں کے نشانات، لازوال ڈھانچے کی نظروں کے نیچے راستہ دکھاتے ہیں۔ سمجھدار آنکھوں کے لیے، آرکیٹیکچرل ٹیپسٹری 17 ویں اور 18 ویں صدی کے آرائشی چہرے کے امتزاج کو ظاہر کرتی ہے، جو شہر کے شاندار ماضی کے خاموش گواہ کے طور پر کھڑی ہے۔ نورملم کا ضلع، جہاں ڈروٹننگاٹن کا جنوبی سرہ جڑ پکڑتا ہے، ایک متحرک شہری توانائی کو خارج کرتا ہے۔ جدید سٹور فرنٹ، چیکنا شیشے اور سٹیل سے مزین، سڑک کے کنارے، دکانوں اور کیفے کی متنوع صف پیش کرتے ہیں۔ شہر کی زندگی کا تال ہوا میں گونجتا ہے، دل کی ایک دھڑکن جو ہلچل مچانے والی گلی کی رفتار طے کرتی ہے۔ شمال کی طرف گشت کرتے ہوئے،

DrottninggatanVasastaden

کا ایک گیٹ وے بن جاتا ہے، یہ ایک ضلع ہے جہاں

Observatorielunden

www.novelsclubb.com

اس کی لمبائی سے گزرنے والوں کا خیر مقدم کرتا ہے۔ گلی ایک زندہ کینوس کی طرح کھلتی ہے، جو تنوع کے رنگوں سے رنگی ہوئی ہے۔ یہاں پر گزرے ہوئے دور کی بازگشت موجودہ دور کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

## Drottninggatan

صرف ایک راستہ نہیں ہے؛ یہ اسٹاک ہوم کے ارتقاء کا زندہ ثبوت ہے۔: .

خوبصورت عمارتیں جدید ہم منصبوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہیں، شہر کا ایک ایسا منظر تیار کرتی ہیں جو متحرک اور اپنے ورثے میں جڑی ہوئی ہے۔ گلی تضادات کا جشن ہے، وقت اور فن تعمیر کا ایک سفر جو اس کے موچی

پتھروں پر چلنے والوں کو موہ لیتا ہے۔ڈروٹنگاٹن کے ساتھ ساتھ ہر قدم ایک کہانی بیان کرتا ہے——ایک ایسے شہر کی کہانی جو مستقبل کی طرف اعتماد کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے اپنے ماضی کو قبول کرتا ہے۔یہ ایک ایسا سفر ہے جہاں پرانا اور نیا ایک ساتھ رقص کرتا ہے، جہاں تاریخ کی سرگوشیاں عصری زندگی کی ہم آہنگی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے گھل مل جاتی ہیں۔اور جیسے جیسے گلی آگے بڑھتی ہے، اس کی کہانی کھلتی جاتی ہے،ان تمام لوگوں کو دعوت دیتی ہے جو سٹاک ہوم میں کوئین سٹریٹ کی ہمیشہ سے ابھرتی ہوئی داستان کا حصہ بنتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اور یہ ہی ڈروٹنگاٹن ان کا انتظار کر رہا تھا،ایک ہلچل مچاتی پیدل چلنے والی گلی جو زندگی سے دوچار تھی۔ایز کئیل نے تاریخی اور عصری عناصر کے امتزاج کا مشاہدہ کیا، ایک بصری سمفنی جوان کی اپنی زندگی کی پیچیدگیوں کی عکاسی کرتی ہے۔چیکنا، جدید ڈھانچے کے خلاف زینت صدیوں پرانی عمارتوں کا تضاد ماضی اور حال کے

پیچیدہ امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ جب وہ اپنی منزل پر پہنچے تو اس آدمی نے ایک مصروف کر اس واک کے قریب ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ یہیں پر ایز کئیل اور ایسعیاہ بقا کے ایک نئے باب کا آغاز کریں گے۔ اس شخص نے عملی اور مستعفی ہونے کے امتزاج کے ساتھ ہدایات دی، جس میں باریک بینی، خاموشی اور ویرانی کی ضرورت پر زور دیا۔ تجربہ کار بھکاری نے بھیک مانگنے کے فن کے بارے میں بات کی، وہ باریکیاں جن کا مطلب چند سکوں اور خالی پن میں فرق ہو سکتا ہے۔

ایز کئیل نے خود کو فرش پر کھڑا کیا، ایسعیاہ اس کی گود میں بیٹھا تھا۔ ایک معمولی احتیاط سے سہارے کے طور پر چند سکوں تھامے ہوئے، اس نے راہگیروں کو tack اور Snälla

کہا راہگیروں کی نظریں اس کے لیئے۔ خطرے سے دوچار تھیں۔ جیسے ہی ہلچل مچانے والی بھیڑ اُن کے گرد بہتی ہوئی تھی، ایز کئیل اُس ذلت سے بچ نہیں سکا جو اُس کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ ان کی نئی پائی جانے والی حقیقت کا وزن اس کے ضمیر پر

بہت زیادہ جم گیا، جس نے ان کے ارد گرد کے متحرک شہر کے منظر کو ڈھانپ لیا۔ ایسعیاہ کانپ گیا، اور ایز کئیل کا دل اپنے چھوٹے بھائی کے لیے دکھی ہوا۔ موت کی علامت والی آگ کے ایک زمانے میں ٹمٹماتے شعلے سرد گلیوں میں بدل گئے جہاں ایز کئیل اور ایسعیاہ نے زندگی کی بھیک مانگی۔ اس پر ہجوم راستے میں، ایز کئیل نے بقا کی پیچیدگیوں اور اس تلخ سچائی سے دوچار کیا کہ اب وہ ایک ایسے شہر میں ایک بھکاری تھا جس نے امید اور مشکلات دونوں کا وعدہ کیا تھا۔ ان کے ہاتھ جو کبھی پتھر کو سونا کر دیتے تھے، اب خاموش التجا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جب لوگ وہاں سے گزر رہے تھے، کچھ غافل تھے، دوسروں نے فیصلہ کن نظریں ڈالی تھیں، ایز کئیل کی نظریں زمین پر جمی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں موجود سکے، اگرچہ معمولی تھے، ایک لائف لائن کی نمائندگی کر رہے تھے، جس کی انہیں اشد ضرورت تھی۔ شہر کی دور دراز کی بازگشت، گفتگو کی گنگناہٹ، تیز رفتار پیدل چلنے والوں کے قدم—یہ سب ان کی نئی حقیقت کے پس منظر کے طور پر کام کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

یسعیاہ،اس کی آنکھیں معصومیت اور مایوسی کے امتزاج کی عکاسی کرتی ہیں،
ایز کئیل سے لپٹی ہوئی تھیں،وہ واحد لنگر میں سکون کی تلاش میں تھی جسے وہ اس انجان علاقے میں چھوڑ گیا تھا۔جیسے ہی سورج اسکائی لائن کے نیچے ڈوب گیا،کوبل اسٹون اسٹریٹ پر لمبے لمبے سائے ڈالتے ہوئے،ایز کئیل مدد نہیں کر سکا لیکن بے گھر ہونے کا احساس محسوس کر سکا۔ایک زمانے میں عیش میں رہنے والا رئیس،اب اسے ایک بھکاری کا کردار ادا کر دیا گیا تھا،وہ ایک ایسی دنیا سے ٹکڑوں کی تلاش میں تھا جو ان کی جدوجہد سے لاتعلق نظر آتی تھی۔اور اس طرح، ہلچل مچانے والے ڈروٹننگاٹن پر،ایز کئیل اور یاسعیاہ نے بقا کے پیچیدہ رقص میں اپنا سفر شروع کیا ——ایک ایسا رقص جو معاشرے کی خواہشات کے مطابق ہوتا ہے جس نے دونوں نے مواقع فراہم کیے اور ضرورت مندوں پر آنکھیں بند کر لیں۔ڈروٹنگٹن میں شام کا وقت تھا،بھکاری ابھی تک آس پاس تھے اور ایز کئیل اور ایسعیاہ کل سے بھوکے تھے۔ایز کئیل اپنی جگہ سے اٹھا اور ایسعیاہ کے ساتھ ایک جگہ گیا۔اوپر

مختلف ممالک کے جھنڈوں کا ایک ہجوم تھا جو آسمان پر دکھائی دے رہا تھا، قدیم عمارتیں سہ ٹینلز کھڑی تھیں، ریستوراں، دکانیں، سب ایز کئیل ایسعیاہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ پانچ سالہ ایسعیاہ اور بارہ سالہ۔ ایز کئیل ظالم دنیا میں تنہا تھے۔ وہ ایک بیکری

(bageri)

کے پاس گئے اور روٹی مانگی

۔"ایز کئیل بولا

“ vi få ett bröd, snälla

؟"(براہ کرم کیا ہمیں روٹی مل سکتی ہے؟) ایز کئیل نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے آدمی سے شائستگی سے کہا۔ لیکن ان کے پاس جو پیسے تھے وہ صرف ایک روٹی خرید سکتے تھے۔ ایز کئیل نے بھیک مانگنے والے سکے اپنی جیب سے نکال کر اس آدمی کو

www.novelsclubb.com

دیے،اور بدلے میں انہیں سویڈش روٹی ملی۔اس نے پوری روٹی ایسعیاہ کو دی۔ کیونکہ ایسعیاہ کئی بار بھوک کی ضد کر۔چکا تھااور ایز کئیل جانتا تھااسے بھوک برداشت نہیں ہوتی ان امیر بچوں کو جن کے پاس کھانے کی کوئی کمی نہیں تھی اب انہیں ایک روٹی کی ضرورت تھی۔ایسعیاہ جانتا تھا کہ اس کا بھائی بھوکا ہے،اس نے روٹی آدھی کاٹ کر ایز کئیل کو پیش کی۔۔

“ Du måste äta också”

۔"(یہ۔لیں بھائی آپ کو بھی کھانا پڑے گا۔)اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

ایز کئیل اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرایا اور اسے چومنے کے لیے جھک گیا۔

“Tack، Isaiah. .”

(شکریہ،ایسعیاہ۔۔)

اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔دونوں نے روٹی کھائی اور چلنا شروع کر دیا، لیکن انہیں کم ہی معلوم تھا کہ آگے مشکلات کا سمندر ہے۔

Drottninggatan

متعدد اسٹورز، کلبوں اور ریستوراں سے لیس ہے،اور اکثر سیاحوں اور مقامی لوگوں سے ہجوم ہوتا ہے۔اس کا اصل نام

رکھا Stora Konungsgatan (Great King's Street)

Drottninggatan گیا تھا اور بعد میں ملکہ کرسٹینا کے اعزاز میں اس کا نام

رکھ دیا گیا، جنہوں نے 1632 سے 16543 تک حکومت کی۔یہ کئی تاریخی واقعات کا مقام رہا ہے، جیسے کہ 2010 اور 2017 کے دہشت گرد حملے،اور مشہور لوگوں کی رہائش گاہ، جیسے مصنف اگست سٹرینڈ برگ 3۔

www.novelsclubb.com

ایسعیاہ اور ایز کئیل مضبوطی سے ہاتھ پکڑے ہوئے، گھنی بھیڑ میں سے راستہ بنا رہے تھے۔ایسعیاہ کے منہ سے ٹھنڈا دھواں نکل رہا تھا جب اس نے اپنا معصومانہ سوال کیا، "بھائی، ہم پولیس یا کہیں اور کیوں نہیں جا رہے؟" ایز کئیل ان کی حقیقت کا وزن اس کے چہرے پر نقش تھا، اس نے دھیمے سے جواب دیا، "ایسعیاہ پولیس ان کے ساتھ ہے۔اگر ہم کہیں اور گئے تو پکڑے جائیں گے۔مجھے ڈر ہے کہ وہ ہماری جان بھی نہیں چھوڑیں گے۔" معصومیت برقرار رہی جب ایسعیاہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا، "بھائی، ہم کب تک ایسے ہی رہیں گے؟ مجھے سردی لگ رہی ہے۔کاش میں سسٹر، ماما اور پاپا کے ساتھ ہوتا۔" ایز کئیل، اس کی نگاہیں گھساتی ہوئی، اپنے بھائی کی باتوں کو جذب کر لیتی تھیں، اور کوئی فوری تسلی نہیں ہوتی تھی۔ایک غور و فکر کے توقف کے بعد، ایز کئیل نے پُر عزم یقین دہانی کے ساتھ اعلان کیا، "ہماری حالت کے ذمہ دار جلد ہی اپنی سزا چکھیں گے۔" اپنے آپ کو آگے بڑھاتے ہوئے، ایز کئیل اپنے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے ایک ویران

www.novelsclubb.com

جگہ پر چلا گیا۔ دور سے بوڑھے آدمی کی جانی پہچانی شخصیت نظر آئی، جوان کا فقیر کی ،دنیا میں اسیر تھا۔

بوڑھے آدمی کی باڈی لینگویج میں منفی کو محسوس کرتے ہوئے، ایز کئیل احتیاط سے اس کے پاس پہنچا۔ اس نے اپنے آپ کو ریستوراں سے ملحق دیوار کے پیچھے چھپا لیا، کونے کی روشنی مدھم تھی اور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ دیوار خوبصورتی سے مڑی ہوئی ہے، جس سے بوڑھے آدمی اور اس کے بدحواس ساتھی کا نظارہ ہوتا ہے۔ کوڑے کے ڈرم ویران علاقے میں قطار میں کھڑے تھے، جو ریستوران کی عکس والی دیوار کے خلاف خوفناک سائے ڈال رہے تھے۔ بوڑھے آدمی اور دوسری شخصیت کے پیچھے کچرے کے ڈھیر نے پریشان کن منظر میں اضافہ کر دیا۔ جیسے ہی ایز کئیل نے سنا، اس نے بوڑھے آدمی کو ایک اور سایہ دار شخصیت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دریافت کیا۔ ریستوراں کی مدھم روشنیوں نے ان کے چہروں کو جزوی طور پر ظاہر کیا، اور ایز کئیل نے بوڑھے کے الفاظ میں اس

بد تمیزی پر پیچھے ہٹتے ہوئے سنا"ہم ان دونوں بچوں کے اعضاء کو نکال کر بیچ سکتے ہیں۔"خوف کا ایک دھماکہ ایز کئیل میں گونج اٹھا،ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں میں کوئی بم پھٹا ہو۔وحی نے سخت متاثر کیا—اس کے اپنے خاندان میں ہی دھوکہ دہی موجود تھی،اور اب، باہر والوں سے خطرہ منڈلا رہا ہے۔وہ جائے وقوعہ سے ایسعیاہ کے ہمراہ فرار ہو گیا،دکانوں کی نیین لائٹس ایک ناپاک چمک کاسٹ کر رہی تھیں،اور ایک بڑی ایل ای ڈی سکرین کی چمک نے ان کے دردناک سفر میں ایک اور موڑ دیا۔ناقابل معافی شہر کے منظر میں سزا کی ایک اور شکل ان کا انتظار کر رہی تھی۔ایز کئیل اور ایسعیاہ متحرک ہجوم کے ذریعے بنے ہوئے تھے،شہر کی نبض ہر قدم کے ساتھ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ہجوم کی تال میں اچانک خلل پڑ گیا جب طوفانی بادل سر کے اوپر جمع ہو گئے،جس نے منظر پر ایک منحوس سایہ ڈال دیا۔وہ جس چوک میں داخل ہوئے اس کے دل میں ایک چشمہ تھا،جہاں لوگ بارش سے پناہ مانگتے تھے،ایک غیر ارادی پناہ گاہ بنا۔جیسے ہی فوارے کے کنارے

www.novelsclubb.com

سے بوندیں گرتی ہیں،ایز کئیل کی نگاہیں نادانستہ طور پر ایک ٹھنڈی نظر پر پڑ گئی۔ وہاں،عارضی بھیڑ کے درمیان،ڈریک کھڑا تھا،جوان دوکہ خاندان کی تباہی کا آرکیسٹریٹر تھا،ایک پولیس افسر کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھا۔ایز کئیل کے جسم سے ایک کپکپاہٹ نکل رہی تھی،اس کے چہرے سے رنگ بارش کے ساتھ پانی کے رنگ کی طرح نکل رہا تھا۔اس غیر حقیقی ڈرامے کے درد درمیان ایز کئیل کی جبلتیں اس پر پیچھے ہٹنے کے لیے چیخیں۔اس نے اپنے کندھے پر نظر ڈالی اور مایوسی کے عالم میں بوڑھے اور اس کے ساتھی کی بھیانک شکلوں کو دیکھا۔ چشمے کے قریب ایک خمیدہ دیوار کے پیچھے لپٹے ہوئے،وہ بدتمیزی سے بھری گفتگو میں مصروف تھے۔ان کے مذموم منصوبے کی تفصیلات،اعضاء کی غیر قانونی تجارت،ایز کئیل کے کانوں میں کسی خوفناک راگ کی طرح گونجی۔بارش تیز ہو گئی،ایز کئیل کے دماغ میں ہنگامہ آرائی کا عکس۔بھاگنے کی عجلت کے مقابلے میں ٹھہرنے کے خطرے کا وزن کرتے ہی اس کا دل دھڑک گیا۔جیسے ہی ڈریک کی

نگاہوں نے ارد گرد کا جائزہ لیا، ایز کئیل نے ایک الگ الگ فیصلہ کیا، چھتریوں اور چہروں کے بدلتے سمندر میں غائب ہو گیا۔ بوڑھے آدمی اور اس کے ساتھی نے، ہجوم میں کسی کا دھیان نہیں دیا، اپنی مذموم گفتگو جاری رکھی، جس سے ہوا میں خوف کا احساس باقی رہا۔ اس دل کو روک دینے والے لمحے میں، ماضی اور حال کے امتزاج، انتقام اور بقا نے بارش سے بھیگے ہوئے شہر کے پس منظر میں ایک وشد جھانکی کو۔ رنگا۔ اپنی مایوس کی پرواز میں، ایز کئیل اور ایسعیاہ نے ایک ویران چھاپہ میں پناہ لی، جو دو ریستورانوں کے درمیان پھنس گئے جو طوفان کے خلاف خاموش سپاہیوں کی طرح لپٹے ہوئے تھے۔ بارش آسمانوں سے ایک بے لگام موسلا دھار بارش میں ٹکرا رہی تھی، جو کہ تیز ہوا کے ساتھ ٹکرا رہی تھی اور دور بجلی کی برقی سمفنی کے ذریعے وقفے وقفے سے آتی تھی۔ دونوں اداروں کے درمیان کی تنگ جگہ نے ایک نازک پناہ گاہ بنا رکھی تھی—جو اسٹیل کے ٹین کی چھت تھی، طوفان کے بے رحمانہ حملے کے خلاف ایک کمزور رکاوٹ۔ اس کے وجود کا انحصار ملحقہ

ریستوراں کے ہچکچاہٹ کے ساتھ تعاون پر تھا، جس نے ایک عارضی پناہ گاہ بنائی جہاں بارش نے اوپر کی دھات پر ایک سٹاکاٹو راگ بجایا۔ اس کمزور ڈھال کے نیچے، ایز کئیل اور ایسعیاہ نے عناصر سے ایک مختصر مہلت پائی۔ کچرے کا ایک چھوٹا ڈھول، پھٹا ہوا اور غیر واضح، ان کی تنہائی کے ساتھی کے طور پر کھڑا تھا۔ کبھی ہلچل مچانے والی سڑکیں، جو اب ترک کر دی گئی ہیں اور بھولی ہوئی ہیں، نے اپنی حالت کے کھوکھلے پن کو بڑھا دیا ہے۔ گواہوں کا کلب، غافل تفریح کے ساتھ زندہ، اس خاموش اذیت کے بالکل برعکس تھا جو ان کے چھپے ہوئے محلے میں کھلا تھا۔ سخت سردی اور ان کی مشترکہ پریشانی کے وزن دونوں سے کانپتے ہوئے، ایسعیاہ کے آنسو بارش کی بوندوں کے ساتھ گھل مل گئے، جو دکھ کی ایک خاموش داستان کو تلاش کر رہے تھے۔ اس کی لرزتی آواز سٹیل کے ٹن کے خلاف گونجی، "میں نہیں رہنا چاہتا۔ مجھے ماما۔ بابا اور زیبا آپی کے پاس جانا ہے۔" اس کے جواب میں، ایز کئیل م صیبت کے وقت ایک محافظ، نے ایسعیاہ کو گلے سے لپیٹ لیا جس نے

www.novelsclubb.com

اسے ان کی حقیقت کی سختی سے بچانے کی کوشش کی۔ "ایسا مت کہو،" ایز کئیل نے بڑبڑایا، اس کے الفاظ بارش کی بوندوں میں گم ہو گئے۔ ٹھنڈی ہوا میں اس کی سانسیں نظر آنے والی اشیا نے کپکپاہٹ کے ساتھ کہا، "بھائی، سردی ہے، میں کیسے برداشت کروں گا؟" وہ۔ روہنسا ہو کر بولا ان کے چہروں کی پیلاہٹ، ان کی پناہ گاہ کی سردی اور گیلے پن دونوں سے جڑی ہوئی، طوفان کے کینوس کے خلاف مایوسی کی ایک پُرجوش جھانکی پینٹ کرتی تھی۔ اس گھمبیر انکلیو میں، جہاں بارش نے ایک سوگوار پس منظر کا کام کیا اور سٹیل کے ٹین کی چھت نے افسوس کی کہانیاں سنائی، ایز کئیل اور ایسعیاہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے—دو روحیں جو مسلسل طوفان کے درمیان سکون کی تلاش میں تھیں، ان کی کمزوری طوفان کے دل میں کھلی ہوئی تھی۔۔

•••••••••

صبح کی روشنی کے نرم گلے میں، ایز کئیل اور ایسعیاہ نے ایک دوسرے کی گرمجوشی میں ایک عارضی پناہ گاہ پایا۔ ان کے سر مشترکہ کندھوں پر آہستگی سے ٹک رہے تھے، عارضی مہلت کی نیند میں سکون کی تلاش میں۔ جیسے ہی صبح افق کے پار پہنچی، ایک نازک سکون نے ان کی عارضی پناہ گاہ کو لپیٹ لیا۔ بھونکنے والے کتے کی بھونکتی سمفنی سے یہ سکون اچانک ٹوٹ گیا۔ ایز کئیل، اپنی نیند سے جھٹکا، اپنے آپ کو ایک غیر متوقع گھسنے والے کا سامنا کرتا ہوا پایا۔ اس کی آنکھوں میں خوف ناچنے لگا جب وہ پیچھے ہٹ گیا، نادانستہ طور پر ایسعیاہ کا سر کندھے سے گر گیا۔ سکون کی نوک، نازک اور عارضی، منہدم ہو گئی۔ کتا ایسعیاہ کے جوتوں پر اپنے دانت گاڑ کر اسے، اپنی طرف کھینچ رہا تھا اپنے بھائی کی حفاظت کے لیے تیزی سے رد عمل ظاہر کرتے ہوئے، ایز کئیل نے زمین سے ایک پتھر پکڑا اور غصے سے قابو پا کر، گھسنے والے کتے کی آنکھ کو نشانہ بنایا۔ ایک لمحے کے بعد، کتا، چیختا اور ہانپتا ہوا، صبح کی

www.novelsclubb.com

خاموش ہوا میں بازگشت کا ایک پگڈنڈی چھوڑ کر جائے وقوعہ سے بھاگ گیا۔ایز کئیل_ ابھی تک تصادم سے کانپ

رہا تھا، کتے کو دور سے غائب ہوتے دیکھا۔ وہ ایسعیاہ کے جانب مڑا اور پریشانی میں ایسعیاہ کو اٹھانے لگا "اُٹھو، ایسعیاہ، "اس نے عجلت اور گھبراہٹ دونوں سے بھری آواز میں التجا کی۔اس کے ہاتھ کانپتے ہوئے جب انہوں نے ایسعیاہ کی ساکن شکل کا پتہ لگایا، ایک ایسا جواب ڈھونڈا جو ابھی تک باقی نہیں رہا۔ایز کئیل کی آواز میں گھبراہٹ پھیل گئی جب اس نے اپنے بھائی کو جگانے کی کوشش کی، اس کی مایوسی کی درخواستیں صرف ایک خوفناک خاموشی سے پوری ہوئیں۔ایز کئیل کی کانپتی ہوئی انگلیاں ایسعیاہ کے ہاتھوں، چھاتی اور منہ کے خلاف برش کی وجہ سے بے مقصدیت ہوا میں لٹک رہی تھی۔ کبھی گرم پناہ گاہ اب زندگی کی غیر متوقعیت کی سرد حقیقت سے گونج رہی ہے۔ایز کئیل اس کے اپنے ہونٹ اب سفید پڑھ گئے تھے دل کی دھڑکن کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی اپنے بھائی کی پھیکی

خصوصیات کو دیکھتے۔ایسعیاہ بے حرکت پڑا،اس کا چہرہ پھیکا،ہونٹ راکھ،اور اس کا جسم شدید سردی کے سامنے جھک گیا۔جو منجمد تھا ٹھنڈا مایوسی نے ایز کئیل کے دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جب اس نے ایسعیاہ کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا،اسے دنیا کی سختی سے بچانے کی بے چین کوشش میں جھونکا۔ایک بھاری دل اور تیز قدموں کے ساتھ،ایز کئیل اپنے بھائی کو باہر کی دنیا کے سخت گلے میں لے گیا، ایک ایسی صبح کی بکھری ہوئی باقیات کو پیچھے چھوڑ گیا جس نے گرمجوشی کا وعدہ کیا تھا لیکن صرف دل کو تکلیف پہنچایا۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

ایز کئیل نے اا پنے بھائی کے سرد اور لنگڑے جسم کو محسوس کرتے ہوئے اس کو اپنی بانہوں میں پکڑ لیا۔اس نے اسے گرم رکھنے کی کوشش کی،اس کی پیٹھ رگڑ کر اور تسلی کے الفاظ سرگوشی کی۔اسے امید تھی کہ ایسعیاہ جلد ہی بیدار ہو جائے گا،

کہ وہ اس کی چمکیلی مسکراہٹ کو دیکھے گا اور اس کی خوش کن ہنسی سنے گا۔اسے کھونے کا خیال بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا، مدد کی تلاش میں۔اس نے لوگوں کو چلتے ہوئے دیکھا، لیکن انہوں نے اسے نظر انداز کیا۔انہیں اس کی یا اس کے بھائی کی پرواہ نہیں تھی۔انہوں نے انہیں انسانوں کے طور پر نہیں دیکھا، بلکہ بھکاریوں کے طور پر دیکھا جو انہیں دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے تھے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس دور سے گزرے ہیں، انہوں نے کیا کھویا ہے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا کبھی ایک خوش کن خاندان تھا، ایک پیار کرنے والا باپ، ایک خیال رکھنے والی ماں، ایک پیاری بہن تھی۔وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا ایک گھر، ایک اسکول، ایک کمیونٹی میں نام تھا. وہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے اس سانحے سے پہلے، خون ریزی سے پہلے، قتل عام سے پہلے ایک بار عام زندگی گزاری تھی۔وہ نہیں جانتے تھے، اور انہوں نے پرواہ نہیں کی.

ایز کئیل نے غصے اور مایوسی کی لہر کو محسوس کیا۔وہ چیخنا چاہتا تھا، رونا چاہتا تھا، کوسنا

چاہتا تھا۔وہ انہیں دکھانا، محسوس کرنا، سمجھنا چاہتا تھا۔وہ ان کو ان کی بے حسی، ان کے ظلم، ان کی ناانصافیوں کے لیے ادائیگی کرنا چاہتا تھا۔لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔وہ جانتا تھا کہ یہ بیکار ہے۔وہ جانتا تھا کہ یہ صرف چیزوں کو مزید خراب کرے گا۔وہ جانتا تھا کہ اسے اپنے بھائی کے لیے، اپنے لیے مضبوط ہونا چاہیے۔وہ جانتا تھا کہ اسے زندہ رہنا ہے، امید ہے، خواب دیکھنا ہے۔وہ جانتا تھا کہ اسے جینا ہے۔وہ اپنی زندگی اور شہر کے درمیان فرق کو محسوس کرتے ہوئے، ڈروٹننگاٹن گلی کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔اسے لوگوں کی متحرک توانائی، دکانوں کے تنوع، فن تعمیر کی دلکشی سے نفرت تھی۔اس نے کھڑکیوں کو نظرانداز کیا، جس میں وہ چیزیں دکھائی دیتی تھیں جو اس کے پاس کبھی نہیں تھیں، وہ چیزیں جن کی اسے ضرورت نہیں تھی، وہ چیزیں جو وہ نہیں چاہتے تھے۔اس نے سائیکل سواروں سے پرہیز کیا، جو اس کے پاس سے گزرے، پیدل چلنے والوں کو آسانی سے چکمہ دے رہے تھے۔ اس نے سڑک کے چراغوں سے دور دیکھا، جو منظر پر ایک گرم چمک ڈالتے تھے.

www.novelsclubb.com

اس نے جھنڈوں سے ناراضگی ظاہر کی، جو عمارتوں سے لٹک رہے تھے، ہوا میں لہراتے تھے۔اس نے اجنبیت اور تلخی کا احساس محسوس کیا، جیسے وہ کوئی اجنبی، اجنبی، کوئی نہیں۔جب وہ ڈرٹننگٹن گلی کے ساتھ چل رہا تھا تو اس نے خود کو مردہ اور ناامید محسوس کیا۔ ``ایز کئیل اپنے بے ہوش بھائی ایسعیاہ کو اپنی بانہوں میں لے کر نجی ہسپتال کی طرف بھاگا۔اس نے کلینک کو دور سے دیکھا تھا، اور امید کی کرن محسوس کی تھی۔ ہسپتال جدید اور صاف ستھرا لگ رہا تھا، جس کا اگواڑا سبز اور سفید تھا اور ایک بڑا سا نشان جس پر لکھا تھا "کلینک"۔یہ ننگے درختوں سے گھرا ہوا تھا، بارش کے قطرے ان کی شاخوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ہوا دھند سے بھری ہوئی تھی جس سے صاف نظر آنا مشکل ہو گیا تھا۔ایز کئیل نے امید ظاہر کی کہ ہسپتال شفایابی اور ہمدردی کی جگہ ہو گی، ایسی جگہ جہاں وہ مدد اور راحت حاصل کر سکیں گے۔وہ ہسپتال کے دروازے پر پہنچا تو باہر ایک گارڈ کو کھڑا دیکھا۔اس نے یونیفارم اور ٹوپی پہنی ہوئی تھی، اور اس کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔اُس نے

www.novelsclubb.com

ایز کئیل اور ایسعیاہ کو نفرت اور شک کی نظروں سے دیکھا، جیسے وہ گھسنے والے یا کیڑے ہوں۔ایز کئیل نے اس کی نظروں کو نظر انداز کیا،اور اس سے التجا کی، "جناب، ہمیں اندر آنے دیں۔میرا بھائی سردی سے بیہوش ہو گیا ہے،اسے طبّی امداد کی ضرورت ہے۔"اس کی سانسوں سے دھوئیں کے بادل بن رہے تھے جب وہ بولتے تھے، جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ موسم کتنا ٹھنڈا تھا۔گارڈ نے انہیں سرد نظروں سے دیکھا،اور پوچھا،"کیا تمہارے پاس پیسے ہیں؟"ایز کئیل نے سر نفی میں ہلایا،اور کہا،"نہیں جناب، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، لیکن براہ کرم، ہم پر رحم کریں، ہمارے پاس کوئی اور نہیں ہے جس کی طرف رجوع کیا جائے۔ہم مشکل میں زندگی گزار رہے ہیں۔سڑکوں پر، ہم بھوکے مر رہے ہیں اور جمے ہوئے ہیں۔براہ کرم، جناب، ہمیں اندر آنے دیں۔"گارڈ نے طنز کرتے ہوئے کہا،"دفع ہو جاؤ یہاں سے، یہ پرائیویٹ ہسپتال ہے، خیراتی ادارہ نہیں، ہم تم جیسے بھکاریوں کا علاج نہیں کرتے، جاؤ مرنے کے لیے کوئی اور جگہ تلاش کرو۔"ایز کئیل نے

www.novelsclubb.com

روتے ہوئے کہا، "پلیز، جناب، ایسا مت کہیں، میرا بھائی بے ہوش ہے، وہ مر سکتا ہے، براہ کرم، اس کی مدد کریں، میں آپ کے لیے کچھ بھی کروں گا، میں آپ کے لیے کام کروں گا، میں آپ کے لیے صفائی کروں گا، میں آپ کے لیے غلام بن جاؤں گا، بس میرے بھائی کو بچا لیں۔" محافظ اپنی نشست سے کھڑا ہوا، اور ایز کئیل کا کان پکڑ لیا۔ اس نے اسے سختی سے گھمایا، جس سے ایز کئیل درد سے چیخ اٹھا۔ اس نے کہا، "تمہیں لگتا ہے کہ میں بیوقوف ہوں؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری چالوں کو نہیں جانتا؟ تم بھکاری سب ایک جیسے ہو، تم ایسا کام کرتے ہو جیسے کہ تم بیمار ہو یا زخمی ہو، اور پھر تم ہمیں لوٹنے یا دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہو۔، میں تمہارے ڈرامے میں نہیں پڑوں گا، اب یہاں سے نکل جاؤ، اس سے پہلے کہ میں پولیس کو بلاؤں۔" اس نے ایز کئیل کو زور سے دھکیل دیا، جس سے وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا۔ ایز کئیل ایسعیاہ کو گرنے سے بچانے میں کامیاب ہو گیا، اور اسے زمین سے ٹکرانے سے روکا۔ اس نے گارڈ کی طرف دیکھا، اور اس کی ظالمانہ اور

www.novelsclubb.com

نفرت بھری نظریں دیکھی۔اس نے غصے اور مایوسی کی لہر کو محسوس کیا، خوف اور نفرت کے ساتھ ملایا۔وہ واپس لڑنا چاہتا تھا، اپنا اور اپنے بھائی کا دفاع کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ بیکار تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس محافظ، نظام یا دنیا کے خلاف کوئی موقع نہیں ہے۔وہ جانتا تھا کہ اسے چھوڑنا ہے، کوئی اور راستہ تلاش کرنا ہے، زندہ رہنا ہے۔اس نے اٹھ کر اپنے بھائی کو گلے لگایا۔اس نے ہسپتال کی طرف دیکھا، اور اسے اداسی اور دھوکہ دہی کا احساس ہوا۔اس نے سوچا تھا کہ یہ امید کی جگہ ہے، لیکن یہ مسترد کرنے کی جگہ تھی۔اس نے سوچا تھا کہ یہ شفا کی جگہ ہے، لیکن یہ نقصان کی جگہ تھی۔اس نے سوچا تھا کہ یہ ہمدردی کی جگہ ہے، لیکن یہ ظلم کی جگہ ہے۔وہ پلٹا، اور چلا گیا۔اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، یا وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اسے جینا ہے، اپنے بھائی کے لیے، اپنے لیے۔وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اسے اپنے بھائی کو بچانے، کے، لئیے کچھ بھی کرنا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••

ایز کئیل سٹاک ہوم

Drottninggatan Street

میں لڑکھڑاتا ہوا اپنے بھائی کے بے جان جسم کو اپنی بانہوں میں پکڑے ہوئے تھا۔ قدیم عمارات، تعمیراتی عظمت اور تاریخی اہمیت کا مرکب، ہلچل مچانے والے ہجوم کے درمیان اونچی کھڑی تھیں۔لوگ ایک دوسری نظر کے بغیر ایز کئیل کے پاس سے گزرے،اسے ہمدردی کا ڈرامہ رچانے والے بھکاری کے طور پر مسترد کر دیا۔ لیکن یہ کوئی ڈرامہ نہیں تھا،یہ حقیقت تھی کہ اس کا بھائی سردی سے بیہوش ہو گیا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کاٹ رہی تھی؛اس نے جلد کے ہر بے نقاب ٹکڑے پر چٹکی لی اور کپڑوں کی تہوں میں سے نکل گئی۔ایسعیاہ کا چھوٹا سا جسم اسٹاک ہوم کی بے رحم سردی میں دم توڑ گیا تھا۔اس کی آنکھیں ہلکی کھلی لیکن منجمد،ہونٹ سفید اور پیلے

www.novelsclubb.com

—ایک خوفناک خاموشی نے انہیں گھیر لیا۔اچانک اسے پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔یہ ایک آدمی تھا جس نے پینٹ شرٹ کے اوپر سفید کوٹ اور نام کا ٹیگ پہنا ہوا تھا جس پر ڈاکٹر اینڈرسن لکھا تھا۔ڈاکٹر اس سے ہمدردی سے بولا،بظاہر پریشان تھا۔"کیا ہوا ہے نوجوان؟کیا سب ٹھیک ہے؟"ایز کئیل کچھ مدد کی امید میں آدمی کی طرف مڑ گیا۔اس نے پریشان آدمی سے کہا،"میرا بھائی بیہوش ہو گیا ہے۔ڈاکٹر،کوئی اس کا چیک اپ نہیں کر رہا،کوئی میری مدد نہیں کر رہا،میں ہسپتال گیا، انہوں نے مجھے مارا پیٹا اور باہر نکال دیا کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے۔"ڈاکٹر نے پیچھے بنچ کی طرف دیکھا اور کہا"اچھا دیکھو پیچھے ایک بینچ ہے،اپنے بھائی کو وہاں رکھو،میں اس کا چیک اپ کروں گا۔""اس نے بینچ کی طرف اشارہ کیا،جو ایک دکان کے قریب تھی جس پر ایک روشن نشان تھا جس پر لکھا تھا"سکانڈیا"۔وہ بنچ کی طرف چلنے لگا،اس کے پیچھے ایز کئیل آیا۔ایز کئیل نے ایسعیاہ کو بینچ پر بٹھایا، اور ڈاکٹر نے،جس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا،تھیلے سے سٹیتھوسکوپ نکال کر

www.novelsclubb.com

ایسعیاہ کی سانسیں چیک کیں۔اس نے آلہ کو ایسعیاہ کے سینے سے دبایا، لیکن کوئی آواز نہیں آئی۔اس نے اسے اسکی گردن میں منتقل کیا، لیکن کوئی نبض نہیں تھی. وہ جانتا تھا کہ ایسعیاہ مر گیا تھا، لیکن اس نے ایز کئیل کو نہیں بتایا۔اس نے لڑکے کی لاش کے لیے اور بھی منصوبے بنائے تھے۔

اس نے فرضی مسکراہٹ کے ساتھ ایز کئیل کی طرف دیکھا اور کہا، "تمہارا بھائی ٹھیک ہے، لیکن کیا تم جانتے ہو کہ کیا مجھے تمہارے بھائی کو کسی ایسے ہسپتال میں لے جانا پڑے گا جہاں وہ پیسے نہیں لیتے؟"اس نے پیچھے سے ٹیکسیوں کو آتے جاتے دیکھا اور اسے ایک خیال آیا۔اس نے کہا"تم کیب لے آؤ میں تمہارے بھائی کو دیکھ لوں گا۔""ایز کئیل آدمی پر بھروسہ کرتے ہوئے فوراً کھڑا ہو گیا۔اس نے کہا"مجھے آپ پر یقین ہے"۔وہ اپنے بھائی کو ڈاکٹر کے پاس چھوڑ کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بھاگا۔ڈاکٹر نے اسے جاتے ہوئے دیکھا، اور پھر اس نے تیزی سے کام کیا۔

اس نے اپنا بیگ کھولا اور سرنج نکالی۔اس نے ایسعیاہ کے جسم میں ایک مادہ داخل کیا، جس سے ایسا لگتا تھا کہ اس نے منشیات کی زیادہ مقدار لی ہے۔۔۔

---

ایز کئیل کو خوف کا ایک جھٹکا لگا جب اس نے کار کو اپنے پاس سے گزرتے دیکھا۔ یہ وہی کار تھی جو اس کے بھائی کو لے گئی تھی، وہی گاڑی جو اس ڈاکٹر کی تھی جس نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ بنچ جہاں اس نے ایسعیاہ کو چھوڑا تھا خالی تھا۔اس کے بھائی یا ڈاکٹر کا کوئی نشان نہیں تھا۔اسے احساس ہوا کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے، کہ اس کے بھائی کو اغوا کر لیا گیا ہے، شاید مارا بھی گیا ہے۔وہ جھٹکے سے باہر نکلا اور گاڑی کے پیچھے بھاگا۔اس نے چلایا، "رکو! رکو! یہ میرا بھائی ہے! اسے واپس دو!" لیکن گاڑی نہیں رکی۔یہ ٹریفک سے گزرتے ہوئے تیزی سے دور ہوا۔ایز کئیل نے گاڑیوں اور لوگوں کو چکمہ دیتے ہوئے اس کا پیچھا کیا۔ اس نے گاڑی کو ایک کونے کو موڑ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھا۔اسے

مایوسی کی لہر دوڑ گئی، یہ سوچ کر کہ اس نے اپنے بھائی کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔ لیکن پھر اس نے ایک دکان کے پاس ایک سائیکل کھڑی دیکھی۔ سائیکل لوکڈ نہیں تھی اور مالک کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایز کئیل نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ اس نے سائیکل پکڑی اور اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے گاڑی پکڑنے کی امید میں جتنی تیز رفتاری سے پیڈل چلایا۔ اسے نتائج کی پرواہ نہیں تھی، اسے قانون کی پرواہ نہیں تھی۔ اسے صرف اپنے بھائی کا خیال تھا۔ وہ ٹریفک لائٹس اور ہارن کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی سائیکل سڑک پر چلاتا رہا۔ سردی سے اس کے منہ سے دھواں نکل رہا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ تھا اور ناک بھی سرخ اور ہونٹ سفید تھے۔ وہ رو رہا تھا۔ اس کے آنسو ٹپک رہے تھے۔ لیکن وہ راکٹ سے زیادہ تیز سائیکل چلا رہا تھا، اسے صرف ایسعیاہ کی فکر تھی۔ اس نے اپنے پیچھے کسی کو چیختے ہوئے سنا، "ارے، میری سائیکل، اس چور کو روکو!" یہ سائیکل کا مالک تھا، جو ابھی دکان سے باہر آیا ہی تھا کہ ایز کئیل کو اپنی سائیکل چلاتے دیکھا۔ وہ غصے میں تھا اور

پریشان تھا، سوچ رہا تھا کہ اس لڑکے نے اس کی سائیکل کیوں چرائی ہے۔اس نے اس کا پیچھا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بہت سست تھا۔اس نے ہار مان لی اور اپنی سائیکل واپس ملنے کی امید میں پولیس کو فون کیا۔ایز کئیل نے اس کی بات نہیں سنی، یا اس کی پرواہ نہیں کی۔وہ سواری کرتا رہا، گاڑی ڈھونڈتا رہا۔اس نے اسے دور سے دیکھا، پھر بھی چل رہا تھا۔اسے امید کی کرن محسوس ہوئی، یہ سوچ کر کہ شاید وہ اب بھی اس تک پہنچ جائے۔اس نے اپنی رفتار بڑھاتے ہوئے خود کو حد تک دھکیل دیا۔وہ اپنے بھائی کو بچانے، ڈاکٹر کا سامنا کرنے، انصاف حاصل کرنے کے لیے پر عزم تھا۔

www.novelsclubb.com

•••

ایز کئیل نے سٹاک ہوم کی تنگ گلیوں سے اس کار کا پیچھا کیا جو اس کے بھائی ایسعیاہ کو لے گئی تھی۔اس کا دل سینے میں دھڑک رہا تھا، سانس اکھڑ رہی تھی، ٹانگیں جل رہی تھیں۔اس نے اس آدمی کو دیکھا تھا جس نے ایسعیاہ کو ڈوریٹو نگٹن کے بینچ سے چھین لیا تھا، اس نے ڈاکٹر ہونے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن ایز کئیل اب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔اپنی ماں، باپ اور بہن کو ایک وحشیانہ حملے میں کھو دیا تھا، جس کا انتظام اس کے چچا نے کیا تھا جو ان کی جائیداد چاہتا تھا۔وہ بمشکل اپنی جان لے کر فرار ہوا تھا، اور تب سے سڑکوں پر زندگی گزار رہا تھا۔وہ ایسعیاہ کو بھی نہیں کھو سکتا تھا۔وہ صرف وہی تھا جس نے اسے سمجھا، جس نے اس کے خواب اور امیدیں بانٹیں۔وہ اس کا بہترین دوست تھا۔اس نے گاڑی کو ایک چھوٹے سے کلینک میں بدلتے دیکھا۔اس نے تیز رفتاری سے پیڈل چلایا، اس امید میں کہ وہ آدمی اندر سے غائب ہو جائے اس سے پہلے کہ وہ اسے پکڑ لے۔وہ کلینک پہنچا اور سائیکل سے چھلانگ لگا دی۔وہ دروازے کی طرف بھاگا مگر وہ بند تھا۔اس

www.novelsclubb.com

نے ادھر ادھر دیکھا اور نیچے تہہ خانے کی طرف جانے والی سیڑھی کو دیکھا۔اس نے اس کا پیچھا کیا،اس امید میں کہ کوئی اور داخلی راستہ مل جائے گا۔ تہہ خانہ تاریک اور نم تھا، جس کی بدبو آ رہی تھی۔ایز کئیل نے دیوار کے ساتھ اپنا راستہ محسوس کیا، یہاں تک کہ اس نے ایک ہلکی ہلکی آواز سنی۔وہ اس کی طرف بڑھا اور ایک دروازہ دیکھا جس کے اوپر سرخ روشنی تھی۔اس نے نوب کو گھما کر دھکا دے کر کھول دیا۔اس کا استقبال کرنے والے نظارے نے اس کا ہانپ لیا۔ایک دھات کی میز پر، خون اور تاروں سے ڈھکی ہوئی، اپنے بھائی کی لاش رکھی۔اس کا سینہ کٹا ہوا تھا،اس کے دل اور پھیپھڑوں کو ظاہر کرتا تھا۔اس کی آنکھیں وسیع اور بے جان تھیں۔اس کے ساتھ ہی، سفید کوٹ میں ملبوس اس ڈاکٹر نے اسکیلپل اور کلپ بورڈ پکڑ رکھا تھا۔اس نے نظر اٹھا کر ایز کئیل کو دیکھا۔"آہ، تم آ گئے،"اس نے سکون سے کہا۔"مجھے تمہارے نقصان پر افسوس ہے۔جب میں نے اسے پایا تو وہ پہلے ہی مر چکا تھا۔میں نے اسے کچھ تجربات کے لیے استعمال کیا ہے۔ فکر نہ کرو

میں تمہاری پریشانی کا ازالہ کروں گا۔" ایز کئیل نے غصے اور غم کی لہر محسوس کی۔ اس نے سکریو ڈرایور کے گرد مٹھی باندھی اور ڈاکٹر کی طرف بھاگا۔ اس نے اس کے دل میں سکریو ڈرائیور گھونپا، جس سے وہ اسکیلپل اور کلپ بورڈ کو گرا دیا۔ وہ اس کے چہرے پر، گردن میں، آنکھوں میں وار کرتا رہا، یہاں تک کہ ڈاکٹر نے حرکت کرنا چھوڑ دی۔ وہ فرش پر گرا، اسکے بھائی کے ساتھ، خون کا تالاب بنا۔ ڈاکٹر اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑا، ایز کئیل نے اپنے پانچ سالہ بھائی ایسعیاہ کی مسخ شدہ لاش کو خوف سے دیکھا۔ وہ ساکٹ جہاں اس کی آنکھیں ہوا کرتی تھیں کھوکھلی اور خون آلود تھیں۔ اس کی آنکھیں، اس کے دل، پھیپھڑوں اور گردوں کے ساتھ، ایک دھاتی میز پر صفائی کے ساتھ ترتیب دی گئی تھیں۔ وہ ایک خالی خول کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ایز کئیل بے قابو ہو کر روتے ہوئے ایسعیاہ کو گلے لگانے کے لیے دوڑا۔ "ایسعیاہ، مجھے بہت افسوس ہے، میں نے تمہیں ناکام کیا، میں نے تمہاری حفاظت کا وعدہ کیا تھا، لیکن میں ایسا نہیں کر سکا۔" اس نے ایسعیاہ کے ٹھنڈے

www.novelsclubb.com

گالوں کو چوما، "میں ایک ڈرپوک بھائی ہوں، میں نے تمہیں مایوس کیا، میں بہت بیوقوف تھا، مجھے معلوم ہونا چاہیے تھا کہ تم پہلے ہی جا چکے ہو، مجھے اس عفریت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب ہمارے پاس کوئی نہیں تھا، تو کیسے؟ کیا ہم اجنبیوں سے کسی قسم کی مہربانی کی توقع کر سکتے ہیں؟" وہ اذیت سے چیخا، "اے خدا، تو نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا، ان سب کو مجھ سے کیوں چھین لیا، پہلے ڈیڈ پھر زِیبا، پھر موم اور اب؛ ایسعیاہ؟" وہ پیچھے ہٹ گیا، اس کی آنکھیں غصے سے جل رہی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے پلاسٹک کا تھیلا پکڑ لیا۔ اس نے ایسعیاہ کے جسم کے اعضاء اس میں ڈالے اور پھر اس تھیلے کو اپنے سامنے ایک بڑے بیگ میں بھر دیا۔ اس نے ایسعیاہ کی پیشانی کو چوما، "مجھے افسوس ہے، لیکن مجھے اب بدلہ لینا ہے۔ مجھے یہ کرنا ہوگا" اس نے بیگ کو زپ کیا اور اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ وہ باتھ روم گیا اور اپنے جسم سے خون کو دھویا۔ ایز کئیل اپنی عمر کے لحاظ سے لمبا تھا، بارہ سال کی عمر میں پانچ فٹ دس انچ۔

www.novelsclubb.com

اس نے ڈاکٹر کے کپڑے لیے تھے، جو اس کے لیے کافی فٹ تھے۔اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کاغذ پر ایک پن کوڈ کے ساتھ نقدی اور اے ٹی ایم کارڈ ملا۔اس نے اپنے ہاتھ میں موجود پیسوں اور کارڈ کی طرف دیکھا، اور اسے کڑواہٹ کا احساس ہوا۔وہ اب اس کے لیے بیکار تھے۔اسے ان کی ضرورت تھی جب وہ اور ایسعیاہ سڑکوں پر بھوک سے مر رہے تھے اور جم رہے تھے، نہ کہ جب ایسعیاہ مر گیا تھا اور کاٹا گیا تھا۔وہ باتھ روم سے باہر نکلا، اس کا جسم صاف تھا لیکن اس کی روح داغ دار تھی۔اس نے دیکھا کہ ڈاکٹر کی لاش فرش پر پڑی ہے، جو ابھی تک ایک سکیلپل کو پکڑے ہوئے ہے۔اسے کوئی ترس نہیں آیا، صرف غصہ تھا۔اس نے پیٹرول کا کین پکڑا اور جسم پر ڈالا، پھر ماچس جلا کر پھینک دی۔آگ کے شعلوں نے ڈاکٹر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس سے ہوا میں سیاہ دھواں پھیل گیا۔وہ ایک لمحے کے لیے دیکھتا رہا، پھر پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسنے اپنے کپڑے اس بیگ میں ڈالے پھر ایسعیاہ کی لاش کو بیگ لے کر عمارت سے نکل گیا۔اس نے بوری کو پچھلے ریک پر رکھ دیا وہ آگے بیٹھ گیا پیڈل چلاتا۔سائیکل آگے جارہی تھی،اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کہاں جارہا ہے۔وہ صرف اس ڈراؤنے خواب سے دور نکلنا چاہتا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ ٹھنڈی ہوا اس کی جلد کو کاٹ رہی ہے،اور دھند اس کی بینائی کو دھندلا رہی ہے۔اسے بے حس،خالی،تنہا محسوس ہوا۔اس کے پاس جینے کے لیے سوائے انتقام کے کچھ نہیں بچا تھا۔

••••••

www.novelsclubb.com

ایز کئیل نے اپنی سائیکل کو تنگ کچی سڑک کے ساتھ چلایا،جس کے چاروں طرف دیودار کے بلند درخت تھے۔ہوا ٹھنڈی اور نم تھی،اور آسمان سرمئی اور بادلوں کے ساتھ بھاری تھا۔وہ دور سے سمندر کی گرج سن سکتا تھا،اور اس نے دھند میں سے نیلی لہروں کی جھلک دیکھی۔اس نے اپنی سائیکل کے پیچھے کدال کا پٹا

باندھا ہوا تھا، اور ایک بڑا بیگ تھا جس میں وہ واحد چیز تھی جو اس نے دنیا میں چھوڑی تھی: اس کے بھائی کی لاش۔ وہ ایک ویران جگہ پر پہنچا، جہاں سڑک ٹیڑھی ہو گئی اور درخت قدرتی رکاوٹ بن گئے۔ وہ اپنی سائیکل سے اترا اور اسے درخت سے ٹیک لگا لیا۔ وہ کدال لے کر زمین میں گڑھا کھودنے لگا۔ اس نے اپنی پیشانی پر پسینے اور بازوؤں میں درد کو نظر انداز کرتے ہوئے سخت عزم کے ساتھ کام کیا۔ اس نے اس وقت تک کھودا جب تک کہ گڑھا اتنا گہرا نہ ہو گیا کہ اس کے بھائی کو فٹ کر سکے۔ وہ واپس سائیکل پر گیا اور بیگ کھول دیا۔ اس نے ایسعیاہ کی لاش کو اپنی بانہوں میں لپیٹ کر بیگ سے باہر نکالا۔ اس نے اپنے بھائی کا وزن، اس کی جلد کی ٹھنڈک، اس کے اعضاء کی سختی کو محسوس کیا۔ وہ اسے سوراخ تک لے گیا اور آہستہ سے اسے لٹا دیا۔ اس نے اسکے جسم کے اعضاء کو اس ترتیب سے ترتیب دیا جیسے وہ ڈاکٹر کے کاٹنے سے پہلے تھے۔ اس نے اسے مٹی سے ڈھانپ کر اپنے ہاتھوں سے تھپتھپایا۔ اسے کچھ بڑے پتھر ملے اور انہیں قبر پر رکھ دیا، اور قبر پوری

www.novelsclubb.com

پتھروں سے، بھر دی پھر اسنے قبر پر دوبارہ مٹی ڈالی درخت کے سائے کے نیچے اسکے بھائی کی قبر اس نے اپنی جیب سے چاک کا ایک ٹکڑا نکالا اور درخت کی چھال پر لکھا: "میرے پیارے بھائی ایسعیاہ، تم جنت کے پرندے بن جاؤ۔" اس نے پیچھے ہٹ کر اپنے کام کو دیکھا۔ اس نے جذبات کی ایک لہر، اداسی، غصے اور جرم کی آمیزش محسوس کی۔ اس نے گھٹنے ٹیک دیے اور سرگوشی میں دعا کی، خدا سے اسے معاف کرنے اور اس کے بھائی کی دیکھ بھال کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کھڑے ہو کر آنکھیں صاف کیں۔ کچھ دیر بعد

۔ایز کئیل سائیکل اور بیگ کو گھسیٹ کر ساحل پر لے گیا، جہاں لہریں چٹانوں سے ٹکرا گئیں۔ اس نے بیگ کی طرف دیکھا، جہاں اس میں کبھی اس کے بھائی کی خالی اور بے جان لاش تھی۔ اسے اس بیگ سے نفرت اور نفرت کے سوا کچھ محسوس نہیں ہوا۔ اُس بیگ نے اُسے اُس کا ماضی، اُس کے دکھ، اُس کے نقصان کی یاد دلائی۔ اس نے بیگ کو گہرائی میں ڈوبتا دیکھ کر پانی میں پھینک دیا۔ اس نے سائیکل

کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا، امید ہے کہ یہ دوبارہ کبھی نہیں ملے گی۔ وہ مڑ کر واپس جنگل میں چلا گیا جہاں اس کے بھائی کی قبر تھی۔ وہ اس جگہ پر پہنچا، جہاں پتھر اور چاک کے پیغام نے اس جگہ کو نشان زد کیا جہاں ایسعیاہ پڑا تھا۔ اس نے گھٹنے ٹیک کر مٹی کو چھوا، اس کی سردی اور نمی کو محسوس کیا۔ اس نے اپنے بھائی کی مسکراہٹ، اس کی ہنسی، اس کی گرمجوشی کو یاد کرتے ہوئے جرم اور دکھ کا احساس کیا۔ اس نے سرگوشی کی، "ایسعیاہ، مجھے بہت افسوس ہے، میں تمہارا گنہگار ہوں۔ میں نے تمہیں ناکام کیا، میں تمہیں نہیں بچا سکا، مجھے تمہارے لیے وہاں ہونا چاہیے تھا، مجھے تمہاری حفاظت کرنی چاہیے تھی۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں، ایسعیاہ، تم میرے بھائی ہو، تم میرا سب کچھ ہو۔" وہ قبر پر سر رکھ کر زمین پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور بڑبڑایا، "ایسعیاہ،،۔" وہ اپنے بھائی کے، اپنے خاندان کے، اپنے بدلے کے خواب دیکھ کر سو گیا۔۔۔۔

•••••••••

پچھلے دو ہفتوں سے ایز کئیل اس کنارے پر رہ رہا تھا،اس نے ڈاکٹر سے جو رقم لی تھی اسے زندہ رہنے کے لیے استعمال کیا۔اس نے ایک سستے ہوٹل میں ایک چھوٹا سا کمرہ کرائے پر لیا، جہاں وہ نہا سکتا تھا اور اپنے کپڑے دھو سکتا تھا۔اس نے کچھ پیسے بچانے کے لیے جب بھی ممکن تھا پبلک ٹوائلٹ استعمال کیا۔وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر تک سٹاک ہوم میں رہنے کا متحمل نہیں ہو سکتا، لیکن اس کے پاس جانے کے لیے کوئی اور جگہ نہیں تھی۔اس کے پاس کوئی اور نہیں تھا جو اس کی دیکھ بھال کرے۔اس نے اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے موٹی جیکٹ،اونی ٹوپی، مضبوط جوتے اور جو گر پہنے۔اسٹاک ہوم برف سے ڈھکا ہوا تھا،ایک سفید کمبل جس نے شہر کو اور خوبصورت بنا دیا تھا۔اسے برف سے نفرت تھی،اسے سردی سے نفرت تھی،اسے سویڈن سے نفرت تھی۔یہ وہ جگہ تھی جس نے اس سے سب کچھ چھین لیا تھا۔یہ وہ جگہ تھی جہاں اس کے بھائی کا انتقال ہوا تھا۔وہ سرخ بس میں سوار ہوا، جس کی اس نے آن لائن بکنگ کی تھی۔، کیونکہ سویڈن میں زیادہ تر چیزیں آن

www.novelsclubb.com

لائن ہوتی تھیں۔وہ کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھا،اور برف گرتے دیکھتا رہا۔یہ ایک ہلکی برف تھی،ایک نرم برف،ایک خاموش برف۔اس نے ہر چیز کو پرامن اور خوبصورت بنادیا۔لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ جھوٹ ہے۔اس دنیا میں کچھ بھی پرامن یا خوبصورت نہیں تھا۔بس درد اور تکلیف تھی۔بس ایک خاص مقام پر رکی،اور وہ اتر گیا۔وہ جنگل میں چلا گیا،جہاں اس نے اپنے بھائی کو دفن کیا وہ اپنی لشت پر سپورٹس بیگ ٹانگے تھا،جس میں اسنے ان پیسوں کو ڈالنا تھا جو اسنے ای ٹی ایم سے نکال کر ادھر ہی کہیں چھپا دیئے تھے۔۔وہ اس جگہ پر پہنچا،جہاں پتھر اور چاک کے پیغام نے اس جگہ کو نشان زد کیا جہاں ایسعیاہ پڑا تھا۔برف نے قبر کو ڈھانپ لیا تھا جس سے یہ ایک چھوٹی پہاڑی کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔اس نے برف کو صاف کیا،اور مٹی کو چھوا۔اسے اپنے بھائی کا چہرہ،اس کی آواز،اس کا لمس یاد آرہا تھا،اس نے غم کی ایک کرب محسوس کی۔وہ اداسی سے مسکرایا،یہ سوچ کر کہ ایسعیاہ کو مرے دو ہفتے کیسے ہو گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے برف کی سردی کو محسوس کرتے ہوئے ایسعیاہ کی قبر پر اپنا ہاتھ دبایا۔ایک آنسو اس کے گال پر گرا،اس کے خالی چہرے پر جذبات کی واحد علامت۔اس نے اپنے غم کو غصے میں بدلتے ہوئے خود کو سخت کر لیا تھا۔اس کے ذہن میں صرف ایک ہی مقصد تھا: بدلہ۔وہ اپنے بھائی کی قبر سے ایسے بولا جیسے وہ اسے سن رہا ہو۔

"میں تیاری کر کے کچھ بن جاؤں گا۔ہمارے چچا، جنہوں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا، ہمیں ڈھونڈ رہا ہے۔میں ان کے ڈر سے کہیں نہیں جا رہا ہوں۔میں واپس آ کر اس سے بدلہ لوں گا"اس نے ایسعیاہ کی قبر سے کچھ مٹی نکال کر ایک چھوٹی پوٹلی میں ڈالی جو اس کی جیب میں تھی۔وہ اپنے بھائی کا ایک حصہ ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔وہ کھڑا ہوا اور ایک قریبی جگہ پر چلا گیا، جہاں اس نے پیسوں سے بھرا ایک پلاسٹک کا بیگ چھپا رکھا تھا۔اسنے اے ٹی ایم سے سارے پیسے نکال کر اس جگہ پر چھپا دیئے تھے اس نے تھیلا اپنے اسپورٹس بیگ میں ڈال دیا۔اس نے بیگ کندھے پر ڈالا اور جانے کے لیے مڑا۔اس نے دوبارہ ایسعیاہ کی قبر پر نظر ڈالی،

اور کہا، "میں واپس آؤں گا۔" اس نے سانس چھوڑی اور اس کے منہ سے دھویں کا بادل نکلا۔ یہ منجمد تھا، اور وہ اپنی سانس دیکھ سکتا تھا. دھواں گہرا اور بڑا ہوتا گیا اور اسے سفید دھند میں لپیٹ لیا۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو کر دھند میں چلا گیا۔ سب کچھ سفید ہو گیا، اور کچھ نظر نہیں آیا۔

•••••

سویڈن کے شمال میں رات اندھیری اور سرد تھی، جہاں سورج بمشکل افق سے اوپر نکلا تھا۔ صرف اورورا اس سے روشنی آئی تھی، سبز رنگ کے چمکدار پردے جو آسمان پر رقص کرتے تھے۔ اور شمسی ہوا، چارج شدہ ذرات کی ندی جو سورج سے نکل کر زمین کے مقناطیسی میدان اور ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ہوا وہ ایک خوبصورت نظارہ تھے، لیکن اس سیارے پر زندگی کی نزاکت کی یاد دہانی بھی۔ وہ نیٹیج ہیٹ، لمبا کوٹ، پینٹ شرٹ اور چیلسی کے جوتے پہنے ایک آدمی لالٹین اٹھائے برف میں سے گزرا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک الگ دور سے باہر نکل

آیا ہے، لیکن اس دور دراز اور جمی ہوئی زمین میں وہ اپنی جگہ سے باہر نہیں تھا۔ وہ مسٹر لی تھے، ایک چینی سیاح اور مہم جوئی جو سویڈن آیا تھا اور ورز کو دیکھنے اور بیابانوں کی سیر کرنے کے لیے۔ وہ شاولن کنگ فو کا بھی ماہر تھا، ایک مارشل آرٹ جو اس نے اپنے دادا سے سیکھا تھا، جو چین کے مشہور شاولن مندر میں راہب تھے۔ وہ آنگلو کے قریب پہنچا، گنبد نما ڈھانچہ برف کے ٹکڑے سے بنا تھا۔ یہ اس ویران علاقے میں انسانی رہائش کی واحد نشانی تھی۔ اُس نے اِگلو کے باہر کھڑی ایک شخصیت کو وارورہ کو دیکھتے دیکھا۔ اس نے اسے ایز کئیل کے نام سے پہچانا، ایک لڑکا جس سے اس کی ملاقات ڈیڑھ ماہ قبل اسٹاک ہوم میں ہوئی تھی۔ ایز کئیل ایک قابل ذکر لڑکا تھا، جس کا ماضی المناک اور پراسرار تھا۔ اس نے مسٹر لی کو بتایا تھا کہ اس کے چچا ڈریک نے اس کے خاندان کو قتل کر کے ان کی خوش قسمتی چھین لی تھی اور وہ اپنے چھوٹے بھائی ایسعیاہ کے ساتھ سٹوک ہوم کی گلیوں میں بے یار و مددگار تھے۔ لیکن ایسعیاہ ایک ظالم ٹھنڈی رات کے ہاتھوں مر گیا تھا۔ اسنے مسٹر لی کو

www.novelsclubb.com

تلاش کیا، جس نے اس کی مدد کرنے کی پیشکش کی تھی۔ مسٹر لی ایز کئیل کے پاس چلے گئے، جو اس کی طرف مڑ گیا۔ ایز کئیل بارہ سال کا تھا، لیکن وہ زیادہ بوڑھا لگ رہا تھا۔ اس کا جسم اور چہرہ ان مشکلات سے سخت ہو گیا تھا جو اس نے برداشت کی تھیں۔ اس نے اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے موٹی جیکٹ، اونی ٹوپی، مضبوط جوتے اور جو گر پہنے۔ اس کے ساتھ کھیلوں کا ایک بیگ تھا، جہاں اس نے ڈاکٹر کے اے ٹی ایم کارڈ سے لیے گئے تمام پیسے چھپا رکھے تھے۔ اس نے کارڈ اور اپنے پرانے کپڑے اپنے بھائی کی قبر کے پاس چھپا رکھے تھے، جس پر وہ اس دن پہلے گیا تھا۔

"ہیلو، ایز کیئل،" ماسٹر لی نے کہا۔ "کیا آپ جانے کے لئے تیار ہیں؟" ایز کئیل نے سر ہلایا۔ اس نے مسٹر لی کے ساتھ سویڈن چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا، جس نے اسے چین لے جانے اور اسے شاولن راہب کے طور پر تربیت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ کنگ فو سیکھنا چاہتا تھا، نہ صرف اپنے دفاع کے لیے، بلکہ اپنے بھائی کی یاد کو بھی عزت دینا چاہتا تھا۔ وہ ایک نیا شخص، ایک مضبوط انسان، ایک بہتر انسان بننا چاہتا

www.novelsclubb.com

تھا۔"ہاں، میں تیار ہوں،"ایز کئیل نے کہا۔ مسٹر لی مسکرائے۔وہ ایز کئیل کو پسند کرتا تھا،اور اسے اس پر ترس آتا تھا۔وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔"اچھا،"مسٹر لی نے کہا۔"چلو پھر چلتے ہیں۔ہمارے آگے ایک لمبا سفر ہے۔"وہ ایز کئیل کو اپنی سنو موبائل کی طرف لے گیا،جو قریب ہی کھڑی تھی۔اس نے اسے چڑھانے میں مدد کی،اور پھر خود اس گاڑی پر چڑھ گیا۔اس نے انجن اسٹارٹ کیا،اور اگلو سے دور چلا گیا۔اس نے عروسہ کی طرف دیکھا اور کہا،"لوگ دیوانے ہیں،وہ نہیں جانتے کہ یہ عروسے کیسے بنتے ہیں،اگر انہیں اس کی قدر کا احساس ہو تو وہ خوش ہونا چھوڑ دیں۔"ایز کئیل مسکرایا سرد تلخ"ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے"اسنے مسٹر لی کو دیکھا"کیا ایسا نہیں ہے"مسٹر لی نے باہر دیکھتے اثبات میں سر کو جنبش دی۔"اس نے تیز رفتاری سے گاڑی چلائی،ہوائی اڈے کی طرف بڑھے،جہاں ایک طیارہ ان کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا،کیونکہ اس نے برف اور برف کی سرزمین اور اپنے رازوں کی سرزمین کو چھوڑ دیا تھا۔اس نے آگے،آگ اور

www.novelsclubb.com

ڈریگنوں کی سرزمین اور اپنے خوابوں کی سرزمین کی طرف دیکھا۔ مسٹر لی ایز کئیل کی طرف دیکھتے بولے ”تمہارا نایا مستقبل تمہارا انتظار، کر رہا ہے شاؤلن ٹیمپل“

•••••••••

ایز کئیل اور مسٹر لی ایک پہاڑی پر کھڑے تھے جو شاولن ٹیمپل کو دیکھ رہا تھا، جو پیچیدہ ڈیزائن اور روحانی گونج کا ایک شاندار ڈھانچہ ہے۔ مندر ایک برفیلے پہاڑ کی چوٹی پر جما ہوا درختوں اور بادلوں سے گھرا ہوا تھا۔ سورج سرمئی آسمان میں کمزوری سے چمک رہا تھا، منظر پر ہلکی روشنی ڈال رہی تھی۔ ایز کئیل مسکرایا، اس کے چہرے پر ایک نادر تاثر تھا۔ اس کی زندگی ایک مشکل تھی، المیہ اور نقصان سے بھری ہوئی تھی۔ اس کے چچا، ڈریک، نے اس کے خاندان کو قتل کر دیا تھا اور ان کی خوش قسمتی چھین لی تھی، جس سے وہ اور اس کے چھوٹے بھائی، ایسعیاہ کو سٹوکہوم کی گلیوں میں دربدر ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن ایسعیاہ ایک ظالم قسمت

کے ہاتھوں مر گیا تھا، ایز کئیل نے اپنے بھائی کا بدلہ لیا تھا، اور پھر مسٹر لی کو تلاش کیا، جس نے اس کی مدد کرنے کی پیشکش کی تھی۔ مسٹر لی ایک چینی سیاح اور مہم جو تھے، جو اروره کو دیکھنے اور بیابان کی سیر کے لیے سویڈن آئے تھے۔ وہ شاولن کنگ فو کا بھی ماہر تھا، ایک مارشل آرٹ جو اس نے اپنے دادا سے سیکھا تھا، جو چین کے مشہور شاولن مندر میں راہب تھے۔ اس نے ایز کئیل میں کچھ دیکھا تھا، ایک صلاحیت اور ایک روح جسے وہ پروان چڑھانا چاہتا تھا۔ اس نے اسے چین لے جانے ایز کئیل نے مسٹر اور اسے شاولن راہب کے طور پر تربیت دینے پر اتفاق کیا تھا۔ لی کے ساتھ سویڈن چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا، جنہوں نے اسے کنگ فو سکھانے کا وعدہ کیا تھا، نہ صرف اپنے دفاع کے لیے، بلکہ اپنے بھائی کی یاد کا احترام کرنے کے لیے۔ وہ کنگ فو سیکھنا چاہتا تھا، نہ صرف مضبوط بننے کے لیے، بلکہ اپنے بدلے کے لیے بھی تیار تھا۔ وہ اپنے وطن واپس جانا چاہتا تھا اور اپنے چچا سے ملنا چاہتا تھا، جو ابھی تک اس کی تلاش میں تھے۔ وہ واپس لینا چاہتا تھا جو اس کا حق تھا۔ "میرا

www.novelsclubb.com

مستقبل ایسا ہو گا جس میں میں اپنا بدلہ لوں گا،" ایز کئیل نے کہا، اس کی آواز سرد اور پر عزم ہے۔ مسٹر لی نے اس کی طرف دیکھا، اور آہ بھری۔ وہ اس کے درد اور غصے کو سمجھتا تھا، لیکن اسے اپنے جنون کی فکر بھی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ انتقام ایک خطرناک اور تباہ کن راستہ ہے، جو اسے کھا سکتا ہے اور اسے ایک عفریت میں بدل سکتا ہے۔ اسے امید تھی کہ وہ اسے نہ صرف کنگ فو سکھائے گا بلکہ حکمت اور ہمدردی بھی سکھائے گا۔ مسٹر لی نے اسے خبردار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا،" انتقام ایک بہترین احساس ہے، لیکن یہ آپ کے دل کو بھی منجمد کر سکتا ہے۔" ایز کئیل اُس کی طرف متوجہ ہوا، اُس کی آنکھیں عاجزی سے چمک رہی تھیں۔ وہ گونگا لڑکا نہیں تھا، وہ ایک ہوشیار اور چالاک تھا۔ اس نے گلیوں میں زندہ رہنا، مختلف حالات کے مطابق ڈھلنا، اپنی عقل اور اپنی توجہ کو استعمال کرنا سیکھ لیا تھا۔ اس نے یہ بھی سیکھا تھا کہ کسی پر بھروسہ نہ کرنا، صرف اپنے آپ پر بھروسہ کرنا، اپنے جذبات چھپانا. وہ ایک رویہ والا آدمی بن چکا تھا، جو ہر سوال کا جواب دیتا

تھا۔"مجھے اپنے دل کی پرواہ نہیں ہے،مجھے صرف انصاف کی پرواہ ہے،"ایز کیل نے اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

•••••••

ایز کئیل لکڑی کی سیڑھی کے آخری سیڑھی پر بیٹھا،اس کی پیٹھ دیوار کے ساتھ تھی۔اس کے پیچھے والا کمرہ اندھیرا اور خاموش تھا،سوائے دوسرے طلباء کے کبھی کبھار خراٹوں کے۔رات تھی،اور شاولن مندر کے باہر جلنے والی مشعلوں سے صرف روشنی آئی۔وہ بادلوں سے گرتی برف کو دیکھ سکتا تھا،جس نے زمین کو ایک سفید تہہ سے ڈھانپ رکھا تھا۔اس نے اپنے پاس اپنی موجودگی محسوس کی،اور اپنا سر موڑ لیا۔یہ مسٹر لی،ان کے سرپرست اور استاد تھے۔مسٹر لی اسے دو دن پہلے سویڈن سے طویل سفر کے بعد مندر لائے تھے۔اس نے اسے ایک شاولن راہب کے طور پر تربیت دینے،اسے کنگ فو اور مندر کے راز سکھانے کا وعدہ کیا تھا۔مسٹر لی اس پر مسکرائے،اور کہا،"تمہیں چین کے گرد گھومنے میں زیادہ دلچسپی نہیں

لگتی۔"ایز کئیل نے کندھے اچکا کر کہا،"میں کیوں کروں؟میں یہاں سیکھنے آیا ہوں،سیر کرنے کے لیے نہیں۔"ماسٹر لی نے سر ہلایا،اور کہا،"میں سمجھتا ہوں۔ تمہاری توجہ ایک مضبوط اور واضح مقصد ہے۔لیکن تمہیں اس سرزمین کی خوبصورتی اور تنوع سے بھی لطف اندوز ہونا چاہیے۔یہاں کنگ فو کے علاوہ دیکھنے اور سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔"ایز کئیل نے اس کی طرف دیکھا،اور پوچھا، "آپ میرے ساتھ اچھا سلوک کیوں کر رہے ہیں؟میں نے آج آپ کو اپنے ایک طالب علم کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرتے دیکھا ہے۔آپ نے اسے دیر ہونے کی وجہ سے سوپش اپس کروائے۔"مسٹر لی نے ہنستے ہوئے کہا،"اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کاہل ہے اور بد تمیزی کر رہا تھا۔تم مختلف ہو۔تم محنتی اور قابل احترام ہو۔تم میں ایسی صلاحیت ہے جسے میں پالنا چاہتا ہوں۔تم مجھے اپنی یاد دلاتے ہو جب میں تمہاری عمر کا تھا۔"ایز کئیل مسکرایا،اور کہا،"میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ میری تربیت کو ہر روز سخت بنائیں۔میں مضبوط، تیز، بہتر بننا چاہتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

میں کسی بھی چیز کے لیے تیار رہنا چاہتا ہوں۔" مسٹر لی نے تعریف کے ساتھ اس کی طرف دیکھا، اور کہا، "تمہارے اندر ایک آگ ہے، ایز کئیل۔ ایک آگ جو جل سکتی ہے یا بھڑک سکتی ہے۔ تمہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ اسے کس طرح قابو میں رکھنا ہے، اس میں توازن کیسے رکھنا ہے۔ شاولن کے بارے میں یہی بات ہے۔ ہم آہنگی اور توازن، امن اور محبت۔" ایز کئیل نے جھک کر کہا، "مجھے امن اور محبت کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے طاقت اور انصاف کی ضرورت ہے۔ مجھے اپنے خاندان کا بدلہ لینا ہے، جو میرے چچا کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ مجھے وہ واپس لینے کی ضرورت ہے جو میرا ہے۔" مسٹر لی نے آہ بھری، اور کہا، "بدلہ ایک زہر ہے، ایز کئیل۔ ایک زہر جو تمہیں کھا لے گا اور تمہیں تباہ کر دے گا۔ تمہیں اپنی نفرت چھوڑنے کی ضرورت ہے، اور اپنے چچا کو معاف کرنے کی ضرورت ہے۔ تمہارے زخموں کو ٹھیک کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے، اور تلاش کرو۔ تم اپنے دل میں سکون" ایز کئیل نے اپنا سر ہلایا، اور کہا، "میں اسے معاف نہیں کر

www.novelsclubb.com

سکتا۔ میں اسے نہیں بھول سکتا کہ اس نے کیا کیا۔اس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا، وہ اپنے جرائم کی قیمت ادا کرنے کا مستحق ہے۔ میں اس وقت تک آرام نہیں کروں گا جب تک میں اسے مرتا ہوا نہ دیکھوں۔" مسٹر لی نے اپنا سر ہلایا، اور کہا، "تم غلطی کر رہے ہو، ایز کئیل ایک ایسی غلطی جس کی قیمت تمہیں مہنگی پڑے گی۔ تم اپنی زندگی ایک فضول تلاش میں ضائع کر رہے ہو، جو تمہیں مزید تکلیف اور تکلیف کا باعث بنے گی۔ زندگی کا حقیقی معنی، محبت کنگ فو کا حقیقی مقصد۔ امن" ایز کئیل نے دوسری طرف دیکھا، اور کہا، "آپ نہیں سمجھتے۔ آپ نہیں جانتے کہ میں کس قرب سے گزرا ہوں۔ آپ نہیں جانتے کہ میں نے کیا کھویا ہے۔ آپ نہیں جانتے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔" مسٹر لی نے اس کے کندھے کو چھو لیا، اور کہا، "میں سمجھتا ہوں، ایز کئیل۔ میں جانتا ہوں کہ پر تم کیا گزر رہی ہے، میں جانتا ہوں کہ تم نے کیا کھویا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہیں کیا چاہیے۔ اور جس چیز کی تم کو ضرورت ہے وہ بدلہ لینے کی

www.novelsclubb.com

نہیں بلکہ چھٹکارے کی ہے۔طاقت نہیں بلکہ حکمت۔انصاف نہیں بلکہ رحم۔"
ایز کئیل اس کی طرف متوجہ ہوااور کہا،"آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟آپ مجھے اتنی اچھی طرح سے کیسے جانتے ہیں؟"مسٹر لی مسکرائے،اور کہا،"کیونکہ میں تم ہوں،ایز کئیل۔میں تم ہی ہوں، مستقبل سے۔"ایز کئیل نے ہانپ کر کہا، "کیا؟آپ کا کیا مطلب ہے؟یہ کیسے ممکن ہے؟"مسٹر لی نے کہا،"یہ ایک لمبی کہانی ہے،ایز کئیل۔ایک کہانی جو میں تمہیں کل سناؤں گا،جب سورج طلوع ہو گا۔ابھی کے لیے، تمہیں جا کر سو جانا چاہیے۔تمہارے سامنے ایک بڑا وقت ہے۔"ایز کئیل نے الجھن اور تجسس سے اس کی طرف دیکھا اور کہا،"لیکن میرے پاس بہت سارے سوالات ہیں۔میں مزید جاننا چاہتا ہوں۔میں سچ جاننا چاہتا ہوں۔"مسٹر لی نے کہا،"تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی، تمہیں وقت آنے پر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔لیکن ابھی کے لیے، تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے۔مجھ پر بھروسہ کرو،ایز کئیل۔مجھ پر بھروسہ کرو جیسا کہ تم خود پر

www.novelsclubb.com

بھروسہ کرتے ہو۔"ایز کئیل نے سر ہلایا،اور کہا،"ٹھیک ہے۔میں آپ پر بھروسہ کرتاہوں، مسٹر لی۔مجھے آپ پر بھروسہ ہے، جیسا کہ مجھے اپنے آپ پر بھروسہ ہے۔"مسٹر لی نے کہا،"اچھا،اب جاؤاور سو جاؤ۔"ایز کئیل اٹھا،اور اندھیرے والے کمرے میں جانے لگا

مسٹر لی نے اسے جاتے ہوئے دیکھا،اور مسکرائے۔اس نے کہا،"مجھے تم پر فخر ہے، ایز کئیل۔مجھے فخر ہے کہ تم کون ہو،اور تم کون بنو گے۔مجھے ہم پر فخر ہے۔"وہ اٹھا،اور اس کے پیچھے ہو لیا۔اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا،اور دوسرے طلباء کے ساتھ شامل ہو گیا۔وہ ایز کئیل کے پاس لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔"اس نے کہا میں کل سورج کا انتظار کر رہا ہوں"۔اس نے ایز کئیل کو کہتے سنا،"میں بھی۔"وہ مسکرایا،اور سو گیا۔

•••••

ایک، نئی صبح

برف نرمی سے گر رہی تھی، جس نے زمین کو ایک سفید تہہ سے ڈھانپ لیا تھا۔ ہوا ٹھنڈی اور کرکرا تھی، اور ہوا آہستہ سے چل رہی تھی۔ شاولن مندر شاندار طور پر پہاڑ پر کھڑا تھا، اس کی چھتیں اور دیواریں پیچیدہ نقش و نگار اور سجاوٹ سے مزین تھیں۔ مندر کے سامنے، طلباء کا ایک گروپ مسٹر لی، ان کے سرپرست اور استاد کی نگرانی میں تربیت کر رہا تھا۔ وہ صرف پتلون پہنے ہوئے تھے، اپنے سینوں اور بازوؤں کو سردی سے بے نقاب کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ کام خود کو مضبوط بنانے، فطرت کی سختیوں کو برداشت کرنے، اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کے لیے کیا۔ ان میں ایک لڑکا ایز کیئل بھی تھا جو مسٹر لی کے ساتھ سویڈن سے آیا تھا۔ اس کا ماضی المناک اور پراسرار تھا، لیکن اسے مندر میں ایک نیا مقصد اور ایک نیا خاندان ملا تھا۔ وہ آٹھ سال سے تربیت کر رہا تھا، کنگ فو اور شاولن کے راز سیکھ رہا تھا۔ وہ اب لڑکا نہیں تھا بلکہ ایک جوان تھا۔ وہ لمبا اور عضلاتی ہو گیا تھا، اس کا جسم سخت اور کٹا ہوا تھا۔ اس کے لمبے بال تھے جو اس کے کندھوں تک پہنچ گئے تھے

www.novelsclubb.com

اور اس کے سر پر سرخ کپڑا بندھا ہوا تھا۔اس نے کالی آستین والی قمیض، کالی کھلی پتلون اور کالے جوتے پہن رکھے تھے۔اس کی رگیں اس کے بازوؤں اور ٹانگوں پر ابھری تھیں، جو اس کی طاقت اور طاقت کو ظاہر کر رہی تھیں۔وہ اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا وزن متوازن کرتے ہوئے ایک انگلی پر ہینڈ سٹینڈ کر رہا تھا۔وہ ایک گھنٹہ تک یہ کام کرتا رہا، بغیر پسینہ آئے۔اس نے بہت سے دوسرے لوگوں کے ساتھ اس مہارت میں مہارت حاصل کی تھی۔وہ اپنے سر سے پتھر توڑ سکتا تھا، اپنے ہاتھوں سے لوہے کی سلاخوں کو موڑ سکتا تھا، پانی پر چل سکتا تھا اور دیواروں کو پھلانگ سکتا تھا۔اس نے زندہ سیاہ کوبرا کھایا تھا وہ پتھر نگل جاتا تھا وہ آگ سے بھڑکاتا کوئلہ نگل جاتا تھا ایک طلب علم نے اس کی چھاتی پر تلوار سے وار کیا کہ تلوار کُھنڈی ہوتے مڑ گئی یہ چلتا پھرتا یاجوج ماجوج بن گیا تھا وہ اب بیس سال کا تھا وہ مندر کے بہترین طلباء میں سے ایک تھا، اور مسٹر لی کا پسندیدہ تھا۔اس نے اسے حاصل کرنے، مضبوط، تیز، بہتر بننے کے لیے سخت محنت کی تھی۔اس نے درد اور

تکلیف، پسینہ اور خون، چیلنجز اور آزمائشیں برداشت کیں۔اس نے یہ کام نہ صرف اپنے بھائی کی یاد کو عزت دینے کے لیے کیا تھا بلکہ اس کا بدلہ لینے کی تیاری بھی کی تھی۔وہ اپنے چچا ڈریک کو نہیں بھولا تھا جس نے اسکے خاندان کو مار کر ان کی خوش قسمتی چھین لی تھی۔اس نے اپنا منصوبہ ترک نہیں کیا تھا،اپنے وطن واپس جا کر اس کا مقابلہ کرنا تھا۔اس نے اسے معاف نہیں کیا تھا،اس نے صرف اس سے زیادہ نفرت کی تھی۔وہ مندر سے نکلنے اور اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صحیح لمحے، صحیح موقع کا انتظار کر رہا تھا۔وہ مسٹر لی کی اجازت،ان کی برکت،ان کی حمایت کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے مسٹر لی پر بھروسہ کیا، جس نے اسے وہ سب کچھ سکھایا تھا جو وہ جانتا تھا، جس نے اس کی ایک باپ کی طرح دیکھ بھال کی تھی، جس نے اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

ایز کئیل ایک 20 سالہ لڑکا تھا جس نے اپنی زندگی شاولن کے لیے وقف کر دی تھی۔وہ اپنے کمرے میں کھڑا تھا،ایک سادہ اور سخت جگہ جس میں لکڑی کا فرش،

ایک تنکے کی چٹائی اور دیوار پر چند طومار تھے۔ وہ شاولن راہب کے طور پر ایک سخت مشق کر رہا تھا، اپنی ننگی مٹھیوں سے دیوار پر مکے مار رہا تھا۔ دیوار اینٹوں سے بنی تھی لیکن اس کی زوردار ضربوں سے اس میں دراڑیں پڑ رہی تھیں۔ اس نے اپنے۔ وہ کنگ فو کے فن میں مہارت حاصل کر چکا تھا اچانک اسے دروازے پر دستک کی آواز آئی۔ اس نے اپنی ورزش روک دی اور اپنی ہیزل نٹ آنکھیں تنگ کرتے ہوئے مڑ گیا۔ اس نے ایک نوجوان راہب کو دیکھا، جو پیلا اور ہانپ رہا تھا، دروازے پر کھڑا تھا۔ راہب خوفزدہ اور گھبرایا ہوا نظر آیا۔ اس نے ایز کئیل کی طرف جھک کر کانپتی ہوئی آواز میں کہا، "بھائی، میرے پاس آپ کے لیے ایک ضروری خبر ہے۔ ماسٹر لی اپنی آخری سانسیں لے رہے ہیں۔ وہ اپنے چیمبر میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ براہ کرم جلدی کریں۔" ایز کئیل نے اپنے سینے میں جذبات کی لہر محسوس کی۔ اسے صدمہ، اداسی اور خوف محسوس ہوا۔ ماسٹر لی اس کے سرپرست، اس کے استاد، اور اس کے والد شخصیت تھے۔ اس نے اسے وہ سب

www.novelsclubb.com

کچھ سکھایا تھا جو وہ کنگ فو، زین اور زندگی کے بارے میں جانتا تھا۔ ماسٹر لی کافی عرصے سے بیمار تھے ایز کئیل جانتا تھا کہ یہ دن آئے گا، لیکن وہ اس کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس نے سختی سے نگلا اور نوجوان راہب کو سر ہلایا۔ اس نے جلدی سے اپنا لباس اور جوتے پہنے اور اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ مندر کی راہداریوں سے گزرتا ہوا دوسرے راہبوں کے پاس سے گزرا جنہوں نے اسے تجسس اور ہمدردی سے دیکھا۔ وہ ماسٹر لی کے چیمبر میں پہنچا، ایک بڑا اور آرائشی کمرہ جس میں بدھا کا مجسمہ، کنول کا تالاب اور ایک بستر تھا۔ اس نے ماسٹر لی کو موم بتیوں اور بخور سے گھرا ہوا بستر پر لیٹا دیکھا۔ وہ بہت کمزور اور پیلے لگ رہے تھے، لیکن جب اس انہوں نے ایز کئیل کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ انہوں نے اسے قریب آنے کا اشارہ۔ ایز کئیل نے ان کے پہلو میں گھٹنے ٹیک کر ان کا ہاتھ پکڑا۔ اسے انکی نبض، سست اور بیہوش محسوس ہوئی۔ اس نے گہری اور عقلمندی سے ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے آہستگی سے کہا، ”ماسٹر، میں حاضر ہوں“

www.novelsclubb.com

ماسٹر لی نے کھانسی اور گھر گھراہٹ کی، اس کی آواز بمشکل سرگوشی تھی۔ انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایز کئیل کی طرف دیکھا۔ ایز کئیل، کیا تم جانتے ہو کہ تم میں اور مجھ میں کیا مشترک ہیں؟" انہوں نے پوچھا. ایز کئیل اپنے الفاظ کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے قریب جھکا۔ اس نے اپنے مالک کو بہت کمزور اور کمزور دیکھ کر دکھ کا احساس کیا۔ وہ اس کے سرپرست، اس کے استاد، اس کے والد تھے. انہوں نے ان اٹھ سالوں میں ایز کئیل کی پرورش کی اس نے اسے وہ سب کچھ سکھایا تھا جو وہ کنگ فو، زین اور زندگی کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ مندر میں سب سے زیادہ قابل احترام اور قابل احترام راہب اور شاولن آرڈر کا رہنما تھا۔

"کیا ماسٹر؟" ایز کئیل نے آہستہ سے کہا۔ ماسٹر لی نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، پھر انہیں دوبارہ کھولا۔ انہوں نے کہا، "ہم دونوں نے اپنے والدین کو ایک ہی طریقے سے کھو دیا، میرے چچا نے، اس نے طاقت اور لالچ کی خاطر میرے ماں باپ کو سرد میں خون جما کر مارا، اس نے مجھے مارنے کی کوشش بھی کی،

لیکن میرے دادا نے مجھے بچا لیا، وہ مجھے اس مقام تک لے آئے۔ مندر، جہاں میں نے شاولن کا طریقہ سیکھا۔ میں نے معاف کرنا، شفا دینا، خدمت کرنا سیکھا۔ میں نے سیکھا کہ جو لوگ اس دنیا میں برائی کرتے ہیں وہ اگلی دنیا میں اپنا حساب دیں گے اس لیے میں اپنی طاقت کو امن و سکون کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ ہیرو اور ولن میں ایک چیز مشترک ہے، کیا تم جانتے ہو کیا؟" ایز کئیل نے سر ہلایا۔ اس نے یہ بات پہلے بھی ماسٹر لی سے سنی تھی۔ اس نے کہا، "ولن کہتا ہے، 'میں دنیا کے تمام درد کا علاج نہیں کر سکتا، لیکن میں ان کے ساتھ برا کر کے انہیں اپنا درد دکھا سکتا ہوں۔' ہیرو کہتا ہے، 'اگر میرے ساتھ برا ہوا ہے تو مجھے دوسروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔'" ماسٹر لی پھر مسکرائے، اور سر ہلایا۔ انہوں نے کہا، "ہاں، یہ درست ہے۔ اور تم، ایز کئیل، تم ایک ہیرو ہو۔ تم نے بہت زیادہ قابو پا لیا ہے، پھر بھی تم نے انتقام کی آگ کو بھسم نہیں ہونے دیا۔ تم نے شاولن کے طریقے کی پیروی کی ہے، اور تم ایک عظیم جنگجو اور عظیم انسان بن گئے ہو مجھے تم پر فخر ہے

www.novelsclubb.com

بیٹا۔ تم میرے گونار ہو گونار کا مطلب جنگجو"ایز کئیل نے اپنے گلے میں گانٹھ محسوس کی۔اس نے کہا،"میں آپ کا گونار ہوں ماسٹر۔آپ بہت مہربان ہیں. آپ میرے لیے باپ کی طرح ہیں۔"ماسٹر لی نے آگے بڑھ کر ایز کئیل کے گال کو چھوا۔اُس نے کہا،"مجھے ایک اور بات بتانی ہے،ایز کئیل۔ایک چیز جسے میں نے کافی عرصے سے خفیہ رکھا ہوا ہے۔کوئی ایسی چیز جو تمہیں چونکا دے، لیکن مجھے امید ہے کہ تم مجھے سمجھو گے"ایز کئیل نے تجسس اور تشویش سے اسے دیکھا۔اس نے کہا""ماسٹر کیسی بات؟ماسٹر لی نے ایک گہرا سانس لیا،اور کہا، "میں ایک مسلمان ہوں،ایز کئیل۔میں کئی سالوں سے مسمان ہوں۔میں نے اسلام قبول کیا جب میں جوان تھا،جب میں ایک عقلمند اور شریف آدمی سے ملا جس نے مجھے اللہ اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سکھایا۔اس نے مجھے اپنے ایمان کی خوبصورتی اور سچائی دکھائی،اور میں نے ایک ایسا تعلق محسوس کیا جس سے میں انکار نہیں کر سکتا تھا۔اس نے مجھے یہ بھی سکھایا کہ آخری

رسومات مسلم طریقے سے کیسے ادا کی جائیں، اگر مجھے کبھی ضرورت پڑے۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ میں مسلمان ہوں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر کسی کو سب کچھ معلوم ہو۔ میں نے ہمیشہ شاولن کے راستے کا احترام اور احترام کیا ہے، اور میں نے کبھی بھی دونوں راستوں کے درمیان کوئی تنازعہ محسوس نہیں کیا۔ وہ دونوں ایک ہی منبع، ایک ہی روشنی، ایک ہی محبت کی طرف لے جاتے ہیں۔" ایز کئیل نے چونک کر ماسٹر لی کو دیکھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا سن رہا ہے۔ وہ ہمیشہ ماسٹر لی کو بدھ مت کے ماننے والے، بدھا کے پیروکار اور ان کی تعلیمات کی پیروی کرنے والا سوچتا تھا اس نے کبھی ان میں مسلمان ہونے یا کسی دوسرے مذہب پر عمل کرنے کی کوئی علامت نہیں دیکھی تھی۔ اسے الجھن، دھوکہ، غصہ محسوس ہوا۔ اس نے کہا، "ماسٹر، آپ یہ سب کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ مجھ سے، ہم سب سے جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں؟ آپ بیک وقت مسلمان اور شاولن راہب کیسے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ماسٹر لی نے اس کی طرف اداسی اور شفقت سے دیکھا۔اُس نے کہا، ''ایز کئیل، براہِ کرم ناراض نہ ہو۔مجھے مت آزماؤ.اس کو تبدیل نہ ہونے دو کہ تم میرے بارے میں یا اپنے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہو۔میں نے تم سے جھوٹ نہیں بولا، میں نے صرف اپنے ایک حصے کو روکا جو میں نے محسوس کیا کہ ہمارے تعلقات سے متعلق نہیں ہے۔میں تمہیں الجھانا نہیں چاہتا تھا، یا کسی پریشانی کا سبب نہیں بننا چاہتا تھا۔میں اپنے عقائد تم پر یا کسی اور پر مسلط نہیں کرنا چاہتا تھا۔میں چاہتا تھا کہ تم اپنا راستہ، اپنا ایمان، اپنی سچائی خود تلاش کرو۔میں تم سے پیار کرتا ہوں، ایز کئیل، اور میں ہمیشہ کروں گا۔اسے کچھ نہیں بدل سکتا۔جو کچھ ہم نے بانٹا ہے، جو ہم نے سیکھا ہے، جو کچھ ہم نے کیا ہے اسے کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔ہم اب بھی باپ اور بیٹا، استاد اور شاگرد، دوست اور بھائی ہیں۔ہم اب بھی شاولن ہیں، اور ہم اب بھی انسان ہیں۔برائے مہربانی، ایز کئیل، مجھے سمجھو."ایز کئیل نے اپنے سینے میں جذبات کی لہر محسوس کی۔اس نے صدمہ، اداسی، خوف اور محبت محسوس کی۔اس

www.novelsclubb.com

نے گہری اور عقلمندی سے ماسٹر لی کی آنکھوں میں دیکھا۔اس نے ان میں خلوص اور درد دیکھا۔اس نے ان میں محبت اور امید دیکھی۔اس نے محسوس کیا کہ ماسٹر لی اب بھی وہی شخص ہے جسے وہ ہمیشہ جانتا تھا، ہمیشہ تعریف کرتا تھا، ہمیشہ پیار کرتا تھا۔اسے احساس ہوا کہ ماسٹر لی نے اسے یا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیا تھا۔اس نے صرف اپنے دل، اپنی روح، اپنے ایمان کی پیروی کی تھی۔وہ صرف اپنے آپ سے اور اپنے خدا کے لیے سچا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ ماسٹر لی اس سے اپنے عقیدے کو قبول کرنے، یا خود کو تبدیل کرنے کے لیے نہیں کہہ رہے تھے۔وہ صرف اس سے کہہ رہے تھے کہ وہ انکی پسند کا احترام کرے، اور ان کی خواہش کا احترام کرے۔اس نے محسوس کیا کہ ماسٹر لی مر رہے ہیں، اور انہیں اس کی ضرورت ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہو، ان کا بیٹا، ان کا شاگرد، ان کا دوست، ان کا بھائی۔اسے احساس ہوا کہ وہ ماسٹر لی سے محبت کرتا ہے، اور وہ ہمیشہ کرے گا۔اسے احساس ہوا

www.novelsclubb.com

کہ اس کے پاس معاف کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے،اور سب کچھ سمجھنے کے لیے ہے۔

اس نے تھوک نگلااور ماسٹر لی کی طرف سر ہلایا۔اس نے کہا،"ماسٹر،میں سمجھ گیا ہوں۔میں آپ کے ایمان اور آپ کی پسند کا احترام کرتا ہوں۔میں آپ سے پیار کرتا ہوں،ماسٹر. آپ میرے والد،میرے استاد،میرے دوست،میرے بھائی ہیں۔آپ میرے شاولن ہیں،میں آپ کو سمجھتا ہوں."ماسٹر لی مسکرائے اور آہ بھری،سکون اور شکر گزاری کی سانس۔انہوں نے کہا،"تمہارا شکریہ،ایز کئیل مجھے سمجھنے کے لئے شکریہ. مجھ سے محبت کرنے کے لیے شکریہ۔میرا بیٹا ہونے کا شکریہ۔ایک اور چیز ہے جو مجھے تم سے پوچھنی ہے،ایز کئیل۔ایک آخری احسان۔ایک آخری خواہش۔کیا تم میرے لیے یہ کرو گے بیٹا؟"ایز کئیل نے پھر سر ہلایا۔اس نے کہا،"کچھ بھی،ماسٹر. آپ جو چاہیں"ماسٹر لی نے کہا،"میری آخری رسومات مسلم طریقے سے ادا کرنا،ایز کئیل۔میرے لیے شہادت کہو،ایمان کا

اعلان۔اسے تین بار کہو، جیسا کہ میں نے تمہیں سکھایا ہے۔ پھر میری آنکھیں اور منہ بند کر دو اور میرے جسم کو سفید کپڑے سے ڈھانپ لو میرے اعضاء کو سیدھی حالت میں ترتیب دو، قبلہ رخ، مکہ کی سمت۔ میرے لیے دعا کرو، ایز کئیل۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے بخش دے اور مجھے سکون عطا فرمائے۔ کیا تم میرے لیے ایسا کرو گے، ایز کئیل؟ کیا تم مسلم طریقے سے میری عزت کرو گے؟ ایز کئیل نے ہچکچاہٹ، شک کا ایک جھونکا محسوس کیا۔ اس نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا، کبھی یہ الفاظ نہیں کہے تھے، کبھی اس خدا سے دعا نہیں کی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسلام پر ایمان رکھتا ہے، یا اللہ پر، یا محمد ﷺ پر۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ آیا وہ ایسا کر سکتا ہے، یا اسے یہ کرنا چاہیے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ صحیح ہے، یا غلط، یا نہیں. وہ نہیں جانتا تھا کہ دوسرے راہب کیا سوچیں گے، یا کیا کہیں گے،۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ جیسس کیا سوچیں گے، یا کیا کہیں گے،۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خود کیا سوچے گا، یا کیا کہے گا،۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ ماسٹر لی کیا چاہتے ہیں، اور اس کی ضرورت ہے۔ وہ جانتا

تھا کہ ماسٹر لی کیا مانتے ہیں، اور پیار کرتے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ ماسٹر لی نے کیا پوچھا، اور خواہش کی۔ وہ جانتا تھا کہ ماسٹر لی مر رہا ہے، اور اسے اپنے درد کو کم کرنے کے لیے، اپنی زندگی کو عزت دینے کے لیے، اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے کچھ، کچھ بھی کرنا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ماسٹر لی اس کا باپ، اس کا استاد، اس کا دوست، اس کا بھائی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ماسٹر لی اس کا شاولن اور اس کا رہبر اہ ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ماسٹر لی سے محبت کرتا ہے، اور وہ ہمیشہ کرے گا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا، ''جی استاد۔ میں آپ کے لیے ایسا کروں گا۔ میں آپ کی عزت اور آخری رسومات مسلم طریقے سے کروں گا۔'' ماسٹر لی نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں۔ انہوں نے کہا، "تمہارا شکریہ، ایز کئیل۔ شکریہ بیٹا۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں،۔ میرے بیٹے۔'' ساتھ ہی ایک گہرا سانس وہ سیدھے ہوئے اور اوپر دیکھا ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ انہوں نے کلمہ شہادت تین بار دہرایا، جیسا کہ انہوں نے ایز کئیل کو سکھایا تھا۔ انہوں نے یقین کے

www.novelsclubb.com

ساتھ، عقیدت کے ساتھ، امن کے ساتھ کہا۔انہوں نے اپنی آخری سانس کے ساتھ یہ کہااور وہ رخصت ہو گئے انکی آنکھیں بند ہو گئیں۔ایز کئیل نے اپنے اوپر غم کی لہر محسوس کی۔اسے اپنے گال پر آنسو گرتے محسوس ہوئے۔اسے اپنے دل میں سوراخ محسوس ہوا۔اس نے اپنی روح میں خاموشی محسوس کی۔اس نے ماسٹر لی کے چہرے کی طرف دیکھا، پر سکون اور پر سکون۔اس نے ماسٹر لی کے جسم کو دیکھا، ساکت اور ٹھنڈے،۔اس نے دھیمی آواز میں مسلمانوں کے ایمان کا اعلان شہادت کا حوالہ دیا۔اس نے کہا""اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"

اسکی آواز کانپ گئی اسکے دل میں ایک لہر دوڑی اسکا دل اسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ روئے پہلی بار اسکے سخت جزبات بدل رہے تھے

وہ کانپتی آواز سے بولا کہ اس ہونٹ لرز اٹھے یہ کیسی طاقت تھی کیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا"

اور محمد اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں"۔اس نے اسے تین بار دہرایا،

اسکی آواز ہر بار کانپی ہر وقت کے ساتھ اسکی آواز لرز اگئی۔اس کے بعد اس نے ماسٹر لی کی آنکھیں اور منہ بند کرنے کے لیے،انکا جسم سفید کپڑے سے ڈھانپ لیا۔اس نے انکے اعضاء کو سیدھی حالت میں ترتیب دیا، قبلہ کی طرف منہ کر کے،

---

•.....

ایز کئیل نے اپنے آپ سے ایک عجیب سا احساس محسوس کیا جب اس نے وہ الفاظ کہے جو ماسٹر لی نے اسے سکھائے تھے۔اسے لگا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے،اپنے ایمان،اپنی شناخت کو دھوکہ دے رہا ہے۔اسے لگا جیسے وہ ماسٹر لی کے ایمان،اس کی مرنے والی خواہش کا مذاق اڑا رہا ہے۔اسے لگا کہ وہ کچھ غلط کر رہا ہے، کچھ گناہ کر رہا ہے۔ لیکن اس نے فرض،وفاداری، محبت کا احساس بھی محسوس کیا۔اسے لگا جیسے وہ ماسٹر لی کا اتنا مقروض ہے،احترام اور شکر گزاری کا یہ آخری اشارہ۔اسے لگا جیسے اسے ماسٹر لی کی پسند،اس کے راز،اس کی میراث کا احترام کرنا ہے۔اسے ایسا

لگا جیسے اسے کچھ صحیح، کچھ عمدہ، کچھ اچھا کرنا ہے۔ وہ دو احساسات، دو آوازوں، دو جہانوں کے درمیان پھٹا ہوا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کس کی بات سنے، کس کی پیروی کرے، کس پر بھروسہ کرے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مسلمان ہے، یا عیسائی، یا کچھ بھی نہیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شاولن تھا، یا انسان، یا دونوں۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ ماسٹر لی سے محبت کرتا ہے، اور وہ ہمیشہ کرے گا۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ انہیں خوش کرنا چاہتا ہے، اوہ صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ الوداع کہنا چاہتا ہے، اور شکریہ کہنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے کلمہ شہادت یعنی ایمان کا اقرار اپنے منہ سے پڑھا مگر دل سے نہیں۔ اس نے الفاظ کہے، لیکن ان کا مطلب نہ جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسنے یہ۔ الفاظ منہ زبانی بولے تھے دل سے اقرار اور زبان کا اقرار دو مختلف جزبات ہیں زبان سے اقرار کرنے والا پیچھے ہٹ سکتا ہے مگر دل سے اقرار کرنے والا آخری دم تک اس بات پر قائم رہتا ہے

اس نے جو بھی کیا جو بھی کہا ماسٹر لی کے لیے کہا، لیکن اپنے لیے نہیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ آگے کیا ہو گا، اس کے نتائج کیا ہوں گے، کیا انعامات ہوں گے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ اسے قبول کرے گا، یا اسے رد کرے گا، یا اسے نظر انداز کر دے گا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ جیسس اسے معاف کرے گا، یا اسے سزا دے گا، یا اسے روشن کرے گا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے سکون ملے گا، یا ہنگامہ، یا کچھ نہیں۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اس نے وہی کیا جو ماسٹر لی نے اس سے کرنے کو کہا تھا، اور یہ کہ اس نے محبت سے کیا تھا۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اس نے مسلم طریقے سے ان کی عزت کی ہے، اور یہ کہ اس نے اسے انسانی طریقے سے عزت دی ہے۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اس نے اپنی پوری کوشش کی ہے، اور اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اس نے امید ظاہر کی کہ یہ کافی ہے۔ اس نے امید ظاہر کی کہ یہ صحیح ہے۔ اسے امید تھی کہ یہ اچھا ہو گا۔

••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ اسی سیڑھی پر کھڑا تھا جہاں وہ آٹھ سال پہلے ماسٹر لی کے ساتھ آیا تھا، اپنے دوسرے گھر شاولن ٹیمپل کو دیکھ رہا تھا۔ مندر ایک شاندار نظارہ تھا، اس کا قدیم فن تعمیر اور پیچیدہ ڈیزائن گرمیوں کی دھوپ میں چمکتے تھے۔ اس کے آس پاس کے درخت سرسبز و شاداب تھے، ان کے پتے گرم ہوا میں ہلکے سے سرسراہٹ کر رہے تھے۔ آسمان صاف اور نیلا تھا، نیچے چند بادل سستی سے تیر رہے تھے۔ اس نے سفید میرون جوگرز کے ساتھ کالی جینز اور جینز کے نیچے میرون شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے سیاہ ڈینم جیکٹ پہنی تھی اسکے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگوٹھی تھیں اور اس کے کندھے تک کے بال ربڑ بینڈ سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کی پیٹھ پر سپورٹز بیگ تھا جس میں اس کا سامان اور اس کے ہتھیار تھے۔ وہ ایک جدید اور سجیلا نوجوان لگتا تھا، لیکن وہ ایک جان لیوا اور بے رحم شاولن جنگجو بھی تھا۔ اسے پرانی یادوں اور اداسی کا احساس ہوا، کیونکہ اسے یاد تھا کہ اس نے پہلی بار مندر دیکھا تھا، ماسٹر لی اس کے ساتھ تھا۔ اسے یاد آیا کہ کس طرح ماسٹر لی نے اس کا استقبال

www.novelsclubb.com

کیا تھا،اسے سکھایا تھااور اس سے پیار کیا تھا۔اسے یاد آیا کہ کس طرح ماسٹر لی نے اسے ایک زبردست شاولن جنگجو،اور ایک بہتر انسان بنایا تھا۔اسے یاد آیا کہ کس طرح ماسٹر لی نے اپنا راز،اپنا ایمان اور اپنی آخری خواہش ظاہر کی تھی۔اسے یاد آیا کہ کس طرح ماسٹر لی اسکی بانہوں میں پرامن اور خوش اسلوبی سے اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔اس نے ایک گہرا سانس لیا،اور آنکھیں بند کر لیں۔اسے اپنے گال پر آنسو گرتے محسوس ہوئے۔اسے اپنے دل میں سوراخ محسوس ہوا۔ اس نے اپنی روح میں خاموشی محسوس کی۔اس نے آنکھیں کھولیں،اور پھر مندر کی طرف دیکھا۔اس نے شکر گزاری اور احترام کی لہر محسوس کی،ہر چیز کے لیے جو مندر نے اسے دیا تھا،ہر چیز کے لیے جو ماسٹر لی نے اسے دیا تھا۔اس نے ماسٹر لی کی پسند،ان کے راز،ان کی میراث کا احترام کرنے کے لیے فرض اور وفاداری کا احساس محسوس کیا۔اس نے ماسٹر لی کی خواہش،ان کے آخری احسان،ان کے آخری حکم کو پورا کرنے کے مقصد اور عزم کا احساس محسوس کیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سر جھکا کر خاموشی سے دعا کی۔اس نے ماسٹر لی کے لیے ان کی مغفرت اور سلامتی کے لیے دعا کی۔اس نے اپنے لیے،اپنی طاقت اور ہمت کے لیے دعا کی۔ اس نے اپنے دشمنوں کے لیے،ان کے انصاف اور سزا کے لیے دعا کی۔وہ مڑ کر سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا۔اس کے آگے ایک طویل سفر تھا،ایک خطرناک اور مہلک مشن۔اسے واپس سویڈن،اپنے وطن،اپنے ڈراؤنے خواب میں جانا پڑا۔ اسے اپنے چچا اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا تھا، جنہوں نے اس کے خاندان کو قتل کیا تھا، جنہوں نے اس کی زندگی برباد کی تھی۔اسے ان کا سامنا کرنا تھا،ان سے لڑنا تھا،اور انہیں ختم کرنا تھا۔اسے اپنے خاندان،اپنے بھائی،اپنے والدین کا بدلہ لینا تھا۔اسے اپنی بہن کا بدلہ لینا تھا۔وہ جانتا تھا کہ یہ آسان نہیں ہوگا،یہ محفوظ نہیں ہوگا،یہ منصفانہ نہیں ہوگا۔وہ جانتا تھا کہ اسے بہت سے چیلنجز،بہت سی رکاوٹوں، بہت سے دشمنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی جان،اپنی آزادی،اپنی عقل کو خطرے میں ڈالے گا۔وہ جانتا تھا کہ وہ ایک قیمت ادا کرے گا،ایک اعلیٰ

www.novelsclubb.com

قیمت،ایک آخری قیمت۔ لیکن اس نے پرواہ نہیں کی،اسے خوف نہیں آیا،اس نے شک نہیں کیا۔اسے صرف اپنے بدلے کی پرواہ تھی،اسے صرف اپنے انتقام میں ناکام ہونے کا خوف تھا،اسے صرف اپنے انتقام سے بچنے کا شک تھا۔اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں تھا،حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا،جینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔اس کے پاس صرف ایک کام تھا،ایک چیز جس کے لیے مرنا تھا، ایک چیز کے لیے مارنا تھا۔اسے ماسٹر لی کا احترام کرنا تھا،مسلم طریقے سے،اور انسانی طریقے سے۔اسے سویڈش طریقے سے اور شاولن کے طریقے سے اپنے خاندان کی عزت کرنی تھی۔اسے اپنی پوری کوشش کرنی تھی،اور اسے اپنا فرض ادا کرنا تھا۔سویڈن اس کا انتظار کر رہا تھا۔اسٹاک ہوم اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس کا بدلہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

==========

سویڈن سٹکو ہولم اور ڈراؤنے خواب میں خوش آمدید۔۔۔۔۔۔۔۔

ایز کئیل سٹاک ہوم میں دوبارہ تعمیر کیے گئے گھر کے قریب کھڑا تھا، یہ جگہ پریشان کن یادوں اور المناک نقصان کی جگہ ہے۔ گھر، اس کے خاندان کی وحشیانہ موت کی ایک واضح یاددہانی، اب تجدید اور دیر پا غم کا ڈھانچہ تھا۔ اس نے سن گلاسز پہنی ہوئی تھیں ایک پی کیپ، ایک سیاہ ٹی شرٹ جس میں ایک چیک شرٹ تھی جس میں رولڈ اپ کف، اور نیلی جینز—ایک ایسا لباس جس نے اس کے ستائے ہوئے ماضی کے داغ چھپا رکھے تھے۔ اس کی پیٹھ پر سپورٹس بیگ تھا جس میں اس کا سامان اور اس کے ہتھیار تھے۔ وہ ایک جدید اور سجیلا نوجوان لگتا تھا، لیکن وہ ایک جان لیوا اور بے رحم شاولن جنگجو بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا جب اس کے چچا ڈریک گھر سے نکلے، ایک اچھا سوٹ اور ایک مسکراہٹ پہنے۔ ڈریک ایز کئیل کے باپ ابراہام کا بھائی، اور ایز کئیل کے خاندان کے قتل کا ماسٹر مائنڈ۔ اُس نے اُن کو اُن کی جائیداد کے لیے مار ڈالا تھا، اور ایز کئیل اور اُس کے بھائی ایسعیاہ کو بھی مارنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ایز کئیل

اور ایسعیاہ فرار ہو گئے تھے، صرف مزید ہولناکیوں اور مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے۔یسعیاہ سردی سے مر گیا تھا،ڈاکٹر نے ایسعیاہ کے اعضاء کو نکالا تھا بیچنے کے لئیے مگر بارہ سالہ ایز کئیل نے اس ڈاکٹر کے ہی پرخچے اڑا دیئے اور اسے جلا ڈالا، پھر اسکی ملاقات ماسٹر لی سے ہوئی تھی ایک چینی شاولن راہب جو اسے چین لے گیا تھا اور اسے کنگ فو کی تربیت دی تھی۔ماسٹر لی نے ایز کئیل پر یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ وہ ایک مسلمان ہے،اور اس سے مرنے سے پہلے اس کی آخری رسومات مسلم طریقے سے ادا کرنے کو کہا تھا۔ایز کئیل نے ایسا کیا تھا،اور ڈریک اور اس کے ساتھیوں سے بدلہ لینے کے لیے سویڈن واپس آیا تھا۔ڈریک اپنی پر تعیش کار میں سوار ہوا،ایک چیکنا سیاہ گاڑی جو کہ دولت اور طاقت کا مظہر تھی۔ایک محافظ نے اس کے لیے دروازہ کھولا،اور وہ اندر بیٹھا،ایز کئیل کی موجودگی سے غافل رہا۔ گارڈان بائیس مردوں میں سے ایک تھا جنہوں نے ایز کئیل کے خاندان کو قتل کیا تھا،اور جو اب ڈریک کے لیے کام کر رہے تھے۔ایز کئیل نے ان میں سے چار کو

دیکھ کر اپنی مٹھیاں بھینچ لیں، جنہوں نے اس کی ماں میری کے ساتھ عصمت دری اور قتل کیا تھا۔ڈریک اور اس کی بیوی اولیویا کے بعد وہ اس کا اہم شکار تھے۔اولیویا فینسی ڈریس اور فرضی مسکراہٹ پہنے گھر سے باہر آئی۔وہ ڈریک کی بیوی تھی،اور ایز کئیل کی چاچی۔وہ ایز کئیل کے خاندان کے قتل میں بھی ملوث رہی تھی،اور انہیں تکلیف اٹھاتے ہوئے دیکھ کر لطف اندوز ہوئی تھی۔وہ ایک ظالم اور سنگدل عورت تھی، جسے اپنے سوا کسی سے محبت نہیں تھی۔وہ ڈریک کے ساتھ کار میں سوار ہوئی،اور وہ وہاں سے چلے گئے،ان کے چاروں طرف بڑے بڑے مکانات تھے جو ان کی خوشحالی کے گواہ تھے ایز کئیل نے اپنی آنکھیں بند کیں،اور پھر انہیں کھولا اور زہریلے انداز میں مسکرایا۔وہ اس لمحے کا کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا، اور وہ حملہ کرنے کے لیے تیار تھا۔اس کے پاس ایک منصوبہ تھا،اور اس کے اتحادی تھے۔اسے کچھ لوگ ملے تھے جو ڈریک سے اتنی ہی نفرت کرتے تھے جتنا اس نے کیا تھا،اور جو اس کی مدد کرنے کو تیار تھے۔انہوں نے اسے وہ معلومات اور

www.novelsclubb.com

اوزار دیے تھے جن کی اسے ڈریک اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈنے اور مارنے کے لیے درکار تھی۔انہوں نے اسے اپنی تقدیر کو پورا کرنے اور اپنے خاندان اور اپنے مالک کی عزت کرنے کا موقع بھی دیا تھا۔لیکن ایز کئیل نے پرواہ نہیں کی،وہ خوفزدہ نہیں،اس نے شک نہیں کیا۔اسے صرف اپنے بدلے کی پرواہ تھی،اسے صرف اپنے انتقام میں ناکام ہونے کا خوف تھا،اسے صرف اپنے انتقام سے بچنے کا شک تھا۔اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں تھا،حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا،جینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔اس کے پاس صرف ایک کام تھا،ایک چیز جس کے لیے مرنا تھا،ایک چیز کے لیے مارنا تھا۔اسے ماسٹر لی کا احترام کرنا تھا،مسلم طریقے سے،اور انسانی طریقے سے۔اسے سویڈش طریقے سے اور شاولن کے طریقے سے اپنے خاندان کی عزت کرنی تھی۔اسے اپنی پوری کوشش کرنی تھی، اور اسے اپنا فرض ادا کرنا تھا۔سویڈن اس کا انتظار کر رہا تھا۔اسٹاک ہوم اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس کا انتقام اس کا منتظر تھا۔اس نے اپنی مٹھی بھینچی اور اس نے زہریلے

www.novelsclubb.com

مسکراتے ہوئے کہا، "اچھا ہے، تم سب اکٹھے ہو۔اب میرے لیے تم سب کو مارنا مشکل نہیں ہے۔"

●●●●●●●●==========

ماضی چائنہ میں۔۔۔۔۔۔

ایز کئیل اطمینان کی لہر محسوس کرتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔اس نے ابھی ابھی ڈارک ویب پر ایک اور کامیاب ڈیل مکمل کی تھی، جس سے اسے بٹ کوائنز میں دولت کمائی گئی۔اس نے اپنے کمرے کے ارد گرد نظر دوڑائی،اس عیش وآرام کی تعریف کرتے ہوئے جو اس نے حاصل کی تھی۔کمرہ بڑا اور کشادہ تھا، جس میں فرش تا چھت تک شیشے کی کھڑکیاں تھیں جو باہر کی سبز پہاڑیوں اور جنگلات کا دلکش نظارہ پیش کرتی تھیں۔بیڈ کنگ سائز کا اور آرام دہ تھا، خاکستری رنگ کے کپڑے اور پھیپھڑے تکیے کے ساتھ۔ایک سنہرے بالوں والی لڑکی، جسے اس نے بار میں سے اٹھایا تھا، بستر پر لیٹی اس کا انتظار کر رہی تھی۔وہ دلفریب

انداز میں مسکرائی لیکن اس نے اسے نظر انداز کر دیا۔اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، صرف اس میں جو وہ اسے فراہم کر سکتی تھی۔ایک چھوٹا سا اسٹول بستر کے دامن میں کھڑا تھا جہاں اس نے اپنا لیپ ٹاپ اور نقدی سے بھرا سوٹ کیس رکھا تھا۔پلنگ کے کنارے دو میزیں، جن میں لیمپ، کتابیں اور بندوق تھی۔ایک لمبا آئینہ ایک دیوار سے ٹیک لگا کر اس کی تصویر کی عکاسی کر رہا تھا۔اس نے اخروٹی، بالوں، ہیزل نٹ ۱ نکھوں والے اور خوبصورت چہرے والے ایک نوجوان کو دیکھا۔وہ پر اعتماد، طاقتور اور امیر لگ رہا تھا۔وہ گنار کی طرح لگ رہا تھا، ڈارک ویب پر اس کا عرف۔اس نے آئینے کے پاس جا کر خود کو دیکھا۔اسے اپنا ماضی، اپنا خاندان، اپنا المیہ یاد تھا۔اسے یاد آیا کہ کس طرح اس کے چچا نے اس کے والد اور ماں کو قتل کیا تھا، جو خاندانی کاروبار اور جائیداد کے لیے اس کے حریف تھے۔اسے یاد آیا کہ کس طرح اس کی ماں اور بہن کو اس کے چچا کے آدمیوں نے عصمت دری اور تشدد کا نشانہ بنایا، اس سے پہلے کہ وہ فرار ہو جائیں اور بھکاری بن

www.novelsclubb.com

جائیں۔اسے یاد آیا کہ اس کا دوسرا بھائی،ایسعیاہ،ہائپوتھرمیا کی وجہ سے کیسے مر گیا، اور اسے ایک ڈاکٹر نے کیسے اغوا کیا جو اس کے اعضاء کاٹنا چاہتا تھا۔اسے یاد آیا کہ اس نے ڈاکٹر کو کیسے مارا اور ایک چینی شاولن راہب سے ملاقات کی، جس نے اسے تربیت دینے کی پیشکش کی۔اسے یاد تھا کہ اس نے کس طرح چین کا سفر کیا اور مارشل آرٹس، مراقبہ اور ہیکنگ سیکھی۔اسے یاد آیا کہ اس نے ڈارک ویب پر اپنا اکاؤنٹ کیسے بنایا، جہاں اس نے وہ سب کچھ کیا جو غلط تھا۔اس نے منشیات، ہتھیار، معلومات اور ہاں مافیا کے کچھ خطرناک لوگوں کو فروخت کیا۔اس نے ہیک کیا، بلیک میل کیا، بھتہ لیا اور قتل کیا۔(مافیا یا، گینگسٹرز کو یا ان لوگوں کو جو برائی کے ماسٹر مائنڈ تھے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کسی معصوم کو نہیں مار سکتا تھا اسکا دل اسکو اس چیز کی اجازت نہیں دیتا تھا)اس نے یاجوج اور ماجوج کی طرح سب کچھ کھالیا، وہ شیطانی مخلوق جو وقت کے آخر میں دنیا کو کھا جائے گی۔وہ مشہور، خوفزدہ اور عزت دار ہوا۔وہ امیر، طاقتور اور بااثر بن گیا۔وہ گوڈ نار بن گیا، ڈارک ویب کا بادشاہ۔وہ

مسکرایا، کوئی پچھتاوا، کوئی جرم، کوئی پچھتاوا محسوس نہیں ہوا۔اس نے اندھیرے، گناہ، برائی کو گلے لگالیا تھا۔وہ ایک برا آدمی بن گیا تھا، دماغ کے بغیر ایک جانور کی طرح برا۔اس نے یہ سب ایک وجہ سے کیا تھا: بدلہ۔وہ اپنے چچا سے حساب لینا چاہتا تھا، دنیا سے حساب لینا چاہتا تھا، ان کو بھی اسی طرح دکھ پہنچانا چاہتا تھا جیسے اس نے برداشت کیا تھا۔اس کے پاس ایک منصوبہ تھا، ایک خفیہ منصوبہ، جس پر وہ برسوں سے کام کر رہا تھا۔اس نے ایلومیناتی سے رابطہ کیا تھا، ان میں شامل ہونے میں دلچسپی کا بہانہ کرتے ہوئے، ان کی توجہ حاصل کرنے، ان کے تجسس کو، ان کی دعوت کا۔اس نے ان کے نام، ان کے چہرے، ان کے مقامات، ان کے ایجنڈے سیکھ لیے تھے۔اس نے ان کا ہیڈ کوارٹر، ان کا اڈہ، ان کا مرکز ڈھونڈ لیا تھا۔اس نے ایک وائرس، ایک بم، ایک جال لگایا تھا۔وہ صحیح لمحے، صحیح سگنل، صحیح کال کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے لیپ ٹاپ کی بیپ سنی جو آنے والے پیغام کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ وہ سٹول کے پاس گیا اور اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔ اس نے اسکرین پر ایک مانوس لوگو دیکھا، ایک ایسا لوگو جسے اس نے پہلے بھی کئی بار دیکھا تھا، ایک ایسا لوگو جس سے اسے محبت اور اپنایت تھی ایک ایسا لوگو جسے کے ذریعے وہ انسانیت کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ یہ ایک آنکھ کا لوگو تھا، ایک آنکھ جس نے سب کچھ دیکھا، ایک آنکھ جس نے دنیا پر حکمرانی کی، ایک آنکھ جو ایلومیناتی کی تھی۔ اس نے میسج پر کلک کیا اور ویڈیو کال کی درخواست دیکھی۔ اس نے اسے قبول کیا اور اسکرین پر ایک چہرہ دیکھا، چہرہ جو ماسک ڈھکا ہوا تھا یہ ایلومیناتی کا رہنما تھا، جس نے اسے ان میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی، وہ جس نے اسے اقتدار اور دولت کی پیشکش کی تھی، وہ شخص جس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ واقعی کون ہے۔ وہ مسکرایا، دوستانہ اور وفادار ہونے کا بہانہ کرتا، دلچسپی اور شوقین ہونے کا بہانہ کرتا، گونار ہونے کا بہانہ کرتا۔ ''ہیلو سر،'' اس نے پر سکون اور احترام بھرے لہجے میں کہا۔ وہ خود سے بڑبڑایا، ''میں تم

www.novelsclubb.com

لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔" وہ اپنے چینی طرز کے کمرے میں تھا جسے لال لالٹینوں، بانس کے فرنیچر اور خطاطی کی پینٹنگز سے سجایا گیا تھا۔ اس نے اسے کچھ مہینوں کے لیے کرائے پر دیا تھا، اسے اپنے کام کے اڈے کے طور پر استعمال کیا۔ اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی اسے ضرورت تھی: ایک بستر، ایک لیپ ٹاپ، ایک فون، ایک بندوق اور ایک سوٹ کیس۔ اس نے اپنا سوٹ کیس پیک کیا تھا، جانے کے لیے تیار تھا۔ اس نے فلائٹ بک کر رکھی تھی، اڑنے کے لیے تیار تھی۔ اس نے اپنا جال بچھایا تھا، پھٹنے کے لیے تیار تھا۔ وہ سویڈن جانے کے لیے، ایلومیناتی ہیڈ کوارٹر جانے کے لیے، باقی کام ختم کرنے کے لیے تیار تھا۔ وہ یہ سب ختم کرنے کے لیے تیار تھا، اپنا انتقام مکمل کرنے کے لیے، اپنی تقدیر کو پورا کرنے کے لیے۔ وہ لیڈر کا سامنا کرنے کے لیے، ایلومیناتی کا سامنا کرنے کے لیے، آنکھ کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھا۔ وہ مرنے کے لیے تیار تھا، ایز کئیل کے طور پر مرنے کے لیے، گونار

www.novelsclubb.com

کے طور پر مرنے کے لیے، ایک ہیرو کے طور پر مرنے کے لیے۔ وہ مرنے کے لیے تیار تھا، لیکن اس سے پہلے نہیں کہ اس نے انہیں پہلے مروا دیا۔

•••••••••

ایز کئیل نے اپنی گاڑی جنگل کے کنارے کے قریب کھڑی کی جہاں آٹھ سال پہلے اس نے اسے چھپا رکھا تھا۔ وہ باہر نکلا اور پچھلی سیٹ سے پھولوں کا گلدستہ پکڑ لیا۔ وہ ایک جانے پہچانے راستے پر چلتے ہوئے جنگل میں چلا گیا جسے اس نے حفظ کر لیا تھا۔ وہ ایک کلیئرنگ پر پہنچا، جہاں ایک درخت کھڑا تھا جو سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے لہروں کی آواز سنی جو ساحل سے ٹکرا رہی تھی۔ اس نے اداسی اور غصے کی آمیزش سے پرانی یادوں کا درد محسوس کیا۔ وہ درخت کے قریب پہنچا اور مٹی کا ایک چھوٹا سا ٹیلہ دیکھا جو گھاس اور پتوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ اُس کے بھائی ایسعیاہ کی قبر تھی، وہ قبر جو اُس نے اپنے ہاتھوں سے کھودی تھی، وہ قبر تھی جس میں واپس آنے کی قسم کھائی تھی۔ اس نے گھٹنے ٹیک کر پھولوں کو قبر پر رکھا، آہستہ سے پتوں

کو جھاڑ دیا۔اس نے نظر اٹھا کر وہ الفاظ دیکھے جو اس نے آٹھ سال پہلے درخت پر تراشے تھے۔وہ قندہ کیئے تھے: "اب تم جنتی پرندے ہو،ایسعیاہ۔"اس نے چھال کے کھردرے پن کو محسوس کرتے ہوئے الفاظ کو چھوا۔اسے اپنا بھائی یاد آیا،اس کی مسکراہٹ،اس کی ہنسی،اس کی آواز۔اسے یاد تھا کہ وہ کیسے اکٹھے کھیلتے تھے،کیسے اکٹھے خواب دیکھتے تھے،کیسے ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے۔اسے یاد آیا کہ اس نے کس طرح اس کی حفاظت کرنے،اس کی دیکھ بھال کرنے،اسے خوش کرنے کا وعدہ کیا تھا۔اسے یاد آیا کہ اس نے اسے کیسے ناکام کیا تھا،اس نے اسے کیسے کھو دیا تھا،اس نے اسے کیسے دفن کیا تھا۔وہ اس سے اس طرح بولا، جیسے وہ اسے سن رہا ہو، جیسے وہ اسے جواب دے سکے۔"ہیلو ایسعیاہ۔یہ میں ہوں، ایز کئیل۔میں واپس آ گیا. میں نے تم سے کہا تھا کہ میں واپس آؤں گا،ایک بار جب میں بڑا آدمی بن جاؤں گا جو میں نے کہا وہ۔میں نے کیا۔میں بڑا آدمی بن گیا۔ ایک امیر آدمی،ایک طاقتور آدمی،ایک مشہور آدمی۔میں گورنر بن گیا،ڈارک ویب

www.novelsclubb.com

کا بادشاہ۔ میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا۔ تمہارے لیے، اور ماما کے لیے، اور بابا کے لیے، اور زِیبا کے لیے۔ میں نے یہ ہمارے لیے کیا، ایسعیاہ۔ ہمارے خاندان کے لیے، ہمارے انصاف کے لیے، ہمارے انتقام کے لیے۔ میں نے یہ کیا، میں نے یہ سب کیا۔"

اس نے اپنے گال پر آنسو گرتے محسوس کرتے ہوئے توقف کیا۔ اس نے اپنی بائیں آنکھ پر کٹ محسوس کرتے ہوئے اسے صاف کیا۔ اسے کچھ دن پہلے ایک لڑائی میں ملا تھا۔ اس نے اس کا علاج کرنے یا اسے چھپانے کی زحمت نہیں کی تھی۔ اس نے نہ اس کی پرواہ کی تھی، نہ کسی چیز کے بارے میں۔ اسے صرف اپنے منصوبے، اپنے خفیہ منصوبے کی پرواہ تھی، جس پر وہ برسوں سے کام کر رہا تھا۔ اس نے ایلومیناتی سے رابطہ کیا تھا، ان میں شامل ہونے، ان کی توجہ، ان کے تجسس، ان کی دعوت حاصل کرنے میں دلچسپی کا بہانہ بنا کر۔ اس نے ان کے نام، ان کے چہرے، ان کے مقامات، ان کے ایجنڈے سیکھ لیے تھے۔ اس نے ان کا ہیڈ کوارٹر، ان کا اڈہ، ان کا

مرکز ڈھونڈ لیا تھا۔اس نے ایک وائرس،ایک بم،ایک جال لگایا تھا۔وہ صحیح لمحے، صحیح سگنل، صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔اسنے یہ سب اس لئیے کیا تھا

کہ اگر مستقبل میں وہ کوئی ایسا کام کرے جو ایلومیناتی کے خلاف ہو اور وہ اس کو مارنے کے دہانے پر ہوں تو۔وہ انکو۔ختم کر دے حلانکہ یہ مشکل،کام ہے لیکن ایز کئیل نے یہ ایسے کیا تھا جیسے پیس اوف کیک

اس نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے جاری رکھا، جیسے وہ کوئی راز بانٹ رہا ہو۔

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے،۔ایک بڑا تعجب،ایک حتمی تعجب، ایک حیرت جو سب کچھ بدل دے گی۔میرے پاس ان کے لیے ایک سرپرائز ہے، ۔ان کے لیے،اور دنیا کے لیے،۔میرے پاس ایک سرپرائز ہے جو انہیں تباہ کرے گا،۔میں ان سے اس سب کا بدلہ لوں گا جو انہوں نے ہمارے ساتھ کیا،جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا۔میرے پاس ایک سرپرائز ہے جو انہیں تکلیف میں مبتلا کر دے گا،۔یہ ان کو بھی اسی طرح دکھ دے گا جیسے ہم نے سہا،جیسا کہ تم نے سہا۔

میرے پاس ایک سرپرائز ہے جو انہیں مار دے گا۔ یہ انہیں اسی طرح مرے گا جیسے تم مرے، جیسے ہم مرے۔۔

اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سی پوٹلی نکالی۔اس نے اسے کھولا اور قبر پر مٹی واپس، ڈال دی۔ یہ ایسعیاہ کی قبر کی مٹی تھی، وہ مٹی جو وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا، یہ وہ میں تھی جو اس نے اپنے ساتھ رکھی تھی۔ وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسعیاہ کا ایک حصہ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اس کی موجودگی، اس کی گرمجوشی، اس کی محبت کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی یاد، اس کی روح، اس کی روح کو عزت دینا چاہتا تھا۔ "ایسعیاہ میرے پاس تمہاری قبر کی مٹی ہے اس لیے تم ہمیشہ میرے ساتھ رہے ہو" وہ دکھ میں مسکرایا" ہاں موم ڈیڈ اور زیبا کی قبر نہیں ورنہ میں انکی یاد بھی اپنے ساتھ رکھتا۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "تم میرے بھائی ہو، میرے دوست ہو، میرا فرشتہ ہو، تم میرے جنتی پرندے ہو۔" اس نے قبر کو صاف اور صاف ستھرا بنایا۔ وہ مسکرایا، سکون اور خوشی کا لمس محسوس کیا۔ اس نے اپنا سر قبر پر ٹیک دیا،

ایک تعلق اور سکون محسوس کیا۔اس نے آنکھیں بند کر لیں، ہوا کا جھونکا اور سکون محسوس ہو رہا تھا۔اس نے درخت کے پتوں کو اپنے چہرے پر گرتے ہوئے نرمی سے محسوس کیا۔اس نے درخت کے پتوں کو قبر پر گرتے ہوئے نرمی سے محسوس کیا۔اس نے درخت کے پتے ان پر گرتے محسوس کیے، نرمی سے۔اس نے آنکھیں کھول کر آسمان کی طرف دیکھا۔اس نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا، آسمان کو نارنجی اور جامنی رنگ سے رنگتے ہوتے ہوئے دیکھا۔اس نے ستاروں کو نمودار ہوتے، ٹمٹماتے اور چمکتے دیکھا۔اس نے چاند کو ابھرتا، چمکتا اور مسکراتا دیکھا۔اس نے دنیا کی خوبصورتی اور عجوبہ دیکھا، وہ دنیا جسے وہ چھوڑنے والا تھا، وہ دنیا جسے وہ تباہ کرنے والا تھا۔اس نے کھڑے ہو کر اپنے آپ پر سے خاک کو۔ جھاڑا۔اس نے اپنا سوٹ کیس اور بندوق اٹھالی۔وہ پھول اور پتے پیچھے چھوڑ کر قبر سے دور چلا گیا۔وہ الفاظ اور گندگی کو پیچھے چھوڑ کر درخت سے دور چلا گیا۔وہ آواز اور منظر کو پیچھے چھوڑ کر جنگل سے دور چلا گیا۔وہ اپنی محبت اور اپنے وعدے کو پیچھے چھوڑ کر اپنے

www.novelsclubb.com

بھائی سے دور چلا گیا۔ وہ اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا، اپنی منزل کی طرف۔ وہ اپنے منصوبے کی طرف، اپنے سرپرائز کی طرف، اپنے انتقام کی طرف چل پڑا۔ وہ اپنے دشمن کی طرف، اپنے ہدف کی طرف، اپنے چچا کی طرف چل پڑا۔ وہ اسکے انجام کی طرف، اسکی موت کی طرف، اپنے مقدر کی طرف چل پڑا۔ وہ اپنے چہرے پر سخت اور پر عزم تاثرات کے ساتھ چل رہا تھا، اس کی بائیں آنکھ پر ایک کٹ اور نشان تھا، وہ چل پڑا، اور اس نے اپنے آپ سے کہا، "میں آج رات اپنا بدلہ لوں گا، میں اپنی منزل پر جاؤں گا، باقی کام ختم کروں گا، میں سب ختم کر دوں گا۔"

••••••••••••

www.novelsclubb.com

رات تاریک اور دہشت سے بھری ہوئی تھی۔ بھیڑیوں کی چیخوں نے خاموشی کو چھید کر دیا، چاند نے زمین پر خوفناک سائے ڈالتے ہوئے درختوں کے پیچھے چھپ چھپانے کا کھیل کھیلا۔ ایز کئیل ایک جزیرے پر تھا جو دنیا سے پوشیدہ تھا، ایک ایسی جگہ جہاں راز اور اسرار پنپتے تھے۔ اسے چار ہڈوں والی شخصیات نے لے جایا، لمبے

سرخ لباس اور ماسک پہنے ہوئے تھے جو ان کی شناخت چھپاتے تھے۔ان میں سے دو اس کے پیچھے، دو آگے۔ایز کئیل بیچ میں پھنس گیا تھا، فرار ہونے یا مزاحمت کرنے سے قاصر تھا۔اس نے تفریح اور خوشی کا مرکب محسوس کیا، سوچا کہ اس سفر کے اختتام پر اس کا کیا انتظار ہے۔اس کا رخ ایک شاندار درخت کی طرف ہوا جو دو سروں کے درمیان کھڑا تھا۔اس کی شاخیں موٹی اور مڑی ہوئی تھیں، اس کے پتے سیاہ اور چمکدار تھے۔اس نے اس کے ٹرنک پر ایک کارڈ رکھا، جیسا کہ اس کے ایک گائیڈ کی ہدایت تھی۔کارڈ پر ایک عجیب علامت تھی، ایک پینٹا گرام جس کی آنکھ مرکز میں تھی۔جیسے ہی اس نے درخت کو چھوا، وہ ایک زوردار چیخ کے ساتھ پھٹ گیا، جس سے ایک پوشیدہ راستہ ظاہر ہوا۔وہ زمین کی گہرائیوں میں اترتے ہوئے افتتاحی راستے سے گزرے۔راستہ تنگ اور نم تھا، دیواروں پر ٹمٹماتے مشعلوں سے روشن تھا۔ایز کئیل نے کلاسٹروفوبیا کا احساس محسوس کیا،

www.novelsclubb.com

جیسے اس پر دیواریں بند ہو رہی ہوں۔اس نے اپنے گائیڈز کی پیروی کی،اس امید میں کہ اس کے سوالات کے کچھ جواب مل جائیں گے۔

جو کچھ ابدیت کی طرح لگتا تھا اس کے بعد، وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے۔ حجرہ گول اور کشادہ تھا جس کی اونچی چھت تھی جو ستاروں اور سیاروں سے مزین تھی۔ فرش پیچیدہ نمونوں اور علامتوں سے ڈھکا ہوا تھا، جس سے ایک بڑا منڈلا بنا ہوا تھا۔ حجرے کے بیچ میں تخت کے ساتھ ایک چبوترہ تھا۔ تخت پر ایک شخص بیٹھا تھا جس نے نقاب پہن رکھا تھا جو بکری کے سر سے مشابہ تھا۔اسے ایسے لوگوں نے گھیر رکھا تھا جو عجیب اور ہپناٹوک انداز میں رقص کر رہے تھے۔وہ ماسک پہنے ہوئے تھے جو مختلف جانوروں اور عناصر کی نمائندگی کرتے تھے۔وہ ہم آہنگی میں منتقل ہوئے، تخت پر موجود آدمی کے گرد حلقے بن گئے۔وہ زحل (سیچرن ڈانس) کا رقص پیش کر رہے تھے،ایک رسم جس نے طاقت اور کنٹرول کے سیارے کو عزت دی تھی۔ تخت پر بیٹھا شخص ایلومیناتی،اس خفیہ معاشرے کا رہنما تھا جس

کے پاس دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی طاقت اور علم کا دعویٰ تھا۔ سیاست سے لے کر مذہب تک میڈیا تک اثر ورسوخ کے ہر شعبے میں ان کے ارکان تھے۔اس کا ایک پوشیدہ ایجنڈا تھا جس میں عوام کو جوڑ توڑ اور ان کا استحصال کرنا شامل تھا۔اس نے ایز کئیل کی وڈیو دیکھنے کے بعد، جہاں ڈارک ویب پر وہ زندہ جانور زندہ سانپ کھا جاتا تھا اور لڑکیاں جنکو پیسے دے کر جنکو وہ اپنی ہوس کا۔ نشانہ بناتا تھا وہ ان ودیوز کو ڈارک ویب پر سیل کرتا تھا اسکے ساتھ ساتھ مختلف کام ڈرگز سیلینگ چوری چکاری وغیرہ کے کام وہ کرتا تھا۔اس سب سے محظوظ ہو کر انہوں نے ایز کئیل کو اپنی صفوں میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی تھی۔اس نے رقص کرنا چھوڑ دیا اور اپنے تخت پر بیٹھ گیا، ایز کئیل کو مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔"ہماری دنیا میں خوش آمدید، ایز کئیل۔ یا میں یہ کہوں، گوہنار، ڈارک ویب کا بادشاہ۔ میری کافی وقت سے تم پر۔ نظر تھی۔ تم نے مجھے اپنی مہارت اور ہمت

www.novelsclubb.com

سے متاثر کیا ہے۔ تمہارے پاس یہ صلاحیت ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔"

وہ مکالمے کا تبادلہ انگریزی میں کر رہے تھے

ایز کئیل نے فخر اور غصے کی لہر کو محسوس کیا، جب اسے اپنا المناک ماضی یاد آیا۔ اس نے اپنے خاندان کو ایک وحشیانہ حملے میں کھو دیا تھا، جسے اس کے چچا اور اس کی بیوی نے ترتیب دیا تھا۔ انہوں نے اس کے والد کو قتل کیا تھا، اور اس کی ماں اور بہن کے ساتھ عصمت دری اور قتل کیا تھا۔۔ اس نے اپنے خاندان کا بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی، اور اس نے کئی سال تربیت اور سازشیں گزاری تھیں۔ اس نے شاولن کا فن ایک راہب سے سیکھا تھا جس نے اسے سڑکوں سے بچایا تھا۔ وہ ڈارک ویب کو اپنے ہتھیار اور کھیل کے میدان کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ایک مضبوط فائٹر اور ہیکر بن گیا تھا۔ اسکے تیز دماغ کی وجہ سے اسنے جلد ہی چائینہ کی ایک چھوٹی یونیورسٹی سے بزنس ایڈمینیسٹریشن کی ڈگری حاصل کی تھی کیونکہ یہ ماسٹر لی کی خواہش تھی جو اسنے پوری کی تھی اس نے ایلومیناتی کے بارے میں بھی جان لیا تھا

اوران کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔اس نے یہ افواہیں سنی تھیں کہ دنیا کے بہت سے واقعات اور آفات کے پیچھے ان کا ہاتھ ہے۔وہ سچ جاننا چاہتا تھا،اور وہ اس سے کیا چاہتے تھے۔اس نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ تخت پر بیٹھے شخص کی طرف دیکھا۔"میں آپ کے ساتھ کیوں شامل ہونا چاہتا ہوں؟میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے امیر اور مشہور بنائیں۔میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے چچا اور ان کی بیوی سے بدلہ لینے میں میری مدد کریں،جو میرے خاندان کے قاتل ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایلومیناتی کے اسرار ورموز تک رسائی دیں جب تک آپ میری خواہش پوری کریں گے آپ جو کچھ بھی کہیں گے میں کروں گا۔"

ایز کئیل کا جواب سنتے ہی تخت پر بیٹھے شخص نے سر ہلایا۔اسے اپنی عزائم اور عزم پسند تھا،لیکن اس نے اپنے تکبر اور لاپرواہی کو بھی محسوس کیا۔اس نے اسے آزمانے کا فیصلہ کیا،اور دیکھیں کہ آیا وہ اس کے بھروسے اور رہنمائی کے لائق

ہے۔"وی آر ان ایز کئیل لیکن یاد رکھو، یہ ایک طرفہ ٹکٹ ہے۔ایک بار جب تم ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تو پیچھے ہٹنے کا کوئی سبب ہی پیدا نہیں ہوتا۔اگر تم نے کبھی ہمیں دھوکہ دینے یا ہماری نافرمانی کرنے کی ہمت کی تو تم اپنی جان سے قیمت ادا کرو گے۔؟"ایز کئیل کو ویسے بھی اپنی جان کی فکر کہاں تھی اسکے سر پر ایک بھوت سوار تھا انتقام۔۔ایز کئیل نے اس شخص کی تنبیہ سنتے ہی سر ہلایا۔اسے اپنی زندگی یا کسی اور کی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف اپنے انتقام اور اپنی طاقت کی پرواہ تھی۔وہ ایلومیناتی میں شامل ہونے اور ان میں سے ایک بننے کے لیے تیار تھا۔اس نے کہا،""""میں سمجھتا ہوں، میں آپ کی پیشکش قبول کرتا ہوں، میں آپ کا ہوں۔"ایز کئیل کی باتیں سن کر تخت پر بیٹھا آدمی مسکرایا۔اس نے کہا،"بہت اچھا۔پھر ہم ڈیل پر مہر لگائیں۔آؤ تمہیں ہم فیملی میں خوش آمدید کہتے ہیں۔"

اس نے تالیاں بجائیں اور موسیقی دوبارہ شروع ہو گئی۔رقاصوں نے ایز کئیل کو گھیر لیا، اور نعرے لگانے لگے۔اُنہوں نے اُسے اُٹھایا، اور اُسے تخت پر لے گئے۔

اُنہوں نے اُسے اُس شخص کے پاس بٹھایا، جس نے اپنا ماسک اُتار کر اپنا چہرہ ظاہر کیا۔ایز کئیل نے ایک گہری نظر سے اس آدمی کا چہرہ دیکھا۔اس نے اسے پہچانا نہیں۔اسے احساس تھا کہ اس نے اسے پہلے بھی، کہیں، کسی نہ کسی طرح دیکھا تھا۔ اسے احساس تھا کہ وہ اسے جانتا ہے،۔اس نے بغور اور بے اعتباری سے اس کی طرف دیکھا، جیسے اسے احساس ہوا کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے۔اسے ایک جال میں پھنسایا گیا تھا۔اسے ایلومیناتی نے دھوکہ دیا تھا۔۔اس آدمی نے اپنا ماسک ایز کئیل کے چہرے پر ڈالا،اور کہا، "ایلومیناٹی میں خوش آمدید،ایز کئیل۔ جہنم میں خوش آمدید. "بٹن دباتے ہی وہ ہنس پڑا۔ایک تیز درد ایز کئیل کے جسم سے گزرا، کیونکہ اس کے دماغ میں ایک چپ لگادی گئی تھی۔اس نے محسوس کیا کہ اس کے دماغ پر حملہ ہو رہا ہے،اس کی مرضی ٹوٹ رہی ہے،اس کی شناخت مٹ رہی ہے۔ وہ اب ایز کئیل نہیں رہا۔وہ اب گونار نہیں رہا۔اب وہ خود نہیں تھا۔وہ ایک غلام تھا۔وہ کٹھ پتلی تھا۔

www.novelsclubb.com

. ..... . ..

ایک نظریہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایلومیناتی نے جان بوجھ کر تبدیلی کی جس سے لباس کے مقصد کو شائستگی سے نمائش کے لیے ایک آلے میں تبدیل کیا گیا۔اس مبینہ ہیرا پھیری نے ایک ایسی ثقافت کو جنم دیا ہے جہاں لوگ اب لباس بنیادی طور پر ڈھانپنے کے لیے نہیں بلکہ اپنے لباس کی نمائش کے لیے پہنتے ہیں۔ مکروہ اثر میڈیا کی مختلف شکلوں تک پھیلا ہوا ہے، جیسے کہ ٹی وی شوز، فلمیں اور گیمز، جن پر ذہنوں کو خفیہ ایجنڈوں کے جال میں پھنسانے کا کام کیا جاتا ہے، خاص طور پر اسلام اور مسلمہ کو نشانہ بنانا۔اس نظریہ کے مطابق، خیال کیا جاتا ہے کہ ایلومیناتی وحشیانہ قتلوں کی آرکیسٹریٹنگ میں پیچیدہ طور پر ملوث ہے، ایک ایسی گھناؤنی داستان بیان کرتا ہے جو لباس کی ثقافت کی سمجھی جانے والی تبدیلی سے بالاتر ہے۔ یہ پوشیدہ کارروائیاں معاشرتی تصورات اور اصولوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک وسیع تر اسکیم کا حصہ سمجھی جاتی ہیں۔ معتبر ثبوت کے فقدان کے باوجود، اس نظریہ کے

ماننے والے افراد کی زندگیوں پر سمجھے جانے والے اثرات پر زور دیتے ہیں، اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہیرا پھیری معاشرے کے متعدد پہلوؤں تک پھیلی ہوئی ہے، جس سے لوگ خود کو کس طرح دیکھتے اور پیش کرتے ہیں۔

••••••

رات گہری کالی تھی، سوائے ٹمٹماتے شعلوں کے جو کہ خوفناک منظر کو روشن کر رہی تھیں۔ ایک بنجر زمین کے بیچوں بیچ لوگوں کا ایک گروہ بال نامی دیوتا کی ایک بہت بڑی سنہری مورتی کے گرد جمع تھا جس کے پیٹ میں آگ جل رہی تھی۔ وہ سب سرخ لباس پہنے ہوئے تھے، اور وہ خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ انہیں ایک پراسرار آدمی نے اغوا کیا تھا جس نے ان کے نجات دہندہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن اصل میں ان کا جلاد کون تھا۔ وہ آدمی ان کے درمیان چل پڑا، اس کا چہرہ ایک ہڈ سے چھپا ہوا تھا۔ وہ ایک جوڑے کے سامنے رک گیا، جس نے اسے وحشت سے

پہچان لیا۔ وہ سرد مُسکرا کر بولا، "ہیلو، انکل ڈریک۔ ہیلو، آنٹی اولیویا۔ کیا آپ کو میں یاد ہوں؟"

ڈریک نے خوف سے سر ہلایا، جب کہ اولیویا نے سر ہلایا۔ انہوں نے اسے آٹھ سال تک نہیں دیکھا تھا، کیونکہ انہوں نے اس کے باپ اور اسکے خاندان کو قتل کیا تھا، اور اس کی ماں اور بہن کی عصمت دری اور قتل کیا تھا۔ انہوں نے سوچا تھا کہ وہ بھی مر گیا ہے، لیکن وہ بچ گیا تھا، ایک چینی شاولن راہب کی بدولت جس نے اسے تلاش کیا اور اسے ایک زبردست جنگجو بننے کی تربیت دی۔ وہ ایلومیناتی، ایک خفیہ سوسائٹی کا رکن بھی بن گیا تھا جو دنیا کو کنٹرول کرتے تھے اور خون کی قربانیوں کا مطالبہ کرتا تھا۔ "میں ایز کئیل ہوں، تمہارے بھائی ابراہام کا بیٹا، جس کی مسکراہٹ کو تم نے مٹا دیا۔ اب مرنے کی باری تمہاری ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی اس کی قیمت ادا کریں گے جو تم نے میرے خاندان کے ساتھ کیا۔ تم بھی اسی طرح دکھ اٹھاؤ گے جیسا کہ انہوں نے سہا۔ تم جم جاؤ گے جیسے میرا بھائی جم گیا تھا تم جل

جاؤ گے جیسے میرا خندان جلا تم بھی جلو گے جیسے وہ جلے تھے۔ تم بھی اسی طرح مرو گے جیسے وہ مرے تھے۔"

اس نے انہیں ان کے لباس سے پکڑا اور گھسیٹ کر ایک بڑے فریزر میں لے گیا، جہاں اس نے انہیں اندر سے بند کر دیا۔ وہ چیخے اور رحم کی بھیک مانگ رہے تھے، لیکن اس نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ اس نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا، جب کہ وہ دوسرے بائیس لوگوں کی طرف متوجہ ہوا، جو سب اس کے چچا کے گروہ کا حصہ تھے۔ انہوں نے اس کے خاندان کو قتل کرنے میں اس کی مدد کی تھی، اور وہ اس سے لطف اندوز ہوئے تھے۔ وہ ہنس رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے جب وہ انہیں مرتے دیکھ رہے تھے۔ اب وہ اپنی قسمت جان کر خاموش اور خوفزدہ تھے۔ ایز کئیل نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا، پھر وہ ان چاروں کے پاس گیا جنہوں نے اس کی ماں کی عصمت دری کی تھی۔ اس نے انہیں بالوں سے پکڑا اور گھسیٹ کر

ایک پنجرے میں لے گیا، جہاں چار بھوکے شیر انتظار کر رہے تھے۔اس نے انہیں پنجرے میں پھینک دیا جہاں درندوں نے انہیں پھاڑ دیا۔

بائیس میں سے بچے اٹھاراں ان اٹھاراں لوگوں کو ایز کئیل کے بندوں نے اُن رسیوں سے پکڑا جن رسیوں میں وہ جکڑے تھے رسیوں سے پکڑے اور گھسیٹتے ہوئے۔وہ انہیں تالاب کے کنارے لے گئے۔ان کے نیچے، گندھک کے تیزاب کا ایک سمندر بلبلا اور سسک رہا ہے، جو انہیں نگلنے کے لیے تیار ہے۔اُنہوں نے چیخ مار کر رحم کی بھیک مانگی، لیکن اُنہوں نے کچھ نہ سنا

اس نے انہیں تیزاب میں پھینک دیا، جہاں وہ اذیت میں گھل گئے۔

اس نے انہیں مرتے ہوئے دیکھا، کوئی ترس نہیں آیا، صرف اطمینان تھا۔اس نے اپنے خاندان کا بدلہ لے لیا تھا، اور اس نے طاقت میں اضافہ محسوس کیا۔اس نے اپنی تقدیر پوری کر دی تھی، اور اس نے مقصد کا احساس محسوس کیا۔اس نے

ایلو میناتی کی خدمت کی تھی اور اس نے اپنا تعلق محسوس کیا تھا۔اس کے بعد وہ فریزر میں واپس گیا، جہاں اس نے اپنے چچا اور خالہ کی منجمد لاشیں نکالیں۔وہ انہیں بال کے مجسمے کے پاس لے گیا، جہاں اس نے انہیں اس کے پیٹ میں آگ میں پھینک دیا۔وہ جل کر پگھل گئے، دیوتا کا حصہ بن گئے۔ مجسمے کے پیٹ میں آگ بھڑک اٹھی، اور اس کی پیشانی پر سب دیکھنے والی آنکھ چمک اٹھی۔

جب اس مجسمے میں سے ایک دھاڑ کی آواز۔ گونجی۔۔

••••••••••

جب ایزیکیل نے اپنے چچا اور چچی اور ان کے گروہ کو قتل کر دیا تو سویڈن میں اس نے اپنی وراثت کا دعویٰ کیا۔اس کے پاس ثبوت تھا کہ اس کے چچا نے اس کے باپ کی وصیت کو جعلی بنایا اور اس کے خاندان کا کاروبار اور جائیداد چھین لی تھی۔ اس نے ایک وکیل کو ملا کر اپنے چچا کے جائیداد پر مقدمہ چلایا، انصاف اور معاوضہ

کا مطالبہ کیا۔اس نے مقدمہ آسانی سے جیت لیا،اور ایک بڑی اور کامیاب کمپنی کا مالک بن گیا،ساتھ ہی کئی جائیداد اور اثاثے بھی حاصل کیے۔

لیکن اس نے اپنی اصل شناخت کسی کو بھی نہیں بتائی۔اس نے گونار کا نام استعمال کیا،اور اپنے چچا کا دور کا رشتہ دار ہونے کا دعویٰ کیا۔

اس کو پتا تھا کہ الیکس بے گناہ تھا اور اس کے خاندان کے قتل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔اس نے فیصلہ کیا کہ وہ الیکس کو کمپنی کے حصوں کا بیس فیصد حصہ دے گا، اچھائی اور ہمدردی کے طور پر۔اس نے ایک مینٹور الیکس کے لئیے بھیجا کہ وہ الیکس کو رہنمائی کرے گا اور اسے کاروبار کی رسی سیکھنے میں مدد کرے گا۔الیکس نے شکریہ کہتے ہوئے گونار کی پیش کش قبول کر لیا۔اس کو نہیں پتا تھا کہ گونار در حقیقت ایزیکیل تھا،اور کہ وہ ایلومیناٹی کا رکن تھا۔

ایزیکیل نے اس خفیہ تنظیم کے وفاداری کو نہیں بھولا جس نے اسے ایک نئے مقصد اور ایک نئی شناخت دی تھی۔اس نے اپنے مشن کو نہیں بھولا کہ وہ نیو ورلڈ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آرڈر کی خدمت کرے اور ایل جی بی ٹی کیو ایجنڈا کو آگے بڑھائے۔اس نے اپنے دولت اور اثر ورسوخ کا استعمال کیا کہ وہ سویڈن اور دوسرے ممالک میں مختلف ایل جی بی ٹی کیو مقاصد اور تنظیموں کو حمایت کرے۔اس نے پیسے دیئے، واقعات کی سپانسر شپ کی، مہموں کو فنڈ کیا، اور سیاستدانوں کو لابی کیا۔اس نے اپنی کمپنی کا استعمال کیا کہ وہ ایل جی بی ٹی کیو کتابیں، رسائل، فلمیں، اور دوسرے میڈیا کو پیدا اور تقسیم کرے، خاص طور پر اسکولوں اور نوجوانوں کو۔

اس کا کام تنہا نہیں تھا۔اس کے دوسرے ممالک میں ساتھی اور رابطے تھے، جو ایلومیناٹی کے حصہ اور اس کے خیالات کے حامی تھے۔ان میں سے ایک معیز تھا، ایک پاکستانی کارکن جس نے پاکس میں ایل جی بی ٹی کیو کا ایک تنظیم قائم کیا، خطروں اور مشکلات کے باوجود۔معیز کو ایز یکیل کی طرف سے فنڈ نگ اور حمایت ملی تھی، اور اس نے پاکستان میں ایل جی بی ٹی کیو کے اراکین اور حمایتیوں کا ایک نیٹ ورک بنایا تھا۔اس نے احتجاج، جلسے، اور مورت مارچ کے نام کے جلوس بھی

منعقد کئے تھے،ایل جی بی ٹی کیو کمیونٹی کے لئے برابر حقوق اور تسلیم کا مطالبہ کرتے ہوئے۔

اس نے اپنا کاروبار الیکس سے الگ رکھا،اور اسے اپنی ایلومیناٹی کی سرگرمیوں میں شامل نہیں کیا۔اس نے یہ نہیں چاہا کہ اسے کسی خطرے یا شبہ کا سامنا کرنا پڑے۔ اس نے یہ بھی نہیں چاہا کہ اسے حقیقت سے روبرو کرے، کیونکہ اسے اپنے اعمال پر افسوس اور تنازعہ تھا۔اس کو نہیں پتا تھا کہ الیکس سب جانتا تھا کہ کیسے اسکے باپ نے ایز کئیل کے خندان کو مارا اس کو الیکس نے گونار کو بے نقاب کرنے کے لئیے کیتھرین اور گستاو کا سہارا لیا اسے نہیں پتا تھا کہ الیکس اسے بے نقاب کرنے اور روکنے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا،اسے پہلے کہ وہ نقصان پہنچاتا یا کوئی اور تباہی مچاتا مگر۔ گونار نے ایلکس کو بھی مار دیا یا یہ کہا جائے کہ ایلکس نے خود کھائی میں چھلانگ لگادی کیونکہ وہ بھی اپنے ماں باپ کی طرح تھا۔۔۔

مگر اب ایز کئیل کیسے اس دلدل سے باہر نکلے گا کیا ہو گا وہ گونار کے آج میں جا کر پتا چلے گا۔۔۔۔

جہاں اسے ایمان نامی لڑکی سے محبت ہو گئی کیونکہ اس ایمان نامی لڑکی کی شکل اسکی ماں کی شکل سے مشابہت رکھتی تھی یا یہ کہا۔ جائے کہ اسکی ماں کی صورت ایمان کو ملی تھی اور ایمان اسکی ماں کی صورت کو۔ زندہ رکھے تھی

۔۔

www.novelsclubb.com

اب آگے۔۔ گونار کا آج>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

جہاں ہیں چوبیس سالہ گونار اور اونس سالہ ایمان کیا ہیں دونوں کے لئیے قسمت کی طرف سے نائے امتحان اور مشکلات۔۔۔

===

گونار میز پر اپنی ماں اور ایمان کی تصویروں پر سر رکھے سو رہا تھا،،۔جو موبائل ایمان کو۔دیا گیا تھا اس میں گونار نے ایک خفیہ سافٹ ویئر انسٹال کیا تھا،ایک ایسا سافٹ ویئر جس کی مدد سے وہ اس کی گفتگو سن سکتا تھا،اس کی زندگی کی جاسوسی کر سکتا تھا۔اس کا خواب ایک زوردار شور سے ٹوٹ گیا۔یہ ایمان کی آواز تھی جو اس کے فون سے آرہی تھی۔وہ غصے میں تھی،اور وہ کسی پر چیخ رہی تھی۔گونار نے آنکھیں کھولیں اور مندی آنکھوں سے اطراف کا۔جائزہ لیا ساتھ کھڑکی سے باہر کا نظارہ نظر آرہا تھا جہاں آسمان پر اروراز سبز پردے کی طرح چمک رہے تھے آتش دان میں کبھی جہاں کل دوپہر دو بجے آگ جل رہی تھی مگر اب صبح کے پانچ بجے وہ آگ بجھ چکی تھی اسنے خود کو کمپوز کیا اور آلہ کے لیے پہنچ گیا۔اگر سویڈن میں صبح کے پانچ تھے تو پاکستان میں صبح کے 9 بج رہے تھے اور ایمان بازار میں تھی اس نے اس

کی باتیں سنیں، آگ اور طنز سے بھری، وہ ایمان کی باتیں سنتا پہلی بار دل سے مسکرا رہا تھا پہلے جو وہ مسکراتا تھا وہ طنز زہریلی یا خونخار مسکراہٹ ہوتی تھی مگر اب ایمان کی آواز اور بات سن وہ واقعی دل سے مسکرا رہا تھا ایمان اس کا سامنا ایک آدمی سے ہوا جو اسے گھور رہا تھا۔ ایمان نے ایک چھوٹی کالی قمیض اور کلیوں والی شلوار پہن رکھی تھی جو لہنگے کے مشابہہ تھی اس نے سر پر سیاہ ڈوپاٹہ پہن رکھا تھا لیکن اس سے اس کی خوبصورتی چھپ نہیں سکی۔ اس نے آدمی کی نظروں کو دیکھا، اور اسے نفرت محسوس ہوئی۔ وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور بولی، "کیا دیکھ رہا ہے؟" اس شخص نے معصومیت سے کام لینے کی کوشش کی۔ اس نے کہا، "کچھ نہیں بہن، کچھ بھی نہیں۔" ایمان نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اس نے کہا، "میں تیرے یہ دو الودہ بٹن نکال کر تجھے پل پر بھیک مانگنے پر مجبور کر دوں گی ایک تو بہن کہہ رہا ہے اور اوپر سے ایسی نظر کیا تو اپنی بہن کو بھی اسی طرح دیکھتا ہے؟" اس آدمی نے کہا "میری کوئی بہن نہیں ہے"۔ ایمان طنزیہ انداز میں مسکرائی۔، "اس

کے لیے اللہ کا شکر ہے۔ورنہ تو نے اس کی زندگی برباد کر دینی تھی۔مجھے تیری ماں پر ترس آرہا ہے،"ایمان نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور ناک چیڑا کر بولی "کمینا کھچرا" وہ اس سے منہ موڑ کر دوبارہ دکان پر گئی۔اس نے دکاندار سے کہا """ارے بھائی مجھے چار بطخ کے انڈے اور ایک درجن دیسی مرغی کے انڈے دو اور ہاں خالص بکری کا دودھ اسکے پیسے میں نے پہلے تمہیں دے دیئے تھے"۔دکاندار نے انڈے شاپر میں ڈالے بطخ کے علیحدہ شاپر میں اور دیسی انڈے کے علیحدہ شاپر میں وہ فریج کے پاس گیا۔ایک شاپر نکالا جس میں کلو کھلا بکری کا دودھ تھا ایمان کو۔ تینوں شاپر پکڑاتے بولا """پانچ سو ہو گئے میڈم"۔ایمان نے اسے پیسے دیے اور شاپر تھامے،"کیا، مرغیوں اور بطخوں نے سونے کے انڈے دینا شروع کر دیے ہیں؟"اس نے انڈے لیے اور اس شخص کی طرف دیکھا جس نے اسے جھنجوڑ دیا تھا۔وہ ابھی تک وہیں تھا،اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ایمان کی خطرناک نظریں خود پر محسوس کرتے اسے جھنجھلاہٹ اور ایک خیال کا احساس ہوا وہ دائیں بائیں دیکھتے

تلملاتے وہاں سے بھاگ گیا کیونکہ ایمان اسے ہنوس گھورے جا رہی تھی جب وہ بھاگ گیا تو ایمان بھی چل دی

دوسری جانب گونار زور زور سے ہنس رہا تھا اسنے اپنے سر پر ھاتھ رکھا اور بولا "یہ لڑکی کیا چیز ہے یار حد ہے"

اسنے نظریں پھیریں تو اسکا سامنا سامنے دیوار پر چسپاں شیشے پر آرہے اپنے عکس سے ہوا اسکی مسکراہٹ تھمی۔۔۔۔۔۔

پھر اسنے ٹیبل پر موجود موبائل کو دیکھا اور تصویروں کو۔وہ مضبوط ارادے سے سر کو اثبات میں مدھم جنبش دیتے بولا۔"اٹس ٹائم ٹو گو بیک ٹو سٹو کہالم"۔

••••••••••

وہ

## Kungsgatan

کنگسگٹن کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، جو اسٹاک ہوم کی مصروف ترین گلیوں میں سے ایک ہے۔ اس نے ٹرٹل نیک شرٹ، لمبا کوٹ، ڈریس پینٹ اور چیلسی کے جوتے پہن رکھے تھے۔ وہ اپنے لباس میں آرام دہ اور سجیلا محسوس کرتا تھا، اس نے ان عمارتوں کو دیکھا جو سڑک پر قطار میں کھڑی تھیں، ہر ایک فن تعمیر کا شاہکار تھی۔ اس نے مختلف دکانوں، ریستوراں اور کیفے کے نشانات دیکھ کر اسے اندر آنے کی دعوت دی۔ اس نے کھڑکیوں سے بہتی ہوئی کافی، سینکا ہوا سامان اور مسالوں کی خوشبو سونگھی۔ اس نے لوگوں کی چہچہاہٹ، ہارن کی آوازیں اور ٹراموں کی گھن گرج سنی۔ اس نے شہر کی توانائی اور جوش و خروش کو محسوس کیا، جو اس کے پرسکون اور مرتب طرز عمل کے برعکس تھا۔ ٹریفک سگنل کی سبز بتی کے بعد وہ سڑک پار کر گیا۔ اس نے سورج کی مدھم روشنی کو دیکھتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔ اس نے برف کے تودے آہستہ سے گرتے ہوئے دیکھا، جو زمین کو

سفید کمبل سے ڈھانپ رہے تھے۔ سردیوں میں اسٹاک ہوم کی خوبصورتی کو۔ نظر انداز کرتے اس نے اپنی چہل قدمی جاری رکھی۔ وہ پل کے نیچے گیا اور پھر دائیں طرف مڑ گیا۔ سارا دن گرتی برف سے سڑک گیلی اور پھسلن تھی۔ اس نے کاروں اور بسوں کو گزرتے دیکھا، ان کے ٹائر برف پر کڑکتی ہوئی آوازیں نکال رہے تھے۔ اس نے اپنے چہرے پر ٹھنڈی ہوا محسوس کی جس سے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔ اس نے اپنا کوٹ ایڈجسٹ کیا ایک دکان تھی جب وہ اچانک رک گیا۔ ایک آئینے سے، اس نے قرآن کو دیکھا جہاں لکھا تھا

“en Koran på svenska”

این کوران پو سیوینسکا“

(سویڈش ترجمہ میں قرآن)

۔اس نے اوپر بھی دیکھا جہاں سویڈش میں ایک لٹکتے بورڈ پر لکھا تھا

www.novelsclubb.com

"islamisk bokhandel av prof Turab Hussaini"

(پروفیسر تراب حسینی کی اسلامی کتابوں کی دکان)

۔اس نے تجسس اور دلچسپی کی لہر محسوس کی۔وہ ہمیشہ اسلام سے متوجہ رہا تھا، لیکن اس نے کبھی قرآن نہیں پڑھا تھا۔اس نے سوچا کہ اس مذہب اور ثقافت کے بارے میں مزید جاننا کیسا ہو گا۔اس نے کچھ سوچا پھر اندر چلا گیا۔گھنٹی کی آواز سن کر اس نے دروازہ دھکیل کر کھولا۔وہ دکان میں داخل ہوا، گرم اور آرام دہ ماحول نے استقبال کیا۔اس نے کتابوں، رسالوں اور سی ڈیز سے بھری شیلفیں دیکھی، جو اسلام سے متعلق تھیں۔اس نے بخور، موم بتیاں اور پرفیوم کی خوشبو سونگھی، جس سے ایک پر سکون ماحول پیدا ہوا۔اس نے ایک آدمی کی آواز سنی جو قرآن کی آیات کی تلاوت کر رہا تھا،۔ایک الگ دنیا میں قدم رکھتے ہی اس نے خوف اور احترام کا احساس محسوس کیا وہ آدمی جو قرآن کی تلاوت کر رہا تھا کسی کی، موجودگی محسوس،

کر کے اسنے قرآن کی تلاوت۔روک دی۔اسنے قرآن، بند، کیااور ساتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھاوہ پتلا دبلا سا تھا مگر پروکار۔ شخصیت کامالک اسکے پورے بال تھے داڑھی موچھیں اونچالمبا گندمی رنگت۔۔گونار۔اس کے قریب آیااور مسکرایا، "مجھے قرآن کی ایک کتاب چاہیے۔"وہ شخص مسکرایااور کاؤنٹر پر گیااور قرآن پاک نکال کراس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔وہ قرآن کو غور سے دیکھ رہا تھا،اس کادل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔وہ شخص گونار کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا، گونار نے قرآن اٹھا کراس آدمی سے کہا،""""اسکی قیمت؟"آدمی مسکرایا،"یہ کتاب انمول ہے،اس کی کوئی قیمت نہیں ہے یہ بے مول"۔"اس کی سمجھ میں نہ آیااور کہا" آپ مجھے مفت میں دے رہے ہیں"۔آدمی مسکرایا"نہیں،مجھے جنت ملے گی۔ اسکے،بدلے"وہ آدمی کے جواب سے حیران رہ گیا۔اس نے سوچا کہ جنت سے اس کا کیا مطلب ہے۔اس نے دوبارہ قرآن کی طرف دیکھا،اس کی طرف ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی۔اس نے اپنے سینے میں ایک گرمی،اپنے دماغ میں روشنی،

اپنی روح میں سکون محسوس کیا۔اس نے محسوس کیا کہ اس کتاب میں کچھ خاص ہے، کچھ الہی، کچھ ہے جو اس کی زندگی بدل سکتا ہے۔اس نے کتاب کھولی،اور عربی رسم الخط، خدا کے الفاظ دیکھے۔اسے، عربی آتی تھی وہ پڑھ سکتا تھا اس میں کیا لکھا ہے،اس نے ان کی طاقت اور خوبصورتی کو محسوس کیا۔اس نے صفحہ پلٹا،اور سویڈش ترجمہ دیکھا،الفاظ کے معنی۔اس نے پہلی آیت پڑھی "خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"اس نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپاہٹ محسوس کی،اس کی آنکھ میں آنسو،اس کے دل میں خوشی۔اسے احساس ہوا کہ یہ وہی ہے جس کی وہ تلاش کر رہا تھا، جس کی اسے کمی تھی، جس کی اسے ضرورت تھی۔اس نے آدمی کی طرف دیکھا،اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔اس کی آنکھوں میں ایک محبت،اس کے الفاظ میں حکمت،اس کے اعمال میں ایک فضل نظر آیا۔گونار نے محسوس کیا کہ یہ خدا کا آدمی ہے،ایمان والا آدمی ہے، علم کا آدمی ہے۔یہ مشہور اسلامی اسکالر اور مصنف پروفیسر تراب حسینی ہیں۔دونوں متجسس نظروں سے

ایک دوسرے کو پہچانے کی کوشش کر رہے تھے گونار نے اپنی سوچیں جھٹکیں ایک الوداعیہ مسکراہٹ دے کر کتاب پکڑی اور وہاں سے جانے لگا لیکن پھر وہ شخص جو اس کی طرف متجسس نظروں سے دیکھ رہا تھا کہنے لگا "بیٹا تم مجھے شناسا سے لگتے ہو"۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا، "پتا نہیں کیوں، لیکن آپ کا نام مجھے جانا پہچانا لگتا ہے اور آپ بھی۔" وہ دونوں سوچوں میں گم تھے اور ایک دم دونوں بولے۔ "زیبا کے بھائی ایز کئیل!" تو راب نے کہا۔ گونار بولا "زیبا کے ٹیچر!" وہ دونوں سمجھ گئے کہ وہ کون ہیں اور مسکرائے۔ وہ فوراً ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔ "ایز کئیل تم زندہ ہو" وہ دل سے مسکرایا اور ایز کئیل کے کندھے پر تھپکی دی۔ "مجھے لگا کہ آپ کے چچا نے آپ کو اس دن مارا ہے جب آپ کے گھر میں یہ سب ہوا تھا، پہلے تو ہم نے سوچا کہ گھر میں آگ لگنے سے سب مر گئے، بعد میں جب کیس چلا تو پتہ چلا کہ آپ کا چچا آپ کے بابا اور اپ کے خاندان کے قاتل ہیں۔" ایز کئیل درد سے مسکرایا، "میں اور ایسعیاہ بھاگ گئے، لیکن سویڈن کی

سردی نے میرے بھائی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، پھر میں چین چلا گیا۔ میری ملاقات ایک مہربان آدمی مسٹر لی سے ہوئی، جس نے مجھے شاولن مانک کے طور پر تربیت دی۔" وہ رویا یا کتاب کے لیے شکریہ نہیں کہا۔ وہ اپنی بہن کے استاد سے ملنے کے اتفاق سے بہت دنگ رہ گیا، وہ شخص جو زیبا کے استاد تھے اور

Karolinska Institute

میں میڈیکل کے پروفیسر

زیبا کے استاد۔ جو اسے، میڈیکل کی تعلیم دیتے تھے

www.novelsclubb.com

پروفیسر توراب حُسینی نہ صرف ایک مشہور اسلامی اسکالر اور مصنف ہیں بلکہ وہ اسٹاک ہوم کے مشہور طبّی ادارے کیرولنسکا انسٹی ٹیوٹ میں طب کے پروفیسر بھی ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان ہنزہ سے ہے، یہ خطہ اپنی قدرتی خوبصورتی اور لوگوں کی لمبی عمر کے لیے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی تعلیم سٹاک ہوم میں حاصل کی، جہاں انہوں نے اپنی تعلیم اور تحقیق میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے

سویڈن میں رہنے کا انتخاب کیا، کیونکہ انہوں نے اس ملک میں ذہین لوگوں کو دی جانے والی قدر اور عزت کی تعریف کی۔ وہ بہت سی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے حامل انسان ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی انسانیت کی خدمت اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے لیے وقف کر رکھی ہے۔۔۔

•••••oooooooooo

کمرہ نیم روشن تھا۔ کمرہ چھوٹا، صاف ستھرا اور خوبصورت تھا۔ اس کے اوپر ایک لالٹین لٹکی ہوئی تھی۔ درمیان میں ایک خوبصورت میز تھی جس پر گلدان تھا اور اطراف میں کرسیاں آمنے سامنے تھیں۔ سوپ بھاپ اڑا رہا تھا۔ یہ غالباً طوراب حسینی کا گھر تھا۔ دھواں اٹھ رہا تھا جب ایز کئیل نے کہا ''بہت سی مشکلات دیکھیں، میں بچ گیا شائید، میری جان اسی کے لیے تھی۔'' پروفیسر طوراب حسینی نے گونار سے کہا ''''تمہارے چچا کی موت بھی ایک معمہ ہے۔'' گونار مسکرایا۔ پروفیسر طوراب کو کوئی صدمہ نہیں ہوا، "پہلے تو میں نے سوچا کہ ان کی موت ایک

حادثہ ہے، لیکن آپ کو دیکھ کر مجھے معلوم ہوا کہ ان کی موت کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے۔"ایز کئیل نے سوپ پیا۔"بدلہ ضرور لینا چاہیے۔"

"یہ دنیا تو امتحان ہے، تمہارے چچا نے جو کیا، اگلے جہان میں اس کا اجر ملے گا"۔ توراب نے مزید کندھے اچکا کر کہا،"خیر اس کی موت اس طرح لکھی تھی۔"اس نے گونار کی طرف دیکھا،"کیا تمہاری ماما اور ڈیڈ نے تمہیں ایک اور بات بتائی ہے؟"گونار کے ہاتھ رک گئے، اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا،"کیسی بات؟" توراب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا،"تمہاری ماما میرِی، تمہاری بہن زیبا اور تمہارے ڈیڈ ابراہام مسلمان ہو گئے تھے۔"جیسے یہ بات بم کی طرح گونار پر پھٹی تھی اس نے ایک دم انہیں دیکھا۔"میں نہیں جانتا،"اس نے کہا۔پہلے ماسٹر لی جس نے اس سے یہ راز رکھا وہ مسلمان تھے اور اب اس کا خاندان۔توراب مسکرایا،"جس رات تمہارے گھر والوں کے ساتھ وہ حادثہ ہوا، میرِی نے اس رات مجھے کال کی تھی۔وہ ڈر رہی تھی کہ تمہیں کیسے بتاؤں کیونکہ اس دن تمہاری ایک

مسلمان بچے سے لڑائی ہوئی تھی۔ میری نے سوچا تھا کہ وہ اگلے دن تمہیں اس کے بارے میں بتائے گی، لیکن قسمت کو۔ کچھ اور ہی منظور تھا" پروفیسر طوراب نے مزید کہا" وہ چاہتی تھی کہ تم مسلمان ہو جاؤ"۔

>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>••••••

گونار کا کمرہ اندھیرا تھا، سوائے ایک لیمپ کی روشنی کے جسے وہ بٹن سے آن اور آف کر رہا تھا۔ وہ اس چونکا دینے والے انکشاف کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کے والدین اور زیبا نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس کے اپنے سوالات اور خیالات تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک برا شخص ایلومیناتی کا رکن،

غلط کرنے والا اسنے خود کو محسوس کیا۔ کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ مسلمان وہ کام کیوں کر رہے تھے جو وہ اسلام میں کرتے تھے؟ وہ ہر سوال کا جواب جانتا تھا۔ اسلام سچا تھا۔ خفیہ معاشرے، مغربی میڈیا اور ان کی فلمیں مسلمانوں کو بدنام کر کے ان کا نام خراب کر رہی تھیں اور لوگوں کو سیدھے راستے سے روک رہی تھیں۔ اسلام

نے ہر اس چیز سے منع کیا جو یہ مغربی لوگ کر رہے تھے۔زندگی ایک مذاخ تھی۔ موت ناگزیر ایک سچ تھی۔اسلام نے سادگی سے رہنا سکھایا، لیکن صرف اس صورت میں جب لوگ اسلام کی پیروی کریں۔تو ان صیہونیوں کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔اسلام درست تھا۔اسلام نے شراب، چرس اور ہر وہ چیز جو انسانیت کے خلاف تھی اس کو کرنے سے منع کیا

۔اس لیے سب اسلام کے خلاف تھے۔اگر سب مسلمان ہو جائیں تو صیہونی ان کے بزنس جو حرام سے چل رہے تھے وہ بند ہو جاتے

اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کی روح بنایا مگر ویسٹرن میڈیا نے ایمپاورمینٹ کے نام پر فیملی سسٹم تباہ کر دیا۔

ہاں، اس کی ماں باپ اور زیبا نے اسلام میں یہی دیکھا تھا۔اس کی حقیقت۔جب لیمپ کی روشنی ہوئی تو اس کا چہرہ چمک اٹھا۔لائٹ آف ہوئی تو وہ اندھیرے میں غائب ہو گیا۔وہ برا تھا۔کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ وہ اپنے کمرے میں یہ سب سوچ

رہا تھا۔اس نے کبھی لیمپ آن کیا، کبھی آف کیا۔وہ مخمصے میں تھا۔وہ ایک جدوجہد میں تھا۔وہ تلاش میں تھا۔

---

جاوہ اپنی جگہ سے اٹھ کر شیشے کی بڑی کھڑکی کے سامنے آگیا جو برف سے ڈھکے پہاڑ کو دیکھ رہی تھی۔میز پر قرآن تھا۔اس نے قرآن کھولا اور پڑھنے لگا کہ قرآن میں کیا ہے۔گھڑی کا ہاتھ چلتا رہا۔اس نے قرآن کی سورتیں ختم کیں۔رات سے صبح تک اس کے چہرے پر پریشانی تھی۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اس نے دس بارہ گھنٹے میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔اب باہر صبح کی روشنی تھی۔وہ واپس جا کر سیٹ سے ٹیک لگا کر بولا، "قرآن کا عددی نظام، معاشیات، سائنس، معاشرے میں رہنے کا طریقہ، ریاضی، یہ سب انسان نہیں لکھ سکتا، دو سمندر جو آپس میں نہیں ملتے، سات۔آسمان، خلاء، سیاروں اور سورج کا فاصلہ، سورج کا درجہ حرارت، دستک دینے والا ستارہ یہ سب کچھ کوئی انسان نہیں لکھ سکتا، چین میں رنگ برنگے

پہاڑ جو 90 کی دہائی میں دریافت ہوئے تھے، ان کا ذکر قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے آیا ہے۔ سمندر میں دریا، یہ کوئی انسان نہیں لکھ سکتا، یہ سب اللہ کے الفاظ ہیں، یہ سب اللہ کے الفاظ ہیں، بے شک اسلام سچا ہے جبکہ مغربی میڈیا یہ سب چھپا رہا ہے۔"اس نے حیرت اور حیرت کی لہر محسوس کی۔اس نے شکر گزاری اور عاجزی کا احساس محسوس کیا۔اس نے ایک تعلق اور محبت محسوس کی۔اس نے رہنمائی اور روشنی محسوس کی۔اس نے ایک ایمان اور تسلیم محسوس کیا۔اس نے ایک سکون اور خوشی محسوس کی۔اس نے ایک تبدیلی محسوس کی۔اسے ایک مسلمان اور مومن محسوس ہوا۔اس نے آنکھیں بند کیں اور سرگوشی کی، "لاالہ الا اللہ، محمد رسول اللہ۔"(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں۔) یہ الفاظ کہتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔اسے یاد آیا جب اس نے آخری بار یہ الفاظ کہے تھے، جب ماسٹر لی نے اس سے کہا تھا کہ وہ ان کے لیے اس وقت کہے جب وہ مرنے کے دہانے پر تھے۔اسے یاد آیا کہ کس طرح ماسٹر لی نے،

www.novelsclubb.com

اسے مارشل آرٹ سکھایا تھا،اور اسے اسلام سے متعارف کرایا تھا۔اسے یاد آیا کہ کس طرح مسٹر لی نے اپنے مزہب کی تبدیلی کا راز اس سے چھپایا تھا،اس امید پر کہ وہ خود ہی اس کا پتہ لگالے گا اسے یاد آیا کہ ماسٹر لی کس طرح اس کی بانہوں میں مر گئے تھے، مسکراتے ہوئے کہا،"تم میرا مستقبل ہو ایز کئیل تم میرا مستقل ہو تم جلد جان جاؤ گے۔"اس نے آنکھیں کھول کر کھڑکی کی طرف دیکھا۔اس نے برف سے ڈھکا پہاڑ دیکھا جو صبح کی دھوپ میں چمک رہا تھا۔اس نے آسمان کو صاف اور نیلا دیکھا۔اس نے پرندوں کو اڑتے اور گاتے دیکھا۔اس نے فطرت کو دیکھا، خوبصورت اور شاندار۔اس نے ہر جگہ اور ہر چیز میں اللہ کی نشانیاں دیکھی تھیں۔ اس نے سچائی، صاف اور واضح دیکھی۔اس نے اسلام کو خالص اور کامل دیکھا۔اس نے مسکرا کر اپنے آنسو پونچھے۔اس نے اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کی۔اس نے اپنے اندر ایک نیا مقصد محسوس کیا۔اس نے اپنے اندر ایک نئی سمت محسوس

www.novelsclubb.com

کی۔اس نے اپنے اندر ایک نئی امید محسوس کی۔اس نے اپنے اندر ایک نئی خوشی محسوس کی۔

••••••

لیکن یہ سب کافی نہیں تھا۔اب اس کے پاس مزید سوالات اور چیزیں تھیں جن سے نمٹنا تھا۔وہ ایلومیناتی کا حصہ تھا اور اس کے پاس دوسرے کام بھی تھے۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر واش روم چلا گیا۔جب وہ واپس آیا تو اس کے بال گیلے تھے۔اس نے زیتون کے سبز رنگ کا سویٹر اور گرے پینٹ پہنا ہوا تھا۔اس نے چیلسی کے جوتے پہن رکھے تھے۔اس نے سامنے والے شیشے سے گاڑی کی چابی نکالی اور نیچے اترا۔اب ایز کئیل گاڑی میں بیٹھا تھا جو مہنگی تھی اور دولت کی بات کر رہی تھی۔ گاڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔اس نے پارکنگ ایریا میں گاڑی کھڑی کی اور پروفیسر طوراب کے گھر چلا گیا۔ابھی برف نہیں پڑی تھی، بادل تھے لیکن برف نہیں تھی۔ان کے نوکر نے پروفیسر طوراب کے گھر کا دروازہ کھولا اور ایز کئیل

اندر آیا۔پروفیسر طوراب موبائل فون کانوں سے لگائے موبائل فون پر کسی سے بات کر رہے تھے،"ہاں،میں جلد ہی پاکستان آؤں گا،فکر نہ کرو،ہاں،ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد۔"گونار کو اندر آتے دیکھ کر وہ مسکرایا"ٹھیک ہے بیٹا،بعد میں بات ہوتی ہے اللہ حافظ۔"انہوں کال کاٹ دی اور موبائل ایک طرف رکھ کر ایز کئیل کو گلے لگالیا۔اس نے پیچھے کھڑے ملازم کو ہدایت کی،"حیدر،ہم دونوں کے لیے ناشتہ بنادو،غالباً ایز کئیل ساری رات قرآن پڑھتا رہا اور صبح یہاں آیا،اس نے ناشتہ نہیں کیا ہوگا۔"ایز کئیل حیران ہوا کہ اسے یہ کیسے معلوم ہوا اور نوکر چلا گیا۔پروفیسر طوراب نے بات جاری رکھی"میرے بیٹے بہرام نے مجھے فون کیا اور کہا ماشاءاللہ میری بہو نے جڑواں بچوں کو جنم دیا ہے میری بہو کا نام شانزہ ہے"۔وہ مسکرائے اس نے ایز کئیل کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا،تو وہ دونوں بیٹھ گئے،"بتاؤ تمہیں کیا پریشان کر رہا ہے۔"انہوں نے ایز کئیل کی طرف دیکھا اور کہا...

••••••

وہ پروفیسر تراب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے جو عصری فرنیچر اور سجاوٹ کے ساتھ ایک آرام دہ اور خوبصورت جگہ ہے۔ان کے پیچھے ایک بڑی کھڑکی سے شہر کا منظر، چلتی ہوئی کاروں، لوگوں اور ٹریفک کا پتہ چلتا ہے۔فرش کو ایک گہرے نیلے قالین سے ڈھانپا گیا تھا جو صوفوں کے رنگ سے میل کھاتا تھا۔ایک سفید ٹیبل پر ایک گلدان تھا جس میں تازہ پھول اور کچھ کتابیں تھیں۔فرش لیمپ نے اضافی روشنی فراہم کی۔وہ سویڈش میں بات کر رہے تھے، جس زبان کو وہ دونوں اچھی طرح جانتے تھے۔ایز کئیل نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے آغاز کرنا ہے۔اس کے پاس بہت سے سوالات اور شکوک تھے۔اس نے گفتگو کا آغاز اردو میں کیا اسنے وہ ہی گھڑی پہن رکھی تھی جو اس عورت نے ایمان سے لی تھی اور اب وہ گھڑی گونار کی کلائی پر تھی ''قرآن کہتا ہے کہ فرقوں میں مت بٹو، تو مسلمان قرآن کی کیوں نہیں مانتے؟انہیں کیسے پتہ چلتا ہے کہ کون سا فرقہ اچھا ہے اور کون سا برا؟

www.novelsclubb.com

پروفیسر تراب مسکرائے۔وہ ایک مشہور اسلامی اسکالر اور مصنف تھے، جنہوں نے اپنی زندگی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔"اللہ نے فرقہ واریت کو حرام کیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔"انہوں نے قرآن کی آیت کا ترجمہ پڑھا،(۶:۱۵۹)یقیناً آپ کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور بٹ گئے۔ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اور وہ یقیناً انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام اہل ایمان کی طرف ہے۔

ایز کئیل نے کہا""پھر مسلمان متحد کیوں نہیں ہیں؟""پروفیسر تراب مسکرائے،"یہ مسئلہ ہے۔ایک مسلمان دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ہم ایک نہیں ہیں۔ہم ایک نہیں ہونا چاہتے۔ہم قوم نہیں ہجوم ہیں ہم امت مسلمہ نہیں ہم بس کھوکھلی عمارت ہیں اس لیے مسلمان کمزور ہیں۔آپ جانتے ہیں میں یہ کہتا ہوں اور تمام مولوی کہتے ہیں کہ میں اسلام کا دشمن ہوں۔کیونکہ میں پینٹ شرٹ پہنتا

ہوں، میں ٹوپی نہیں پہنتا، میرے ہاتھ میں تسبیح نہیں ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ہم مسلمان بڑی داڑھی رکھنے کو تقویٰ کی نشانی سمجھتے ہیں۔ہمارا خیال ہے کہ اگر کوئی حج کرتا ہے تو وہ اچھا مسلمان ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی پینٹ شرٹ پہنتا ہے تو وہ برا مسلمان ہے۔ہم نے مسلمان ہونے کو دل کا نہیں صورت کا معاملہ بنایا ہے۔ اگر آپ کی داڑھی بڑی ہے تو آپ مسلمان ہیں۔اگر نہیں، تو آپ نہیں ہیں. ہر فرقے کا مولوی اپنے فرقے کا دفاع کرتا ہے لیکن اسلام کی اصل حقیقت کوئی کسی کو نہیں بتاتا۔ہر مسلمان کو اپنے لیے اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ ہم سے پہلے لوگ بھی ان کے بعض کرپٹ علماء کے ہاتھوں تباہ ہوئے جیسے یہودی مسیح۔ہندو۔۔۔"۔

ایز کئیل نے ایک گہرا سانس لیا۔وہ معلومات اور حکمت سے مغلوب محسوس ہوا۔ "انسانیت کے وسیع ٹکڑوں میں سے، ہر فرد ایک منفرد خوبی، ایک مخصوص جوہر کا مالک ہے۔پھر بھی، ہماری ترجیحات اکثر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں جو

ہمارے جذبات کی بازگشت کرتے ہیں اور ہمارے نقطہ نظر کی حمایت کرتے ہیں۔ پھر، ہم اپنے خیالات سے ہٹنے والوں کی تعریف کرنے کے لیے کیوں جدوجہد کرتے ہیں؟ سوچنے کا طریقہ کیا ہے؟" پروفیسر تراب نے مسکراتے ہوئے کہا، ''ایسا ہی ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ دوسرے کیا سوچتے ہیں، لیکن ہم نے لوگوں کو اسلام کی اصل تعلیم دینی ہے۔ تاہم، ہر شخص دنیا کو اپنے اپنے تجربات اور تاثرات کی عینک سے دیکھتا ہے۔ یہ نمبر چھ کے برعکس ہے۔ یہ سمتوں پر کھڑے ہونے کی طرح ہے۔ ایک اسے چھ کے طور پر دیکھتا ہے، جبکہ دوسرا اسے نو کے طور پر دیکھتا ہے۔ بنیادی بات یہ تسلیم کرنے میں مضمر ہے کہ ہر فرد اپنے حق میں میرٹ رکھتا ہے، سچائی کا انکشاف۔ صرف اس صورت میں ہے جب ہم متنوع نکات کو اپناتے ہیں جو ہمارے مشترکہ وجود کو تشکیل دیتے ہیں، ہم ہم آہنگی اور امن حاصل کر سکتے ہیں''۔ اس نے یہ بات ایک پرسکون اور پرسکون آواز کے ساتھ کہی، ایسی آواز جو اس کے ایمان اور علم، اس کی محبت اور شفقت، اس کی مہربانی اور عاجزی کی

عکاسی کرتی تھی۔اس نے یہ بات روحانی اور متاثر کن لہجے کے ساتھ کہی،ایسا لہجہ جس نے حزقیل کے دل ودماغ،اس کی روح اور روح،اس کے وجود اور جوہر کو چھو لیا۔

گونار نے دوٹوک لہجے میں ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا،"ہمم،کچھ لوگ مسلمانوں کی اس بات کا فائدہ اٹھا کر دجال کا مندر بنانے کے لیے فلسطین پر ظلم کر رہے ہیں۔"
پروفیسر طوراب نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا،"یہ کون لوگ ہیں؟"اس نے صرف اتنا کہا،"ایلومیناتی.فری میسنز۔"پروفیسر طوراب نے مشکوک انداز میں اس سے کہا"تمہیں کیسے پتا؟"ایز کئیل نے کندھے اچکائے۔ وہ ان کے ساتھ اپنی شمولیت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔پروفیسر طوراب اسے دیکھتے رہے اور اچانک بولے،"ڈونٹ سے دِس۔"اس نے سنجیدہ اور فکر مند لہجے میں کہا۔وہ سمجھ چکے تھے ایز کئیل ایلومیناتی کا میمبر ہے۔ایز کئیل نے مسکرا کر سر

ہلایا۔اور شانے اچکائے۔اس نے آرام دہ اور پر اعتماد لہجے میں کہا۔اس نے خطرات کی پرواہ نہیں کی۔پروفیسر طوراب نے نظریں جھکالیں۔انہوں نے مایوسی اور غصے سے بھرے لہجے میں کہا۔اسے ان کا رویہ سمجھ نہیں آیا۔"وہ تمہیں مار ڈالیں گے،"انہوں نے کہا۔ایز کئیل نے لاپرواہی سے کہا،"ہاں،انہوں نے میرے دماغ میں ایک چپ ڈال دی کہ اگر میں ان کے خلاف گیا تو وہ مجھے برین ہیمرج کر دیں گے،لیکن ایک مشکل اور حساس آپریشن کے بعد یہ چپ چاول کے دانے کی طرح چھوٹی تھی جو باہر نکل آئی"

www.novelsclubb.com

اس نے پر سکون اور لاتعلق لہجے میں کہا۔اسے کوئی خوف یا تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔پروفیسر طوراب نے کہا"اب سوال کیا ہے،آپ کا مسئلہ کیا ہے؟"اس نے متجسس اور فکر مند لہجے میں کہا۔وہ اس کی مدد کرنا چاہتے تھے۔وہ سیدھا ہوا۔اس نے پر عزم اور دیانت دار لہجے میں کہا۔وہ اعتراف کرنا چاہتا تھا۔"میں نے لوگوں

سے بدلہ لینے کے لیے بہت برے کام کیے ہیں کیونکہ جب میں اور میرا بھائی بے یارو مددگار بھیکاری بن کر گھوم رہے تھے تو کسی نے ہماری مدد نہیں کی۔ میرا بھائی سردی کی وجہ سے مر گیا۔ میں لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اس لیے میں نے یہ سب کیا،" وہ بتاتا چلا گیا۔ اس نے پشیمانی اور مجرمانہ لہجے میں کہا۔ اسے اپنے کیے پر افسوس ہوا۔ پروفیسر طوراب نے اس سے کہا" اگر تم مجھے نہیں بتانا چاہتے تو مت بتاؤ"۔ اس نے احترام اور سمجھ بوجھ سے کہا۔ وہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہتے تھے "میں بتانا چاہتا ہوں،" اس نے کہا۔ اس نے خلوص اور شکر گزار لہجے میں کہا۔ اس نے اس کی مہربانی کی تعریف کی۔ اس نے آگے کہا،" جیسے میں نے منشیات بیچی، ایل جی بی ٹی کیو کو فنڈ دیا، نوجوانوں کو برین واش کیا اور قتل کیئے، یہ سب میں نے برے لوگوں کے ساتھ کیا اور چند بار مافیا کے سربراہوں کو اغوا کیا یا ایک آدھ کے ھاتھ پاؤں کاٹ دیئے ویسے، بس" اسنے یہ بات اسیے بولی جیسے بکری یا گائے کے ھاتھ پیر کاٹے ہوں اطمینان اور آرام سے مگر پچھلی باتوں پر اس نے افسوس اور

www.novelsclubb.com

اداسی ظاہر کی۔۔اسے اپنے کرتوتوں پر شرمندگی محسوس ہوئی۔پروفیسر طوراب مسکرائے۔اس نے نرمی اور شفقت بھرے لہجے میں کہا۔اسے اس پر ترس آیا۔

"ہاں، یہ ٹھیک ہے، یہ ماضی کی غلطیاں ہیں۔ان کو درست کریں۔ہر کوئی غلطیاں کرتا ہے، لیکن غلطیوں پر قائم رہنا گناہ ہے۔"ایزکیل نے کہا،"ہاں، میں نے طویل عرصے سے دنیا کے تمام ایل جی بی ٹی کیو کے سربراہان کی فنڈنگ روک دی ہے اور میں ایسا کوئی کام نہیں کر رہا اور بہت جلد میں ایلومیناٹی کے بارے میں سب کو سچ بتاؤں گا۔"اس نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنے مستقبل کے لیے پرامید محسوس ہوا۔اس نے پروفیسر طوراب کو ایک جھجکتی نظر دی۔اس نے بے چین اور شرمندہ لہجے میں کہا۔وہ اپنے جذبات سے گھبرا گیا۔"دراصل، مجھے پاکستان میں ایک لڑکی پسند ہے،اس کا چہرہ ماما جیسا ہے، اور میں اس کے لیے بدلنا چاہتا ہوں۔میں نے ماں کو کھو دیا ہے، لیکن میں اسے

نہیں کھو سکتا،"اس نے کہا۔پروفیسر طوراب مسکرائے۔اس نے خوشی اور حیرانی سے کہا۔انہیں اس کے لیے خوشی محسوس ہوئی۔"یہ ایک معجزہ ہے کہ وہ تمہاری ماں کی طرح ہے،"ایز کئیل نے ایک گہرا سانس لیا۔اس نے تسلی اور حیرت زدہ لہجے میں کہا۔اس نے اپنا راز بتاتے ہوئے سکون محسوس کیا۔"ہاں، لیکن وہ مجھ سے پانچ سال چھوٹی ہے، میں چوبیس سال کا ہوں اور وہ انیس سال کی ہے اور مجھے نہیں معلوم۔وہ مردوں سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہے، وہ ہر آدمی کو ذلیل کرتی ہے،"اس نے کہا۔وہ سیدھا ہوا۔اس نے پر اعتماد اور فخریہ لہجے میں کہا۔اسے اپنی پسند پر اعتماد محسوس ہوا۔"اس نے اپنی سوتیلی ماں کو بھی نہیں چھوڑا، اس کی بھی تذلیل کی اپنی ماں کو کہتی ہے کہ اسکا منہ سڑے ہوئے بدبودار بادام کے چھلکے جیسا ہے جسکو سونگ کر سوئر بھی تھوک دے پتا نہیں اسکے، باپ نے اسے تین اولادیں کیسے پیدا کر لیں اور تو اور اسنے اپنے باپ تک کو نہ چھوڑا بولی کہ ہاں سوئر میرے باپ سے زیادہ عزتدار ہیں"۔پروفیسر طوراب نے ابرو اٹھائے۔اس نے حیرانی اور

پر جوش لہجے میں کہا۔اسے اس کے رویے سے جھٹکا لگا۔"وہ خوراٹ محسوس ہو رہی ہے۔یہاں تک کہ ایک ایلومیناتی رکن بھی اس سے ڈرتا ہے،"اس نے کہا۔

ایز کئیل ہنسا۔اس نے شوخی اور تعریفی لہجے میں کہا۔اسے اس کے رویے کے بارے میں چنچل محسوس ہوا۔"ہاں، لیکن میں اسے پسند کرتا ہوں،"اس نے کہا۔

پروفیسر طوراب نے کہا،"یہ میں نہیں کہوں گا، کہ آپ کو اسکے بارے میں سب کیسے معلوم ہوا، آخر آپ ایلومیناتی کے رکن ہیں۔لیکن اسکی پرائیویسی کا خیال رکھیں یہ غلط ہے"اس نے متجسس اور مشکوک لہجے میں کہا۔وہ اس سے انکے تعلق کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ایز کئیل نے ہاتھ اپس میں مسح کر کے انکو مسلا۔اس نے پر جوش اور پر عزم لہجے میں کہا۔وہ اس کے لیے خود کو بدلنا چاہتا تھا۔

"نہیں میں ایسا نہیں ہوں اور وہ بھی اچھی لڑکی ہے خود کو ڈھک کر سوتی ہے اور کپڑے بھی واشروم میں بدلتی ہے" پروفیسر طوراب نے ایک ابرو اچکائی اور ایز کئیل بولتا چلا گیا" مجھے تو بس اس کے لیے خود کو بدلنا ہے،"اس نے کہا.....

"کیا وہ لڑکی جانتی ہے کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟"پروفیسر توراب نے پوچھا۔ انہوں نے متجسس اور نرم لہجے سے گونار کی طرف دیکھا۔وہ اسکی محبت کے بارے میں مزید جاننا چاہتے تھے۔گونار نے نفی میں سر ہلایا"نہیں"۔اس نے گھبراہٹ اور شرمیلی نظروں سے توراب کی طرف دیکھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے اپنے جذبات کیسے بتائے۔"تو اب کب اس کا سامنا کرو گے، کیا سوچا ہے؟"توراب نے پوچھا۔اس نے ایز کئیل کی طرف فکر مند اور حمایتی تاثرات سے دیکھا۔وہ اسکے منصوبے میں اس کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ایز کئیل نے کندھے اچکائے۔"بس اس دلدل سے نکل جاؤں، پھر میں آپ کے ساتھ پاکستان جاؤں گا، میں اپنا کاروبار وہاں منتقل کروں گا، میں اسے کھو نہیں سکتا۔"اس نے پر عزم اور امید بھرے لہجے میں طوراب کی طرف دیکھا۔اس نے اس کے لیے اپنی زندگی بدلنے کا ارادہ کر لیا تھا۔توراب مسکرائے۔"ٹھیک ہے، کچھ سالوں بعد، میں ریٹائر ہو جاؤں گا، شاید دو تین سال کے لگ بھگ ہوں، تب میں پاکستان میں جاؤں گا، آپ میرے ساتھ

www.novelsclubb.com

رہنا آپ میرے بیٹے ہیں میرِی، تمہاری ماما میری بیٹی جیسی تھی، تمہاری بہن زیبا بھی۔اور تمہارے بابا ابراہام میرے سچے دوست اور بھائی"اس نے خوشی اور پرانی یادوں سے ایز کئیل کی طرف دیکھا۔اسے اپنے پرانے دوست اور ان کے گھر والے یاد آئے۔ایز کئیل یاگونار مسکرایا۔"آپ کی رہائش ہنزہ میں ہے اور وہ اسلام آباد ڈی ایچ اے سے ہے۔"اس نے چنچل اور چھیڑنے والے تاثرات سے طوراب کی طرف دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ مختلف علاقوں اور پس منظر سے ہیں۔ توراب چونک گیا۔اس نے کہا""اچھا تو میری بہو کی بہن کا تعلق بھی ڈی ایچ اے سے ہے شاید وہ اس لڑکی کو جانتی ہو"۔انہوں نے ایز کئیل کی طرف حیرانی اور مضحکہ خیز لہجے میں دیکھا۔انہوں نے سوچا کہ کیا ان کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ ایز کئیل مسکرایا۔"ڈیٹس گریٹ"۔اس نے تسکین اور تشکر بھرے لہجے میں طوراب کی طرف دیکھا۔اس نے امید ظاہر کی"اس سے میرے لیے چیزیں آسان ہو جائیں گی"۔پھر ملازم نے آکر کہا"پروفیسر صاحب میں نے ناشتہ میز پر

رکھ دیا ہے۔"اس نے عزت اور شائستگی سے ان کی طرف دیکھا۔وہ ان کی اچھی خدمت کرنا چاہتا تھا۔پروفیسر نے ایز کئیل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"چلو چلتے ہیں ناشتہ کرتے ہیں"۔انہوں نے گرم جوشی اور پیار بھرے لہجے میں اسے دیکھا۔ ۔وہ دونوں اپنی نشستوں سے اٹھ کر ڈائننگ ایریا میں چلے گئے۔وہ ایک آرام دہ اور آرام دہ کرنسی کے ساتھ چلتے تھے.انہوں نے اپنے درمیان ایک رشتہ اور دوستی محسوس کی۔۔۔۔۔۔

●●●●●●●═══════════°°°°°°°°°═══════

ایمان اور موئیز ایک ڈراؤنے خواب میں پھنس گئے تھے۔انہوں نے جہاں بھی دیکھا،آگ تھی۔آگ کا ایک طوفان جو اپنے راستے میں ہر چیز کو کھا گیا اور گرجتا رہا۔آسمان سے آگ کے پتھر برسے،ان کی کھال کو جھلسا کر ان کے کپڑوں کو آگ لگا دی۔انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی،لیکن جانے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔اُن کے نیچے کی زمین بھٹی تھی جو اُن کے پاؤں جلا رہی تھی اور اُنہیں ٹھوکریں کھا رہی

تھی۔ موئیز کو اپنے سر میں شدید درد محسوس ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا ایمان نے ایک چٹان پکڑی ہوئی تھی، اس کی آنکھیں بڑی اور جنگلی تھیں۔ "تم مجھے کیوں مار رہی ہو؟" وہ چیخا. "تم نے کیا کیا ہے؟" ایمان نے نفرت اور خوف سے اسے دیکھا۔ "یہ سب تمہاری وجہ سے ہے!" وہ واپس چلایا. "تم نے مجھے اس گندگی میں گھسیٹا! تم نے مجھے وہ کام کرنے پر مجبور کیا جو میں کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی! تم نے میری زندگی برباد کر دی میں تمہارے گناہوں پر خاموش رہی یہ سب اسکی وجہ سے ہے جاہل انسان!" اس نے ایک بار پھر اس پر پتھر پھینکا، لیکن اس نے اسے ٹال دیا۔ اس نے اس کا بازو پکڑا اور اس میں کچھ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی، لیکن اس نے اسے دوبارہ مارا۔ اسے اپنی ناک اور منہ سے خون ٹپکتا ہوا محسوس ہوا۔

ایک گرج دار آواز ان کے کانوں میں گونجی، "تم گناہ پر خاموش تھی، تم گناہ پر خاموش تھی۔" یہ گرجدار آواز تھی یہ ان کے جرم، ان کی شرم، ان کے خوف کی آواز تھی۔ ایمان پت پتھر گرا تو وہ گھٹنوں کے بل گر گئی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر

آسمان کی طرف دیکھا۔"پلیز، پلیز، مجھے اکیلا چھوڑ دو!"اس نے منت کی."میں پھر خاموش نہیں رہوں گی! میں سب کچھ اقرار کروں گی! میں توبہ کروں گی! بس مجھے اس عذاب سے بچا لے یارب!"لیکن کوئی رحم نہیں تھا، کوئی معافی نہیں تھی، کوئی فرار نہیں تھا۔اچانک، زمین ہل گئی اور انہیں اوپر اٹھایا، پھر ان پر پلٹا اور انہیں نیچے گرا دیا۔انہیں اپنی ہڈیاں ٹوٹتی محسوس ہوئیں اور ان کے اعضاء پھٹ گئے۔ زمین پکی ہوئی تھی، اور وہ بھی۔وہ اذیت سے چیخ رہے تھے لیکن کسی نے ان کی بات نہیں سنی۔کسی نے پرواہ نہیں کی۔وہ اکیلے تھے، اپنے بنائے ہوئے جہنم میں۔۔۔۔

. ...

www.novelsclubb.com

ایمان ہوا کے لیے ہانپتے ہوئے اپنے ڈراؤنے خواب سے بیدار ہوئی۔وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی، اور اس کا دل دھڑک رہا تھا۔صبح کی روشنی اس کے بستر کے ساتھ والی کھڑکی سے اندر آئی، لیکن اسے کوئی سکون محسوس نہ ہوا۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور سرگوشی کی،"اے اللہ، میں ایسے خطرناک خواب کے سامنے خاموش

نہیں رہوں گی۔میں جانتی ہوں کہ اس خواب کا مطلب کیا ہے۔موئیز کمینا میری جان کا دشمن پاکستان میں ایل.جی بی ٹی کیو پھیلانا چاہتا ہے خود تو کھڈے میں جائے گا مجھے ساتھ لے کر جائے گا کتا۔۔کیڑے پڑھیں اس منحوس پر اللہ کر کے اوپر شن خراب ہو جائے اس کا مر جائے ادھر ہی یا ڈاکٹر بیہوشی کے ٹیکے کے بجائے اسے زہریلے ناگ کا زہر لگا دے۔"اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور بستر سے اٹھ گئی۔

"جہنم تو مجھ سے دور رہ،اگر تو میرے قریب آئے گی تو تجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو گا۔" وہ پرشین کالی بلی اجوا کو پیچھے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی جو اسے کونے سے دیکھ رہی تھی۔جیسے ہی وہ چلی گئی،آٹھ گلہریاں اس کی کھڑکی کے باہر درخت سے گھس آئیں اور بستر پر چھلانگ لگا کر عجوہ کی جھپکی میں شامل ہو گئیں۔

---

ایمان کچھ دیر بعد اپنے کمرے میں واپس آئی۔وہ اپنے گلے میں دوپٹہ کے ساتھ مہندی کے رنگ کے سادہ فراک میں بدل چکی تھی۔فراک نے زمین کو چھو لیا اور

اس کے بال کندھوں پر جمے ہوئے تھے۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور واٹس ایپ پر موئیز کو ڈائل کیا۔وہ بستر پر بیٹھ گئی اور اجوہ،اس کی پرشین کالی بلی،اس کی ٹانگ سے رگڑ کر صاف ہو گئی۔گلہریاں تکیوں اور کمبلوں سے کھیلتے ہوئے بستر پر ڈھیر ہو گئیں۔موئیز نے کال کا جواب دیا اور ایمان نے اپنی پیٹھ سیدھی کی۔وہ دھیمی آواز میں بولی،"ہیلو،موئیز،کیسے ہو؟"اس کا جواب سن کر اس نے سر ہلایا۔"ہاں میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی سی تھکی ہوئی ہوں۔"اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا اور سورج کو دیکھا۔اس نے ساری رات اس ڈراؤنے خواب سے نکلنے کی دعا میں گزار دی تھی۔اس نے اسے کچھ کہتے سنا اور جھکئی۔"کٹن کٹائی ہو گئی تمہاری؟"اس نے آنکھیں موند لیں اور الجھن سے کام لیا۔"مطلب سرجری ہو گئی؟"اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔"اوہ،تمہارا مطلب ہے کل سرجری ہے۔"اس نے ایک مسکراہٹ جعلی ہے اور کہا،"یہ بہت اچھا ہے،میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں."اس نے اپنی مٹھی پکڑی اور اپنے ناخن اپنی ہتھیلی

www.novelsclubb.com

میں کھودے۔وہ چیخنااوراس پر لعنت بھیجناچاہتی تھی، لیکن اسے اچھے ہونے کا بہانہ کرنا تھا۔اس نے اس سے پوچھا، "تمہیں ٹھیک ہونے میں کتناوقت لگے گا؟" اسے امید تھی کہ یہ ہمیشہ کے لیے نہیں آئے گا یااس سے بھی بہتر، انفیکشن ہو جائے گااوراسے مار ڈالے گا۔اس نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا''دو ہفتے لگیں گے'' اور آہ بھری۔"دو ہفتے؟ یہ زیادہ برا نہیں ہے۔تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔"اس نے اپنے دانتوں سے جھوٹ بولااور کہا، "میں تم سے دوبارہ ملنے کاانتظار نہیں کر سکتی۔"اس نے اسے یہ کہتے سنا''میں بھی؛''اوراسے متلی کااحساس ہوا۔اس نے ایمان نے کہا''بہت یاد آرہی ہے موئیز''جعلی مگرمچھ کے آنسو۔اس نے جھک کر منہ ڈھانپ لیا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ الفاظ کو تھوک دیتی۔اس نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے جانا ہے ایمان بولی "ٹھیک ہے، اپنا خیال رکھنا۔"اس نے کال کاٹ دی اور فون بیڈ پر پھینک دیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا ہونٹ کاٹا اور سوچا، "اس کا کل امریکی وقت پر آپریشن ہے یعنی دو بجے۔" اس نے سیدھے اور سخت لہجے میں کہا، "اللہ کرے، شر پسند کا آپریشن غلط ہو جائے، اس کی موت ہو جائے۔" اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا "کمینا کہیں کا کتا ۔"

....

ایمان اپنا پرانا موبائل ہی استعمال کر رہی تھی۔ اس نے اسے ٹھیک کروالیا تھا کیونکہ اسے اس موبائل سے لگاؤ تھا اسنے الماری میں اپنا نیا موبائل چھپا لیا تھا۔ اس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا، "کل اس کا آپریشن امریکی وقت کے مطابق 2 بجے ہے۔" وہ شرارت سے مسکرائی۔ "کل، اس کا آپریشن جنس کی تبدیلی ہے اور میرا آپریشن موئیز کی جاسوسی اسے دونوں طرف سے چوٹ پہنچے گی۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ہوشیار ہے۔ وہ گھر میں کیمرے رکھتا ہے تاکہ کسی کو داخل ہونے سے روکا جا سکے۔" وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور بولی، "لیکن میں زیادہ ہوشیار ہوں، میں پانی کی طرح ہوں،

میں اپنا راستہ خود بنانا جانتی ہوں، میں اب تمہیں کسی کو نقصان نہیں پہنچانے دوں گی، موئیز، تم نے مجھے بتا کر غلطی کی ہے۔ تمہارے راز کیونکہ جب دوست دشمن بنتا ہے تو دوسرے دوست کے راز کو خنجر کی طرح استعمال کرتا ہے، تم شروع سے میرے دشمن تھے، میں نے تمہارے راز رکھے لیکن تم۔نے مجھے اور لوگوں کو دھوکہ دیا، ایسی باتوں پر خاموش رہنا گناہ ہے۔ جو دوسروں کو نقصان پہنچائے۔" اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور آنکھیں موند لیں۔ اس نے حقارت سے آخری لفظ تھوک دیا۔ "حرامزادہ."

ایمان نے اپنے پرانے موبائل پر امریکہ اور پاکستان کے درمیان وقت کا فرق چیک کیا۔ کہنے لگی، "ہمم، امریکہ کا وقت پاکستان سے دس گھنٹے پیچھے ہے، اس لیے وہاں جمعہ کو دوپہر کے دو بجے رہے ہوں گے، اور یہاں ہفتہ کی آدھی رات ہو گی، یعنی آپریشن اندھیرے میں ہو گا۔" وہ شرارت سے مسکرائی۔ "اب مزہ آئے گا۔" وہ پرشین کالی بلی عجوہ کے پاس چلی گئی اور اسے اٹھا لیا۔ اس نے اسے گلے لگاتے ہوئے

کہا، "چلو، اب تم نیچے جاؤ تمہاری مالکن خالدہ اوپر آ گئی تو میرا بھیجا چاٹے گی" اس نے اسے نیچے رکھا اور اس نے اپنی ناک کو کچل دیا۔ عجوہ نے "میاؤں"" کیا اور بھاگ گیا۔ گلہریوں نے اس کا پیچھا کیا اور کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔ ایمان نے کھڑکی بند کر کے لاک کر دیا۔ وہ اپنا بیگ اور چابی پکڑ کر دروازے سے باہر نکل گئی۔ وہ اپنے پیچھے دروازہ لوک کر کے گئی تھی۔۔

•••••••••

پاکستان میں ہفتہ کی آدھی رات تھی اور دوپہر کے 2 امریکہ میں جمعہ کا دن. ایمان ایک ویران جگہ پر درخت کے نیچے گاڑی میں تھی۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا، صرف اسٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی سے ٹوٹا تھا۔ وہ اپنے ہدف کو اپنے سامنے دیکھ سکتی تھی: موئیز کا گھر، اس کا اپارٹمنٹ۔ اس نے اپنے فون پر اس کا نمبر ڈائل کیا اور اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ "ہاں موئیز کیسے ہو؟" اس نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ "میں نے سوچا کہ وہ تمہیں پہلے ہی لے گئے ہوں گے۔" اس

نے تشویش سے بھری آواز میں کہا۔ایمان نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔سٹریٹ لائٹس سے پڑنے والے سائے زمین پر خوفناک شکلیں بنا رہے تھے۔"میں نے سوچا وہ تمہیں اوپر شین ٹھیٹر لے جائیں اسے پہلے میں تم سے بات کر لوں۔" وہ بولی۔وہ ایک جعلی روہنسا سی ہو کر بولی۔"اچھا اب وہ تمہیں لے جا رہے ہیں۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔"اس کی آواز نرم تھی، لیکن اس کا چہرہ سخت تھا۔اس کے کہے ہوئے ایک لفظ کا مطلب نہیں تھا۔اسکے چہرے پر "ٹھیک ہے۔"اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔"اپنا خیال رکھنا."اس نے توقف کیا اور مزید کہا "کاش میں تمہارے ساتھ ہوتی" ایمان کو بیزاری کا احساس ہوا۔وہ اس سے نفرت کرتی تھی جو اس نے کیا تھا۔اس نے فون کو مضبوطی سے پکڑا اور کہا،"ہاں، پہلے تو مجھے تمہاری تبدیلی سے مسئلہ تھا... لیکن اگر اس سے تمہیں خوشی ہوتی ہے تو..." وہ پیچھے ہٹ گئی اور زبردستی مسکرا دی۔"چلو۔تم جاؤ۔"اس نے کال کاٹ دی اور فون ڈیچ بورڈ میں رکھا۔اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ کر شکر کیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے گہرا سانس لیا اور کہا "شکریہ۔" وہ اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس نے اسے موئیز کے رازوں سے پردہ اٹھانے کا موقع دیا۔ وہ اسے اپنے جرائم سے فرار ہونے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

•••

اس نے اپنی انگلیوں سے اپنے جعلی آنسو پونچھے اور انہیں جھٹکا دیا۔ "کرائے کے آنسو، کرائے کے جذبات،" وہ بڑبڑائی۔ اس نے اپنے چہرے کو کالے کپڑے سے ڈھانپ لیا اور ہڈ کو ایڈجسٹ کیا۔ وہ ایک چور کی طرح ملبوس تھی، پینٹ شرٹ، جیکٹ اور جوتے پہنے ہوئے تھی۔ وہ رات کے ساتھ گھل مل کر سکون سے موئیز کے اپارٹمنٹ کی طرف چل دی۔ اپارٹمنٹ کا دروازہ بند تھا، لیکن اس کے بالوں کا پین تھا۔ اس نے بازار سے بالوں کا پین اور خصوصی چشموں کا جوڑا خریدا تھا۔ چشمے پوشیدہ کیمروں اور انفراریڈ بیم کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس نے ہیئر پین کو تالے میں ڈالا اور اسے اس وقت تک ہلاتی رہی جب تک کہ اسے کلک کی آواز نہ آئے۔ وہ دروازہ

کھول کر اندھیرے دالان میں داخل ہوئی۔اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے دوبارہ تالا لگا دیا۔اسے محتاط رہنا تھا۔وہاں ڈیوٹی پر ایک سیکورٹی گارڈ تھا،اور وہ اسے سن سکتا تھا.اسے ان کیمروں سے بھی بچنا پڑا جو موئیز نے اپنی جگہ پر لگائے تھے۔ وہ پاگل تھا،اور اس کے پاس ہونے کی ایک وجہ تھی۔اس کے پاس ایسے راز تھے جو وہ کسی کو نہیں جاننے دینا چاہتا تھا۔لیکن ایمان اس کے راز جانتی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس نے انہیں کہاں چھپا رکھا ہے۔وہ جانتی تھی کہ انہیں کیسے بے نقاب کرنا ہے۔وہ کافی عرصے سے یہ منصوبہ بنا رہی تھی۔اس نے اس کی دوست،اس کی ہمراز،اس کا حلیف ہونے کا بہانہ کیا تھا۔وہ اس کا اعتماد،اس کا پیار،اس کا اعتماد حاصل کر چکی تھی۔وہ اس کی عادات،اس کے معمولات،اس کی کمزوریوں کو جان چکی تھی۔وہ اسٹرائیک کے صحیح لمحے کا انتظار کر رہی تھی۔اور اب وہ لمحہ آ گیا تھا۔وہ دور تھا،ایک سرجری سے گزر رہا تھا جو اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گا۔ اس نے اپنے چشمے لگائے اور دالان کو اسکین کیا۔اس نے تصویر کے فریم کے پیچھے

ایک سرخ نقطے کو ٹمٹماتے دیکھا۔ایک کیمرہ۔وہ اس تک پہنچی اور اسے اس وقت تک گھمایا جب تک کہ اس کا سامنا دیوار سے نہ ہو گیا۔وہ مزید کیمروں کی تلاش میں آگے بڑھی۔اس نے انہیں دروازے کے پیچھے، بستر کے نیچے، الماری کے پیچھے پایا۔اس نے ایک ایک کر کے ان سب کو آف کر دیا۔اس نے اپارٹمنٹ میں ایسی کسی بھی فائل یا دستاویزات کی تلاش کی جو موئیز کو مجرم قرار دے سکتی تھیں۔اسے کچھ نہیں ملا۔وہ اتنا ہوشیار تھا کہ کوئی ثبوت نہیں چھوڑ سکتا۔اس نے اس کی الماری کا دروازہ کھولا اور کپڑے آگے پیچھے کرنے لگی۔وہ کسی محفوظ یا چھپے ہوئے ڈبے کی تلاش میں تھی۔اسے کچھ نہیں ملا۔وہ ہار ماننے ہی والی تھی کہ اسے کچھ عجیب نظر آیا۔ہینگروں میں سے ایک جگہ سے تھوڑا سا باہر تھا۔اس نے اسے کھینچا اور ایک کلک سنا۔کپڑوں کے پیچھے ایک دروازہ کھلا۔یہ ایک خفیہ کمرہ تھا۔ایمان چونک گئی۔"یہ ایک خفیہ کمرہ ہے۔کیا یہاں بھی کیمرے ہیں؟"اس نے دوبارہ چشمہ لگایا اور اندر قدم رکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

`ایمان سانس روکے سیڑھیوں سے نیچے اتری۔ تہہ خانے بالکل سیاہ تھا، سوائے ایک مدھم روشنی کے جو راہداری کے آخر میں ایک میز سے آتی تھی۔ وہ کوئی کیمرہ نہیں دیکھ سکتی تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ موئیز ہر جگہ انہیں انسٹال کرنے کے لیے کافی بے وقوف ہے۔ اس نے اپنے خاص چشمے لگائے جو پوشیدہ لینز اور انفراریڈ بیم کا پتہ لگا سکتے تھے۔ اس نے دیواروں اور چھت کو سکین کیا، نگرانی کے کسی نشان کی تلاش میں۔ وہ میز کے پاس پہنچی اور اس کے اوپر ایک لیمپ لٹکا ہوا دیکھا۔ اس نے اسے آف کر دیا اور کمرے کو اندھیرے میں ڈوبا دیا۔ اس نے میز کے ارد گرد محسوس کیا اور ایک سوئچ پایا. اس نے اسے پلٹا اور ایک کلک سن لیا۔ اس کے بائیں طرف ایک الماری کا دروازہ کھلا۔ وہ مسکرائی اور اس کی طرف بڑھ گئی اسے موئیز کا خفیہ ذخیرہ مل گیا تھا۔ وہ الماری میں داخل ہوئی اور ٹارچ آن کی۔ اس نے فائلوں، فولڈرز اور دستاویزات سے بھری شیلف دیکھی۔ یہ سب پاکستان میں ایل جی بی ٹی کو پھیلانے کے موئیز ایجنڈے کے بارے میں تھے۔ اس کے پاس رابطے،

منصوبے، پروپیگنڈہ اور ثبوت تھے۔ وہ غدار اور مجرم تھا۔ ایمان کو غصے اور نفرت کی لہر محسوس ہوئی۔ اسے اس کے رازوں سے پردہ اٹھانا تھا۔

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی جب اسکی آنکھیں پھیل گئیں اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا وہ جانتی تھی کہ موئیز نشہ آور چیزیں بیچتا ہے مگر اسکا نشانہ صرف ایمان ہے مگر ادھر اسکے کہیں کسٹمرز تھے لیکن یہ دیکھ اسکے پیروں تلے زمین نہیں کھسکی تھی اسکے پیروں تلے زمین یہ دیکھ کھسکی تھی کہ وہ ایک دس سال کے قریب بچی کو تشدد کا نشانہ بنا۔ رہا ہے وہ جو کہتا تھا وہ عورت ہے جو کہتا تھا کہ مدرسہ میں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے وہ خود ایک دس سالہ بچی کو تشدد کا نشانہ بنا رہا تھا اور یہ ہی نہیں اسکے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی سمگلنگ وغیرہ مگر اس بارے میں گونار کو کچھ نہ پتا تھا۔ اسکا کام صرف ایل جی بی ٹی کیو کو پاکستان میں پھیلانا تھا

یہ سب موئیز کے خرافات تھے ایمان صدمے کے آلم میں بولی ”میں کہتی تھی نا کہ لڑکیوں کے کپڑے پہن لینے سے کوئی لڑکی نہیں بن جاتا یہ تو واضح ثبوت ہے

کہ موئیز مرد تھااور خواجہ سراہ کے نام کے پیچھے چھپ کر اپنے کالے کام سرانجام دیتا تھا"

اسنے اوپر دیکھا" یااللہ شکریہ تونے مجھے اس شخص کے شر سے بچایااور میں کتنی پاگل تھی اسکے ساتھ ہر جگہ چلی جاتی تھی"

اس نے اپنی پشت پر لٹکے بڑاسابیگ اتارااور ٹیبل پر رکھااور اس میں فائلیں بھرنے لگی۔اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ اس میں اور کیا کیا ثبوت ہیں۔وہ بس زیادہ سے زیادہ لیناچاہتی تھی۔وہ بعد میں انہیں چھانٹ کر میڈیا کو بھیج دیتی۔وہ چاہتی تھی کہ ساری دنیا جان لے کہ موئیز کیا کر رہاہے۔اس نے ایک فائل اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ اس فائل کو بغور دیکھنے لگی اسنے خود کو۔ جھنجھوڑااور اس۔فائل کو دوبارہ بیگ میں رکھاوہ اب اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اسے اپنے مشن پر توجہ مرکوز کرنی تھی۔اس نے جو شروع کیا تھااسے ختم کرنا تھا۔اس نے اپنابیگ اٹھایااور الماری سے باہر نکل گئی۔اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے دوبارہ تالا لگا

دیا۔اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی، "میں نے یہ کر لیا میں نے یہ کر لیا، مجھے فائلیں مل گئیں، مجھے ثبوت مل گئے، مجھے بدلہ مل گیا، میں تمہیں برباد کرنے جا رہی ہوں، موئیز، میں تمہیں اس کی قیمت ادا کرنے جا رہی ہوں جو تم نے کیا ہے میرے ساتھ، میرے ملک کے ساتھ۔ تم ہار چکے ہو، موئیز، تم ہار چکے ہو۔" وہ شرارت سے مسکرائی

ایمان نے لائٹس کو مدھم کر کے کیمرے لگا دیے تھے۔وہ کمرے سے نکلنے ہی والی تھی کہ اس نے موئیز کے دوستوں کو دائیں طرف سے آتے دیکھا۔وہ سب موئیز کی طرح ایل جی، بی ٹی کے حمایتی تھے۔ایمان نے گھبرا کر جلدی سے دروازہ بند کیا۔"اب میں کیا کروں؟ بہت دیر ہو چکی ہے۔"اس نے اپنے سامنے والی کھڑکی کو دیکھا۔بیڈ کے ساتھ وہ ان خفیہ کیمرا زسے، بچ بچاتے اس طرف گئی اس نے عینک پہن رکھی تھی جو ان کا پتہ لگا سکتی تھی۔اس نے کیمروں سے بچنے کی کوشش کی کیونکہ اس نے قدموں کے قریب آنے اور دروازے کی دستک کی آواز سنی۔

دروازہ کھلا اور موئیز کے دوست اندر داخل ہوئے۔وہ سب مرد تھے لیکن عورتوں کا لباس پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔اور سب سامنے دیکھ حیران رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔

••••

انہوں نے لائیٹس اوپن کی تو سامنے دیکھ دھنگ رہ گئے

سامنے بیڈ پر ایک ککروچ تھا جب ان میں سے ایک بیڈ کے پاس گیا اور ککروچ کو نیچے گرا کر اس پر۔جوتے مارنے لگا جوتے مار مار، کر اس ککروچ کا مالیدا بنا دیا گیا تھا وہ تینوں اب بیڈ پر بیٹھ گئے ایمان درخت کی شاخ سے لپٹ گئی،اس کا دل سینے میں دھڑک رہا تھا۔ایمان نیچے اترنے کی بجائے انکی باتیں سننے لگی،اس امید میں کہ کچھ مفید سننے کو ملے گا۔لیکن ان کی گفتگو بورنگ اور غیر متعلق تھی۔وہ گونار نامی ایک شخص کے بارے میں بات کر رہے تھے جس نے اسلام قبول کر لیا تھا اور ایل جی بی ٹی کیو ممبران اور اور گینائیز یشنز اور پروجیکٹز کی فنڈنگ روک دی تھی۔ایمان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔اس نے ہار مان کر نیچے اترنے کا فیصلہ کیا۔ہو سکتا ہے

کہ وہ اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کا کوئی اور طریقہ تلاش کر سکے۔اس نے ارد گرد دیکھا،اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔ساحل صاف دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنی ٹانگیں شاخ پر جھولیں اور خود کو نیچے کرنے لگی۔لیکن جیسا کہ اس نے کیا،وہ ایک چمکاڈڑ کے ساتھ آمنے سامنے آگئی۔یہ دیوار کے ساتھ لگے درخت کے شاخ سے الٹا لٹکا ہوا تھا۔اس کی دلفریب آنکھیں اسے گھور رہی تھیں،اور اس کا منہ تیز دانتوں کو ظاہر کرنے کے لیے کھل گیا تھا۔ایمان نے ہانپتے ہوئے چیخ ماری،چپ رہنا بھول گئی۔اس نے اپنا منہ اپنے ہاتھ سے ڈھانپ لیا،لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔چمگادڑ اٹھا اور گھبراہٹ میں اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے چیخا۔ایمان نے خوف اور نفرت کی لہر محسوس کی۔اسے چمگادڑوں سے نفرت تھی۔وہ خوفناک اور خطرناک تھے۔اس نے ٹارچ کو پکڑا اور اسے چمکاڈر سے چھٹکارا پانے کی امید میں دیوار سے ٹکرا دیا۔لیکن چراغ ابھی بھی بند تھا،اور ساکٹ سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔ایمان نے اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چمکاڈر کو جہاں تک

www.novelsclubb.com

وہ پھینک سکتی تھی پھینک دیا۔وہ صرف چمکاڈر سے دور ہونا چاہتی تھی۔ لیکن چمکاڈر نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔وہ اپنا شکار سمجھ کر چراغ کے پیچھے چل پڑا۔یہ زوردار آوازیں نکالتے ہوئے اس کے پیچھے اڑ گیا۔ایمان نے وحشت سے دیکھا جب ٹارچ کی روشنی کھڑکی سے ٹکرائی تو چمکاڈر بھی ادھر کو چل دی اور ٹکرا گئی ایمان نے موئیز اور اس کے دوستوں کی چیخیں اور چیخیں سنی۔"وہ کیا تھا؟"ان میں سے ایک نے کہا. "باہر دیکھو اور دیکھو کیا ہو رہا ہے۔"ایمان کو احساس ہوا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔اس نے انہیں اپنی موجودگی سے آگاہ کیا تھا۔اسے وہاں سے جلدی نکلنا تھا۔اس نے فرار ہونے کا راستہ تلاش کیا، لیکن اس نے دوسری طرف سے نیچے دیکھا تو ایک سیکورٹی گارڈ اندر جا رہا تھا۔اس نے ہنگامہ سن لیا تھا اور تفتیش کرنے آ رہا تھا۔اس کے پاس ٹارچ اور بندوق تھی۔ایمان پھنس گئی۔اسے اپنی پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ محسوس ہوا۔اس کے پاس لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔وہ گارڈ کو حیران کرنے کی امید میں اپنی چاقو تک پہنچی۔ لیکن جیسا کہ اس نے کیا، اس

www.novelsclubb.com

نے دیکھا کہ چمگادڑ اس کی طرف واپس اڑ رہی ہے۔ یہ ٹارچ کی روشنی پر اپنا حملہ ختم کر چکی تھی اور مزید تلاش کر رہی تھی۔ وہ ایمان کے چہرے کو نشانہ بناتے ہوئے اس پر جھپٹ پڑی ایمان نے ٹارچ کے پچھلے حصے کے لیزر کو چمکاڈر کی آنکھوں میں مارا ایمان نے چمکاڈر کو چکما دیا لیکن اپنا توازن کھو بیٹھی۔ وہ ایک زور سے زمین پر گرتے ہوئے شاخ سے گر گئی۔ وہ درد سے کراہ رہی تھی، اپنے ٹخنے میں تیز ڈنک محسوس کر رہی تھی۔ وہ اسے گھما چکی تھی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔

••••

www.novelsclubb.com

گارڈ ٹارچ تھامے اپارٹمنٹ کی عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ اندر جانے ہی والا تھا کہ اسے اپنے پیچھے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو زمین پر ایک بلی اور آٹھ گلہریاں تھیں۔ وہ ایمان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے درخت سے کود پڑے تھے۔ گارڈ ان کے عجیب رویے کے بارے میں متجسس ہو کر

ان کے پاس چلا گیا۔ وہ بہت شور مچا رہے تھے، ایک دوسرے سے قہقہے لگا رہے تھے۔ ایمان نے سانس روک کر درخت کے سائے میں خود کو چھپایا۔ اس نے اپنی بلی، اجوا، اور گلہریوں کو تربیت دی تھی کہ جب اسے فرار ہونے کی ضرورت ہو تو خلفشار کا کام کریں۔، موئیز کا ایک دوست اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اس نے چمکادڑ کو درخت کے گرد اڑتے ہوئے دیکھا اور اپنی غلطی کی تلافی کرنے کی کوشش کی۔ اس نے ایک شاخ پر بلی کو دیکھا جو چمکادڑ کی جانب حملے کے لئیے بڑھ رہی تھی اس نے محسوس کیا کہ وہ مصیبت میں ہے شائید تب ہی چمکادڑ چیخ رہی ہے اور غلطی سے وہ شیشے سے ٹکرا گئی۔ اس نے کھڑکی بند کر دی اور دوسروں سے کہا، "کوئی نہیں ہے، صرف ایک چمگادڑ ہے۔ وہ چیخ رہا ہے کیونکہ درخت پر ایک بلی ہے، اسے ڈر کر۔" ایمان نے گہرا سانس لیا۔ اس نے اپنے اوپر کی شاخ پر ایک آوارہ بلی کو تشکر۔ بھری نظروں سے دیکھا۔ اسے امید تھی کہ یہ اس کے منصوبے میں مداخلت نہیں کرے گا۔ گارڈا جواہ اور گلہریوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے جھک کر

www.novelsclubb.com

عجوہ کو گردن سے پکڑ لیا۔ "تم کس کی بلی ہو؟" اس نے پوچھا. "کیا تم اپارٹمنٹ سے بھاگی ہو؟" اجوا نے ترس کھا کر گارڈ کا ہاتھ نوچ لیا۔ گلہریوں نے اس کے ٹخنوں اور ٹانگوں کو کاٹ لیا۔ اجواہ نے جھپٹا اور اس کا کان چوس لیا۔ گارڈ نے چیخ ماری اور عجوہ کو چھوڑ دیا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا، جانوروں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ ایمان نے موقع دیکھا۔ وہ درخت کے پیچھے سے نکل کر گیٹ کے جانب گئی۔ اس نے اپنے پاؤں میں درد کو نظر انداز کیا، وہ اس فولڈر کی طرف بھاگی، جو داخلی دروازے کے قریب گرا تھا۔ وہ اسے پکڑ کر کار کی طرف بڑھی، جہاں اس کی گاڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے اپارٹمنٹ سے دور ہونا پڑا۔ اسے موئیز کی کرپشن کو بے نقاب کرنا تھا۔ اسے زندہ رہنا تھا۔-

www.novelsclubb.com

---

---ایمان درخت کے نیچے کھڑی گاڑی کی طرف دوڑی۔ اس نے دروازہ --- کھولا اور بیٹھ کے ساتھ لدے بیگ کے ہمراہ اسنے خود کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھایا

اسنے بیگ اتار بیک سیٹ پر پھینکا۔۔اس نے سامنے دیکھا تو اجوا اور گلہریوں اس کی طرف بھاگتے ہوئے آرہی تھیں گارڈ کو چکما دے چکی تھیں وہ۔۔اس نے دوبارہ دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے دیا۔انہوں نے اپنا کام بخوبی انجام دیا،اس نے دروازہ بند کر کے گاڑی سٹارٹ کی۔اور اندھیرے کو چھوڑ کر جتنی تیزی سے ہو سکتی تھی گاڑی دوڑا۔دی۔۔۔۔

---------- ------- _____

---

ایمان اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور بلب آن کر دیا۔اس نے اپنی جیکٹ کرسی پر پھینکی اور اپنے جوتے اتار دیئے۔وہ بیڈ پر بیٹھی اور اسپورٹس بیگ کو کھولا جو اسنے اپنی پیٹھ سے اتار کر بیڈ پر رکھا تھا۔اس نے موئیز کے خوفیا کمرے سے جو فائلیں چوری کی تھیں وہ نکال کر ایک ایک کر کے پڑھنے لگی۔اس کا نیا موبائل اس کے سامنے تھا جو اس کی ہر بات ریکارڈ کر رہا تھا۔"گونار نامی یہ شخص، جس نے اسلام قبول کیا

ہے،اس سب کے پیچھے وہ ہے،"وہ بڑبڑائی،جب اس نے معاہدہ پر اس کا نام دیکھا تو اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اسنے گونار نام موئیز کے دوستوں کے منہ سے بھی سنا تھا۔ گونار اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا میگزین پڑھ رہا تھا۔اس نے لیمپ اون کیا ہوا۔ تھا ایمان کی زبان سے اپنا نام سنتے ہی فوراً سیدھا ہو گیا۔اس نے میگزین ایک طرف رکھ دی اور سائیڈ اسٹینڈ۔ ٹیبل سے اپنا سیل فون پکڑ لیا۔اس نے سکرین کی طرف دیکھا جہاں اسے ایمان کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ایمان نے اثبات میں سر ہلایا اور خود سے باتیں کر رہی تھی۔"موئیز جو کچھ بھی کر رہا تھا،کیا گونار بھی اس کے پیچھے تھا،جیسے سمگلنگ اور لڑکیوں کی ٹریفیکنگ وغیرہ نشہ آور ادویات کی فروخت؟"وہ صفحات پلٹتے ہوئے حیران ہوئی۔ گونار نے ہنستے ہوئے بڑے مزے سے اپنے آپ سے کہا،"تو آپ کو موئیز کے بارے میں پتا چل ہی گیا؟ ٹھیک ہے،وہ مجھ سے ملنے سے پہلے یہ سب کچھ کرتا تھا،پھر میں نے اسے ٹھیک کر دیا۔میں بہت سختی ہوں، اسے،بہت پیار سے سمجھایا تھا بس یہ ہی کوئی بجلی کے جھٹکے اور سانپ کا زہر لیکن یہ

www.novelsclubb.com

اچھا نہیں کہ آپ میرے بارے میں جان گئی۔" وہ مسکرایا، اعتماد کے ساتھ کہ اس کے پاس سب کچھ ہے۔ ایمان نے، نفی میں سر ہلایا ایک پیغام پڑھتے وہ بولی "اس میں تو موئیز نے لکھا ہے وہ گونار کے ساتھ شامل ہونے سے پہلے یہ سب کام کرتا تھا پھر اسنے چھوڑ دیا یہ کام،" ایمان مسکرائی پھر اسکے چہرے کے تاصرات بدلے ایمان نے گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے اپنے ناخن کاٹے۔" چلو خیر موئیز کی حقیقت اب سب کے سامنے ہو گی، چاہے وہ کچھ بھی ہو اور گونار جائے بھاڑ میں۔"

دوسری طرف گونار کے چہرے پر مبہوت تاصر آیا۔ جیسے چونکا۔ ہو وہ مسکرایا اور نفی میں سر ہلایا "اب، میری، جنت تو تم ہی ہو میری، تیتلی اگر بھاڑ میں تم ہو تو، بھاڑ بھی میرے، لئیے جنت ہے"

ایمان نے موئیز کی کرپشن کو بے نقاب کرنے کا عزم کرتے ہوئے کہا۔ وہ فائلیں واپس بیگ میں ڈال کر بستر پر لیٹ گئی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی لیکن لائٹ ابھی تک جل رہی تھی۔۔۔-

•••••••••••

ایمان آؤٹ ڈور ریسٹورنٹ میں ایک میز پر بیٹھی نیچے ہریالی کو دیکھ رہی تھی۔ سورج چمک رہا تھا، لیکن اسے ہوا میں ٹھنڈک محسوس ہوئی۔اس نے وہی پرانا مہندی کے رنگ کا فراک پہن رکھا تھا جو اس نے ایک دن پہلے پہنا تھا، جب وہ فائلیں لے کر موئیز کے اپارٹمنٹ سے فرار ہوئی تھی۔اس نے تین مردوں سے رابطہ کیا تھا جو بدعنوانی اور ناانصافی کو بے نقاب کرنے والا ایک مقبول پوڈکاسٹ چلاتے تھے۔وہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ریستوران میں اس سے ملنے پر راضی ہو گئے تھے۔مرد وہاں پہنچے اور مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔"اسلام علیکم"ایمان انکی آواز سن انکی جانب متوجہ ہوئی"،وعلیکم سلام میری درخواست پر آنے کا بہت شکریہ،"۔اس شخص کی داڑھی اور آنکھوں پر چشمہ تھا،اور اس نے نیلی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی۔ایمان واپس مسکرائی لیکن اس کی آنکھیں بے

چین تھیں۔وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتی تھی،خاص کر مردوں پر۔"موئیز آپ لوگوں کے بارے میں بات کرتا تھا بہت،"اس نے موئیز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، داڑھی والے آدمی نے قہقہہ لگایا۔"یقیناً وہ برا بھلا کہتا ہوگا۔اسے یہ پسند نہیں کہ ہم اس کے گندے کاموں کو بے نقاب کریں۔"ایمان نے نظریں جھکالیں۔"یہ ضروری نہیں ہے۔میں نے آج صبح آپ لوگوں کا پوڈکاسٹ دیکھا۔"وہ اپنے اسپورٹس بیگ میں پہنچی اور فائلیں نکالیں۔اس نے انہیں میز پر رکھا اور مردوں کی طرف کھسکایا۔"معیز ابھی دو دن پہلے لڑکا تھا۔وہ اپنی جنس تبدیل کرنے گیا تھا۔وہ لوگوں کو بتاتا تھا کہ وہ خواجہ سرا ہے،لیکن حقیقتاً وہ لڑکا ہے۔اس نے بہت سی لڑکیوں کے ساتھ ظلم کیا۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا،"وہ اسمگلنگ اور ایسی سرگرمیوں میں ملوث تھا۔لڑکیوں کے ساتھ غلط کام کرنا اسنے دس سال کی لڑکیوں کو بھی نہیں چھوڑا"مردوں نے دلچسپی سے فائلوں کو دیکھا۔انہوں نے انہیں کھولا اور صفحات کو سکین کیا۔انہوں نے معاہدے،رسیدیں،بینک

www.novelsclubb.com

اسٹیٹمنٹس اور تصاویر دیکھیں۔انہوں نے نام،تاریخیں اور رقم دیکھی۔انہوں نے موئیز کی بدعنوانی اور جرائم کے ثبوت دیکھے۔"آپ جانتی ہیں ہو وہ کس کے لیے کام کرتا تھا؟"دوسرے آدمی نے پوچھا۔وہ گنجا تھا اور اس نے سیاہ چمڑے کی جیکٹ اور چاندی کی چین پہنی ہوئی تھی۔ایمان نے سوچتے ہوئے سر ہلایا۔"کوئی عجیب سا نام تھا،انار سے ملتا جلتا،مجھے نہیں معلوم،مجھے یاد نہیں۔"وہ مزید بولی "اس میں سب کچھ ہے۔آپ لوگ اپنے پوڈکاسٹ میں اس کے بارے میں سب کو سچ بتایئے گا،اس میں بہرامند کھوسٹ اور اسکی فلم ونڈر لینڈ کی بھی حقیقت ہے کہ وہ پاکستان میں اس طرح کی فلمز بنا کر فحاشی پھیلانا چاہتا ہے"اس نے مردوں سے کارروائی کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا۔داڑھی والے آدمی نے سر ہلایا۔اس نے فائلیں اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ دیں۔اس نے تشکر اور تعریف سے ایمان کی طرف دیکھا۔"لیکن آپ اب یہ سب کچھ کیوں بتا رہی ہیں؟"اس نے پوچھا.

"آپ اس سب کے لیے اپنی جان کیوں خطرے میں ڈال رہی ہیں؟"ایمان نے

کندھے اچکائے۔۔وہ صرف جانتی تھی کہ اسے اپنے دل میں احساس جرم اور خوف کا احساس تھا۔"کیونکہ میں جہنم میں نہیں جانا چاہتی،"اس نے سادگی سے کہا۔"کیونکہ گناہ کے بارے میں جانتے ہوئے خاموش رہنا گناہ ہے۔"داڑھی والا آدمی مسکرایا۔۔"آپ ایک بہادر اور شریف خاتون ہیں،ایمان،آپ نے لوگوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے،ہم اسے ضرور منظر عام پر لائیں گے۔"۔ایمان کو مردوں کی طرف سے اپنے لئیے تعریف کرنا پسند نہیں تھا۔وہ مردوں پر انحصار کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔اس نے خود پر بھروسہ کرنا سیکھ لیا تھا،اور کسی پر نہیں۔وہ کھڑی ہوئی اور اپنا بیگ پکڑ لیا۔اس نے تنبیہی نظروں سے مردوں کی طرف دیکھا۔"اس سب میں میرا نام مت آئے،مجھے ان سب سے دور رکھیں۔آپ کسی ایمان کو نہیں جانتے اور نہ ہی کسی ایمان نے آپ کو یہ سب فائیلز دیں ہیں۔"وہ ہر مرد سے ٹھنڈے مزاج سے بات کرتی تھی،وہ کسی مرد سے آرام سے بات نہیں کرتی تھی،وہ صرف اکھڑے لہجے میں بات کرتی تھی۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔-

www.novelsclubb.com

••••••

یہ خبر پاکستان سمیت دنیا بھر میں پھیل گئی۔ بدنام زمانہ مجرم پروڈیوسر بہرامند کھوسٹ کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ ایمان کالی پوری آستینوں والی شرٹ اور پٹیالہ شلوار پہنے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ اس کے جرائم کو بے نقاب کرنے میں اس نے اہم کردار ادا کیا تھا، لیکن کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس نے اپنے نام نہاد دوست اور ان جرائم میں ساتھی موئیز کو بھی دھوکہ دیا تھا، جواب تک امیر کہ میں تھا وہ حیران اور فکر مند ہونے کا بہانہ کر کے موئیز کے ساتھ فون پر تھی۔ ”کیا تم اب پاکستان نہیں آ سکتے؟“ اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔ وہ ہونٹوں سے مسکرائی مگر آنکھوں سے نہیں۔ اس نے اپنی آواز میں افسوس کا اظہار کیا مگر دل میں نہیں۔ "میں نہیں جانتی کہ کیا کہنا ہے، موئیز. تمہارے گھر صرف تمہارے ہی دوست آتے تھے، تم نے مجھے بتایا۔ تھا کیا معلوم انہوں نے ہی تمہیں دھوکہ دیا ہے؟ تاکہ تمہاری جگہ وہ لے لیں؟ وہ موئیز کے شکوک و شبہات کو اپنے

دوستوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتی تھی، ”ہاں، موئیز، تمہیں اس چیز کی تحقیق کرنی چاہیے۔“ اس نے مخلصانہ انداز میں کہا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر بولی، "تم نے مجھے ایک بار کہا تھا کہ تمہارے کمرے میں کیمرے ہیں، لیکن ان میں کچھ نہیں آیا۔ ٹھیک ہے، یہ سب ہے. کیمروں نے کچھ بھی ریکارڈ نہیں کیا۔" اس نے سوچتے ہوئے یہ کہا، جیسے وہ اس بات سے حیران ہو۔ اس نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس نے کیمرے ہیک کیے تھے اور اس کے کمرے سے فائلیں چرانے کی فوٹیج کو مٹا دیا تھا۔ اس نے اداسی سے کہا، "چلو، فکر نہ کرو، میرے عزیز. اپنا خیال رکھنا. تم نے اتنا بڑا آپریشن کروایا ہے۔“ اس نے یہ بات ہمدردی کے ساتھ کہی، لیکن ہمدردی سے نہیں۔ اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ موئیز نے اپنی جنس تبدیل کر لی ہے، یا وہ درد میں ہے۔ اسے صرف اس بات کی پرواہ تھی کہ وہ اس کے راستے سے ہٹ گیا ہے۔ اس نے کہا، "چلو خیال رکھو اپنا اور ان چیزوں کے بارے میں مت سوچو۔" اس نے یہ بات پُر سکون لہجے میں کہی، لیکن سکون کی نیت سے نہیں۔ وہ

www.novelsclubb.com

چاہتی تھی کہ وہ اس کے بارے میں، اور جو کچھ ہوا تھا اسے بھول جائے۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے اکیلا چھوڑ دے۔

اسنے کال کاٹ کر موبائل بیڈ کے برابر ٹیبل پر رکھا زہریلے انداز میں مسکرادی۔ "تمہیں دھوکہ دیا گیا، ہے تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی اور میں نے اسکا بدلہ لے لیا،" اس نے اپنے آپ سے کہا، یہ یاد کرتے ہوئے کہ کیسے موئیز نے جنگل میں وہ سب کچھ کروایا تھا ان چار گھسپیٹیوں کو بلوا کر اس نے اپنے قابل فخر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے فتح کا احساس کیا۔ "میرا نام نینسی ہے، میرا کام فینسی ہے،" ۔وہ فتح مند محسوس کرتے ہوئے زور سے ہنس دی۔ کھڑکی پر کھڑیں گلہریوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوچنے لگے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے ایمان کو فون پر بات کرتے دیکھا تھا، لیکن وہ سن نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے اس کی مسکراہٹ، سسکیاں، جھرجھری اور ہنسی دیکھی تھی، لیکن وہ نہیں سمجھ سکے کہ وہ کیا محسوس کر رہی ہے۔ انہوں نے اسے اپنے ہاتھوں، سر اور

جسم کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا تھا، لیکن وہ یہ نہیں بتا سکے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ ایمان کے پیچھے کھڑکی کھلی تھی اور بارش برس رہی تھی۔ طوفان برپا تھا، لیکن اس نے دھیان نہیں دیا۔ وہ اپنے انتقام سے لطف اندوز ہونے میں بہت مصروف تھی۔

••••••••••••

گونار ایک کمرے میں سیڑھیوں کے نچلے حصے میں کھڑا تھا جو ایک عجیب نیلی روشنی سے روشن تھا۔ اس نے ایک لمبا کالا کوٹ، گہرے سبز رنگ کی ٹرٹل نیک شرٹ، گرے ڈریس پینٹ اور کالے چیلسی کے جوتے پہن رکھے تھے۔ وہ تیز اور خوبصورت لگ رہا تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ شیطانی اور پراسرار بھی۔ اس کا سامنا چھ سلیوٹ شدہ شخصیات سے ہوا جو سیڑھیوں کے اوپر کرسیوں پر بیٹھی کے رہنما تھے تین تھیں۔ درمیان میں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ہر طرف دائیں اور تین بائیں جانب وہ پراسرار اور دھندلے تھے انکا ہیولیٰ نظر آ رہا تھا

ایک خفیہ معاشرہ ایلومیناٹی جو دنیا کو کنٹرول کرتے ہیں انکے ماسٹر

انہوں نے گونار کو شک اور غصے سے دیکھا۔ "وہ موئیز تمہارے لیے کام کرتا تھا۔" بیچ میں موجود شخص نے الزام لگاتے ہوئے کہا۔اسکو محسوس ہوا کہ گونار نے انہیں دھوکہ دیا ہے اور ان کے راز کسی کے سامنے کھولے ہیں، لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ کون ہے۔ گونار نے ابرو اٹھا کر لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔اس نے ایسا کام کیا جیسے وہ نہیں جانتا کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اس کے چہرے پر پر اعتماد اور لاتعلقی کا تاثر تھا لیکن وہ چپکے سے بے چین تھا۔ کہ کہیں ایمان پھنس نہ جائے "آپ لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے۔آپ کہتے ہیں کہ ایک آنکھ سب دیکھتی ہے،" اس نے طنزیہ انداز میں ان کی علامت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔درمیان میں موجود شخص نے اپنی کرسی کی ہتھی پر ہاتھ مارا اور حقارت سے اس کے الفاظ گونجے۔ ''تم مسلمان ہو گئے ہو۔'' وہ شک میں بولا۔اسکے ذہن میں یہ تھا کہ گونار نے کچھ لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے اسلام قبول کرنے کا ڈرامہ کیا تھا، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہیں۔ گونار دانت دکھاتے ہوئے ہنسا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایسا کام کیا جیسے وہ ان کی لاعلمی سے خوش ہوا ہو۔اس کے چہرے پر طنزیہ اور منحرف تاثرات تھے، لیکن وہ چپکے سے ناراض تھا۔وہ ان سے نفرت کرتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جوڑ توڑ اور اسے پیادے کے طور پر استعمال کرتے تھے۔"یہ سب ایک چال تھی تاکہ میرا نام سامنے آنے پر کوئی مجھ پر شک نہ کرے۔"اس نے جھوٹ کہا۔اس نے بے شک ان کو دھوکہ دیا تھا لیکن اس نے حقیقی طور پر اسلام بھی قبول کر لیا تھا۔وہ، دھوکا دینا کا استاد تھا چالبازی میں ماہر فنکار وہ سچ کو جھوٹ بنانا جھوٹ کو سچ بنانا بخوبی جانتا تھا لوگ وہ ہی دیکھتے تھے جو وہ دیکھانا، چاہتا تھا گو نار ہر مشکل کام کو سنبھالنا جانتا تھا وہ مشکلات سے ایسے نکلنا۔جانتا تھا۔جیسے پانی اپنا راستہ بنا کر نکلتا ہے وہ خود کو موقع کی مناسبت سے ڈھال سکتا تھا سامنے موجود لوگوں کو بیوقوف وہ آسانی سے بناتا تھا کہ اگلے شخص کو معلوم ہی۔نہ ہوتا تھا کہ اسے بیوقوف بنایا جا رہا ہے بہر حال اسے اپنے نئے عقیدے میں امن اور مقصد مل گیا تھا،اور اس نے ایلومیناتی کے برے منصوبوں کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔دائیں

طرف کی اوپر والی درمیانی کرسی پر بیٹھے شخص نے شک اور بے اعتباری سے کہا،

""""تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں کچھ معلوم نہیں لیکن فکر مت کرو تمہارا اس سب میں نام نہیں آیا تو تم نے یہ کھیل کیوں کھیلا؟."وہ وہ اب بھی مطمئن نہ تھا۔ گونار حیران ہوا اسکا نام اس سب میں کیوں نہیں آیا مگر اس کو کیا علم ایمان نے اسکے نام گونار کو انار بنا دیا تھا گونار ان سوچوں میں تھا ذہنی الجھ گیا مگر بظاہر وہ پر سکون رہا کہ اس پر شک نہ ہو اپنا سر جھکا کر دوبارہ کندھے اچکائے۔اس نے ایسا کام کیا جیسے وہ ان کے سوالات سے الجھ گیا ہو۔اس کے چہرے پر حیرانی اور معصومیت کے تاثرات تھے، لیکن وہ چپکے سے خوش تھا۔اسے ان کے ساتھ کھیلنا اور انہیں اپنے آپ پر شک کرنے میں مزہ آتا تھا۔"تاکہ پہلے ہی خطرے سے بچنے کی تدبیر کر لی جائے مگر میں حیران ہوں میرا نام کیوں نہیں آیا اور میں واقعی میں کچھ نہیں جانتا،"اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، لیکن سچ بھی کہا۔اس نے واقعی ایک خطرہ مول لیا تھا، لیکن اس نے ایمان کی شمولیت کے تمام نشانات بھی مٹا دیے تھے۔اس نے

کیمرے، فائلیں اور فون ہیک کر لیے تھے۔اس نے اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ کسی کو اسکیم میں اس کے کردار کا پتہ نہ لگے۔ بائیں جانب اوپر کی درمیانی کرسی پر بیٹھے شخص نے تنبیہ اور دھمکی میں کہا، "اگر آپ نے ہمیں دھوکہ دیا تو..." وہ جانتا تھا کہ گونار نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا اور ان کے ایجنڈے کو خطرے میں ڈال دیا۔ وہ اسے اپنی غداری کا بدلہ چکانا چاہتا تھا۔

گونار نے اسے روکا اور ہاتھ ہلا کر مسترد کر دیا۔اس نے ایسا کام کیا جیسے وہ ان سے خوفزدہ نہ ہو۔اس کے چہرے پر پرسکون اور آرام دہ تاثرات تھے، اسے وہاں سے تیزی سے نکلنا تھا۔"ہاں، مجھے معلوم ہے، میرے دماغ میں چپ ہے، تم مجھے برین ہیمرج سے مار ڈالو گے۔ میں سب کچھ جانتا ہوں" اس نے ڈھٹائی سے کہا، بلکہ شدت سے۔اسے امید تھی کہ وہ اسے چھوڑ دیں گے، لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔درمیان میں موجود شخص نے حکم اور تصرف میں کہا"جاؤ، ہم پتہ لگائیں گے۔""وہ شک میں تھا کہ گونار نے انہیں بے وقوف بنایا ہے وہ اس سے

جان چھڑا کر حقیقت کا پتہ لگانا چاہتے تھے گونار نے سر ہلایا اور پلٹ گیا۔اس نے ایسا کام کیا جیسے وہ فرمانبردار اور قابل احترام ہو۔اس کے چہرے پر شائستہ اور عاجزی کے تاثرات تھے،۔وہ اب کے لیے ان سے دور ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔اسے چپ کو ہٹانے اور انہیں دنیا کے سامنے لانے کا راستہ تلاش کرنا تھا۔"گڈ لک،"اس نے اتفاق سے،بلکہ طنزیہ انداز میں کہا۔اس نے ان کی قسمت کی خواہش نہیں کی،اس نے ان کے لیے عذاب کی خواہش کی۔وہ اپنا کوٹ اور فون تھامے ان کی پیٹھ کے ساتھ چلا گیا۔اس کے چہرے پر اعتماد اور لاتعلقی کے تاثرات تھے لیکن وہ چپکے سے بے چین تھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آئیں گے،اور اسے تیار رہنا تھا۔درمیان میں موجود شخص نے اپنی کرسی کی۔ ھتھی پر اپنی انگلی تھپتھپا دی۔اس کی آنکھوں میں مشکوک اور غصے کے تاثرات تھے۔اس نے گونار کو جاتے ہوئے دیکھا،اور وہ جانتا تھا کہ اس نے ان سے جھوٹ بولا ہے۔وہ جانتا تھا کہ اسے اس کے راز معلوم کرنے ہیں،اور اسے اسے مارنا ہے۔—

•••••••

---

oooooooooooo\\\\\\\

گونار اور پروفیسر توراب لاؤنج میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔ گونار پروفیسر سے ملنے ان کے گھر آیا تھا، لیکن وہ پریشان اور بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر طوراب نے آگے کو جھک کر پوچھا، "کیا بات ہے میرے دوست، آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟" گونار نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں دبا کر آہ بھری۔ اس نے سر اٹھایا اور آنکھیں جھپکتے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔ "میں ایمان کے بارے میں پریشان ہوں اور مجھے خود بھی سکون نہیں ملتا۔ میرا دل ڈھول کی طرح دھڑک رہا ہے۔" پروفیسر طوراب اطمینان سے مسکرائے۔ "تم نے بتایا تھا کہ

www.novelsclubb.com

ایمان نے بہت ہوشیاری سے فائلیں چوری کی ہیں اور تم نے موئیز کے گھر کے کیمرے بھی جام کر دیے تھے۔" گونار دھیمے سے مسکرایا، اس کی آواز میں فخر کا اشارہ تھا۔ "ہاں، ایمان نے کیمرے بند کر دیے تھے، لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ میں نے فوٹیج اور ٹائمنگ کو جام کر دیا ہے۔ اگر موئیز نے ویڈیو دیکھ کر دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے، اندھیرے میں روشنی تھی، اور درمیان میں کیمرے بند ہو گئے اور پھر دوبارہ آن ہو گئے، کھڑکی سے باہر اور درخت کے نیچے اترتے ہوئے کسی شخصیت کو دکھاتے ہوئے، وہ مشکوک ہو جاتا، اس نے چھان بین کر کے ایمان کو واپس ٹریس کر لیا ہوتا، لیکن میں نے اس کے لیے کیمروں کو جام کر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ ہوا ہی نہیں، اسے کچھ بھی نہیں ملا، وہ بہت ہوشیار ہے، لیکن اس نے ہمارے منصوبے کو نہیں دیکھا شکر۔ ایمان کو، فائلیں آسانی سے مل گئیں، لیکن افسوس کہ موئیز اور بہرامند کھوسٹ کل کا سورج دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہیں گے۔."

www.novelsclubb.com

پروفیسر طوراب نے کہا"تو کیا آپ کا دل اس کے لیے بے چین ہے؟""۔ گونار نے نفی میں سر ہلایا۔ جب اس نے بولنے کی کوشش کی تو اسے اپنے گلے میں گانٹھ محسوس ہوئی۔ "نہیں، وہ نہیں ہے، یہ کچھ اور ہے۔" پروفیسر طوراب اپنی کرسی سے پیچھے جھک گئے اور ہاتھ سینے سے باندھ لئیے "پھر کیا ہے؟" گونار نے اپنی انگلیوں سے چبھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ "گناہ" اس نے سرگوشی کی۔ "گناہ کبھی نظر نہیں آتے، لیکن ان کا وزن بے حد ہے۔ دل و دماغ کو اس قدر ہلا کر رکھ دیتے ہیں کہ ہمیں سکون نہیں ملتا۔ انسان کو کہا گیا ہے کہ اپنے نفس کو، اپنے ادنیٰ کو مار ڈالو۔ لیکن انسان نے اس کے بجائے اپنے ضمیر کو مار ڈالا ہے۔" اس نے نظریں اٹھائیں اور پروفیسر کی نظروں سے ملا۔ "میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے

بعد میں اپنے ساتھ کیسے رہ سکتا ہوں؟" پروفیسر طوراب آہستہ سے مسکرائے۔

"بیٹا، تم اکیلے نہیں ہو، ہم سب کے گناہ ہیں، ہم سب کو پچھتاوا ہے۔ لیکن ہمارے پاس ایک مہربان رب بھی ہے، جو توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے تم نے اسلام قبول کر کے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ اپنی روح کو صاف کرنے اور اپنے دل کو پاک کرنے کا نیا موقع شروع کرنے کا۔" گونار نے پھر سر ہلایا۔ "لیکن میں نہیں جانتا کہ میں نے واقعی اسلام قبول کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے اسے اپنی زبان سے کیا ہے یا اپنے دل سے۔ مجھے نہیں معلوم کہ مجھے یقین ہے یا شک ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا۔ میں مسلمان ہوں یا منافق؟" پروفیسر طوراب پھر مسکرائے۔ "فکر نہ کرو، اللہ تمہیں نشانیاں دکھائے گا، وہ تمہارے لیے چیزیں واضح کر دے گا، کیونکہ تم نے اس کی طرف چلنے کا سوچا ہے، اور وہ اپنی نشانیاں ان لوگوں کو دکھاتا ہے جو اسے تلاش کرتے ہیں۔" وہ قرآن میں کہتا ہے، 'اور جب میرا بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں کہ میں قریب ہوں، میں دعا

www.novelsclubb.com

کرنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ [اے محمد ﷺ] صحیح طریقے سے ہدایت یافتہ۔'[2:186]" گونار نے اپنے سینے میں امید کی لہر محسوس کی۔ وہ ایمان لانا چاہتا تھا، وہ ہدایت چاہتا تھا، وہ اللہ کا قرب چاہتا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا، "تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ مجھے اپنی زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟ مجھے اپنے ماضی سے کیسے نمٹنا چاہیے؟" پروفیسر طوراب نے کہا "عربی کا ایک مقولہ ہے کہ جو شخص خود کو مارنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو سمندر میں پھینک دے، جب وہ ڈوب رہا ہو گا تو اسے پچھتاوا ہو گا کہ اس نے اپنی جان کی قدر نہیں کی، لیکن بہت دیر ہو چکی ہو گی۔ جان لو کہ یہ اس کی زندگی نہیں تھی جسے وہ ختم کرنا چاہتا تھا، لیکن اس کے دل میں کچھ درد، کچھ بوجھ، کچھ دکھ تھا، وہ خواہش کرے گا کہ اس نے ان سے بھاگنے کے بجائے اپنی مشکلات کا سامنا کیا ہوتا، کاش

www.novelsclubb.com

اس نے اللہ سے مدد مانگی ہوتی۔ خود کو الگ تھلگ کرنے کے بجائے، وہ یہ خواہش کرے گا کہ کاش اس کی رحمت سے مایوس ہونے کے بجائے اس پر بھروسہ ہوتا۔"

گونار نے دھیرے سے سر ہلایا۔ وہ سمجھ گیا کہ پروفیسر کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ خود تباہی، خود نفرت، خود انکاری کی حالت میں زندگی گزار رہا تھا۔ وہ اپنی حقیقت سے، اپنے جذبات سے، اپنی ذمہ داریوں سے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ مختلف طریقوں سے خود کو مارنے کی کوشش کرتا رہا لیکن اسے کبھی سکون نہیں ملا۔ اس نے صرف زیادہ دکھ، زیادہ جرم، زیادہ خوف پایا تھا۔ اس نے پروفیسر کی طرف دیکھا اور پوچھا، "تو میں اس پر کیسے قابو پا سکتا ہوں؟ میں اپنے دل کے اس زخم کو کیسے بھر سکتا ہوں؟ مجھے سکون کیسے ملے گا؟" پروفیسر طوراب نے کہا، "صبر، ایمان اور اطاعت سے۔ اللہ کے راستے، سچائی، عدل اور بھلائی کے راستے پر چلتے ہوئے، ہر لمحے، ہر حال میں، ہر سانس میں اللہ کو یاد کرنے سے۔ اس کی بخشش مانگ کر، اس کی رہنمائی، اس کی مدد، اس کی حکمت، اس کے منصوبے، اس کی

محبت پر بھروسہ کر کے، اس کی مرضی، اس کے احکام، اس کے قوانین کے تابع رہ کر، جو اللہ کو یاد کرے گا، اسے سکون ملے گا، جو اللہ کو بھول جائے گا، وہ عمر بھر پریشان رہے گا۔"

گونار نے اپنے دل میں ایک گرمجوشی محسوس کی۔ اس نے سکون، راحت، شکر گزاری کا احساس محسوس کیا۔ اس نے ایک تعلق، ایک بندھن، ایک محبت محسوس کی۔ اس نے ایک روشنی، ایک وضاحت، ایک سمت محسوس کی۔ اسے ایک مقصد، ایک مشن، ایک مقصد محسوس ہوا۔ اس نے ایک تبدیلی، ایک پنر جنم محسوس کیا۔ اس نے کہا، "آپ کا شکریہ، پروفیسر۔ آپ کے الفاظ، آپ کے مشورے، آپ کے تعاون کا شکریہ۔ میرے استاد، میرے سرپرست، میرے دوست ہونے کے لیے آپ کا شکریہ۔ مجھے راستہ، سچائی، زندگی دکھانے کے لیے آپ کا شکریہ۔ شکریہ۔ اللہ کو تلاش کرنے میں میری مدد کرنے کے لیے، خود کو تلاش کرنے، سکون

حاصل کرنے میں۔"پروفیسر طوراب نے اسے گلے لگایااور کہا،"میرے بیٹے، آپ کی مہربانی،آپ کواسلام،بھائی چارے،خاندان میں خوش آمدید،آپ کی رحمت،ہدایت،اللہ کی مدد،آپ کوسلامتی میں خوش آمدید.خوشی،دنیااور آخرت کی کامیابی۔آپ کو بہترین تحفہ،سب سے بڑی نعمت،سب سے بڑااعزاز جواللہ کسی کودے سکتاہے،میں خوش آمدیدہے:۔"انہوں نے گلے مل کر پیچھے ہٹےاورایک دوسرے کودیکھ کر مسکرائے۔انہوں نے ایک باہمی احترام،ایک باہمی پیار،ایک باہمی مفاہمت محسوس کی۔انہوں نے ایک ایسارشتہ محسوس کیاجوخون سے زیادہ مضبوط تھا،جودوستی سے زیادہ گہراتھا،جودنیاوی رشتوں سے بلند تھا۔انہوں نے ایک ایسابندھن محسوس کیاجس کی بنیادایمان پر تھی،جس کی جڑیں محبت سے جڑی ہوئی تھیں،جسے اللہ نے نوازاتھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ بیٹھ گئے اور اپنی گفتگو جاری رکھی۔انہوں نے بہت سی چیزوں کے بارے میں بات کی،اسلام کے بارے میں،زندگی کے بارے میں، مستقبل کے بارے میں۔انہوں نے گونار کے ماضی کے بارے میں،اس کے خاندان کے بارے میں، اس کے نقصانات کے بارے میں بات کی۔وہ ایمان کے بارے میں،اس کے احساسات کے بارے میں،اس کے خوف کے بارے میں بات کرتے تھے۔گونار نے کہا،"اب میں ایمان کی وجہ سے ڈرتا ہوں،مجھے ڈر ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ ہو جائے،کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے،کہ وہ مر جائے۔پہلے موم،پھر میری بہن، میرے ڈیڈ ماسٹر لی ان سب نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا،اللہ نے انکو مجھ سے چھین لیا ایسعیاہ میرے ھاتھوں میں دم توڑ گیا اس سب سے میرا دل توٹ گیا وہ سب میرا ایک حصہ اپنے ساتھ لے گئے میں دوبارہ کسی سے پیار نہیں کرنا چاہتا تھا،میں دوبارہ کچھ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا،میں دوبارہ جینا نہیں چاہتا تھا لیکن پھر میں نے ایمان کو دیکھا تو سب کچھ بدل گیا،اس نے میرے اندھیروں میں روشنی ڈالی،اس نے

میری مایوسی میں امید لائی،اس نے میری موت میں زندگی لائی،اس نے مجھے دوبارہ محبت کرنے، محسوس کرنے کی خواہش دلائی۔،دوبارہ جینا سیکھایا وہ میرے لیے سب کچھ ہے،وہ میری جان ہے،وہ میری زندگی ہے،اگر اسے کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گا۔"پروفیسر طوراب نے کہا،"میرے بیٹے،ڈرومت،خوف کو اپنے قابو میں نہ آنے دو،خوف کو تمہیں روکنے نہ دو،خوف کو۔ تمہیں برباد نہ کرنے دو، خوف شیطان سے ہے،اللہ کا دشمن،۔انسانوں کا دشمن وہ تمہیں شک میں ڈالنا چاہتا ہے، تمہیں پریشان کرنا چاہتا ہے، تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہے،وہ آپ کو اللہ سے دور رکھنا چاہتا ہے،،وہ چاہتا ہے وہ آپ کو خوشی سے دور رکھے،وہ آپ کے کانوں میں سرگوشی کرتا ہے،وہ آپ کے دماغ سے کھیلتا ہے،وہ آپ کے دل پر حملہ کرتا ہے، وہ آپ سے جھوٹ بولتا ہے،وہ آپ کو وہم بتاتا ہے،وہ آپ کو ڈراؤنے خواب بتاتا ہے،وہ آپ کو بتاتا ہے کہ آپ لائق نہیں ہیں،وہ آپ کو بتاتا ہے کہ آپ محفوظ نہیں ہیں،وہ آپ کو بتاتا ہے کہ آپ خوش نہیں ہیں،وہ آپ کو بتاتا ہے کہ اللہ آپ

www.novelsclubb.com

سے محبت نہیں کرتا،، وہ آپ کو بتاتا ہے کہ کوئی آپ سے محبت نہیں کرتا، وہ آپ کو بتاتا ہے کہ آپ خوش نہیں ہیں۔ سب کچھ کھو دو، وہ آپ۔ کو کہتا ہے کہ آپ ہمیشہ کے لیے تکلیف میں رہیں، لیکن وہ جھوٹا ہے، وہ دھوکے باز ہے، وہ ہارا ہوا ہے، اس کے پاس کوئی طاقت نہیں، اس کے پاس کوئی اختیار نہیں،۔ نہ امیدی ہی صرف آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے اگر آپ اس کی بات سنیں، اگر آپ اس کی پیروی کریں، اگر آپ اس کی اطاعت کریں۔ تو اس کی بات نہ سنو، اس کی پیروی نہ کرو، اس کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کی سنو، اللہ کی پیروی کرو، اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ حق ہے، اللہ حقیقت ہے،۔ اللہ وہ ہے جو آپ سے محبت کرتا ہے، اللہ ہی آپ کی حفاظت کرنے والا ہے، اللہ ہی آپ کو نوازنے والا ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے آپ کو سب کچھ دیا، اللہ وہ ہے جس نے آپ کو ایمان دیا، اللہ وہ ہے جس نے آپ کو ایمان دیا۔ اللہ وہ ہے جو جانتا ہے کہ آپ کے لیے کیا بہتر ہے، اللہ وہ ہے جو منصوبہ بناتا ہے کہ آپ کے لیے کیا اچھا ہے، اللہ وہ ہے جو چاہتا ہے کہ آپ کے لیے کیا

www.novelsclubb.com

خوبصورت ہو۔اللہ ہی آپ کو بچانے والا ہے،اللہ ہی آپ کو شفا دینے والا ہے،اللہ ہی آپ کو خوش کرنے والا ہے۔اس لیے اللہ پر بھروسہ رکھیں،اس کی حکمت پر بھروسہ کریں،اس کے منصوبے پر بھروسہ کریں۔بھروسہ رکھیں کہ وہ آپ کو مایوس نہیں کرے گا،بھروسہ رکھو کہ وہ آپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا،بھروسہ رکھو کہ وہ اپ کی خوشی نہیں چھینے گا۔بھروسہ رکھو کہ وہ آپ کو وہ دے گا جس کی آپ کو ضرورت ہے،بھروسہ رکھو کہ وہ آپ کو وہ دے گا جس کے آپ مستحق ہیں،بھروسہ رکھیں کہ وہ آپ کو وہ دے گا جو آپ چاہتے ہیں۔یقین رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو محفوظ رکھے گا،بھروسہ رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو ایک ساتھ رکھے گا،بھروسہ رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو خوش رکھے گا۔یقین رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو ایک جوڑا بنائے گا،یقین رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو ایک خاندان بنائے گا،یقین رکھو کہ وہ آپ اور ایمان کو ایک وجود بنائے گا۔

www.novelsclubb.com

پروفیسر طوراب نے پوچھا، "اب ذرا بتاؤ، کیا تم واقعی ایمان کو پسند کرتے ہو یا یہ محض ایک کشش ہے کیونکہ وہ تمہاری ماں جیسی لگتی ہے؟" گونار نے آہستہ سے مسکرا کر پروفیسر کی آنکھوں میں دیکھا۔ "میں اس سے پیار کرتا ہوں، پروفیسر۔ میں اسے اپنے دل سے پیار کرتا ہوں۔ وہ صرف میری ماں کی مشابہت نہیں ہے، اسکی اپنی ایک شخصیت ہے وہ ایک کشش ہے۔ ایک ایسی۔ کشش جو مہربان، بہادر، ہوشیار اور خوبصورت ہے میں زندہ محسوس کرتا ہوں، وہ مجھے خوش کرتی ہے، وہ مجھے امید دلاتی ہے، کبھی کبھی، ہم ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جن سے ہم محبت کرتے ہیں، کبھی کبھی، محبت وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے، کبھی کبھی، یہ پہلی نظر میں بجلی کی طرح ٹکراتی ہے، میرے لیے، یہ وہ سب چیزیں تھیں۔ میں نے اسے دیکھتے ہی اس سے پیار کیا، اور میں ہر روز اس سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔" پروفیسر طوراب نے گرمجوشی سے مسکرا کر گونار کے کندھے پر تھپکی دی۔ "پھر میں تمہارے لئیے دعا کروں گا تم اسے جلد از جلد اپنا بنالوں کیونکہ محبت نکاح میں

www.novelsclubb.com

ہی اچھی لگتی ہے "آپ کا شکریہ، پروفیسر۔ ہر چیز کے لیے آپ کا شکریہ۔ آپ میرے لیے باپ کی طرح ہیں، اور میں آپ کی حمایت اور رہنمائی کے لیے شکر گزار ہوں،" اسکے چہرے کے تاصرات بدلے اور اضطراب ابھرا"۔ لیکن اسے پہلے مجھے ایک کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے اس دلدل سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ مجھے ایلومیناتی سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ اور ایمان اور میں محفوظ رہیں۔ وہ خطرناک ہیں، اور وہ مجھے آسانی سے جانے نہیں دیں گے۔ مجھے محتاط رہنا ہوگا، اور مجھے مضبوط ہونا پڑے گا۔" پروفیسر، طوراب نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور کہا، "میں جانتا ہوں، بچے، میں خطرات کو جانتا ہوں، اور میں داؤ لگانا جانتا ہوں، لیکن میں ڈرتا نہیں ہوں، مجھے اللہ پر یقین ہے، اور مجھے آپ پر یقین ہے۔ اور مجھے اپنے آپ پر بھروسہ ہے۔ آپ کو اپنی اور ایمان کی حفاظت کے لیے جو کچھ کرنا پڑے وہ کرو۔ آپ اپنی آزادی، اپنی خوشی، اپنے مستقبل کے لیے لڑو۔ آپ انہیں ہمیں۔ نقصان نہیں پہنچانے دو، آپ انھیں خود

www.novelsclubb.com

پر قابو نہیں پانے دو آپ انھیں خود کو رکنے نہیں دو۔آپ۔خود کو اس دلدل سے نکالو اور ایمان کو اپنے بارے میں بتاؤ ورنہ سات سمندر پار۔اسکو کیسے پتا چلے گا آپ کا۔۔۔

==========---------- ----------

ایمان بے چین اور بور ہو کر سیڑھیاں اتر رہی تھی۔اسے گھر میں رہنے سے نفرت تھی،وہ ہمیشہ ایڈونچر اور جوش و خروش کی خواہش رکھتی تھی۔اس نے ایک سرخ ریشمی فراک پہنا تھا جو اس کے منحنی خطوط کو گلے لگاتا تھا،ایک سرخ شفون کا ڈوپاٹہ جو اس کے کندھوں پر لپٹا ہوا تھا،اور سرخ لپ اسٹک جو اس کی شعلہ انگیز شخصیت سے میل کھاتی تھی۔اس کے بال ڈھیلے اور بہتے ہوئے تھے جو اس کے خوبصورت چہرے کو ڈھال رہے تھے۔وہ فضل اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھی، لیکن جب اس نے ٹی وی لاؤنج کے شیشے کی پارٹیشن سے آواز سنی تو اس کے قدم اکھڑ گئے۔وہ رک گئی اور متجسس اور ناراض ہو گئی۔اس نے سکرین پر ایک خبر دیکھی،اور اس کا

خون ٹھنڈا ہو گیا۔ "بریکنگ نیوز: ٹرانس جینڈر ایکٹیوسٹ میریب موئیز امریکہ کے ایک ہسپتال میں مردہ پائے گئے۔ موت کی وجہ تاحال سامنے نہیں آئی ہے، لیکن ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ پراسرار اور مشکوک وجہ ہے موئیز دو دن سے سرخیوں میں تھے۔ پہلے، جب ایک سیٹی بلور نے خفیہ دستاویزات کو لیک کیا جس سے ان کے مذموم ایجنڈے کا پردہ فاش ہو گیا۔ وہسل بلور کی شناخت ابھی تک معلوم نہیں ہے، لیکن حکام اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔" ایمان کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں، اس کی آنکھیں پھیل گئیں، اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اسے لگا جیسے کوئی اس کا گلا دبا رہا ہے۔ اس کے گلے میں ایک گانٹھ بنی، اور ہلکی ہوتی گھل گئی۔ وہ چکرا رہی تھی، متلی، بے ہوش تھی۔ وہ دیوار سے ٹیک لگا کر ہاتھ اسکا سینے سے لگا ہوا تھا۔ وہ مڑی اور سیڑھیوں کی ٹھوکریں کھاتی ہوئی بھاگی۔ وہ اپنے کمرے میں پہنچی اور پیچھے سے دروازہ کھولا وہ اندر آئی اور دروازہ بند کیا وہ دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے فرش پر گر گئی۔ وہ اپنے

ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپ کر رونے لگی۔وہ وسل بلور تھی۔وہ وہی تھی جس نے موئیز کے گھر سے دستاویزات چرائے اور خفیہ طور پر ان تین لوگوں کو دیے۔وہ وہی تھی جس نے اسے بے نقاب کیا،،۔وہ یہ کبھی نہیں چاہتی تھی۔اس کا یہ مطلب کبھی نہیں تھا۔اس نے صرف غصے میں،مایوسی میں،درد میں کہا۔وہ صرف یہ چاہتی تھی کہ وہ مر جائے،لیکن اس کا واقعی یہ مطلب نہیں تھا۔وہ واقعی یہ نہیں چاہتی تھی۔

وہ اونچی آواز میں بولی،"یہ تم نے اپنے ساتھ کیا کر لیا۔موئیز؟تم نے مجھے مارنے کی کوشش کیوں کی؟تم نے؟تم نے مجھے دھوکہ کیوں دیا؟میں نے کبھی ایسا نہ چاہا تھا مگر تم ہمیشہ سے میرے ساتھ مخلص نہ تھے میں تم سے اس وقت ملی جب میں چودہ سال کی تھی مگر تم نے مجھے تب بھی استعمال کیا"وہ رک گئی اور ہوا کے لیے ہانپ گئی۔''تم نے اپنی دنیا اپنی آخرت تباہ کر لی موئیز تم نے خود کو تباہ کر دیا تم نے خود کو برباد کر دیا اپنے ھاتھوں سے میں نے کتنا چاہا تم سنبھل جاؤ مگر تم نہیں سنبھلے''اس

نے محسوس کیا کہ اس کا سانس بند ہو رہا ہے، اس کے آنسو بہہ رہے ہیں، اس کی ناک سے خون بہتا ہے۔ اس نے سرگوشی کی، "موئیز، تم نے کیا کیا؟ تم نے اپنے ساتھ کیا کیا؟ تم نے خود کو تباہ کر دیا دنیا کو برباد کرنے کے حصول میں تم نے اپنی آخرت تباہ کر دی بتاؤ مجھے اب یہ دنیا ہمیشہ کی ہے یا آخرت ہمیشہ کی ہے" اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنے سر میں گھماؤ و بوجھ محسوس کیا، اس کی بینائی دھندلا، گئی اس کا جسم گرتا ہوا محسوس کیا۔ وہ بے ہوش ہو گئی، ندامت کی تاریک کھائی میں گر گئی۔۔۔۔

---

ہر طرف آگ بھڑک اٹھی جس نے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی، ٹکرا کر پھٹنے لگے۔ فضا شور، چیخ اور دھوئیں سے بھری ہوئی تھی۔ افراتفری کے درمیان معیز نڈھال ٹھوکر کھا کر ایک آدمی سے ٹکرا گیا۔ وہ آدمی زخموں اور جلنے سے ڈھکا ہوا تھا اور اس پر اس کے نام۔ کا لکھا ہوا پتھر اس پر گر رہے تھے۔ وہ اداسی اور مایوسی سے پکارا۔ معیز نے اس سے پوچھا""تم کون ہو اور

یہ جگہ کہاں ہے؟اس آدمی نے کہا"ہم لوط کی قوم ہیں،وہ قوم ہیں جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کی،ہمارے پیغمبر ہمارے پاس اللہ کا پیغام لے کر آئے،لیکن ہم نے اسے جھٹلایا،ہم نے اپنے گناہوں میں مرتکب ہوئے اور نشانیوں کو نظرانداز کیا۔ایک دن ہو گیا ہماری قوم۔کو تباہ ہوئے،اور تب سے ہم پر عذاب نازل ہوا،ہم دعا کر رہے ہیں کہ یہ دن ختم ہو جائے،لیکن ایسا کبھی نہیں ہو رہا۔"معیز نے کہا،"یہ ایک دن نہیں،یہ ابدیت ہے،تمہاری کہانی ہزاروں سال پرانی ہے،تم اس جہنم میں ہمیشہ کے لیے عذاب میں مبتلا ہو۔"اچانک زمین ہل گئی اور پھٹ گئی۔معیز اپنا توازن کھو کر گر پڑا۔اوپر سے آواز گونجی،"تمہیں اللہ کا راستہ دکھایا گیا تھا،لیکن تم نے پیٹھ پھیر لی،تم نے کفار اور ظالموں کی راہ اختیار کی، تم نے اپنے ایمان اور اپنی قوم کے ساتھ غداری کی،اب قیامت تک تمہاری یہی سزا ہے۔اور اس کے بعد یہ ایک نہ ختم ہونے والا عذاب ہو گا۔"معیز چیخا،وہ درد میں تھا،وہ خوف میں تھا،وہ ندامت میں تھا۔اس پر اس کے نام کے پتھر اس پر گر

www.novelsclubb.com

رہے تھے،اس کی ہڈیوں کو کچل رہے تھے اور اس کا گوشت چھید رہے تھے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ مر جائے لیکن موت کوئی آپشن نہیں تھی۔اسی وقت بہرامند خوست پہنچا۔وہ زمین کے پھٹنے سے اوپر اجاگر ہوا تھا جیسے کوئی درخت وہ،آگ اور پتھروں سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے معیز کو دیکھا اور کہا،"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے معیز،تم نے یہ سب کیا ہے۔تم نے ہمارے راز فاش کیے، تم نے ہمارے منصوبے برباد کر دیے،تم نے ہماری زندگیوں کو تباہ کر دیا،تم نے ایلومینٹی کو دھوکہ دیا،تم نے مجھے دھوکہ دیا،تم نے اپنے آپ کو دھوکہ دیا اور آج ہم مر گئے۔"

www.novelsclubb.com

اوپر سے جلتے۔انگارہ بکھیرتے ڈالرز اور روپیوں کی بارش ہو رہی تھی جو ان پر۔پتھر بن کر گر رہے تھے ان پر سونے کے سکے اور ہیرے گر۔رہے تھے مگر۔انکو یہاں اعمال نامہ کی ضرورت تھی اچھے اعمال اور اللہ ور سولوں پر ایمان وہ ڈالرز اور سونے

انکی کھال میں گھس کر انکی، کھال کو جلا رہے تھے انکی کھال کی، جلنے کی، بو ہر طرف تھی اور وہ درد۔ میں چلا رہے تھے

معیز نے کہا، "میں نے تمھیں بھی شامل کیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تم بھی اسی طرح دکھ اٹھاؤ جیسا کہ میں بھگت رہا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ تم اپنے کیے کی قیمت ادا کرو۔ تم میرے ساتھی، میرے دوست، میرے بھائی تھے۔ لیکن تم نے مجھ سے جھوٹ بولا، تم نے مجھے استعمال کیا، تم نے۔ نے مجھ سے وہ کام کرائے جن کا مجھے پچھتاوا ہے، وہ چیزیں جن سے میں نفرت کرتا ہوں، وہ چیزیں جن کو میں معاف نہیں کر سکتا۔"

www.novelsclubb.com

بہرامند نے چلا کر کہا""" اے اللہ ہمیں ایک موقع دے اور ہمیں واپس بھیج دے۔ اگر ہم نے تیری نافرمانی کی تو ہم سب سے بدتر ہوں گے، اگر ہم تیری بات مانیں گے تو ہم سب سے بہتر ہوں گے۔ ہم پر رحم فرما۔ ہم پر رحم فرما، ہمارے لیے بخشش فرما۔" ایمان وہاں نظر آئی لیکن جہاں وہ تھی وہاں آگ نہیں تھی صرف

روشنی تھی۔اس نے سفید لباس اور سفید اسکارف پہن رکھا تھا،اور اس کا چہرہ تابناک اور پر سکون تھا۔وہ بولی،""معیز،معیز۔معیز""اس کی آواز سن کر اس کی طرف بھاگا۔اس نے کہا،"ایمان،مجھے بچا،مجھے اس جہنم سے بچا،مجھے اس درد سے بچا،مجھے اس جرم سے بچا،میری دوست مجھے بچالے،ایمان میں نے تمہیں دھوکا دیا میں شرمندہ ہوں ہر کام کے لئیے پلیز مجھے بچا۔۔"ایمان نے کہا،"میں تمہارے پاس نہیں آسکتی معیز،میں تمہیں نہیں بچا سکتی،،تمہیں خود کو بچانا ہو گا،معیز تمہیں توبہ کرنا ہو گی۔۔"آواز پھر گونجی،"توبہ کا وقت گزر۔گیا مہلت دنیا میں دی گئی تھی اب صرف نہ ختم ہونے والا عزاب ہے وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔اسے کئی بار منع کیا گیا،اسے انتباہ دی گئی،وہ باز نہیں آیا۔اس نے غلط راستہ چنا،اس نے غلط بندے کی پیروی کی،اس نے غلط کام کیے،عبداللہ(ایمان)اللہ کا بندہ یا بندی )۔اپنے آپ کو موردِ الزام نہ ٹھہراؤ،،یہ جہنم اس نے خود بنائی،اب وہی کاٹ رہا ہے جو اس نے بویا،اسے اپنے انتخاب کا خمیازہ بھگتنا ہے،اسے اپنے گناہوں کا بوجھ

اٹھانا ہے، اسے اپنی غلطیوں کا سبق سیکھنا ہے۔ اور نہ ختم ہونے والے عزاب میں مبتلا رہنا ہے یہ وہ ہی جہنم ہے جسکا وہ مزاخ بناتا تھا۔۔۔۔"

•••••••••••••••••••••••

==========

گونار شیشے سے گھرے اپنے کمرے میں بیٹھ گیا۔ چھت اور کھڑکیاں شفاف تھیں جو اسے برفیلے پہاڑوں کا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔ زمین کی تزئین اندھیرا اور سرد تھا، لیکن اس کا کمرہ روشن اور گرم تھا۔ اس کے پاس ایک چمنی، ایک آرام دہ صوفہ اور ایک نرم قالین تھا۔ اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی اسے ضرورت تھی سوائے ذہنی سکون کے۔ اس نے اپنے سابقہ ساتھی کے بارے میں سوچا۔ موئیز، موئیز، جسے پیسے اور طاقت کا جنون تھا، جس نے ایمان کی تنبیہات اور التجا کو نظر انداز کر دیا تھا، جس نے اپنی جان اور جان برباد کر دی تھی۔ گونار نے

سر ہلایا اور بڑبڑایا، "موئیز ایمان نے تمہاری مدد کرنے کی کوشش کی، لیکن تم نے ایک نہ سنی، تم نے اپنے آپ کو بغیر کسی وجہ کے برباد کیا، تمہارے پاس ایک انتخاب تھا، لیکن تم نے غلط کیا، تم خوش رہ سکتے تھے، لیکن تم نے انتخاب کیا۔ مصیبت. کا" اس نے باہر جھانک کر دیکھا کہ برف آہستہ سے گر رہی ہے۔ اس نے فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کی، لیکن اسے اداسی کی کرن محسوس ہوئی۔ اسے ایمان، اس کی سچی محبت، اس کی روشنی، اپنی زندگی کی کمی محسوس ہوئی۔ اس وہ پریشان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ خطرے میں ہے، وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ گونار کی خواہش تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہو، اس کی خواہش ہے کہ وہ اس کی حفاظت کر سکے، اس کی خواہش ہے کہ وہ اسے بتا سکے کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔ اس نے آہ بھری اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے اس کی حفاظت کے لیے دعا کی، اس نے اس کی کامیابی کے لیے دعا کی، اس

www.novelsclubb.com

نے اس کی خوشی کے لیے دعا کی۔اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی اسکے سامنے اپنے دل کی بات بول دے گا،اسے امید تھی کہ وہ اس کی ہو گی۔

•••••

---

www.novelsclubb.com

موئیز کی موت کو مہینے گزر چکے تھے۔موسم گرما سے خزاں، خزاں سے سردیوں میں بدل چکے تھے مہینے سے ایک سال بدل چکا تھا کب سمبر ۲۰۲۲ ختم ہوا اور کب ۔جنوری ۲۰۲۳ کا مہینہ آیا پتا ہی نہ چلا ہوا سرد اور دھند بھری تھی۔سڑکیں گیلی اور پھسلن تھیں،اور درخت ننگے اور اداس تھے۔ایمان کھڑکی کے پاس اپنے بیڈ پر

بیٹھی خالی نظروں سے سرمئی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔اس نے سفید قمیض اور سفید شلوار پہن رکھی تھی جو کہ ایک روایتی پاکستانی لباس تھا۔اس کے بال ڈھیلی ڈھالے کھجوری چوٹیا میں بندھے ہوئے تھے، جو ایک لٹ بنی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ اس کے گالوں پر ٹکے ہوئے تھے،اور اس کا چہرہ پیلا اور اداس تھا۔وہ تنہا اور بور محسوس کرتی تھی،اپنے گھر میں پھنسی ہوئی تھی جس سے بات کرنے والا کوئی نہیں تھا۔اس کی آٹھ گلہریاں بھی کسی گہری سوچ میں تھیں،اس کے ساتھ والے بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی تھیں۔وہ اس کے واحد دوست تھے،اس کے واحد ساتھی تھے۔وہ ان سے بہت پیار کرتی تھی،اور وہ اس سے پیار کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

```
```

اس نے آہ بھری اور ان سے کہا، "اتنا عرصہ ہو گیا، ہم کہیں نہیں گئے۔ چلو، میری گلہریو، اور ہاں اجواہ" اسنے ساتھ اجواہ کو دیکھا اور مسکرائی"۔ چلو کہیں چلتے ہیں. مری، کیا ہم مری چلیں؟" مری اسلام آباد کے قریب ایک پہاڑی مقام تھا، جہاں وہ موئیز کے ساتھ جب وہ زندہ تھا جایا کرتی تھی۔۔ وہ بس اپنے گھر سے، اپنی یادوں سے، اپنے درد سے دور ہونا چاہتی تھی۔ وہ اٹھی اور اپنا بیگ پیک کیا، جیسے وہ جانے کے لیے تیار ہوئی۔ اس کے پاس ایک گاڑی تھی، ایک چھوٹی سی مہران جو اس نے اپنے پیسوں سے خریدی تھی۔ اس نے اسے چلانا سیکھ لیا تھا، اور وہ اکثر اسے اپنی مشکلات سے بچنے کے لیے استعمال کرتی تھی۔ اسے گاڑی چلانا، اپنے بالوں میں ہوا محسوس کرنا، دنیا کو ایک مختلف نقطہ نظر سے دیکھنا پسند تھا۔ وہ سفر کرنا، نئی جگہیں تلاش کرنا، اسے تجربہ کرنا، پسند تھا۔ وہ ایسی ہی تھی، اس کی گاڑی اچانک کہیں سے ٹیک آف کر جاتی، اور وہ دنوں، کبھی ہفتوں کے لیے چلے جاتے۔ اسے اس کی پرواہ نہیں تھی کہ اس کے والد کیا سوچتے ہیں، اس کی سوتیلی ماں کیا کہتی ہے،۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنے اور اپنی گلہریوں کے علاوہ اور ہاں اب اجواہ کے علاوہ کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

وہ ایک دھن گنگناتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ وہ کچن سے کچھ لینا چاہتی تھی، سڑک کے لیے کچھ اسنیکس، کچھ پانی۔ وہ جتوئی کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی، جہاں وہ اپنی دوسری بیوی خالدہ کے ساتھ رہتا تھا۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا اور اس نے ان کی آوازیں سنی۔ وہ اس کے بارے میں بات کر رہے تھے، اور وہ خوش نہیں لگ رہے تھے۔ ”تم اپنی اس بیٹی کو مرنے کیوں نہیں دیتے، اسے قتل کروا دو وہ ہمارے سر پر بوجھ ہے۔“ خالدہ نے اس کی آواز سخت اور تلخ تھی۔ "وہ ایک ذلت، شرم، ایک لعنت ہے۔ وہ جگہ کا ضیاع، پیسے کا ضیاع، وقت کا ضیاع ہے۔ وہ مصیبت کے سوا کچھ نہیں، درد کے سوا کچھ نہیں، غم کے سوا کچھ نہیں۔ وہ وجہ ہے کہ ہم کیوں ناخوش ہیں، ہم دکھی کیوں ہیں، ہم ناامید کیوں ہیں۔ وہ دشمن ہے، رکاوٹ

ہے، مسئلہ ہے۔ وہ وہی ہے جسے جانے کی ضرورت ہے، جسے غائب ہونے کی ضرورت ہے، جسے مرنے کی ضرورت ہے۔"

ایمان کے قدم رک گئے، دل کی دھڑکن رک گئی۔ وہ ساکت کھڑی رہی، اس کے کان چبھ رہے تھے، آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ اس پر یقین نہیں کر سکتی تھی جو وہ سن رہی تھی، وہ یقین نہیں کر سکتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے پیار نہیں کرتے، وہ جانتی تھی کہ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے، وہ جانتی تھی کہ وہ اسے نہیں چاہتے۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس سے نفرت کرتے ہیں، وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے حقیر سمجھتے ہیں، وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کی موت کی خواہش کرتے ہیں۔ "مجھے یہ کیسے کرنا چاہئے؟" جتوئی نے کہا، اس کی آواز پر سکون اور سرد تھی۔ "میری والدہ نے تمام جائیداد اسکے نام کر رکھی ہے، اگر وہ مر جاتی

ہے تو یہ تمام جائیداد نیشنل جوڈیشل آرگنائزیشن کے پاس چلی جائے گی۔میری والدہ نے اپنی وصیت میں یہی لکھا تھا کہ اگر ایمان چالیس سال سے پہلے مر جائے تو یہ ساری جائیداد این جی اور حکومت پاکستان کو جائے گی۔انہوں نے مجھے ناراض کرنے، مجھے سزا دینے، مجھ پر قابو پانے کے لیے ایسا کیا۔انہوں نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ مجھ سے زیادہ ایمان سے محبت کرتی تھی،اس لیے کہ وہ مجھ سے زیادہ ایمان پر بھروسہ کرتی تھی، کیونکہ انہوں نے ایمان کو مجھ سے زیادہ پسند کیا تھا۔انہوں نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ انکی موت کے بعد ہمارا رویہ ایمان کے ساتھ کیسا ہوگا انہوں نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی تھیں کیونکہ میں نے ایمان کو قبول نہ کیا تھا، کیونکہ وہ تم سے نفرت کرتی تھی، کیونکہ وہ ہمارے بیٹے سے نفرت کرتی تھی۔انہوں نے ہمیں برباد کرنے، ہماری زندگیوں کو برباد کرنے، ہمارے مستقبل کو برباد کرنے کے لیے ایسا کیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کو اپنے باپ سے کوئی امید نہیں تھی، وہ جانتی تھی کہ وہ خود غرض اور لالچی آدمی ہے۔ وہ ایک تاجر، ہے،۔ اس کے پاس پیسہ تھا، طاقت تھی، اثر ورسوخ تھا۔ اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جو وہ چاہتا تھا سوائے محبت کے۔ اس نے اس کی ماں سے شادی کی تھی، جو ایک خوبصورت عورت تھی، صرف بزنس کے لئیے پھر آمنہ نے جتوئی۔ کے ساتھ راستہ الگ۔ کر لیا اور اس نے خالدہ، ایک چالاک اور ظالم عورت کے ساتھ۔ اس نے اس کی ماں کو طلاق دے دی تھی، اور خالدہ سے شادی کی تھی، اور اس کے ساتھ ایک بیٹا تھا، میکائیل، ایک بد کردار اور متشدد لڑکا۔ اس نے ایمان کو نظر انداز کیا تھا، اور میکائیل کی حمایت کی تھی۔ اس نے ایمان کو گالی دی، اور میکائیل کو خراب کیا۔ اور ایمان کو مارنے کی کوشش کی تھی، اور میکائیل کو قاتل بنایا تھا۔ وہ ایک برا آدمی تھا، ایک برا باپ تھا۔ لیکن جو اس نے اب کہا، جو اس نے اب سنا، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایک باپ اس قدر بد تمیز، اتنا شریر، اتنا سنگدل ہو سکتا ہے۔ "جب اس پر ہمارے بیٹے میکائیل نے جنسی حملہ کیا تو تمہیں

www.novelsclubb.com

اسے ڈرانا چاہیئے تھا اور یہ کہہ کر یہ جائیداد اپنے نام کر لینی چاہیئے تھی کہ اگر تمہارے والد کو پتہ چلا تو وہ تمہیں مار ڈالیں گے اگر انکو یہ پتا چلا کہ تمہارے سوتیلے باپ آصف نے جو۔ تمہارے ساتھ کیا وہ تمہیں مار ڈالیں گے،" خالدہ نے اس کی آواز کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ "کیا کہتی ہاں اگر کہ بھی دیتی تو اس جاہل کو کیا پتا تھا سائین کا" آصف نے نظریں گھمائیں کہ سائین کا بہانہ بنا کر خالدہ سب کچھ خود پر سے اتار۔ رہی ہے خالدہ نے بات جاری رکھی "لیکن جب مجھے عقل آئی تو اسکو بھی عقل آچکی تھی وہ جھکی نہیں، اس نے ہار نہیں مانی، اس نے دستخط نہیں کیئے اس نے کہا کہ تمہارے خلاف مقدمہ درج کرواؤں گی، اس نے کہا کہ وہ دو منٹ میں ہمارے بیٹے کو مجرم ثابت کر سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے پاس ثبوت ہیں، اس نے کہا کہ اس کے پاس گواہ ہیں، اس نے کہا کہ اس کے اتحادی ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ تم سے نہیں ڈرتی، اس نے کہا کہ وہ میکائیل سے نہیں ڈرتی، اس نے کہا کہ وہ کسی سے نہیں ڈرتی۔ اس نے کہا کہ وہ مضبوط ہے، اس نے کہا کہ وہ بہادر ہے، اس نے

www.novelsclubb.com

کہا کہ وہ ہوشیار ہے۔اس نے کہا کہ وہ تم سے بہتر ہے،اس نے کہا کہ وہ میکائیل سے بہتر ہے،اس نے کہا کہ وہ ہم سے بہتر ہے۔اس نے کہا کہ وہ تم سے نفرت کرتی ہے،اس نے کہا کہ وہ میکائیل سے نفرت کرتی ہے،اس نے کہا کہ وہ ہم سے نفرت کرتی ہے"۔ایمان کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں،اس کی آنکھیں پھیل گئیں،اس کا جسم جم گیا۔وہ ہل نہیں سکتی تھی،وہ بول نہیں سکتی تھی،وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اسے وہ رات یاد آئی جب یہ ہوا تھا،جب اس کا سوتیلا بھائی اس کے کمرے میں آیا اور اس نے خود کو اس پر مجبور کیا۔اسے یاد آیا کہ اس نے اسے کس طرح تکلیف دی،اس نے کس طرح اس کی خلاف ورزی کی،کس طرح اس نے اسے دھمکیاں دیں۔اسے یاد آیا کہ اس نے کس طرح اس سے لڑنے کی کوشش کی،کس طرح اس نے چیخنے کی کوشش کی،کس طرح اس نے فرار ہونے کی کوشش کی۔اسے یاد آیا کہ وہ کس طرح اس پر ہنستا تھا،اس نے کیسے اس کا مذاق اڑایا تھا،اس نے اسے کیسے توڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے نفرت کرتی تھی، وہ اپنے باپ سے نفرت کرتی تھی، وہ اپنی سوتیلی ماں سے نفرت کرتی تھی۔ وہ اپنی ماں سے نفرت کرتی تھی وہ اُن سب سے نفرت کرتی تھی کہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ کیا کیا، اُنہوں نے اُس سے کیا کہا، اُس کے لیے جو وہ چاہتے تھے۔ وہ اس سے محبت نہ کرنے، اس کی پرواہ نہ کرنا، اس کی حفاظت نہ کرنے پر ان سے نفرت کرتی تھی۔ وہ اس کی زندگی برباد کرنے، اسکی روح کو برباد کرنے، اسکے مستقبل کو برباد کرنے کے لیے ان سے نفرت کرتی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ مایوسی اور ناامیدی کی لہر اسے اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ اس کے پاس کوئی نہیں تھا، اس کے پاس کچھ نہیں تھا، اس کے پاس جانے کو کہیں نہیں تھا۔ اس کا کوئی خاندان، کوئی دوست، کوئی اتحادی نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی محبت، کوئی بھروسہ، کوئی یقین نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی خوشی، سکون، خوشی نہیں

تھی۔اس کے پاس کوئی وجہ، کوئی مقصد، کوئی مطلب نہیں تھی۔اس کے پاس کوئی زندگی، کوئی امید، کوئی خواب نہیں تھا۔وہ چاہتی تھی کہ وہ مر جائے، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔وہ جانتی تھی کہ اسے جینا ہے، وہ جانتی ہے کہ اسے زندہ رہنا ہے، وہ جانتی تھی کہ اسے لڑنا ہے۔وہ جانتی تھی کہ اسے انہیں غلط ثابت کرنا ہے، وہ جانتی تھی کہ اسے خود کو درست ثابت کرنا ہے، وہ جانتی تھی کہ اسے اپنی قابلیت ثابت کرنی ہے۔وہ جانتی تھی کہ اسے مضبوط ہونا ہے، وہ جانتی ہے کہ اسے بہادر بننا ہے، وہ جانتی ہے کہ اسے ہوشیار ہونا ہے۔وہ جانتی تھی کہ اسے ان سے بہتر بننا ہے، وہ جانتی تھی کہ اسے اس سے بہتر بننا ہے، وہ جانتی تھی کہ اسے سب سے بہتر بننا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

•••••

ایمان کو اپنے باپ کی باتیں سنتے ہی صدمے اور وحشت کا احساس ہوا۔وہ جانتا تھا. وہ سب جانتا تھا کہ اس کے بیٹے، اس کے سوتیلے بھائی نے اس کے ساتھ زیادتی کی

ہے وہ آصف کے حوالے سے بھی جانتا تھا مگر وہ خاموش رہا۔ وہ جانتا تھا اور اس نے کچھ نہیں کیا۔ وہ جانتا تھا اور اس نے اس پر الزام لگایا۔ وہ جانتا تھا اور وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا اور وہ اسے مرنا چاہتا تھا۔ اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ ماری۔ وہ سانس نہیں لے سکتی تھی، سوچ بھی نہیں سکتی تھی، وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ مڑی اور بھاگی، اس کے پاؤں سیڑھیوں پر دھڑک رہے تھے۔ وہ اپنے کمرے میں پہنچی اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔ وہ دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے فرش پر گر گئی۔ وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں دبا کر رونے لگی۔ اسے اپنے اوپر درد اور غم کی لہر دھلتی محسوس ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••

ایمان دروازے سے ٹیک لگائے اس کا چہرہ ہاتھوں میں دب گیا۔ وہ رو رہی تھی، اس کے آنسو اس کی ہتھیلیوں کو بھگو رہے تھے۔ وہ حیران تھی کہ اللہ نے اسے اتنی آزمائشوں میں کیوں ڈالا، کیوں اس کی اتنی سخت آزمائش کی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس

کے باپ نے اسے، کچھ عزت، کچھ تحفظ دیا ہوتا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے ان لوگوں سے بچاتا جنہوں نے اسے نقصان پہنچایا تھا،ان لوگوں سے جنہوں نے اس کی خلاف ورزی کی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ اس نے انہیں سزا دی ہوتی،،انہیں تکلیف پہنچائی ہوتی۔اس نے اللہ سے پوچھا"کیا اس دنیا میں کوئی باپ ایسا ہے جو اپنی بیٹی کی عزت لٹنے پر خوش ہو؟""اسکی،آواز کانپ اٹھی دریں اثنا،سویڈن میں، گونار ایک کینوس پر پینٹنگ کر رہا تھا۔اس نے ایمان کو ایک پری،ایک خوبصورت اور جادوئی مخلوق بنا دیا تھا۔اس نے اس کی آنکھوں،اس کی مسکراہٹ، اس کی مہربانی کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔اس نے اپنی محبت،اپنی تعریف،اپنی عقیدت ہر جھٹکے میں ڈال دی تھی۔اس نے اپنے فون پر ایمان کی آواز سنی تو وہ رک گیا۔اس نے فون اٹھایا اور ایمان کے فون پر نصب سافٹ ویئر سننے لگا۔اس نے یہ اس کی جاسوسی کرنے،اس کی حفاظت کرنے،اس کے قریب رہنے کے لیے کیا تھا۔اس نے اس کے رونے کی آواز سنی،اور اسے پریشانی کا احساس ہوا۔اس نے

اسے کہتے سنا، "پہلے میرے سوتیلے باپ نے مجھ پر اپنی حیوانیت کا اظہار کیا۔" گونار کا دل ٹوٹ گیا، اور اسے غصے کی لہر دوڑ گئی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا سوتیلا باپ کون ہے، یا اس نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ ضرور خوفناک تھا۔ وہ اسے تسلی دینا چاہتا تھا، اسے بچانا چاہتا تھا، اسے ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اسے کہتے سنا، "پھر میرے بھائی، میرے سوتیلے بھائی نے مجھ پر اپنی حیوانیت دیکھائی میں تیرہ سال کی عمر میں دو بار ماں بنی، دونوں بار میرے بچے مار دیئے گئے" گونار نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں، اور اسے غصے کی لہر محسوس ہوئی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا سوتیلا بھائی کون ہے، یا، لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ اس سے بھی بدتر ہوا ہوگا۔ وہ اس سے نفرت کرتا تھا، وہ اس کے باپ سے نفرت کرنا شروع ہو گیا تھا، وہ اس کی سوتیلی ماں سے نفرت کرنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ ان سے نفرت کرتا تھا کہ وہ اسے تکلیف دے، اسے دھوکہ دے، اسے تباہ کر دے۔ وہ اس سے محبت نہ کرنے، اس کی پرواہ نہ کرنے، اس کی حفاظت نہ کرنے پر ان سے نفرت کرنا

www.novelsclubb.com

شروع ہو گیا تھا پہلے تو اسکے دل میں کوئی احساس، نہ، تھا ان لوگوں کے لئے مگر اب نفرت کا احساس تھا اسے، صرف ایمان سے مطلب تھا نہ اسکے خندان سے مگر اسے اب ایمان کے گھرانے کو تباہ کرنا تھا۔۔وجہ۔اس کی زندگی کو برباد کرنے، اس کی روح کو برباد کرنے، اس کے مستقبل کو برباد کرنے کے لیے اسنے انکو برباد کرنے کا ارادہ کر لیا تھا کیونکہ اسنے اپنی بہن اور ماں کے گناہگاروں کے ساتھ بھی وہ ہی سلوک کیا تھا جو وہ ایمان کے گھرانے کے ساتھ کرے گا۔اس نے اس کی چیخ سنی، "کیا کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا؟" وہ اسے بتانا چاہتا تھا، اسے یقین دلانا چاہتا تھا، اسے دکھانا چاہتا تھا۔وہ اس سے پیار کرتا تھا، وہ اسے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا۔وہ اس کی زندگی کا مقصد، اس کی زندگی کی خوبصورتی، اس کے دل کی دھڑکن تھی۔ اس نے نم آنکھوں سے کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، ایمان، میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔" لیکن ایمان نہیں جانتی تھی، اس نے سنا نہیں، محسوس نہیں کیا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ پاکستان سے بہت دور سویڈن کے ایک لڑکے نے اپنا دل

www.novelsclubb.com

اسے دے دیا ہے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس سے پیار کر رہا تھا، کہ وہ اس کا دیوانہ تھا، کہ وہ اس کا جنون تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے دیکھ رہا تھا، کہ وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا، کہ وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کا سرپرست فرشتہ ہے، اس کا خفیہ مداح ہے، ایمان نے اپنے ہاتھ سے ناک پونچھتے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔اس نے اپنے آپ سے کہا، "ٹھیک ہے، یہ اللہ کی طرف سے، میرا امتحان ہے، یہ میرا امتحان ہے۔میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس سے میں خوش ہوں، میں خوش ہوں، لیکن میں نے اپنا معاملہ تجھ پر چھوڑ دیا ہے، اللہ میں نے تجھ پر چھوڑ دیا ہے۔میری گیلی آنکھوں کے ساتھ میرا معاملہ میں نے۔ تجھ پر چھوڑ دیا ہے "اس نے آسمان کی طرف اس امید پر دیکھا کہ اللہ اس کی سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔اس نے کہا، "تو ان کی زندگی کو یوں خوش کر دے کہ انکو دنیا میں ہی جنت دیکھا دے تمام آسائشیں دے، لیکن ان کے لیے آخرت کے نہ ختم ہونے والے دردناک عذاب کی تیاری کر، تو انہیں ایسی سزا دے کہ ان کی روح

www.novelsclubb.com

کانپ اٹھے، میں اپنی ماں کے لیے درد مانگتی ہوں کیونکہ اس نے مجھے اس کے لیے ٹھکرا دیا تھا۔اپنے شوہر آصف،اس نے مجھ سے حقارت کی بات کی،اس نے مجھ سے انکار کیا،اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں اپنے باپ کے لیے درد مانگتی ہوں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس کے بیٹے نے میرے ساتھ کیا کیا،اور اس نے کچھ نہیں کیا،اس نے مجھ پر الزام لگایا،وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے،۔میں اپنی سوتیلی ماں کے لیے درد مانگتی ہوں کیونکہ اس نے میرے خلاف سازش کی،اور اس نے مجھ سے سب کچھ چھیننے کی کوشش کی،اس نے میرا مذاق اڑایا،اس نے مجھے حقیر سمجھا،اس نے مجھ پر لعنت کی، میں اپنے سوتیلے بھائی کے لیے درد مانگتی ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر حملہ کیا،اور اس نے مجھے تیرہ سال کی عمر میں ماں بنایا میں اپنے سوتیلے باپ آصف کے لئیے عزاب مانگتی ہوں اسنے مجھ سے میری معصومیت چھین لی،دونوں بار میرے بچے مارے گئے،اس نے مجھے تکلیف دی،اس نے میری توہین کی،اس نے مجھے دھمکیاں دیں۔میں ان سب کے لیے درد مانگتی ہوں، کیونکہ ان کے پاس کوئی

www.novelsclubb.com

محبت نہیں، کوئی پرواہ نہیں، کوئی تحفظ نہیں، میں ان سب کے لیے درد مانگتی ہوں، کیونکہ ان کا کوئی اللہ نہیں، کوئی ایمان نہیں، کوئی امید نہیں انکے لئیے سب کچھ دنیا ہے۔"اس نے آنکھیں بند کیں اور سرگوشی کی،" یہ میری بددعا ہے، میری بددعا ہے، میری بددعا ہے۔ یہ میری بددعا ہے،اور میں جانتی ہوں کہ تو اسے قبول کرے گا،اللہ، میں جانتی ہوں کہ تو اسے قبول کرے گا، کیونکہ تو مجھ سے محبت کرتا ہو، کیونکہ تو میری پرواہ کرتا ہے۔، کیونکہ تو میری حفاظت کرتا ہے میں جانتی ہوں کہ تو میری فریاد کو قبول کرے گا کیونکہ تو مجھے دیکھتا ہے کیونکہ تو مجھے جانتا ہے کیونکہ تو مجھے سنتا ہے میں جانتی ہوں کہ تو اسے قبول کرے گے، کیونکہ تو سب سے زیادہ پیار کرنے والے، سب سے زیادہ خیال رکھنے والا، سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، میں جانتی ہوں کہ تو اسے قبول کرے گا کیونکہ تو اللہ واحد ہے، سب سے اعلیٰ ہے، میں جانتی ہوں کہ تو میری بددعا کو قبول کرے گا، کیونکہ انسان کے آنسو تیرے لیے سمندروں، دریاؤں اور کائنات کے ہر کونے میں موجود پانی

www.novelsclubb.com

سے زیادہ قیمتی ہیں، میرے آنسو تیرے لیے قیمتی ہیں اور تو انہیں ضائع نہیں ہونے دے گا، اللہ تو انہیں ضائع نہیں ہونے دے گا انہیں ضائع نہ ہونے دے گا۔"

گونار کی آنکھیں غضب سے سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں ایک گلاس پکڑا، اسے اتنی زور سے نچوڑا کہ وہ اس کی گرفت میں بکھر گیا۔ اسے کوئی درد، کوئی خون، کوئی زخم محسوس نہیں ہوا۔وہ ایک شاولن راہب تھا، جسے کسی بھی جسمانی مشقت کو برداشت کرنے کی تربیت دی گئی تھی۔ لیکن وہ اس جذباتی اذیت کو برداشت نہ کر سکا جس نے اس کے دل کو پھاڑ دیا۔اسے اپنے فون پر ایمان کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں، اور اسے اس کے لیے محبت اور ترس کا احساس ہوا۔اس نے سرگوشی کی، "ایمان اگر تمہاری یہی مرضی ہے، تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تمہیں تکلیف پہنچانے والوں کو اللہ آخرت میں تباہ و رسوا کر دے، میں خود کر لیتا، اگر تم اللہ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ ان لوگوں کی زندگیوں کو جہنم بنا دے تو اللہ مجھے ان لوگوں پر عزاب بنا کر نازل کرتا لیکن میں تمہاری خواہش کا

احترام کرتا ہوں، میں بہت جلد تمہارے پاس آؤں گا، ایمان۔ فکر مت کرو، ڈرو مت، امید مت ہارو، میں تم سے پیار کرتا ہوں، ایمان، میں تم سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔" ایمان کی آواز پھر سے گونجی اور اسے اس کے لہجے میں مایوسی اور تلخی سنائی دی۔ کہنے لگی """اے کاش میں اسی دن مر جاتی جب مولوی سرور کا شاگرد مجھے کالے جادو پر قربان کر رہا تھا لیکن پھر بھی میرے اس عمل کا کیا فائدہ؟ میں موت کی بات بھی نہیں کر سکتی، سوچ بھی نہیں سکتی۔ مرنے سے، جب تک میں اسلام کا صحیح طریقے سے مطالعہ نہ کروں، جب تک میں سچائی، سکون، نجات حاصل نہ کر لوں، جب تک میں اللہ کو، سب سے زیادہ رحم کرنے والا، سب سے زیادہ محبت کرنے والا، سب سے زیادہ انصاف والا نہ پاوں،" گونار کو اپنے گال پر آنسو گرتے ہوئے محسوس ہوئے اور اس نے اسے اپنی آستین سے صاف کیا۔ """تمہیں وہ سب مل جائے گا، ایمان، تم اللہ کو پاؤ گی، اور وہ تمہیں تمہارے ایمان اور صبر کا بدلہ دے گا، تم مجھے پاؤ گی اور میں تمہاری خوبصورتی اور ہمت کی

قدر کروں گا، تمہیں خوشی ملے گی،اور تم سارے دکھ اور غم بھول جاؤ گی۔ تمہیں زندگی ملے گی،اور تم اسے بھرپور طریقے سے جیو گی۔ تمہیں وہ سب ملے گا، ایمان۔اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

. ....---------- ---------- _____

..

---

ایمان کا کل۔۔۔۔۔۔ تیراں سالہ ایمان>>>>>>>>>>>>>>•

ان کے عالی شان کمرے کے پر تعیش ماحول میں،امنہ،ایک عورت، جس کا دل پتھر سے پردہ تھا،ایک عظیم الشان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھی تھی،اس کی نگاہیں آرائشی آئینے میں اپنے ہی عکس پر جمی تھیں۔اندھیرے میں اس کا ساتھی آصف اس کے پیچھے لپکا،ایک مہنگا ہیروں کا ہار اس کے ہاتھ میں تھا۔اس نرمی کے ساتھ جو تقریباً ٹیڑھی تھی،آصف نے نہایت نازکی سے اسراف زیورات

www.novelsclubb.com

کو آمنہ کے گلے میں باندھ دیا، اس کے الفاظ مڑے ہوئے پیار سے ٹپک رہے تھے۔ "میں آپ کے لیے اتنا بڑا تحفہ لایا ہوں،" اس نے سرگوشی کی، "اب تم میرے لیے کیا کرو گی؟" آمنہ کے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ پھیل گئی جب اس نے دکھ بھرے دکھ سے جواب دیا، "اتنا۔ کچھ تو کیا ہے اگر میں نہ ہوتی تو تم ایمان کا کیا بگاڑ لیتے؟ میں نے اسے سب سے پوشیدہ رکھا، حتیٰ کہ وہ اپنے اندر پروان چڑھنے والی زندگی سے غافل تھی، پھر بھی، اسکو۔ تو یہ بھی نہیں پتا اس رات ہم نے اسکا۔ بچہ مروادیا تھا جو اسکے پیٹ میں تھا اور کیا چاہیئے تمہیں" اس کی نظریں آصف سے ملیں، ان کے درمیان ایک بے ساختہ سمجھ بوجھ تھی۔ ایمان، اس سرد مبادلہ کی ایک بے خبر گواہ، خاموش اور نادیدہ کھڑی تھی، اس کا دل ان تاریک رازوں کے انکشاف سے بھاری تھا جو اس کے وجود کو گھیرے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

چونکا دینے والے انکشاف کا بوجھ اس کے سینے پر دباتے ہی ایمان کا دل دھڑک گیا۔ "میں ماں کیسے بنی؟ میں کیسے ماں بن سکتی ہوں؟" اس کی آواز الجھن سے کانپ رہی تھی، اور اس کے ارد گرد کی دنیا ناقابل فہم افراتفری میں دھندلا رہی تھی۔ اس کے گلے میں دھڑکتی ہوئی گانٹھ دھیرے دھیرے تھم گئی، جس سے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی ایک جھڑپ پھیل گئی۔ آصف نے گھمبیر احساس کے ساتھ آمنہ کی پریشانی پر قہقہہ لگایا۔ "تم اپنی بیٹی سے حسد کرنے لگی ہو کہ وہ تمہاری ہالف سوکن بن گئی ہے،" اس نے اپنے ہی ظلم پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ آمنہ، اس کا دل چھٹکارے سے باہر سخت، اپنی نشست سے اٹھی، اس کا غصہ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح بھڑک رہا تھا۔ "خدا کے لیے، میں اسے جلا دوں گی،" اس نے زہریلے ارادے سے اعلان کیا۔ پھر، ایمان کی طرف ایک خوفناک چمک کے ساتھ، اس نے مزید کہا، "اور وہ میری بیٹی نہیں ہے۔" آمنہ کے چہرے پر ایک گہری تلخی چھا گئی جب اس نے الفاظ کاٹ دیے، اس کی آواز حقارت سے بھر گئی۔ "وہ جتوئی کی

بیٹی ہے، میں نے اسے کبھی اپنا نہیں سمجھا۔ یہاں تک کہ اسے نوکرانی نے اپنا دودھ پلایا، ہے تو وہ میری بیٹی کیسے ہو سکتی ہے؟"اس کے الفاظ میں بدتمیزی ہوا میں معلق تھی، جو اس کے ظلم کی گہرائیوں کا ٹھنڈا ثبوت ہے۔

دروازہ یکدم کھلا، اور کمرے کے تناؤ کو ایک آواز نے چھید کر دیا۔ آمنہ اور آصف دونوں مڑ گئے، ان کے تاثرات صدمے اور گھبراہٹ سے بھر گئے۔ ایمان، اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں نے زخمی دل کے ساتھ اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب ایمان کو اپنی آواز ملی، وہ اس عذاب کا مقابلہ کرنے کے لیے پر عزم تھی جس نے اسے گھیر رکھا تھا۔"اتنی زیادتی،"اس نے شروع کیا، اس کی آواز درد سے کانپ رہی تھی۔"پہلے، آپ کے شوہر نے میرے ساتھ درندے کی طرح برتاؤ کیا، اور اب..."وہ ناانصافی کو سمجھنے سے قاصر، مختصر طور پر آنکھیں بند کر کے پیچھے ہٹ گئی۔"بچے کا کیا قصور تھا؟"اس کے الفاظ ہوا میں معلق تھے، رحم کی درخواست۔"میں کسی کو کچھ نہ بتاتی مگر اس بچے کا کیا قصور تھا اس کو آپ اپنا بچہ

سمجھ کر بھی تو پال سکتی تھیں۔"اس نے اپنی آواز میں اداسی کے ساتھ التجا کی۔

آصف کی آنکھیں نفرت سے چمک رہی تھیں،ان سب سے منہ پھیرتے ہی اس کی نفرت واضح تھی۔آمنہ نے اپنی مایوسی کو واضح کرتے ہوئے ایمان سے سوال کیا،

"تم اسے کہاں رکھتی؟تمہارا اپنا کوئی ٹھکانا نہیں بنجاروں کی طرح جی رہی ہو تمہارا اپنا کوئی گھر نہیں ہے،تم کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہو۔"ایمان نے آمنہ کی طرف دیکھا،اس کے تاثرات دکھ اور شک کے بڑھتے ہوئے احساس سے بھرے ہوئے تھے۔"کیا میں واقعی آپ کی بیٹی ہوں؟"اس نے سوال کیا،اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لرزتی زبان سے بولی"آپ میری گناہ گار تو۔ تھیں مگر اب آپ ایک خونی بھی ہیں"۔

آمنہ ایمان کے قریب پہنچی اور اس کے ساتھ آنکھیں بند کیں جب اس نے ٹھنڈی حقیقت کا انکشاف کرنا شروع کیا۔ ''ہاں،''اس نے سرد اور بے حس لہجے میں اعتراف کیا،''میں نے ایک ایسے بچے کو اس دنیا سے ہٹا دیا جو ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں نے یہ ضرورت سے کیا کیونکہ اگر میں ایسا نہ کرتی تو یہ ہمارے خلاف استعمال ہوتا، ایک ہتھیار۔ جو ہمیں تباہ کر سکتا تھا تم اور تمہارا باپ اس کو۔ ہمارے خلاف استعمال کر سکتے تھے۔۔۔ہاں۔ میں نے تمہیں پیدا کیا، لیکن میں نے کبھی اپنے آپ کو تمہاری ماں نہیں سمجھا۔ رشتے جذبات سے بنتے ہیں، اور میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جذبہ نہیں ہے۔ میں تمہیں اس لیے ناپسند کرتی ہوں کہ تم مجھے اپنے باپ کی یاد دلاتی ہو۔"اپنی ماں کی نفرت کا بوجھ اٹھاتے ہوئے ایمان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ آمنہ نے اپنا دلخراش اعتراف جاری رکھا اور اپنے ماضی کی گہرائیوں میں کھوج لگا لیا۔"میرے والدین نے آصف سے محبت کے

باوجود مجھے جتوئی کے ساتھ شادی پر مجبور کیا، تمہارا باپ،"اس نے تلخی سے نام تھوک دیا،"وہ ایک رات نشے میں گھر آیا اور قابو کھو دیا۔ میں اس کا پیچھا کرنا چاہتی تھی کہ ،واپس لڑوں، لیکن میں کمزور تھی"آمنہ کے چہرے پر نفرت کی ایک جھلک پھیل گئی جب اس نے یہ الفاظ کاٹ دیئے،"اس بدبخت نے خود کو مجھ پر اور تم پر مجبور کیا،"اس نے حقارت سے سر ہلاتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا۔

آمنہ بے نیازی سے بولی،اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے بولی،"کیا تم جانتی ہو تمہارے باپ نے میرے ساتھ کیا کیا میرے ساتھ بدسلوکی کی؟"اس کی نظریں آصف کی طرف چلی گئیں،اس کی آواز میں عجیب جذبات کی آمیزش تھی۔"میں نے کبھی تمہاری پرورش نہیں کی اور نہ ہی میں نے تمہیں دودھ پلایا یہ تمہاری دادی تھیں جنہوں نے تمہارا خیال رکھا لیکن تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ وہ اس وقت چلی گئیں جب تم صرف دو سال کی تھی۔ تم سے جان چھڑانا چاہتی تھی،وہ مر گئی تھی۔۔میں تمہیں اس دنیا میں کبھی نہیں لانا چاہتی تھی لیکن

تمہاری دادی نے تمہیں بچایا تھا۔"آمنہ کی آواز اداسی سے کانپ گئی جب اس نے بات جاری رکھی،"تم مجبوری کی پیداوار ہو۔۔ہ،میرے والدین اور جتوئی کے والد،انہوں نے ہماری مرضی کے خلاف ہمیں زبردستی اس شادی پر مجبور کیا،تو تم انکو الزام دو*""""اس نے اپنے ہونٹوں کو جوڑ کر ایمان کو حقارت سے دیکھا،"اب اپنا سامان باندھو اور یہ جگہ چھوڑ دو۔ہم نے کافی عرصے سے تمہارا خیال رکھا ہے۔"ایمان اپنے دکھ پر قابو نہ رکھ سکی اور اس نے سوال کیا،"اتنی نفرت کیوں؟"آمنہ سخت مسکرائی،اس کا جبڑا چپک گیا،اور اس نے جواب دیا،"تمہاری وجہ سے اس آدمی نے،تمہارے باپ نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے قید کر کے رکھا۔"

www.novelsclubb.com

•••••

ایمان اپنے گھر کے باہر اپنی ماں آمنہ کی طرف منہ کر کے کھڑی تھی۔وہ صرف تیرہ سال کی تھی،لیکن اس نے پہلے ہی اپنی زندگی میں زیادہ تر لوگوں سے زیادہ دکھ اور تکلیفیں برداشت کی تھیں۔آمنہ نے حقارت اور غصے سے اس کی طرف

دیکھا،اس کی آنکھیں ٹھنڈی اور سخت تھیں۔اس نے اپنی باتوں کو تھوک دیا،"تم کسی کو یہ نہیں بتاؤ گی کہ آصف نے تمہارے ساتھ کیا کیا یا تم ماں بننے والی تھی،اور میں نے تمہارا حمل گروادیا،"گھر کے باہر ایک درخت کے پیچھے میکائل سب کچھ سن رہا تھا۔اس کی عمر پندرہ سال تھی،اور وہ ایمان کا سوتیلا بھائی تھا۔،وہ شرارت سے مسکرایا،اس کی تکلیف سے لطف اندوز ہوا۔ایمان کو درد اور شرمندگی کا احساس ہوا۔وہ چاہتی تھی کہ وہ مر جائے، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ ۔اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا،کچھ شفقت،کچھ رحم،کچھ محبت کی امید۔لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔اس نے صرف نفرت،صرف نفرت،صرف رد دیکھا۔ اس نے ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا"آپ ماں کے نام پر گالی ہیں۔""وہ کچھ کہے اور سنے بغیر مڑی اور چلی گئی۔آمنہ نے پرواہ نہیں کی،وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی اور چلی گئی۔وہ آصف،اس کے شوہر اور ایمان کے سوتیلے باپ کے ساتھ پہلے ہی سب کچھ طے کر چکی تھی۔یہ سب اسی نے شروع کیا تھا،جس نے ایمان کو بچپن سے ہی زیادتی کا

www.novelsclubb.com

نشانہ بنایا تھا۔ تیرہ سالہ ایمان گھر میں داخل ہوئی، کمزور اور پیلی۔ اس کا استقبال خالدہ نے کیا۔ وہ ایک ظالم اور لالچی عورت ۔۔ اس نے ایمان کے ساتھ ایک نوکر کی طرح برتاؤ کیا تھا، اس سے سارے کام کروائے، اسے نہ آرام، نہ کھانا، نہ شفقت۔ وہ بھی گالیوں میں شامل ہو چکی تھی، اسے مارتی تھی، ل۔ وہ وہی تھی جس نے اس کی زندگی کو جہنم بنا دیا تھا، اس کی روح تلخ تھی، اس کا مستقبل تاریک تھا۔ اس نے ایمان کی طرف دیکھا اور طنزیہ انداز میں کہا، "آو میڈم، چلو کام شروع کرو باجی۔" اس نے اس پر کپڑا پھینکا اور فرش کی طرف اشارہ کیا۔ "اس گندگی کو صاف کر اور شکایت کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ تجھے شکر گزار ہونا چاہیے کہ ہم نے تجھے یہاں رہنے دیا، کہ ہم تجھے سڑکوں پر نہیں پھینکتے، تو خوش قسمت ہے کہ ہم ہیں۔ اتنے فیاض، اتنے بخشنے والے، اتنے شریف۔ تو کچھ بھی نہیں، تو بے قیمت ہے تو ایک بوجھ ہے" ایمان کپڑا لے کر کام پر چلی گئی۔ وہ بیمار تھی، وہ تھکی ہوئی تھی، وہ نا امید تھی۔ اس کے پاس کوئی نہیں تھا، اس کے پاس کچھ نہیں تھا، اس کے پاس

www.novelsclubb.com

جانے کو کہیں نہیں تھا۔اس کا کوئی خاندان، کوئی دوست، کوئی اتحادی نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی محبت، کوئی بھروسہ، کوئی یقین نہیں تھا۔اس کے پاس کوئی خوشی، سکون، خوشی نہیں تھی۔اس کے پاس کوئی وجہ، کوئی مقصد، کوئی مطلب نہیں تھا۔اس کے پاس کوئی زندگی، کوئی امید، کوئی خواب نہیں تھا۔اسے صرف درد تھا، صرف غم، صرف مایوسی تھی۔اس کے پاس صرف اللہ تھا،اسکے پاس صرف آنسو صرف سسکیاں تھیں صرف دعا تھی، صرف بددعا تھی۔۔۔

••••

ایک ماہ بعد، مکائیل اپنے کمرے میں،اس کے سامنے لیپ ٹاپ کے ساتھ بیڈ پر لیٹا تھا۔گھر میں کوئی نہیں تھا،سب باہر جا چکے تھے۔اس نے ایک ویب سائٹ کھولی تھی جس میں غلط اور حرام چیزوں کو دکھایا گیا تھا۔وہ چیزیں جن کی وجہ سے لوگ حق و باطل، حلال و حرام، بھائی بہن کا فرق بھول جاتے ہیں۔ایسی چیزیں جنہوں نے لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو خراب کیا اور انہیں برے کام کرنے پر مجبور کیا۔

اس نے ایک ویڈیو دیکھی جس نے اسے بیدار کیا اور اسے لالچ دیا۔اس نے اپنی سوتیلی بہن ایمان کے بارے میں سوچا۔وہ اٹھ کر اس کے کمرے میں چلا گیا۔ایمان فرش پر بیٹھی اپنے اجڑے کمرے میں رو رہی تھی۔وہ تیرہ سال کی تھی،اور اس نے اس سے زیادہ تکلیف اٹھائی تھی جتنا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اس کے ساتھ اس کے سوتیلے باپ نے زیادتی کی تھی،اس کی ماں نے اسے دھوکہ دیا تھا۔وہ حاملہ ہو چکی تھی اس کا بچہ مر چکا تھا اس کے پاس اس سے پیار کرنے والا کوئی نہیں تھا،اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا،اس کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔اس کے پاس صرف اللہ تھا،صرف دعا تھی،صرف بددعا تھی۔میکائل نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا،"کیا ہوا؟تم اس لیے رو رہی ہو کہ تمہارے سوتیلے باپ نے تمہارے ساتھ برا سلوک کیا؟"ایمان کی سانس رک گئی،آنکھیں پھیل گئیں، جسم منجمد ہو گیا۔اسے کیسے پتہ چلا؟اس نے خوف اور نفرت کی لہر محسوس کی۔اس نے بری نیت سے اس کے سر کو چھوا اور کہا"چلو میرے ساتھ چلو میں کسی کو نہیں

www.novelsclubb.com

بتاؤں گا۔بس مجھے تمہارے ساتھ وہ کرنا ہے جو وڈیوز میں کیا جاتا ہے میرے ساتھ اؤدونوں کھیلیں گے"ایمان سمجھ گئی کہ اس کا مطلب کیا ہے اور اس نے وہاں سے جانے کی کوشش کی۔وہ دروازے کی طرف بھاگی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے سر پر کوئی چیز ٹکرائی ہے اور وہ سیاہ ہو گئی۔کچھ دیر بعد ایمان بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی،میکائیل اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔وہ جو چاہتا تھا وہ کر چکا تھا،اور اسے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا۔اسے اس کی پرواہ نہیں تھی، اسے اللہ کی پرواہ نہیں تھی،اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔وہ ایک برا لڑکا تھا، ایک برا بھائی تھا،ایک برا انسان تھا۔وہ ایک عفریت تھا۔وہ غفلت میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*******

اللہ تعالیٰ نے انسانی قالب میں عقل، قلب اور روح کی طرح "نفس" کو بھی ایک مستقل جوہر کے طور پر پیدا فرمایا ہے حقیقت میں نفس ایک ہی ہے مگر اس کی

صفات مختلف ہیں اس کی سات اقسام ہیں، ہر قسم کے نفس کے الگ خواص وصفات ہیں اور یہ الگ اثرات انسانی طبعیت ومزاج، عادات وخصائل اور اخلاق واعمال سے ظاہر ہوتے ہیں نفس بذات خود بھی انسان کے احوال واخلاق کی تشکیل پر اثرانداز ہوتا ہے۔ نفس کی چار جبلتیں ہیں اور اسکی خواہشات کی اصل جڑ اور اس کی فطرت کا تقاضا بھی یہی ہیں۔

1۔ ضعف: یہ خشک مٹی کی فطرت کا تقاضا ہے۔

2۔ بخل: یہ تر مٹی کی فطرت کا تقاضا ہے۔

3۔ شہوت: اس کا باعث کیچڑ ہے۔

4۔ جہالت: یہ خشک اور سوکھی مٹی کا تقاضا ہے۔

نفس کے تمام اخلاق وصفات کی دو بنیادیں ہیں اول غصہ اور جلد بازی دوئم طمع۔

www.novelsclubb.com

اس کا غصہ جہالت کی وجہ سے ہے اور طمع حرص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نفس دو قسم کے افعال سر انجام دیتا ہے ایک معصیت و نافرمانی اور دوسری کینہ خصلت جیسے تکبر، حسد، بخل، غصہ اور جو باتیں شرعاً اور عقلاً ناپسندیدہ اور بری ہیں۔(دیکھنا، بولنا، کرنا)

نفس کی پہلی جڑ کا شکار جو میکائیل ہے (دیکھنا)

کنجوسی (میرب موئیز)

شہوت (آصف میکائیل)

جہالت (خالدہ آمنہ، جتوئی، میرب موئیز)

حسد و کینا (نور العین)

•••••

www.novelsclubb.com

کچھ دنوں بعد خالدہ اور میکائل ایک کمرے میں تھے۔خالدہ نے اس کے سر پر تھپڑ مارا اور کہا،"تمہیں وہ ہی ملی تھی منحوس بغیرت۔"میکائل نے پلٹ کر ڈرتے ہوئے کہا،"موم،اس کے سوتیلے باپ نے بھی تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔" خالدہ نے اس کی طرف دیکھا اور کہا،"پھر ہم اسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتے تھے،ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لیے،ان کے کاروبار کو برباد کرنے کے لیے۔اب بتاؤ تم نے کیا کیا؟ ہمیں کچھ کرنا ہے۔وہ کتیا پھر سے حاملہ ہے۔اور وہ یہ بھی نہیں جانتی کہ وہ حاملہ ہے؟"میکائیل کانپتے ہوئے بولا،"ہاں موم،کچھ کرو، میں جیل نہیں جانا چاہتا۔"خالدہ نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور کہا"تم نے کہا تھا کہ تمہارا ایک دوست ہے جو پیسوں کے لیے لوگوں کو مارتا ہے۔میکائل نے سر ہلایا اور کہا،"ہاں،موم ہے مگر اسکا کیا کرنا ہے"۔"خالدہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا،"آج رات اسے بلاؤ،اسے یہاں آنے کو کہو،ہمارے پاس اس کے لیے کام ہے۔"***

www.novelsclubb.com

یہ ایک اندھیری اور خاموش رات تھی۔گھر میں سب سوئے ہوئے تھے سوائے خالدہ اور میکائل کے۔ان کے پاس ایک خوفناک منصوبہ تھا،اور انہوں نے اسے انجام دینے کے لیے ایک قاتل کی خدمات حاصل کی تھیں۔خالدہ اپنے کمرے سے چپکے سے باہر نکلی اور قاتل کے لیے دروازہ کھول دیا۔وہ ایک سایہ دار اور گھٹیا آدمی تھا جس کے ہاتھ میں چھری تھی۔وہ خالدہ کے پیچھے ایمان کے کمرے میں گیا، جہاں غریب لڑکی خطرے سے بے خبر سکون سے سو رہی تھی۔خالدہ نے دروازہ کھولا اور قاتل کو اندر جانے کا اشارہ کیا،اس نے سر ہلایا اور خاموشی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔وہ بیڈ کے قریب پہنچا جہاں ایمان اس کے پہلو میں لیٹی تھی۔اس نے چاقو اٹھا کر اس کی پیٹھ میں وار کیا۔ایمان نے ہانپ کر آنکھیں کھولیں۔اس نے دیکھا کہ ایک سایہ اسکے اوپر منڈلا رہا ہے،اور اسنے اپنے سینے میں شدید درد محسوس

کیا۔اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر کوئی آواز نہ نکلی۔اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مفلوج ہو چکی تھی۔اس نے لڑنے کی کوشش کی لیکن وہ بے بس تھی۔اس نے چاقو کو بار بار نیچے آتے دیکھا اور اسے اپنی زندگی پھسلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس نے ایمان کو قتل کروادیا تھا،وہ لڑکی جس نے اسے اتنی تکلیف دی تھی، جس نے اس کے عہدے کو دھمکی دی تھی، جس نے اس کے اختیار کو چیلنج کیا تھا۔اس نے ایمان کو قتل کروادیا تھا،اور اسے کوئی پچھتاوا، کوئی جرم، کوئی ندامت محسوس نہیں ہوئی۔اس نے ایمان کو مار واڈالا تھا،اور اسے صرف راحت، صرف خوشی، صرف فتح محسوس ہوئی۔وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی، جہاں میکائیل اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھا،اور اسے خوف اور تجسس کی آمیزش محسوس ہوئی۔اس نے اس سے پوچھا،"کیا اسنے کام کر دیا؟؟"خالدہ نے

سر ہلایا اور کہا، "ہاں، کر دیا اور یہ آسان تھا۔ وہ کمزور تھی، وہ قابل رحم تھی، وہ بے کار تھی۔" میکائیل نے کہا "کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں کیا میں دیکھ سکتا ہوں کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ خالدہ نے کہا، "نہیں، تم نہیں جا سکتے۔ تمہیں اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چلی گئی ہے، اور وہ کبھی واپس نہیں آئے گی۔ مر گئی اور ہم آزاد ہیں۔ ہم آزاد ہیں، میکائل، ہم آزاد ہیں۔" اس نے اسے گلے لگایا اور اسے چوما۔ اس نے کہا، "ہم آزاد ہیں، اور ہم خوش ہیں۔" میکائل نے کہا، "ہاں، ہم خوش ہیں۔" وہ مسکرائے اور ہنسے اور وہ ایمان کو بھول گئے۔ وہ خون، درد، جرم کو بھول گئے۔ وہ اللہ، عدل، عذاب کو بھول گئے۔ وہ اپنے سوا سب کچھ بھول گئے۔ وہ خوش تھے، یا ایسا انہوں نے سوچا۔ لیکن وہ غلط تھے۔ وہ خوش نہیں تھے، وہ آزاد نہیں تھے، وہ محفوظ نہیں تھے۔ انہیں خبر نہیں تھی، وہ تیار نہیں تھے، وہ تیار نہیں تھے۔ وہ اکیلے نہیں تھے، وہ کسی کا دھیان نہیں رکھتے تھے، وہ بے سزا

www.novelsclubb.com

نہیں تھے۔وہ فاتح نہیں تھے،،وہ زندہ بچ جانے والے نہیں تھے۔وہ ہارے ہوئے تھے گنہگار تھے۔۔۔

••••

جب وہ ایمان کو ہسپتال لے کر گئے تو انہوں نے ایک کہانی گھڑ لی کہ ان کے گھر میں گھسنے والے چوروں نے اسے چھرا گھونپ دیا تھا۔وہ جانتے تھے کہ انہیں اپنے جرم کے ثبوت سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے: وہ غیر پیدائشی بچہ جو ایمان کے پیٹ میں پل رہا تھا۔اسے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے جتوئی گاڑی چلاتے بولا پیچھے خالدہ تھی انکی گاڑی کے آگے ایمبولینس جس میں ایمان تھی ایمبولینس کی سائرن کی آواز ہر طرف تھی ”فکر نہ کرو، یہاں ہسپتال میں میری سابقہ بیوی آمنہ کی دوست نور العین ہے، وہ ہمارا کام کرے گی۔" جتوئی نے کہا،اس کی آواز پر سکون اور پر اعتماد تھی۔۔۔”ہاں، بس جو کرنا ہے کر لو۔“ خالدہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ۔اسے اپنے بیٹے مائیکل کی حفاظت کرنی تھی جو ایمان کے بچے کا باپ تھا۔وہ ہسپتال

پہنچے اور ایمان کو اسٹریچر پر ایمرجنسی روم میں لے گئے۔ نور العین ان کا انتظار کر رہی تھی، اس کے چہرے پر فرضی مسکراہٹ تھی۔ اس نے ایمان کو اس لڑکی کے طور پر پہچانا جس سے اس نے پہلے اسقاط حمل کرایا تھا، وہ حیران تھی کہ ایمان کے ساتھ کتنی بار ایسا ہو چکا ہے۔ جب تک اسے معاوضہ مل گیا، اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اسٹریچر آگے جا رہا تھا وہ پیچھے، تھے جتوئی اسے بولا۔ "تم بس ہمارا کام کرو اور ہماری زندگیوں کو اس گندگی اور بوجھ سے آزاد کرو، اور ایمان اسے جینے دو۔" جتوئی نے نور العین سے سرگوشی کی، اس کی آنکھیں ٹھنڈی اور سخت تھیں۔ نور العین مسکرائی، "یہ میرا پسندیدہ کام ہے، فکر نہ کرو، یہ ہو جائے گا۔" اس نے آنکھ ماری

www.novelsclubb.com

جتوئی نے آپریٹنگ روم میں داخل ہونے سے پہلے نور العین کو ایک طرف کھینچ لیا۔ اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا، اس بات کا یقین کر لیا کہ کوئی نہیں سن رہا ہے۔

اس نے اس کا بازو پکڑ کر اس کے کان میں سرگوشی کی، "ایمان کے بارے میں کسی کو مت بتانا۔ خاص کر میری سابقہ بیوی آمنہ کو"۔

نورالعین مسکرائی وہ ایمان کے ساتھ پہلے بھی ایسا کر چکی تھی، جب امنہ اسے لائی تھی ایمان ایک بدقسمت لڑکی تھی جسے سب نفرت کرتے تھے

۔نورالعین۔نے ایمان کے بچے کا اسقاط اس کی مرضی کے بغیر کر دیا تھا اور اب وہ دوبارہ ایسا کرنے جا رہی تھی۔اس نے جتوئی کی طرف دیکھا جو اسے مضطرب لہجے میں دیکھ رہا تھا۔اس نے اپنے بیٹے کے ناپسندیدہ بچے سے چھٹکارا پانے کے لیے اسے اچھی طرح پیسہ ادا کرنا تھا۔نورالعین نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوایا اس نے اس سے کہا، "فکر نہ کرو، تم صرف پیسے کا بنڈل تیار رکھو میں اپنا کام آسانی سے کروں گی۔اور جیسا کہ تم جانتے ہو، میں نے ایمان کے ساتھ پہلے بھی ایسا کیا تھا۔"

اس نے آنکھ ماری اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔اسے ایمان کی زندگی یا احساسات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف اپنی فکر تھی۔

۔جتوئی مسکرایا اس نے اپنا فون نکال کر مائیکل کو کال کی جو گھر پر بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔کال مل گئی تو جتوئی بولا "فکر نہ کرو،سب ٹھیک ہے،گھبراؤ نہیں۔"

---

>>>>>>>>>>>>>>>>>>

www.novelsclubb.com

ایمان کا آج۔۔۔

ایمان نے آنکھیں کھول کر اپنے کمرے کی سفید چھت کو دیکھا۔۔۔لیکن اس بار، وہ ٹوٹی نہیں وہ اکیلی نہیں تھی۔اس کے ساتھ اللہ تھا۔

اسکے سائیڈ ٹیبل پر موجود موبائل پر ''بیپ'' کی آواز آئی یہ نوٹیفیکشن تھا انسٹا کا ایمان نے اس نوٹیفیکشن کو کھولا تو ایک پیج کی طرف سے وڈیو بھیجی گئی تھی ''ٹو ورڈز اللہ''

۔اس میں قرآنی آیت کا ترجمہ تھا،اور وہ نیچے سکرول کر کے مزید آیات سنتی رہی۔ انہوں نے اسے امید اور طاقت دی۔انہوں نے اسے یاد دلایا کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے،اور وہ اسے اس کے صبر اور ایمان کا بدلہ دے گا۔پہلی آیت سورہ قلم آیت نمبر ۱۶ کی تھی: ہم عنقریب اس کی اونچی ناک پر داغ لگائیں گے ﴿۱۶﴾:

www.novelsclubb.com

ایمان نے اس کے چہرے پر بہتے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں کو گیلا کرتے محسوس کیا۔ اس نے روشنی اور شور کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے انہیں اپنی آنکھوں پر زور

سے دبایا۔وہ دروازے سے پیچھے ٹیک لگائے اس امید پر تھی کہ کوئی اندر آکر اسے اس طرح نہیں دیکھے گا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ دروازہ بند کر کے دنیا سے چھپ جائے لیکن وہ جانتی تھی کہ ایسا ممکن نہیں تھا۔اس گھر میں اس کی کوئی پرائیویسی، کوئی حفاظت، کوئی وقار نہیں تھا۔وہ اپنے ماضی کو یاد کرتے ہوئے خاموشی سے رونے لگی، جتوئی اور اس کے خاندان کے ہاتھوں اس نے جو ہولناکیاں برداشت کی تھیں۔وہ اب بھی اپنے سر میں ان کی آوازیں سن سکتی تھی، جو خیالات اسکے ذہن میں تھے وہ آوازیں اس کا مذاق اڑاتی تھی، اسے دھمکی دیتی تھی، اسے تکلیف دیتی تھی۔وہ اب بھی اپنے جسم پر ان کے ہاتھ محسوس کر سکتی تھی، اس کی خلاف ورزی کر رہی تھی، اسے چوٹ لگی تھی، اسے توڑ رہی تھی۔اس نے فرار ہونے، بھاگنے، مدد تلاش کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ ہمیشہ اسے پکڑتے تھے، اور اسے اور بھی سزا دیتے تھے۔وہ ساری امید، سارا ایمان، تمام محبت کھو چکی تھی۔ تبھی اس کے موبائل کی گھنٹی بجی۔اس نے سر اٹھا کر سکرین کی طرف دیکھا۔اس کے

موبائل پر ایک انسٹا گرام نوٹیفکیشن تھا۔ایک ویڈیو تھی جو ایک پیج نے بھیجی تھی۔ وہ متجسس اور پریشان تھی۔ایک پیج اسے پیغام کیسے بھیج سکتا ہے؟اس نے کبھی بھی انسٹا گرام پر کسی پیج کو فالو یا فولو نہیں کیا تھا۔اس نے میسج کھولا اور پیج کا نام دیکھا: ٹو ورڈز اللہ۔اس نے اپنے سینے میں ایک عجیب سا احساس محسوس کیا، خوف اور تجسس کی آمیزش۔اس نے ویڈیو پر کلک کیا اور اسے دیکھنا شروع کر دیا۔یہ اردو میں سب ٹائٹلز کے ساتھ قرآن پاک کی خوبصورت تلاوت تھی۔جیسے جیسے وہ الفاظ سن رہی تھی اسے اپنے اندر کچھ تبدیلی محسوس ہوئی۔اس نے سکون اور سکون کا احساس محسوس کیا، ایک گرمجوشی اور روشنی جس نے اس کے دل کو بھر دیا۔اس نے ایک ایک کر کے ویڈیو دیکھی اور اللہ کے ساتھ ایسا تعلق محسوس کیا جو اس نے طویل عرصے سے محسوس نہیں کیا تھا۔پہلی آیت سورہ قلم آیت نمبر 16 کی تھی:(

ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے)

یہ آیت اسکے سوتیلے باپ آصف کے لئے تھی جس کی ناک اونچی تھی جو خود کو اعلیٰ سمجھتا تھا۔۔

دوسری آیت سورہ آل عمران کی آیات 135-1362 ہے: اور وہ لوگ جو جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے؟-اور [جو] اپنے کئے پر اڑے نہیں رہتے جبکہ وہ جانتے ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور عمل کرنے والوں کا بہت اچھا اجر ہے(

۔وہ اس بے حیائی اور سرکشی کے بارے میں سوچتی تھی جو اس نے کی تھی، یا جو اس کے خلاف کی گئی تھی۔وہ سوچ رہی تھی کہ کیا وہ قصوروار ہے، اگر وہ اس کی مستحق

تھی، اگر وہ اسے اپنے اوپر لاتی۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ اب بھی اللہ کو یاد کر سکتی ہے، اگر وہ اب بھی معافی مانگ سکتی ہے، اگر وہ اب بھی وہ کام کرنا چھوڑ سکتی ہے جو وہ کر رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ اب بھی نیک کام کرنے والوں میں سے ایک ہو سکتی ہے، اگر وہ اب بھی اللہ کی بخشش اور اجر حاصل کر سکتی ہے۔ تیسری آیت سورہ یٰسین کی آیات 53-58[3]: یہ نہیں ہو گا مگر ایک دھماکہ، اور وہ سب فوراً ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔ پس آج کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تمہیں کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا سوائے اس کے جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً اصحابِ جنت اس دن مشاغل میں محظوظ ہوں گے—وہ اور ان کی بیویاں— سائے میں، آراستہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لیے اس میں پھل ہے اور ان کے لیے وہ ہے جو وہ مانگیں [یا چاہیں]۔ [اور] "سلام،" "ایک مہربان رب کی طرف سے ایک لفظ۔۔۔۔ اس نے قیامت کے دن کے بارے میں سوچا، جس دن سب کچھ واضح ہو جائے گا، جس دن انصاف ہو گا، جس دن وہ اللہ سے

www.novelsclubb.com

روبرو ہو گی اور اپنے اعمال کا حساب دے گی۔اس نے سوچا کہ وہ جنت والوں میں سے ہو گی یا جہنم والوں میں۔اس نے سوچا کہ کیا وہ خوشی کے مشغلے میں محظوظ ہو گی یا دردناک عذاب میں۔وہ سوچتی تھی کہ کیا اس کا کوئی شریک حیات، کوئی ساتھی، کوئی عاشق ہو گا، جو اس کی خوشیوں میں شریک ہو، یا اس کے غم میں۔وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اسے سکون ملے گا، ایک مہربان رب کا ایک لفظ۔چوتھی آیت سورہ مائدہ کی آیات 90-92 کی تھی: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بیشک نشہ، جوا، پتھروں کے بدلے [اللہ کے سوا] اور طغیانی کے تیر شیطان کے کام سے ناپاک ہیں، پس اس سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ نشہ اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کرے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے۔تو کیا تم باز نہیں آؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور بچو۔اور اگر تم روگردانی کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو صرف واضح اطلاع ہے۔وہ ان نشہ آور چیزوں، جوئے، پتھروں کی تبدیلیوں، اور طلسماتی

www.novelsclubb.com

تیروں کے بارے میں سوچتی تھی جو اس نے اپنی زندگی میں دیکھے یا استعمال کیے تھے۔اس نے اس ناپاکی، ناپاکی، بدعنوانی کے بارے میں سوچا جو وہ اس کی روح میں لائے تھے۔اس نے اس عداوت اور نفرت کے بارے میں سوچا جو اس کے اور دوسروں کے درمیان، اس کے اور اللہ کے درمیان پیدا ہوئی تھی۔اس نے اللہ کے ذکر اور نماز کے بارے میں سوچا، وہ دو چیزیں جنہیں اس نے نظر انداز اور ترک کر دیا تھا۔اس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کے بارے میں سوچا، وہ دو چیزیں جن کی اس نے نافرمانی اور انکار کیا تھا۔اس نے انتباہ اور نوٹیفکیشن کے بارے میں سوچا، وہ دو چیزیں جنہیں وہ نظر انداز کر کے بھول گئی تھی۔اس نے جذبات کی لہر، ندامت کی لہر، آنسوؤں کا سیلاب محسوس کیا۔

وہ اپنی روح میں روحانی بیداری محسوس کرتے ہوئے ویڈیوز دیکھتی رہی۔وہ سورہ المومنون کی آیات 94-96 میں سے ایک اور آیت دیکھی: برائی کا جواب وہی دو جو بہتر ہو۔میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کیا دعویٰ کرتے ہیں۔اور کہو اے

میرے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں،اے میرے رب،اس سے کہ وہ میرے پاس موجود ہوں۔"اس نے سوچا کہ وہ کس طرح اپنی سوتیلی ماں اور اس کے سوتیلے بہن بھائیوں کی طرح اس کی توہین کرنے والوں کی توہین کرتی تھی۔اس نے سوچا کہ وہ کس طرح ان پر لعنت بھیجتی تھی،اور ان کو نقصان پہنچانے کی خواہش کرتی تھی۔اس نے سوچا کہ وہ کیسے لڑتی تھی،اور ان کے جبر کا مقابلہ کرتی تھی۔وہ حیران تھی کہ کیا وہ صحیح کام کر رہی ہے، یا اگر وہ صرف آگ میں ایندھن ڈال رہی ہے۔وہ سوچ رہی تھی کہ کیا وہ ان سے نرمی سے بات کرے یا خاموش رہے۔وہ سوچ رہی تھی کہ وہ انہیں معاف کر دے یا انصاف مانگے۔اس نے سوچا کہ کیا اللہ اسے ان کے شر سے،اور شیطانوں کے شر سے جو اسے وسوسہ ڈالتے ہیں،بچائے گا۔اس نے احساس جرم اور پچھتاوا محسوس کیا، کیونکہ اس نے محسوس کیا کہ وہ قرآنی رہنمائی پر عمل نہیں کر رہی تھی۔وہ برائی کا جواب وہی نہیں دے رہی تھی جو سب سے بہتر ہو۔وہ شیاطین

www.novelsclubb.com

کے اکسانے سے اللہ کی پناہ نہیں مانگ رہی تھی۔ وہ اللہ کی تدبیر اور حکمت پر بھروسہ نہیں کر رہی تھی۔ وہ صبر اور تحمل سے کام نہیں لے رہی تھی۔ وہ عاجزی اور شکر گزار نہیں تھی۔ وہ اچھی مسلمان نہیں تھی۔

اس نے اپنا رویہ اور طرز عمل بدلنے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ زیادہ مہربان اور نرم رویہ اختیار کرے اور سخت الفاظ اور کاموں سے گریز کرے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے، وہ اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دے گی۔ اس نے زیادہ وفادار اور پر امید رہنے کا فیصلہ کیا اور اللہ کی مدد اور حمایت پر بھروسہ کیا۔ اس نے ایک بہتر مسلمان بننے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اللہ سے دعا کی، اور کہا، "اے اللہ، میرے گناہوں اور غلطیوں کو معاف فرما۔ اے اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا۔ اے اللہ مجھے برائی کا جواب بہترین طریقے سے دینے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ مجھے شیطانوں کی

وسوسوں سے بچا۔اے اللہ مجھے دنیااور آخرت میں سکون اور خوشیاں عطا فرما۔اے اللہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا، سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔اے اللہ تو بہترین منصوبہ ساز، بہترین مدد کرنے والا، بہترین دوست ہے۔اے اللہ تو رب العالمین ہے۔"اس نے راحت اور خوشی کا احساس محسوس کیا، کیونکہ اس نے اللہ کی بخشش اور رہنمائی کو محسوس کیا۔اس نے تحفظ اور اعتماد کا احساس محسوس کیا، کیونکہ اس نے اللہ کی مدد اور حمایت کو محسوس کیا۔اس نے محبت اور دوستی کا احساس محسوس کیا، جیسا کہ اس نے اللہ کی رحمت اور سخاوت کو محسوس کیا۔وہ مسکرائی اور بولی۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اگلی ویڈیو دیکھی، جس میں سورۃ الغاشیہ، آیات 1-165 کی ایک آیت دکھائی گئی: کیا آپ تک واقعہ کی خبر پہنچی ہے یا رسول اللہ؟ کچھ چہرے اس دن عاجز، محنت اور تھکے ہوئے ہوں گے۔وہ شدید گرم آگ میں جلنے کے لیے داخل

ہوں گے۔انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔ان کے لیے زہریلے، کانٹے دار پودے کے سوا کوئی خوراک نہیں ہو گی جو نہ تو پرورش پاتا ہے اور نہ ہی بھوک سے کام آتا ہے۔دوسرے چہرے،اس دن خوشی کا اظہار کریں گے۔اپنی کوششوں سے وہ ایک بلند باغ میں مطمئن ہیں، جس میں وہ کوئی نامناسب بات نہیں سنیں گے۔اس کے اندر بہتا ہوا چشمہ ہے۔اس کے اندر تختیاں اونچے اونچے اور پیالے رکھے ہوئے ہیں اور کشن قطار میں لگے ہوئے ہیں اور چاروں طرف قالین بچھے ہیں۔۔اس نے اپنے سوتیلے باپ،اپنی سوتیلی ماں،اپنے سوتیلے بہن بھائیوں اور اپنے حیاتیاتی باپ اور ماں کے بارے میں سوچا۔اس نے سوچا کہ کس طرح انہوں نے اس کے ساتھ برا سلوک کیا،اور کس طرح انہوں نے اسے نظر انداز کیا،اس کے ساتھ زیادتی کی،اور اسے چھوڑ دیا۔اس نے سوچا کہ کیسے وہ اللہ پر ایمان نہیں لائے اور کیسے انہوں نے اس کے احکامات پر عمل نہیں کیا۔اس نے سوچا کہ کس طرح انہوں نے قیامت کے دن کی پرواہ نہیں کی تھی،اور اس

کے لئے انہوں نے کس طرح تیاری نہیں کی تھی۔اس نے سوچا کہ وہ کس طرح زبردست واقعہ کا سامنا کریں گے،اور وہ اپنے اعمال کے نتائج کیسے بھگتیں گے۔

اس نے جذبات کی آمیزش محسوس کی، جیسا کہ اس نے ان کی قسمت کا تصور کیا۔ اس نے غصہ اور ناراضگی محسوس کی، کیونکہ اسے ان کے ظلم اور ناانصافی یاد آئی۔ اسے دکھ اور ترس آیا، کیونکہ اسے ان کے نقصان اور افسوس کا احساس ہوا۔اس نے خوف اور خوف محسوس کیا، کیونکہ اس نے اللہ کے غضب اور قدرت کو دیکھا۔ اس نے انصاف اور اطمینان محسوس کیا، کیونکہ اس نے اللہ کے عذاب اور اجر کو دیکھا۔اس نے اپنے آپ سے کہا، "وہ عاجز چہروں میں سے ہوں گے، وہ جو آگ میں جلیں گے، جو ابلتے ہوئے چشمے سے پئیں گے، وہ جو کانٹے دار پودے سے کھائیں گے، وہ جو بھوکے ہوں گے اور پیاسے، وہ لوگ جو دکھی اور ناامید ہوں گے۔وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے، وہ جو ذلیل و رسوا ہوں گے، وہ جو عذاب اور عذاب میں ہوں گے، وہ جو ملعون اور رد کیے جائیں گے، وہ جو بدبخت اور

برباد ہوں گے۔ وہ اللہ کے دشمنوں میں سے ہوں گے، وہ لوگ جن سے نفرت اور حقارت کی جائے گی، وہ لوگ جن کی مخالفت کی جائے گی اور وہ لڑے جائیں گے، وہ جو بے نقاب ہوں گے اور شرمندہ ہوں گے، وہ لوگ جو حقیر اور قابل نفرت ہوں گے۔ وہ جہنمیوں میں سے ہوں گے، وہ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہ جو نہ کبھی بچ سکیں گے اور نہ ہی راحت پانے والے، وہ جو نہ کبھی کوئی اچھی چیز دیکھ سکیں گے اور نہ سنیں گے، وہ جو نہ کبھی کسی چیز کا مزہ چکھیں گے اور نہ ہی کچھ محسوس کریں گے۔

اس نے جاری رکھا، "لیکن میں خوش چہروں میں شامل ہوں گی، وہ لوگ جو عزت اور برکت حاصل کریں گے، وہ جو خوش اور مسرور ہوں گے، وہ جو شکر گزار اور مطمئن ہوں گے، وہ جو کامیاب اور خوشحال ہوں گے۔ میں جیتنے والوں میں سے ہوں گی وہ جو بخشے جائیں گے اور معاف کیے جائیں گے، انعام پانے والوں میں سے ہوں گے، جن کا خیر مقدم کیا جائے گا اور قبول کیا جائے گا، وہ جو معزز اور معزز ہوں گے۔ میں اللہ کے دوستوں میں سے ہوں گی، ان لوگوں میں سے ہوں

گی۔ جن سے محبت کی جائے گی اور ان کی عزت کی جائے گی، جن کی مدد اور مدد کی جائے گی، جن کی تعریف اور تعریف کی جائے گی، ان لوگوں میں جن کی عزت اور تعریف کی جائے گی۔ میں جنت والوں میں سے ہوں گی، وہ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہ جو جو چاہیں گے اور چاہیں گے، وہ جو ہر چیز کو خوبصورت دیکھیں گے اور سنیں گے، وہ جو ہر چیز کو چکھیں گے اور لذت محسوس کریں گے۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا، اور کہا، "اے اللہ، تو سب سے زیادہ انصاف کرنے والا، سب سے زیادہ حکمت والا، سب سے بلند ہے۔ اے اللہ تو قاضی ہے، بادشاہ ہے، مالک ہے۔ اے اللہ تو ہی مالک ہے جزا کے دن کا، یوم جزا کا، یوم حساب کا۔ اے اللہ تو ہی زندگی اور موت دینے والا ہے، عزت دینے والا اور ذلیل کرنے والا، جزا دینے والا اور سزا دینے والا ہے۔ اے اللہ، تو ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، تو ہی ہے جس نے خلقت کی ابتدا کی، تو ہی معاملات کو سنبھالنے والا ہے۔ اے اللہ تو رب العالمین ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اگلی ویڈیو دیکھی، جس میں سورہ آل عمران، آیات 191-194 کی ایک آیت دکھائی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! آپ نے یہ سب کچھ بغیر مقصد کے نہیں بنایا۔ تو پاک ہے! ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! بے شک تو جس کو آگ میں داخل کرے گا تو یقیناً رسوا ہوا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، اور ہمیں صالحین کے ساتھ موت عطا فرما۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔

کیونکہ آپ اپنے وعدے میں کبھی ناکام نہیں ہوتے۔اس نے سوچا کہ اس نے ہر حال میں اللہ کو کیسے یاد کیا ہے،اور کائنات میں اس کی نشانیوں پر کیسے غور کیا ہے۔ اس نے اس کے بارے میں سوچا کہ اس نے اس کی حکمت اور طاقت کو کیسے تسلیم کیا ہے،اور اس نے اس کی عظمت اور کمال کی کیسے تعریف کی ہے۔اس نے اس کے بارے میں سوچا کہ اس نے کس طرح اس کی حفاظت اور رحمت کی تلاش کی تھی،اور اس کے عذاب اور غضب سے کیسے ڈری تھی۔اس نے سوچا کہ اس نے اس کی پکار اور دعوت کو کیسے سنا،

www.novelsclubb.com

اسنے نیچے سکرول کیا تو نئی آیت اجاگر ہوئی

اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ (سورہ، الاسراہ آیت ﴿۲۹﴾

ایمان کو یہ آیت سمجھ نہیں آئی، کیونکہ اس نے قرآنی آیات کے معنی اور سیاق و سباق کو نہیں سیکھا تھا۔ اس نے صرف وہی ویڈیوز دیکھی تھیں جو اسے اللہ کے درمیان تعلق۔ محسوس کروائیں۔ اس نے الفاظ کے ساتھ صرف ایک جذباتی اور سطحی تعلق محسوس کیا تھا، ان کی حکمت اور رہنمائی کو سمجھے بغیر۔ اس نے صرف اس آیت کو اسکرول کیا، کیونکہ وہ نہیں سمجھتی تھی کہ یہ اس کے حالات سے متعلق ہے۔ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ آیت اس کے مستقبل کے لیے ایک انتباہ ہے، کیونکہ وہ لوگوں کو سب کچھ دے کر اپنے آپ کو تباہ کرنے والی تھی۔ وہ اپنی ضرورتوں اور حقوق کا خیال کیے بغیر بہت سخی اور بے لوث ہونے جا رہی تھی۔ وہ

اپنی خوشیوں اور عزتوں کو قربان کرنے جا رہی تھی، بغیر کسی شکر گزاری اور عزت کی توقع کے۔ وہ کسی انصاف یا تحفظ کے بغیر استحصال اور زیادتی کا نشانہ بننے والی تھی۔۔اس نے ترجمہ پڑھا، لیکن اسے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ اسے کیوں کہہ رہا ہے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے نہ باندھے اور نہ ہی اسے پوری طرح سے کھولے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے پیسے کے ساتھ یا تو بہت تنگ یا بہت ڈھیلے ہونے میں کیا حرج ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ مجرم اور بے سہارا ہونے میں کیا فرق ہے۔ اس نے کندھے اچکا کر اگلی ویڈیو پر سکرول کیا، اس امید میں کہ کچھ مزید دلچسپ اور متاثر کن ملے گا۔ اس نے اس آیت پر توجہ نہیں دی جو اس کے مستقبل کے لیے اللہ کی طرف سے پیغام تھی۔ اس نے اس مشورے پر کان نہیں دھرا، جو اس کی خیریت کے لیے اللہ کی طرف سے ایک نعمت تھی۔ اس نے انتباہ کی تعریف نہیں کی، جو اس کی نجات کے لیے اللہ کی رحمت تھی۔ اس نے قرآن سیکھنے اور اس سے استفادہ کرنے کا موقع گنوا دیا،

www.novelsclubb.com

جو اس کی زندگی کے لیے اللہ کی طرف سے رہنمائی تھی۔اس نے خود کو بدلنے اور بہتر کرنے کا موقع گنوا دیا، جو اس کی کامیابی کے لیے اللہ کا احسان تھا۔وہ توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی نشانی سے محروم رہی، جو اس کی معافی کے لیے اللہ کا فضل تھا۔

••••

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی روح میں ایک روحانی بیداری محسوس کی تھی، جب اس نے اللہ کے کلام کو سنا اور ان کے معنی پر غور کیا۔اسے اپنے بہت سے سوالوں کے جوابات اور اپنے بہت سے مسائل کے حل مل گئے تھے۔اس نے سکون اور سکون کا احساس محسوس کیا تھا، ایک گرمجوشی اور روشنی جو اس کے دل کو بھر دیتی تھی۔پھر، ویڈیو میں آیت نے اسکے اسکے اس سوال کا جواب دیا جس کا وہ انتظار کر رہی تھی، وہ

جواب جس کا وہ تلاش کر رہی تھی، وہ آیت جس کو وہ ترس رہی تھی۔ یہ سورہ رعد آیت نمبر ۲۹ سے ہے۔

یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں ﴿۲۸﴾

اس نے آیت کا ترجمہ سنتے ہوئے اپنے سینے میں ایک جھٹکا محسوس کیا۔ اسے الفاظ کے ساتھ ایسا تعلق محسوس ہوا جیسے وہ اللہ اسے براہ راست بات کر رہا ہو اس نے خوشی اور شکر گزاری کی لہر محسوس کی، کیونکہ اس نے محسوس کیا کہ اللہ نے اسے اس کے سب سے اہم سوال کا جواب دے دیا ہے: دل کا سکون کس میں ہے؟ اور جنت کی کنجی کیا ہے؟ جنت کی کنجی ذہنی سکون سے جڑی ہوئی تھی۔ جواب سادہ اور واضح تھا: وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیا۔ جنہوں نے اللہ کے سامنے

www.novelsclubb.com

سر تسلیم خم کیااور اس کے احکام کی پیروی کی۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی ہے۔ جو وفادار اور پر امید رہے۔ جنہوں نے صبر اور شکر ادا کیا۔ جو نیک اور مہربان رہے ہیں۔ جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں (نماز۔ تسبیح) وہ ہانپ گئی اور اپنے فون کو قالین پر گراتے ہوئے اپنے پاؤں پر کود گئی۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا ہے، اور اس کا خون اس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ جذبات کی لہر اسکے اوپر دھل رہی ہے، اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر رہے ہیں۔ اس نے حیرت اور حیرت کا احساس محسوس کیا، کیونکہ اسے احساس ہوا کہ یہ اس کے لیے اللہ کی مرضی تھی۔ اللہ جانتا تھا کہ اس کا دل دوبارہ ٹوٹ جائے گا، اور اسے ٹھیک کرنے کے لیے اس آیت کی ضرورت ہو گی۔ اللہ جانتا تھا کہ اسے مزید آزمائشوں اور فتنوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ان پر قابو پانے کے لیے اسے اس آیت کی ضرورت ہو گی۔ اللہ جانتا تھا کہ وہ مزید خوشیوں اور کامیابیوں کی تلاش کرے گی، اور انہیں حاصل کرنے کے

www.novelsclubb.com

لیے اس آیت کی ضرورت ہو گی۔اللہ جانتا تھا کہ اس کے لیے کیا بہتر تھا،اور اس نے اسے دیا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پکارا، "اللہ اکبر! اللہ سب سے بڑا ہے!" اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسے یہ آیت بھیجی،اسے حق کی طرف رہنمائی کی،اس کی تکلیف میں اسے تسلی دی۔اس نے اللہ کی اس کی حکمت اور طاقت،اس کی رحمت اور سخاوت،اس کی محبت اور دوستی کے لیے تعریف کی۔اس نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے ان لوگوں میں شامل کرے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے،اسے اچھی حالت اور اچھی واپسی عطا فرمائے،اسے جنت میں داخل کرے اور اسے آگ سے بچائے۔اس نے کہا الحمد للہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن پھر اسے اچانک کچھ یاد آیا۔اسے وہ الفاظ یاد تھے جو اس نے اپنی زندگی میں کئی بار سنے تھے لیکن کبھی توجہ نہیں دی تھی۔اسے وہ الفاظ یاد تھے جو دن میں پانچ بار

مسجد سے آتے تھے اور مومنوں کو نماز کی طرف بلاتے تھے۔اسے وہ الفاظ یاد تھے جو مولوی نے بچپن میں اپنے سوتیلے بہن بھائیوں کو سمجھائے تھے، لیکن وہ سمجھ نہیں پائی تھیں۔اسے وہ الفاظ یاد تھے جو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی کنجی تھے۔اسے الفاظ یاد آئے:

(حي على الفلاح حي على الفلاح حي على الفلاح.

www.novelsclubb.com

۔نماز کی طرف آؤ۔کامیابی کی طرف آؤ۔اس نے اپنے سر پر اپنا ہاتھ مارا"اے اللہ، میں اتنی بیوقوف ہوں!"اس نے محسوس کیا کہ وہ ایک مسلمان کے سب سے اہم فریضے، اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل، اس کی روح کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند عمل کو نظرانداز کر رہی ہے۔اس نے محسوس کیا کہ وہ امن وسکون کا ذریعہ، رابطے اور رابطے کا ذریعہ، شکر گزاری اور دعا کا طریقہ کھو چکی ہے۔اسے

احساس ہوا کہ وہ نماز، نماز، صلوٰۃ کو نظر انداز کر رہی ہے۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا""دل کا سکون نماز میں ہے جنت کی کنجی نماز ہے اور میں نے سوچا کہ مسجد جا کر صرف مرد ہی نماز پڑھتے ہیں افف یار میں غفلت میں تھی۔""وہ شرمندہ اور ندامت محسوس کر رہی تھی، کیوں کہ اسے یاد تھا کہ اس نے نماز کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا وقت اور توانائی دوسری چیزوں میں کیسے ضائع کی تھی۔ اسے یاد آیا کہ اس نے کبھی صحیح طریقے سے نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں سیکھا تھا، وضو کیسے کرنا ہے، قرآن کی تلاوت کیسے کرنی ہے، سنت کی پیروی کیسے کرنی ہے۔اسے یاد آیا کہ اس نے دعا کی مٹھاس، دعا کی خوشی، دعا کی سکون کو کیسے محسوس نہیں کیا تھا نہ اسے سیکھایا گیا تھا۔وہ دوبارہ بیٹھ گئی، اور اپنا سر اس کے ہاتھوں میں گرا دیا۔ اس نے کہا"میں پاگل ہوں، میں پاگل ہوں، نماز ہی سب کچھ ہے، تب ہی پانچ وقت کی اذان ہے، اور مجھے اس کا علم نہیں تھا۔مجھے ہر روز اس سوال کا جواب ملتا تھا، اور میں ایک کمزور دماغ عورت جو لوگوں سے اس سوال کا جواب مانگ رہی

تھی مت ماری گئی تھی میری اوف ایمان تو باؤلی ہے۔"وہ بے وقوف اور جاہل محسوس کرتی تھی، کیونکہ اسے احساس تھا کہ اس نے کتنا یاد کیا ہے، اور اسے کتنا سیکھنا ہے۔اسے احساس ہوا کہ وہ غلط جگہوں پر جواب تلاش کر رہی تھی، جبکہ جواب اس کے سامنے، اذان میں تھا۔اس نے ایک اور گہرا سانس لیا اور کہا، "افففف"۔وہ مغلوب اور الجھن میں تھی، کیونکہ وہ سوچ رہی تھی کہ آگے کیا کرنا ہے۔وہ سوچ رہی تھی کہ نماز کیسے شروع کی جائے، نماز کیسے سیکھی جائے، فوت شدہ نمازوں کی قضا کیسے کی جائے۔وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اللہ اس کی دعائیں قبول کرے گا، اگر وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا، اگر وہ اسے سیدھا راستہ دکھائے گا۔اس نے سوچا کہ کیا وہ اب بھی ایک اچھی مسلمان بن سکتی ہے، اگر وہ اب بھی اللہ کو راضی کر سکتی ہے، اگر وہ اب بھی جنت حاصل کر سکتی ہے۔

دوسری، طرف سویڈن میں گونار کو، بھی جھما کہ سے کچھ یاد آیا ایک خیال اسکی، نظروں کے سامنے سے، گزرا

اسے اپنا وہ خواب یاد آیا جو اس نے تب دیکھا تھا۔ جب اسکی ماں کو مرے سیکنڈ گزرے تھے۔۔ اسے اپنی ماں کو دیکھنا یاد آیا، جو اسکی نظروں کے سامنے، فوت ہو گئی تھیں۔ وہ سفید لباس پہنے خوبصورت اور چمکدار لگ رہی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی "جنت کی کنجی تمہیں ہم تک لا سکتی ہے" وہ بیدار ہو چکا تھا، الجھن اور تجسس محسوس کر رہا تھا۔ وہ حیران تھا کہ اس کی ماں کا کیا مطلب تھا، اور وہ اس سے کیا کہنا چاہتی تھی۔ وہ۔ اس نے سوچا تھا کہ کیا اس کی ماں واقعی جنت میں ہے، اور کیا وہ کبھی اس کے ساتھ مل سکتا ہے۔ اس نے آہ بھری اور کہا، "آہ، یہ تو صلاۃ ہے۔ یہی تو ایمان کر رہی ہے، یہ وہی ہے جس کے بارے میں میری ماں بات کر رہی تھی، یہی جنت کی چابی ہے۔" اس نے جذبات کی آمیزش محسوس کی، جیسا کہ اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ اہم یاد کر رہا ہے، اور اسے کچھ نیا سیکھنا ہے۔ اس نے تجسس اور دلچسپی کا احساس محسوس کیا، کیونکہ وہ صلاۃ کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا، اور اسے انجام دینے کا طریقہ۔ اسے امید اور خواہش کا احساس ہوا، کیونکہ وہ اپنی ماں کو

خوش کرنا چاہتا تھا، اور اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔اس نے محبت اور تعریف کا احساس محسوس کیا، کیونکہ وہ ایمان کے قریب ہونا چاہتا تھا، اور اس کے عقائد کا اشتراک کرنا چاہتا تھا۔

---

ایمان نے اپنا موبائل فون دوبارہ اٹھایا، اور وہ ویڈیوز دیکھتی رہی جو اسے انسٹا پیج "ٹو ورڈز اللہ" کی طرف سے بھیجی گئی تھیں۔اس نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا تھا، اور ایک اچھا مسلمان کیسے بننا ہے۔اس نے مردوں اور عورتوں کے ڈریس کوڈ کے بارے میں بھی جان لیا تھا، اور شائستگی اور شائستگی کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے۔اس نے وہ ویڈیو دیکھی جس میں سورہ نور، آیات 30 اور 31 کی آیات کو دکھایا گیا تھا: مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہتر ہے۔مومن عورتوں سے کہہ

دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی خوبصورتی کو ظاہر نہ کریں، اور اپنا خمر اپنے سینوں پر رکھیں۔۔۔

وہ سمجھ گئی کہ یہ آیات مردوں اور عورتوں دونوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی عفت کی حفاظت کا حکم دے رہی ہیں۔ وہ یہ بھی سمجھتی تھی کہ لفظ خمور کا مطلب سر کے اسکارف ہے جو خواتین اپنے بالوں اور گردن کو ڈھانپنے کے لیے پہنتی ہیں۔ اس نے محسوس کیا کہ یہ حجاب کا حصہ ہے، معمولی لباس جو اللہ نے عورتوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ اس نے اگلی ویڈیو دیکھی جس میں سورۃ الاحزاب آیت ۵۹ کی آیت دکھائی گئی تھی: اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے جلیبوں کو اپنے اوپر اتاریں"۔ وہ حیران ہوئی کہ لفظ جلیب کا کیا مطلب ہے، اور اپنے فون پر اس کے معنی تلاش کرنے لگی۔ اسے پتہ چلا کہ یہ جلباب کی جمع ہے، جس کا مطلب ایک ڈھیلا بیرونی لباس ہے جو پورے جسم کو ڈھانپتا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسے مختلف ثقافتوں میں برکھا، چادر یا پرانجا

بھی کہا جاتا ہے۔اس نے ان لباس پہنے ہوئے مسلم خواتین کی کچھ تصویریں دیکھیں،اور دیکھا کہ انہوں نے صرف اپنی آنکھیں یا چہرہ بے نقاب چھوڑا ہے۔ اس نے حیرت سے کہا،"اوہ،اسی لیے عورتیں برقع پہنتی ہیں،اس لیے باہر کے مرد انھیں نہیں دیکھ سکتے۔"اس نے محسوس کیا کہ یہ حجاب کا ایک اور حصہ ہے، معمولی لباس جو اللہ نے عورتوں کے لیے مقرر کیا ہے۔اس نے محسوس کیا کہ یہ خواتین کو ہراساں کرنے اور نقصان سے بچانے اور ان کی عزت و آبرو کا احترام کرنے کا ایک طریقہ ہے۔اس نے محسوس کیا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور ان کے نمونے کی پیروی کا ایک طریقہ ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے وہ ویڈیو دیکھی جس میں سورہ نور، کی 31 کی آیت دکھائی گئی تھی: اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہو اور اپنے جیوب پر اپنے پردے ڈالیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں اور

اپنے باپوں کے۔ان کے شوہروں کے باپ،ان کے بیٹے،ان کے شوہروں کے بیٹے،ان کے بھائی،ان کے بھائیوں کے بیٹے،ان کی بہنوں کے بیٹے،ان کی عورتیں،وہ چیزیں جوان کے دائیں ہاتھ ہیں،یاوہ مرد خادم جن کی جسمانی خواہش نہیں ہے،یاوہ بچے جو نہیں ہیں۔پھر بھی خواتین کے نجی پہلوؤں سے آگاہ ہیں۔اور وہ اپنے پاؤں پر مہر نہ لگائیں تاکہ وہ اپنی زینت کو ظاہر کر سکیں۔اوراے ایمان والو تم سب اللہ کی طرف توبہ کروتاکہ تم فلاح پاؤ۔"اس نے سمجھا کہ یہ آیت مومن عورتوں کواپنی نگاہیں نیچی رکھنے اوراپنی عفت کی حفاظت کا حکم دے رہی ہے۔وہ یہ بھی سمجھتی تھی کہ لفظ جویوب کا مطلب ہے گردن کی لکیریں یاان کے لباس کا کھلنا۔اس نے محسوس کیا کہ یہ آیت عورتوں سے کہہ رہی ہے کہ وہ اپنے سینے اور اپنے جسم کواپنے پردے یاسر کے دوپٹے سے ڈھانپیں۔اس نے محسوس کیا کہ یہ حجاب کا حصہ ہے،معمولی لباس جواللہ نے عورتوں کے لیے مقرر کیا ہے۔اس نے یہ بھی سمجھا کہ یہ آیت ان لوگوں کی وضاحت کررہی ہے جن کو عورتوں کی زینت

دیکھنے کی اجازت ہے، جیسے کہ ان کے شوہر، ان کے قریبی رشتہ دار، ان کی خواتین دوست، ان کے غلام، ان کے مرد غلام جن کی جنسی خواہش نہیں تھی، یا ان کے چھوٹے بچے جن کے پاس جنسی خواہش نہیں تھی۔ عورتوں کی شرمگاہ کا علم نہیں۔ اس نے محسوس کیا کہ یہ آیت عورتوں کو اجنبیوں، غیروں، دشمنوں یا منافقوں کی نظروں اور نقصان سے بچا رہی ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ یہ خواتین کے وقار اور عزت کا احترام کرنے اور ان کے حقوق اور رازداری کے تحفظ کا ایک طریقہ ہے۔

ایمان نے وہ ویڈیو دیکھی جس میں سورہ غافر کی آیت نمبر 21 کو دکھایا گیا تھا: کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی اور دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ وہ زمین پر طاقت اور نقوش میں ان سے زیادہ تھے، لیکن اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔ اور اللہ کی طرف سے ان کا کوئی محافظ نہ تھا۔" وہ سمجھتی تھیں کہ یہ آیت کافروں کو پچھلی امتوں کے انجام سے خبردار کر رہی ہے جنہوں نے رسولوں اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا۔ وہ سمجھتی تھیں کہ یہ قومیں

قریش سے زیادہ طاقتور اور خوشحال ہیں لیکن اللہ نے ان کے گناہوں اور تکبر کی وجہ سے انہیں تباہ کر دیا۔ وہ سمجھ گئی کہ اللہ کے غضب اور عذاب سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں کانپ رہی ہے، کیونکہ اس نے محسوس کیا کہ یہ آیت اس کے اور اس کے لوگوں کے لیے بھی ایک تنبیہ ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ بھی اللہ کا کفر اور نافرمانی کرتے رہے ہیں اور اس کے رسولوں اور اس کی آیات کو بھی نظر انداز کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے رہے ہیں۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ بھی اللہ کے غضب اور انصاف کا سامنا کرنے کے خطرے میں ہیں۔ اس نے محسوس کیا کہ انہیں توبہ اور اصلاح کی ضرورت ہے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔ اس نے کہا "اے اللہ میں سب کچھ قبول کروں گی۔ میں تیری ہدایت اور تیرے احکام کو قبول کروں گی میں تیری رحمت اور بخشش کو قبول کروں گی میں تیری مرضی اور تیرا فرمان قبول کروں گی۔ میں تجھ کو اپنا رب اور مالک تسلیم کروں گی"

www.novelsclubb.com

دریں اثنا، سویڈن میں، گونار اپنے موبائل کے ذریعے ایمان کی آواز سن رہا تھا۔ وہ اس کا خفیہ عاشق تھا، اسے اس سے پیار ہو گیا تھا، وہ مسکرایا "ہاں ایمان، اب ہم سیدھے راستے پر چلیں گے اس راستے پر جو اللہ نے بتایا ہے،، ایمان نے اگلی ویڈیو دیکھی جس میں سورہ ہود کی آیات 57 آئی"

اگر تم رو گردانی کرو گے تو جو پیغام میرے ہاتھ (یعنی حضرتِ محمد ﷺ کے ھاتھوں) تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اور میرا پروردگار تمہاری جگہ اور لوگوں کو لا بسائے گا۔ اور تم خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ میرا پروردگار تو ہر چیز پر نگہبان ہے

www.novelsclubb.com

وہ اپنا موبائل گرا کر گھٹنوں کے بل گر گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے فریاد کی۔

"اے اللہ، اے رحم کرنے والے، اے معاف کرنے والے، اے محبت کرنے والے، اے جہانوں کے رب، اے ہر چیز کے پیدا کرنے والے، اے جزا کے دن

کے مالک،اے سب کچھ سننے والے،دیکھنے والے اور جاننے والے،۔میری شہ رگ سے بڑھ کر اے تو ہی میری مدد کرنے والا ہے،اے تو ہی مجھے بچانے والا ہے، اے تو ہی مجھے بخشنے والا ہے،اے تو ہی مجھے بخشنے والا ہے اے تو ہی جو میری رہنمائی کر سکتا ہے،اے تو ہی مجھے شفا دینے والا ہے،اے تو ہی مجھے بدلنے والا ہے،اے تو ہی جو مجھے بنا سکتا ہے،اے تو ہی مجھے سکون دینے والا ہے،اے تو ہی جو مجھے جنت عطا کرنے والا ہے،اے اللہ،اے اللہ،اے اللہ،مہربانی فرما،مہربانی فرما،مجھ پر رحم فرما،رحم فرما مجھ پر رحم کر،مجھے معاف کر،مجھے معاف کر،مجھے معاف کر،میری مدد کر،میری مدد کر،میری مدد کر،مجھے دنیا کے،فتنوں سے بچا"

www.novelsclubb.com

آنسو بے دریغ اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔

دوسری جانب گونار کی آنکھیں بھی بھیگیں تھیں اسکے لب بھی لرز رہے تھے

"ہمیں اللہ معاف کر دے گا ایمان۔۔ہمیں وہ معاف کر دے گا"

وہ مسکرایا۔۔۔اسکو بھی سچا۔راستہ مل گیا۔تھا

۔جسے اسے اور جاننا۔تھا۔۔۔

••••••••••••

oooooooooo ----------

دو دن بعد، گونار نے سیاہ ٹرٹل نیک شرٹ اور سٹیل گرے رنگ کی ڈریس پینٹ پہن رکھی تھی،اور چیلسی کے جوتے پہنے ہوئے تھے۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اس کیسٹ کا انتظار کر رہا تھا جو اس نے ایلومیناتی کے ایجنٹز سے منگوائی تھی۔وہ خفیہ تنظیم کا رکن تھا،اور اسے اپنی ڈیوٹی کے طور پر کیسٹ دیکھنا تھا۔اس نے دروازے پر دستک سنی،اور اپنی غضب ناک آواز میں کہا،''اندر آجاؤ۔''اس کا نوکر ایک پیکج لیے کمرے میں داخل ہوا۔اس نے گونار کے حوالے کیا اور کہا،"

Herr (sir)

ہیر ریہ وہی کیسٹ ہے جو آپ نے مانگی تھی۔" گونار نے پیکج لیا، اور اسے کھولا۔ اس نے ایک کیسٹ دیکھی جس پر آنکھ کا نشان تھا۔ اس نے اسے ایلومیناتی کے لوگو کے طور پر پہچانا۔ اس نے کیسٹ پلٹ کر لیبل کو دیکھا۔ اس میں کہا گیا تھا، "میرب موئیز اور بہرامند کھوسٹ: دی فائنل کٹ۔" اس نے اپنے نوکر کی طرف دیکھا، اور کہا، "اب تم جا سکتے ہو، اور آج مجھے پاکستانی طرز کا ناشتہ بنا دو، میں کچھ مصالحہ دار کھانے کے موڈ میں ہوں۔ ایسا کرو نہاری بنا لو" نوکر نے سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا۔ گونار نے ڈی وی ڈی پلیئر میں کیسٹ ڈالی، اور ریموٹ پکڑ لیا۔ اس نے پلے کا بٹن دبایا، اور ایل، ای ڈی اسکرین کو دیکھا۔ ویڈیو کا آغاز ہسپتال کے ایک منظر سے ہوا۔ موئیز ایک بستر پر لیٹا ہوا تھا،۔۔ وہ ایک ایلومیناتی ایجنٹ کے طور پر بے نقاب ہو چکا تھا، اور اس کے دشمنوں نے اسے زہر دے دیا تھا۔ ایک نرس اندر آئی، اور اس کی ڈرپ چیک کی۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی، اور بولی، "فکر نہ کریں مس

میرب موئیز۔آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔بس آرام کریں اور آرام کریں۔"وہ کمرے سے نکل گئی،اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔گونار جانتا تھا کہ وہ بھی ایک ایلومیناتی ایجنٹ ہے،اور اس نے موئیز کی ڈرپ کو مہلک انجکشن میں بدل دیا ہے۔ اس نے موئیز کے لیے کوئی ہمدردی محسوس نہیں کی،یہ اسکا خود کا کھودا گھڑا تھا۔ کچھ دیر بعد معیز کی حالت مزید بگڑ گئی۔اس نے نظر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔اس کی آنکھیں پھیل گئیں،جیسے اس نے کوئی ان دیکھی مخلوق دیکھی ہو۔اس نے منہ کھولا،اور چیخا۔"مجھے نہیں مرنا مجھے نہیں مرنا چھوڑو مجھے چھوڑو جاؤ یہاں سے تم بہت ہیبت ناک ہو جاؤ یہاں سے"وہ لرزتی۔زبان سے یہ سب بول رہا تھا گونار یہ دیکھ کر چونک گیا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔اس نے سوچا کہ موئیز کیا دیکھ رہا ہے،اور کیا محسوس کر رہا ہے۔کیا یہ دھوکا ہے یہ وژن موئیز کے منہ میں جھاگ آنے لگا۔وہ درد اور اذیت سے کراہا۔اس نے ہوا کے لیے ہانپ لی،اور دم گھٹنے لگا۔وہ گر گیا،اور مر گیا۔اسکرین نے اس کی فلیٹ لائن،اور اس کا بے جان چہرہ دکھایا۔ویڈیو ایک

اور منظر میں کٹ گئی۔ یہ پاکستان کی جیل تھی۔ بہرامند کھوسٹ ایک کوٹھڑی میں بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک مشہور پروڈیوسر تھا، جس نے کئی فلمیں اور ڈرامے بنائے تھے۔ وہ ایلومیناتی کے لیے بھی کام کر رہا تھا اور اپنے میڈیا کے ذریعے ان کا پروپیگنڈہ پھیلا رہا تھا۔ اسے بدعنوانی اور توہین کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، اور اسے سزا سنائی گئی تھی۔

ایک آدمی بہرامند کھوسٹ کے پاس پولیس کے لباس میں آیا اور اسکے سامنے ایک ٹوکری رکھی جس پر کپڑہ تھا بہرامند نے اسے دیکھا وہ آدمی اسے دیکھتے بولا "یہ تمہارا یہاں سے نکلنے کا ٹکٹ ہے ہمارے بندے تمہارا انتظار کر رہے ہیں" وہ مسکرایا اور بائیں آنکھ دبائی

۔وہ آدمی سیل سے نکلا، اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔ گونار جانتا تھا کہ وہ بھی ایلومیناٹی کا ایجنٹ تھا اور اس نے ٹوکری میں ایک زہریلا کوبرا چھوڑا تھا۔ اس آدمی کو بہرامند کھوسٹ کے لیے کوئی ہمدردی محسوس نہیں ہوئی، جس نے اپنے مشن میں

ناکامی کی اور تنظیم کے ساتھ غداری کی۔ بہرامند کھوسٹ نے ٹوکری پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کا ڈھکن اوپر اٹھایا تو اندر ایک کوبرا نظر آیا۔ اس نے چیخ ماری، اور کتاب سانپ کی طرف پھینک دی۔ سانپ نے سسکیاں ماری اور اس کی طرف لپکا۔ اس نے اس کی گردن پر کاٹا، اور اس میں زہر کا ٹیکہ لگایا۔ بہرامند کھوسٹ میں ایک تیز درد، اور جلن کا احساس ہوا۔ اس نے ٹوکری گرادی، اور گردن پکڑ لی۔ وہ لڑکھڑا کر فرش پر گر پڑا۔ وہ درد اور اذیت سے کراہا۔ اس نے ہوا کے لیے ہانپ لی، اور دم گھٹنے لگا۔ وہ گر گیا، اور مر گیا۔ سکرین پر اس کا خون آلود جسم اور اس کا بے جان چہرہ نظر آرہا تھا۔ ویڈیو ختم ہو گئی، اور سکرین سیاہ ہو گئی۔ گونار نے ایک گہرا سانس لیا، اور آنکھیں گھمادیں وہ نہ حیران ہوا، نہ پریشان۔ وہ ایسی ویڈیوز اور ایسی اموات دیکھنے کا عادی تھا۔ وہ ایلومیناتی کا رکن تھا، اور وہ قوانین جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جو بھی تنظیم کو ناکام کرے گا یا دھوکہ دے گا اسے ختم کر دیا جائے گا۔ وہ جانتا تھا کہ جو بھی تنظیم کی مخالفت یا چیلنج کرے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ایلومیناتی کا ایک

منصوبہ اور ایک مقصد تھا۔وہ جانتا تھا کہ ایلومیناتی کے پاس ایک وژن اور ایک طاقت ہے۔اس نے ایجیکٹ کا بٹن دبایا،اور کیسٹ نکالی۔اس نے اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا،اور وہاں سے چلا گیا۔اسے موئیز یا بہرامند کھوسٹ کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے ایلومیناتی یا ان کے ایجنڈے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف ایک چیز اور ایک شخص کی پرواہ تھی۔اسے صرف ایمان اور اس کی محبت کی پرواہ تھی۔اسے صرف اس کا دل جیتنے اور اسے اپنا بنانے کی فکر تھی۔اسے صرف اس بات کی پرواہ تھی کہ وہ اسے جلد از جلد پاکستان جا کر اپنے بارے میں بتائے اسے صرف ایمان کو ایک بہتر زندگی اور ایک خوشگوار مستقبل دینے کی فکر تھی۔ اسے صرف ایمان کی فکر تھی باقی سب کچھ غیر متعلق تھا۔

www.novelsclubb.com

•••••••

ایمان نے کمیز شلوار پہن رکھی تھی اپنے سر کے گرد حجاب لپیٹ لیا اور اپنے جسم پر ایک لمبی چادر اوڑھ لی۔وہ فل وقت عبایا نہیں پہن پا رہی تھی اسے اس سب کے

لئیے کچھ اور وقت درکار تھا وہ گاڑی کی ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ گئی اور ریئر ویو مرر میں خود کو چیک کیا۔۔اس نے اپنے فون پر ایک نمبر ڈائل کیا اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔اس نے سپیکر کا بٹن دبایا اور فون ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔"السلام علیکم،انکل حاشر۔میں ایمان کیا آپ کو میں یاد ہوں؟"وہ دھیمی آواز میں بولی اور اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کی کوشش کی۔اس نے اسے دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے سنا اس نے دوستانہ لہجے میں جواب دیا"ایمان بیٹا پہچان لیا میں نے آپ کو۔۔کیسی ہیں آپ مجھے کیسے یاد کیا"۔ایمان نے ہونٹ کاٹ کر ادھر اُدھر دیکھا۔اس نے کہا"انکل مجھے آپ سے ایک،اہم معاملے میں گفتگو کرنی ہے کیا ہم ملاقات کر سکتے ہیں ابھی ایف ایٹ کسی ریستوران میں"اس نے مزید کہا"میں اس حوالے سے فون پر بات نہیں کر سکتی اور یہ ضروری ہے پلیز"

وہ مسکرائی"بہت شکریہ حاشر انکل بہت۔شکریہ،میں بس پہنچ رہی ہوں"

اسنے گاڑی کے اگنیشن میں چابی گھمائی اور انجن سٹارٹ کیا"ایف ایٹ جی جی بلکل،اسی،ریستوران میں بلکل،او کے اللہ حافظ"

۔اس نے فون بند کیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔وہ گھبراہٹ اور بے چینی محسوس کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔اسے امید تھی کہ وہ کسی چیز پر شک نہیں کرے گا یا بہت سارے سوالات نہیں کرے گا۔اس کے پاس ایک منصوبہ تھا،اور اسے اس پر قائم رہنا تھا۔

---

وہ ایک آرام دہ لیکن خوبصورت ریستوراں میں تھے جہاں باہر طوفانی موسم کا ایک خوبصورت نظارہ تھا۔بارش کھڑکیوں سے ٹکرا رہی تھی،اس کے ساتھ کبھی کبھار بجلی کی چمکیں بھی تھیں جو ان کے چہروں کو اندرونی روشنی کی نرم چمک میں ڈوبنے سے پہلے لمحہ بہ لمحہ روشن کر دیتی تھیں۔حاشر ایمان کے سامنے بیٹھا اسے تجسس اور تشویش کی آمیزش سے دیکھ رہا تھا۔وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ اس نے اسے پانچ سال

پہلے دیکھا تھا، جوان اور خوبصورت، لیکن اب اس کے مندروں میں کچھ سفید بال تھے۔اس نے کالا سویٹر اور ڈریس پینٹ پہن رکھی تھی۔ایمان کو حجاب اور عبایہ میں دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔وہ خوش تھا کہ وہ بدل گئی ہے کیونکہ جب وہ پہلی بار اس سے ملا تو وہ مغربی لباس پہنتی تھی اس نے کہا"بولو بیٹی کیا ہوا؟اس کی آواز نرم اور گرم تھی۔ایمان نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی گود میں ہاتھ رکھا۔وہ گھبراہٹ اور قصوروار محسوس کر رہی تھی۔"انکل، میرے نام پر جو بھی جائیداد ہے، وہ آپ جتوئی کے نام کر دیں۔"اس کی آواز دھیمی اور دھیمی تھی۔ہاشر چونک گیا۔وہ آگے جھک کر جھک گیا۔اس نے کہا،"کیوں؟کیا تم جانتی ہو کہ تمہارا باپ تمہارا کیا کرے گا اگر یہ جائیداد اس کے نام ہو گئی تو؟وہ خاموش ہے کیونکہ جائیداد تمہارے نام ہے، اس کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔"وہ غصے میں اور حفاظتی لگ رہا تھا۔ایمان نے کچھ کہنا شروع کیا لیکن ویٹر نے آکر بھاپتی ہوئی کشمیری چائے ان کے سامنے لکڑی کی میز پر رکھ دی۔ایمان نے نظریں ہٹا کر سامنے والی جگہ کو دیکھا۔

اسے اپنے گلے میں گانٹھ محسوس ہوئی۔وہ چائے پینا نہیں چاہتی تھی۔وہ جانا چاہتی تھی۔ویٹر چلا گیا تو ایمان پھر بولی لیکن پھر ایک بجلی چمکی اور ایمان کی آواز دم توڑ گئی۔باہر ایک زوردار گرج تھی،اور کھڑکیوں کے شیشے ہلنے لگے۔ایمان کو خوف کی لہر دوڑ گئی۔وہ اس بار پھر زور سے بولی۔"انکل،میں جانتی ہوں کہ میری دادی نے یہ جائیداد میرے نام کرائی تھی تاکہ میرا باپ مجھے کچھ نہ کہہ سکے،لیکن میں یہ سب چھوڑ کر کہیں جانا چاہتی ہوں۔مجھے یہ سب نہیں چاہیے۔"اس نے التجا بھری نظروں سے اسے دیکھا۔حاشر نے اس سے کہا،"لیکن،میری بیٹی،آپ کے والد..."اس نے اس سے بحث کرنے کی کوشش کی،لیکن ایمان نے اسے روک دیا۔اس نے کہا،"میں جانتی ہوں کہ وہ مجھے باہر پھینک دے گا۔میں اسے چھوڑ دوں گی۔میں اپنا گھر چھوڑ دوں گی۔مجھے یہ کرنا ہے۔"وہ پر عزم اور مایوس لگ رہی تھی۔حاشر نے گہرا سانس لیا اور چائے پی۔اس نے اداسی کی ایک کرب محسوس کی۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا کیوں کرنا چاہتی ہے۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ

www.novelsclubb.com

اس سے کیا چھپا رہی ہے۔اس نے کہا"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو کرو۔"اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اپنا کارڈ نکالا۔اس نے ایمان کو دیا۔"یہ میرا نمبر ہے،اگر کوئی مسئلہ ہو تو بتاؤ، تمہاری دادی نے مجھے اپنی جائیداد کی ذمہ داری دی،انہوں نے جیسا چاہا وہ میں نے کیا اور تمہارے نام جائیداد منتقل کر دیا، لیکن اب مجھے تمہاری حفاظت کرنی ہے۔مجھے اپنا باپ اور بڑا بھائی سمجھو۔"وہ اسے دیکھ کر مسکرایا لیکن اس کی مسکراہٹ اداس تھی۔ایمان واپس مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ جعلی تھی۔"شکریہ۔"اس نے کارڈ لے کر اپنے پرس میں رکھ لیا۔اسے ایک دم ندامت کا احساس ہوا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے سب کچھ بتا سکتی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ سمجھ نہیں پائے گا۔وہ جانتی تھی کہ وہ منظور نہیں کرے گا۔باہر بہت زور کی گرج سنائی دی۔وہ ایمان کی حماقت کا ماتم کر رہی تھی۔وہ اپنی پسند کے نتائج بھگتنے کی تیاری کر رہی تھی۔

•••••••••

پروفیسر توراب اور گونار نے سٹاک ہوم کے

Humlegården park

میں ٹہلتے ہوئے سردیوں کے پر سکون مناظر سے لطف اندوز ہوئے۔ برف نے ہر سطح کو ڈھانپ دیا، روشن آسمان کے خلاف اونچے کھڑے ننگے درختوں کے ساتھ ایک تضاد پیدا کیا۔ گونار نے سبز فر کا جیکٹ، سرمئی بنا ہوا سویٹر، نیلی جینز کا ایک جوڑا، اور بھورے چمڑے کے جوتے پہن رکھے تھے۔ اس کا لباس فیشن اور عملی دونوں تھا، جو اس کے ذاتی ذوق اور ترجیح کی عکاسی کرتا تھا۔ اس کے پاؤں ہر قدم کے ساتھ برف میں دھنستے گئے اور اپنے پیچھے قدموں کے نشانات چھوڑ گئے۔ جب وہ چل رہے تھے، توراب نے ایمان کے بارے میں گونار کے خدشات کو غور سے سنا، "میں ایمان کے بارے میں پریشان ہوں۔ اس کے گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔" گونار نے کہا، اس کی آواز میں اداسی تھی۔ اس کی بھنویں پھٹی ہوئی تھیں اور اس کی نگاہیں دور تھیں، جیسے وہ اپنے ذہن میں اس کا چہرہ دیکھ رہا

ہو۔"تم اب کیا کرو گے؟"تو راب نے اپنے دوست کی مخمصے کے بارے میں متجسس ہوتے ہوئے پوچھا۔اب وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا۔۔۔۔"اگر وہ چاہتی کہ اس کا خاندان اس دنیا میں نہ خوش رہے تو میں اس دنیا میں ان کی زندگی کو دکھی بنا دیتا جہنم کا مطلب میں انہیں اس دنیا میں سمجھا دیتا"گونار نے کہا،اس کا لہجہ تلخ تھا۔ اس نے بے بس اور غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔"میں نے پہلی بار اس کا رونا سنا۔وہ کہہ رہی تھی کہ اس کی خواہش ہے کہ مولوی سرور کاشا گرد اسے اس دن مار دیتا جب وہ اسے کالے جادو کی رسم کے لیے قربان کر رہا تھا۔"پروفیسر طوراب مولوی سرور کے ذکر سے چونک کر اپنی پٹریوں میں رک گئے۔اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس نے بے اعتباری سے گونار کی طرف دیکھا۔"کون سا مولوی؟" اس نے پوچھا،امید ہے کہ اس نے غلط سنا ہو گا۔تراب کی حیرت کو دیکھتے ہوئے گونار بھی رک گیا۔اس نے کچھ سمجھے بغیر کہا،"مولوی سرور۔کیوں؟آپ اسے جانتے ہیں؟"پروفیسر تو راب نے جذبات کی ایک لہر،غصے،غم اور خوف کی

آمیزش محسوس کی۔اسے احساس ہوا کہ گونار اور ایمان اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا، "وہ میری بہو کا باپ ہے، وہ کالا جادو کرتا تھا، اس نے یہ سب کیا ہو گا، اس نے میری بہن سے شادی کی اور اس نے میری بہن کو بھی مارا، جب اسے سرور کا سچ پتہ چلا۔ سرور کے بارے میں سچ، میں نے اپنی چھوٹی بھانجی کو اداس نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن اسے بہر حال پتہ چل گیا، سرور اب مر چکا ہے، اور وہ۔مرید بھی، لیکن فکر نہ کرو۔ اگر ایمان سرور کو جانتی ہے تو سندس میری بھانجی بھی ایمان کو جانتی ہو گی۔میں جلد ہی سندس کو ایمان کے پاس بھیج دوں گا، وہ اس کی مدد کرے گی۔" گونار نے اپنے اوپر راحت کی لہر محسوس کی۔وہ تو راب کو دیکھ کر شکر گزاری سے مسکرایا، پہلی بار پر امید محسوس کیا۔ "شکریہ پروفیسر طوراب۔آپ اچھے دوست ہیں۔" اس نے خلوص سے کہا۔پروفیسر طوراب نے مسکراتے ہوئے واپسی اور حمایت اور یکجہتی کے اشارے کے طور پر گونار کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔انہوں نے اپنے

درمیان ایک نیا رشتہ محسوس کرتے ہوئے پھر سے چلنا شروع کیا۔دونوں کو مولوی سرور کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا تھا لیکن انہوں نے جوابی جنگ کا راستہ بھی تلاش کر لیا تھا۔ان کا ایک مشترکہ مقصد تھا: ایمان کی حفاظت اور گونار کو ایمان سے ملوانا۔۔۔

•••√•

سندس نے ہنزہ میں سڑک کے کنارے بنی جگہ پر چلتے ہوئے برفیلے پہاڑوں کی تعریف کی۔اس نے خود کو گرم رکھنے کے لیے عبایا اور فر جیکٹ پہنی تھی۔اس کا فون اس کی جیب سے وائبریٹ ہوا۔سکرین پر نام دیکھ کر وہ مسکرا دی۔یہ اس کے ماموپروفیسر طوراب کی واٹس ایپ کال تھی۔"السلام علیکم ماموں"اس نے گرمجوشی سے اسے سلام کیا۔"اللہ کا شکر ہے،آپ کی بہو اور پوتا پوتی تینوں ٹھیک ہیں،"اس نے کہا۔یہ سن کر وہ خوش ہوا۔سندس نے اسے یتیم خانہ کے بارے میں بتایا جو وہ اور اس کی بہن ضرورت مند بچوں کے لیے بنا رہے تھے۔اس نے ایمان کا بھی

تذکرہ کیا،ایک لڑکی جس نے بہت تکلیفیں برداشت کیں اور پھر کبھی اس سے رابطہ نہیں کیا۔"ہاں ماموں میں جانتی ہوں کہ ایمان بہت اچھی لڑکی ہے وہ صرف ظالم ہاتھوں کی وجہ سے بھٹک گئی تھی۔میں نے اسے اپنا نمبر دیا تھا لیکن اس نے کبھی کال نہیں کی"اس نے اداسی سے کہا۔اس نے پوچھا. وہ حیرانی سے چلتے چلتے رک گئی۔"آپ ایمان کو کیسے جانتے ہیں؟"سندس چل پڑی"اچھا چلیں آپ نہیں بتانا چاہتے تو مت بتائیں"جب وہ بات کر رہے تھے،ایک گاڑی ایک کوڑے سے بھرے شاپر جس میں سنیکس کی پیکٹز وغیرہ تھے اس کو سڑک پر پھینکتی ہوئی آگے بڑھی۔سندس نیچے جھکی اور اس نے حقارت سے اس شاپر کو اٹھایا۔آس پاس کوئی کوڑے کا ڈرم نہیں تھا۔وہ نفرت محسوس کرتے ہوئے پھر سے چلنے لگی۔

"اوکے ماموں میں کچھ دنوں تک چلی جاؤں گی اسلام آباد ابھی اپ کو پتا ہے آپی کو میری ضرورت ہے تو میں جیسے ہی فری ہوئی میرا پہلا کام یہ ہی ہو گا"اس نے اسے

یقین دلایا کہ وہ اپنی پوری کوشش کرے گی "اللہ حافظ، خیال رکھئیے گا ماموں" اسے کال ختم کی۔اس نے فون واپس جیب میں رکھا اور چلتی رہی۔

••••

تین دن بعد>>>>

ایمان سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اس نے ٹی وی لاؤنج سے خالدہ کی آواز سنی۔وہ رک کر سنتی رہی خالدہ اپنے شوہر جتوئی سے کہہ رہی تھی، "تمہاری سابقہ بیوی ہسپتال میں ہے، بیچاری، وہ کہہ رہے تھے کہ اس کے گردے کا کام کم ہے اور کم ہو رہا ہے، شاید وہ زندہ نہ رہ سکے۔" جتوئی کی آواز آئی، غضب کی آواز آئی۔ "تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" اس نے ایسے پوچھا جیسے اسے پرواہ نہ ہو۔ایمان نے غصے اور اداسی کی لہر محسوس کی۔امنہ، اس کی حیاتیاتی ماں، اس کے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھتی تھی وہ ہمیشہ اپنے شوہر آصف کی وجہ سے ایمان کی توہین کرتی تھی ایمان کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا۔اگرچہ آمنہ ایک ظالم عورت تھی پھر بھی وہ ایمان کی ماں تھی۔

اتنی تکلیف کے بعد اس نے ایمان کو جنم دیا تھا۔ وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی تھی، لیکن اس نے اسے نو ماہ تک اٹھا رکھا تھا۔ ایمان نے سوچا کہ کیا اسے جا کر اسے دیکھنا چاہیے یا پھر اسے مسترد کر دیا جائے گا۔ ایمان نے جتوئی کی آواز بدلتے ہوئے سنی جب اس کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے خالدہ کو "خاموش" کہا اور کال کا جواب دیا۔ "ہاں ہاشر۔" اس نے حیرانی سے کہا۔ وہ کچھ دیر سنتا رہا اور پھر چیخ کر بولا "کیا؟" اس نے بڑی نظروں سے خالدہ کو دیکھا۔ خالدہ نے بے صبری سے اسے دیکھا اور اس سے فون چھیننے کی کوشش کی۔ اس نے اسے ہاتھ سے دھکیل دیا اور کہا "کیا واقعی ایمان نے ساری جائیداد میرے نام کر دی ہے، اچھا میں آ رہا ہوں"۔ اس نے کال کاٹ دی اور شرارت سے مسکرا دیا۔ خالدہ نے پرجوش ہو کر کہا "کیا اس ایمان نے جائیداد ہمارے نام کر دی ہے؟ جتوئی نے ہنس کر سر ہلایا۔ "جی ہاں." اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ خالدہ نے اس سے کہا، "چلو، پھر اسے لات مار کر باہر نکال دو، ہم نے اسے بہت دن رکھا ہے۔" خالدہ کے برسوں کا دل غبار

اسکاانتقام۔۔۔ جتوئی ہنسااور مان گیا۔ ”تم جو بھی کہو، ہمیں ہماری جائیداد مل گئی۔“ اس نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ایمان دروازے کے باہر کھڑی یہ سب سن رہی تھی۔اسے مایوسی اور مایوسی کی لہر محسوس ہوئی۔اس نے خود کو ان کے چنگل سے چھڑانے کے لیے جائیداد دی تھی، لیکن ان پر کوئی احسان یا رحم نہیں تھا۔وہ صرف اس کو استعمال کرنااور اس کے ساتھ زیادتی کرنا چاہتے تھے۔اس نے اپنے آپ سے تلخی سے کہا، "دنیا ہمیشہ کے لیے نہیں رہے گی، روز قیامت ہمیشہ رہے گی۔" وہ دھیمی آواز میں بولی اور سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔اس نے سیاہ لمبی فراک پہن رکھی تھی جو سادہ اور معمولی تھی۔اس کے سر اور کندھوں پر چادر تھی۔وہ ایک متقی اور عاجز لڑکی لگتی تھی،۔۔۔

ایمان اتنی بے وقوف نہیں تھی۔اس نے اپنے بینک اکاؤنٹ سے تمام رقم نکال لی تھی، جو تقریباً 20 کروڑ تھی، اور اسے ہاشر کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرادی تھی۔ اس نے بہت سے زیورات بھی خریدے تھے اور بینک لاکر میں رکھے تھے۔وہ

جتوئی اور خالدہ کے لیے کچھ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی، جنہوں نے اس کے ساتھ غلام جیسا سلوک کیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور اپنے لگج بیگ میں کپڑے ڈالے۔ اس کے پاس پیک کرنے کے لیے بہت کچھ نہیں تھا۔ اس نے اپنی گلہریوں کو کھڑکی سے اندر آتے دیکھا۔ وہ اس گھر میں اس کے اکلوتے دوست تھے۔ وہ مسکرائی "تم میرے ساتھ جانا چاہتے ہو؟ وہ انہیں اپنی نئی زندگی میں اپنے ساتھ لے جائے گی گلہریاں کھڑکی سے، باہر نکل گئیں انکو ایمان کا سگنل مل گیا تھا۔ دوسری طرف خالدہ کی بلی عجوہ دروازے سے ایمان کو دیکھ رہی تھی۔ اگرچہ خالدہ ایک زہریلی عورت تھی لیکن عجوہ ایمان سے محبت کرتی تھی۔ ایمان اسے اب کھلاتی تھی اور اس کے ساتھ کھیلتی تھی۔ ایمان نے عجوہ سے کہا""ہاں تم بھی میرے ساتھ چلو گے چلو چپکے سے گاڑی میں بیٹھتے ہیں تاکہ خالدہ کو پتہ نہ چلے۔"اس نے عجوہ کو اٹھایا اور ٹوکری میں ڈال دیا۔ اس نے اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ خالدہ اسے اپنی بلی لیتے ہوئے دیکھے۔ وہ جانتی تھی کہ خالدہ غصہ ہو گی۔ ایمان نے

www.novelsclubb.com

بیگ، اور ٹوکری اٹھایا۔ اس نے آخری بار اپنے کمرے کی طرف دیکھا۔ وہ اس کمرے یا اس گھر سے بالکل بھی منسلک نہیں تھی۔ کمرہ بوسیدہ اور پرانا اور بہت بوسیدہ تھا۔ دیواریں چھلک رہی تھیں اور فرش میں شگاف پڑ گئے تھے۔ بستر سخت اور تکیہ پتلا تھا۔ کھڑکی ٹوٹی ہوئی تھی اور پردہ پھٹ گیا تھا۔ کمرہ اس کی دکھی زندگی کا عکس تھا۔ ایمان نے آہ بھری اور کہا""اب تم اپنا خیال رکھنا۔ وہ کمرے سے ایسے بولی جیسے کوئی شخص ہو۔ اس نے کہا، "میرے آنسوؤں اور دکھوں کا واحد ساتھی تم ہی تھے۔ تم ہی میرے دکھ اور تکلیف کے بارے میں جانتے تھے۔ لیکن میں اب تمہیں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں، لیکن مجھے جانا ہے۔" اس نے اپنی آنکھ سے ایک آنسو پونچھا۔ اس نے کہا، "میں نے یہاں کئی ڈراؤنے خواب اور حادثات دیکھے ہیں۔ لیکن اب میں جا رہی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم کو بھی میری طرح کسی دن سکون اور خوشی ملے گی۔" وہ مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے اسے لاک

کر دیا۔اس نے چابی فرش پر چھوڑ دی۔اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ کمرے یا گھر کا کیا ہو گا۔وہ اپنا فیصلہ کر چکی تھی۔وہ اپنا موقع لے چکی تھی۔وہ اپنے دل کی پیروی کر چکی تھی۔

---

ایمان اپنے بیگ،اور ٹوکری کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔وہ اس گھر کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنے کو تیار تھی۔وہ اپنی آزادی کے لیے سب کچھ چھوڑ چکی تھی۔اس کے پاس ایک منصوبہ تھا جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔اسے ایک امید تھی جو کسی نے شیئر نہیں کی۔وہ دروازے تک پہنچنے ہی والی تھی کہ اس نے اپنی سوتیلی ماں اور اپنی سوتیلی بہنوں کو کمرے میں دیکھا۔وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے اور نمکین کھا رہے تھے۔پہلے تو انہوں نے اسے نوٹس نہیں کیا۔اس نے چپکے سے ان کے پاس سے گزرنے کی کوشش کی لیکن خالدہ نے اسے دیکھا اور اس کا مذاق اڑایا۔اس نے طنزیہ انداز میں اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا""اسے دیکھو اب وہ

کمبل میں لپٹی ہوئی ہے"۔اس نے ہنستے ہوئے اپنی بیٹیوں کو دھکا دیا۔وہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ شامل ہو گئیں وہ ہمیشہ مغربی لباس پہننے پر ایمان کا مذاق اڑاتے تھے لیکن اب حجاب اور چادر پہننے پر اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔انہوں نے اس کے جذبات کی پرواہ نہیں کی۔انہوں نے اس کے ایمان کی پرواہ نہیں کی۔انہیں صرف اپنی فکر تھی۔

ایمان کو تکلیف اور غصے کا ڈنک محسوس ہوا لیکن اس نے اسے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس نے قرآن میں سنا تھا کہ اگر کوئی برا کہے تو اسے برا مت کہو۔وہ مسکرائی اور کہنے لگی "ہاں اللہ نے مجھے ہدایت دی۔اور اس نعمت کی۔توفیق جو اللہ کسی کسی کو دیتا ہے"وہ اطمینان اور اعتماد سے بولی۔اس نے انہیں اپنی کمزوری دیکھنے نہیں دی۔ اس نے انہیں اپنا خوف دیکھنے نہیں دیا۔وہ سر اٹھا کر دروازے کی طرف چل پڑی۔ خالدہ نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔اس نے اپنے بیگ کو دیکھا۔اس نے ٹوکری

نہیں دیکھی جو کپڑے کے نیچے چھپی ہوئی تھی ا۔اس نے عجوہ کو نہیں دیکھا جو ابھی تک ٹوکری میں پڑا تھا۔

۔وہ نہیں جانتی تھی کہ ایمان اجواہ کو اپنے ساتھ لے جا رہی ہے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس گھر میں اس کے اکلوتے دوست ہیں۔خالدہ نے اسکی پشت کو دیکھتے کہا ""ہاں پلیز اب اپنا چہرہ مت دکھانا۔"وہ سختی اور سرد لہجے میں۔بولی ایسے ھاتھوں کو جنبش دی جیسے بول رہی ہو عزاب ٹلا وہ اسے اس گھر میں نہیں چاہتی تھی۔وہ اسے اس دنیا میں نہیں چاہتی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ وہ چلی یا مر جائے۔

ایمان نے پھر مسکراتے ہوئے بولی مگر وہ پیچھے نہ مڑی "ہم ایک ہی مزاج کے ہیں میں بھی یہی چاہتی ہوں لیکن ہم دونوں کو آخرت میں آمنے سامنے لایا جائے گا۔" وہ نرمی اور خلوص سے بولی۔اس نے انہیں سچائی یاد دلائی۔اس نے انہیں صرف نتائج سے خبر دار کیا۔اسے امید تھی کہ وہ توبہ کریں گے اور بدل جائیں گے۔اسے امید تھی کہ انہیں امن اور خوشی ملے گی۔خالدہ کا رنگ ڈھل گیا۔اسے اپنی ریڑھ

کی ہڈی میں ٹھنڈک محسوس ہوئی۔اسے اپنے دل میں ایک خوف محسوس ہوا۔وہ آخرت کے بارے میں سننا پسند نہیں کرتی تھی۔وہ فیصلے کے بارے میں سوچنا پسند نہیں کرتی تھی۔وہ حقیقت کا سامنا کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔اس نے دور دیکھا اور پرواہ نہ کرنے کا بہانہ کیا۔اس نے ٹی وی کا والیوم اوپر کیا اور اسے نظر انداز کیا۔

ایمان گھر سے نکل کر اپنی مہران گاڑی میں بیٹھ گئی۔اس نے اپنا بیگ،اور اپنی ٹوکری پچھلی سیٹ پر رکھ دی۔اس نے ٹوکری کھولی اور عجوہ کو باہر جانے دیا۔بارہ کے قریب گلہریاں پہلے سے ہی پیچھلی سیٹ پر تھیں۔اس سفر میں وہ تیراں اس کے ساتھی تھے۔وہ اس کے گھر والے تھے۔وہ اس کے دوست تھے۔انہوں نے اس سے گلے مل کر اسے تسلی دی۔اس نے ان کو تھپتھپایا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔اس نے کہا،"ہم ایک نئی جگہ جا رہے ہیں،ہم ایک نئی زندگی میں جا رہے ہیں،ہم خوش رہنے والے ہیں۔"وہ امید اور جوش سے بولی۔اس نے پیچھے مڑ کر گھر کو نہیں دیکھا۔یہ گھر ہی تھا جس نے اسے تکلیف دی۔یہ گھر ہی تھا جس نے اسے دکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

یہ وہ گھر تھا جس نے اسے کچھ نہیں دیا۔وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور انجن اسٹارٹ کیا۔کہنے لگی ”یہیں سے نیا باب شروع ہوتا ہے۔“”“وہ عزم اور حوصلے سے بولی۔وہ۔گاڑی تیزی سے بھگا کر گھر اور ڈی ایچ

اے سے نکل گئی وہ دور ہو رہی تھی گھر سے دی ایچ اے اسے

اسے پرواہ نہیں تھی۔اسے افسوس نہیں ہوا۔اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔اس نے آگے دیکھا۔وہ آگے دیکھنے لگی۔اس نے اوپر دیکھا۔

اچانک گھر سے خالدہ کی آواز آئی،"عجوہ!"یکدم گھر کے قریب درخت پر موجود کوے اڑے۔وہ سمجھ گئی تھی کہ ایمان اس کی بلی لے گئی ہے۔وہ غصے میں تھی۔وہ غصے میں تھی۔وہ بے بس تھی۔وہ بھاگتی ہوئی گھر سے باہر نکلی اور ایمان کی گاڑی کو دور غائب دیکھا۔وہ چیخی اور لعنت بھیجی۔اس نے اپنی چپل گاڑی کی طرف پھینکی۔ وہ چھوٹ گئی۔وہ رونے لگی۔جاتے جاتے ایمان نے اپنی دشمن کو رولایا تھا۔وہ اپنی بلی کھو چکی تھی۔وہ اپنی جائیداد کھو چکی تھی۔وہ اپنا کنٹرول کھو چکی تھی۔وہ سب کچھ

کھو چکی تھی۔اوپر اڑتے کوے "کیں کیں کیں۔"کرتے اس کے شور سے ڈر گئے۔وہ اس کے رویے سے بیزار تھے۔وہ اس کی قسمت پر نادم تھے۔وہ اڑ گئے اور اسے اکیلا چھوڑ دیا۔وہ اڑ گئے اور ایمان کے پیچھے لگ گئے۔وہ اڑ گئے اور اس کی خیر خواہی کی۔

••••••••••••

ایمان نے اپنا پرس پکڑ کر ہسپتال کے ہجوم والے استقبالیہ میں دھکیل دیا۔اس نے کمرہ نمبر کے نشانات کو اسکین کیا جس کی وہ تلاش کر رہی تھی۔ریسپشنسٹ نے، جو ایک بوریت کے ساتھ ایک نوجوان عورت ہے، اسے دیکھا اور کہا، "کیا آپ یہاں آمنہ کے لیے ہیں؟ وہ کمرہ نمبر 20 میں ہے، ہال کے نیچے آپ کے بائیں طرف۔" ایمان تشکر سے مسکرائی، "شکریہ۔" وہ گاڑیوں اور وہیل چیئروں کو چکماتے ہوئے تیزی سے دالان کے پار پہنچی اور 20 نمبر والے دروازے پر پہنچ گئی۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور اسے کھولا۔کمرہ کشادہ اور اچھی طرح سے آراستہ تھا، جس میں

ایک بڑی کھڑکی شہر کو دیکھتی تھی۔آمنہ بیڈ پر لیٹی مختلف مشینوں سے جڑی ہوئی تھی جو بیپ اور گنگناتی تھیں۔وہ پیلی اور کمزور لگ رہی تھی،اس کی آنکھیں بند تھیں۔اس کے ساتھ والے صوفے پر آصف اخبار پڑھ رہا تھا،اس نے نظر اٹھا کر ایمان کو دیکھا جس نے اسے ننگی تاروں سے جھٹکے لگائے تھے۔حیرت اور خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ایمان اس کاری ایکشن دیکھ کر مسکرائی لیکن وہ اسے ایمان کو اسلامی طرز کے لباس میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔وہ پر اعتماد اور خوبصورت لگ رہی تھی،"۔یہاں سے جاؤ مجھے ان سے بات کرنی ہے۔"اس نے آمنہ کی طرف دیکھا جو ابھی تک بے ہوش تھی اور جھجک گئی۔پھر وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کر چلا گیا۔ایمان آمنہ کے پاس گئی اور بیڈ کے کنارے پر آہستگی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی۔اس نے ایک بیہوش نبض محسوس کی۔وہ قریب جھکی اور سرگوشی میں بولی،"میں یہاں آپ کی حالت دیکھ کر آپ کا مذاق اڑانے نہیں آئی۔"آمنہ کی آنکھیں پھڑپھڑا کر ایمان سے ملیں۔اس نے ہانپتے ہوئے اپنی بیٹی کو پہچان لیا،جو

www.novelsclubb.com

اس لڑکی کی طرح کچھ نہیں لگ رہی تھی جس کے ساتھ اس نے زیادتی کی تھی اور اسے نظرانداز کیا تھا۔ آمنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ایمان کی آنکھوں سے بھی آنسو گرے، "ماں اپنے بچوں کی محافظ ہوتی ہے، مرغی ماں بن جائے تو بلی اس سے ڈرتی ہے۔" وہ رو پڑی۔ وہ ماں کے قدموں میں تھی، لیکن اس کا چہرہ ماں کے سامنے نہیں تھا۔ اس نے اپنا سر جھکا کر اپنی انگلیوں کے پوروں کو چھوا۔ "آپ نے کبھی میری حفاظت نہیں کی۔ آپ نے ہمیشہ اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔" اس نے آمنہ کی طرف دیکھا، "لیکن آپ پھر بھی میری ماں ہو، اور مجھے آنا ہی تھا۔" آمنہ رو پڑی۔ وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے احساس جرم اور ندامت کی لہر کو محسوس کی۔ وہ اپنی بیٹی کو گلے لگانا، معافی مانگنا، برسوں کی تکلیف کا ازالہ کرنا چاہتی تھی۔ ایمان نے ماں کی تڑپ کو محسوس کیا اور اسے گلے لگا لیا۔ ایمان نے اپنے ان اونس سالوں میں پہلی بار اپنی ماں کی گرمجوشی اور محبت کو محسوس کیا۔ آمنہ نے روتے ہوئے کہا، "مجھے معاف کر دو، میری بیٹی، مجھے معاف کر دو، میں تمہاری

www.novelsclubb.com

گنہگار ہوں، میں نے کبھی تمہاری حفاظت نہیں کی، میں غلط ہوں، میں بری ہوں۔"""آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور میرے لیے یہی کافی ہے"۔امنہ زور زور سے رو رہی تھی، باہر نرسوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر رہی تھی۔ ایمان نے اس سے کہا،"آپ کو ایک گردہ چاہیے، میں آپ کو اپنا ایک گردہ دوں گی۔"آمنہ اپنے آنسوؤں سے مسکرادی۔"ایمان"اس نے سرگوشی کی۔وہ پھر رو پڑی۔ایمان مسکرائی،"آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں آپ کے ساتھ ہوں"

ایمان بیڈ پر سے اٹھی"آپ آرام کریں"۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور یوٹیوب پر قاری عبدالباسط کی آواز میں سورہ رحمن کی آیت چلائی۔وہ کچھ دنوں سے ایک ہی سورت سن رہی تھی،اس کے الفاظ میں سکون پا رہی تھی۔وہ کمرے سے باہر نکلی تو آصف کو دالان میں کرسی پر بیٹھے دیکھا۔اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں خوف اور غصہ جھلک رہا تھا۔اسے یاد آیا کہ کس طرح اس نے اسے ننگی تاروں سے بجلی کا کرنٹ مارا تھا۔ایمان نے اس سے کہا،"میں اپنا گردہ عطیہ

کرنے کے لیے تیار ہوں کیونکہ قرآن نے کہا ہے کہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو۔ میں وہی کر رہی ہوں جو قرآن کہتا ہے، ڈاکٹر سے کہو کہ وہ میرا آپریشن کرے۔" وہ پر سکون اور مضبوط آواز میں بولی۔ آصف نے اسے گھورا پھر دروازے پر لگے شیشے سے آمنہ کی طرف دیکھا۔ اس نے اسے بستر پر پڑی، پیلا اور کمزور دیکھا۔ اس نے ایمان کی طرف پلٹ کر دیکھا "تم مان گئی" وہ حیرانی اور سکون سے گویا ہوا۔ ایمان نے گہرا سانس لیا۔ "ہاں، جب میری ماں کا گردہ میرے سے میچ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لوگ آدھے گردے پر جیتے ہیں۔" اس نے پر اعتماد ہونے کی کوشش کی، لیکن اسے خوف کی لہر محسوس ہوئی۔ "ٹھیک ہے چلو آج سرجری کرتے ہیں۔" وہ اٹھ کر فون کے پاس پہنچا۔ وہ اسے ختم کرنے کے لیے بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ ایمان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ اسے یہ آصف بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ حیران تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ آصف نے اس کی نظریں دیکھ کر کہا، "میں چاہتا ہوں کہ سب کچھ ایک ساتھ ہو جائے، میں

www.novelsclubb.com

امنہ کو صحت مند دیکھنا چاہتا ہوں۔" وہ مسکرایا، لیکن یہ جعلی مسکراہٹ تھی۔
ایمان نے ہنکارہ بھر کر کہا،"ہمم، ٹھیک ہے۔" وہ اس پر یقین نہیں کر رہی تھی۔
اسے احساس ہوا کہ اس کا کوئی خفیہ ایجنڈا ہے۔ وہ بے چینی محسوس کرتے ہوئے
واپس کمرے میں چلی گئی۔ اسے امید تھی کہ وہ غلطی نہیں کر رہی ہے۔.

---

••••

دو دن بعد رات کو آصف ایک ڈاکٹر کو ہسپتال کے کمرے میں لے آیا جہاں آمنہ
اور ایمان انتظار کر رہے تھے۔ ایمان نے اپنا گردہ اپنی والدہ کو عطیہ کرنے پر
رضامندی ظاہر کی تھی جو کہ گردے کے فیل ہونے کا بہانہ کر رہی تھیں۔
درحقیقت، آمنہ نے پہلے ہی گردے کی پیوند کاری کی سرجری کروائی تھی، اور وہ
بالکل ٹھیک تھیں۔ اس کے دو صحت مند گردے تھے صرف آصف اور آمنہ
ایمان سے بدلہ لینا چاہتے تھے جو ایمان نے آصف کو بجلی کے جھٹکے دیئے تھے،۔

ڈاکٹر اندر آیا اور مسکرایا، "مبارک ہو، گردے میچ ہو گئے ہیں" اس نے اپنے کلپ بورڈ پر ٹیسٹ کے جعلی نتائج کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ایمان سکون اور پریشانی کی آمیزش محسوس کرتے ہوئے مسکرائی۔ اسے امید تھی کہ سرجری ٹھیک ہو جائے گی اور اس کی ماں صحت یاب ہو جائی گی۔ ڈاکٹر نے کہا "اب تم ٹھیک ہو جاؤ گی آمنہ۔ """اس نے ایمان کی طرف دیکھا، """بیٹی تم بہت بہادر ہو۔"" ایمان مسکرائی لیکن اسے کڑواہٹ کا احساس ہوا۔ اسے یاد آیا کہ کس طرح اس کی ماں نے ہمیشہ آصف کا اس پر احسان کیا تھا، کس طرح اس نے اس کی بد سلوکی اور کوتاہی کو نظر انداز کیا تھا۔ وہ حیران تھی کہ کیا اس کی ماں واقعی اس سے پیار کرتی ہے، یا اگر وہ اپنے گردے کے لیے صرف شکر گزار ہے۔ ڈاکٹر نے کہا، """چلیں ہم آپریشن تھیٹر تیار کرتے ہیں، اپ لوگ تیار رہیں""۔ وہ جانے کے لیے مڑا، اس کے پیچھے آصف بھی آیا۔ ایک نرس اندر آئی، "نرس، ایمان کو اپنے ساتھ لے چلو۔" اس نے ایمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ایمان نے سر ہلایا اور اپنی سیٹ سے اٹھ گئی۔ وہ

امنہ کو اکیلا چھوڑ کر کمرے سے باہر نرس کے پیچھے چلی گئی۔ وہ تینوں مسکرائے لیکن ان کی مسکراہٹ میں مختلف جذبات چھپے ہوئے تھے۔

ایمان کو نرس چینجنگ روم میں لے گئی۔ اسے پہننے کے لیے ایک گاؤن اور ٹوپی دی گئی۔ وہ ان میں بدل گئی اور اپنے کپڑے اور سامان لاکر میں رکھ دیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور چابی سے تالا لگا دیا۔ اس نے چابی جیب میں ڈالی اور خود کو آئینے میں دیکھا۔ وہ گھبراہٹ اور خوف محسوس کر رہی تھی۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے اور اس کی ماں کی حفاظت کرے۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور دروازہ کھولا۔ وہ باہر نکلنے ہی والی تھی کہ اسے باہر سے آوازیں سنائی دیں۔ اس نے انہیں آصف اور ڈاکٹر کے طور پر پہچانا۔ وہ رک کر سنتی رہی۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ کام کرے گا؟" آصف نے بے چینی سے پوچھا۔ "مجھ پر یقین کرو، یہ ہو جائے گا." ڈاکٹر نے پراعتماد انداز میں کہا۔ "میں یہ پہلے کر چکا ہوں۔ کسی کو کسی چیز پر شک نہیں ہو گا۔" "لیکن اگر اسے پتہ چل گیا تو؟" آصف

نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔"وہ نہیں کرے گی وہ بہت نادان اور پر اعتماد ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ اسکی ماں اس سے پیار کرتی ہے وہ نہیں جانتی کہ تم دونوں اسے اپنا بدلہ لینا چاہتے ہو"۔"ڈاکٹر نے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔"دوسرے گردے کا کیا ہوگا؟جو تمہیں بلیک مارکیٹ سے ملا ہے؟"آصف نے متجسس لہجے میں پوچھا۔ "وہ کولر میں ہے۔یہ اس کے خون کی قسم کے لیے ایک بہترین میچ ہے۔یہ کینسر کے خلیوں سے بھی متاثر ہے۔ایک بار جب ہم اسے اس میں ٹرانسپلانٹ کریں گے تو وہ چند مہینوں میں مر جائے گی۔"ڈاکٹر نے خوفناک آواز میں کہا۔"اور پھر میرے دل میں لگی آگ بجھے گی میرا بدلہ پورا ہوگا جو اسنے میرے ساتھ کیا۔" آصف نے لالچی آواز میں کہا۔"بالکل۔اور اس منصوبے میں تمہاری مدد کرنے پر اپنا حصہ وصول کروں گا۔یہ ہمارے لیے جیت کی صورتحال ہے۔"ڈاکٹر نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ایمان کو وحشت اور بے اعتباری کا جھٹکا لگا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا سن رہی ہے۔وہ اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔وہ

www.novelsclubb.com

اس کا گردہ لینے اور اسے کینسر والا گردہ دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ وہ اس سے سب کچھ چرانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ وہ برے اور ظالم تھے۔ اسے غصے اور نفرت کی لہر محسوس ہوئی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اس سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ انہوں نے کبھی اس کی پرواہ نہیں کی تھی۔ انہوں نے اسے صرف اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ ان پر بھروسہ کرنے میں بے وقوف رہی ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ اسے فرار ہونا ہے۔

مگر یکدم ہی اسے قران کی وہ آیت۔ یاد آئی جو اسنے سُنی تھی سورہ الاسراء کی آیت ۲۹

www.novelsclubb.com

اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ

ایمان، نے اپنے سر پر ھاتھ مارا اور خود کو قوستے بولی ''بہت تیز بنتی ہوں میں دیکھ کیا ہو گیا،'' وہ تلخی سے بولی ''ماں، باپ، کا پیار'''' مزید بولی "وہ کوئی اور ماں باپ، ہوتے ہیں نہ کہ میرے ماں باپ''

اس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔ اس نے گاؤن اور ٹوپی اتار کر کپڑے پہن لیے۔ اس نے اپنا پرس اور فون پکڑ لیا۔ وہ باہر نکلنے کا دوسرا راستہ تلاش کرنے لگی۔ اسے کمرے کے آخر میں ایک کھڑکی نظر آئی۔ وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اور اسے کھولا۔ اس نے دیکھا کہ یہ ہسپتال کی پچھلی گلی کی طرف جاتا ہے۔ وہ کھڑکی سے باہر نکلی اور زمین پر کود گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی پارکنگ کی طرف گئی، جہاں اس نے اپنی کار چھوڑی تھی۔ وہ اسے کھول کر اندر چلی گئی، اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی چلا دی۔ اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

وہ زہریلے انداز میں مسکرائی "تمہیں لگتا تھا کہ تم مجھے دھوکہ دے سکتے ہو۔ تم نے سوچا کہ تم مجھے احمق بنا سکتے ہو۔ تم نے سوچا کہ تم اپنے شیطانی منصوبے سے بچ سکتے ہو۔ لیکن تم غلط تھے۔ تم بھول گئے کہ اللہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے، ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔اس نے غصے سے کہا، "اور میری ماں، اس نے ہمیشہ مجھے دھوکہ دیا۔ وہ صرف اس آصف سے محبت کرتی تھی۔اس نے مجھے کبھی قبول نہیں کیا۔ اس کے آنسو اور جذبات جعلی تھے۔ وہ اس کی مستحق تھی جو اس کے پاس آرہا تھا۔''اسے اپنی ماں کے لیے کوئی پچھتاوا یا ترس نہیں آیا۔ وہ صرف راحت اور آزادی محسوس کرتی تھی۔ وہ اپنے ماضی اور اپنے دشمنوں کو پیچھے چھوڑ کر ہسپتال سے بھاگی تھی''ایسے، بھی ماں باپ ہوتے ہیں لعنت ایسی والدین پر جو اپنی ہی اولادوں کا جون چوسیں''

اسنے الفاظ تھوک دیئے....

رات اندھیری اور طوفانی تھی۔ سڑک کے دونوں طرف جنگل نامعلوم خطرات کو چھپا رہا تھا۔ گڑگڑاہٹ ہوئی اور بجلی چمکی، آسمان کو روشن کر دیا۔ ہوا چل رہی تھی، درختوں کو کوڑے مار رہی تھی اور بارش۔ ایمان بیچ روڈ پر تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہی تھی، ہسپتال سے فرار ہونے کی کوشش کر رہی تھی جہاں اسے خوفناک حقیقت کا علم ہوا تھا۔ اسے اس کی ماں اور اس کے سوتیلے باپ نے دھوکہ دیا تھا، جنہوں نے اسے قتل کرنے اور اس کا گردہ لینے کا منصوبہ بنایا تھا۔ وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے پیچھے ہیں۔ اس نے اپنے ریئر ویو مرر پر نظر ڈالی اور اپنے پیچھے کاروں کی تیز روشنیوں کو دیکھا۔ اس نے ان میں لوگوں کے سائے دیکھے۔ اس نے انہیں آصف کے آدمیوں کے طور پر پہچانا۔ اسے خوف اور غصے کی لہر محسوس ہوئی۔ اس نے گیس کا سپیڈ بڑھائی، ان سے آگے نکلنے کی امید میں۔ لیکن سڑک پھسلن اور گھومنے والی تھی، اور اسے حادثے سے بچنے کے لیے رفتار کم کرنی پڑی۔ اس نے چھپنے یا مڑنے کے لیے جگہ تلاش کی،

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ پھنس گئی تھی۔اس نے اپنی سانسوں کے نیچے لعنت بھیجی۔وہ مدد کے لیے کال کرنے کی امید میں اپنا فون لے گئی۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ ڈائل کرتی فون کی گھنٹی بج گئی۔اس نے کالر آئی ڈی دیکھی۔یہ آصف تھا۔وہ جھجکی، پھر جواب دیا۔"ایمان تم بہت تیز ہو تم فرار ہو گئی ہو۔"فون سے آصف کی آواز گونجی۔وہ ہنسی مذاق اور قہقہہ لگا رہا تھا۔"مجھے اکیلا چھوڑ دو آصف۔تم ایک عفریت ہو۔تم اور آمنہ۔تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی۔تم نے میرا گردہ لینے کی کوشش کی۔تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔تم نے مجھے استعمال کیا۔"ایمان کی آواز جذبات سے کانپ گئی۔وہ زخمی اور غصے میں لگ رہی تھی۔"ایمان، تم جانتی ہو، میں نے ہمیشہ کہا کہ انسان کے دل میں دوسرے لوگوں کے لیے جذبات ہونے چاہئیں۔اور میرے دل میں تمہارے لئیے کوئی احساس نہیں ہے۔"آمنہ کی آواز آصف کی آواز میں شامل ہو گئی۔وہ بے رحمی سے ہنسی ایمان کو اپنے سینے میں درد کا ایک چھرا سا محسوس ہوا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی ماں یہ کہے گی۔اسے

www.novelsclubb.com

یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی ماں یہ کر سکتی ہے۔"، آپ کیسے کر سکتی ہیں؟ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟ میں آپ کی بیٹی ہوں، میں نے آپ پر بھروسہ کیا، میں نے آپ کو اپنا گردہ دینے کا فیصلہ کیا اور آپ نے مجھے دھوکہ دیا، آپ نے میرے ساتھ دغا بازی کی۔" ایمان نے پکار کر کہا۔ وہ مایوس اور ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی۔" ایمان تم بہت بھولی اور بیوقوف ہو. تم میری بیٹی نہیں ہو. تم میرے لیے کچھ بھی نہیں ہو. تم صرف ایک انجام کا ذریعہ ہو. اور تمہارا انجام قریب ہے.

""" اسے مار ڈالو." آصف کی آواز نے حکم دیا۔ کال ختم ہونے والی تھی جب، ایمان بولی "ٹھیک ہے، میں مر رہی ہوں لیکن تو نے جو آصف ٹیسٹز کروائے تھے انکی رپورٹ جا کر دیکھ کمینے تجھے ایچ آئی وی ہے تو بہت جلد کتے کی موت مر جائے گا تیرا وقت آخر قریب ہے" مگر پھر بھی ایمان کو خوف کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا اس نے کال ختم کی اور اس نے فون پھینک دیا۔ اس نے دوبارہ آئینے کی طرف دیکھا۔ اس نے گاڑیوں کو قریب آتے دیکھا۔ اس نے مردوں کو ان

www.novelsclubb.com

میں سے نکلتے دیکھا۔ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔وہ اس کے لیے آرہے تھے۔اس نے بریک لگائی اور گاڑی روک دی۔وہ باہر نکلی اور بھاگی۔وہ انہیں کھونے کی امید میں جنگل میں بھاگ گئی۔لیکن وہ تیز اور مضبوط تھے۔انہوں نے اس کا پیچھا کیا، چیخ وپکار اور گولی چلائی۔وہ گولیوں سے بچ گئی، لیکن وہ مردوں سے نہیں بچ سکی۔انہوں نے اسے پکڑ لیا۔انہوں نے اسے پکڑ لیا۔انہوں نے اسے نیچے رکھا۔وہ لڑ کھڑاتی اور چیخ اٹھی۔اس نے لات ماری اور کاٹ لیا۔اس نے پنجے مارے اور تھوک دیا۔لیکن یہ بیکار تھا۔وہ بہت زیادہ اور بہت طاقتور تھے۔انہوں نے اس پر قابو پالیا۔انہوں نے اسے بے ہوشی کی دوا کا ایک اور شاٹ دیا۔اسے اپنے بازو میں تیز درد محسوس ہوا۔اسے غنودگی کی لہر محسوس ہوئی۔اسے اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہوئیں۔وہ بے ہوش ہوگئی۔آخری چیز جو اس نے دیکھی وہ ان کے چہرے تھے۔ان کے ظالم اور بدتمیز چہرے۔ان کے چہروں پر کوئی پچھتاوا یا ترس نہیں تھا۔ان کے چہروں سے صرف نفرت اور لالچ نظر آرہا تھا۔ان

www.novelsclubb.com

کے چہرے جو اس کے ڈراؤنے خوابوں کا شکار تھے۔ان کے چہرے جو اس نے آخری بار دیکھے ہوں گے

••••••••

گونار نے اپنا موبائل فون ہاتھوں میں بھینچ لیا ایمان کی خوفناک آوازیں سنیں جو آصف کے آدمیوں کے ہاتھوں پکڑے گئی تھی اور مارے گئی تھی اس نے غصے اور خوف کی لہر محسوس کی،اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

۔اس نے فوری طور پر پاکستان میں اپنے لوگوں کو کال ملائی جو اس کی مدد کے لیے تیار تھے۔"میں تم لوگوں کے ساتھ ایک لوکیشن شیئر کر رہا ہوں۔وہاں جا کر ان لوگوں کی وہ حالت کرو کہ انکو اپنی پیدائش پر افسوس ہو اور وہ اپنے والدین پر کیس

کر دیں کہ انکو پیدا کیوں کیا ہے۔وہ تقریباً چھ لوگ ہیں۔اور ہاں،اس لڑکی کو بچالو۔ جلدی جاؤ"اس نے حکم دیا،اس کی آواز سخت اور فوری تھی۔اس نے کال کاٹ کر دوسرا نمبر ڈائل کیا۔یہ اس کا پائلٹ تھا،جو ایئرپورٹ پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"میرا پرائیویٹ جیٹ۔تیار۔کرو میں اسلام آباد،پاکستان جا رہا ہوں۔"اس نے اپنے لہجے میں بے صبری اور غصے سے کہا۔پائلٹ نے احتجاج کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ موسم ٹھیک نہیں ہے اور جیٹ کو تیار کرنے میں وقت لگے گا۔ لیکن گونار کوئی بہانہ نہیں سننا چاہتا تھا۔وہ بولا،"مجھے مت بتاؤ کہ کیا صحیح ہے کیا غلط یا کتنا وقت لگتا ہے۔اگر موسم اچھا نہ ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔میں ایمان کے لیے اپنے آپ کو قربان کر سکتا ہوں۔"اس نے کال کاٹ دی اور دروازہ کھٹکھٹایا اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔اس نے انجن شروع کیا اور اندھیری اور طرف پڑھتی جگہ میں تیز رفتاری سے گاڑی چلادی۔اسے سڑک پر یا آسمان کے خطرات کی کوئی

پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف ایمان تک پہنچنے اور اسے ان راکشسوں سے بچانے کی فکر تھی جو اسے مارنا چاہتے تھے۔

...

۔اس نے اپنی آنکھیں کھولیں، پریشان اور الجھن محسوس کرتے ہوئے. اس نے اپنے سامنے کوئلے سے جلتی ہوئی آگ کو دیکھا۔اس نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ سوجن اور اور جلا۔ہوا محسوس ہوا۔اس کے ہونٹوں کے گرد جلے ہوئے کا نشان تھا، وہ بمشکل اپنی ہی آواز سن سکتی تھی، درد سے دب گئی تھی۔اس نے اپنی گردن میں جلن کا احساس محسوس کیا، جہاں انہوں نے اسے گرم لوہے سے داغ دیا تھا۔اس کی بینائی دھندلی تھی، جس سے ہر چیز مبہم اور مسخ ہو رہی تھی۔اس نے اپنا سر ہلکا سا اٹھایا، اور اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھا۔وہ آصف کے آدمی تھے، جنہوں نے اسے پکڑ کر تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔وہ اسے حقارت اور بدتمیزی سے دیکھ رہے تھے، جیسے وہ کوئی بیکار جانور ہو۔

اسکے سامنے آگ جل رہی تھی اور ایمان کے سامنے آگ کی راکھ گری ہوئی تھی ایمان سمجھ چکی تھی یہ گلے میں جلن اور نہ بولنا کس وجہ سے ہے اسکے منہ کے اندر ان ظالموں نے گرم کوئلہ ڈال دیا تھا۔اسکے آنسو بہہ رہے تھے اسکی آنکھیں لال تھیں

اسنے دائیں طرف اپنی گردن کی اس نے کچھ دیکھا جس سے اس کی ہانپ نکل گئی۔ یہ ایک سانپ تھا، سفید تراز واور نیلی آنکھوں والا۔یہ ایک سیفڈ سانپ تھا،ایک نایاب اور خوبصورت مخلوق جس کی بعض ثقافتوں میں تعظیم کی جاتی تھی۔ایمان نے سانپ کو دیکھتے ہی ایک عجیب سا سکون محسوس کیا، جیسے یہ امید کی علامت ہو۔ ایمان نے ہمت جمع کی اور چیخنے کی کوشش کی مگر کوئی آواز نہ نکلی۔وہ جانتی تھی کہ اسے فرار ہونا ہے، ورنہ وہ اسے مار ڈالیں گے۔وہ درد اور چکر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے پیروں کی طرف لپکی۔وہ چھپنے کی جگہ ڈھونڈتے ہوئے جنگل کی طرف بھاگی۔اس نے آصف کے آدمیوں کو چیختے اور اس کا پیچھا کرتے سنا۔وہ چھ

تھے،اور وہ مسلح تھے۔ایمان جتنی تیزی سے بھاگ سکتی تھی،وہ اس پر چڑھ رہی تھی۔اس نے غصے اور نفرت سے بھری ان کی آوازیں سنی،جب وہ اس پر بند ہو گئے۔۔۔۔

ایمان گولیوں اور شاخوں سے بچنے کے لیے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگی۔وہ آگ سے بچ گئی تھی جہاں آصف کے ساتھیوں نے اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا،لیکن وہ پھر بھی اس کا پیچھا کر رہے تھے۔اسے زندہ رہنے کا راستہ تلاش کرنا تھا۔وہ ایک درخت کے پیچھے چھپ گئی،ہانپتی اور کانپ رہی تھی۔رات اندھیری اور طوفانی تھی،آسمان بجلی کی چمک اور گرج سے روشن تھا۔وہ مردوں کی آوازیں،چیخنے اور کوسنے کی آوازیں سن سکتی تھی۔وہ قریب تھے،بہت قریب تھے۔اسے حرکت کرنا پڑی۔اس نے درخت کے پیچھے سے جھانکا اور دیکھا کہ پانچ آدمی اس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ان کے پاس بندوقیں اور چاقو تھے اور وہ بے رحم دکھائی دے رہے تھے۔ان میں سے ایک نے اسے دیکھا اور اس کی طرف اشارہ کیا۔اس نے

دوسروں سے کچھ کہااور وہ سب اس کی طرف بھاگے۔ایمان نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔وہ اپنے چھپنے کی جگہ سے چھلانگ لگا کر اس شخص پر حملہ کر دیا جس نے اسے دیکھا تھا۔اس نے اسے کمر میں لات ماری جس سے وہ درد سے کراہ رہا تھا اس نے اس کی بندوق پکڑی اور اسے سینے میں گولی مار دی، جس سے وہ زمین پر گر پڑا۔جب اس کا جسم پتھر سے ٹکرایا تو اس نے ایک آواز سنی۔دوسرے آدمیوں نے گولی چلنے کی آواز سنی اور پلٹ گئے۔انہوں نے ایمان کو بندوق تھامے بھاگتے ہوئے دیکھا۔وہ غصے میں تھے۔انہوں نے اس پر گولی چلائی، لیکن وہ چھوٹ گئی اور جا کر درخت پر لگی۔انہوں نے اس کا پیچھا کیا،اسے پکڑنے کا عزم کیا۔ایمان گولیوں اور درختوں سے بچتے ہوئے جتنی تیزی سے بھاگ سکتی تھی۔اس نے ایڈرینالین اور طاقت میں اضافہ محسوس کیا، جیسے اللہ اس کی مدد کر رہا ہو۔اس نے خاموشی سے اس کی حفاظت اور رہنمائی کے لیے دعا کی۔وہ انہیں کھونے کی امید میں دوسرے درخت کے پیچھے بھاگی۔اس نے کچھ دیکھا جس سے اس کی ہانپ

www.novelsclubb.com

گئی۔یہ وہ ہی سفید سانپ تھا،، نیلی آنکھوں والا۔یہ۔ایمان نے سانپ کو دیکھتے ہی ایک عجیب سا سکون محسوس کیا، جیسے یہ امید کی علامت ہو۔سانپ نے اس کی طرف دیکھا، جیسے وہ اسے سمجھ رہا ہو۔یہ نرمی اور گرمجوشی سے اس کے بازو کے گرد گھوم گیا۔ایمان خوفزدہ نہیں تھی،اسے لگا کہ یہ اس کا محافظ ہے۔دو آدمیوں نے ایمان کو درخت کے پیچھے چھپتے دیکھا۔وہ اسے مارنے کے لیے تیار ہو کر اس کی طرف آئے۔ایمان نے سانپ ان کی طرف پھینکا تو سانپ ان سے لپٹ گیا اور دونوں کو کاٹ لیا۔وہ چیخیں ماریں، جیسے سانپ کا زہر ان کی رگوں میں دوڑ رہا تھا۔ وہ بے جان، گر پڑے۔ایمان نے ان میں سے ایک کا پستول پکڑی اور اٹھ کھڑی ہوئی وہ وہاں سے بھاگی۔

---

www.novelsclubb.com

گونار نے اپنا موبائل پکڑا، اس کی آواز تناؤ اور فوری تھی۔ وہ سٹاک ہوم کی سڑکوں سے ہوائی اڈے کی طرف گاڑی چلا رہا تھا۔ وہ تقریباً گاڑیوں کو ٹیک اور کر چکا تھا دو چار بار اسکی گاڑی دوسری گاڑیوں کے ساتھ ٹکراتے بچی تھی اسے اسلام آباد، پاکستان کے لیے فلائٹ پکڑنی تھی جہاں ایمان کو خطرہ تھا۔ اس نے اسے ان آدمیوں کے ہاتھوں پکڑے اور تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے سنا تھا۔ اس نے پاکستان میں اپنے لوگوں کو بلایا، جو اس کی مدد کے لیے تیار تھے۔ "کیا تم نے وہاں جانے کا انتظام کیا؟" وہ اجلت میں بولا اسکی نظر سامنے روڈ پر مرکوز تھی اور کانوں پر لگے بلیو توتھ ڈیوائس سے وہ آواز سن سکتا تھا اس نے اس مقام کا حوالہ دیتے ہوئے پوچھا جہاں ایمان تھی۔ "ابھی نہیں، باس۔ ہم اپنے راستے پر ہیں۔ لیکن یہ آسان نہیں ہے۔ موسم خراب ہے یہاں طوفان کی وجہ سے، دھند چھا گئی ہے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا" گونار سختی سے، بولا "جلدی کرو تمہیں تیز ہونا پڑے گا۔ وہ اسے مارنے جا رہے ہیں۔ بس جاؤ اور اسے ڈھونڈو۔ اگر اڑ کر جانا پڑھتے اڑ کر جاؤ"" گونار نے

جذبات سے اس کی آواز میں کڑکتے ہوئے کہا۔اس نے کال کینسل کر دی اور فون مسافر سیٹ پر پھینک دیا۔اس نے گاڑی کی رفتار تیز کرتے ہوئے اسکیلیٹر پر قدم رکھا۔اسے ٹریفک لائٹس یا رفتار کی حد کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف ایئرپورٹ پہنچنے اور اپنے پرائیویٹ جیٹ میں سوار ہونے کی فکر تھی۔اس نے کالی جیکٹ اور کالی پینٹ پہن رکھی تھی،ایک سادہ اور خوبصورت لباس جو اس کی خوبصورت خصوصیات کے مطابق تھا۔لیکن اس کا چہرہ پریشانی اور غصے سے مروڑ رہا تھا،اس کی آنکھیں سرخ اور اس کا جبڑا جکڑا ہوا تھا۔وہ ایک مشن پر ایک آدمی کی طرح نظر آتا تھا،ایک ایسا آدمی جو اپنی خواہش کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی۔ کر۔سکتا تھا۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا جو اندھیرا اور طوفانی تھا۔برف کے تودے گر رہے تھے،جو زمین کو سفید تہہ سے ڈھانپ رہے تھے۔اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا،"اے اللہ،اس کی مدد فرما،اس کی حفاظت فرما،براہ کرم مجھے اس تک پہنچا دے۔"اس نے جتنی تیز رفتاری سے گاڑی چلائی،ٹریفک سے

www.novelsclubb.com

گزرتے ہوئے اور دوسرے ڈرائیوروں کو ہارن بجاتے ہوئے۔اس نے ایڈرینالین اور عزم کی لہر کو محسوس کیا، جیسے اللہ اس کی مدد کر رہا ہو۔وہ ایمان سے محبت کرتا تھا اور وہ اسے کھو نہیں سکتا تھا۔وہ ان راکشسوں کے ہاتھوں اس کے زخمی یا مارے جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اسے اسے بچانا تھا، چاہے کچھ بھی ہو۔

ایمان دائیں ہاتھ میں اپنا موبائل پکڑ کر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگی۔اسے پاکستان میں کسی تنظیم سے مدد ملنے کا کوئی اشارہ اور امید نہیں تھی۔وہ اکیلی اور بے چین تھی

اس نے اپنے پیچھے پیچھے بھاگنے والوں کے قدموں کی آہٹ سنی، قریب تر ہوتی گئی۔وہ تین آدمی تھے جو آصف کے لیے کام کرتے تھے، وہ شخص جس نے اسے دھوکہ دیا تھا اور اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔وہ اسے مار کر اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔

وہ ایک مردہ سرے پر پہنچ گئی، جہاں ایک چٹان اس کے اوپر آ گئی۔ اس نے نیچے دیکھا اور ایک گہری کھائی کو دیکھا جس کے نیچے خطرناک زمین تھی اور پتھر۔ اس نے خوف اور مایوسی کی لہر محسوس کی۔ اس کے پاس جانے کو کہیں نہیں تھا۔ اس نے مڑ کر ان تین آدمیوں کا سامنا کیا، وہ اسے حقارت اور بدتمیزی سے دیکھ رہے تھے، جیسے وہ کوئی بیکار جانور ہو۔ ان میں سے ایک نے اس کے فون کی طرف اشارہ کیا اور کہا، ''سر، یہ اس کا فون ہے، اس نے کسی کو مدد کے لیے بلایا ہوگا۔'' دوسرا آدمی جس نے سفید قمیص، شلوار، بالیاں، کنگن، انگوٹھیاں اور۔ ماتھے تلک پہن رکھے تھے، ان کا رہنما تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور ایک ظالمانہ مسکراہٹ تھی۔ بڑی گھنی مونچھیں اس نے کہا، ''اس کے لیے بہت برا۔ ہے کوئی مدد نہیں آ رہی۔ وہ پھنس گئی ہے۔ آگے کنواں ہے پیچھے کھائی،۔'' وہ شرارت سے ہنسا۔ وہ ان کا لیڈر تھا اس نے اس کی گردن کو گرم لوہے سے داغ دیا تھا جس سے ایک مستقل داغ رہ گیا تھا۔ اسنے اسکے منہ میں کوئلہ ڈالا تھا اس نے اسے ایک دوا کا انجیکشن بھی لگایا تھا

جس سے وہ ہوش کھو بیٹھی تھی۔ایمان نے غصے اور حوصلے کی ایک لہر محسوس کی۔ وہ لڑے بغیر ہار ماننے والی نہیں تھی۔اس نے اپنی جیب سے ایک گولی نکال کر لیڈر کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو ماری کہ دیکھتے ہی وہ نیچے گر گئے لیڈر یکدم حملے سے گھبرا گیا اسے اسکی توقع نہیں تھی۔ایمان کچھ بول نہ پا رہی تھی شائید وہ ہمیشہ کے لئیے بولنے کی قوت کو کھو چکی تھی وہ اس لیڈر کو زہریلے انداز میں دیکھ رہی تھی اس لیڈر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔"تو تم مشکل سے مرنا چاہتی ہو، ٹھیک ہے، دیکھتے ہیں تم کب تک زندہ رہو گی"

ایمان نے کھائی کے جانب نیچے دیکھا پھر سامنے کی طرف دیکھا، جہاں لیڈر اسکے قریب آ رہا تھا وہ لیڈر کے ہاتھ کو گولی مارنے میں کامیاب ہو گئی تھی، جس سے وہ اپنی بندوق گرا دیتا ہے وہ درد سے کانپ رہا تھا، لیکن اس کی آنکھیں غصے سے جل رہی تھیں۔وہ اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا، اس کے قدم ساکت اور خطرناک تھے۔اس کے دوسرے ہاتھ میں چاقو تھا

جو اسے گھونپنے کے لیے تیار تھا۔ایمان نے خوف اور مایوسی کی لہر محسوس کی۔اس کے پاس کوئی فرار نہیں تھا۔اس کے نیچے بنجر زمین تھی اور اس کے اوپر طوفان تھا۔ بارش برس رہی تھی جس سے زمین پھسلن اور کیچڑ بن رہی تھی۔ہوا چل رہی تھی،درختوں کو ہلا اور کرب کر رہی تھی بجلی چمک رہی تھی،اس کے بعد زور کی گرج تھی۔یہ ایک اندھیری اور خوفناک رات تھی۔ایمان نے گہرا سانس لیا اور اللہ سے دعا کی۔وہ جانتی تھی کہ اسے اپنی زندگی کے لیے لڑنا ہے۔وہ اس وقت تک انتظار کرتی رہی جب تک کہ لیڈر کافی قریب نہ ہو،پھر اس کی طرف لپکا۔اس نے اس کا چاقو پکڑا اور اس پر وار کرنے کی کوشش کی،لیکن وہ اس سے زیادہ مضبوط تھا۔ اس نے اسے پیچھے دھکیل دیا،یکدم۔ایمان کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ پیچھے جا کر گری ایمان نے گرتے ہی چیخ ماری،ہوا کو اپنے پاس سے گزرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دنیا کے دوسری طرف،گونار نے اپنے موبائل فون کے ذریعے اس کی چیخ سنی۔ہوا کی ”شوں شوں“اور بجلی کی گرج وہ اسلام آباد کے لیے فلائٹ پکڑنے اور اسے

بچانے کی امید میں اپنی گاڑی ائیر پورٹ تک چلا رہا تھا۔ وہ اس کی آزمائش سن رہا تھا، بے بس اور غضبناک محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس سے پیار کرتا تھا، اور وہ اسے کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ "ایمان!" وہ چلایا، اس کی آواز پریشانی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے اپنے فون تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے ہاتھ سے پھسل کر فرش پر گر گیا۔ اس نے رابطہ کھو دیا، اور خاموشی کے سوا کچھ نہیں سنا۔ اس نے بریک لگائی اور گاڑی روک دی۔ اس نے اپنا فون اٹھایا اور اسے دوبارہ سننے کی کوشش کی لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ ادھر صرف بجلی کی گرج اور بارش کی آواز تھی اسے خوف اور مایوسی کا احساس ہوا۔ اسے امید تھی کہ وہ اب بھی زندہ ہے۔

دریں اثنا، ایمان ابھی تک گر رہی تھی، درد اور سردی کو محسوس کر رہی تھی اس نے بجلی کی چمک دیکھی، جو اس کے نیچے کی کھائی کو روشن کر رہی تھی۔ اس نے ایک دریا کو دیکھا، جو بپھرتا اور گرج رہا تھا۔ اس نے چٹانیں، تیز اور دھندلے دیکھے۔ اس نے درخت، خشک اور ٹوٹے ہوئے دیکھے۔ اسے اچانک اثر محسوس ہوا اور اس

کی سانس رک گئی۔وہ درخت کے اوپر ایک خشک اور نوکیلی موٹی چھڑی پر گر گئی تھی۔اس نے اس کے پیٹ میں سوراخ کیا تھا،اور اس کی پیٹ سے باہر نکل آیا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے زخم سے خون نکل رہا ہے،اس کے کپڑے اور درخت بھگو رہے ہیں۔اسے اپنی زندگی پھسلتی ہوئی محسوس ہوئی

oooooooooooo_

اسے اچانک اثر محسوس ہوا اور اس کی سانس رک گئی۔وہ درخت کے اوپر ایک خشک اور نوکیلی موٹی چھڑی پر گر گئی تھی۔اس نے اس کے پیٹ میں سوراخ کیا تھا،اور اس کی پیٹ سے باہر نکل آیا تھا۔اس نے محسوس کیا کہ اس کے زخم سے خون نکل رہا ہے،اس کے کپڑے اور درخت بھگو رہے ہیں۔اسے اپنی زندگی پھسلتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے آنکھیں کھولیں،اور اپنے اوپر آسمان کو دیکھا۔ اندھیرا اور طوفانی تھا،بجلی اور گرج چمک کے ساتھ۔اس نے بارش کو اپنے چہرے

پر محسوس کیا، ٹھنڈا اور گیلا۔اس نے اپنے بالوں پر ہوا کو مضبوط اور جنگلی محسوس کیا۔اس نے اپنے بازو پر سانپ محسوس کیا، گرم اور نرم۔اس نے سانپ کی طرف دیکھا،اور اس کی نیلی آنکھیں دیکھی۔وہ پر سکون اور ہمدرد تھا، جیسے وہ اسے سمجھ رہا ہو۔سانپ اس کے بازو کے گرد گھومتا ہوا اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس نے آہستہ سے کہا، جیسے الوداع کہہ رہا ہو۔ایمان کمزوری سے مسکرائی اور دل میں بولی، "شکریہ میرے دوست، صرف تم ہی تھے جس نے میری مدد کی، تم نے ہی پرواہ کی۔" اس نے آنکھیں بند کیں،اور سکون اور راحت کی لہر محسوس کی۔

اس نے درد اور خوف کو چھوڑ دیا۔اس نے غصے اور نفرت کو چھوڑ دیا۔اس نے دنیا اور اس کی پریشانیوں کو چھوڑ دیا۔اس نے اپنے دل میں روشنی محسوس کی،اور اس کے دماغ میں ایک آواز آئی۔یہ ایک نرم اور پیار بھری آواز تھی،۔اس نے کہا، "میرے بچے،ڈرو مت، تم نے کافی تکلیف اٹھائی ہے، تم نے اچھا کیا ہے، تم نے جنت میں اپنا مقام کمایا ہے، آؤ، میں تمہیں وہاں لے جاؤں گا۔" ایمان نے اپنے

www.novelsclubb.com

سینے میں گرمی اور روح میں خوشی محسوس کی۔اسے اپنے کندھے پر ہاتھ اور جسم میں سے روح باہر نکلتی محسوس ہوئی۔اس نے خود کو درخت سے دور، چٹان سے، زمین سے دور جاتے ہوئے پایا۔اس نے اپنے آپ کو گلے لگایا ہوا محسوس کیا،اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔اس نے خود کو خوش آمدید محسوس کیا،اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔اس نے خود کو پیار کیا ہوا محسوس کیا،اور اس کی آنکھ میں ایک آنسو۔اس نے خود کو آزاد محسوس کیا،اور اس کی سانسوں پر ایک آہ بھری۔ اسنے ایک گہرا سانس لیا اور اسکی گردن ڈھلک گئی اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور بارش کے قطرے کے ساتھ زمین، پر جا کر گر گیا جسے ''ٹپ'' کی آواز آئی نیچے بارش کا پانی لال تھا وہ چلی گئی تھی اس دنیا سے اس جہاں سے سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا امتحان پورا ہو چکا تھا وہ اپنی آخرت سنوار چکی تھی۔۔۔۔

وہ جنت کو جیت چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان دولت ایمان حاصل کر۔چکی تھی اسے ایمان کی دولت مل گئی تھی وہ جیت گئی تھی۔۔۔۔

.....

..... . .

••••••••••••

گونار نے تین شیروں کی دھاڑ سنی،اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔وہ جانتا تھا کہ وہ پہاڑی شیر ہیں، پاکستان کے پہاڑی علاقوں کے رہنے والے ہیں۔وہ جانتا تھا کہ انہیں ایمان کی لاش ملی ہے،اور وہ اس کا گوشت نوچ رہے ہیں اور پھاڑ رہے ہیں۔اس نے غم اور وحشت کی لہر محسوس کی، کیونکہ اسے احساس ہوا کہ اسے بچانے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔اس نے اپنا موبائل فون گرا دیا، جیسے اس کا ہاتھ جل گیا ہو۔ایک آنسو اس کے گال پر گرا،جب اس نے اسکرین کو دیکھا۔وہ اس کی آزمائش سن رہا تھا، بے بس اور غضبناک محسوس کر رہا تھا۔وہ اس سے پیار کرتا تھا،

www.novelsclubb.com

اور اسے کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ ایک ویران جگہ پر تھا، کہیں سٹا کہوم کے بیچ میں ایک سنسان سڑک۔ اس نے اسلام آباد کی فلائٹ پکڑنے اور اسے بچانے کی امید میں اپنی گاڑی جتنی تیزی سے چلائی تھی۔ اس نے الومیناتی، جس کے لیے وہ کام کرتا تھا، ان کے ایک ایجنٹ کو ہلاک کر کے، جو اسلامی صحیفوں کی بے حرمتی کر رہا تھا، کی مخالفت کی تھی۔ اس نے انہیں دھوکہ دیا تھا، اور وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آئیں گے۔ اس نے اپنے سامنے ایک کار کو دیکھا جو اس کا راستہ روک رہی تھی۔ اس نے اپنی گاڑی روکی، اور لوگوں کو اس میں سے نکلتے دیکھا۔ انہوں نے کالے سوٹ اور چشمے پہنے ہوئے تھے، اور ان کے پاس بندوقیں اور چاقو تھے۔ وہ ایلومیناتی تھے اور انہوں نے اسے پایا تھا۔ وہ اب جینا نہیں چاہتا تھا، ایمان کے بغیر نہیں۔ اس کے پاس کوئی مقصد، کوئی مطلب، کوئی امید نہیں تھی۔ اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔ اس کے موبائل فون سے کال آئی جو فرش پر پڑا تھا۔ اس نے اسے اٹھایا، اور ایک جانی پہچانی آواز سنی۔ یہ اس کے بندے تھے

www.novelsclubb.com

"یہاں تین شیر ہیں، انسانی انگلیاں اور ایک عورت کا جوتا اور پھٹے ہوئے کپڑے۔ ہمیں ایک کان ملا ہے جس میں بالیاں ہیں، اس میں کانٹا لٹکا ہوا ہے، اور بال بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ وہ ہے، سر، یہ ایمان ہے۔ وہ مر چکی ہے،" اس کے بندے نے افسوس سے کہا، اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ گونار نے درد اور مایوسی کی ایک کرب محسوس کی۔ اس نے فون بند کر دیا، اور پھینک دیا۔ وہ بے جان اور شکست خوردہ محسوس کرتے ہوئے اپنی گاڑی سے باہر نکل گیا۔ اس نے ایلومینی کو اپنے قریب آتے دیکھا، ان کے چہرے ٹھنڈے اور بے رحم تھے۔ وہ اسے مارنے آئے تھے، اور اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ ان سے خوفزدہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ کمزور تھا۔ وہ ابھی کھو گیا تھا۔ وہ ایمان کی موت سے بکھر گیا تھا۔ وہ اسے بچانے میں ناکام رہا تھا، اور وہ اس کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا تھا۔ وہ اس سے محبت کرنے میں ناکام رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکو ماسٹر لی کی ہدایت بھی یاد آئی جو انہوں نے اسے کی، تھی "بدلہ ایک زہر ہے، ایز کئیل۔ایک زہر جو تمہیں کھالے گا اور تمہیں تباہ کر دے گا۔ تمہیں اپنی نفرت چھوڑنے کی ضرورت ہے،اور اپنے چچا کو معاف کرنے کی ضرورت ہے۔ تمہارے زخموں کو ٹھیک کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے،اور تلاش کرو۔ تم اپنے دل میں سکون"

اسے اپنی آنکھ سے آنسو ٹپکتا محسوس ہوا ہر طرف برف پڑھ رہی تھی اور اب برف اس پر بھی پڑھ رہی تھی اسنے گہرا سانس،لیا۔۔۔۔۔۔

وہ مرنا چاہتا تھا،اور بعد کی زندگی میں اس کے ساتھ شامل ہونا چاہتا تھا۔اسے امید تھی کہ اللہ اسے معاف کر دے گا،اور اسے اپنے ساتھ ملا دے گا۔اس نے اپنی کار ایک درخت سے ٹکرا دی، یکدم گاڑی کے پرخچے اڑ گئے گاڑی پھٹ گئی جس سے گاڑی کے بیچ میں ایک لاش رہ گئی۔ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی حادثے میں مر گیا ہے، لیکن وہ اپنے ہاتھ سے مر گیا تھا۔وہ اپنی مرضی سے مر گیا تھا۔ایلومیناتی اس کی لاش اپنے

ساتھ لے گئے،اور اسے ٹھکانے لگا دیا۔انہوں نے اس کے اور اس کے وجود کے تمام نشانات کو مٹا دیا۔انہوں نے اس کی محبت اور اس کی قربانی کے تمام نشانات کو مٹا دیا۔انہوں نے اس کی کہانی کے تمام نشانات اور اس کے اختتام کو مٹا دیا۔

یہ تھا دولت ایمان گونار اور ایمان کا۔اختتام

کہانی تمام۔۔۔۔گونار۔اور۔ایمان ایک دوسرے سے انجان دنیا کو چھوڑ گئے ایک ساتھ!!!!!!!!!!!!!

ایمان اور گونار کی کہانی کا اختتام.....

www.novelsclubb.com

نئی کہانی کا۔ہے یہ آغاز جس میں ہیں نبرا اور نبرا س۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جنت کی کنجی سے ہمسفر تک کا سفر.....

جیسے ہی میں اس ارضی کرہ کی حدود سے باہر نکلا، دنیا میرے نیچے آشکار ہوئی، ایک نازک نیلا ورب برہمانڈ کے وسیع و عریض دائرے میں معلق تھا۔ سیاروں کے آسمانی بیلے نے رقص کیا، اور ہماری دنیا خوبصورتی سے گھومتی ہے، جو کائناتی کوریو گرافی کا ایک پیچیدہ حصہ ہے۔ فانی وجود کے بعد، زمین نے تابناک سورج کے گرد پانچ فصیح رقصی چکر کا مظاہرہ کیا، جو وقت کے گزرنے کو آسمانی درستگی کے ساتھ نشان زد کرتا ہے۔ اور اس آسمانی بیلے میں، میں نے ایک الٰہی منتقلی کا مشاہدہ کیا —ایک ایسا سفر جس کی رہنمائی تقدیر کے ان دیکھے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ کعبہ کی چوکھٹ پر پہنچ کر میں نے ایک ایسا منظر دیکھا جو زمینی حسن سے ماورا تھا۔ مقدس ڈھانچہ، آسمانی تابکاری کی آسمانی چمک میں نہا ہوا، زمینی اور آسمانی کے درمیان غیر متزلزل تعلق کے ثبوت کے طور پر کھڑا تھا۔،۔ بارش کا۔ ایک قطرہ نیچے گرا

وہ کعبہ کا فرش تھا بارش کے قطرے، بلوری اور چمکدار، خوبصورتی سے اترے، آسمان کی طرف سے بہائے جانے والے خوشی کے آسمانی آنسوؤں کا عکس۔ الٰہی خوشبو مقدس ماحول کے ساتھ گھل مل جاتی ہے، ایک دوسری دنیاوی خوشبو پیدا کرتی ہے جو فانی حواس کی حدود کو عبور کرتی ہے۔ جیسے ہی آسمانی کرّوں کی صف بندی ہوئی، کائناتی وسعت میں ایک گونجتی ہوئی آواز گونجی، ایک آسمانی اعلان جو وقت اور جگہ کے تانے بانے سے باہر نکلی۔ اس نے ایک ایسے دور کی بات کی، سال ۲۰۲۸، جہاں مکہ کی حرمت کو آسمانی بارش کے قطروں کے لمس سے نوازا گیا تھا، ہر ایک قطرے پر آسمانی رحمت تھی۔ کعبہ، اپنی آسمانی شان میں، کائناتی تعظیم کا مرکز بن گیا۔ ہوائی نظاروں نے آسمانی روشنی کے ایک

سیر بین کی نقاب کشائی کی جو مقدس حدود کو غسل دیتی ہے، جس کے اوپر برج ایک آسمانی موزیک بناتے ہیں۔ کعبہ، اس آسمانی چمک میں لپٹا ہوا، ایسا لگتا تھا کہ زمینی اور آسمانی دائروں کے درمیان کی حدود کو عبور کرتا ہے۔ اس آسمانی بیلے میں،

جہاں بارش کی بوندیں کائناتی تسبیح کے ساتھ ضم ہو گئیں، کعبہ بے وقت عقیدت کی علامت کے طور پر کھڑا ہے۔اس نے نہ صرف زمینی زائرین کو اشارہ کیا بلکہ آسمانی تماشائیوں کے ساتھ گونج اٹھا، الوہیت کا ایک مینار جو کائناتی وسعت سے ماورا ہے۔ منظر، بارش، روشنی، اور مقدس بیلے کا ایک باہمی تعامل، آسمانی مشجر میں ایک انمٹ تصویر کھینچتا ہے، جس سے فانی وجود اور الٰہی ماورائی کے دائروں کو پُل جاتا ہے۔

---

آسمان تاریک اور طوفانی ہے، اور مسلمانوں کی دنیا کے مرکز، اللہ کے مقدس گھر کعبہ پر بارش برس رہی ہے۔ سعودی حکومت نے کعبہ کی تزئین و آرائش کی ہے، جس میں شیشے کا گنبد، ایک سنگ مرمر کا اگواڑا، اور ایک ڈیجیٹل گھڑی ہے۔ایک بڑی اسکرین حجاج کے لیے نماز اور قرآن کو دکھاتی ہے۔آدمی کی آواز فضا میں گونجتی ہے، جب وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے دعا، کرتا ہے۔وہ اللہ سے بات کرتا

ہے، جو قادر مطلق، رحم کرنے والا ہے۔ وہ اس کے سامنے کھڑا ہے، اپنی روح کی گہرائیوں سے عاجز ہو کر، صرف ایک بندہ جو اس کی بے پناہ رحمت میں تسلی چاہتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں خوش ہونے کی خواہش سے ڈھلے دل کے ساتھ، اس نے اپنی خاطر خود تبدیلی کا سفر شروع کیا ہے۔ اس کی دعاؤں کی مقدس خاموشی میں، وہ اس تڑپ کے اظہار کی طاقت پاتا ہے جو اس کے وجود کے ایوانوں میں رہتی ہے۔ وہ اللہ سے مانگتا ہے جو تقدیر کے دھاگوں کو تھامے ہوئے ہے، اسے زندگی کا تحفہ عطا فرمائے۔"،

اے اللہ، تو، جو ہر چیز چاہے نباتات ہوں یا جاندار چاہے سمندر رہوں یا خلاں میں تہرتے سیارے ستارے تو ان کی تقدیر کو قابو کرتا ہے، ہر اس قُل کائنات میں موجود ہر شہ کو قابو کرتا ہے پس اس کی زندگی کے لیے میری التجا سن لے۔ میں، ایک بار پھر، دعا میں ہاتھ اٹھاتا ہوں، تجھ سے اس جذبے کے ساتھ التجا کرتا ہوں جو آزمائشوں کے باوجود ہمت نہیں ہارتا۔ اسے زندگی کا بابرکت تحفہ عطا فرما، اے

اللہ، بے جان کو زندگی دینے کی طاقت صرف تیرے ہی پاس ہے۔اس مقدس دعا میں، میں تجھ سے تیری نیک عورتوں میں سے ایک کے لیے التجا کرتا ہوں، وہ تابناک روح جس نے اپنے دل کو تیری رضا کے لیے وقف کرر کھا تھا اے اللہ، میں صرف کوئی زندگی نہیں مانگتا، بلکہ ایمان سے مالامال زندگی مانگتا ہوں، جو اس خوبصورتی سے آراستہ ہو جو ثابت قدمی سے حاصل ہو۔ میرے لیے اے اللہ، ایک ایسی عورت جو، تیری محبت میں، روشنی کا سرچشمہ ہے، وجود کے تاریک ترین مقامات کو روشن کرتی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ رہنے کا اعزاز عطا فرما جو ایمان کے جذبے کی عکاسی کرتی ہے، ایک ایسی عورت جس کا ہر قدم الٰہی محبت کی آواز سے گونجتا ہے۔اس پُر سکون لمحے میں، میں تجھ سے ایک ایسے روحانی ساتھی کے لیے التجا کرتا ہوں جس کا راستہ میرے ساتھ منسلک ہے، جو ایمان اور عقیدت کے دھاگوں سے جڑا ہوا ہے۔اس کا دل ایک ایسی پناہ گاہ بن جائے جہاں تیرا نام ہمیشہ یاد کیا جائے، اور اس کی موجودگی زندگی کے طوفانی پانیوں میں سکون کا باعث

www.novelsclubb.com

بنے۔اے اللہ، میں تجھ پر اپنی امیدیں اور خواب ظاہر کرتا ہوں، نہ صرف ایک ساتھی بلکہ ایک روحانی ساتھی کی تلاش میں، جس کی روح ایمان کی میٹھی دھنوں سے منور ہو

اے اللہ تو سب کچھ جاننے والا اور معاف کرنے والا ہے۔تو اچھی طرح جانتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں کتنے گناہ کیے ہیں۔تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے اور میں نے کیا چھوڑ دیا ہے۔تو جانتا ہے کہ میں ایک گنہگار ہوں، تیری رحمت اور بخشش کا محتاج ہوں۔اے اللہ تیرے نزدیک انسان کی آنکھوں کے آنسو سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں سے بھڑ کر ہیں تو ہمارے دلوں کو بھرنے والے درد اور غم کو جانتا ہے اے اللہ، میں تجھ سے تیرے لامحدود فضل اور سخاوت سے اس کی زندگی کی حفاظت کی درخواست کرتا ہوں۔اے اللہ تو زندگی دینے والا اور زندگی لینے والا ہے۔ تجھ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔اے اللہ اسے ایمان، امید اور محبت سے بھرپور زندگی عطا فرما۔اسے ایسی زندگی عطا فرما جو تیرے لیے خوشی کا باعث ہو اور

دوسروں کے لیے مفید ہو۔اسے ایسی زندگی عطا فرما جو خوشی اور سکون کا باعث ہو۔اے اللہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔اے اللہ میری دعا سن

اے۔اللہ میری دعا سات آسمانوں سے گزرتے تیری بارگاہ تک پہنچ جائے الٰہی میں تیرے گھر پر کھڑا تجھ سے ایمان کی زندگی کو مانگتا ہوں میں تجھ سے اسکی زندگی کو مانگتا ہوں۔۔۔۔

وہ احرام پہنے کعبہ کے سامنے دراز قد شخص سر۔آسمان کی طرف اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کی کمر سخت کٹرتی تھی،۔بارش نے اس کے کپڑے اور اس کی جلد کو بھیگ دیا اس کے گھنے بال گیلے اور،پیشانی سے چپکے ہوئے تھے۔اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بارش کی بوندوں اور آنسوؤں کو صاف کیا۔(آمین)اس کا چہرہ تر و۔ تازہ تھا وہ تھکا ہوا محسوس بھی ہوتا تھا جس سے اس کی آزمائش کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔پروفیسر طوراب اس کے پیچھے آئے اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

"نیبر اس چلنے کا وقت ہو گیا ہے" اس نے آہستہ سے کہا۔اس نے پروفیسر کی طرف دیکھا، وہ زندہ تھا۔ وہ گونار تھا،ا۔اللہ کے فضل سے وہ بچ گیا تھا۔ لیکن اس کا چہرہ اداس اور اداس تھا، جیسے اس نے کوئی قیمتی چیز کھو دی ہو۔اس نے سر ہلایا،اور کہا،"ہاں،پروفیسر، چلتے ہیں۔"

اس نے کعبہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔ یہ جان کر کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے،اس نے تشکر اور راحت کی لہر محسوس کی۔ بارش اور بجلی تیزی سے چمک رہی تھی، جیسے اس کے جذبات کی بازگشت ہو۔اس نے دیکھا تو ایک اور لڑکی نظر آئی جو عبایا میں تھی،اس کی پیٹھ اس کی طرف تھی۔اس کی آواز بھی فضا میں گونجی، جب اس نے دل سے دعا پڑھی۔.اس نے اس کی سمت سے پھولوں کی ہلکی سی خوشبو سونگھی۔اس نے جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ اپنے سفر کی طرف چل پڑا لڑکی. کی آواز۔ گونج اٹھی۔"اے اللہ، تو میرا خالق، میرا رب، میرا خالق ہے۔ میں گہرے فخر اور تشکر کے ساتھ تجھ کو اپنا بنانے والے مجھے سنبھالنے والا تسلیم

کرتی ہوں۔ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آپ نے مجھے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت محمدیہ کا حصہ بننے کے لیے منتخب کیا۔ سب سے بڑھ کر، میں ان حقوق کی قدر کرتی ہوں جو تو نے مجھے بطور انسان اور ایک مسلمان عطا کیے ہیں۔ اے اللہ، جب میں تیری حکمت اور فضل پر غور کرتی ہوں تو تیری رحمت میری توقعات سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ میں تیری مرضی کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہوں اور عاجزی کے ساتھ دعا کرتی ہوں، 'مجھے وہ بنا جو تو مجھے بنانا چاہتا ہے' محبت اور بڑے احترام کے ساتھ، میں تیری رہنمائی پر بھروسہ کرتی ہوئی اور میرے لیے تیرے منصوبے کو قبول کرتے ہوئے یہ دعا کرتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

کہ مجھے اپنے نیک عورتوں کی صحبت سے ڈھانپ دے جو میرے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم جیسی پاکیزگی عطا فرما جسے تمام جہانوں کی عورتوں پر چنا گیا تھا۔ مجھے فرعون کی بیوی آسیہ کی استقامت عطا فرما جس نے تیرے سوا کسی کی عبادت کرنے سے انکار کیا حتیٰ کہ اذیت میں بھی۔ مجھے

فرعون کی بیٹی کی کنیز جیسی ہمت و بہادری عطا فرما جسنے تیرے لئیے خود کو اور اپنے بچوں کو قربان کر دیا۔ مجھے حضرتِ مصطفیٰ ﷺ کی پہلی بیوی خدیجہ کی ہمت عطا فرما جس نے ان کے مشن میں ان کا ساتھ دیا اور اپنا مال اسلام کے لیے قربان کر دیا۔ مجھے محمد ﷺ کی سب سے چھوٹی بیوی عائشہ کی حکمت عطا فرما جس نے اپنے بہت سے اقوال بیان کیے اور مسلمانوں کو زندگی کے بارے میں سکھایا۔

مجھے محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ کی وفاداری عطا فرما جو ان کی آزمائشوں اور مصیبتوں میں ان کے ساتھ کھڑی رہیں مجھے محمد ﷺ کی نواسی حضرتِ زینب کی سخاوت عطا فرما جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی رضا کے لیے قربان کر دیا۔

مجھے امام رباب جیسی بہادری عطا فرما جنہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے، علی اصغر کو تیری رضا کے خاطر انکی قربانی کو بھی فخر سے قبول کیا

اس مقدس آرزو میں، اے رب، میں اپنے دل میں ان غیر معمولی عورتوں کی اعلیٰ صفات کو لے کر جانا چاہتی ہوں، ہر قدم پر تیری رہنمائی، تیری حفاظت اور فضل


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی طالب ہوں۔اے اللہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا، بہت بخشنے والا، سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔تو بہترین منصوبہ ساز، بہترین مددگار، بہترین دوست ہے تو ہی سننے والا، دیکھنے والا، جاننے والا ہے۔دینے والا، لینے والا، آزمانے والا تو ہی ہے۔تو ہی بدلہ دینے والا، سزا دینے والا، معاف کرنے والا ہے۔تو ہی پیدا کرنے والا، برقرار رکھنے والا، فنا کرنے والا ہے۔تو وہی ہے جو ہے، جو تھا، وہی جو ہو گا۔تو واحد،، منفرد ہے۔تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔میں تیری ہی طرف رجوع کرتی ہوں، تجھ سے ہی مانگتی ہوں، تیری ہی طرف عرض کرتی ہوں۔اے اللہ میری دعا قبول فرما، میرے گناہوں کو معاف فرما، میری مرادیں عطا فرما، اور مجھے صراط مستقیم پر چلا۔آمین۔

www.novelsclubb.com

••••••

طیارہ بادلوں کے اوپر اڑتا ہوا پاکستان کی طرف بڑھ رہا تھا۔نبراس،(گونار نے اپنا نام بدل کر نبراس رکھ لیا تھا جس کا مطلب تھا روشنی یا۔چراغ)اس نے سیاہ قمیض


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور شلوار پہن رکھی تھی، جو ایک روایتی پاکستانی لباس ہے۔ وہ کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے ہلکی سی ہنگامہ آرائی محسوس کی، جب ہوائی جہاز نے اپنی اونچائی اور رفتار تبدیل کی۔ اس نے اپنی سیٹ بیلٹ کو مضبوط کیا، اور اپنے اعصاب کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ اسکے ساتھی پروفیسر طوراب تھے انہوں نے نبیر اس کے تاثرات کو دیکھا، اور اس سے کہا، "تم پریشان ہو؟" نبیر اس نے نفی میں سر ہلایا، اور ہلکا سا مسکرا دیا۔ "نہیں، میں خوش ہوں کیونکہ میں پاکستان جا رہا ہوں۔ آخر کار میں نے اللہ کے وجود کی تمام نشانیاں دیکھ لی ہیں۔ اب مجھے ایمان کو تلاش کرنا ہے۔" اس نے اپنی آواز میں عزم کے اشارے سے کہا۔ پروفیسر طوراب نے تعریف اور ترس کی آمیزش سے اسے دیکھا۔ وہ جانتے تھے کہ نیبر اس ایمان سے کتنی محبت کرتا ہے اور جب اسے پتا چلا کہ وہ مر چکی ہے تو اس نے کتنا نقصان اٹھایا تھا" تمہیں اب بھی یقین ہے کہ وہ زندہ ہے تم اسے پچھلے تین سال سے ڈھونڈ رہے ہو"۔ نیبر اس نے سر ہلایا، اور اس کی آنکھیں چمک

اٹھیں۔"میں نے ایک خواب دیکھا،ایک خواب جس نے مجھے ایلومیناتی کے چنگل سے بچنے کی ہمت دی،اور اس خواب نے مجھے امید دی کہ ایمان زندہ ہے۔"اس نے یقین سے کہا۔پروفیسر طوراب نے مسکرا کر نیبر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"میری دعا ہے کہ ایمان سلامت رہے،اور تم اسے جلد تلاش کر لو۔"اس نے خلوص سے کہا۔نیبر اس نے شکریہ ادا کیا،اور آنکھیں بند کر لیں۔اس نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے اپنے محبوب کی رہنمائی کرے اور اسے نقصان سے بچائے۔اس نے ایمان اور محبت کی ایک لہر محسوس کی، جس نے اس کے دل کو سکون سے بھر دیا۔طیارے نے ہلکا سا موڑ لیا،جب پائلٹ نے اعلان کیا کہ وہ اپنی منزل کے قریب پہنچ رہے ہیں۔نیبر اس نے آنکھیں کھولیں،اور کھڑکی سے باہر دیکھا۔اس نے ہنزا کے ہرے بھرے کھیتوں اور پہاڑوں کو دیکھا،اور جوش و خروش کی لہر محسوس کی۔اس نے امید ظاہر کی کہ وہ جلد ہی ایمان کے ساتھ دوبارہ مل جائے گا،

www.novelsclubb.com

اور یہ کہ وہ ہمیشہ خوشی سے زندگی گزاریں گے۔۔۔۔۔ مگر۔وہ یہ بات ماننے کو تیار نہ تھا کہ ایمان مر چکی ہے،۔۔۔۔۔

. ..... . .

طیارہ ہنزہ ایئرپورٹ کی طرف اتر رہا تھا،ایک چھوٹی سی فضائی پٹی جس کے چاروں طرف شاندار پہاڑوں اور صاف آسمان ہیں،نبراس، جسے گونار بھی کہا جاتا ہے، کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا جوش اور اضطراب کی آمیزش محسوس کر رہا تھا۔وہ پاکستان میں اترنے والا تھا،وہ ملک جہاں اسے اپنی دیرینہ کھوئی ہوئی محبت، ایمان کو ملنے کی امید تھی۔اسے وہ دن یاد آیا جب اسے لگتا تھا کہ اس نے اسے ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔یہ سٹاک ہوم میں ایک تاریک اور برفیلی رات تھی،ایلومیناتی ایجنٹ کافی وقت سے اس شخص کو ڈھونڈ رہے تھے جس نے اس شخص کو مارا تھا جس نے قرآن کی بے حرمتی کی تھی اتنا تو وہ جانتے تھے سٹاکہوم میں انڈین سانپوں کا کیا کام انکو یہاں کوئی نہ کوئی لایا ہوگا وہ اس وقت سے ہی اس شخص کی تلاش میں تھے

جس نے یہ کام کیا تھا اور بھیدی کی تلاش گھر میں ہی ختم ہوئی یعنی وہ ہی حساب کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے وہ گونار تھا۔انکو پتا چل چکا تھا وہ غدار ہے، جس نے ان کے مقصد سے غداری کی ہے اور مسلمانوں میں شامل ہو گیا ہے۔۔وہ اس کے پیچھے ایک دور دراز سڑک پر پہنچے تھے، جہاں انہوں نے جال بچھا رکھا تھا۔انہوں نے ایک کار کے ساتھ اس کا راستہ روک دیا تھا، اور اس کے قریب آنے کا انتظار کر رہے تھے۔انہوں نے ایک لاش بھی تیار کر رکھی تھی، جسے انہوں نے مردہ خانے سے چرایا تھا۔ جسم گونار سے ملتا جلتا تھا، اور انہوں نے اسے اس کے کپڑوں میں پہنایا تھا۔انہوں نے لاشوں کو تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، اور ایسا لگتا تھا کہ گونار کی موت کار حادثے میں ہوئی تھی۔انہوں نے گونار کی گاڑی کو آتے دیکھا، اور وہ تیار ہو گئے۔انہوں نے سیاہ سوٹ اور سیاہ شیڈ والے چشمے پہن رکھے تھے، اور بندوقیں اور چاقو اٹھائے ہوئے تھے۔وہ بے رحم اور کار آمد تھے، اور ان پر کوئی رحم نہیں تھا۔وہ گونار کو زندہ پکڑنا چاہتے تھے، اور معلومات کے لیے اسے تشدد کا نشانہ

www.novelsclubb.com

بنانا چاہتے تھے۔۔وہ اپنی گاڑی سے باہر نکلے،اور گونار کی گاڑی کو گھیر لیا۔انہوں نے اپنی بندوقیں اس کی طرف اٹھائیں،اور اسے باہر نکلنے کا حکم دیا۔انہوں نے اسے اپنا فون گراتے دیکھا،اور دوسری طرف سے آواز سنی۔۔انہوں نے گونار کو پکڑا، اور اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی تک لے گئے۔انہوں نے اسے پچھلی سیٹ پر پھینک دیا،اور اسے ہتھکڑیاں لگادیں۔انہوں نے گونار کی ڈرائیونگ سیٹ پر اس لاش کو بیٹھانے والے انداز میں رکھا اس پر شراب کی چھینٹیں ڈالیں اور گاڑی کو درخت سے کریش کروادیا گاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔انہوں نے آگ کے شعلے اور دھواں دیکھا اور وہ مسکرائے۔اُنہوں نے اُس کی موت کو جھوٹا بنایا تھا،اور اُنہوں نے دنیا کو بے وقوف بنایا تھا۔وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے تھے،اور وہ اسے اپنے مذموم منصوبوں کے لیے استعمال کریں گے۔انہوں نے اس کی محبت،قربانی،اور اس کی کہانی کے اختتام کے تمام نشانات کو مٹادیا تھا۔

•••••••

گونار گہری نیند میں تھا،اس انجیکشن سے متاثر ہوا جو ایلومیناتی کے بندوں نے اسے دیا تھا۔وہ ایک خستہ حال کمرے میں تھا، جہاں اسے کئی دنوں تک تشدد اور مارا پیٹا جاتا رہا۔لیکن اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، کیونکہ وہ ایک شاولن راہب تھا، جسے کسی بھی مشکل کو برداشت کرنے کی تربیت دی گئی تھی۔اسے صرف غصہ ہی محسوس ہوا، کیونکہ وہ ایمان کو بچانے میں ناکام رہا تھا، جس عورت کو وہ ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا۔اس نے سوچا کہ وہ مر گئی ہے، پہاڑی شیروں نے کھالیا ہے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ بھی مر جائے،اور اس کے بعد کی زندگی میں شامل ہو جائے۔ لیکن سوتے ہی اس نے ایک خواب دیکھا۔ایک ایسا خواب جو اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس سے زیادہ وشد اور خوبصورت تھا۔ایک خواب جس نے اسے امید اور سکون دیا۔اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایسی جگہ ہے جو پہاڑوں سے بھی گہری ہے، جہاں ہوا تازہ اور پاکیزہ ہے اور سورج چمک رہا ہے۔اس نے تتلیوں اور ہر رنگ وروپ کے پھولوں کو دیکھا جو ہم آہنگی میں پھڑ پھڑاتے اور کھلتے تھے۔اس

نے پانی کی آواز سنی، جو پہاڑ سے بہتی تھی، ایک ندی بناتی تھی جو کہ زیور کی طرح چمکتی تھی۔

وہ ایک ایسی خوشی اور آزادی محسوس کرتے ہوئے ندی کی طرف بھاگا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ پانی کے کنارے پر پہنچا، اور ایک عکس دیکھا۔ یہ اس کا نہیں بلکہ اس کا تھا۔ ایمان کا وہ وہاں، زندہ اور اچھی طرح، گھاس پر بیٹھی تھی، ایک کالی پرشین بلی اور بارہ گلہریوں کے ساتھ، جو اس کے ساتھ گلے مل رہی تھیں اور کھیل رہی تھیں۔ وہ چمکدار اور پری لگ رہی تھی، ایک سادہ سفید پریوں جیسا فراک پہنے، جو اس کے شہد کے رنگ والے بالوں سے متصادم تھا، جو نیچے اور ہوا میں بہتا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ مسکرایا، اور اس کا دل پگھل گیا۔

"ایمان تم یہاں ہو" اس نے بے یقینی اور حیرت سے کہا۔ "ہاں تم مجھے ڈھونڈ رہے تھے نا؟" اس نے میٹھی اور نرم آواز میں کہا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی، اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ اسے ایک جھولے کی طرف لے گئی، جو سمندر کے اوپر لٹکا ہوا تھا۔ وہ نہیں

جانتا تھا کہ یہ کس چیز سے منسلک ہے، لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف اس کی پرواہ تھی۔وہ جھولے پر بیٹھی،اپنے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے،اور اپنا چہرہ ان پر رکھے۔اس نے اپنی بڑی اور خوبصورت آنکھوں سے اسے دیکھا اور مسکرا دی۔

"آؤ، میرے ساتھ بیٹھو۔"اس نے دعوت دیتے ہوئے کہا۔وہ اس کے پاس بیٹھ گیا،اور ایک ایسی گرمجوشی اور سکون محسوس کیا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔اس نے اسے دیکھا،اور ایک ایسی محبت اور تعریف محسوس کی جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔وہ اسے گلے لگانا چاہتا تھا،اور اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اسے کتنا یاد کرتا ہے،اور وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔وہ صرف اس کے ساتھ بیٹھا،اور اس کی موجودگی سے لطف اندوز ہوا۔"تم جانتے ہو، مجھے بزدلوں سے نفرت ہے۔تم بزدل نہیں ہو، تم اپنے لیے لڑو"اس نے فخریہ اور حوصلہ افزا لہجے میں کہا۔وہ مسکرایا،اور ایک ایسی طاقت اور حوصلہ محسوس کیا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔اس نے سمندر کی طرف دیکھا،اور لہروں کو

www.novelsclubb.com

اوپر اٹھتے دیکھا،اور مچھلیاں باہر کود رہی تھیں۔وہ اس کے لیے خوشی منا رہے تھے، اور اس کی روح کو منا رہے تھے۔"تمہارے سامنے لمبی زندگی ہے،اللہ پر بھروسہ رکھو،اور کمزور نہ ہو تم ایک شاولن راہب ہو اور شاؤلن راہب ہر مشکل کا۔مقابلہ کرتے ہیں وہ ہمت نہیں ہارتے نہ وہ مشکلات سے گھبراتے ہیں"اس نے دانشمندانہ اور متاثر کن لہجے میں کہا۔

وہ مسکرایا،اور ایک ایسا یقین اور امید محسوس کی جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔اس نے اس کی طرف دیکھا،اور اس سے نکلنے والی روشنی اور فضل کو دیکھا۔ وہ اس کی رہنما،اس کی استاد،اس کی روح کی ساتھی تھی۔"تمہیں کھو کر میں پہلے ہی ہار چکا ہوں"اس نے اداس اور تڑپتے لہجے میں کہا۔"نہیں، تمہیں جینا ہے، تمہارا مشن ابھی مکمل نہیں ہوا،تم مسلمان ہو کر کامیاب ہو جاؤ گے۔اسلام کی پیروی کرو،ورنہ تم ہار جاؤ گے۔"اس نے سنجیدہ اور فوری لہجے میں کہا۔وہ جھولے سے اٹھی،اور سمندر پر چل دی۔وہ ایک دھند میں غائب ہو گئی،اور اسے ایک

گھبراہٹ اور خوف محسوس ہوا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ اس کی پیروی کرنا چاہتا تھا، اور اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ وہ اسے دوبارہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔ "پلیز، مجھے چھوڑ کر مت جاؤ،" اس نے مایوسی اور التجا بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے اس کی آواز سنی جو ہوا میں گونج رہی تھی۔ "تمہیں جیتنا ہے، تمہیں اسلام کو تلاش کرنا ہے، اسلام کو تلاش کرنا ہے، یہاں سے نکل جاؤ، نکل جاؤ۔ ایک راستہ تمہارا منتظر ہے، نبراس، ایک راستہ تمہارا انتظار کر رہا ہے، اور میں بھی تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔" دھند صاف ہو گئی، اور اس نے ایک راستہ دیکھا، جو ایک روشن اور خوبصورت روشنی کی طرف جاتا ہے۔ اسے ایک کشش اور تجسس محسوس ہوا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ راستے پر چلنا اور روشنی دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسلام کو تلاش کرنا چاہتا تھا، اور اسے تلاش کرنا چاہتا تھا۔ وہ جھولے سے اٹھا، اور راستے کی طرف بھاگا۔ وہ تیز اور تیز دوڑتا ہوا ایک ایسا سنسنی اور جوش محسوس کرتا تھا جو اس

www.novelsclubb.com

نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔وہ روشنی کی طرف بھاگا اور اس کی طرف۔وہ اپنی منزل کی طرف بھاگا۔

••••••

گونا اپنے خواب سے بیدار ہوا،اس انجیکشن سے متاثر نہیں ہوا جو ایلومیناتی کے بندوں نے اسے دیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے دماغ میں ہیرا پھیری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں،اسے ایسی چیزوں کو دیکھنے اور سننے پر مجبور کر رہے ہیں جو حقیقی نہیں تھیں۔اس نے اندھیرے کمرے کے ارد گرد نظر دوڑائی،جہاں اسے قید کر رکھا تھا۔چھت پر صرف ایک بلب سے روشنی آتی تھی۔اس نے شیروں کی دھاڑیں اور شکاری پرندوں کی چیخیں سنی،لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ صرف ریکارڈنگ ہیں،اسے مینوپیلیٹ کرنے کے لیے چلائی گئیں ہیں۔اس نے سوچا تھا کہ وہ کسی جزیرے پر ہے،لیکن اسے احساس ہوا کہ یہ محض جھوٹ ہے۔اسے ایک طویل اور اذیت ناک سفر کے بعد یہاں لایا گیا تھا،جس نے اس کی برداشت اور ایمان کا

امتحان لیا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازے کی طرف چل دیا دروازے پر ایک سکرین لگی ہوئی تھی جو باہر کا منظر دکھا رہی تھی۔ ابھی بھی اندھیرا تھا، اور اسے درختوں اور پتھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ کہاں ہے، اور کیسے بچ سکتا ہے۔ وہ واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا، "میں وہی کروں گا جو ایمان کہے گا، میں تمہیں دھوکہ دوں گا، ایلومیناتی۔ وہ صرف شیروں کی آوازیں، حقیقی نہیں نہیں۔، جو میں سنتا ہوں وہ جھوٹ ہے۔" وہ جانتا تھا کہ وہ کل دوبارہ آئیں گے، اسے مارنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن وہ ڈرتا نہیں تھا۔ وہ لڑنے کے لیے تیار تھا۔ اس کا سخت اور طاقتور جسم تھا، جس کی تربیت شاولن راہبوں نے کی تھی۔ اس نے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا، جس سے اس کے عضلاتی جسم کا پتہ چلتا تھا۔ اس کی رگیں اور پٹھے اور صلابتی سینہ شرٹ سے چمٹا نظر آ رہا تھا، اور وہ اس کی طاقت اور لچک کو ظاہر کرتے تھے۔ وہ ایک لوہا تھا، دیوار تھا ایک چٹان تھا جسے توڑا نہیں جا سکتا تھا۔ اس نے بس آگے دیکھا، اور کل کا انتظار کیا۔

www.novelsclubb.com

گونار تشدد کے اگلے دور کے لیے تیار تھا، لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ دن ہے یا رات۔اس نے تاریک کمرے میں وقت کا پتہ کھو دیا تھا، جہاں اسے ایلو میناتی نے اسیر کرر کھا تھا۔

وہ انکا خاص۔بندہ تھا جس نے انکو دھوکا دیا تھا اور خاص بندوں کے لئیے انکا خاص تحفہ ہوتا تھا وفاداری کا بھی اور دھوکے بازی کا بھی مگر گونار کو جتنا ٹارچر کر۔وہ تھک چکے تھے کیونکہ گونار پر کچھ اثر نہ ہو رہا تھا نہ بجلی کے جھٹکے نہ گرم سلاخیں نا کوئلے نا کوئی اور۔ہر باوہ پہلا تھا جس نے انکو ٹف ٹائیم دیا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے ان کو دیکھ کر گونار مسکرایا۔"میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا،اب میں کھانا کھانے کی طرح تشدد کا عادی ہو گیا ہوں مجھے ہمیشہ تم لوگوں کا انتظار رہتا ہے"اس نے انہیں طعنے دیتے ہوئے کہا۔

اسکے چہرے پر کوئی زخم کا نشان نہ تھا جتنا اس کو مارا۔ گیا تھا شائید ہی اسکی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو برداشت کر پاتا چاروں آدمی ہنسے، اور ان میں سے ایک نے کہا، "آج ہمارے پاس تمہارے لیے کچھ اور ہے۔" اس نے ایک ڈبہ کھولا، اور پانچ بلیک ممباس فرش پر گرائے۔ گونار نے سانپوں کو پہچان لیا، جیسا کہ اس نے افریقہ میں دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ انتہائی زہریلے ہیں، اور منٹوں میں ایک آدمی کو مار سکتے ہیں۔ لیکن وہ ڈرتا نہیں تھا۔ اس نے ایسے سانپوں سے نمٹنا اپنے شاولن ماسٹر سے سیکھا تھا۔ وہ دھٹائی سے انکو بولا، "اوہ، ہاں، میں کافی عرصے سے سانپ کے گوشت کو ترس رہا تھا بہت، شکریہ۔۔ دوست"

www.novelsclubb.com

چار بندے تھے اور پانچ سانپ ایک بھرے گا گونار کا پیٹ باقی کریں گے ان چار پر وار

سانپوں نے سسکیاں ماریں اور گونار کی طرف لپکے۔ وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا، اور صحیح لمحے کا انتظار کرنے لگا۔ آدمی یہ سوچ کر کمرے سے نکلنے لگے کہ گونار

برباد ہو گیا ہے۔ لیکن دروازے پر پہنچتے ہی انہیں ایک چیخ سنائی دی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا کہ گونار ان پر سانپ پھینک رہا ہے۔ اس نے انہیں ان کی دموں سے پکڑ لیا تھا، اور انہیں کوڑوں کی طرح جھول دیا تھا۔ سانپ مردوں کو کاٹتے ہیں، ان کو مہلک زہر کا ٹیکہ لگاتے ہیں۔ وہ آدمی زمین پر گر پڑے، منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ وہ سیکنڈوں میں مر گئے۔ گونار نے سانپوں کو دور پھینک دیا، اور مردوں کی جیبوں کی تلاشی لی۔ اسے ایک ٹارچ اور ایک چابی ملی۔ وہ جانتا تھا کہ چابی باہر کا دروازہ کھول دے گی۔ اس نے اسے پہلے دیکھا تھا، جب آدمی اس کے لیے کھانا اور پانی لائے تھے۔ اس نے ایک چھوٹی سی کھڑکی بھی دیکھی تھی، جو آسمان کی جھلک دکھا رہی تھی۔ اس نے سورج اور ستاروں کی پوزیشن کو یاد کر لیا تھا، اور باہر نکلنے کی سمت کا حساب لگایا تھا۔

اس نے ٹارچ آن کی، اور دیوار کے پیچھے چل دیا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ باہر نکلا تو پیچھے بلیک مامبا کا سر کٹا پڑھا تھا جیسے کسی نے دانتوں سے اسکے سر کو اسکے جسم سے کھینچا ہو گو نار سیکنڈوں میں زہریلا سانپ پورا کا پورا چٹ کر گیا تھا ۔۔وہ باہر آیا اس نے دروازہ ڈھونڈا، اور چابی ڈال دی۔اس نے دروازہ کھولا، اور باہر نکل گیا۔اس کا استقبال ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور مصنوعی روشنی موجود تھی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو ڈھال لیا، اور ارد گرد دیکھا. اس نے جو دیکھا اس سے وہ چونک گیا۔وہ ایک پل پر تھا، ایک بہت بڑا اور شاندار پل، جو ایک سمندر پر پھیلا ہوا تھا۔اس نے کاروں اور بسوں اور ٹرکوں کو پل پر چلتے دیکھا۔اس نے فلک بوس عمارتیں اور بلڈنگز دیکھی جو افق پر بلند تھیں۔اس نے لوگوں کو اور نشانات اور بل بورڈز، چمکتے اور چلتے ہوئے دیکھا۔اسے احساس ہوا کہ وہ نیویارک میں ہے، وہ شہر جو کبھی نہیں سوتا۔وہ متذبذب اور حیران رہ گیا۔وہ سٹاکہولم سے یہاں کیسے پہنچا؟ وہ کب تک قید میں تھا۔ایلومیناتی کا منصوبہ کیا تھا؟ وہ جوابات نہیں جانتا تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے فرار ہونا ہے۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آئیں گے، اور اسے

www.novelsclubb.com

مارنے کی کوشش کریں گے۔وہ جانتا تھا کہ اسے ایمان کو ڈھونڈنا ہے،اور اسے بتانا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔اس نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا،اور دیکھا کہ وہ گندے اور پھٹے ہوئے تھے۔۔وہ ٹریفک اور پیدل چلنے والوں سے بچتے ہوئے پل کے پار بھاگا۔اسے سردی،درد،یا خوف محسوس نہیں ہوا۔اس نے صرف گرمجوشی آزادی،اور عزم کو محسوس کیا۔وہ شہر کی طرف بھاگا اور اپنی منزل کی طرف۔

---

•••••••••••

گونار الیو میناتی کے جال سے بچ کر پل کے پار بھاگا۔اسے اپنے چہرے پر ٹھنڈی ہوا، اور جسم پر پسینہ محسوس ہوا۔اس نے صرف ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا،لیکن اسے سردی محسوس نہیں ہوئی۔وہ شاولن راہب تھا،اور اس نے اپنے جسم کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرنا سیکھ لیا تھا۔اسے موسم،لوگوں یا شہر کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف ایمان کو ڈھونڈنے،اور اسے یہ بتانے کی پرواہ تھی کہ وہ اس سے

پیار کرتا ہے۔اس نے ایک آدمی کو روکا جو سویٹر اور کوٹ پہنے سردی سے کانپ رہا تھا۔ گونار کو دیکھ کر آدمی حیران رہ گیا، جو ایک بے گھر، بھکاری، پاگل لگتا تھا۔اس نے اس کی آنکھیں دیکھی، جو روشن اور سخت تھیں،اور اس کی مسکراہٹ، جو پر سکون اور پر اعتماد تھی۔ وہ حیران تھا کہ وہ کون ہے،اور وہ کیا چاہتا ہے۔

گونار نے اس سے پوچھا،"وقت کیا ہے اور آج کی تاریخ اور سال کیا ہے؟"آدمی نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا،اور کہا،"وقت صبح کے دو بجے ہیں اور تاریخ چار فروری دو ہزار تائیس ہے۔"گونار نے سوچا،"جب ایمان کے ساتھ حادثہ ہوا، یہ اٹھائیس جنوری کا دن تھا، جس کا مطلب ہے کہ میں ایک ہفتے سے قید میں ہوں۔ ایک ایسا ہفتہ جو ہمیشہ کی طرح محسوس ہوا"۔ گونار نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا،اور بھاگ گیا۔وہ کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا، یا کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ

ایلومیناتی اسکو تلاشے گیں

اس وجہ سے اسے محتاط رہنا ہو گا۔ وہ روشنیوں اور کیمروں سے بچتے ہوئے گلیوں میں بھاگا۔ وہ تاریک اور تنہا جگہوں سے بھاگا، جہاں کوئی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ مسجد کی طرف بھاگا، جہاں اسے امن اور رہنمائی ملنے کی امید تھی۔ اس نے اپنے سامنے مسجد دیکھی، ایک سفید اور سبز عمارت، جو باقیوں سے الگ تھی۔ اس نے گنبد پر سٹیل سے تراشا کلمہ دیکھا وہاں چاند یا تارے کی بجائے کلمہ تھا کیونکہ چاند یا تارہ اسلام کی نمائندگی نہیں کرتا اسلام کی نمائندگی کلمہ کرتا ہے، جو اسلام کی علامت ہے، اس نے مسجد کا دروازہ دیکھا جو کھلا تھا اور اسے

اندر آنے کی دعوت دے رہا تھا۔ وہ دروازے پر گیا، اور اس پر دستک دی، اس امید پر کہ اندر کوئی مل جائے گا۔

ایک بہت ہی خوبصورت نوجوان نے دروازہ کھولا، اس نے سفید عربی چوغا، لمبا اور ڈھیلا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی داڑھی اور سر پر سفید ٹوپی تھی اور وہ ایک عالم اور ولی کی طرح نظر آتا تھا۔ وہ گونار کو دیکھ کر مسکرایا اور بولا، "آپ باہر سردی میں کیا کر

رہے ہیں اندر آیئے "اس نے ہلکے سے لہجے میں انگریزی میں بات کی۔ وہ دوستانہ اور مہربان لگ رہا تھا، اور گونار نے اس کے لیے اعتماد اور احترام محسوس کیا۔

"شکریہ،" گونار مسکرایا۔ وہ مسجد کے اندر نوجوان کے پیچھے گیا، اور ایک ایسی گرمجوشی اور سکون کو محسوس کیا جو اس نے کافی عرصے سے محسوس نہیں کیا تھا۔ اس نے مسجد کا اندر دیکھا تو وہ بہت خوبصورت تھی۔ اس نے قالین اور کشن دیکھے جو نرم اور رنگین تھے۔ اس نے چراغوں اور موم بتیوں کو دیکھا، جو روشن اور سکون بخش تھے۔ اس نے خطاطی کو دیکھا، جو کہ فنکارانہ اور خوبصورت تھے۔ اس نے اسلام کی مقدس کتاب قرآن کو دیکھا جو ایک اسٹینڈ پر رکھا ہوا تھا اور وہ مقدس اور قیمتی لگ رہا تھا۔ وہ نوجوان زمین پر قرآن کے پاس بیٹھا اور کہنے لگا: "میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو سب سے بلند اور نہایت رحم والا ہے۔ یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور نور ہے۔ یہ معجزہ اور سچائی کی دلیل ہے۔ کیا آپ اسے سننا چاہتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

گونار نے مسکرا کر سر ہلایا۔وہ متجسس اور دلچسپی رکھتا تھا،اور وہ قرآن سننا چاہتا تھا۔ اس نے اسے۔ایک بار پہلے خود پڑھا تھا،اور اس نے اس سے ایک سکون اور خوشی محسوس کی تھی۔وہ اب قرآن کی تلاوت سننا چاہتا تھا"ایسا کریں آپ، غسل خانے میں جایئے،میں اپ کے لیے گرم کپڑے لاتا ہوں،۔قرآن سننے سے پہلے آپ کو صاف ستھرا اور مہذب ہونا چاہیے۔یہ اللہ اور اس کے رسول کے احترام اور تواضع کی علامت ہے۔"اس نے قرآن اٹھایا اور الماری میں رکھ دیا۔اس نے گونار کو کپڑے دیے،اور اسے غسل خانے کا راستہ دکھایا۔گونار واش روم گیا،اور خود کو دھویا۔اس نے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی طور پر بھی اپنے آپ کو صاف کرنے کی ضرورت اور خواہش کو محسوس کیا۔وہ اپنے آپ کو پاک کرنا چاہتا تھا،اور اپنے آپ کو قرآن کے لیے تیار کرنا چاہتا تھا۔اس نے وہ کپڑے پہن لیے جو نوجوان نے اسے دیئے تھے وہ ایک سیاہ رنگ کا عربی چوغا تھا جس کے کالر زپر سفید کڑھائی تھی جو بہت بریک تھی۔۔اسے اپنے آپ میں تبدیلی محسوس ہوئی۔اس نے زیادہ آرام دہ

www.novelsclubb.com

اور زیادہ پر اعتماد، زیادہ باوقار اور زیادہ احترام محسوس کیا۔ اس نے قرآن سننے کے لیے زیادہ تیار اور زیادہ آمادہ محسوس کیا۔ وہ واش روم سے باہر آیا تو دیکھا کہ نوجوان اس کا انتظار کر رہا ہے۔ اس نے اس کی طرف دیکھا، اور مسکرا دیا۔ نوجوان نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا، "ماشاءاللہ اپ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ آیئے فجر کی اذان دیتے ہیں یہ۔، فجر کی نماز کا وقت ہے۔ یہ دن کی پہلی اور اہم ترین نماز ہے۔ یہ نماز ہے جو دن کا آغاز کرتی ہے، اور وہی دن کے باقی حصوں کے لیے لہجہ قائم کرتی ہے۔ یہ نماز ہے جو ہمیں بیدار کرتی ہے، اور جو ہمیں اللہ اور اس کی نعمتوں کی یاد دلاتی ہے۔ جو ہمیں امید اور طاقت دیتی ہے، دن کے مشکلات اور مواقع کا مقابلہ کرنے کے لیے۔ کیا آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں؟"

گونار نے سر ہلایا اور گہرا سانس لیا۔ وہ دعا کرنا چاہتا تھا، اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتا تھا کہ اس کی جان بچائی، اور اسے ایمان کو تلاش کرنے کا موقع دیا۔ وہ دعا کرنا چاہتا تھا، اور اللہ سے اس کی ہدایت اور اس کی رحمت، اور اس کی مدد اور اس کی حفاظت کے

www.novelsclubb.com

لیے دعا کرنا چاہتا تھا۔ وہ دعا کرنا چاہتا تھا، اور اللہ سے جڑنا چاہتا تھا، اور اس کی موجودگی اور اس کی محبت کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ نوجوان مسکرایا، اور بولا، "میں اپ کو وضو کرنے کا طریقہ سکھاؤں گا، نماز سے پہلے غسل کرنے کا طریقہ۔ یہ اپنے آپ کو صاف کرنے اور نماز کے لیے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول سے آپ کے اخلاص اور آپ کی عقیدت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ آپ کے جسم اور آپ کی روح کو پاک کرنے اور اپنے آپ کو نماز کے لائق بنانے کا ایک طریقہ ہے۔" اس نے گونار کو وضو کر کے دیکھایا اور اسے قدم اور الفاظ سکھائے۔ اس نے اسے دکھایا کہ اپنے ہاتھ، منہ، ناک، چہرہ، بازو، سر، کان اور پاؤں کیسے دھوئے۔ اس نے اسے دکھایا کہ ہر غسل سے پہلے کس طرح "بسم اللہ،" کہنا ہے، اور کس طرح کہنا ہے، "اشھدوان لاالہ الااللہ، واشھدانا محمد رسول اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے رسول ہیں،" وضو ختم کرنے کے بعد۔

گونار نے اس نوجوان کا پیچھا کیا، اور وضو کرنے کا طریقہ سیکھا۔ اسے اپنے جسم پر پانی اور زبان پر الفاظ محسوس ہوئے۔ اس نے ایک تازگی اور ایک وضاحت، ایک سکون اور ایک سکون محسوس کیا۔ اس نے ایک پاکیزگی اور تقدس، ایک تیاری اور آمادگی محسوس کی۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول سے قربت اور تعلق محسوس کیا۔ اس نے وضو ختم کیا، اور نوجوان کو اس جگہ جاتے ہوئے دیکھا جہاں، اذان دی گئی تھی۔ اس نے اسے کہتے سنا، "یہاں مائیکروفون پر اذان دینے کی اجازت نہیں ہے۔ حکام کو یہ پسند نہیں ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بلند اور بہت پریشان کن ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم چپ رہیں اور چھپ جائیں، وہ نہیں چاہتے کہ ہم فخر کریں اور اپنا ایمان ظاہر کریں۔ لیکن ہمیں پرواہ نہیں، ہم ان سے نہیں ڈرتے، ہم صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔ ہم اذان دیں گے، نماز پڑھیں گے، اور اللہ کی عبادت کریں گے، چاہے کچھ بھی ہو۔ کیا آپ اذان سننا چاہتے ہیں؟" گونار نے سر ہلایا اور اذان سنی۔ اس نے نوجوان کو صاف اور خوبصورت آواز میں کہتے سنا، "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ

سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اشھد ان محمد ارسول اللہ، اشھد ان محمد ارسول اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ حیا علی الصلاۃ، حیا علی الصلاۃ، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ۔ حیا علی الفلاح، حیا علی الفلاح، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ سب سے بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے۔ لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔" اللہار نے اذان کے الفاظ میں ایک طاقت اور ایک جلال، ایک عظمت اور ایک خوبصورتی محسوس کی۔ اس نے اپنے دل اور روح میں ایک پکار اور ایک جواب، ایک سمن اور ایک جواب محسوس کیا۔ اس نے اذان کا جواب دینا اور نماز کے لیے آنا ایک فرض اور ایک اعزاز، ایک ذمہ داری اور ایک

www.novelsclubb.com

اعزاز محسوس کیا۔اذان سن کراور نماز کی طرف آنا ایک، خوشی اور شکر کا احساس ہوا۔

اس نے نوجوان کو اذان کی جگہ سے واپس آتے دیکھا اور مسکراتے ہوئے دیکھا۔ اس نے کہا، "آیئے نماز پڑھتے۔ میں آپ کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھاؤں گا، اللہ کی عبادت۔ یہ اللہ کے ساتھ بات چیت کرنے کا طریقہ ہے، اور آپ کی محبت اور شکر گزاری، آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری، اس کی تعریف اور تسبیح، اس کے سامنے ہے۔ یہ اس کی بخشش اور اس کی رحمت، اس کی ہدایت اور اس کی مدد، اس کی حفاظت اور اس کی نعمتوں کے طلب کرنے کا طریقہ ہے۔ یہ آپ کے دل اور دماغ کو پاک کرنے اور آپ کی روح اور آپ کی روح کو بلند کرنے کا طریقہ ہے۔ یہ دنیا اور آخرت میں سکون اور خوشی حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ کیا آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں؟" گونار نے سر ہلایا، اور اس نوجوان کے پیچھے نماز گاہ کی طرف چلا گیا۔ اس نے قالینوں کی قطاریں دیکھی جو مکہ میں اللہ کے مقدس گھر کعبہ کی سمت قبلہ

کی طرف لگی ہوئی تھیں۔اس نے محراب کو دیکھا،وہ طاق جو قبلہ کی طرف اشارہ کرتا تھا،اور منبر،وہ منبر دیکھا جہاں امام،امامِ نماز، کھڑے ہوتے تھے۔اس جگہ کوئی موجود نہ تھا سوائے ان دو کے

نوجوان نے اسے اپنے پیچھے صف میں کھڑا ہونے کا طریقہ دکھایا۔اس نے اسے نماز کی نیت،نیت کرنے کا طریقہ سیکھایا۔اس نے اسے سیکھایا کہ اپنے ہاتھ کیسے اٹھائے اور نماز شروع کرنے کے لیے "اللہ اکبر،اللہ سب سے بڑا ہے" کہے۔اس نے اسے سیکھایا کہ قرآن کا ابتدائی باب،الفاتحہ،افتتاحی،اور اپنی پسند کا دوسرا باب یا آیات کیسے پڑھی جائیں۔اس نے اسے جھکنے کا طریقہ سکھایا،اور اللہ کی حمد کے لیے کہا،"سبحان ربی العظیم،پاکی ہے میرے آقا،سب سے عظیم"۔اس نے اسے کھڑا ہونے کا طریقہ سیکھایا،اور کہا،"سمیع اللہ لمن حمیدہ،اللہ ان کی سنتا ہے جو اس کی تعریف کرتے ہیں"۔اس نے اسے سجدہ کرنے کا طریقہ دکھایا،اور اللہ کے حضور عاجزی کرنے کے لیے "سبحان ربی الاعلیٰ،پاک میرے آقا،سب سے بلند ہے"

کہنے کا طریقہ بتایا۔اس نے اسے بیٹھنے کا طریقہ سیکھایا،اور کہا: "التحیات للہ والصلوۃ والطیبت، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انا محمد عبدہ ورسولہ تمام درود وسلام، دعائیں اور نیکیاں اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں، سلامتی ہو ہم پر اور آپ پر۔اللہ کے نیک بندے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔اس نے اسے نماز ختم کرنے کا طریقہ سیکھایا، اپنے سر کو دائیں اور بائیں طرف موڑ کر اور "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہہ کر فرشتوں سے سلامتی کی دعا کی۔

گونار نے نوجوان کا پیچھا کیا، اور نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھا۔اس نے نماز کی حرکات و سکنات اور الفاظ، اشاروں اور معانی کو محسوس کیا۔اس نے اللہ کے ساتھ ایک رابطہ اور رابطہ، ایک مکالمہ اور گفتگو محسوس کی۔اس نے اللہ کے لیے محبت اور شکر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزاری، اطاعت اور فرمانبرداری، حمد اور تسبیح محسوس کی۔اس نے اللہ کی طرف سے بخشش اور رحمت، رہنمائی اور مدد، تحفظ اور نعمت محسوس کی۔اس نے اپنے دل اور دماغ، اپنی روح اور روح کی تزکیہ اور بلندی، صفائی اور عروج کو محسوس کیا۔اس نے اپنی زندگی اور آخرت میں ایک سکون اور خوشی محسوس کی۔اس نے نماز ختم کی تو دیکھا کہ نوجوان قرآن پڑھ رہا ہے۔اس نے اسکی آواز سنی، جو صاف اور خوبصورت تھی، جو مدھر اور مسحور کن تھی، جو سکون بخش اور شفا بخش تھی۔اس نے قرآن کے الفاظ سنے، جو طاقتور اور گہرے تھے، جو عقلمند اور فصیح تھے، جو معجزاتی اور کامل تھے۔اس نے قرآن کا پیغام سنا، جو آفاقی اور لازوال تھا، جو متعلقہ اور عملی تھا، جو سچا اور اچھا تھا۔اس نے قرآن میں ایک روشنی اور رہنمائی، ایک وضاحت اور ایک سمت محسوس کی۔

اس نے قرآن سنا، اور اپنے اندر تبدیلی محسوس کی۔اس نے اپنے آپ کو ایک نیا اور بہتر، ایک مختلف اور اعلیٰ ورژن محسوس کیا۔اس نے اللہ اور اس کے رسول پر ایک

www.novelsclubb.com

ایمان اور امید، ایک یقین اور بھروسہ محسوس کیا۔ اس نے ایک تجسس اور دلچسپی، ایک خواہش اور جذبہ محسوس کیا، اسلام کے بارے میں مزید جاننے اور مسلمان بننے کا۔ اس نے ایمان کو ڈھونڈنے اور اسے بتانے کے لیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے، ایک امید اور ایک طاقت، ایک ہمت اور ایک عزم محسوس کیا۔ اس نے نوجوان کی طرف دیکھا، اور مسکرا دیا۔ اس نے کہا، "آپ کا شکریہ، مجھے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھانے اور مجھے قرآن سنانے کے لیے۔ آپ نے میری آنکھیں اور میرے دل کو اسلام کے لیے کھول دیا ہے۔ آپ نے مجھے اللہ کا راستہ اور نور دکھایا۔ اپ نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے، اور ایک نئی امید۔ آپ اچھے اور مہربان، سخی اور شریف انسان ہیں۔ اللہ آپ کو برکت دے، اور آپ کو آپ کی مہربانی اور آپ کی سخاوت کا بدلہ دے"۔

نوجوان مسکرایا، اور کہا، "میرے دوست، آپ کا شکریہ مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کی مدد کر سکا، اور آپ کو نماز اور قرآن پسند آیا۔ آپ کے پاس نیک اور پاکیزہ،

مخلص اور عاجز دل ہے۔آپ کے پاس ایک مضبوط اور بہادر، ایک وفادار اور وفادار، روح ہے۔آپ کے پاس ایک عظیم اور عظیم، ایک قابل اور ایک معزز، مشن ہے۔اللہ آپ کو ہدایت دے اور ایمان (فیتھ) کو تلاش کرنے اور بہتر مسلمان بننے میں آپ کی مدد کرے۔"""گونار نے اسے گلے لگایا، اور کہا، "اپ میرے بھائی ہیں انسانیت اور ایمان میں۔آپ میرے استاد ہیں، اور میرے دوست ہیں۔۔میں آپ کو کبھی نہیں بھولوں گا، اور جو اپ نے میرے لیے کیا ہے۔میں آپ کو ہمیشہ یاد رکھوں گا، اور آپ کے لیے دعا کروں گا۔شکریہ۔"جواباً وہ بولا "اپ میرے بھائی بھی ہو، اپ میرے شاگرد بھی ہو، میرے دوست بھی ہو، آپ میرے مہمان اور ساتھی ہو، میں اپ کو یاد رکھوں گا، اور جو کچھ آپ پر گزری ہے، میں اپ کو ہمیشہ دعا میں یاد رکھوں گا۔اور آپ کے لیے دعا کروں گا، مگر اب اس راستے سے بھٹکنے کی حماکت کبھی مت کریئے گا اگر مشکل آئے تو یاد رکھنا کہ شیطان فرشتوں کو بھی مانتا ہے اور رسولوں کو بھی اور اللہ کو بھی اور کتابوں کو بھی

مگر۔اس سب سے وہ مسلمان نہیں ہو جاتا اسلام کے راستے میں ہر مشکل آتی ہے انہی مشکلات پر صبر کرنے سے آپ سچے مسلمان بنتے ہیں اچھے انسان بننے سے اور اچھائی کے راستے پر چلنے سے "آواز اب بھاری و برقی ہوتی جا رہی تھی گونار کو ایسا لگا کہ کسی نے اسے اپنے پروں میں محفوظ کر لیا ہے اور وہ اس کائنات کی حدود سے باہر نامعلوم کی طرف گامزن ہے اسکا سر چکرا گیا اس کی آنکھوں کے آگے برقی نور پھیل گیا اس ہر طرف سے برق یعنی بجلی کی آواز آ رہی تھی جیسے وہ سپیڈ اوف لائیٹ سے بھی تیز ہوا سے ہر طرف روشنی نظر آ رہی تھی یکدم اسکی آنکھیں دھندلا گئیں اور وہ بے ہوش ہو گیا

www.novelsclubb.com

..... .. .

گونار نے صبح کی روشنی کو اپنی آنکھوں میں چھیدتے ہوئے محسوس کیا،اور اس نے انہیں آہستہ سے کھولا۔اس نے سویڈش میں بولنے کی آوازیں سنی،اور اس نے لہجے اور بولی کو پہچان لیا۔وہ سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں تھا اس نے ارد

گرد دیکھا،اور جانے پہچانے مقامات کو دیکھا۔اس نے مصروف سڑکیں اور عمارتیں،پل اور پانی، یادگاریں اور عجائب گھر دیکھے۔اس نے لوگوں کو آتے جاتے دیکھا، موٹے کوٹ اور ٹوپیاں پہنے، تھیلے اور چھتریاں اٹھائے ہوئے تھے۔اس نے اپنے سامنے بل بورڈ دیکھا جس میں وقت اور تاریخ درج تھی۔وہ سنٹرل اسٹیشن کے قریب ایک بینچ پر تھا،اس نے ایک الجھن اور ایک جھٹکا محسوس کیا، کیونکہ اس نے محسوس کیا کہ وہ نیویارک میں نہیں ہے، جہاں وہ ایلومیناٹی سے بچ نکلا تھا۔وہ مسجد میں نہیں تھا، جہاں اس نے نماز پڑھی تھی اور قرآن سنا تھا۔وہ ۲۰۲۳ میں نہیں تھا، وہ اپنے سابقہ شہر سٹاک ہوم میں تھا۔وہ اپنے وقت سے دو سال آگے ۲۰۲۵ میں تھا۔اس نے آنکھیں رگڑ کر دوبارہ دیکھا۔اس نے امید ظاہر کی کہ یہ ایک خواب ہے،ایک فریب ہے،ایک غلطی ہے۔لیکن ایسا نہیں تھا۔یہ اصلی تھا۔ وہ ۲۰۲۵ میں اسٹاک ہوم میں تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ کیسے، کیوں، یا کیا ہوا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ معجزہ تھا،، یا امتحان۔وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے، کہاں جائے،

یا کس پر بھروسہ کرے۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پاس سے گزرنے والے ایک آدمی سے پوچھا""یہ کون سی جگہ ہے؟اس نے انگریزی میں بات کی،امید ہے کہ آدمی اسے سمجھے گا۔لیکن اس آدمی نے اس سے کہا،"نااوانگلوش۔"اس نے سر ہلایا،اور چلا گیا۔گونار نے اپنا سوال سویڈش میں دہرایا،امید ہے کہ وہ آدمی اسے جواب دے گا۔لیکن اس آدمی نے اس سے کہا،"اسٹاک ہوم سویڈن۔"اس نے بل بورڈ کی طرف اشارہ کیا،اور ہنس دیا۔اس نے سوچا کہ گونار پاگل ہے،یا نشے میں،یا دونوں۔وہ گونار کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔گونار نے اپنا سر اس کے ہاتھوں میں گرا دیا۔اس نے وقت کا سفر کیا تھا،کسی نہ کسی طرح۔اس نے کچھ ایسا تجربہ کیا تھا جو اس کی سمجھ اور اس کے تصور سے باہر تھا۔اس نے اللہ کی طرف سے کوئی نشانی دیکھی تھی،شاید،کوئی ایسی نشانی جو اس کی رہنمائی کے لیے تھی،یا اسے آزمانے کے لیے،یا اسے ڈرانے کے لیے تھی۔اس نے اپنے مستقبل کی ایک جھلک دیکھی تھی،شاید،ایک ایسا مستقبل جو اس کے ماضی اور اس کے حال سے مختلف تھا۔وہ

www.novelsclubb.com

نہیں جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے، یا اس کا کیا مقصد ہے، یا اس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ صرف اتنا جانتا تھا کہ اسے تلاش کرنا ہے، اور جلد ہی تلاش کرنا ہے۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس نے شہر، لوگوں اور بل بورڈ کو دیکھا۔ اس نے وقت، تاریخ اور سال دیکھا۔ اس نے حقیقت، اسرار اور چیلنج کو دیکھا۔ اس نے ایک خوف اور تجسس، ایک شک اور حیرت، ایک مایوسی اور ایک امید محسوس کی۔ ایک ضرورت اور خواہش، ایک خواہش اور جذبہ محسوس کیا۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول پر ایک ایمان اور امید، ایک یقین اور بھروسہ محسوس کیا۔ اس نے ایک تجسس اور دلچسپی، ایک خواہش اور جذبہ محسوس کیا۔۔

www.novelsclubb.com

••••••••••

پروفیسر توراب حسینی اسلامی علوم کے مشہور عالم اور گونار کے دوست۔ ایک دن انکو یہ خبر ملی کہ گونار ایک کار حادثے میں مر گیا ہے۔ وہ تباہ ہو چکا تھا، اور انہوں نے

اس کی روح کے لیے دعا کی تھی۔انہوں نے دو سال سے گونار کی آواز نہیں سنی تھی، یہاں تک کہ ایک دن انہوں نے اپنے دروازے پر دستک سنی۔انہوں نے دروازہ کھولا تو باہر ایک آدمی کو کھڑا دیکھا۔اس نے سیاہ اونی سویٹر اور کالے لباس کی پتلون اور رینجرز کے جوتے پہن رکھے تھے۔اس کی داڑھی تھی۔وہ جانا پہچانا لگ رہا تھا مگر مختلف۔اس نے اسے دیکھا،اور ہانپ گیا۔"ایز کئیل! یہ تم ہو؟"اس نے بے یقینی اور صدمے سے کہا۔

گونار گرم جوشی سے مسکرایا اور نفی میں سر کو جنبش دی"ایز کئیل نہیں نِبراس محمد نِبراس، یہ میں ہوں، پروفیسر۔میں زندہ ہوں،"گونار نے مسکراہٹ اور آنسو بھرتے ہوئے کہا۔اس نے انہیں گلے لگایا، پروفیسر طوراب اسے اندر لے گئے انہیں اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ سمجھ نہیں پارہے تھے کہ نِبراس کیسے زندہ ہے،اور اس نے اسے کیسے پایا۔اس کے پاس بہت سارے

سوالات تھے اور بہت کم جوابات۔ وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے اور گونار نے انکو سب کچھ زیر زبر کر ڈالا

اسنے انکو ایلو میناتی

کے بارے میں بتایا، اور کس طرح انہوں نے اس کی موت کا جھوٹا الزام لگایا، اور اسے اغوا کیا۔ اس نے اسے تشدد اور تجربات کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ وہ کیسے فرار ہوا تھا۔ اس نے انہیں خواب اور مسجد کے بارے میں بتایا، اور اس نے کس طرح نماز پڑھی اور قرآن سنا۔ اس نے اسے وقت کے سفر اور معجزے کے بارے میں بتایا، اور دو سال بعد وہ اپنے آبائی شہر میں کیسے معجزاتی طریقے سے آیا وہ بتایا ۔ پروفیسر طوراب نے حیرت اور حیرت سے اس کی بات سنی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ نبراس اس سب سے کیسے گزرا، اور وہ کیسے بچ گیا۔ وہ اس بات کی وضاحت نہیں کر سکتے تھے کہ نبراس نے کس طرح وقت کا سفر کیا تھا، اور اس نے اللہ کی طرف سے کوئی نشانی کیسے دیکھی تھی۔ وہ ہر چیز میں صرف اللہ کا ہاتھ، اور اس کی

حکمت اور قدرت کو دیکھ سکتا تھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے،جب اس نے معجزہ دیکھا۔اس نے نبراس سے کہا،"تم نے کہا تھا کہ تم ایک نشانی دیکھنا چاہتے ہو، اور میں نے کہا کہ اللہ تمہیں اپنی موجودگی کی نشانی دکھائے گا،دیکھو،اللہ نے تمہیں اپنی موجودگی کی نشانی دکھائی ہے،اس نے تمہیں ایلومیناتی کے شر سے بچالیا ہے۔، اور اس نے تمہیں اسلام کی سچائی کی طرف رہنمائی کی،اس نے تمہیں اپنی رحمت اور فضل دکھایا،اور اس نے تمہیں توبہ اور اصلاح کا موقع دیا،اس نے تمہیں اپنی محبت اور اپنی دیکھ بھال کا مظاہرہ کیا،اور اس نے تمہیں ایک امید اور ایک مقصد دیا، اس نے تمہیں اپنی نشانیاں دکھائیں،اور اس نے تم تک اپنا پیغام پہنچایا"نبراس کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔اس نے اثبات میں سر ہلایا،اور کہا،"اللہ مجھ جیسے گنہگار، قاتل،، مجھ جیسے برے آدمی کو سمجھ سکتا ہے،وہ مجھے معاف کر سکتا ہے، قبول کر سکتا ہے،اور میری مدد کر سکتا ہے،وہ مجھے بدل سکتا ہے،اور بہتر کر سکتا ہے۔،اور میری رہنمائی کر سکتا ہے،وہ مجھ سے محبت کر سکتا ہے،میری دیکھ بھال کر سکتا ہے،

اور میری حفاظت کر سکتا ہے، وہ مجھے اپنی نشانیاں دکھا سکتا ہے، اور مجھے اپنا پیغام دے سکتا ہے۔ مجھے یقین نہیں ارہا کہ میں اس سب کہ قابل تھا" پروفیسر توراب نے مسکرا کر کہا، "جنت میں ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہ کیئے اور پھر توبہ کر لی، اور تم نے ان لوگوں کے ساتھ برائی کی جو برائی کرتے تھے، تم نے ایلومیناتی کے خلاف جنگ لڑی، اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا، تم نے دفاع کیا۔ تم نے مظلوموں کی مدد کی، تم نے حق کی تلاش کی، تم نے اسلام کو پایا، تم نے ایمان سے محبت کی، تم نے اس کے ایمان و مزہب کی پیروی کی، تم نیک اور پاکیزہ، مخلص اور عاجز دل والے انسان ہو۔ تمہارے پاس ایک مضبوط اور بہادر، ایک وفادار، روح ہے، تمہارے پاس ایک عظیم اور، ایک قابل اور ایک معزز، مشن ہے۔" نبراس نے ایک گہرا سانس لیا، اب وہ سختی سے بولا۔ اس نے کہا، "لیکن مجھے ان ایلومیناتی کے لوگوں کو ایک وارننگ دینی ہے، مجھے انہیں بتانا ہے کہ وہ اللہ کے انصاف اور مسلمانوں کے غضب سے نہیں بچ سکتے، مجھے انہیں بتانا ہے کہ وہ مومنوں کو

نقصان نہیں پہنچا سکتے،اور مجھے ان سے کہنا ہے کہ وہ اسلام کے پھیلاؤ اور حق کی فتح کو نہیں روک سکتے،مجھے انہیں بتانا ہے کہ وہ اللہ کے نور اور اس کی موجودگی کی نشانیوں کو چھپا نہیں سکتے اور نہ ہی وہ اللہ کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔"

•••••••

گونار ایلومیناٹی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا،ایک تاریک اور بدصورت کمرہ جس میں ہائی ٹیک آرکیٹیکچرل ڈیزائن عناصر تھے۔اس نے دیکھا کہ دو انسان نما روبوٹ دروازے کی حفاظت کر رہے ہیں،اور ایک اور شخص

www.novelsclubb.com

ایلومیناتی

کے رہنما ایک بلند پلیٹ فارم پر بیٹھا ہے۔اس نے اسے

لوسیفر کے طور پر پہچانا، جس نے اس کی موت کا حکم دیا تھا اور اسے اغوا کیا تھا۔وہ اسے زندہ دیکھ کر حیران رہ گیا، کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ اس نے اسے نیویارک

میں مار ڈالا ہے۔ "تم زندہ ہو،" لوسیفر نے بے یقینی اور غصے سے کہا۔ نبراس مسکرایا، اور کہا، "ہاں، میں زندہ ہوں، میں اب زندہ ہوں۔ اور تم یہاں، میرے جال میں ہو۔ کیا تم نے واقعی سوچا تھا کہ تم نے مجھے مار دیا ہے؟ تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ تم مجھے شکست دے سکتے ہو، اور مجھے تباہ کر سکتے ہو؟ نبراس نے فخریہ انداز میں مسکرا کر کہا، "۔ کیا تم نے واقعی سوچا تھا کہ میں تمہاری چالوں کا شکار ہو جاؤں گا، اور تمہارے جھوٹ پر یقین کروں گا؟ واقعی میں تم سوچتے ہو کہ میں تم سے ڈروں گا اور تمہاری اطاعت کروں گا؟ کیا تم واقعی یہ سوچتے ہو کہ میں اسلام چھوڑ کر تمہاری پیروی کروں گا؟

www.novelsclubb.com

نبراس نے افسوس میں لبوں کو سُکیڑا ''چچ چچ چچ عقل استعمال کرو تم جانور نہیں انسان ہو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا''

لوسیفر کچھ بولنے لگا نبراس نے اپنی شہادت کی انگلی اپنے ہونٹوں پر اٹھائی، اور لیڈر کو خاموشی کا اشارہ کیا۔ اس کے چہرے نے سخت اختیار کا اظہار کیا، اور اس کی

آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔اس نے کہا، "میری بات سنو،اور میری طرف غور سے دیکھو۔ گونار نام کا مطلب ہے جنگجو،اور جنگجو بیوقوف نہیں ہوتے۔ یہاں آنے سے پہلے، میں نے تمہارے ہر بندے میں،اور ایک ایک ہیڈ کوارٹر میں بم نصب کیا تھا۔اور زہریلے برین چپس۔ میری جیب میں ریموٹ ہے،اور میں جب چاہوں دھماکہ کر سکتا ہوں۔"اس نے اسے اپنی پتلون کی جیب سے ریموٹ دکھایا،اور ایک بٹن دبایا۔اس کے چہرے سے ہوشیار ذہانت ظاہر ہوئی،اور اس کی مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے کہا''مسلمان ہونے کے بعد یہ میرا پہلا قتل ہے۔'' لیڈر چونک گیا،اور گھبرا گیا۔اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا،اور اس کا منہ کھل گیا۔اس نے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی،اور روبوٹ میں سے ایک کو نیچے گر کر مرتے دیکھا۔اس نے اپنے سینے میں درد محسوس کیا،اور اسے احساس ہوا کہ اس کے دل میں ایک بم نصب ہے۔اس نے کہا، "تم نے یہ کیسے کیا؟ تم نے میری تنظیم میں کیسے گھس کر۔یہ سب کیا اور میرے منصوبے کو سبوتاژ کیا؟ تم نے میرے راز

کیسے سیکھے،اور میرا سسٹم ہیک کیا؟تم مسلمان کیسے ہوئے،اور میرے اثرورسوخ کے خلاف کیسے اپنا ھاتھ مارا؟"گونار نے کندھے اچکا کر کہا،"میں جانتا ہوں کہ تم سوچ رہے ہو کہ میں نے یہ سب کیسے کیا،لیکن زیادہ مت سوچو۔کچھ چیزوں کو خفیہ رکھنا بہتر ہوتا ہے،اور کچھ چیزوں کو ظاہر کرنا بہتر ہوتا ہے۔اور ہاں،اگر تم ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہو۔میرے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو تم سب فنا ہو جاؤ گے۔ میرے پاس تم اور تمہارے پیروکاروں کے لیے مزید بم،اور مزید حیرتیں ہیں۔ویسے تم اب مر ہی رہے ہو تو آرام سے مرو اتنا سب کچھ مت سوچو کنپٹی میں موجود رگ۔پھٹ جائے گی"اس نے ایک اور بٹن دبایا،اور لیڈر نیچے گر کر مر گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور آنکھوں میں چمک تھی۔اس نے کہا''مسلمان ہونے کے بعد یہ میرا دوسرا قتل ہے''۔

اس نے دوسرے روبوٹ کی طرف دیکھا،اور کہا،"اور یہ مسلمان ہونے کے بعد میرا تیسرا قتل۔"اس نے دوسرا بٹن دبایا،اور روبوٹ نیچے گر کر مر گیا۔اس کے

چہرے پر عزم ظاہر ہو رہا تھا اور آواز گونج رہی تھی۔ ''اگر تم نہ سدھرو تو میری سنچری بھی ہو جائے گی، میں نہیں رکوں گا، جب تک میں تم سب کو اور تمہاری تمام برائیوں کو ختم نہ کر دوں، میں آرام نہیں کروں گا، جب تک تم سب کو بے نقاب نہ کر دوں، اور تمھارے سارے جھوٹ۔ دنیا کے سامنے نہ لے آؤں میں۔" اس نے کیمرے کی طرف دیکھا، اور کہا، "کسی کو ہمارا راز مت بتانا''

وہ ان کی بات دھراتے انکو تپانے والے انداز میں بولا''

۔میرے پاس اس کے لیے ایک بہتر آئیڈیا ہے۔ میں دنیا کو، اور میڈیا کو، تمہارے بارے میں، اور اپنے بارے میں سب کچھ بتاؤں گا۔ میں انہیں اسلام اور اس کے پیغام کے بارے میں بتاؤں گا، میں انہیں اللہ اور اس کی نشانیوں کے بارے میں بتاؤں گا۔" وہ ہنسا، اور کہا، "میرے پاس اس کے لیے ایک پوڈکاسٹ ہے، ٹاپ واریر ٹاک پوڈکاسٹ۔ میں لوگوں کو اس کے بارے میں سب کچھ پوشیدہ الفاظ میں اور واضح الفاظ میں بتاؤں گا۔ میں انہیں اسلام کی سچائی اور حقیقت بتاؤں گا۔ دنیا اور

آخرت، میں انہیں اللہ اور اس کے رسول کا راستہ اور روشنی بتاؤں گا۔"اس نے اپنی دائیں آنکھ دبائی، اور آنکھ ماری۔اس نے کہا، "لیکن اگر سب کچھ صاف صاف کہہ دیا جائے، پوشیدہ الفاظ میں، تو دجال کیسے آئے گا؟ دجال کیسے ظاہر ہو گا، اور لوگوں کو کیسے دھوکہ دے گا؟ آخر زمانہ کیسے شروع ہو گا، اور نشانیاں کیسے کھلیں گی؟ امام مہدی کا ظہور کیسے ہو گا، اور حضرت عیسیٰ کی واپسی؟ آخری جنگ کیسے ہو گی اور فتح کیسے ہو گی؟ عدل کیسے قائم ہو گا، امن کیسے قائم ہو گا؟ جنت کیسے کھلے گی اور جہنم کی آگ میں تم جیسے کیسے بند ہو گے؟ اللہ کی رضا کیسے ہو گی؟؟" گونار مسکرایا" یہ ایک راز ہے جسے اللہ ہی جانتا ہے، اور وہ بہترین منصوبہ ساز اور بہترین مددگار ہے، اور وہ سب سے بلند اور رحم کرنے والا ہے، اور وہ سب سے زیادہ طاقت والا ہے۔اور وہ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے، اور وہ سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے زیادہ خوبصورت ہے، اور وہ سب سے زیادہ لائق اور

www.novelsclubb.com

سب سے زیادہ لائق ہے، ہماری عبادت اور ہماری تعریف، اور ہماری شکر گزاری، اور ہماری محبت۔ صرف اسکے لئیے ہے"

اس نے کہا اللہ اکبر، اللہ سب سے بڑا ہے۔

وہ اپنے

پیچھے تباہی کی پگڈنڈی، اور سچائی کا پیغام چھوڑ گیا۔ اس نے اپنے پیچھے اللہ کی نشانی اور اپنی موجودگی کی نشانی چھوڑی۔ اس نے اپنے پیچھے ایک معجزہ، اور ایک راز چھوڑا۔ وہ اپنے پیچھے ایک چیلنج، اور ایک امید چھوڑ گیا۔ اس نے اپنے پیچھے ایک تقدیر اور ایک مقصد چھوڑا۔ اس نے اپنے پیچھے ایک کہانی، اور ایک افسانہ چھوڑا ہے۔ اس نے اپنے پیچھے ایک جنگجو اور ایک مسلمان چھوڑا ہے۔ اس نے گونار کو پیچھے چھوڑ دیا اور وہ محمد نبراس بن گیا۔

•••••••

ہنزہ میں یہ ایک دھوپ والا دن تھا، ایک دلکش وادی جو شاندار پہاڑوں اور سرسبز وشاداب وادیوں سے گھری ہوئی تھی۔ یہ پروفیسر تراب کا گھر تھا، ایک آرام دہ کاٹیج جس میں ایک کشادہ باغ تھا۔ وہ لکڑی کے بنچ پر بیٹھ کر اس نظارے سے لطف اندوز ہوا اور کھانے کا مزہ لے رہا تھا۔ یہ باغ پھولوں اور پھلوں کی جنت تھی، پہاڑوں سے بہتی ندی، چٹانوں سے نیچے جھرنے والی آبشار بنتی تھی۔ ہوا گلاب اور چمیلی کی خوشبو سے معطر تھی، پرندوں کی چہچہاہٹ کے ساتھ۔ گھاس نرم اور سبز تھی اور درخت لمبے اور سایہ دار تھے۔ تراب کی بہو شانزہ نے انہیں ہنزہ پلاؤ پیش کیا، یہ ایک روایتی ڈش ہے جسے مصالحے اور خشک میوہ جات سے پکایا جاتا ہے۔ اس نے رنگین سر پر اسکارف پہنا ہوا تھا، وہ مسکراتے نیبر اس کو مخاطب کرتے ہوئے گرمجوشی سے مسکرائی۔ "نیبر اس بھائی، تکلف مت کریں اور کھانے سے لفط اٹھائیں" اس نے پلیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا، "جی، شکریہ۔ یہ مزیدار لگ رہا ہے." سندس، سیاہ نقاب پہنے، اپنی آنکھوں کے

www.novelsclubb.com

علاوہ اپنا چہرہ چھپائے رکھا۔ وہ کچن سے مزید کھانا لینے جا ہی رہی تھی کہ تراب نے اسے روک لیا۔ اس نے فکر مندی سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا، "سندس، تم ایمان کے گھر گئی تھی۔ تم نے مجھے بتایا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟" سندس نے کندھوں کو نیچا رکھتے ہوئے جواب دیا، "بابا، بس یہ کہ ایمان کی دیتھ ہو گئی ہے۔ وہ لوگ انتہائی سخت دل ہیں۔ انہیں ایمان کی پرواہ نہیں ہے خیر مجھے خبر ملی ہے کہ انکا بڑا بیٹا میکائیل اسے ایچ آئی وی ہو گیا تھا اور شائید دو دن پہلے ہی اسکی دیتھ ہوئی ہے اور ایمان کی ماں آمنہ انکو کڈنی کینسر ہو گیا تھا انکی تو دیتھ کو بھی شائید ایک سال ہو گیا ہے اور آصف اس کو ایچ آئی وی ہے بس وہ زندہ ہے مگر بری زندگی گزار رہا ہے مگر پیسوں کے زور پر وہ اپنا علاج کروا رہا ہے ایمان کے جاتے ہی وہ لوگ کچھ عرصے خوش تھے مگر اللہ کا عزاب ان لوگوں پر نازل ہو گیا۔ اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے" اس کی آواز کانپتی ہوئی تھی نِبر اس کی آنکھوں سے ایک آنسو نکلنے والا تھا مگر اسنے خود پر قابو پالیا۔ وہ اداس اور مایوس دکھائی دے رہا تھا۔ تراب کے بیٹے

بہرام نے تناؤ کو محسوس کرتے ہوئے موضوع بدل دیا۔اسنے نبراس کے چہرے پر اداسی دیکھ لی تھی وہ اپنے باپ کی طرف متوجہ ہوااور بولا،''اچھا بابا، میں نے حاشر چاچا سے بات کی۔انہوں نے کہا کہ وہ آج حیدر اور سندس کی شادی کی تاریخ لینے آرہے ہیں''اس نے ایک نظر سندس کی طرف دیکھااور اسے خوش کرنے کی کوشش کی۔"تم جانتی ہو حیدر اچھا آدمی ہے۔وہ تمہیں خوش رکھے گا۔''سندس شرما گئی اور شرم محسوس کرتے ہوئے دور دیکھا۔تراب نے ہاشر کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے نبراس کو دیکھا تو نبراس بھی توراب کی طرف متوجہ ہوا، "ہاشر میرا دوست ہے۔ابتدا میں وہ یہاں ہنزہ میں رہتے تھے، پھر ملازمت کی وجہ سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے۔وہ پانچ سال پہلے واپس آیا تھا،اور تب سے وہ یہاں رہ رہا ہے۔حیدر اس کا بہنوئی ہے حیدر کا کوئی نہیں ہے حاشر اور اسکی بیوی نور کے علاوہ وہ دونوں ہی اسکے ماں باپ کی طرح ہیں میرے دوست کی کوئی اولاد نہیں تھی تو اسنے بس اس کو ہی اپنا بیٹا سمجھ لیا''۔۔اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔وہ میچ

سے مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ بہرام نے سندس کی طرف دیکھا اور اسے بہتر محسوس کرانے کی کوشش کی۔، "تم فکر نہ کرو سندس۔ سب کچھ ٹھیک رہے گا. آپ کو ہماری حمایت حاصل ہے اگر وہ تمہیں کچھ بھی بولے تو میرے پاس آجانا میں اسکا کان پکڑ کر تم سے معافی منگواؤں۔ گا۔" نِبراس مسکرادیا انکو ایک ہفتہ ہو گیا تھا یہاں پر اور نِبراس خود کو انکے گھر کا فرد ہی سمجھتا تھا سندس شکریہ ادا کرتے ہوئے دھیمے سے مسکرائی۔ تراب نے اصرار کیا، "ایسا کرو انکو کہو کہ وہ ادھر نہ آئیں ہم انکے گھر جائیں گے۔ تم نے حاشر کو میرے آنے کی خبر تو نہیں دی۔ میں اسے سرپرائز، کرنا چاہتا ہوں۔" بہرام نے اتفاق کیا، "ضرور بابا، میں نے ان سے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔" تراب نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "اچھا۔ چلو کھانا شروع کرتے ہیں۔ شاباش،۔" اس نے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔ اس نے چمچہ اٹھایا اور پلاؤ کا مزہ چکھتے ہوئے شانزہ کے کھانا پکانے کی تعریف کی۔ ماحول ہلکا ہوا جب انہوں نے ایک ساتھ کھانا شروع کیا، گپ شپ اور ہنسی۔

www.novelsclubb.com

---

نبیرا اس شانزہ اور بہرام کے بچوں کے ساتھ باہر کھیل رہا تھا۔ شام ہو رہی تھی اور آسمان گلابی اور جامنی ہو رہا تھا۔ انہوں نے گھر کی لائٹس کو روشن رکھا، ایک گرم اور آرام دہ ماحول پیدا کیا۔ سیاہ شلوار قمیض اور کالی چادر پہنے نبیرا اس شانزہ کے پانچ سالہ بیٹے عباس اور بیٹی زینب کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا تھا جو دونوں جڑواں ہیں۔ سنہرے بالوں، شربتی آنکھوں اور سفید جلد والے عباس اپنے والد کی طرح تھے۔ زینب اپنی ماں شانزہ جیسی تھی، سیاہ بال، سرخ ہونٹ، بھوری آنکھیں، سرخ گال، ہنزائی حسن۔ وہ ہنسے اور باغ کے چاروں طرف بھاگے، گیند کو لات مار کر ایک دوسرے کا پیچھا کرتے رہے۔ تراب نے باہر نکل کر انہیں کھیلتے دیکھا۔ اس نے مسکرا کر ان سے کہا، "میرا پوتا اور پوتی انکل نبیرا اس کو پسند کرتے ہیں۔" نبیرا اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ عباس اور زینب نے گیند چھوڑی اور اپنے دادا کے پاس بھاگے۔ انہوں نے اسے گلے لگایا اور اس کے گالوں کو چوما۔ نبیرا اس نے گیند کو نیچے

رکھااوران کی طرف چل دیا۔زینب نے کہا"جب میں بڑی ہو جاؤں گی تو نیبر اس انکل سے شادی کروں گی"۔نیبر اس نے ہنستے ہوئے کہا،"واقعی؟تم شادی کے بارے میں سوچنے کے لیے بہت چھوٹی ہو۔ابھی"تراب نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا،"جب تم بڑی ہو جاؤ گی تب تک انکل نبر اس میری طرح بوڑھے ہو جائیں گے۔"اس نے اپنی سفید داڑھی کی طرف اشارہ کیا۔زینب نے منہ بنا کر کہا """نہیں وہ نہیں ہوں گا وہ جوان اور خوبصورت رہے گیں"۔وہ نیبر اس کے پاس بھاگی اور اس کی ٹانگ کو گلے لگ گئی۔نیبر اس نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور اس سے کہا""زینب میں تیس کا ہوں،اور تم پانچ سال کی۔"اس نے اس کی طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا""اس کے علاوہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں،ہاں لیکن میں اپنے جیسا لیکن تمہارے لیے مجھ سے بہتر لڑکا تلاش کروں گا"۔زینب اسکی داڑھی کے ساتھ کھیلتے بولی"مجھے اپ جیسا شوہر چاہیے۔""وہ ہنسا۔تراب نے ہنستے ہوئے کہا"زینب تم اتنی پیاری لڑکی ہو مجھے یقین ہے تمہیں ایک دن اچھا شوہر ملے

گا۔""عباس جو نہ بول سکتا تھا نہ سن سکتا تھا لیکن بہت تیز اور ہوشیار تھا، تجسس سے انہیں دیکھتا رہا۔ وہ ان کے ہونٹوں کی حرکت اور اشاروں سے چیزوں کو سمجھتا تھا۔ وہ اردو میں لکھتا اور انہیں دکھاتا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک نوٹ بک اور ایک قلم تھا۔ تراب نے اسے دیکھا اور کہا""ہاں بھائی تمہیں کیسی بیوی چاہیے؟ اس نے اپنے ہونٹوں کو آہستہ اور واضح طور پر ہلایا، تاکہ عباس انہیں پڑھ سکے۔ عباس نے سوال سمجھا اور مسکرا دیا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کی طرف اور پھر نیبر اس کی طرف اشارہ کیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ایسی بیوی چاہتا ہے جس کی آنکھیں نیبر اس جیسی ہوں۔ نیبر اس کی خوبصورت ہیزل نٹ آنکھیں تھیں جو روشنی میں چمک رہی تھیں۔ تراب نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا، "میں دیکھ رہا ہوں، آپ کو ایک ایسی بیوی چاہیے جس کی آنکھیں انکل نبر اس جیسی ہوں۔ اچھا، یہ اچھا انتخاب ہے عباس، ایسی آنکھیں نایاب اور خاص ہیں۔" تو راب نے عباس کے بالوں کو جھنجھوڑا اور کہا""تم

خوبصورت لڑکے ہو مجھے یقین ہے تمہیں ایک دن ایک خوبصورت بیوی ملے گی۔

""نیبر اس نے مسکرادیا اور ھاتھ کے ہشارے سے بولا، "شکریہ عباس، تم بہت مہربان ہو، لیکن تم جانتے ہو، آنکھیں سب سے اہم چیز نہیں ہیں، سب سے اہم چیز دل ہے، تمہیں ایک ایسی بیوی تلاش کرنی ہو گی جس کا دل اچھا ہو، جو تم سے پیار کرتی ہو اور تمہارا احترام کرتی ہو، جو آپ کی حمایت کرتی۔ ہو اور تمہارا خیال رکھتی ہو۔ یہی سب سے اہم ہے۔" اس نے اسے گلے لگایا اور کہا، "عباس، تمہارا دل بہت اچھا ہے۔ تم بہادر اور مضبوط ہو۔" اس نے اس کی پیشانی کو چوما اور کہا""عباس مجھے تم سے پیار ہے تم میرے لیے بھائی کی طرح ہو۔ مجھے تم میں اپنا بھائی ایسعیاہ نظر آتا ہے""عباس نے مسکرا کر اسے واپس گلے لگایا۔ اس نے خوشی محسوس کی اور پیار کیا۔ اس نے اپنی نوٹ بک میں لکھا، "میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں، نیبر اس، تم میرے لیے بھائی کی طرح ہو۔ میں ایسعیاہ کی طرح ہی تمہارے ساتھ رہوں گا" اس نے اسے دکھایا۔ نیبر اس نے اسے پڑھا اور مسکرادیا۔ اس نے کہا""""عباس تم

بہت پیارے ہو تم مجھے خوش کرتے ہو"۔اس نے تراب کو دکھایا۔تراب نے اسے پڑھ کر مسکرا دیا۔اس نے کہا"عباس تم بہت پیارے ہو تم مجھے بھی خوش کرتے ہو۔"اس نے تینوں کو گلے لگایااور کہا"تم میرے قیمتی اثاثے ہو مجھے اپنے سب بچوں پر فخر ہے۔""اس نے آسمان کی طرف دیکھااور کہا،"دیکھو،ستارے نکل رہے ہیں،اندھیرا ہو رہا ہے، چلواندر چلتے ہیں ابھی ہاشر انکل کے گھر بھی جانا ہے""زینب چلواندر چلو۔"طوراب نے زینب کا ہاتھ تھام لیا۔"ٹھیک ہے دادا چلواندر چلتے ہیں"۔اس نے نیبر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا،"چلو نیبر اس، چلواندر چلتے ہیں۔"--------

www.novelsclubb.com

••••••

وہ سب رات کے ستاروں کے نیچے حاشر کے گھر کی طرف جا رہے تھے۔نیبر اس تذبذب کا شکار تھا۔وہ جانتا تھا کہ سندس گھر ہو گی اس لئیے وہ انکے ہمراہ آگیا اس کے ہاتھ اس کی جیبوں میں ٹکائے ہوئے تھے جو اس کی ہچکچاہٹ کی علامت تھی۔بچوں

کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ چاند کی ہلکی چمک کے نیچے ان کی آنکھیں چوڑی اور چمکتی ہیں، ان کی ہنسی ہوا کو بھر رہی ہے۔ بہرام نے نیبر اس کی ہچکچاہٹ کو دیکھا۔ اس نے نیبر اس کے کندھے پر ایک تسلی بخش ہاتھ رکھا، اس کی گرم مسکراہٹ رات کی ٹھنڈک کو کاٹ رہی تھی۔ "میں بہت خوش ہوں نیبر اس کہ تم بھی ہمارے ساتھ جا رہے ہو" بہرام نے اس کی آنکھوں میں چمکتے ہوئے خلوص کے ساتھ کہا۔ نیبر اس نے ایک آدھی مسکراہٹ پیش کی، اس کی نظریں بہرام کی آنکھوں سے دوبارہ ملنے سے پہلے زمین پر گر گئیں۔ ''سندس بھی میری بہن ہے اور مجھے بھی جانا چاہیے۔'' اس نے اپنے لہجے میں استعفیٰ اور فرض کی آمیزش کے ساتھ جواب دیا۔ بہرام دل سے ہنسا۔ اس کی ہنسی صاف آسمان کے نیچے دکھائی دینے والی کہکشاؤں سے مزین تھی—جو ان کے دیہی ماحول کا ثبوت ہے جو شہر کی روشنی کی آلودگی سے اچھوتا ہے۔ "ہاں" اس نے ہنسی کے درمیان کہا، "حیدر پر ہمارا رعب ہونا چاہیے۔" نیبر اس ہنسی میں شامل ہوا ایک لمحے کے لیے تمام

تحفظات بھول گئے۔وہ سب باہر نکل کر کار میں بیٹھ گئے—اس کی اندرونی روشنیوں نے ایک مدعو کرنے والی چمک ڈالی جو باہر کے پر سکون اندھیرے کے خلاف خوبصورتی سے متضاد تھی—اور وہ ہاشر کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے ایک گھنٹے بعد وہ ہاشر کے گھر پہنچے—اس کی روشنیاں رات کے پس منظر میں ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں—گاڑی سے باہر نکلتے ہی ان کے چہروں کو منور کر رہی تھیں۔ توراب کو دیکھ کر حاشر کے حیرت زدہ تاثرات ظاہر کرتے ہوئے دروازہ کھلا۔اُس کا چہرہ اُس طرح چمک رہا تھا جیسے فجر رات کے پردے کو توڑ رہی ہو۔سویڈن سے اس کی واپسی کے بارے میں پوچھتے ہوئے اس سے خوشی کی لہر دوڑ گئی۔اس نے کہا، "توراب، کیا خوشگوار حیرت ہے! تم سویڈن سے کب واپس آئے؟" دونوں بغل گیر ہوئے۔توراب نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا، "میں صرف تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا حاشر۔" اس نے اپنے پرانے دوست کو دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہوئے اسے دوبارہ گلے لگایا۔حاشر نے گرمجوشی سے استقبال کرتے ہوئے

انہیں اندر بلایا۔اس نے کہا، "اچھا اندر آؤ،، میری بیوی اور بیٹی دوپہر سے تمہارے لیے دعوت تیار کرنے میں جٹی ہیں" وہ انہیں دیوان خانے میں لے گیا، جہاں ایک میز پر لذیذ پکوان اور مشروبات رکھے ہوئے تھے۔اس نے کہا، "اپنے آپ کو آرام دہ رکھو نیبر اس بیٹا یہ بھی تمہارا گھر ہے،" اس نے نشستوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں بیٹھنے کی دعوت دی۔سب نے اس کا شکریہ ادا کیا اور حاشر کے گھر کی گرمجوشی اور مہمان نوازی کو محسوس کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔انہوں نے چاروں طرف دیکھا اور اس گھر کی تعریف کی، جو سرمئی پتھروں سے بنایا گیا تھا جس نے اسے ایک خوبصورت لیکن دہاتی شکل دی تھی۔اس میں متعدد کھڑکیاں تھیں جو دونوں منزلوں پر متوازی طور پر ترتیب دی گئی تھیں، جس سے قدرتی روشنی داخل ہو سکتی تھی۔اوپر کی منزل پر ایک بالکونی نظر آ رہی تھی، جو ارد گرد کی فطرت کو دیکھنے کے لیے کھلی جگہ فراہم کر رہی تھی۔ چھت فلیٹ تھی اور اس نے روایتی پتھر کے فن تعمیر میں ایک جدید ٹچ شامل کیا۔گھر کے سامنے ایک کشادہ سبز لان تھا

www.novelsclubb.com

جس میں پھولوں کے پودے لگے ہوئے تھے، جس نے منظر کے بر عکس رنگ شامل کیا تھا۔ درختوں نے جائیداد کو گھیر لیا، سایہ اور قدرتی خوبصورتی پیش کرتے ہیں۔

وہ سب ٹیبل کے گرد بیٹھے ان لذیذ کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو نبرا نے ان کے لیے تیار کیا تھا۔ نور حاشر کی بیوی تھی جس نے سیاہ لباس اور سر ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ مُہذب اور عزت دار خاتون تھیں، مہمانوں کو زیادہ کھانا پیش کرتے ہوئے بولیں، "میری بیٹی نبرا نے خاص طور پر آپ لوگوں کے لیے دعوت تیار کی ہے۔" وہ اپنی بیٹی کے لیے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فخر سے مسکرائی۔ تراب نے ارد گرد دیکھا، حاشر کی بیٹی سے ملنے کے لیے متجسس۔ "تمہاری بیٹی کہاں ہے؟" نور نے مسکراتے ہوئے کہا، "وہ ایک آزاد روح ہے، وہ ہمیشہ کہیں نہیں کہیں ہوتی ہے ایک مرتبہ گھر سے غائب ہم پریشان کہ وہ کدھر گئی ہم پولیس سٹیشن کمپلین کروانے جا رہے تھے تب اسکی کال آئی کہ وہ قطر میں ہے اسکا دل کر

رہا تھا قطر جانے کا اس لیے اچانک اسکا پلین بنا اور بنا بتائے وہ قطر چلی گئی اور ابھی تو شائید وہ اپنے گھوڑے بادل کے ساتھ باہر ہے اور وہ گھوڑے کے فارم کے پچھلے حصے میں اس پر سوار ہو گی۔"اس نے اس طرف اشارہ کیا، جہاں ایک بڑا سا اصطبل نظر آ رہا تھا۔شانزہ نے کہا""ہم پہلے کبھی اسے نہیں ملے"نور نے مسکرا کر کھانا میز پر رکھا اور کہا"ہاں وہ کاروبار کی وجہ سے زیادہ سفر کرتی ہے اس نے سیریا میں اپنے دو چار پراجیکٹس شروع کیے ہیں وہ یہاں چند دنوں کے لیے ہوتی ہے پھر کسی ملک چلی جاتی ہے اور آپ لوگوں کی ملاقات اسے اس لئیے نہیں ہوئی کیونکہ ابھی شادی کی بات ہی چار مہینے ہوئے ہیں شروع ہوئی ہے ان چار مہینوں میں وہ فلسطین تھی"اس نے اپنی بیٹی پر فخر کرتے ہوئے کہا۔وہ کھانا کھانے لگے تھے کہ شانزہ نے پوچھا""عباس کہاں ہے؟""نور جواباً بولی"وہ بھی گھوڑوں کے فارم پر گیا ہے میں نے اسے وہاں زبرا کے حوالے کیا ہے پہلے تو بلی اور گلہریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا پھر مجھے کہتا ہے کہ اسنے باہر جانا ہے اور ہاں پریشان مت ہو تم لوگ کھانا کھاؤ وہ

پہلے ہی کھا چکا ہے۔" شانزہ نے مسکرا کر کہا""تو وہ گھوڑے پر سوار ہے"۔ نور نے اثبات میں سر ہلایا"ہاں اسے جانوروں سے پیار ہے میری نبرا کی طرح وہ ان کے ساتھ بہت مہربان اور نرم مزاج ہے"۔ ہاشر نبرا اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا،

"میں آپ کا پوڈکاسٹ دیکھتا ہوں آپ بہت اچھے طریقے سے ایلومیناتی اور سیکرٹ سوسائیٹیز کو ایکسپوز کرتے ہیں میں آپ سے بہت متاثر ہوں اور خود کو بہت زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ اتنا مشہور شخص ہمارے گھر میں موجود ہے۔" نیبرا اس نے مسکرا کر کہا،"شکریہ حاشر سر یہ تو آپ کا خلوص ہے۔" حاشر مسکرایا" اچھا آپ نے اپنا کاروبار پاکستان منتقل کر دیا ہے۔"

"جی ویسے تو میرا کاروبار بیس ممالک میں پھیل چکا ہے لیکن میں اسے پاکستان سے چلاتا ہوں۔ اب میں پاکستان میں ہی رہوں گا لیکن پھر بھی کبھی کبھار مجھے غیر ملکی

دوروں پر جانا پڑتا ہے"۔نور نے مسکرا کر کہا"ماشاءاللہ اللہ آپ کے کاروبار میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے آمین"۔نیبر اس نے کہا،"آمین۔شکریہ۔"

---

نیبر اس کھانے کا لطف اٹھا رہا تھا،جب اس کا فون بجا۔اس نے اسکرین کی طرف دیکھا اور اپنے بزنس پارٹنر کا نام دیکھا۔اس نے معذرت کی اور اپنی نشست سے اٹھ کر بولا،"معاف کیجئے گا،یہ ایک اہم کال ہے۔اسے پِک کرنا اہم ہے"حاشر کی بیوی نور نے مسکرا کر کہا،"ہاں بچے،آگے بڑھو۔لیکن آپ کو یہاں کوئی سگنل نہیں ملے گا۔اس جگہ چلے جائیں جہاں اصطبل ہے۔ہر طرف کھلی جگہ ہے۔ہر طرف سبزہ زار ہے۔وہاں اچھے سگنل آرہے ہیں۔جاؤ اور بات کرو۔"نیبر اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا،"جی شکریہ۔میں جلد ہی واپس آتا ہوں"شانزہ کی بیٹی زینب فوراً اپنی سیٹ سے اٹھی اور بولی،"نیبر اس انکل،میں بھی آپ کے ساتھ آؤں گی۔میں گھوڑوں کو دیکھنا چاہتی ہوں۔"نیبر اس نے مسکرا کر کہا،"ٹھیک

ہے، آؤ۔ لیکن کوئی شور مت کرو. مجھے بات کرنی ہے۔"اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں گھر سے باہر آ گئے۔

باہر ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی اور چاند پوری طرح چمک رہا تھا۔ وہ گھر کے پچھلے حصے میں چلے گئے، جہاں ایک اصطبل تھا۔ اس کے سامنے ایک سبز میدان تھا، جو کھلا اور پھیلا ہوا تھا۔ ان کے اوپر آسمان زمین کے بہت قریب محسوس ہوا۔ ستارے چمک رہے تھے اور چاند بہت قریب تھا، زمین کو روشن کر رہا تھا۔ چاند کے نیچے بادل تھے جو چمک رہے تھے، رات کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ نرم ہوا کے جھونکے کے ساتھ درختوں کے پتے گر رہے تھے، جس سے ایک پر سکون آواز پیدا ہو رہی تھی۔ نبیر اس نے امن اور سکون کا احساس محسوس کیا، جیسا کہ اس نے فطرت کی تعریف کی۔ اسے دور سے ایک سنہری رنگ چمکتا ہوا نظر آیا۔ اس نے نظریں جھکا کر ایک لڑکی کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ وہ سنہرا رنگ گھوڑے کی کھال کا تھا جو چاند کی چمک سے چمک رہا تھا

Akhel tekki

نسل کا گھوڑا جو ترکمانستان میں پائے جاتے ہیں جو بہت نایاب ہوتے ہیں جنکی قیمت بے مول ہوتی۔ ہے بادل، کی پشت پر نبرا اور عباس بیٹھے تھے نبرا نے گہرا سفید عبایا پہن رکھا تھا۔ اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا اور اس کا کپڑا اس کے پیچھے ہوا میں لہرا رہا تھا۔ شانزہ کا بیٹا عباس اس کے ساتھ آگے بیٹھا تھا وہ دوڑ رہے تھے اور ہنس رہے تھے، مزے کر رہے تھے۔ زینب کے کہنے پر نبیرا اس مسکرایا، "دیکھو نبیرا اس انکل ایسا لگ رہا ہے جیسے یونیکورن پر ایک پری اور شہزادہ سوار ہوں" اس نے تالیاں بجائیں اور انہیں دور سے خوش کیا۔ میدان کے بیچوں بیچ ایک لکڑی کا بٹوارہ تھا جو انہیں سواروں سے الگ کرتا تھا۔ گھوڑا دوڑتا ہوا ان کے قریب آ رہا تھا چاند لڑکی کے پیچھے سایہ ڈال رہا تھا، اسے ایک جنگجو کی طرح، اس کے نام کی طرح اونچا بنا رہا تھا۔ وہ نقاب میں بھی خوبصورت لگ رہی تھی، اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

وہ ایک پر اعتماد اور کامیاب آدمی تھا، جس نے دنیا کا سفر کیا اور بہت سے چیلنجز کا سامنا کیا۔ لیکن اس لڑکی، اس انجان لڑکی نے اسے کچھ ایسا محسوس کرایا تھا جو اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ اسے اس کی طرف کھینچا تانی، ایک تجسس، ایک خواہش محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا جب اس نے گھوڑے کو ایک درخت کے نیچے روکا اور درخت کے پتے گرنے لگے۔ وہ درخت کے نیچے کھڑی اسے اسی شدت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی اسے غور سے دیکھ رہی تھی، جیسے اس کا دماغ پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ نیبر اس کے ہاتھ فون پکڑے رک گئے تھے۔ اسے اپنی انگلیوں میں جھنجھلاہٹ کا احساس ہوا، جیسے وہ اس تک پہنچنا چاہتے ہوں۔ وہاں جگنو ہوا میں پھیلے ہوئے تھے، ایک جادوئی ماحول بنا رہے تھے۔ چاند اور ستارے ان کی پہلی ملاقات کے گواہ تھے۔ نیبر اس نے نظریں نیچی کیں، نہ جانے کیوں اس لڑکی کی آنکھوں کا اس پر ایسا اثر ہوا۔ وہ ایمان سے محبت کرتا تھا، وہ اس کا وفادار تھا، وہ کسی

اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس لڑکی کی آنکھوں نے اسے اتنا متاثر کیوں کیا؟ اس نے فوراً نظریں نیچی کر لیں، نہ جانے کیوں لڑکی کی آنکھیں ایسی تھیں بھوری لمبی پالکیں جو۔ چاند کی چمک سے چمک رہی تھیں وہ آنکھیں جانی پہچانی تھیں جیسے اسنے ان آنکھوں کو دیکھا ہو۔ اسے اپنے آپ پر شرمندگی محسوس ہوئی۔ اس نے احساس کو جھٹک کر کال پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کی۔ گھوڑے نے ہمسائی کی اور جادو توڑتے ہوئے اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا۔ لڑکی نے لگام تھام کر گھوڑے کو پر سکون کیا۔ اس نے دوبارہ نیبر اس کی طرف دیکھا اور پھر منہ پھیر لیا۔ نیبر اگھوڑے سے نیچے اتری پھر عباس کو اتارا۔ اس نے نیبر اس کے ساتھ ایسا ہی تعلق محسوس کیا، جیسے اس نے اس کی روح کو چھو لیا ہو۔ اس نے جذبات کی لہر، کشش، احترام اور الجھن کا امتزاج محسوس کیا۔ وہ اسے اچھی طرح جانتی نہیں تھی، اور وہ وہ ایمان کا تھا جو کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں نے اسے اتنا متاثر کیوں کیا؟ اس نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔ درخت

اپنے پتے ہلا رہا تھا جیسے دونوں کی ملاقات کا جشن منا رہا ہو۔ تھوڑی دیر کے لیے ان کی نظریں ملیں،

دونوں نے جذبات کی ایک لہر، خوف اور جوش کی آمیزش، الجھن اور کشش محسوس کی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے، کیا کہے، کیسے عمل کرے۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ خواب میں ہے، ایک خوبصورت اور حقیقی خواب اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا یہ کیسا احساس تھا سمجھ سے، بالاتر۔ وہ گھوڑے کو پیچھے چھوڑ کر اصطبل کی طرف عباس کے، ہمراہ چل دی نیبر اس نے دیکھا جیسے وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اسے ندامت، نقصان، موقع کی کمی کا احساس ہوا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس نے اسے کچھ، کچھ بھی کہا ہوتا۔۔ اس نے سر ہلایا اور اس سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ اس نے اپنے آپ کو بتایا کہ یہ کچھ بھی نہیں تھا، وہ ایمان نہیں ہو سکتی بلکہ بس ایک لمحہ فکریہ، ایک اتفاق، ایک تصور تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بتایا

کہ اس کے پاس فکر کرنے کے لیے مزید اہم چیزیں ہیں، دراثناء ہر طرف جگنو پھیل گئے۔۔اور نبرا جگنوؤں کی چمک میں کہیں غائب ہو گئی۔۔۔

نیبر اس نے اپنے فون کی طرف دیکھا تو کال مس ہو گئی تھی۔اس نے آہ بھری اور بعد میں کال کرنے کا فیصلہ کیا۔اس نے اپنا فون جیب میں ڈالا اور زینب کا ہاتھ پکڑ کر واپس گھر کی طرف چل دیا۔زینب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا""انکل آپ نے کسی سے بات نہیں کی"نیبر اس نے مسکرا کر کہا""بعد میں بات کروں گا"اسکا دل اب بھی زور سے، دھڑک رہا تھا۔زینب نے سر ہلایا اور کہا"ٹھیک ہے چلو واپس چلتے ہیں کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے"۔"ٹھیک ہے زینب چلو واپس چلتے ہیں۔" اس نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اس کا دماغ کہیں اور تھا۔وہ لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا، بھوری آنکھوں والی لڑکی، گھوڑے پر سوار لڑکی، درخت کے نیچے لڑکی، آخر اس لڑکی کو دیکھ اسکا دل دھڑک کیوں رہا تھا وہ کیا ایمان تھی یا اس کا تصور...

•••••••••

نِبرا عباس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔اس نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا اور اس کے ہاتھ عباس کے کندھوں پر تھے، نرمی سے اس کی رہنمائی کر رہے تھے۔وہ اندر آئی تو سب چائے پی رہے تھے اور گپ شپ کر رہے تھے۔وہ سب رک گئے اور متجسس اور حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔نِبرا نے شائستہ انداز میں کہا، "میں معافی مانگنا چاہتی ہوں، مجھے دیر ہو گئی، دراصل عباس کی ضد تھی کہ وہ بھی گھوڑے پر سوار ہو، پتہ نہیں کب وقت گزر گیا۔"۔وہ جا کر شانزہ سے ملی جو صوفے پر بیٹھی تھی۔وہ اسے گلے لگا کر بولی ""شانزہ کیسی ہیں آپ؟ شانزہ نے مسکراتے ہوئے کہا، ""میں ٹھیک ہوں نِبرا آپ، کیسی ہیں؟ نِبرا نے مسکرا کر کہا ""اللہ کا شکر ہے میں بھی ٹھیک ہوں۔"" شانزہ نے عباس کو پکڑ کر اس کے گال پر بوسہ دیا۔"اس نے آپ کو پریشان تو نہیں کیا،؟" نِبرا نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "ارے نہیں عباس بہت اچھا اور ہوشیار بچہ ہے، ماشاءاللہ، یہ بادل کے ساتھ بہت بہادر اور شریف تھا۔"اس نے اسے خوش کر کے اس کی تعریف کی۔وہ تراب کے پاس گئی جو کرسی

پر بیٹھا تھا۔اس نے سر جھکا کر کہا"السلام علیکم"۔تراب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا "وعلیکم السلام،،اللہ تمہیں خوش رکھے،بچے۔"نبرا نے مسکرا کر کہا،"شکریہ انکل ۔۔"وہ اسے عزت اور تحسین سے دیکھ رہا تھا۔نیبراہ نے شانزہ سے کہا،"مجھے کہتا ہے کہ تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں،میں بڑا ہو کر آپ سے شادی کروں گا۔" اس نے عباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیا ایسا نہیں عباس؟عباس نے سر ہلایا اور دانت دکھاتے ہوئے مسکرا دیا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے،کیونکہ اس کے چہرے پر پردہ پڑا ہوا تھا،لیکن اسے اس کا اشارہ پسند آیا۔سب نے عباس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے۔بہرام نے بھی مسکراتے ہوئے کہا، "اچھا،چلیں اب،مجھے زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں،میرے بیٹے اور بیٹی نے پہلے ہی اپنے جیون ساتھی کا انتخاب کر لیا ہے۔"اس نے شانزہ کی طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا۔نیبرا اس اندر آیا تو اس کی نظریں احترام سے جھک گئیں۔وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ اس کی طرف دیکھے بغیر مدد نہیں کر سکتا تھا۔اسے اپنے

www.novelsclubb.com

سینے میں ایک عجیب سا احساس ہوا، جیسے اس کا دل دھڑک رہا ہو۔ وہ حیران تھا کہ وہ کون ہے، اس کا نام کیا ہے، اس کا چہرہ کیسا ہے۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا، اسے جاننا چاہتا تھا، اس کی آنکھیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اسے اس سے ایسا تعلق محسوس ہوا جیسے وہ اس سے پہلے ملا ہو۔ کیا وہ واقعی ایمان تھی یا یہ اسکا صرف تصور یا خیال تھا زینب نے چونک کر کہا""" کھانا کہاں گیا؟ وہ میز پر پڑی خالی پلیٹوں کو دیکھ کر بولی "اپ لوگوں نے سب کچھ کھالیا، آپ نے ہمارے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔" نیبراہ نے مسکرا کر کہا "زینب فکر نہ کرو کچن میں اور کھانا ہے چلو کھانا کھاتے ہیں"۔ اس نے زینب کا ہاتھ تھاما اور کہا""" چلو چلتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

نیبر اس اپنے خیالوں میں گم تھا اسنے اپنے خیالوں کو جھٹک دیا جب نیبراہ کی آواز اسکے کانوں میں گونجی ایمان کی آواز تو پیاری اور خوبصورت تھی مدھر سُریلی تاہم، جب اس نے اپنا دھیان نِراہ کی آواز پر مرکوز کیا، تو اس نے ایک خاص سختی محسوس کی، جیسے وہ مسلسل کھانسی یا اس کے گلے میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے۔ پھر بھی،

اس کے باوجود، اس کے الفاظ خوبصورتی سے بہہ رہے تھے، جو سننے والوں کو مسحور کر دیتے تھے۔ اسنے اپنی سوچوں کو جھٹک دیا تھا کہ یہ ایمان نہیں ہو سکتی

پھر اسنے اپنا دھیان زینب کی طرف کیا جو اسے مخاطب تھی

زینب نے نیبر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا""نیبر اس انکل آپ نے بھی ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں"نیبر اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "نہیں، شکریہ زینب، مجھے بھوک نہیں ہے، تم جاؤ اور مزے کرو۔" اس نے آرام سے آواز دینے کی کوشش کی، لیکن وہ بے چین تھا۔ اسکا بے یمان دل اس کو مجبور کر رہا تھا کہ وہ اس کی پیروی کرے لیکن وہ اپنے جذبات سے ڈرتا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے، کیا کہے، کیسے عمل کرے۔ نیبر اہ زینب اور عباس کے ساتھ کچن کی طرف چلی گئی۔ نیبر اس نے اسے جاتے ہوئے دیکھا، ندامت، نقصان، موقع سے محروم ہونے کا احساس۔۔ اس نے آہ بھری اور نارمل کام کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی نشست سنبھال لی۔ وہ گفتگو میں شامل ہوا، لیکن اس کا ذہن کہیں اور

تھا۔وہ اس کے بارے میں سوچ رہا تھا، نقاب والی لڑکی، گھوڑے پر سوار لڑکی، درخت کے نیچے لڑکی، کیا وہ اس کے خوابوں کی لڑکی تھی کیا وہ ایمان تھی.....

.....

www.novelsclubb.com

وہ سب باہر لان میں بیٹھے ٹھنڈی ہوا اور پھولوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔درختوں سے لٹکتی روشنیاں ایک تہوار کا ماحول بنا رہی تھیں۔حاشر نے کہا" مکہ میں ایک ہفتہ بعد ہم سندس اور حیدر کا سادگی سے نکاح کریں گے"۔نبیرا اس

باہر بیٹھا تھا، بے چین اور بے چین تھا۔ وہ اس لڑکی کے بارے میں سوچنا نہیں روک سکتا تھا جسے اس نے پہلے دیکھا تھا، اس نے زبرا کو زینب کا ہاتھ تھامے گھر سے نکلتے دیکھا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا، جیسے ہی اس نے اسے پہچان لیا۔ وہ لڑکی تھی، وہ لڑکی جس کے بارے میں وہ سوچ رہا تھا۔ اس نے گہرا سفید عبایا پہنا ہوا تھا، اس نے اپنے جسم اور چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر اس کی آنکھیں، بھوری اور۔ خوبصورت آنکھیں، اس نے جذبات کی ایک لہر، خوف اور جوش کی آمیزش، الجھن اور کشش محسوس کی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے، کیا کہے، کیسے عمل کرے۔

www.novelsclubb.com

وہ فون کا بہانہ بنا کر اپنی سیٹ سے اٹھ گیا۔

"معذرت، مجھے یہ کال پِک کرنی ہے یہ ایک اہم کال ہے۔" اس نے اپنا فون نکالا اور اس سے آنکھ ملانے سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے گروپ سے دور چلا گیا۔

اسے محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ گرم ہو رہا ہے، اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آ رہا ہے، اس کی سانسیں تیز ہو رہی ہیں، اسے ڈر تھا کہ کہیں شیطان اسے بہکا نہ رہا ہو۔ تراب نے نبرا اس کو دیکھا، اور دیکھا کہ وہ عجیب حرکت کر رہا ہے۔ وہ کچھ دیر خاموش اور مشغول رہا اور وہ کھانا ختم کیے بغیر ہی میز سے نکل گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے کیا پریشان کر رہا ہے، اس کے دماغ میں کیا ہے۔ اس نے بعد میں اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا، یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا اسے کسی مدد یا مشورے کی ضرورت ہے۔

نِبرا شانزہ کے پاس جا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس نے شانزہ سے کہا، "زینب بہت بولتی ہے، ماشاءاللہ۔ اللہ اسے سلامت رکھے۔" اس نے مسکرا کر زینب کے گال کی نرمی سے چٹکی بھری کہ زینب مسکرا دی ا۔ شانزہ نے کہا، "آمین۔ ماشاءاللہ۔ وہ آپ کو بہت پسند کرتی ہے نِبرا۔ وہ کہتی ہے کہ تم بہت اچھی اور خوبصورت ہو۔" نِبرا نے مسکرا کر کہا، "شکریہ شانزہ۔ آپ بہت مہربان اور فیاض ہیں۔ میں بھی اسے بہت پسند کرتی ہوں۔ یہ بہت ذہین اور مضحکہ خیز ہے۔" اس نے زینب کو گلے

لگایااوراس کے ساتھ ایک رشتہ محسوس کیا۔ تراب نے کہا، "ہاں، یہ ٹھیک ہے، ہم انتظام کرلیں گے اور انشاءاللہ سب کچھ ہو جائے گا۔" اس نے سر ہلایااور کہا، "انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم سندس اور حیدر کے لیے بہت خوش ہیں۔ وہ ایک بہترین میچ ہیں، ماشاءاللہ۔" مزید نور بولی "اللہ دونوں کو خوش رکھے شادی کو کامیاب بنائے آمین بس حیدر بھی کل آجائے گا دبئی سے تو مکہ جانے کی تیاری کرتے ہیں، ہم۔۔" طوراب نے اثبات میں سر کو جنبش۔دی "انشاءاللہ"

وہ ایک خاندان کی طرح محسوس کرتے تھے، دوستی اور محبت سے متحد تھے۔ وہ خوش اور شکر گزار تھے، ستاروں کی رات کے آسمان کے نیچے۔ وہ اب الوداعی ملاقات کر رہے تھے، کیونکہ رخصتی کا وقت تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایاالوداع اور شکریہ کہا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے لئے اپنی محبت اور احترام کا اظہار کیا، ایک ہی وقت میں غمگیں اور خوشی محسوس کی۔ نیبر اس گاڑی کے باہر کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔ وہ اپنے بزنس پارٹنر کے ساتھ بات چیت کا بہانہ کر رہا

تھا،اس نے دیکھا کہ زینب اور عباس ہاتھ پکڑے اس کی طرف دوڑ رہے ہیں۔وہ مسکرا رہے تھے اور ہنس رہے تھے،مزے کر رہے تھے۔مگر نبرا کو دیکھ رک گئے جب زینب نے نبرا کو کہا"نیبراہ آپی،ہم جا رہے ہیں۔ہم آپ کو یاد کریں گے.آپ ہمارے گھر جلد ہی انا۔"انہوں نے اسے گلے لگایا اور چوما،الوداع اور شکریہ کہا۔ نیبراہ نے مسکرا کر کہا،"میں بھی آپ دونوں کو یاد کروں گی،زینب اور عباس۔ آپ،دونوں بہت پیارے ہو۔میں جلد ہی آپ سے ملنے آؤں گی انشاءاللہ۔"اس نے ان سے پیار محسوس کرتے ہوئے انہیں گلے لگایا اور چوما۔

www.novelsclubb.com

•••••••

•••••••

نیبر اس گاڑی میں بیٹھا تھا۔ بہرام گاڑی چلا رہا تھا۔۔

نیبر اس آگے تھا طوراب پیچھے اس کے ساتھ پچھلی سیٹ پر شانزہ عباس اور زینب۔ وہ سب خوش اور پر جوش تھے، اپنے مکہ کے سفر کے منتظر تھے۔ وہ ایک عرصے سے اس کی منصوبہ بندی کر رہے تھے، اور وہ اس کو ممکن بنانے پر اللہ کے شکر گزار تھے۔ انھوں نے گھر کی طرف دیکھا، جہاں ان کے دوست اور رشتہ دار انھیں الوداع کہہ رہے تھے۔ انہوں نے محبت اور شکر گزاری کا احساس محسوس کیا، کیونکہ انہوں نے ان کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا تھا۔ وہ حاشر اور اس کے خاندان کی مہمان نوازی اور سخاوت سے لطف اندوز ہوئے تھے۔ انہوں نے نئی یادیں بنائی تھیں، اور انہوں نے اپنے رشتے مضبوط کر لیے تھے۔ انہوں نے ہاتھ ہلایا اور مسکرا کر الوداع کہا اور شکریہ ادا کیا۔۔ نیبر اس نے ریئرویو مرر پر نظر ڈالی، اور اسے دیکھا۔ وہ ایک درخت کے نیچے اکیلی اور خاموش کھڑی تھی۔ اس نے گہرا

سفید عبایا پہنا ہوا تھا، اس نے اپنے جسم اور چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ اس کی آنکھوں کو نہیں دیکھ سکتا تھا، لیکن اس نے انہیں محسوس کیا. اس نے محسوس کیا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہے وہ اس کا مطالعہ کر رہی ہے۔ وہ حیران تھا کہ وہ کون ہے، وہ کیا چاہتی ہے، وہ کیا جانتی ہے۔ اس نے درخت سے لٹکی ہوئی لالٹینوں کو ہوا کے جھونکے میں ڈولتے دیکھا۔ اُنہوں نے اُس پر ہلکی روشنی ڈالی، جس سے اُس کی چمک پیدا ہو گئی۔ اس نے جادو میں اضافہ کرتے ہوئے جگنوؤں کو اسکے ارد گرد رقص کرتے دیکھا۔ اس نے اسکے اوپر چاند اور ستاروں کو دیکھا جس سے وہ چمک رہی تھی۔ اسے اس کے بارے میں تجسس محسوس ہوا، لیکن اس نے اسے ظاہر نہیں کیا۔ اس نے دور دیکھا، اور مصروف ہونے کا بہانہ کیا۔ اس نے اپنا فون چیک کیا، اور ایک جعلی کال کی۔ اس نے ایسا کام کیا جیسے اس نے اسے نوٹس نہیں کیا، جیسے اسے کوئی پرواہ نہ ہو۔ اس نے اسے گاڑی میں دیکھا، اسکو فون چیک کرتے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، دکھاوا کر رہا ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

ہے، محسوس کیا ہے۔وہ جانتی تھی کہ وہ متجسس، تھا۔وہ حیران تھی کہ وہ کیا چھپا رہا ہے، وہ کس چیز سے ڈر رہا ہے، وہ کیا سوچ رہا ہے۔اسے اس کی طرف کھینچا تانی محسوس ہوئی لیکن اس نے اسے ظاہر نہیں کیا۔وہ منہ پھیر کر واپس گھر کی طرف چل دی۔اس نے ایسا کام کیا جیسے اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں،۔انہوں نے بغیر کسی لفظ کے، بغیر کسی اشارے کے، بغیر دیکھے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔انہوں نے ایک دوسرے کو ایک راز کے ساتھ،،ایک سوال کے ساتھ چھوڑ دیا۔وہ ایک دوسرے کو چھوڑ گئے، ایک چنگاری کے ساتھ، آگ کے ساتھ، ایک شعلہ کے ساتھ۔اس نے دوبارہ ریئر ویو مرر کو دیکھا، اور اسے دیکھا۔وہ درخت کے نیچے سے اسے پیچھے ہوتا دیکھ رہا تھا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔وہ چھوٹی سے چھوٹی ہوتی جا رہی تھی، جیسے جیسے وہ دور ہوتا جا رہا تھا۔وہ مٹ رہی تھی، جیسے وہ اسے پیچھے چھوڑ رہا تھا۔وہ ایک یاد تھی، جیسے وہ ایک خواب تھا۔

••••••••••>>>>

www.novelsclubb.com

نیبر اس تہجد کے وقت باہر لان میں نماز پڑھ رہا تھا۔اس نے سر پر ٹوپی پہن رکھی تھی سیاہ ٹوپی اور لباس، شلوار قمیض اور کالی شال پہن رکھی تھی۔وہ جائے نماز سبز گھانس پر بچھائے قبلہ کی طرف منہ کر کے گھٹنے ٹیکے بیٹھا تھا وہ آنکھیں بند کیے اور ہاتھ اٹھائے دعا کر رہا تھا۔وہ دل و جان سے اللہ سے باتیں کر رہا تھا۔وہ اپنے خالق کے علاوہ کسی اور چیز سے بے خبر تھا۔نماز سے فارغ ہو کر اٹھا۔وہ مڑ کر اپنے پیچھے توراب کو دیکھ کر چونک گیا۔توراب ایک بینچ پر بیٹھا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔اس نے کرتا پاجامہ اور کندھوں پر سفید شال پہن رکھی تھی۔وہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے موتیوں کی گنتی کر رہا تھا۔وہ اس کے مرشد بھی تھے،اس کے دوست بھی تھے،رہنما بھی تھے

www.novelsclubb.com

توراب نے مسکرا کر کہا،""" یہ تہجد کی بات ہے۔جب آپ اللہ سے بات کرتے ہیں تو کسی اور چیز پر توجہ نہیں دیتے۔"اس نے اپنے برابر بینچ کو تھپتھپایا"نیبر اس آؤ اور

میرے ساتھ بیٹھو۔"اس نے اپنے ساتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی۔نیبر اس نے جائے جماز لپیٹ کر ساتھ ٹیبل پر رکھ دی۔وہ بینچ پر طوراب کے ہمراہ جا کر بیٹھ گیا۔"نیبر اس نے سلام کیا اور کہا، "پروفیسر آپ ٹھیک ہیں؟"توراب نے وعلیکم السلام کے ساتھ جواب دیا"میں ٹھیک ہوں نیبر اس۔؟"توراب نے اسے غور سے دیکھا،"کیا ہوا نیبر اس؟ تمہیں کس بات کی فکر ہے؟تم مجھے کب سے کہیں الجھے ہوئے لگ رہے ہو۔"اس نے سر جھکا کر ابرو اٹھا کر اپنی تشویش اور تجسس کا اظہار کیا۔

نیبر اس نے نظریں ہٹا کر کہا،"کچھ نہیں،پروفیسر۔میں ٹھیک ہوں."اس نے آرام سے آواز دینے کی کوشش کی لیکن وہ جھوٹ بول رہا تھا۔وہ ٹھیک نہیں تھا، پریشان تھا۔وہ اس لڑکی سے پریشان تھا جسے اس نے پہلے دیکھا تھا،پردہ والی لڑکی، گھوڑے پر سوار لڑکی،درخت کے نیچے لڑکی یا۔وہ ہی،اس کے خوابوں کی لڑکی۔وہ اس کی آنکھوں سے پریشان تھا،جو ایمان کی آنکھوں جیسی لگ رہی تھی،اس کی پہلی

اور اکلوتی محبت کی آنکھیں، اس کی فوت شدہ محبت کی آنکھیں۔ وہ اپنے جذبات سے پریشان تھا، جسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا، جس پر وہ قابو نہیں پا رہا تھا، جس کا وہ اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ "وہ لڑکی، نیبراہ، اس کی آنکھیں مجھے ایمان کی آنکھوں کی طرح لگتی ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ وہ میرے آس پاس جب بھی تھی تب میرا دل دھڑک کیوں رہا تھا، میرا دل قابو میں کیوں نہیں تھا۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا، جیسے کسی گناہ کا اعتراف کر رہا ہو۔ تو راب نے مسکرا کر کہا، "نیبر اس تم بہت زیادہ سوچ رہے ہو۔ وہ صرف ایک لڑکی ہے، اجنبی ہے، مہمان ہے۔ اس کا تم سے یا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایمان نہیں ہے، اور تم جانتے ہو؟ تم صرف چیزوں کا تصور کر رہے ہو، کیونکہ تم اکیلے ہو، کیونکہ تمہیں ایمان کی کمی محسوس ہوتی ہے، کیونکہ تمہیں کسی کی ضرورت ہے۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا، جیسے کسی بچے کو تسلی دے رہا ہو۔ اس نے افسوس محسوس کیا، ہمدرد، سمجھ. کر

www.novelsclubb.com

توراب نے ہچکچاتے ہوئے کہا، "نیبر اس، اگر ایمان زندہ نہ ہوئی تو کیا ہو گا وہ کھائی میں گری تھی شیر کی دھاڑوں کی آواز وہ کان بال کپڑے وہ کیسے بچ سکتی ہے؟" اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا جیسے کوئی سوال کر رہا ہو۔ وہ فکر مند، شکی، امید مند محسوس ہوا۔ نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "میں۔۔نے یہ سب سنا ہے دیکھا نہیں ہے۔۔اور اس دنیا میں نہ سہی مگر قیامت کے بعد موت نہیں ہو گی موت کو بھی موت آجائے گی، پروفیسر۔ میں اس کا انتظار کروں گا، میں کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا"۔ اس نے سخت لہجے میں کہا جیسے کوئی حقیقت بیان کر رہا ہو۔ اس نے وفادار،، وقف محسوس کیا. توراب نے اسے دیکھا "نیبر اس تم ساری زندگی شادی نہیں کرو گے؟ اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا جیسے اسکے فیصلے پر سوالیہ نشان لگا رہا ہو۔ وہ حیران، پریشان، متجسس محسوس ہوا۔ نیبر اس نے کہا، "نہیں، کبھی نہیں، پروفیسر۔ میں کبھی کسی اور سے شادی نہیں کروں گا۔ ایمان میری اکلوتی محبت ہے اور ہمیشہ میری اکلوتی محبت رہے گی،۔ میں اسے دھوکہ نہیں دوں گا، میں اس کی جگہ کسی

www.novelsclubb.com

کو۔ نہیں دے سکتا میں اسے نہیں بھول سکتا" اس نے پر جوش آواز میں کہا، جیسے اپنی محبت کا اعلان کر رہا ہو۔ اس نے فخر محسوس کیا، پر عزم، ضد۔

تو راب نے دعا میں ہاتھ اٹھائے اور کہا، "میری دعا ہے کہ تم خوش رہو، نیبر اس۔ میں تمہیں اس طرح اداس اور تنہا نہیں دیکھ سکتا۔ میری خواہش ہے کہ تمہیں کوئی ایسی مل جائے جو تم سے پیار کرے اور تمہارا خیال رکھے، جو تمہاری مسکان کی وجہ بنے اور تمہارے ہنسنے کی وجہ بنے، جو تمہاری زندگی کو خوشی اور سکون سے بھر دے۔" تو راب نے مخلصانہ لہجے میں کہا جیسے کوئی دعا کر رہا ہو۔ اس نے محبت، دیکھ بھال، خواہش محسوس کی. نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "ہاں اور وہ صرف ایمان کی موجودگی سے ممکن ہے مگر پروفیسر،۔ آپ کی دعا کا شکریہ، آپ کی محبت کا شکریہ، آپ کی خواہش کا شکریہ۔ لیکن مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں، میں کسی اور کو نہیں چاہتا، مجھے کسی اور کی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے صرف اللہ کی ضرورت ہے، مجھے صرف ایمان چاہیے، کیونکہ وہ ہی وجہ تھی کہ مجھے اپنے گناہوں اور غلطیوں کا احساس ہوا

اگر وہ نہ ہوتی تو میں بھٹکا رہتا"اسنے پر سکون لہجے میں کہا جیسے اپنی قسمت کو قبول کر رہا ہو۔اس نے خود کو مطمئن،،اور خوش محسوس کیا۔تو راب نے اس سے کہا،

"نیبر اس، تم کل مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو؟"اس نے اداس لہجے میں کہا جیسے اپنے دکھ کا اظہار کر رہا ہو۔وہ اداس، تنہا، پرانی یادوں کو محسوس کر رہا تھا۔نیبر اس نے سر ہلایا اور کہا،"نہیں، پروفیسر۔میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا رہا ہوں بس اس گھر سے جا رہا ہوں۔یہ ایک گھر کی دوری ہے مگر دل کی دوری نہیں۔آپ، میرے بھائی ہیں۔میں ہمیشہ اپ کے ساتھ ہوں،،میں آپ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں، یاد رکھوں گا"اس نے پیار بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔اس نے خوشی محسوس کی، شکر گزار، برکت.

نیبر اس نے پھر کہا،"اور مجھے یہاں اس طرح رہنا اچھا نہیں لگتا۔گھر میں دو عورتیں ہیں اور مجھے بہت عجیب لگتا ہے۔میں غیر آرام دہ، عجیب، جگہ سے باہر محسوس کرتا ہوں. مجھے لگتا ہے کہ میں یہاں مطمئن نہیں ہوں،۔"وہ صاف گو تھا اس نے بے

www.novelsclubb.com

چین آواز میں کہا جیسے اپنی وجہ بتا رہا ہو۔ وہ بے چین، محسوس ہوا۔ تو راب نے مسکرا کر کہا، "نیبر اس تم اچھے انسان ہو۔ اور تمہاری نیت اچھی ہے۔ تمہیں کسی چیز یا کسی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں عجیب، یا غیر آرام دہ، یا جگہ سے باہر محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا ہمیشہ اس۔ گھر اور میرے دل میں استقبال ہے، یہاں تمہارا احترام کیا جائے گا تمہیں یہاں پیار دیا جائے گا تم اس خاندان کا حصہ ہو، اس گھر کا حصہ ہو، اس زندگی کا حصہ ہو۔" اس نے تسلی دینے والی آواز میں کہا جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔ اس نے فخر محسوس کیا، مددگار، حوصلہ افزائی کی. وہ ایک ساتھ بیٹھے تھے، ستاروں کی رات کے آسمان کے نیچے۔ انہوں نے ارد گرد دیکھا، اور فطرت کی خوبصورتی کی تعریف کی. انہوں نے سبز لان دیکھا، جو نرم اور ہموار تھا۔ انہوں نے پھولوں کو دیکھا، جو رنگین اور خوشبودار تھے۔ انہوں نے درختوں کو دیکھا، جو لمبے اور مضبوط تھے۔ انہوں نے لالٹینوں کو

www.novelsclubb.com

دیکھا، جو روشن اور خوبصورت تھے۔ انہوں نے جگنوؤں کو دیکھا، جو جادوئی اور پر فتن تھے۔ انہوں نے چاند اور ستاروں کو دیکھا، جو چمک رہے تھے۔

انہوں نے سکون اور تازگی کا احساس محسوس کیا، کیونکہ وہ خاموشی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے محبت اور شکر گزاری کا احساس محسوس کیا۔ انہوں نے ایمان اور امید کا احساس محسوس کیا، جیسا کہ انہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی گزارتے ہوئے خوشی اور اطمینان کا احساس محسوس کیا۔

---

---

وادی ہنزہ کی ایک خوبصورت صبح تھی۔ سورج برف سے ڈھکے پہاڑوں پر طلوع ہو رہا تھا، آسمان کو گلابی اور نارنجی رنگوں سے پینٹ کر رہا تھا۔ ہوا تازہ اور کرکرا تھی، پھولوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ پرندے گا رہے تھے اور دریا بہہ رہے تھے،

ایک سکون بخش آواز پیدا ہو رہی تھی۔سندس باہر باغ میں بیٹھی مناظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔وہ ویڈیو کال پر کسی سے بات کر رہی تھی،۔اس نے ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض اور سفید دوپٹہ پہن رکھا تھا جس نے اس کا سر ڈھانپ رکھا تھا۔وہ اپنا فون ہاتھ میں پکڑے سکرین کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔وہ اس شخص کے ساتھ جاندار گفتگو کر رہی تھی،جو اسے ہنسا اور شرما رہا تھا۔"تم قسی القلب اور بے مروت،ہو تمہیں اس کا احساس تک نہیں۔ہے""وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔وہ کچھ اور کہنے ہی والی تھی کہ اسے پیچھے سے طوراب کی آواز سنائی دی۔وہ چونک گئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو راب اسکے پیچھے کھڑا تھا۔اس نے سفید کرتہ پاجامہ اور سیاہ واسکٹ پہن رکھا تھا۔اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے اور اس کی آنکھوں میں مشکوک نظر۔"ماموجان آپ۔"اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا وہ اس کی طرف بڑھا اور بولا""کس کا دل سخت ہے تم کس سے بات کر رہی ہو؟

سندس اپنی زبان پر لرزش پاتے بامشکل بول پائی"ددد۔۔۔دوست"

اس نے مزید جاننے کی کوشش کرتے ہوئے متجسس لہجے میں بولا "کس دوست سے ؟اس نے اس کی بات پر یقین نہ کرتے ہوئے مشکوک لہجے میں کہا۔اس نے سندس کا موبائل پکڑااور اسکرین کی طرف دیکھا۔ سکرین دیکھ کر وہ چونک گیا۔ اسنے سکرین پر جانی پہچانی شخصیت دیکھی جس سے وہ پہچان گیا۔وہ جانتا تھا کہ وہ شخص کون ہے،اسکی آنکھیں پھیل گئیں تھیں حیرت سے وہ بے جان سا بینچ پر گر سا گیا.....

www.novelsclubb.com

چاروں طرف جنگل تھااور درمیان میں سڑک تھی۔ایک لڑکی اپنی جان کے لیے بھاگ رہی تھی،اس کی آنکھوں میں خوف اور گھبراہٹ تھی۔اس نے سیاحوں کا لباس پہن رکھا تھا، جس میں ایک بیگ اور ایک کیمرہ تھا۔وہ را کے ایجنٹوں کے ایک گروہ سے ٹھوکر کھا چکی تھی،جو وادی ہنزہ میں امن کو سبوتاژ کرنے کی سازش کر

رہے تھے۔اس نے ان کے منصوبوں کو سن لیا تھا اور اسنے فرار ہونے کی کوشش کی تھی، لیکن انہوں نے اسے دیکھ لیا تھا اور اس کا پیچھا کیا تھا۔انہوں نے سیاہ سوٹ اور چشمہ پہن رکھا تھا، جن کے ہاتھوں میں بندوقیں اور چاقو تھے۔وہ چیخ رہے تھے اور اسے مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔وہ ایک کار کے پاس پہنچی جو سڑک کے کنارے کھڑی تھی،، جس کی چابی غائب تھی۔اس نے کھڑکیوں اور دروازوں کو ٹکر ماری،اس امید میں کہ کوئی راستہ مل جائے، لیکن یہ بے سود تھا۔وہ پھنس گئی تھی، کوئی فرار نہیں تھا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ایجنٹوں کو اس کے قریب آتے دیکھا۔وہ چیخ چیخ کر رو رہی تھی، رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچانک گاڑی کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی باہر نکلی۔اس نے کالا عبایا پہن رکھا تھا اور اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔غصے اور عزم کے اشارے کے ساتھ اس کا پر اعتماد اور پر سکون اظہار تھا۔وہ نیبراہ تھی،اس نے سیاح لڑکی کو پکڑ کر گاڑی کے اندر کھینچ لیا۔ ،"فکر نہ کرو، میں ابھی یہاں ہوں۔میں تمہیں بچالوں گی۔"اس نے یہ بات ایک

تسلی بخش اور مستند آواز میں کہی، جس سے سیاح لڑکی محفوظ اور پر امید محسوس ہوئی۔، "یہیں رہو اور آواز نہ نکالو۔ میں ان سے نمٹ لوں گی۔" اس نے کمانڈنگ اور پر اعتماد آواز میں کہا، جس سے سیاح لڑکی کو وہ بہادر اور فرمانبردار محسوس ہوئی۔ وہ گاڑی سے باہر نکلی اور ایجنٹوں کا سامنا کیا۔ ''اگر اپنے پاؤں سلامت چاہتے ہو تو دو منٹ میں ہوا کی طرح یہاں سے غائب ہو جاؤ ورنہ میں تمہارا نام و نشان اس طرح مٹا دوں گی مانو جیسے ربڑ لکھنے کی غلطی مٹا دیتا ہے اور میں تمہارے والدین کی غلطی مٹا دوں گی'' اس نے انہیں طنزیہ اور چیلنج بھری آواز میں کہا، جس سے ایجنٹوں کو غصہ اور توہین محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

۔ایجنٹوں میں سے ایک نے کہا، "تو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں۔" اس نے طنزیہ اور متکبرانہ آواز میں کہا، جس سے نیبراہ کو نفرت اور دل لگی محسوس ہوئی۔ اس نے کہا، "تو ایک بے وقوف لڑکی کے سوا کچھ نہیں ہے جو نہیں جانتی کہ وہ کیا گڑبڑ کر رہی ہے۔ تو ہمارے لیے کوئی مماثلت نہیں ہے، ہم بہترین میں سے بہترین ہیں۔ تو اپنا

وقت اور اپنی زندگی برباد کر رہی ہے۔"نیبراہ نے مسکرا کر کہا، "کاش ہم بے نام اور گمنام نہ ہوتے تو آج آدھی دنیا ہمیں جانتی۔" اس نے اسے طنزیہ اور فخریہ آواز میں کہا، جس سے ایجنٹوں کو الجھن اور تجسس محسوس ہوا۔" تمہیں لگتا ہے کہ تم بہترین ہو، لیکن تم بدترین ہو تمہیں لگتا ہے کہ تم ہوشیار ہو، لیکن تم بیوقوف ہو۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم طاقتور ہو، لیکن تم کمزور ہو تم اپنا وقت اور اپنی زندگی برباد کر رہے ہو، تم لوگوں کو ہار مان کر ہتھیار ڈالنے دینے چاہئیے"

وہ آدمی بولا "ہم بھارتیئے ہیں ترِانگے کے رنگ کو آباد رکھنے والے ہم بھارت ماتا کے بیٹے ہیں ہم شف کے، بھکت ہیں تو ہمیں ھتھیار ڈالنے کو کہہ رہی ہے"

اس نے تعریفی انداز میں ہاتھ کو جنبش دی "واہ، کیا تقریر ہے۔ تمہیں تو سیاستدان بننا چاہیے، جاسوس نہیں۔ تمہارے پاس الفاظ تو بہت ہیں، لیکن عمل نہیں۔ تمہارے پاس بہت ساری بندوقیں ہیں، لیکن مہارت نہیں ہے۔ تمہارے پاس

بہت سارے منصوبے ہیں، لیکن کوئی نتیجہ نہیں۔ ویسے اس ملک کے میری طرح دشمن تو بہت ہیں لیکن دوست نہیں ہیں۔ مگر تم'' تلخی بیچ میں آئی''۔ تمہارے پاس جھوٹ تو بہت ہیں لیکن سچ نہیں ہے۔''اس نے انہیں طعنہ دیتے ہوئے کہا''ہم نے شرافت کا لباس کیا پہنا ہے، یہاں تو سب بد معاش بنے گھوم رہے ہیں †۔اس نے طنزیہ اور حقارت آمیز آواز میں کہا، جس سے ایجنٹوں کو شرمندگی اور غصہ آیا۔ اس نے کہا، "تم نے اپنے ملک، اپنے لوگوں، اپنے ایمان کو دھوکہ دیا ہے۔ تم نے اپنی جان، اپنی عزت، کو بیچ دیا ہے۔ تم برائی، تاریکی، افراتفری کی قوتوں میں شامل ہو گئے ہو۔ تم انسانیت کے، انصاف کے، امن کے دشمن بن گئے ہو۔اس نے انہیں للکارتے ہوئے کہا، "کیا تم میں میرا سامنا کرنے کی ہمت ہے یا تم بزدل ہو جو اپنی بندوقوں کے پیچھے چھپتے ہو؟ کیا تم میں مجھ سے لڑنے کا ہنر ہے، یا تم شوقیہ ہو جو اپنے گیجٹس پر بھروسہ کرتے ہیں؟ کیا تم میں مجھے شکست دینے کا ارادہ ہے، یا تم

www.novelsclubb.com

ہارے ہوئے ہو جو آسانی سے ہار جاتے ہیں؟ کیا تم مجھے مارنے کا حوصلہ رکھتے ہو، یا تم نتائج سے ڈرتے ہو؟

اس نے انہیں اکسایا اور کہا، "آؤ، مجھے دکھاؤ کہ تمہارے پاس کیا ہے۔ مجھے اپنی طاقت، اپنی ذہانت، اپنی بہادری دکھاؤ۔ مجھے اپنی وفاداری، اپنی حب الوطنی، اپنا ایمان دکھاؤ۔" اس نے انہیں ہمت دی اور کہا، "یا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ یا۔ اس لڑکی سے ڈرتے ہو، جو تم لوگوں! کی سچائی جان گئی ہے،، تم اس لڑکی سے ڈر رہے ہو، جو تمہیں بے نقاب کر سکتی ہے، جو تمہیں روک سکتی ہے جو تمہیں تباہ کر سکتی ہے یا مجھ سے ڈر رہے ہو جو تمہارے لئیے عصبیت، تمہارے لئیے مُصیبت تمہارا ڈراؤنا خواب، تمہارا عذاب بن سکتی ہے۔" وہ ہنسی اور بولی، "تمہارے پاس دو منٹ باقی ہیں۔ تو تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ اگر ہو سکے تو مجھے ہرا دو۔ ورنہ آئی ایس آئی کا ہیڈ کوارٹر یہاں سے کچھ دور ہے۔" اس نے یہ بات منحرف اور پر اعتماد آواز

میں کہی، جس سے ایجنٹوں کو غصہ اور چیلنج کا احساس ہوا۔ وہ اپنی زمین پر کھڑی تھی، لڑنے کے لیے تیار، جیتنے کے لیے تیار، اور مرنا نہیں اسنے تو ابھی جینا تھا۔۔

اس کے پاس کوئی چاقو، بندوق، کچھ نہیں تھا۔اس کی صرف مٹھیاں، پاؤں، کہنیاں تھیں۔اس کے پاس صرف اس کی رفتار تھی، اس کی چستی تھی، اس کے اضطراب تھے۔اس کے پاس صرف اس کی تربیت، اس کا تجربہ، اس کی جبلت تھی۔اس کے پاس صرف اس کی ہمت تھی، اس کا عزم، اس کی مرضی۔ایجنٹ غصے میں تھے، مارنے کو تیار، مرنے کو تیار۔ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں، نشانہ بنا کر گولی چلائی گئی۔ان کی ھاتھوں میں تیز دھار اور مہلک چاقو تھے۔ان کی جیبوں میں جدید اور خطرناک آلات تھے۔، واضح اور سخت۔ان کے پاس مکمل، اہم اور فوری مشن تھا۔انہوں نے اس پر الزام لگایا، ایک کے خلاف چار۔انہوں نے سوچا کہ ان کے پاس فائدہ ہے، اوپری ہاتھ، کنارے۔ان کا خیال تھا کہ وہ اسے زیر کر سکتے ہیں، اسے مغلوب کر سکتے ہیں، اسے پیچھے چھوڑ سکتے ہیں۔ان کا خیال تھا

کہ وہ اسے مار سکتے ہیں، اسے توڑ سکتے ہیں، اسے مار سکتے ہیں۔ انہوں نے غلط سوچا۔ اس نے ان کی گولیوں، ان کے بلیڈوں، ان کی ضربوں سے خود کو بچایا۔ وہ ایک سائے، ایک چمک، ایک دھندلا کی طرح منتقل ہو گئی. اس نے انہیں درستگی، قوت اور رفتار سے مارا۔ اس نے انہیں مارا جہاں انہیں تکلیف ہوتی ہے، جہاں مار کی اہمیت ہوتی ہے، جہاں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس نے ان کے ہتھیاروں، ان کی چالوں، ان کی غلطیوں کا استعمال کیا۔ اس نے انہیں ایک دوسرے کے خلاف، اپنے خلاف، ان کے مشن کے خلاف کر دیا۔ اس نے مہارت سے، حکمت عملی کے ساتھ، حیرت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ اس نے ان کے ساتھ ہر اس چیز سے لڑی جو اس کے پاس تھی، ہر وہ چیز تھی، جو وہ ہو سکتی تھی۔ وہ ایک ایک کر کے انہیں نیچے لے گئی۔ اس نے انہیں خون بہانے، رونے اور بھیک مانگنے پر مجبور کیا۔ اس نے انہیں پچھتاوا، خوف اور نفرت میں مبتلا کر دیا۔ اس نے انہیں تکلیف، ادائیگی اور مرنے پر مجبور کیا۔ اس نے انکو خاک بنایا۔ اس نے تمام مشکلات کے خلاف جنگ

www.novelsclubb.com

جیت لی۔وہ تمام توقعات کے خلاف، آزمائش سے بچ گئی۔اس نے تمام چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنا مشن مکمل کیا۔اس نے تمام شکوک وشبہات کے خلاف خود کو ثابت کیا۔.

وہ چاروں زمین پر لیٹے بیہوش تھے خون زمین پر گرا پڑھا تھا اسنے ان چاروں لوگوں کے غرور کے پرخچے اڑا دیئے۔تھے....

وہ گاڑی سے باہر نکلی اور نیبراہ کے پاس بھاگی۔اسے امید تھی کہ وہ دوست ہے، دشمن نہیں۔"آپ کون ہیں؟"اس نے اس سے پوچھا."اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اب تم محفوظ ہو،"نیبراہ نے کہا۔اس نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔اس نے زمین پر پڑے چار آدمیوں کو دیکھا۔وہ بے ہوش تھے اور خون بہہ رہا تھا۔،"میں نے انکے ہی موبائل سے کال کر کے مخصوص لوگوں کو بلا لیا ہے۔وہ جلد ہی یہاں آ جائیں گے۔مجھے لگتا ہے کہ ہمیں یہاں سے جانا پڑے گا۔"اس نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔وہ سر ہلا کر اس کے پیچھے چل پڑی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ لڑکی کون ہے

ممگر وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی۔ وہ اپنی جان بچا چکی تھی۔ وہ گاڑی میں بیٹھے اور بھاگ گئے۔ اس نے پیچھے جنگل اور سڑک کو دیکھا۔ اس نے خوف اور راحت کی آمیزش محسوس کی۔ وہ بچ گئی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔

---

نور اپنے گھر کے لان میں ایک کرسی پر بیٹھی تھی، اس کے گرد عورتوں کے ایک گروپ نے گھیر لیا تھا جو گھاس پر بیٹھی اس کی باتیں غور سے سن رہی تھیں۔ اس نے ایک سیاہ لباس کے اوپر ایک چوڑی اور گہرے دار چادر پہن رکھی تھی۔ اس کے پیچھے دریا پر سکون بہہ رہا تھا جو نیلے آسمان اور سفید بادلوں کی عکاسی کر رہا تھا۔ درخت ہوا میں ڈول رہے تھے، خوشگوار سایہ بنا رہے تھے۔ پھول کھل رہے تھے، رنگ اور خوشبو شامل کر رہے تھے۔ اس نے دور سے پہاڑوں کو دیکھا، شاندار اور برف پوش۔ اسے اللہ کی مخلوق کے حسن پر حیرت اور حیرت کا احساس ہوا۔

۔۔نور نے اپنی جلد پر ہوا کا جھونکا محسوس کیا اور شکر گزاری سے مسکرا دی۔"لباس میں شائستگی خود سے محبت اور باہمی احترام کی زبان ہے، جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے اقدار کا مشترکہ مکالمہ پیدا کرتی ہے۔""اس نے بلند آواز میں کہا، اس کی آواز صاف اور پر اعتماد تھی""مرد کی اصل دولت صرف دولت میں نہیں ہے، بلکہ اس کے دل میں سرایت کرنے والی عزت میں ہے، جس میں وہ عورت کے لیے عزت اور وقار رکھتا ہے، اسی طرح عورت کی زینت صرف اپنے گھر کو سنوارنے میں نہیں ہے بلکہ اپنے شوہر کی عزت اور بچوں کی پرورش میں ہے۔ خندان و گھر کو جڑے رکھنے میں وہ گھر جس کو وہ بانٹتے ہیں۔"۔اس نے ہاتھ اٹھا کر ہریالی اور قریب سے بہتی نہر کی طرف اشارہ کیا۔"اللہ کی مخلوق کی خوبصورتی کو دیکھو۔اس نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور بہت کچھ۔اس نے ہمارے اپنے فائدے اور خوشی کے لئے ہمیں رہنمائی اور پیروی کرنے کے اصول بھی دیئے ہیں۔"وہ ہاتھ نیچے کر کے آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم حجاب یا نقاب کیوں پہنیں؟ یہ آپ پر منحصر ہے، لیکن آپ کو جواب تیار کرنا چاہیے کہ آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے، کیونکہ حجاب کا حکم قرآن میں ہے۔ وہ مرد جو کہتے ہیں کہ عورت کی طرف کیوں نہ دیکھیں جب کہ وہ خود کو ہمیں دکھائے تو ہم دیکھیں گے، ہم کیوں نظریں نیچی رکھیں، تو آپ ان سے کہئیے کہ دوسروں کے گناہ کو سامنے رکھ کر آپ اپنے گناہ کا جواز نہیں بن سکتے۔ آپ سب کو اپنے اعمال کا حساب خود دینا ہے۔ جواب یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے اعمال کا جوابدہ ہے۔" اس نے رک کر خواتین کی طرف دیکھا، جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور بڑبڑایا۔ اس نے ان کی آنکھوں میں تجسس اور احترام دیکھا۔ اسے اطمینان اور ذمہ داری کا احساس ہوا۔ وہ ان کو وہی سکھا رہی تھی جو اس نے اپنے والد سے سیکھی تھی، ایک عقلمند اور پرہیزگار آدمی۔"

آج کل خواتین میں خواتین کو بااختیار بنانے کی جہالت پھیلا کر خاندانی نظام کو تباہ کیا جا رہا ہے، نہ مرد عورت کے بغیر کچھ ہیں اور نہ ہی عورت مرد کے بغیر، دونوں

ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔"اس نے مزید کہا"میرے والد بہت اچھی بات کہتے تھے بیٹا تم دیکھو گی کہ جب گندگی کھلتی ہے تو اس پر کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں لیکن سونا اور خزانہ گہرائی میں ہوتا ہے،اس کے لیے تم محنت کرتے ہو، جب خزانہ ہاتھ آجائے،آپ بھی سات پردوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیں کیونکہ آپ خزانہ ہیں اور خزانہ چھپانا اچھا ہے۔۔۔"وہ،مزید بولی"جانتی ہیں عورت کی،شان عورت تو وہ ہے کہ جسکو کفن کے پانچ کپڑوں میں ڈھکا جاتا ہے جسکا جنازہ رات کے اندھیرے میں ہوتا ہے عورت تو وہ ہے،جسکی، تخلیق فرشتوں سے پوشیدہ رکھ کر کی گئی عورت تو اگر ماں ہے تو اسکے پیروں تلے جنت بیوی ہے تو برکت بیٹی ہے تو رحمت بہن ہے تو عزت اور پھول""وہ مسکرائی"اور جو کہتے ہیں کہ تم ظاہری لباس پہن کر ماڈرن اور مہذب

نظر آتے ہو،تو انہیں بتاؤ کہ جانور شروع سے ہی مُہذِب ہیں،پھر تو کیا ایسا نہیں ہے؟تم جانتے ہو کہ انسان پہلے ننگا تھا،پھر اس نے مہذب ہو کر لباس ایجاد کیا،اس

لیے ہم جو اپنے آپ کو ڈھانپتے ہیں، ہم مہذب ہیں۔ اگر ہم دوبارہ اپنا جسم دکھانا شروع کر دیں تو وہ، زمانہ جاہلیت میں شمار ہو گا" اس نے اپنی بات مکمل کی اور سر جھکا لیا۔ اس نے خواتین سے تالیاں اور تعریفیں سنیں۔ اس نے سر اٹھا کر شکریہ ادا کیا۔ اس نے انہیں چائے اور ناشتے کے لیے اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھی اور گھر کی طرف چل دی، اس کے پیچھے خواتین بھی آئیں۔ وہ خوش اور مطمئن محسوس ہوئی۔ اس نے اپنا فرض ادا کیا اور اپنا علم بانٹ دیا۔

•••••••

نور کمرے میں صوفے پر بیٹھی تھال میں چاول صاف کر رہی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے اوپر دیکھا اور نیبراہ کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔ نِراہ پر اعتماد اور خوش دکھائی دے رہی تھی، اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں مڑے ہوئے تھے۔ وہ میز کے پاس آئی اور پانی کا ایک جگ اٹھایا۔

"تم کہاں تھی؟" نور نے متجسس اور فکر مندی سے اس سے پوچھا۔ نیبراہ، نے،

جگ سے، پانی گلاس میں ڈالا اور ایک گھونٹ لیا۔ وہ جواب دینے ہی والی تھی کہ حاشر دوسرے کمرے سے آکر نور کے پاس والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے اخبار پکڑا ہوا تھا اور پر سکون لگ رہا تھا۔ "حیدر نے فون کیا۔ اس نے کہا وہ کل آئے گا۔ اس کی پرواز میں تاخیر ہوئی ہے،" اس نے اتفاق سے کہا۔ "اللہ۔ خیر کرے اچھا ہو گا سب۔" وہ اپنے بھائی کو دیکھنے کی منتظر تھی جو کافی دنوں سے دور تھا۔ وہ پھر سے نیبراہ کی طرف متوجہ ہوئی اور اپنا سوال دہرایا۔ "تم کہاں تھی؟" حاشر نے مسکرا کر اخبار کھولا۔ اسے اچھی طرح اندازہ تھا کہ نیبراہ کہاں تھی اور اس نے کیا کیا تھا۔ وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ اس ک

www.novelsclubb.com

""اس نے دوبارہ کسی کی ہڈیاں توڑ دی ہوں گی۔ تو آج تم نے کس کی ہڈیاں توڑ دی ہیں؟" اس نے اسے چھیڑا. نیبراہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ مذاق کر رہا ہے، لیکن وہ ٹھیک بھی تھا۔ وہ لڑنے اور اپنا اور دوسروں کا دفاع کرنے کی مہارت رکھتی تھی۔۔ "آپ کو کیسے پتا چلا؟" اس نے معصوم ہونے کا بہانہ کرتے

ہوئے اس سے پوچھا۔ "کیونکہ جب بھی تم کسی کی ہڈیاں توڑتی ہو تب ہی تمہارا موڈ اتنا خشگوار ہوتا ہے" اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ نیبراہ نے سر ہلایا اور کندھے اچکائے۔ اس نے انکار نہیں کیا۔ وہ سنسنی اور لڑائی کے چیلنج سے لطف اندوز ہوئی۔ اسے زندہ اور طاقتور محسوس ہوا۔ ”ہاں، صرف دو چار ہڈیاں ہی ٹوٹی ہیں۔ وہ ایک لڑکی کو چھیڑ رہے تھے۔ وہ را کے ایجنٹ تھے۔“ اس نے اتفاق سے کہا جیسے یہ کچھ بھی نہ ہو۔ نور نے ہانپ لی اور حاشر نے اخبار گرا دیا۔ دونوں نے حیرانی اور بے یقینی سے اسے دیکھا

وہ اس پر یقین نہیں کر سکتے تھے جو انہوں نے ابھی سنا تھا

"کیا؟" دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

نیبراہ نے سر ہلایا اور آواز دھیمی کی۔ اسے احساس ہوا کہ اس نے بہت زیادہ کہا ہے۔ ”ہاں، وہ را کے ایجنٹ تھے۔ مجھے انہیں روکنا پڑا۔ وہ ایک لڑکی کو ہراساں کر رہے

تھے۔۔میں نے اسے بچایااور بیک اپ کے لیے مخصوص لوگوں کو بلایا۔وہ اب تک آکر لے گئے ہوں گے۔میں نے ایک کاغذ پر لکھا تھا کہ یہ ایجنٹ ہیں اور میں نے اسے ان پر چسپاں کر دیا،"اس نے جلدی اور خاموشی سے وضاحت کی۔نور نے اپنے سر پر ھاتھ مارا وہ ہکا بکا اور خوفزدہ تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ نیبراہ اتنے خطرناک اور جان لیوا کاروبار میں ملوث ہے۔وہ اسے بیٹی کی طرح پیار کرتی تھی لیکن اسے اس کی فکر بھی رہتی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے چوٹ لگے۔"یہ کسی دن تباہی کا باعث بنے گی"اس نے کانپتے ہوئے کہا۔نیبراہ نے مسکرا کر اسے گلے لگایا۔اس نے اس کی تشویش کی تعریف کی، لیکن وہ فخر اور اعتماد بھی محسوس کرتی تھی. وہ جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کیوں کر رہی ہے۔اس کا ایک مشن اور ایک مقصد تھا۔وہ ایک جذبہ اور ہنر رکھتی تھی۔وہ ایک ہیرووووومین آرمی اور لیجنڈ تھی۔

www.novelsclubb.com

""""میں خود ایک آفت ہوں جو موت کے منہ سے نکلی ہے۔"اس نے کہا،اس کی آواز چنچل لیکن مضبوط تھی۔اس نے نور کو جانے دیا۔اس نے موضوع بدلا اور موڈ ہلکا کرنے کی کوشش کی۔وہ جانتی تھی کہ ان کے پاس بہت سارے سوالات ہیں، لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اس سے نہیں پوچھیں گے۔انہوں نے اس کی رازداری اور اس کے انتخاب کا احترام کیا۔انہوں نے اس کی حمایت کی اور اس پر بھروسہ کیا۔وہ اس سے پیار کرتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے۔"ارے، میری بلی نے بلونگڑوں کو جنم دیا ہے۔میں جاؤں اور انہیں دیکھ آؤں۔"اس نے کہا،اس کی آواز خوشگوار اور پرجوش تھی۔نور مسکرا کر اس کے پیچھے چلی گئی۔وہ بلیوں سے پیار کرتی تھی اور وہ نیبراہ سے پیار کرتی تھی۔اس نے جاسوسی چیزوں کو بھول کر پیاری چیزوں پر توجہ مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا۔وہ اس لمحے سے لطف اندوز ہونا اور کچھ مزہ کرنا چاہتی تھی۔"جس نے نسل شروع کی وہ ابھی تک بچے پیدا کر رہا ہے۔میں ابھی عجواہ کو نیوٹر کروانے کا سوچ رہی ہوں میرے کمرے کو پاپولیٹیڈ

کر دیا ہے اس اجواہ نے۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔انہوں نے سیڑھیاں چڑھ کر بلیوں کے کمرے کا دروازہ کھولا۔یہ ایک کشادہ اور آرام دہ کمرہ تھا جو بلیوں اور بلیوں کے سامان سے بھرا ہوا تھا۔بلی کے بستر،بلی کے کھلونے،بلی کا کھانا،بلی کے لئیے ایکسرسائز کرنے کی ویل اور۔کتابیں، میگزین،گیجٹ اور ہتھیار بھی تھے۔یہ بلیوں کے لیے جنت تھی اور بلیوں سے محبت کرنے والوں کے لیے بھی۔

نیبراہ اپنے بازو پھیلا کر اپنی ایڑیوں کے بل گھومتی ہے۔وہ خود کو خوش اور آزاد محسوس کر رہی تھی۔اسے اپنے کمرے سے پیار تھا اور وہ اپنی بلیوں سے پیار کرتی تھی۔وہ اپنی زندگی سے پیار کرتی تھی اور وہ خود سے پیار کرتی تھی۔"یہ جنت ہے،"اس نے خوشی سے بھری آواز میں کہا۔بلیاں اس کے پاس آئیں اور اس کے خلاف رگڑیں۔وہ اس سے پیار کرتی تھیں اور اسے پہچانتی تھیں وہ جانتے ھے کہ وہ ان کی مالک اور ان کی دوست تھی۔وہ جانتے تھے کہ وہ ان کی محافظ اور ان کی رہنما ہے۔وہ اس بلی کے پاس گئی جس نے بچوں کو جنم دیا تھا۔وہ سیاہ دھبوں والی سفید بلی

تھی۔اس کا نام عجوہ رکھا گیا، وہ کمرے میں موجود تمام بلیوں کی ماں تھی۔وہ گھر کی تمام بلیوں کی ملکہ تھی۔اس نے بلی کے بچے دیکھے، ان میں سے چار، دو نر اور دو مادہ۔وہ پیارے اور صحت مند تھے۔ان کے مختلف رنگ اور نمونے تھے۔ان کے مختلف نام اور شخصیات تھیں۔وہ کمرے میں موجود تمام بلیوں کا مستقبل تھے۔وہ گھر کی تمام بلیوں کے وارث تھے۔وہ ان سے پیار کرتی تھی اور ان کی جانچ کرتی تھی۔اس نے ان کی کھال پر ہاتھ مارا اور ان کے سروں کو چوما۔اس نے ان کی انگلیاں گنیں اس نے ان کی خوبصورتی کی تعریف کی۔اس نے نور کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔اس نے اسے اپنے ساتھ شامل ہونے اور اپنی خوشی بانٹنے کی دعوت دی۔وہ چاہتی تھی کہ وہ بلی کے بچوں کو دیکھے اور ان سے پیار بھی کرے۔۔"آئیں دیکھیں بلی کے بچے "اس کی آواز گرم اور مدعو تھی۔

---

www.novelsclubb.com

نبراس اپنے کمرے میں تھا، ایک کشادہ اور خوبصورت جگہ جس میں شیشے کی بڑی کھڑکی تھیں جو پہاڑوں کا دلکش نظارہ پیش کرتی تھی

رات کا آسمان ایک حیرت انگیز نظارہ تھا، جس میں اندھیرے کینوس پر بے شمار ستارے چمک رہے تھے۔ چاند نے شاندار پہاڑوں پر ایک نرم چمک ڈالی، ایک پر سکون اور خوبصورت منظر پیدا کیا. ہوا کر کرا اور تازہ تھی، دیودار کے درختوں اور پھولوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ وادی ہنزہ زمین پر ایک جنت تھی، ایک ایسی جگہ جہاں نبراس نے سکون محسوس کیا اور حوصلہ افزائی کی۔

لکڑی کی میز پر کئی اشیاء پڑی تھی— کتابیں، ایک چراغ اور کار کی چابیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ میز کمرے کے دائیں جانب ایک لکڑی کی الماری کے ساتھ تھی جس میں کتابیں اور آرائشی ٹکڑوں سمیت مختلف اشیاء آویزاں تھیں جو کمرے کی جمالیاتی کشش کو بڑھاتی تھیں۔

کمرے کے بائیں جانب، لکڑی کا ایک چھوٹا سا اسٹول تھا جس میں آرائشی شاخیں تھیں، جس سے کمرے میں قدرتی لمس شامل تھا۔اس کے ساتھ ہی، ایک آرام دہ کرسی تھی جس کا جوڑا فٹ ریسٹ کے ساتھ تھا، جو باہر کے نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے ایک پر سکون جگہ پیش کرتا تھا۔ کرسی ہلکے بھوری رنگ کے کپڑے سے بنی ہوئی تھی جو بستر اور قالین سے مماثل تھی۔ کمرے کو عصری فرنیچر اور آرٹ ورک سے مزین کیا گیا تھا جو نبراس کی شخصیت اور ذوق کی عکاسی کرتا تھا۔

کمرے میں ایک جدید لیکن آرام دہ ماحول تھا، جس میں قدرتی روشنی بھری ہوئی تھی اور ذائقہ دار سجاوٹ کے عناصر کو نمایاں کرتی تھی۔ وہ بستر پر بیٹھا تھا، اسکے بستر کے عین عقب میں وہ کشادہ کھڑکی تھی جسے، پہاڑ کا نظارہ ابھرتا تھا۔ ساتھ ہی ایک آرام دہ اور صاف ستھرا فرنیچر کا ٹکڑا جس میں سرمئی بستر اور ہلکا لکڑی کا ہیڈ بورڈ تھا۔ ہیڈ بورڈ کھڑکی کی طرف تھا اور بیڈ کچھ ترچھا کر کے رکھا تھا۔۔ بستر کو مرکزی طور پر ایک بڑے رقبے کے قالین پر رکھا گیا تھا جو کہ تاریک فرش سے

متصادم تھااور کمرے کی رنگین سکیم کے ساتھ جڑاہوا تھا۔ایک پاؤں زمین پر مضبوطی سے رکھاہوا تھاجبکہ دوسرااس کے نرم،عالیشان بستر کے کنارے پر ٹکاہوا تھا۔اس کی کالی قمیض،ہموار،اس کے جسم سے چمٹی ہوئی تھی،اس کے جسم کو تیز کرتی تھی۔اسکی شرٹ کے اُپری تین بٹن کھلے ہوئے تھے.اس نے اسے خاکستری پتلون اور سیاہ چمڑے کے لوفرز کا جوڑا،پہن رکھا تھا جس نے ایک سمارٹ اور سجیلا لباس بنایا۔وہ ایک کاغذ پر کچھ لکھ رہا تھاجو اس کے پاس بیڈ پر پڑا تھا،اس کا فوکس شدید تھا،اس کی آنکھیں تنگ تھیں اور اس کی بھنویں جھکی ہوئی تھیں۔اچانک اس کے فون کی گھنٹی بجی،کمرے کی خاموشی کو چھید کر۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی اس نے فون اٹھایااور کان سے لگایا،اس کے جسم کے ہر پٹھے میں تناؤ آگیا۔ جھٹکااس کے چہرے پر چھاگیا،اس کی پچھلی سکون کی جگہ لے لی۔اس کا منہ کھل گیا،اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس کے ہاتھ نے فون کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"کیا؟"اس نے چیخ کر کہا،اس کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔اس کا لہجہ

صدمے سے پریشانی میں بدل گیا،اس کی پیشانی لرز گئی اور اس کے ہونٹ پھسل گئے۔اس نے بستر سے چھلانگ لگائی،اس کی حرکتیں اچانک اور تیز رفتاری سے گویا ہر سیکنڈ گنتی ہے۔"بہرام، فکر نہ کرو، میں آرہا ہوں"اس نے فون پر کہا،اس کا لہجہ فوری اور تسلی بخش تھا۔

اس نے میز سے گاڑی کی چابی پکڑی، کمرے کی ہلکی روشنی میں اس کی لکڑی چمک رہی تھی۔وہ تناؤ سے بھرے ماحول کو پیچھے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ایک نامکمل تحریری کام فرش پر بھولا پڑا تھا،پر سکون ماحول کے درمیان جس نے ابھرنے والی عجلت کو جھٹلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••

ہسپتال دکھ اور مایوسی کا مقام تھا۔ سفید دیواروں اور جراثیم سے پاک بونے صرف اداسی میں اضافہ کیا۔ نیبراس اور اس کے دوست پروفیسر طوراب، بہرام کے والد اور ان کے سرپرست کے بارے میں کسی خبر کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ نیبراس نے اپنی قمیض کے بٹن بند کر رکھے تھے، وہ باوقار اور باوقار نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے اپنے پیٹ میں گرہ محسوس کی، بدترین خوف سے۔ پروفیسر طوراب کی طبیعت اچانک خراب ہونے کی اطلاع ملتے ہی وہ ہسپتال پہنچ گئے۔ وہ کچھ عرصے سے شدید سر درد اور تھکاوٹ میں مبتلا تھے لیکن انہوں نے تناؤ اور تھکن کی وجہ سے اسے دور کر دیا تھا۔ اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا تھا کہ اسے دماغ کا کینسر ہے، اور یہ آخری مرحلے میں ہے۔ وہ ان کو تکلیف اور پریشانی سے بچانا چاہتا تھا، اور اپنے کام اور اپنے طلباء پر توجہ مرکوز کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کی حالت خراب ہو گئی تھی، وہ یکدم نماز پڑھتے بیہوش ہو گئے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں بچانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ بہت دیر ہو

www.novelsclubb.com

چکی تھی۔ان کے پاس وقت نہیں بچا تھا۔یہ گھنٹوں، یا شاید منٹوں کا معاملہ تھا ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آیا،اس کا چہرہ اداس اور آنکھیں اداس تھیں۔اس نے لوگوں کے گروہ کی طرف دیکھا جو دالان میں کھڑے کسی معجزے کی امید میں تھے۔اس نے دھیرے سے سر ہلایا اور دھیمی آواز میں کہا، ”پروفیسر طوراب کے پاس وقت کم ہے۔“سب چونک گئے، جیسے ان پر بجلی کا ایک جھونکا لگا ہو۔وہ یقین نہیں کر سکتے تھے کہ انہوں نے کیا سنا ہے. انہیں امید تھی کہ پروفیسر طوراب ٹھیک ہو جائیں گے، وہ ٹھیک ہو جائیں گے، لیکن اب، انہیں احساس ہوا کہ وہ مر رہے ہیں، اور وہ انہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھیں گے۔"کیا؟"نیبر اس نے چیخ کر کہا،اس کی آواز ٹوٹ گئی۔اس نے غصے اور بے اعتمادی کی لہر محسوس کی۔وہ یہ قبول نہیں کر سکتا تھا کہ پروفیسر طوراب مرنے والے ہیں۔وہ اس کے لیے ایک باپ کی طرح تھے، ایک رہنما، ایک دوست۔اس نے اسے زندگی کے بارے میں بھی بہت کچھ سکھایا تھا۔اس نے اس کی حوصلہ افزائی کی، اس کی حوصلہ افزائی کی، اس کی حمایت کی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے لیے اس وقت موجود تھے جب اس کو کسی رہنما کی ضرورت تھی وہ اس کی طاقت کا ستون تھے اس کی امید کا ذریعہ تھے۔

اسنے زندگی میں بہت کچھ کھویا اسنے جس کسی سے بھی محبت کی اسے نیبر اس سے چھین لیا گیا پہلے نیبر اس کے بابا اسکی موم اسکی بہن اسکا بھائی ایسعیاہ پھر ماسٹر لی پھر ایمان اور اب پروفیسر طوراب۔اور اب وہ انہیں بھی کھو رہا تھا۔وہ فوراً ڈاکٹر کے پاس بھاگا،اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔اس نے ڈاکٹر کا بازو پکڑا،اور اس سے مایوسی سے پوچھا،"کیا کہہ رہے ہو؟آپ کا کیا مطلب ہے کہ ان کے پاس وقت کم ہے؟ان کے پاس کتنا وقت ہے؟کیا تم انہیں بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے؟براہ کرم،مجھے بتائیں کہ انہیں بچانے کا کوئی طریقہ ہے!۔

ڈاکٹر نے رحم اور شفقت سے اسے دیکھا۔اس نے نرمی سے نیبر اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا،اور نرمی سے کہا،"مجھے افسوس ہے،نیبر اس۔ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ پروفیسر طوراب کو دماغ کا کینسر ہے جو آخری مرحلے میں ہے۔وہ جانتے تھے لیکن انہوں نے کسی کو نہیں بتایا۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی پریشان ہو۔وہ اپنی زندگی کو ہر ممکن حد تک معمول کے مطابق گزارنا چاہتے تھے۔ان کے پاس وقت نہیں بچا۔یہ ایک دن ہو سکتا ہے،یا یہ کسی بھی لمحے ہو سکتا ہے۔"نیبر اس کو اپنے اوپر غم کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔اس نے محسوس کیا کہ اس کی ٹانگیں راستہ دیتی ہیں،اور وہ فرش پر گر گیا۔اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں دبا لیا،اور بے قابو ہو کر رونے لگا۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنے کندھے پر ہاتھ محسوس ہوا اور اس نے اوپر دیکھا۔یہ بہرام،اس کا بہترین دوست اور پروفیسر طوراب کا بیٹا تھا۔بہرام کی آنکھیں نم تھیں اور چہرہ پیلا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کی کہی ہوئی سب باتیں سن لی تھیں،اور وہ تباہ ہو گیا تھا۔وہ اپنے والد سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا،اور اس نے ان کی شان اور ان کی مہربانی کی

تعریف کی تھی۔وہ ہمیشہ ان کی طرف دیکھتا تھا،اور وہ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتا تھا۔وہ انہیں فخر کروانا چاہتا تھا،ان کی میراث بننا چاہتا تھا۔اور اب،وہ انہیں کھو رہا تھا،اور اسے لگا جیسے وہ اپنا ایک حصہ کھو رہا ہے۔اس نے نبیر اس کو گلے لگایا،اور وہ ایک ساتھ رونے لگے۔انہوں نے ایک دوسرے کے درد کو محسوس کیا،اور انہوں نے ایک دوسرے کو تسلی دینے کی کوشش کی۔وہ ایک ساتھ بہت کچھ گزار چکے تھے،۔انہوں نے اپنی خوشیاں اور غم،اپنے خواب اور خوف،اپنی کامیابیاں اور ناکامیاں بانٹ دی تھیں۔وہ دوست سے زیادہ تھے،بھائی تھے۔اور اب،وہ اپنی زندگی کے مشکل ترین لمحے کا سامنا کر رہے تھے۔بہرام کی بیوی شانزہ،جو اس کے پاس کھڑی تھی،اپنا دل ٹوٹتا ہوا محسوس کیا۔وہ پروفیسر طوراب کو اپنے والد کی طرح پیار کرتی تھی،اور وہ ان کی قبولیت اور ان کے پیار کی شکر گزار تھی۔انہوں نے اسے اپنے خاندان میں خوش آمدید کہا تھا،اور انہوں اس کے ساتھ اپنی بیٹی جیسا سلوک کیا تھا۔وہ اس کے کیریئر کے حامی تھے،اور انہیں اس کی کامیابیوں پر فخر

www.novelsclubb.com

تھا۔وہ اس کے لیے ایک رول ماڈل تھے،اور وہ ان کا بے حد احترام کرتی تھی۔اور اب،وہ انہیں کھو رہی تھی،اور اسے لگا جیسے وہ اپنے دل کی دھڑکن کو کھو رہی ہے۔

وہ درد برداشت نہ کر سکی اور قریب ہی بنچ پر گر گئی۔وہ رونے لگی،اس کے آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے۔اس نے اپنی پیٹھ پر ہاتھ محسوس کیا،اور اس نے اوپر دیکھا. یہ سندس،اس کی بہن اور اس کی بہترین دوست تھی۔سندس بھی پروفیسر طوراب سے محبت۔کرتی تھی اور وہ ان کے قریب رہی تھی۔وہ اس کے لیے باپ کی طرح تھے،اور وہ اس کے لیے مہربان اور فیاض تھے اس نے اس کی پڑھائی میں مدد کی تھی،اور اس نے اسے اپنے شوق کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی تھی۔وہ اس کے لیے ایک سرپرست تھے،اور اس نے ان سے بہت کچھ سیکھا تھا۔اور اب،وہ انہیں کھو رہی تھی،اور اسے لگا جیسے وہ اپنی زندگی کا ایک حصہ کھو رہی ہے۔اس نے شانزہ کو گلے لگایا اور وہ ایک ساتھ رونے لگے۔انہوں نے ایک دوسرے کے درد کو

محسوس کیا،اورانہوں نے ایک دوسرے کو تسلی دینے کی کوشش کی۔۔ ہسپتال اداسی اور آنسوؤں سے بھر گیا۔۔

. ... ... ...

نیبراہ اپنے گھوڑے کے ساتھ اصطبل میں تھی،ایک سنہری ترکمانستانی اخل ٹیک، بادل کی چوٹی پر۔وہ اپنے آپ میں مگن تھی،سفید ریشمی عبایا پہنے اور اوپر بٹر فلائی کی کلیوں جیسا شال۔اس نے اپنے چہرے پر ہوا کے ہلکے جھونکے اور پاؤں کے نیچے نرم گھاس محسوس کی۔اس نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا،اس کی خوبصورتی اور سکون کی تعریف کی۔ بادل کاٹن کینڈی کی طرح سفید اور تیز تھے۔چاند چمکدار چمک رہا تھا،وادی پر ایک ٹھنڈی چمک ڈال رہا تھا. ہوا تازہ اور کرکرا تھی، پھولوں اور جڑی بوٹیوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔وہ سکون اور خوشی کا احساس محسوس


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتے ہوئے مسکرائی وہ اپنے گھوڑے سے پیار کرتی تھی، جو اس کا وفادار ساتھی اور دوست تھا۔ انہوں نے مل کر بہت سی مہم جوئی کی تھی۔ وہ مضبوط اور تیز تھا، لیکن نرم اور وفادار بھی. اس نے اسے کسی اور سے بہتر سمجھا، اور اس نے اسے ہمیشہ محفوظ اور آرام دہ محسوس کیا۔

اس نے پیار کے الفاظ سرگوشی کرتے ہوئے اس کی ایال کو مارا۔ اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا، ایک نرم آواز نکالی جو صرف وہی سن سکتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے، کچھ اہم ہونے والا ہے۔ نور بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی، اس کا چہرہ پیلا اور پریشان تھا۔ اس نے حیدر سے سنا تھا کہ پروفیسر طوراب کے پاس ان کی سوچ سے کم وقت بچا ہے۔ وہ اسے خبر سنانے کے لیے نیبراہ کے پاس پہنچی تھی۔ "نیبراہ۔" وہ اس کے پہلو میں پہنچتے ہی سانس روکے بولی۔ "ہمیں ابھی ہسپتال جانا ہے۔" نیبراہ نے حیرت اور تشویش سے اسے دیکھا۔ "کیوں؟ کیا غلط ہے؟" نور نے افسوس سے سر

ہلایا۔"پروفیسر طوراب کے پاس ہماری سوچ سے کم وقت بچا ہے،"اس نے آہستہ سے کہا۔حیدر نے مجھے ہسپتال سے بلایا۔انہوں نے کہا کہ پروفیسر طوراب کی حالت تشویشناک ہے،انہیں دماغ کا کینسر ہے جو آخری مرحلے میں ہے۔"نبرا نے ہانپتے ہوئے صدمے اور بے اعتمادی کو محسوس کیا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے کیا سنا ہے۔

۔"نہیں۔"اس نے ہلکا سا سر ہلاتے ہوئے کمزوری سے کہا۔نور نے اداسی سے سر ہلایا جب اس نے نبرا کا ہاتھ آہستہ سے پکڑا۔"ہاں۔"

نبرا بے یقین تھی "مگر ان سے میری کل صبح بات ہوئی تھی ایسا کیسے ہو سکتا، ہے"

نور نے تسلی دیتے ہوئے آہستہ سے کہا۔اس نے ہمدردی اور ہمدردی سے نیبراہ کی آنکھوں میں دیکھا۔"نیبراہ،"اس نے اسے تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔"ہمیں جانا ہے،"اس نے مضبوطی سے کہا جب اس نے اسے اپنے پیچھے چلنے کی تاکید کی۔"ہم دونوں کو ہاشر نے ہسپتال بلایا ہے،"وہ اسے اپنی گاڑی کی طرف لے جاتے ہوئے فوری طور پر بولی۔"تمہارے والد ہم دونوں کو وہاں چاہتے ہیں۔"اس نے نیبراہ کے لیے دروازہ کھولتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔"وہ پروفیسر طوراب کے لیے ہم دونوں کو وہاں رکھنا چاہتے ہیں۔"اس نے خود ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔اس نے جلدی سے انجن سٹارٹ کیا جیسے ہی نیبراہ اس کے ساتھ والی مسافر سیٹ پر بیٹھ گئی۔گھر سے پوری رفتار سے ہاسپٹل کی طرف چلی گئی جہاں پروفیسر طوراب ایک بستر پر مر رہے تھے جو مشینوں میں گھرے ہوئے تھے جو ہر چند سیکنڈ میں زور سے بجتی تھی جب کہ ڈاکٹروں نے انکو موت سے بچانے کی بھرپور کوشش کی لیکن انہیں معلوم تھا کہ بہت دیر ہو چکی

تھی۔وہ وادی ہنزہ کی گلیوں میں گھومتی تھی جہاں ہر کونے میں قدرت نے اپنا حسن دکھایا تھا جہاں وادیوں کے اوپر پہاڑ شاندار طور پر ابھرے تھے جہاں چاند کی چمک میں دریا چمکتے تھے جہاں ہر رنگ میں پھول کھلتے تھے جہاں پرندے ہم آہنگی کے ساتھ میٹھے گاتے تھے۔وہ ہنزہ کے آسمان کی طرف چلی گئی جہاں نیلے آسمان پر بادل سستی سے ڈھلتے تھے جہاں سبز کھیتوں پر چاند چمکتا تھا جہاں تاریکی رات میں ستارے چمکتے تھے وہ وادی ہنزہ کی طرف چلی گئی جہاں موت کی موجودگی کے باوجود زندگی خوشی سے گزر رہی تھی۔وہ ہنزہ کے آسمان کی طرف چلی گئی جہاں مایوسی کے اندھیروں کے باوجود امید بہادری سے جی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

ہسپتال میں پروفیسر کا کمرہ مشینوں سے بھرا ہوا تھا جو چل رہی تھیں اور بیپ کر رہی تھیں،جو اس کے اہم علامات کی نشاندہی کر رہی تھیں۔وہ بستر پر لیٹا تھا،تاروں اور

ٹیوبوں سے جکڑا ہوا تھا، بمشکل ہوش میں تھا۔ وہ پیلا اور کمزور دکھائی دے رہا تھا، لیکن اس کی آنکھوں میں اب بھی زندگی اور حکمت کی چمک تھی۔ سندس اور حیدر ہاتھ پکڑے اس کے پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے اس کی آخری خواہش پوری کرتے ہوئے اس کے سامنے ہی شادی کی تھی۔ ان کی شادی ایک ہفتے بعد مکہ مکرمہ میں ہونے والی تھی لیکن ان کی قسمت نے موافق نہیں کیا۔ حیدر علی الصبح دو بجے دبئی سے پاکستان پہنچا تھا۔۔ انہوں نے پروفیسر طوراب اور چند قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کی موجودگی میں فوراً شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ایک مولوی صاحب تھے جنہوں نے سندس اور حیدر کا نکاح کرایا تھا، آیات پڑھ کر سوال پوچھے تھے۔ اس نے ان کی نذر اور ان کی رضامندی کا مشاہدہ کیا تھا، اور اس نے انہیں شوہر اور بیوی کے طور پر اعلان کیا تھا۔ اس نے انہیں مبارکباد دی تھی اور ان کی خوشیوں اور کامیابیوں کی دعا کی تھی۔ وہ جانے ہی والا تھا کہ اسے بستر سے ایک مدھم آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

""""مولوی صاحب فالحال رکیئے، ابھی ایک اور نکاح ہے جو پڑھوانا ہے"۔سب چونک گئے، اور پروفیسر طوراب کی طرف دیکھنے لگے۔اس نے اپنا سر ہلکا سا اٹھایا تھا اور وہ اپنے پرانے دوست اور ساتھی حاشر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔پروفیسر طوراب سے ان کی دوستی کافی عرصے سے تھی اور وہ ان کی ذہانت اور کردار کی وجہ سے ان کا احترام کرتے تھے۔وہ ان کی رہنمائی اور تعاون کے لیے ان کے مشکور بھی تھے۔ پروفیسر طوراب نے سنجیدگی اور خلوص بھرے لہجے میں حاشر کی طرف دیکھا اور کہا، "حاشر، میری آخری گھڑی میں، میں تم سے اپنے بیٹے نیبر اس کے لیے تمہاری بیٹی نیبراہ کا ہاتھ مانگتا ہوں۔"نیبر اس چونک گیا، اس نے فوراً پروفیسر طوراب کی طرف دیکھا۔وہ بیڈ کے دوسری طرف ان کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔۔وہ اپنے ان سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا، اور وہ ان کی پرتیبھا اور ان کی مہربانی کی تعریف کرتا تھا۔وہ ہمیشہ ان کی طرف دیکھتا تھا، اور وہ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتا تھا۔وہ انہیں فخر کروانا چاہتا تھا،

www.novelsclubb.com

لیکن وہ نبیراہ کو پسند نہیں کرتا تھا،اور وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کا تعلق ایمان سے تھا،اس کی محبت۔ایمان وہ لڑکی جسے وہ اپنا دل دے بیٹھا تھا،وہ لڑکی جس نے اس کا دل اور اس کی روح چرالی تھی۔لیکن وہ مر چکی تھی،چند سال پہلے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئی تھی۔نبراس نے کبھی اس پر قابو نہیں پایا تھا،اور وہ کبھی آگے نہیں بڑھا تھا۔اس نے اس کی یاد کو اپنے دل میں زندہ رکھا تھا،اور اس نے عہد کیا تھا کہ وہ کبھی کسی سے محبت نہیں کرے گا۔وہ ان سب باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا،طے شدہ شادیوں اور زبردستی ملاپ میں۔وہ ایمان کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا تھا،اس سے اپنا وعدہ توڑنا نہیں تھا۔اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ ایمان اسے نہیں جانتی تھی،اس نے صرف دور سے ہی اس کی جاسوسی کی تھی،کہ اس نے کبھی اس سے بات نہیں کی تھی اور نہ اسے چھوا تھا۔وہ اس سے پیار کرتا تھا، اور بس اتنا ہی اہم تھا۔پروفیسر طوراب نے ہاتھ لہرا کر اسے پکارا اور وہ ان کے پاس چلا گیا۔پروفیسر توراب نے پیار اور اداسی سے اس کی طرف دیکھا،اور انہوں نے

کہا، "نیبراس، تم نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔ یہ میرے لیے مت کرو، اپنے لیے کرو۔ میں تم سے کچھ مانگ رہا ہوں، پلیز۔ مجھ پر بھروسہ کرو نیبرا بہترین ہے جو تمہارے ساتھ ہو سکتی ہے۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہے، ایک ہوشیار لڑکی ہے، ایک خوبصورت لڑکی ہے۔، وہ تمہیں تمہارے درد کو بھلا دے گی۔ وہ تمہاری ساتھی، تمہاری دوست، تمہاری عاشق ہو گی۔ وہ تمہاری ایمان ہو گی۔"

نیبراس کی آنکھوں سے آنسو گرے، کیونکہ اس نے جذبات کی آمیزش محسوس کی۔ اس نے غصہ اور ناراضگی محسوس کی، کہ اس کا استاد اسکا دوست اسے کچھ کرنے کو کہہ رہا تھا جو وہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے احساس جرم اور افسوس تھا کہ وہ اپنے آخری لمحات میں اپنے دوست کو مایوس کر رہا تھا۔ اس نے الجھن اور شک محسوس کیا، کہ طوراب کو کچھ معلوم تھا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ اسے خوف اور پریشانی محسوس ہوئی، کہ وہ ایک ایسا فیصلہ کرنے والا ہے جو اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل

دے گا۔وہ جانتا تھا کہ پروفیسر طوراب نے اسلام کی راہ میں اس کی کتنی مدد کی ہے، اس نے اسے ایمان کے معنی اور حسن کی تعلیم کیسے دی ہے۔وہ جانتا تھا کہ پروفیسر طوراب اس سے کتنا پیار کرتے ہیں،اور وہ اسے کتنا خوش رکھنا چاہتے ہیں۔وہ جانتا تھا کہ پروفیسر طوراب اس کا کتنا احترام کرتے ہیں،اور صحیح انتخاب کرنے کے لیے اس پر کتنا اعتماد کرتے ہیں۔اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر کہا،"پروفیسر طوراب، جیسا آپ کہیں گے میں وہی کروں گا۔"اس نے پروفیسر طوراب کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی، سکون اور تشکر کی مسکراہٹ۔اس نے پروفیسر طوراب کے سینے سے ایک آہ بھری،اطمینان اور سکون کی آہ سنی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھلتے ہی نیبراہ اور نور اندر داخل ہوئیں۔نیبراہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا، جب اس نے نبراس کو بیڈ کے پاس دوزانوں بیٹھے دیکھا۔

اسے جذبات کی آمیزش محسوس ہوئی۔۔اسے دکھ اور ہمدردی محسوس ہوئی کہ پروفیسر طوراب مر رہے ہیں۔اس نے گھبراہٹ اور تجسس محسوس کیا، کہ نیبر اس اس کا شوہر ہے۔اس نے خوف اور بے یقینی محسوس کی، کہ نیبر اس اس سے پیار نہیں کرتا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا کرے، کیا کہے۔وہ اپنے والد اور نور کے پیچھے چلی، جب وہ بستر کے قریب پہنچے۔اس نے پروفیسر طوراب کو ایک مسکراہٹ، پیار اور منظوری کی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ کر دیکھا۔اس نے پروفیسر توراب کو اسے پکارتے ہوئے سنا، "نیبر اہ، میری پیاری، یہاں آؤ۔" وہ اس کے پاس گئی اور اس کا ہاتھ چوما۔اس نے اس کا ہاتھ کمزور اور ٹھنڈا محسوس کیا، لیکن اس کی گرفت مضبوط اور گرم تھی۔اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، اور اس نے اس کی آنکھیں روشن اور صاف دیکھی، لیکن اس کی نگاہیں نرم اور نرم تھیں۔اس نے اس سے کہا، "نیبر اہ، تم اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہو، ایک تحفہ ہو۔تم ایک اچھی لڑکی ہو، ایک ہوشیار لڑکی ہو، ایک خوبصورت لڑکی ہو، تم نیبر اس کو خوش کرو

www.novelsclubb.com

گی، تم اسے اس کا درد بھلا دو گی۔ تم اس کی ہو گی۔ اس کی ساتھی، اس کی دوست، اس کا عاشق، تم اس کی ایمان ہو گی۔" اس نے اس کا ہاتھ نیبر اس کے ہاتھ میں رکھا، اور اس نے کہا، "نیبر اس، یہ نیبر اہ ہے، تمہاری بیوی۔ نیبر اہ، یہ نیبر اس ہے، تمہارا شوہر۔ ایک دوسرے کا خیال رکھو، ایک دوسرے سے محبت کرو ایک دوسرے کا احترام کرو۔ خوش رہو، وفادار رہو، شکر گزار رہو۔ ایک ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ، مکمل ہو جاؤ۔" نیبر اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے، کیونکہ اسے ایمان کے ساتھ غداری اور پروفیسر طوراب کی آخری خواہش محسوس ہوئی۔ اسے یہ سب ماننا پڑا، اسے یہ سب ماننا پڑا۔ اس نے نیبر اہ کا ہاتھ تھاما، اور اسے اس کا ہاتھ نرم اور گرم محسوس ہوا، لیکن اس کی گرفت ڈرپوک اور گھبرائی ہوئی تھی۔ اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا دیکھا۔ اس نے اس کی بھوری غزالی آنکھیں دیکھیں مگر، اس کی ناک، اس کے ہونٹ نہیں دیکھے۔ اس نے اس کی خوبصورتی، اس کے اظہار، اس کے جذبات کو نہیں دیکھا۔ اس نے اسے نہیں

www.novelsclubb.com

دیکھا،اس نے صرف ایمان کو دیکھا۔ایمان جو دل میں زندہ تھی جو بازوؤں میں مردہ تھی۔مولوی نے پوچھا جہیز کیا ہوگا؟کسی نے کچھ نہیں کہا،کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیا کہنا ہے۔وہ سب نیبراہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔نیبراہ نے کہا: چادر اور اپنے شوہر سے تہجد کی نماز کی پابندی وہ بھی میرے ساتھ)۔نیبر اس کو صدمہ ہوا،کہ ایک لڑکی نے صرف جہیز کے طور پر یہ مانگا تھا۔ وہ حیران تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے،کیا چاہتی ہے۔اس نے سوچا کہ کیا وہ مخلص ہے،یا وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہے۔اس نے سوچا کہ کیا وہ متقی ہے،یا دکھاوا کر رہی ہے۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ سادہ ہے،یا گروہ ہوشیار ہے۔پروفیسر طوراب مسکرائے،اور کہا،"یہ ایک اچھا جہیز ہے،ایک عمدہ جہیز ہے۔اس کے جسم کو ڈھانپنے کے لیے ایک چادر،اور اس کی روح کو ڈھانپنے کے لیے نماز اسے نقصان سے بچانے کے لیے چادر،اور برائی سے بچانے کے لیے نماز۔اسے گرم رکھنے کے لیے ایک چادر، اور اسے اللہ کے قریب رکھنے کے لئیے نماز"

www.novelsclubb.com

.....

اس نے نیبراہ سے پوچھا، "کیا اپ کو محمد نیبر اس ابراہیم سے شادی کرنا، چادر اور تہجد کی نماز صحیح جہیز کے طور پر قبول ہے؟" نیبراہ، جس کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا، نے تین بار کہا، "ہاں، مجھے قبول ہے۔" اس نے صاف اور مضبوط آواز کے ساتھ بلکہ کانپتی ہوئی اور گھبرائی ہوئی آواز کے ساتھ کہا۔ اس نے خوشی اور پر جوش آواز کے ساتھ یہ بات کہی، بلکہ اداس اور ہمدردانہ آواز کے ساتھ۔ اس نے اسے امید بھری اور متجسس آواز کے ساتھ کہا، بلکہ خوف زدہ اور غیر یقینی آواز کے ساتھ۔ اس نے کہا، اور اس کا مطلب تھا۔ اس نے نیبر اس سے شادی کرنا قبول کر لیا، وہ شخص جس سے وہ اتنے عرصے سے پیار کرتی تھی، وہ شخص جو اس سے پیار نہیں کرتا تھا۔ اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا، اور اسے امید تھی کہ وہ اس سے محبت

www.novelsclubb.com

کرنا سیکھے گا، کہ وہ اسے اس کے لیے دیکھے گا کہ وہ کون ہے، کہ وہ اس کی تعریف کرے گا۔اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا،اور اس نے دعا کی کہ اللہ ان کی شادی میں برکت ڈالے، کہ وہ انہیں خوش رکھے، کہ وہ انہیں وفادار بنائے۔اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا،اور اسے بھروسہ تھا کہ پروفیسر توراب سب سے بہتر جانتے ہیں، کہ ان کے پاس اپنی درخواست کی ایک وجہ ہے، کہ اس کے پاس ان کے مستقبل کے لیے کوئی منصوبہ ہے۔نیبر اس سے یہی سوال پوچھا گیا کہ کیا آپ کو نیبراہ۔۔۔۔۔سے شادی کرنا قبول ہے،ایک چادر اور تہجد کی نماز صحیح جہیز کے طور پر؟''تمام آوازیں اسکے، کانوں میں گُڈمڈ ہو رہی تھیں ایمان نیبراہ نکاح اسنے تو۔ٹھیک سے کسی چیز۔پر دھیان بھی نہیں دیا اور نہ نیبراہ کے نام کے آگے لگے نام پر نیبراہ نے اسے، چونکہ کر۔دیکھا کہ اسکا کوئی تاصر کیوں نہیں آیا سندس بھی چونکی تھی

www.novelsclubb.com

نیبر اس نے اپنی آنکھیں بند کیں، اور اس نے آہستہ سے کہا، "ہاں، میں قبول کرتا ہوں۔"

اس نے اسے دھیمی اور کمزور آواز کے ساتھ کہا، بلکہ احترام اور فرمانبردار آواز کے ساتھ۔ اس نے تلخ اور ناراضگی بھرے لہجے میں کہا، بلکہ مجرمانہ اور پشیمانی بھری آواز میں۔ اس نے یہ بات ایک الجھن اور شکی آواز کے ساتھ کہی، بلکہ بھروسے اور یقین والی آواز کے ساتھ۔ اس نے کہا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا۔ اس نے نیبر اہ سے شادی کرنا قبول کر لیا، وہ لڑکی جو اسے پسند نہیں تھی، وہ لڑکی جو اس کی محبت نہیں تھی۔ اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا، اور اسے امید تھی کہ وہ اسے تکلیف نہیں دے گا، اسے نظر انداز نہیں کرے گا، کہ وہ اسے دھوکہ نہیں دے گا۔ اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا، اور اس نے دعا کی کہ اللہ اسے معاف کرے، کہ وہ اس کی مدد کرے، کہ وہ اس کی رہنمائی کرے۔ اس نے اس سے شادی کرنا قبول کر لیا، اور اسے یقین تھا کہ اس کا استاد اسکے رہنما اس سے پیار

کرتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ خوش رہے، کہ وہ کچھ جانتے ہیں جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

مولوی نے انہیں میاں بیوی قرار دیا، اور اس نے انہیں مبارکباد دی اور برکت دی۔ انہوں نے ان کی خوشی اور کامیابی کے لیے دعا کی اور پروفیسر طوراب کی روح کے لیے دعا کی۔ پروفیسر توراب مسکرائے، اور کہا، "الحمدللہ، میں بہت خوش ہوں۔ میں نے اپنے بچوں کو شادی کرتے دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنی نئی زندگی شروع کرتے دیکھا ہے۔ میں نے اپنا فرض ادا کیا، میں نے اپنی پوری کوشش کی۔ مجھے افسوس کرنے کی کوئی بات نہیں ہے، مجھے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اپنے رب سے ملنے کو تیار ہوں، میں اس دنیا سے جانے کو تیار ہوں۔ اس نے نیبراس اور نیبراہ کی طرف دیکھا، اور اس نے کہا، "میرے بیٹے، میری بیٹی، میں تم دونوں سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے تم دونوں پر فخر ہے۔ میں تم دونوں کے لیے خوش ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھیں، ایک دوسرے سے محبت کریں، ایک

دوسرے کا احترام کریں۔ خوش رہو، وفادار رہو، شکر گزار رہو۔ ایک ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ، مکمل ہو جاؤ۔" اس نے سندس اور حیدر کی طرف دیکھا اور کہا، "میری بیٹی، میرے داماد، میں تم دونوں سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے تم دونوں پر فخر ہے۔ میں تم دونوں کے لیے خوش ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھیں، ایک دوسرے سے محبت کریں، ایک دوسرے کا احترام کریں۔ خوش رہو، وفادار رہو، شکر گزار رہو۔ ایک ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ، مکمل ہو جاؤ۔"

اسنے بہرام اور شانزہ کی طرف دیکھا "ایک دوسرے کا خیال رکھو

بہرام میری بھانجی بہت نازک ہے اسکو کبھی دکھ مت دینا اور اپنے دونوں بچوں کی اچھی پرورش کرنا میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں"

اس نے حاشر اور اس کی بیوی کی طرف دیکھا، اور اس نے کہا، "میرے دوست، میری بہن،۔ میں آپ دونوں کا مشکور ہوں۔ میں آپ دونوں کی طرف سے معزز ہوں. آپ کی دوستی کا شکریہ، آپ کی حمایت کا شکریہ، آپ کی سخاوت کا شکریہ۔

میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دینے کا شکریہ، میرے بیٹے کو قبول کرنے کے لیے آپ کا شکریہ۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ آپ کو برکت دے، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔" اس نے کمرے میں موجود باقی سب کو دیکھا، اور اس نے کہا، "میرے بھائیو، میری بہنو، میں آپ سب سے پیار کرتا ہوں۔ میں آپ سب کا شکر گزار ہوں۔ میں آپ سب کی طرف سے عاجز ہوں۔ یہاں ہونے کے لیے آپ کا شکریہ، میرے ساتھ رہنے کے لیے آپ کا شکریہ، میرے خاندان ہونے کے لیے آپ کا شکریہ۔ اللہ آپ سے راضی ہو، اللہ آپ پر رحم فرمائے، اللہ آپ کو سلامتی عطا فرمائے۔" اس نے آسمان کی طرف دیکھا، اور اس نے کہا، "میرے رب، میرے خالق، میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں تیری عبادت کرتا ہوں. میں تجھ کو عرض کرتا ہوں۔ ہر چیز کے لیے تیرا شکریہ، اس زندگی کے لیے تیرا کا شکریہ، اس موت کے لیے تیرا شکریہ۔ میرے گناہوں کو درگزر فرما، میرے اعمال کے لیے مجھے قبول فرما، میری خطاؤں پر مجھ پر رحم فرما۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے

www.novelsclubb.com

سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے رسول ہیں۔""اس نے آنکھیں بند کیں اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس نے یہ کہا، اور اس کا مطلب تھا۔اس نے یہ بات پر سکون اور پر امن آواز کے ساتھ کہی، بلکہ خوشی اور امید بھری آواز کے ساتھ کہی۔اس نے یہ بات ایک شائستہ اور مخلصانہ آواز کے ساتھ کہی، بلکہ پر اعتماد اور فخریہ آواز کے ساتھ کہی۔ اس نے یہ ایک وفادار اور شکر گزار آواز کے ساتھ کہا، بلکہ ایک محبت اور خواہش مند آواز کے ساتھ. اس نے یہ کہا، اور وہ اس دنیا سے چلا گیا۔وہ ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا، اور وہ فضل کے ساتھ اگلے جہان میں داخل ہوا۔وہ مسکراتے ہوئے اس جہان سے رخصت ہوا اور اگلے جہان میں خوش آمدید کہہ کر چلا گیا۔وہ محبت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا، اور وہ محبت کے ساتھ اگلے جہان میں داخل ہوا۔

---

•••••••••••••----------

نیبراہ اور نبراس پروفیسر طوراب کے گھر کے باغ میں چیری بلسم کے درخت کے نیچے ایک بینچ پر بیٹھے تھے۔ وہ اپنے والد اور مرشد مرحوم کو تعزیت دینے آئے تھے جن کا چالیس روز قبل انتقال ہو گیا تھا۔۔ نیبراہ قرآن پڑھ رہی تھی، مقدس کتاب سے سکون اور رہنمائی کی تلاش میں تھی۔ اس نے کالے رنگ کا ریشمی عبایا پہن رکھا تھا، جس نے اس کے جسم اور بالوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس نے نقاب بھی پہنا ہوا تھا جس سے اس کا چہرہ نبراس سے چھپا ہوا تھا۔ ان کی شادی کے بعد سے اس نے اسے اپنا چہرہ نہیں دکھایا تھا، جو ہسپتال کے کمرے میں ہوئی تھی جہاں پروفیسر طوراب کا انتقال ہوا تھا۔ اس نے پروفیسر طوراب کی آخری خواہش کے احترام میں اس سے شادی کی تھی، لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے یا نہیں۔ وہ اس سے پیار کرتی تھی، لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا وہ بھی ایسا ہی محسوس کرتا ہے۔ نیبراس نے خاکی قمیض، شلوار اور چادر پہن رکھی تھی، جو اس کے لمبے اور

عضلاتی جسم کے مطابق تھی۔وہ نیبراہ سے بات کرنے آیا تھا،اس سے پہلے کہ وہ ایک ساتھ اپنی نئی زندگی شروع کر سکیں۔اس نے اپنے استاد کی آخری فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے اس سے شادی کرلی تھی، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے یا نہیں۔اس نے ایمان سے محبت کی تھی مگر وہ چلی گئی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ دوبارہ پیار کر سکتا ہے یا نہیں۔

وہ خاموش بیٹھے سیڑھیوں سے نیچے بہتے پانی کی آواز اور اِدھر اُدھر تتلیوں کی آوازیں سن رہے تھے۔آسمان نیلا اور صاف تھا اور سورج چمک رہا تھا۔ہوا تازہ اور خوشبودار تھی، پھولوں اور جڑی بوٹیوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔باغ خوبصورت اور پرامن تھا جو پروفیسر طوراب کے ذوق اور شخصیت کا عکاس تھا۔

نیبر اس نے خاموشی کو توڑا،اور اس نے کہا،"نیبراہ، میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"نیبراہ نے اس کی طرف دیکھا اور اس نے قرآن پاک بند کر دیا۔"سن رہی ہوں بولیں؟نیبر اس نے کہا،"میں آپ کو گھر لے جانے سے پہلے کچھ واضح کرنا

چاہتا ہوں۔"نیبراہ جواباً بولی"آپ کیا واضح کرنا چاہتے ہیں؟"نیبر اس نے کہا،
"آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپ سے اپنے استاد جو میرے والد کی طرح تھے کی
خواہش کی وجہ سے شادی کی ہے، ٹھیک ہے؟"نیبراہ نے سر ہلایا،اور اس نے کہا،
"ہاں، میں جانتی ہوں۔"نیبر اس نے کہا،"اور آپ جانتی ہو کہ میں ایمان سے
محبت کرتا تھا،اور۔ کرتا رہوں گا ٹھیک ہے؟"نیبراہ نے پھر سر ہلایا،اور اس نے کہا،
"ہاں، میں جانتی ہوں۔"نیبر اس نے کہا،"اور آپ جانتی ہو کہ میں اس کی جگہ کسی
اور کو نہیں دے سکتا، ٹھیک ہے؟"نیبراہ نے اپنا سر ہلایا،اور اس نے کہا،"ہمم،
اوکے ہو گیا"اسنے، بے، نیازی سے کہامانو اسے کوئی، فرق۔ نہیں پڑتا

نیبر اس چونکا،اور اس کی طرف دیکھا۔اس نے اس کی آنکھوں کو دیکھا جو پردے
سے نظر آرہی تھیں۔وہ بھورے اور چمکدار تھیں غزالی آنکھیں،اور وہ اسے
ایمانداری اور خلوص سے دیکھتی تھیں۔اس نے اپنے دل میں کچھ ہلچل محسوس کی،
اور وہ سوچنے لگا کہ یہ کیا ہے۔چیری بلاسم کے پتے ان پر گر رہے تھے جس سے

گلابی شاور بن رہا تھا۔ نیبراہ مسکرائی، جب اس نے انہیں اپنی جلد پر محسوس کیا۔ اس نے کہا، "اپنے دماغ پر بہت زیادہ دباؤ مت ڈالیں، نبرا اس میں جانتی ہوں کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں، اور میں آپ کے جذبات کے بازگشت کی احترام کرتی ہوں۔ آپ سے یہ امید نہیں کہ آپ مجھ سے محبت کروگے، یا ایمان کو بھول جاؤ گے۔ میں آپ سے صرف یہ کہتی ہوں کہ میرے ساتھ مہربانی کریں، اور مجھے ایک موقع دیں۔"

نیبراہ کی، فیاضی اور معصومیت پر تیتلیاں قربان ہوتیں اسکے اوپر سے گزریں

نیبرا اس نے کہا، "کس چیز کا موقع؟" نیبراہ نے کہا، "آپ کی بیوی، آپ کی دوست، آپ کی ساتھی بننے کا ایک موقع۔ آپ کو خوش کرنے کا، آپ کو مسکرانے کا، آپ کو ہنسانے کا موقع۔ اپنی خوشیوں اور غموں، اپنے خوابوں اور خوفوں، اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کو بانٹنے کا موقع۔ آپ کے ساتھ رہنے کا، آپ کی مدد کرنے کا، آپ کو تسلی دینے کا ایک موقع۔" نیبرا اس نے کہا، "کیوں؟ اپ ایسا کیوں کرنا

چاہتی ہو؟"نیبراہ نے کہا،"کیونکہ میں اپ سے محبت کرتی ہوں، نیبراس۔میں نے ہمیشہ آپ کی تعریف کی ہے،آپ کی ذہانت اور آپ کی توجہ کے لیے۔میں نے ہمیشہ آپ کا خواب دیکھا ہے،آپ کے ساتھ رہنے اور آپ سے پیار کرنے کا۔ لیکن میں نے آپ کو یا کسی اور کو نہیں بتایا۔میں نے اپنے جذبات کو پوشیدہ رکھا،اور میں انتظار کرتی رہی کہ آپ مجھے نوٹس کریں گے۔لیکن آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا، اپ کی آنکھیں صرف ایمان کی منتظر تھیں۔مجھے آپ کے لیے افسوس ہوا،اور میں نے آپ کے لیے دعا کی۔مجھے امید تھی کہ ایک دن،آپ ٹھیک ہو جائیں گے اور آگے بڑھیں گے۔مجھے امید تھی کہ ایک دن آپ مجھے دیکھیں گے اور مجھ سے پیار کریں گے۔

www.novelsclubb.com

نیبراس بے آواز تھااور اس نے اسے دیکھا۔اس نے اس کے ہونٹوں کو دیکھا جو پردے سے نظر آرہے تھے۔وہ گلابی اور نرم تھے،اور وہ فضل اور جذبات کے

ساتھ منتقل ہوئے. اس نے اپنے دل میں کچھ ہلچل محسوس کی، وہ۔ان لبوں کی بناوٹ کو جیسے جانتا تھا جیسے کہیں دیکھی ہوں۔ نیبراہ نے کہا، "میں جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے، نیبراس۔ لیکن مجھے امید ہے کہ آپ کسی دن ایسا کریں گے۔مجھے امید ہے کہ آپ مجھے دیکھیں گے کہ میں کون ہوں، اور جو کچھ میں کرتی ہوں اس کے لیے میری تعریف کریں۔مجھے امید ہے کہ آپ مجھ سے محبت کریں گے، جیسا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔"نیبراس نے کہا، "میں نہیں جانتا، نیبراہ۔مجھے نہیں معلوم کہ میں آپ سے محبت کر سکتا ہوں، یا کسی اور سے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں ایمان کو بھول سکتا ہوں یا کسی اور کو۔مجھے نہیں معلوم کہ میں خوش رہ سکتا ہوں، یا نہیں۔"نیبراہ نے کہا، "آپ کو جاننے کی ضرورت نہیں ہے، نیبراس. آپ کو صرف کوشش کرنی ہو گی۔آپ کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا ہے، اور مجھ پر بھروسہ کرنا ہے۔آپ کو صرف بہترین کی امید کرنی ہو گی، اور بہترین کے لیے کام کرنا ہو گا۔اپ کو بس جینا ہے، اور ہم دونوں پر یقین رکھنا ہے

www.novelsclubb.com

۔"نیبراس نے کہا،"میں نہیں جانتا، نیبراہ۔مجھے نہیں معلوم کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔"نیبراہ نے کہا،"آپ کر سکتے ہیں، نیبراس۔آپ چاہیں تو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔اگر آپ کوشش کریں تو آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔اپ کچھ بھی کر سکتے ہیں اگر اپ میں جزبہ وایمان ہو"

نیبراس نے کہا، کس چیز پر ایمان؟ نیبراہ نے کہا، اللہ پر ایمان، اپنے آپ پر ایمان، ہم پر یقین۔ نیبراس نے کہا،"ہم؟"نیبراہ نے کہا،"ہاں، ہم۔آپ اور میں۔ ہم شادی شدہ ہیں نیبراس۔ ہم میاں بیوی ہیں۔ ہم ایک ٹیم، ایک جوڑی، ایک جوڑے ہیں۔ ہم ایک ہیں، متحد ہیں، مکمل ہیں۔"نیبراس نے دوبارہ سوال دھرایا کیا ہم ہیں؟ نیبراہ نے کہا،"ہم ہیں، نیبراس۔ ہم ہیں، اگر ہم بننا چاہتے ہیں۔اگر ہم بننے کی کوشش کریں تو ہم ہیں۔ ہم ہیں، اگر ہم ایمان رکھتے ہیں۔"نیبراس نے کہا،"کیا آپ کو ایمان ویقین ہے،؟"نیبراہ نے کہا،"میں کرتی ہوں مجھے اللہ پر یقین ہے، خود پر یقین ہے، ہم پر یقین ہے۔ نیبراس نے کہا،"کیا آپ میری ہونا۔چاہتی ہو؟"

نیبراہ نے کہا، "ہاں،۔ میں آپ کی بیوی، آپ کی دوست، آپ کی ساتھی بننا چاہتی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، آپ کا ساتھ دینا چاہتی ہوں، آپ کو تسلی دینا چاہتی ہوں۔ میں خوش رہنا چاہتی ہوں، مسکرانا چاہتی ہوں، ہنسنا چاہتی ہوں۔ میں ایک، متحد، مکمل ہونا چاہتی ہوں۔"

نیبراس نے کہا، "کیا آپ ایسا کرنا چاہتی ہو؟" نیبراہ نے کہا، "میں کرنا چاہتی ہوں، نِبراس۔ میں آپ کے ساتھ مہربان ہونے کی کوشش اور آپ کو ایک موقع دینے کی کوشش۔ میں آپ کو خوش کرنے، آپ کو مسکرانے، آپ کو ہنسانے کی کوشش کرنا چاہتی ہوں۔ میں آپ کی خوشیوں اور غموں، آپ کے خوابوں اور خوفوں، آپ کی کامیابیوں اور ناکامیوں کو بانٹنے کی کوشش کرنا چاہتی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرنا۔ چاہتی ہوں، آپ کا ساتھ دینے کے لیے، آپ کو تسلی دینے کی کوشش کرنا چاہتی ہوں۔ میں ایک، متحد، مکمل ہونے کی کوشش کرنا۔ چاہتی ہوں۔" نیبراس نے کچھ نہیں کہا، اور اس کی طرف دیکھا. اس نے اس

کا چہرہ دیکھا جو نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔اس نے اس کی خوبصورتی،اس کے اظہار، اس کے جذبات کو نہیں دیکھا۔اس نے اسے نہیں دیکھا،اس نے صرف ایمان کو دیکھا۔ایمان جو دل میں زندہ تھی جو بازوؤں میں مردہ تھی۔اس نے کہا،"مجھے جانا ہے،نیبراہ،مجھے آپ کو گھر لے جانا ہے۔"نیبراہ نے کہا،"ہاں،ضرور."وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔اس نے اس کا ہاتھ سخت اور ٹھنڈا محسوس کیا، لیکن اس کی گرفت مضبوط اور مضبوط تھی۔اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا،اور اسے اس کا چہرہ خوبصورت اور سخت نظر آیا۔اس نے اس کی آنکھیں دیکھی جو گہری اور گہری تھیں۔اس نے اس کے ہونٹوں کو دیکھا،جو پتلے اور تنگ تھے۔اس نے اس کے تاثرات کو دیکھا،جو سنجیدہ اور دور تھے۔اس نے اسے دیکھا، لیکن وہ اسے نہیں جانتی تھی۔وہ کھڑا ہوا،اور اس کے پیچھے چل دیا۔اس نے اس کا ہاتھ نرم اور گرم محسوس کیا،لیکن اس کی گرفت ڈرپوک اور بے چین تھی۔اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا دیکھا۔۔اس نے

www.novelsclubb.com

اس کی خوبصورتی،اس کے اظہار،اس کے جذبات کو نہیں دیکھا۔اس نے اسے نہیں دیکھا،نیبراہ رکی اور وہ بھی رکا"میں خود۔گھر اجاؤں گی دراصل مجھے کچھ سامان لینا ہے آپ،ٹینشن مت لیں"

۔اس نے کہا،"آپ میری بیوی ہو،نیبراہ،آپ میری ذمہ داری ہو،اس لیے مجھے ٹینشن لینے دیں،جب آپ کا گھر آنے کا دل کرے،تو میں ادھر ہی ہوں ہم چلے جائیں گے "نیبراہ نے کہا،"اوکے "وہ مسکرائی،اور کہنے لگی،"جو کچھ بھی ہو چکا ہے،اب ہمارا نیا سفر شروع ہو رہا ہے۔"وہ اس کے ساتھ چل دی،اور اس نے اس کا لمس محسوس کیا۔اس نے اس کا لمس اپنے ہاتھ پر،اپنے بازو پر،اپنے کندھے پر محسوس کیا۔اس نے اس کا لمس اپنے جسم پر،اپنی روح پر،اپنے دل پر محسوس کیا۔ اس نے اس کا لمس محسوس کیا،اور اسے امید تھی کہ وہ اسے محسوس کرے گا۔

وہ اس کے ساتھ چل پڑا،اور اس نے اس کا لمس محسوس کیا۔اس نے اس کا لمس اپنے ہاتھ پر،اپنے بازو پر،اپنے کندھے پر محسوس کیا۔اس نے اس کا لمس اپنے جسم

پر،اپنی روح پر،اپنے دل پر محسوس کیا۔اس نے اس کا لمس محسوس کیا،اور اس نے سوچا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

•••••••

اس نے رات بھر گاڑی چلائی، فطرت کے پُر سکون حسن میں گھرا ہوا۔درخت ہوا کے جھونکے میں راز کی سرگوشیاں کرتے تھے، پہاڑ لمبے اور فخر سے کھڑے تھے، آبشاریں اپنی راحت بخش دھنیں گاتی تھیں۔اس نے اپنے دل میں ایک عجیب سا سکون محسوس کیا، جیسے وہ طویل سفر کے بعد گھر لوٹ رہا ہو۔اس نے اپنی گاڑی گھر کے قریب کھڑی کی، جو وادی میں چھپی ہوئی تھی۔نبرا اسے بنا بتائے کہیں چلی گئی تھی وہ حیران تھا کہ وہ بغیر بتائے کہاں چلی گئی ہے۔اسنے سوچا کہ شائید اسکا دل نہ ہو جب اسکا دل ہو گا وہ آجائے گی اس نے چھت پر ہلکی ہلکی روشنی دیکھی، جو ایک آتش فشاں کی طرح ٹمٹمار ہی تھی۔اس نے تجسس کی ایک لہر محسوس کی اور اسے چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔اپنے چہرے پر ٹھنڈی ہوا محسوس کرتے ہوئے وہ

سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر پہنچا۔اس نے دروازہ کھولا اور اپنے سامنے دیکھ کر ہانپ گیا۔ چھت ایک جادوئی باغ میں تبدیل ہو گئی تھی، جس میں لیمپ اور پھول نرم چمک پیدا کر رہے تھے۔ایک درخت سے لٹکا ہوا جھولا، ہوا میں ہلکے سے جھول رہا تھا۔فاصلے پر، وہ ایک پہاڑ کی سلیویٹ کو دیکھ سکتا تھا،اس کے کنارے سے ایک آبشار جھرنا تھا۔چاند اور ستارے چمک رہے تھے، ہر چیز پر اپنی چاندی کی روشنی ڈال رہے تھے۔

لیکن جس چیز نے اس کی نظر سب سے زیادہ پکڑی وہ نیبراہ تھی۔وہ فراک پہنے جھولے پر بیٹھی تھی جس سے وہ پری لگ رہی تھی۔یہ پٹے کے بغیر تھا، جس میں ٹوٹی ہوئی جگہ کے ارد گرد پیچیدہ تفصیلات تھیں۔فراک نے اپنے رنگ کو سورج غروب ہونے کی طرح سرخ سے نارنجی سے نیلے رنگ میں تبدیل کر دیا۔یہ ستاروں کی طرح زیور سے چمک رہا تھا۔یہ چاندنی کی طرح مائع کی طرح بہتا تھا۔اس نے اپنے بال نیچے کیے تھے جو شہد کے رنگ کے تھے اور ٹخنوں تک پہنچ گئے تھے۔

وہ دیپتمان، آسمانی، پر فتن لگ رہی تھی۔اس نے اپنے سینے میں جذبات کی تپش محسوس کی۔اس نے اسے اس طرح پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ ہمیشہ پردہ کرتی تھی،اپنی خوبصورتی کو دنیا سے چھپاتی تھی۔وہ حیران تھا کہ اس نے اب اس کے سامنے خود کو ظاہر کرنے کا انتخاب کیوں کیا ہے۔وہ اسے اس کے لیے نااہل،اس کا حقدار محسوس نہیں کر رہا تھا۔اس نے اس سے محبت سے نہیں بلکہ فرض سے شادی کی تھی۔اس کا ایک ماضی تھا جو اسے پریشان کرتا تھا،ایک ایسا ماضی جسے وہ بھول نہیں سکتا تھا۔اس نے کسی سے پیار کیا تھا اور اسے کھو دیا تھا جو بالکل اس جیسی لگتی تھی وہ اچانک اداسی محسوس کرتے ہوئے جانے کے لیے مڑا۔وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا،اس کا لمحہ برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا، اپنے جذبات کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا،خود کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا۔لیکن جب وہ جانے ہی والا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔ایک آواز

www.novelsclubb.com

جس نے اسے اپنی پٹریوں میں روک لیا۔ایک آواز جسے وہ اچھی طرح جانتا تھا۔

ایک آواز جو اس نے صرف خوابوں میں سنی تھی۔

معصومیت کے دنوں میں میرا نام تھا ایز کئیل

پھر لوگوں کی سختیوں نے مجھے مجبور کیا بننے پر، گونار

پھر اللہ کی محبت میں میں ہو گیا نبراس۔۔۔۔

وہ جم گیا،اس کا خون ٹھنڈا ہو گیا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا سن رہا ہے۔یہ آواز نیبراہ کی نہیں،ایمان کی آواز تھی۔ایمان،اس کی پہلی محبت،اس کی سچی محبت، اس کی مردہ محبت۔، جس نے اسے ٹوٹا ہوا چھوڑ دیا تھا، جس نے اس کے خوابوں کو ستایا تھا۔ جس کا چہرہ وہی تھا، وہی آنکھیں، وہی بال۔،یہ تھی ایمان ایمان،،جو اس

www.novelsclubb.com

کی بیوی تھی، جو زندہ تھی۔ وہ دھیرے سے پلٹا، اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ اس نے چراغ سے روشن اس کا چہرہ دیکھا۔ یہ ایمان تھی، یہ نیبراہ تھی

یہ وہی چہرہ تھا جس سے اس نے پیار کیا تھا اور کھویا تھا، وہی چہرہ جس سے اس نے شادی کی تھی اور اسے نظر انداز کیا تھا، وہی چہرہ جس کا اس نے خواب دیکھا تھا اور ڈر بھی تھا۔ یہ وہ چہرہ تھا جس سے وہ بچ نہیں سکتا تھا، وہ چہرہ تھا جس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، وہ چہرہ تھا جس کے بغیر وہ نہیں رہ سکتا تھا۔

اس نے اسے گھور کر دیکھا، اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ نہ بول سکتا تھا، نہ ہل سکتا تھا، نہ سوچ سکتا تھا۔ وہ صدمے میں تھا، وہ خوف میں تھا، وہ محبت میں تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ جذبات کی ایک لہر اس پر دھل رہی ہے، وہ جذبات جنہیں اس نے دبا دیا تھا، وہ جذبات جن سے اس نے انکار کیا تھا، وہ جذبات جنہیں اس نے زندہ کیا تھا۔ اس نے خوشی محسوس کی، اس نے درد محسوس کیا، اس نے محبت محسوس کی۔ اس نے اسے خواب سمجھ کر آنکھیں رگڑیں۔ لیکن وہ غائب نہیں ہوئی، جیسا کہ وہ

اس کے خوابوں میں کرتی تھی۔وہ ابھی تک وہیں تھی،اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔وہ حقیقی تھی،وہ زندہ تھی،وہ اس کی تھی۔وہ آہستہ آہستہ،احتیاط سے اس کی طرف بڑھا، جیسے وہ اسے ڈرانے سے ڈرتا ہو۔اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا،نرمی سے، نرمی سے، جیسے وہ اسے چھونے سے ڈرتا ہو۔اس نے اس کے چہرے کو نرمی سے، پیار سے چھوا، گویا اسے تکلیف دینے کا ڈر تھا۔

اس نے اس کی آنکھوں میں، گہری، شدت سے دیکھا،

وہ، ہی غزالی آنکھیں بھوری آنکھیں لمبی پلکیں جس، پر نارنجی رنگ کا سورج کی مانند آئی شیڈو تھا

اسنے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھی جیسے اسکے لبوں کے لمس، کو محسوس کر رہا ہو

گول غلابی غلاب کی، پنکھڑیوں کی، مانند نرم لب جو اوپر سے اٹھے تھے اور خوبصورت تھے

اسنے یکدم اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا جیسے اگر اسنے اسے، چھوا تو وہ ایک، دھویں کے آتے ہی غائب ہو جائے گی

جیسے اسے کھونے کا ڈر ہو

اسنے اسکی، ناک کو دیکھا وہ ہی ستواں گول نتھنوں والی ناک جس پر سفید چھوٹا نگ چمک رہا تھا

وہ مسکرا رہی تھی مانو اسکے چہرے کے تاصرات دیکھ وہ محظوظ ہو رہی ہو

۔اس نے اس کا نام سرگوشی میں، دھیرے سے، کھردرے انداز میں، بولا جیسے وہ اسے جگانے سے ڈرتا ہو۔ ''ایمان... نیبراہ... میری محبت...'' وہ مسکرائی، گرمجوشی سے، پیار سے، جیسے اسے دیکھ کر خوشی ہوئی ہو۔اس نے اپنے بازو اس کے گرد

www.novelsclubb.com

لپیٹ لیے، مضبوطی سے، محفوظ طریقے سے، جیسے اسے پاکر خوشی ہوئی ہو۔اس نے اسے نرمی سے، جذباتی انداز اسکے، گال پر ہلکا سا بوسہ دیا، جیسے وہ اس سے پیار کر کے خوش ہو رہی ہو۔اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی، نرمی سے، خلوص سے، جیسے اسے بتا کر خوشی ہوئی ہو۔"میں ایمان ہوں، میں نیبراہ ہوں، میں تمہاری ہوں...میں زندہ ہوں" کائنات مسکرائی، ستارے چمکے، چاند چمکا۔پہاڑوں سے گونج اٹھی، آبشاروں نے خوشی منائی، درخت تالیاں بجاتے رہے۔چراغ ٹمٹماتے، پھول کھلتے، جھولا جھُلتا رہا جیسے، انکی ملاقات پر خوشیاں منا رہے ہوں

.....

www.novelsclubb.com

اس نے پیچھے ہٹ کر اپنے کے گال کو چھوا جہاں ایمان نے اسے چوما تھا۔اس نے جھنجھلاہٹ کا احساس محسوس کیا، ایسی گرمی جو اس نے طویل عرصے سے محسوس نہیں کی تھی۔ہر کوئی اس سے ڈرتا تھا، لیکن کوئی اسے چومنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔اس نے اپنے گال سے لپ اسٹک پونچھ کر اپنی انگلی کی طرف دیکھا۔اس نے

ایک بار پھر چونک کر اسے دیکھا۔"تم واقعی ایمان ہو؟"اس نے ابھی تک بے یقینی سے پوچھا۔ایمان کھلکھلا کر مسکرا دی۔"کیوں؟کیا میرا چہرہ تمہاری موم میری کی تصویر سے میل نہیں کھاتا؟وہ ابھی تک صدمے میں تھا،اس لیے اس نے سوال نہیں کیا کہ اسے اس کے لیے اس کی خفیہ محبت کا کیسے پتہ چلا۔اس نے بے یقینی میں سر ہلایا۔

"ہاں،یہ میری ماں کے چہرے جیسا ہی ہے۔"ایمان نے سر جھکا لیا۔"تو پھر شک کی کیا بات ہے؟"وہ مزید پیچھے نہیں رہ سکتا تھا۔وہ اسے گلے لگا کر زور زور سے رونے لگا۔"ایمان،تم زندہ ہو!"وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مسکرا رہا ہے یا رو رہا ہے۔وہ اسے زندہ دیکھ کر،اسے اپنی بانہوں میں محسوس کر کے خوش تھا۔اس کی آنکھوں سے بھی آنسو چھلک پڑے۔"تم مجھے دیکھ کر بہت خوش لگ رہے ہو۔"اس نے کہا تو اس کی آواز جذبات سے گھٹ گئی۔وہ روتے ہوئے بولا،"یہ ظلم ہے،میں پانچ

سال تک تمہیں ڈھونڈتا رہا اور تم سب کچھ جان کر مجھے ستاتی رہی۔" وہ بعد میں ایمان کے ساتھ تمام حسابات طے کرے گا۔اس نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا، "کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر محنت کے کسی کو مل جائے تو وہ اس کی قدر نہیں کرتا۔ میں نے تمہاری نظروں میں اپنی قدر بڑھائی ہے۔ وہ ہنسا، "تم واقعی کامیاب ہو گئی، تم منفرد ہو اور تم جیسا کوئی نہیں، صرف تم ہی ایسے کام کر سکتی ہو۔" ایمان نے جھنجھلاہٹ کا ڈرامہ کرتے ہوئے کہا، "اور کیا بات ہے، میری جاسوسی کرتے ہو، رات کو سوتے ہوئے میرے خراٹے سنتے ہو۔" اس نے مسکرا کر کہا،

''تمہارے خراٹے میرے لیے لوری، دھن اور گانے کی طرح تھے۔''

وہ اب بھی گلے مل رہے تھے، ایک دوسرے کی موجودگی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ایمان نے اس سے کہا''اب تم یہاں کھڑے رہ کر مجھے گلے لگائے رکھو گے یا چھوڑو گے بھی ایک تو چھ فٹ سات انچ کے بھوت جیسے تم ہو میں اب کافی دیر تک سٹول پر کھڑی نہیں رہ سکتی میں نے ہیل پہنی ہوئی ہے، اور پھر بھی تمہارے سینے

تک ہی، آپا رہی ہوں؟ وہ بشاشت سے بولا "کاش یہ وقت یہیں رک جائے اور ہم اسی طرح گلے ملے رہیں، میں بہت پرامن محسوس کر رہا ہوں۔" اس نے پھر کہا، "اب میں جان چکا ہوں کہ جب بھی تم میرے قریب ہوتی تھی میرا دل کیوں دھڑکتا تھا، کیونکہ یہ تم ہی تھی نبیرا ہ ایمان" ایمان نے ہنستے ہوئے کہا "تو پھر تمہیں میرے ہاتھوں سے بے وقوف بن کر کیسا لگا؟" وہ ہنسا "اگر تم مجھ سے پوچھو گی تو میں ہر وقت تمہارے ہاتھوں بے وقوف بننا پسند کروں گا اور شکایت بھی نہیں کروں گا۔"

وہ ہنسی "واہ بھائی تم کب سے اتنے فیاض اور سخی دل ہو گئے"

تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم مجھے بہت جناتی ہو"

ایمان چہلی والے انداز میں بولی "ہاں نا میں تمہاری آل سینگ ون آئی ہوں مجھے تمہارے بارے میں سب پتا ہے"

اچھا تو یہ آنکھ کا فنکشن کدھر تھا"

وہ ہی گھڑی تھی جو تم نے اس عورت سے منگوائی تھی۔"

وہ یکدم پیچھے ہوا اور اسے مبہوت سا دیکھنے لگا

ایمان نے اپنی دائیں آنکھ دبائی۔۔"استادوں کے ساتھ استادی چنگی (اچھی) نہیں ہوتی"

---------- ..... . .

وہ ایک دوسرے کے سامنے آلتی پالتی کیئے جھولے، پر بیٹھ گئے۔،ان کے ہاتھ جڑے ہوئے،ان کی آنکھیں بند تھیں۔انہوں نے ایک ایسا تعلق محسوس کیا جو الفاظ سے بالاتر تھا،ایک ایسا بندھن جس نے منطق کی مخالفت کی،ایک ایسی محبت جس نے قسمت کو فتح کیا۔"مجھے پوری کہانی بتاؤ، تمہیں میرے بارے میں سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟"اس نے پوچھا تو اس کی آواز میں تجسس اور حیرت بھری ہوئی تھی۔ایمان نے اس کی ناک کو چٹکی ماری،اس سے اس کا چہرہ نچوڑا۔اس کے پیارے لہجے سے پیار کرتے ہوئے وہ ہنس پڑی۔"میری جان،،میرا چاند،میرے

www.novelsclubb.com

ستارے، میری چمک، میرا نام ایمان نہیں، نیبراہ ہے۔"اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔اس نے نحو (ہجو) کو توڑا اور اپنی انگلی سے ہوا میں لکھا۔"ن-ی-ب-ر-ا-ہ"اس نے دہرایا، نئے نام کی عادت ڈالنے کی کوشش کی۔اس نے گہرا سانس لیا اور مسکرا دیا۔"ٹھیک ہے، میڈم، ٹھیک ہے، نیبراہ، اب بتاؤ۔"اس نے جھنجھلاہٹ کا بہانہ کرتے ہوئے آنکھیں گھمائیں۔وہ اس کے قریب جھک گئی، اس کے ہونٹ اس کے کانوں کو صاف کر رہے تھے۔اس نے سرگوشی کی،"کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو شروع سے بتاؤں یا رف رف بتاؤں یا مکمل فلیش بیک میں چلی جاؤں؟"اس کی سانس کو اپنی جلد پر محسوس کرتے ہوئے وہ کانپ گیا۔اس نے اسے پیچھے کھینچ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ مسکرایا، اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔"فلیش بیک پر جاؤ۔"اس نے اس کی کہانی سننے کے لیے بے چین ہو کر کہا۔وہ واپس مسکرا دی، اس کی آنکھیں شرارتی تھیں۔اس نے کہا، "ٹھیک ہے، کسی نے کہا کہ کبھی کبھی چیزوں کو خفیہ رکھنا بہتر ہے۔"یہ نیبر اس تھا

جس نے یہ کہا تھا، جب اسنے ایلومیناتی کے لیڈر کو مارا تھا اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ وہ وہی لڑکی ہے جس سے اس نے پیار کیا تھا اور کھو دیا تھا۔ اسے وہ لمحہ یاد آیا اور اسے احساس جرم ہوا۔ اس نے اپنے ماضی کو اس سے راز میں رکھا تھا، یہ نہ جانتے ہوئے کہ اس نے اسے اس سے چھپا رکھا تھا۔ اس نے اس کا ہاتھ چوما اور کہا، "لیکن یہ تمہارے لیے نہیں تھا۔ تم سب کچھ جاننے کی لائق ہو۔ اور میں بھی" اس نے اس کے گال کو چوما اور کہا، "اور تم سب کچھ سننے کے لائق ہو۔" اس نے گلا صاف کیا اور اپنی کہانی شروع کی۔ "جس دن میں سوشل میڈیا پر مشہور ہوئی تھی اور میری ویڈیوز وائرل ہوئیں..."۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

ایمان قمیض شلوار پہنے کھڑی تھی، اس کے ہاتھ اس کے سینے پر آ گئے۔ اس نے ایک آہ بھری اور کہا، "افففف یار۔" اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کھیلتے

ہوئے کہا، جیسے خود کا مذاق اڑا رہی ہو۔ "ایک چیز رہ گئی ہے—معیز کا شکریہ۔ میں اس مولوی سرور کے شاگرد کی وجہ سے بھول گئی۔" اس نے غصے سے اس شخص کا ذکر کرتے ہوئے کہا جس نے اسے پہلے ہراساں کیا تھا۔ وہ جلدی سے اپنے بستر سے اٹھی اور چپل میں گھس گئی۔ وہ اپنے کمرے سے نکل کر معیز کے گھر کی طرف چلی گئی وہ اس کے دروازے پر پہنچی اور دیکھا کہ وہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ اس نے آہستہ سے اسے دھکیلا اور اندر جھانکا۔ اس نے فون پر بات کرتے معیز کی آواز سنی۔ وہ کسی سے ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا۔ اس نے غور سے سنا اور اسے کہتے سنا، "ہاں، اس گونار نے ایمان کی ویڈیو کو ہر جگہ سے ڈیلیٹ کر دیا ہے۔ ورنہ ہم اسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر سکتے تھے۔ وہ اسے پسند کرتا ہے، اس سے پیار کرتا ہے۔" ایمان کو ایک صدمہ اور دھوکہ دہی کا جھٹکا لگا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے ابھی جو کچھ سنا ہے وہ کیا ہے۔ اور یہ گونار کون تھا؟ وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ملی تھی اور نہ

www.novelsclubb.com

ہی اس کے بارے میں سنا تھا۔ وہ کیسے اس سے پیار کر سکتا ہے؟ اسے غصے اور نفرت کی لہر محسوس ہوئی۔ وہ جلدی سے پیچھے ہٹی

وہ اب اپنے کمرے میں۔ تھی۔ اس نے اپنے پیچھے دروازے پر دستک دی اور اسے لاک کر دیا۔ وہ اپنے آپ سے بڑبڑائی، "اب، یہ گونار پرانا انار کون ہے، مجھ سے پیار کر رہا ہے؟ میرے سامنے آئے کمینا، میں اس کے چہرے پر گھونسہ مار کر اس کی تمام انتڑیوں کو باہر نکال دوں گی" اس نے اپنا جبڑہ اور مٹھی بھینچ لی۔ وہ یہ جاننے کے لیے پر عزم تھی کہ یہ گونار کون ہے اور اسے وہ اپنے بازو ہلاتے اور سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کے گرد گھومتی رہی۔ وہ غصے میں اور زخمی نظر آ رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ سے کہا، "کمینا! میں معیز سے بات کر کے معلوم کروں گی کہ یہ گونار کون ہے۔"

•••••

اس نے اس سے کہا، "ہاں، اور پھر جب ہم ریستوران میں تھے اور وہ عورت مجھ سے ٹکرا گئی اور میرا موبائل ٹوٹ گیا، اس نے مجھے اپنا موبائل دینے پر اصرار کیا۔

اب پاکستان میں کوئی مفتی کا اپنی ناک کا، بال، نہ دے، اسنے اپنا موبائل دے دیا اور وہ بھی امیر عورت امیروں کا تو بس نہ چلے دوسروں کے پاس جو پیسہ ہوں۔ اسے بھی چھین لیں بس وہاں میرا دماغ ٹھٹکا

میں نے اسے وہ۔ موبائل لے لیا اور اسے وہ گھڑی دی جو میں نے موئیز کے لئیے لی تھی، چور بازار سے

جس میں ایک چپ تھی تاکہ میں اس کے اپنے بارے میں منصوبوں کا پتہ لگا سکوں۔ لیکن وہ گھڑی میں نے اس عورت کو دے دی یہ پتا لگانے کے لئیے کہ اسکا کیا منصوبہ ہے مگر وہ گھڑی تم تک پہنچ گئی ماسٹر مائینڈ گونار جنت کا انار'' وہ کھلکھلا کر ہنسی اور ھاتھ جھلایا'' خیر آگے بڑھتے ہیں

اور پھر اسی رات جو جنگل میں وہ لوگ آئے تھے اور تم نے مجھے بچانے کے لیے کچھ لوگوں کو بھیجا تھا۔ میں نے ان لوگوں کو دیکھ لیا تھا بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ دراصل موئیز کے آدمی تھے۔ جب تم نے موئیز کو کال کی تھی دھمکانے کے لئیے۔ اور پھر، جب میں فائلیں چرانے کے لیے موئیز کے گھر گئی تو میں نے ان پر تمہاری تصویر دیکھی اور میں دیکھتی رہی اس پر تمہارا نام تھا تب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا"

••••••

اسنے اوپر دیکھا" یااللہ شکریہ تو نے مجھے اس شخص کے شر سے بچایا اور میں کتنی پاگل تھی اسکے ساتھ ہر جگہ چلی جاتی تھی"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی پشت پر لٹکے بڑا سا بیگ اتارا اور ٹیبل پر رکھا اور اس میں فائلیں بھرنے لگی۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ اس میں اور کیا کیا ثبوت ہیں۔ وہ بس زیادہ سے زیادہ لینا چاہتی تھی۔ وہ بعد میں انہیں چھانٹ کر میڈیا کو بھیج دیتی۔ وہ چاہتی تھی کہ

ساری دنیا جان لے کہ موئیز کیا کر رہا ہے۔اس نے ایک فائل اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ اس فائل کو بغور دیکھنے لگی

وہ شخص خوبصورت تھا ویسا شخص اسنے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا وہ گونار تھا وہ بنا پلک جھپکائے اس تصویر کو دیکھ رہی تھی پتا۔نہیں اس شخص میں ایسا کیا تھا کہ وہ اس کو دیکھتے رہ گئی اب اسے انگریزی میں کچھ چیزیں سمجھ آجاتی تھیں یعنی نام یا کچھ آسان الفاظ وہ سوچتے بولی ''ہے تو یہ خوش شکل اور معصوم بھی لگ رہا ہے کیا واقعی یہ میری محبت کے لائق ہے''

یکدم سوئی کی ٹک ٹک ہوئی اور وہ اپنے خیالات سے باہر آئی اور خود کو۔ جھنجھوڑا ''ایسا کچھ نہیں ہوتا کوئی مرد میرے ساتھ اپنا نام کیوں کر جوڑے گا جس کو دو بار جنسی تشدد کا، نشانہ بنایا گیا ہو''اسنے شانے اچکائے۔اور شان بے نیازی سے بولی ''جیسے مجھے فرق پڑھتا ہے یا میں مری جا رہی ہوں''

یہ بولتے اس کو وقت کی، قلت کا اندازہ ہوا اس۔نے فائل کو دوبارہ بیگ میں رکھا وہ اب اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اسے اپنے مشن پر توجہ مرکوز کرنی تھی۔اس نے جو شروع کیا تھا اسے ختم کرنا تھا۔اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور الماری سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••

وہ مسکرایا"۔تم نے جان بوجھ کر میری فائل چھپائی تھی۔" وہ مسکرائی،اس کی آنکھیں تعریف سے چمک رہی تھیں۔"ہاں، کیونکہ میں جانتی تھی کہ تمہیں تمہارے گناہوں کا اندازہ ہو گیا ہے اور تم مسلمان ہو گئے ہو تب ہی جن لوگوں کو میں نے فائل دی تھی اور انہوں نے تمہارا نام مجھ سے پوچھا کہ موئیز کس کے لئیے

کام کرتا ہے تو میں انجان، بن گئی اور تمہارا نام گونار سے انار بنا دیا تاکہ، تم محفوظ رہو
"

وہ اسے سوال کرتا جا رہا تھا اور وہ اسے جواب دیئے جا رہی تھی"۔اور تمہیں مجھ سے محبت کیسے ہوئی؟"اس نے محبت اور عقیدت سے بھری گہری نظروں سے اسے دیکھا۔اس نے اس کے گال کو سہلاتے ہوئے اسے شرما دیا۔اس کے پیار سے مغلوب ہو کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس نے اپنے جذبات کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ اپنی انگلیاں چٹخنے لگی۔"

جب مجھے اپنے بابا کی حقیقت کا۔اندازہ ہوا اور مجھے تمہارے دیئے گئے موبائل پر انسٹا پر میسج آیا تو میں جزبات میں اتنی تھی کہ بنا کچھ سوچے سمجھے اس موبائل کے سامنے میں نے سب بول دیا بعد میں مجھے افسوس ہوا لیکن مجھے اس وقت کونسا تم سے، محبت تھی مجھے فرق نہیں پڑھا کہ تمہیں پتا چلا ہے تو اسے کیا ہو گا لیکن سب جاننے کے بعد بھی تم مجھ سے دستبردار نہیں ہوئے تو آہستہ آہستہ میں تمہاری

طرف کھینچتی چلی گئی پھر جب تم نے مجھے دھونڈنا شروع کیا تو یہ کشش محبت میں تبدیل ہو گئی

تم وہ پہلے شخص ہو جس نے مجھے فیس ٹو فیس دیکھے بغیر محبت کی۔ تم نے میرے ماضی کو جان کر میرے لیے بہت کچھ کیا۔ شدت کی آخری حد تک محبت کی"

وہ رک گئی، جاری نہیں رہ سکی۔ نیبر اس نے اس کی ٹھوڑی اٹھا کر اسے دیکھا اس نے کہا، "ایمان، میں تم سے پیار کرتا ہوں اور محبت میں، کوئی کسی کے ماضی کو نہیں دیکھتا۔ جو لوگ آپ کے ماضی کو لے کر آپ کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں، وہ آپ سے محبت نہیں کرتے۔ اور ایمان میرا ماضی بھی تمہارے سامنے ہے۔" اس نے شرمندگی سے آنکھیں نیچی کر لیں۔ اس نے کہا، """فرق صرف اتنا ہے کہ میں نے اپنے ساتھ برا کیا اور تمہارے ساتھ برا ہوا۔ لیکن اب ہمیں مل کر اپنا مستقبل خوبصورت بنانا ہے، ٹھیک ہے؟ اس نے اس کے بالوں کو پیچھے دھکیل کر اس کے کان کے پیچھے لگا دیئے اس نے کہا """اگر یہ سب تمہارے ساتھ نہ ہوا ہوتا تو تم مجھ

سے محبت نہ کرتے۔""" وہ اس کا مطلب سمجھ کر مسکرا دیا اس نے کہا """اگر میرے ساتھ وہ سب نہ ہوتا تو میں گونا نہ ہوتا اگر میں گونا نہ ہوتا تو میرے پاس تمہاری تصویر کیسے آتی تو جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لئیے ہوتا ہے دیکھو اللہ نے تمہارا چہرہ میری ماں جیسا بنا دیا کہ مجھے تم سے پہلی نظر میں ہی محبت ہو جائے تو جو ہوتا اچھا ہوتا ہے اللہ اچھا کرتا ہے" ایمان نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں چاند اور ستارے چمک رہے تھے۔اس نے کہا، "یہ دنیا بہت عجیب ہے، آپ کسی کے درد کو تب تک محسوس نہیں کرتے جب تک کہ آپ اس درد سے نہ گزریں۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔اس نے کہا، "یہ دنیا بہت خود غرض ہے۔""" ایمان اسے بولی """تم جانتے ہو نا مجھے مرد کتنے برے لگتے تھے دل، کرتا تھا کہ میں مرد ذات کو تباہ کر دوں"

وہ ہنس پڑا، یاد کرتے ہوئے کہ اس نے دکان پر موجود اس شخص کو کیسے آنکھیں دکھائی تھیں، ایمان بولی "لیکن تم وہ پہلے شخص ہو جس سے مجھے پیار ہوا، جب تم

نے میرے لیے اپنی پرواہ، میرے لیے اپنی قربانی ظاہر کی۔ ورنہ میں کسی سے شادی نہ کرتی، میں نے شادی کے بارے میں سوچا تک نہ تھا۔ لیکن تم اچھے ہو، کیونکہ مجھے اپنے ہی لوگوں نے دھوکہ دیا تھا۔"اس نے تلخی سے کہا،اس کی آواز کٹ گئی۔ وہ اداسی سے مسکرائی، بہادر بننے کی کوشش کی۔اس نے کہا،"، قیامت میں بھی کوئی کسی کا نہیں رہے گا،نہ بھائی،نہ بہن،نہ کوئی اور۔ میں نے اس دنیا میں ہی قیامت دیکھ لی"۔ نیبر اس نے اس کی پیشانی چوم کر اسے تسلی دی۔ ''تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی؟''وہ یہ سوال، بار بار اسے پوچھنا چاہتا تھا وہ اپنے دل کو تسلی دینا چاہتا اپنے دل، کو خوش کرنا چاہتا تھا کہ نیبر اہ عرف ایمان بھی اسے محبت کرتی ہے اور ایمان اسکے جزبات کی قدر کرتی تھی وہ بھی اسے، جواب دے رہی تھی وہ اسکے دھرائے گئے سوالوں سے پریشان نہیں ہو رہی تھی"جب تمہیں مجھ سے محبت ہوئی اس کے بعد، کیونکہ انسان کو ہمیشہ اس سے محبت کرنی چاہئے جو آپ سے محبت کرنے میں پہل کرے۔ کیونکہ پہل کرنے والا آپ کی قدر جانتا ہے، آپ کا احترام

کرتا ہے، آپ سے محبت کرنا جانتا ہے۔اسی لیے جب تم نے مجھ سے محبت کی اس کے بعد میں نے تم سے محبت کی۔"اس نے اس کے کان کو بوسہ دیا، نیبر اس بولا "اور اگر تمہیں مجھ سے پہلے محبت ہو جاتی تو؟ وہ مسکرائی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔اس نے کہا، "بل فرض میں تم سے محبت میں پہلے کرتی اور تمہیں کسی اور سے محبت ہو جاتی تو مجھے افسوس ہوتا کہ میں نے تم سے محبت کیوں کی، جو کہ ناقابل حصول تھی۔ لیکن اب دیکھو تم نے میرا کل جانتے ہوئے مجھ سے محبت برقرار رکھی۔اگر میں پہل کرتی تو مجھے اس بات کا ہی ڈر رہتا کہ تمہیں میرے کل کے بارے میں نہ پتا چل جائے اور پھر میں جھوٹ بولتی جو کہ غلط ہے"

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی "اب دیکھو نا میں فائیدہ میں ہوں تم میرے بارے میں سب جانتے ہو میں تمہارے بارے میں ہمیں ایک دوسرے کے کل کے بارے میں پتا ہے اگر تم چاہتے تو تم مجھے چھوڑ دیتے اور مجھے دکھ بھی نہ ہوتا کیونکہ میں نے تو تم سے محبت نہیں کی تھی میں نے، تو بعد میں تم سے محبت کرنا شروع کی"اسنے اسے، آنکھ ماری

نیبر اس نے اسے اپنی بانہوں میں مضبوطی سے گھر لیا اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا۔اس نے کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، ایمان، تم میرے دل کی دھڑکن ہو، میری زندگی کی روشنی ہو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، میں تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا۔" وہ اس کی محبت پاکیزگی اسکی سچائی کو محسوس کرتے مسکرائی "میں بھی، اب ہم اللہ سے بہترین کی امید رکھ کر اپنے نئے کل کا آغاز کریں گے۔" انہوں نے پہاڑ کی طرف دیکھا جہاں آبشاران کی محبت کی علامت کی طرح بہہ رہی تھی۔انہوں نے اپنے دلوں میں ایک سکون، اپنی روحوں میں ایک امید، اپنی زندگی میں ایک خوشی محسوس کی۔انہوں نے ایک دوسرے کو پایا تھا، انہوں نے ایک دوسرے کو شفا دی تھی، انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کی تھی۔

پھر وہ سیدھا ہوا اور نیبر اہ بھی ''اور پروفیسر طوراب کو کیسے پتا چلا تھا تمہارا''

ایمان مسکرائی ''جب تم خانہ کعبہ میں تھے میں، بھی وہاں تھی وہ جو عبایا میں، لڑکی تھی جس کی پشت تمہاری طرف تھی وہ میں تھی وہاں ہی پروفیسر طوراب کی، مجھ سے، ملاقات ہوئی تھی وہ سب جانتے تھے بس انکو میں نے روکا تھا کہ وہ تمہیں کچھ نہ بتائیں میں ٹھیک وقت کا۔انتظار کر رہی تھی''

وہ دوبارہ سوالیہ بولا ''اور سندس کو''

اسے سب کچھ پہلے کا پتا تھا یعنی جب میں کھائی میں گری تھی تب ہاشر انکل مجھے ہسپتال لے گئے تھے سندس، وہاں شانزہ، کے ساتھ آئی تھی اور اسنے مجھے دیکھ لیا تھا یعنی اس وقت سے اب تک وہ سب کچھ جانتی تھی اس کو میں نے ہی منع کیا تھا۔کہ وہ کسی کو کچھ نہ بتائے،۔۔''

ایمان کو جھماکہ سے، کچھ یاد ایا۔وہ بولی ''ہاں، پروفیسر طوراب کو یہ، نہیں پتا تھا کہ، میں نیبراہ ہوں، انکو اپنی دیتھ سے ایک دن پہلے پتا چلا تھا جب میں سندس سے بات

کر رہی تھی وہ مجھے قسی ال قلب اور بے مروت کہہ رہی تھی تمہاری حالت دیکھ کر اور پروفیسر توراب نے اسکا۔ فون پکڑ لیا تب انکو پتا چلا، نیبر اہ ہی ایمان ہے"

اور تم نے انکو یہ کیوں نہیں بتایا تھا، کہ ، نیبر اہ ہی ایمان ہے"

ایمان کے شانے اچکائے "بس دل کر۔ رہا تھا لیکن شکر ہے انہوں نے ہمارا۔ نکاح۔ دیکھ لیا اللہ انکو جنت کے اعلی۔ مقام پر فائز کرے آمین"

ثم امین "نیبر اس، جوابا بولا

نیبر اس، فورا سیدھا ہوا "تم زندہ کیسے بچی تھی وہ، شیر کی، دھاڑ کی آواز کان، بال، کپڑے وہ، سب کیا تھا"

ایمان ہنسی جیسے، محظوظ ہوئی ہو " نظر کا دھوکا جس میں میں ماہر ہوں حالانکہ میرے گلے میں کوئلہ تھا۔ میری زبان نہیں چل رہی تھی مگر۔ دماغ پورا چل رہا۔ تھا برق رفتاری سے وہ، کہتے ہیں، ناز بان میں آگ، تو دماغ چلے، تیز دھار اور ویسے

www.novelsclubb.com

بھی میرا ایک قول ہے جو میں دشمنوں پر امپلیمینٹ کرتی ہوں کہ ہم تو ڈوبے گیں دشمن تجھے، بھی لے ڈوبے گیں بس اس دن بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ کچھ"

•••••••

گونار سویڈن کے شمال میں اپنے کمرے میں تھا، جہاں اندھیرا چھا ہوا تھا اور آسمان پر اروراہ رقص کر رہے تھے۔ وہ انہیں کمرے کے بائیں جانب کی کھڑکیوں سے دیکھ سکتا تھا۔ چمنی نے کمرے کو آرام دہ اور گرم بنا دیا۔ اس نے سیاہ لباس کی پتلون اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں گھڑی تھی، وہ گھڑی جو ایمان نے عورت کو دی تھی، وہ عورت جس نے یہ گھڑی گونار کو دی تھی۔ اس نے موئیز کو پکارا، اس کی آواز زہریلی شدت سے ٹپک رہی تھی۔ "ایمان اکیلی نہیں ہے۔" اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ دوسری جانب گھڑی میں لگی چپ کی بدولت اسکی آواز سننے والی ایمان حیران رہ گئی کہ گھڑی نے پاکستان سے سویڈن تک کا اتنا طویل فاصلہ بہت کم وقت میں طے کر لیا۔ گونار کا غصہ سن کر وہ مسکرا

دی۔ "وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔" اس نے مزید کہا، اس کی آواز نرم گرم گئی۔ "وہ میری محبت کا جوہر ہے۔ جو بھی اسے نقصان پہنچانے کی ہمت کرے گا اسے یہاں زمین پر عذاب کی نہ ختم ہونے والی کھائی میں پھینک دیا جائے گا، ایک ایسا دائرہ جہاں ہر سانس کا نتیجہ ہوتا ہے، اور مصائب ایک ناگزیر ساتھی بن جاتا ہے۔" ایمان اس کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے مسکرادی۔ اس نے اپنے آپ سے کہا" گونار۔ تم واقعی میں میرے لیے انار ثابت ہو رہے ہو جنت کا پھل" وہ اپنے لئیے اسکی حساسیت دیکھ لطف اندوز ہوتے ہوئے ہنس دی۔ گونار کے ہاتھ میں گھڑی تھی جسے اس پر کوئی نظر رکھے تھا اور اسے اس بات کی بھنک تک نہ ہوئی ایک ایلومیناتی کا ایجنٹ ہوتے ہوئے بھی اس نے کہا تو اس کی آواز پھر سخت ہو گئی۔ "میرے وفادار درختوں کے سائے میں چھپے ہوئے تھے، کارروائی کے لیے تیار تھے، اگر ایمان مداخلت کر کے ان کمینوں کے مذموم عزائم میں خلل نہ ڈالتی تو تمہارا موجودہ راستہ ائیر پورٹ کی طرف نہ ہوتا، بلکہ یہ ایک پروقار جلوس ہوتا۔ قبرستان کی طرف، چار

کے کندھوں پر، اندھیرے کے کفن میں لپٹا۔ "ایمان اس کی دیکھ بھال کو محسوس کرتے ہوئے دل سے ہنس دی۔ اس نے اپنے آپ سے کہا، "تمہیں شرم کرنی چاہیے موئیز۔، تمہیں کوئی پرواہ نہیں، تم مجھے مارنے والے تھے۔"

گونار کی وارننگ ہوا میں معلق تھی، موئیز کی پتلی لکیر کی ایک ٹھنڈک یاددہانی جو اب گونار کے جنون کے دائرے میں چل رہی تھی۔ گونار کی آواز نے اپنی زہریلی پگڈنڈی کو انگریزی میں جاری رکھا،

“And let me make this crystal clear—I won’t succumb to the absurdity of falling for a boy. Straighten up; my role is to champion LGBTQ causes, not to be ensnared by them. Take a pause to reassess your misconceptions about me. Mark my words,

the next misstep, and your path might well be paved on four shoulders, not your feeble two legs.”

ایمان کا چہرہ عجیب سا بن گیا ”آئیں ارے، بھائی اردو میں بول اچھا بھلا سب کچھ اچھا جا رہا۔ ہوتا ہے بیچ میں انگریزی بول، کر۔ مزا کِر کِرا کر دیتے ہو اوپر سے اتنی مشکل انگریزی اسکا توتوڑ۔ جوڑ۔ کرتے اسکا ترجمہ نکالتے میری ساری زندگی گزر جائے گی“

پھر اس نے گونار کی آواز اپنے کانوں میں سنی، جو صرف اردو میں تھی۔ "ایمان جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، تم میری محبت ہو۔ "اس نے کہا، اس کی آواز نرم اور مخلص ہے۔ ایمان اپنی لاعلمی کو محسوس کرتے ہوئے تلخی سے مسکرا دی۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں موبائل دیکھتے ہوئے

کہا"میں نہیں جانتی تم کون ہو، لیکن تم جو بھی ہو، اگر تمہیں میرے کل کے بارے میں پتہ چل گیا تو تم پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھو گے۔"

مگر ایک دن اس کو ایمان، کا راز، پتا چل ہی گیا تھا ایمان جزبات میں اتنا کھو گئی تھی کہ اسکو یاد ہی نہیں رہا تھا۔ جس موبائل میں وہ آیت کے ترجمے سن رہی ہے اس، موبائل میں ایک سوفٹ ویئر ہے جسے اس پر گونار۔ نظر رکھے ہوئے تھا

oooooo

ہر طرف بادل گرج رہے تھے، بارش برس رہی تھی، رات اندھیری تھی۔ایمان نے کھائی کے نیچے دیکھا، پھر سامنے جہاں گینگ کا سرغنہ ہاتھ میں چھری لیے اس کے قریب آرہا تھا۔وہ ایمان کے قریب آرہا تھا مدھم مدھم قدموں کے ساتھ ایمان نے دل میں ایک زہریلے عزم کے ساتھ سوچا،"اگر میں آج یہاں مروں گی تو تو بھی یہاں میرے ساتھ ہی مرے گا۔"ایمان کے پاس پہنچتے ہی ایمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر موبائل اسکی جیب میں ڈال لیا۔ پھر اسے اپنے ساتھ کھینچ کر کھائی میں

لے گئی۔ گونار نے جو چیخ سنی وہ ایمان کی نہیں، لیڈر کی تھی۔ یہ ایک عورت کی آواز جیسی تھی، خوف اور درد کی چیخ تھی جو بارش سے دب گئی تھی۔

لیکن چیخ زیادہ دیر تک نہ چل سکی، کیونکہ لیڈر بھوکے شیروں کے ایک گروہ میں جا گرا جو کھائی میں چھپے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے اُس پر حملہ کیا، اپنے تیز دانتوں اور پنجوں سے اُس کا گوشت اور ہڈیاں پھاڑ دیں۔ ہوا میں گوشت کے پھٹے جانے اور ہڈیوں کے ریزہ ریزہ ہونے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ شیروں کی گرجوں اور لیڈر کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں بھی گونج رہی تھیں۔ ہر طرف خون کے چھینٹے، زمین اور پانی کو داغدار کر دیا۔ قائد کی بے جان نظریں آسمان کی طرف ٹکی تھیں جہاں بجلی چمکی اور گرج چمک رہی تھی۔ ایمان نے وحشت سے دیکھا، جیسے اس کے چہرے اور کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑ رہے تھے۔ اس نے راحت اور نفرت کی آمیزش محسوس کی، کیونکہ اسے احساس ہوا کہ وہ بالوں کی چوڑائی سے موت سے بچ گئی ہے اس نے اس طرف پڑھے موجود موبائل کو اس امید پر دیکھا کہ گونار نے سب کچھ

سن لیا ہے دریں اثنا، گونار اپنی کار میں تھا، جتنی تیزی سے وہ ہوائی اڈے تک چلا سکتا تھا، اس نے شیروں کی چیخ اور دھاڑ سنی تھی، اور اسے بدترین خوف تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ ایمان ہی تھی جو کھائی میں گر گئی تھی اور اس نے اسے کھو دیا تھا۔ اس نے غصے، غم اور جرم میں اضافہ محسوس کیا، کیونکہ اس نے خود کو اس کی حفاظت کے لیے وہاں نہ ہونے کا الزام دیا۔

•••••

ایمان شیروں کے گروپ سے کافی دور تھی کہ وہ ان سب کو دیکھ سکتی تھی۔ اس نے اچانک اثر محسوس کیا اور ہانپ گئی۔ وہ درخت کی چوٹی پر ایک خشک اور نوکیلی موٹی چھڑی پر گر گئی تھی۔ یہ اس کے پیٹ میں سوراخ کر کے اس کی پیٹھ سے باہر نکل آیا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہے، اس کے کپڑے اور درخت بھگو رہے ہیں۔ اسے اپنی زندگی پھسلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے آنکھیں کھول کر اوپر آسمان کو دیکھا۔ یہ اندھیرا اور طوفانی تھا، بجلی اور گرج کے

ساتھ۔اس نے بارش کو اپنے چہرے پر محسوس کیا، ٹھنڈا اور گیلا۔اس نے اپنے بالوں پر ہوا کو مضبوط اور جنگلی محسوس کیا۔اس نے اپنے بازو پر سانپ کو گرم اور نرم محسوس کیا۔اس نے سانپ کی طرف دیکھا اور اس کی نیلی آنکھیں دیکھی۔یہ پر سکون اور ہمدرد تھا، جیسے وہ اسے سمجھ رہا ہو۔سانپ اس کے بازو کے گرد گھوم رہا تھا، اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے آہستہ سے کہا، جیسے الوداع کہہ رہا ہو۔ایمان کمزوری سے مسکرائی اور دل میں بولی "شکریہ میرے دوست، تمہیں اللہ نے میری مدد کے لئیے بھیجا، اور تم نے میرا خیال رکھا۔" اس نے آنکھیں بند کیں اور سکون اور راحت کی لہر محسوس کی۔اس نے درد اور خوف کو چھوڑ دیا۔اس نے غصہ اور نفرت کو چھوڑ دیا۔اس نے دنیا اور اس کی پریشانیوں کو چھوڑ دیا۔اس نے اپنے دل میں روشنی اور دماغ میں ایک آواز محسوس کی۔یہ ایک نرم اور پیار بھری آواز تھی، یہ اس کے لاشعور کی آواز تھی۔ایمان نے سوچا کہ وہ مر رہی ہے، لیکن یہ اس کے دماغ کی آواز تھی، وہ کیا سوچ رہی تھی، اس کے دماغ میں کیا چل رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔اس نے کہا، "میرے بچے، ڈرو نہیں، تم نے کافی تکلیفیں برداشت کی ہیں، تم نے اچھا کیا ہے، تم نے جنت میں اپنا مقام کمایا ہے، آؤ، میں تمہیں وہاں لے جاؤں گا۔" ایمان نے اپنے سینے میں گرمی اور روح میں خوشی محسوس کی۔ وہ بے ہوش ہو گئی، لیکن وہ مری نہیں تھی وہ غنودگی میں جا چکی تھی۔۔۔

ایمان کو اپنے چہرے پر کچھ گدگدی محسوس ہوئی۔اس نے آنکھیں کھول کر اپنی گلہریوں کو دیکھا۔ان میں سے دو اس کے سینے پر بیٹھے ہوئے کچھ گری دار میوے پر چبھ رہے تھے۔ باقی دس اپنے تیز دانتوں سے سوکھی لکڑیوں کو کاٹنے میں، لکڑیوں کا ڈھیر بنانے میں مصروف تھے۔ایمان مسکراتے ہوئے ان کی کمپنی کا شکر گزار محسوس ہوئہ اس نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں بادل سیاہ اور بھاری تھے۔

وہ یکدم منہ کے بل نیچے گری جب گلوریوں نے اس درخت کی تہنی کو کاٹ دیا۔۔ اسنے آہ بھری اسکی آنکھیں پھیل گئیں کچھ دیر بعد

اسے وہاں سے نکلنا پڑا۔ وہ پیٹ کے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ تیز دھار لاٹھی پر گری تھی جس نے اس کا گوشت چھید لیا تھا۔ وہ اسے نکالنے میں کامیاب ہو گئی تھی، لیکن زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے اس کے گرد اپنا سکارف کا ایک ٹکڑا لپیٹ لیا، اس امید پر کہ خون بہنا بند ہو جائے گا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا، باہر نکلنے کا راستہ تلاش کیا۔ اس نے لیڈر کی لاش زمین پر پڑی دیکھی۔ شیروں نے اسے پھاڑ دیا تھا، صرف اس کی ہڈیاں اور کپڑے رہ گئے تھے۔ ایمان کو غصے اور نفرت کی لہر محسوس ہوئی۔ وہ وہی تھا جس نے اسے اغوا کیا تھا، اس پر تشدد کیا تھا اور اس کے منہ میں کوئلہ ڈالا تھا۔ اس کی زبان اور گلا جل گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بولنے سے قاصر تھی۔ اس نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ناکام رہا تھا۔ ایمان اپنے آپ کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے لیڈر کی لاش کی طرف لپکی۔ وہ درخت کی جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گئی اس امید پر کہ شیر اس پر

نظر نہیں ڈالیں گے۔اس نے لیڈر کی قمیض شلوار دیکھی جو پھٹی ہوئی تھی اور خون سے لت پت تھی۔اس نے اپنے کپڑوں کے اندر سے اپنا پورٹیبل موبائل نکالا اور ہاشر، کو میسج کیا۔وہ اسے کال نہیں کر سکتی تھی، کیونکہ اس کی آواز خاموش تھی۔ اس نے بڑی مشکل سے ٹائپ کیا، "حاشر انکل جلدی سے میرے پاس آجائیں میں مشکل میں ہوں۔میں فون نہیں کر سکتی، میرے منہ میں انگارہ ڈال دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے آواز خاموش ہے۔میں بول نہیں سکتی۔یہ مقام ہے۔ادھر آآیئے شیر میرے سامنے ہے اور ہاں آتے وقت عورت کا لباس لے آیئے گا"۔

www.novelsclubb.com

اس نے درخت سے ٹیک لگا کر گہرا سانس لیا۔اسے کمزوری اور چکر آنے لگے اس نے اپنے بالوں کو ایک پتھر سے کاٹے جو اسے ملا تھا۔اسے اپنے بالوں پر اب فخر ہونا شروع ہوا تھا لیکن اب اسے اس کی قربانی دینا پڑی۔کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ گونار کے بندے کچھ وقت میں یہاں پہنچ جائیں گے اسنے انکے ھاتھوں میں نہیں آنا تھا

اسنے اب گونار سے نہیں ملنا تھا۔۔آدھے گھنٹے کے بعد ہاشر کی گاڑی وہاں پہنچی۔ اس نے پیغام دیکھا تھااور اپنے ساتھ ایک عورت کالباس لایا تھا۔وہ ایک بندوق بھی لایا تھا،تاکہ شیروں کو بھگا سکے۔اس نے ہارن بجایا جس سے شیر بھاگ گئے۔ گاڑی سے نکل کر ایمان کو ڈھونڈنے لگا۔اس نے اسے زمین پر پڑا دیکھا،خون اور مٹی سے ڈھکی ہوئی۔وہ چلایا،"ایمان،میرے بیٹی!"ایمان نے آنکھیں کھول کر حاشر کو دیکھا۔اس نے راحت اور خوشی کی لہر محسوس کی۔گلیریا، بھی اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگیں۔وہ اس کے وفادار دوست تھے،جو ہر جگہ اس کا پیچھا کرتے تھے۔ ۔انہوں نے ایک سے زیادہ بار اس کی جان بچائی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان لنگڑاتی ہوئی ہاشر کے پاس گئی۔حاشر نے اس کا منہ دیکھا،جو جل کر سوجا ہوئا تھا حاشر حیران اور غصے میں تھا۔اس نے اسے گلے لگایا"بیٹی یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا؟ایمان درد کے باوجود مسکرادی۔اس نے اشارے سے اس سے کہا

""""آپ لباس لائے ہیں؟ حاشر نے اس کی اشاروں کی زبان سمجھ کر سر ہلایا۔اس نے ایمان کو ایک لباس دیا جو پھٹا ہوا اور سرخ خون سے بکھرا ہوا تھا۔

ایمان نے کپڑے کے کچھ ٹکڑے نیچے پھینک دیے پھر لیڈر کا کان جو نیچے پڑا تھا اسے اٹھا کر ایمان نے اسکے کانوں سے بالیاں نکالیں اور اپنی بالی اسکے کان میں ڈال دی اسنے اسکا کٹی کلائی اٹھائی اور اسکی انگوٹھیاں اتار کر اپنی انگوٹھیاں اسکی انگلی میں پہنادیں اسکی انگلیاں لمبی مخروطی تھیں جو فل وقت زنانہ لگ رہی تھیں۔

ایمان نے جو بال کاٹے تھے وہ اسنے اطراف میں پھیلا دیئے

حاشر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ایمان کیا کر رہی ہے۔ایمان نے حاشر کی طرف آنکھ مارتے ہوئے اشارہ کیا کہ اس کے پاس کوئی منصوبہ ہے۔اس نے اشارے سے اسے کہا،"چلو۔" حاشر نے اسے سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا۔اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد، گونار کے بندے وہاں پہنچ گئے، جن کو گونار نے بھیجا تھا۔ وہ چھ مضبوط آدمی تھے، بندوقوں سے لیس تھے۔ لیکن وہ بہت دیر کر چکے تھے۔

انہوں نے اپنے سامنے شیروں کو دیکھا جو اپنے شکار کی حفاظت کر رہے تھے۔

انہوں نے ایک عورت کا لباس پھٹا ہوا، کانوں میں بالیاں، بکھرے بال اور کٹے ہوئے اعضاء کو دیکھا۔ ان کا خیال تھا کہ شیروں نے اسے کھا لیا ہے، انہوں نے اپنی بندوقیں ہوا میں چلائیں جس سے شیر بھاگ گئے۔ انہوں نے گونار کو کال کی ان کی آوازیں کانپ رہی تھیں گونار کے خوف سے۔ "جناب، ہم یہاں ہیں، لیکن شیر نے اسے کھا لیا ہے۔ یہاں عورت کے کپڑے، بال، کان اور ہاتھ ہیں، سر وہ نہیں رہیں سوری۔" وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ سب ایک چال تھی، ایمان کی ہیرا پھیری تھی۔ اس نے لیڈر کے کٹے کان اور ہاتھ پر اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پہنا دی تھیں۔

اس نے اپنا لباس نیچے پھینک دیا تھا جو خون سے رنگا ہوا تھا۔ اس نے اپنے بال چھوڑے تھے جو اس نے پتھر سے کاٹے تھے۔ اس نے انہیں یہ خیال دلایا تھا کہ وہ

ایمان ہے، کہ وہ مر چکی ہے۔وہ حاشر ،اپنے انکل اور دوست کے ساتھ فرار ہو گئی تھی۔اس نے ان سب کو بیوقوف بنایا تھا،اور وہ زندہ تھی وہ ایمان تھی، جس کی ہر بات اور ادا کمال تھی۔۔۔۔۔

•••••|•

ہاشر ایمان کو اسٹریچر پر رکھے سٹاف کے ہمراہ آئی سی یو کہ طرف بڑھ رہا تھا ایمان ہوش میں تھی اس نے اسے کھائی میں پایا تھا، زخمی اور خون بہہ رہا تھا۔وہ اسے اسکی جان بچانے کی امید میں جتنی جلدی ہو سکا اسے یہاں لایا تھا۔اس نے مدد کے لیے چیخ کر عملے اور آنے والوں کی توجہ مبذول کرائی۔سندس ان میں سے ایک تھی۔وہ اپنی بہن شانزہ اور اسکے بچوں کو چیک اپ کے لیے لے جانے کے بعد لابی میں انتظار کر رہی تھی۔اس نے حاشر کی آواز سنی اور اسے دیکھنے کے لیے پلٹ گئی۔

ایمان کو اسٹریچر پر دیکھ کر وہ چونک گئی،اس کا منہ جل چکا تھا، پیٹ میں سوراخ تھا۔

۔"ایمان!" وہ چیخ کر بولی،اس کی آواز کانپ رہی تھی۔وہ بھیڑ کو دھکیلتی ہوئی ان

کی طرف بھاگی۔وہ حاشر اور ایمان کے پاس پہنچی، تشویش سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔"حاشر انکل یہ کیسے ہوا؟ حاشر نے اسے یہاں دیکھ چونک گیا پھر وہ اسے عام انداز میں بولا''، "میرے بچے، میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔"اس نے ایمان کی طرف دیکھا جو تکلیف میں تھی لیکن پھر بھی دوسروں کو تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ واقعی بہادر اور مضبوط تھی، پہاڑ کی طرح، چٹان کی طرح۔ سندس۔اسے دیکھتے آنکھوں میں ہزاروں آنسو لئے بولی''ایمان تم بہت بہادر ہو۔''ایمان کو آئی سی یو کے اندر لے جا کر دروازہ بند کر دیا گیا۔حاشر نے سندس سے کہا''''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ سندس نے کہا، "شانزہ کا چیک اپ تھا اور اس کے بچوں کا۔اور عباس کا بھی۔جب اس سے بات کرو تو وہ کوئی رسپانس نہیں دیتا، اس کے ٹیسٹ ہونے تھے اور ساتھ شانزہ کے بھی کچھ ٹیسٹ ہیں جو یہاں سے ہونے تھے۔پھر میں کل ایمان کو چیک کرنے جا رہی تھی اسکے گھر کیونکہ ماموں مجھے اسکا کہا تھا۔۔حاشر چونک گیا"طور اب ایمان کو کیسے جانتا ہے؟"سندس نے

کندھے اچکا کر کہا مجھے نہیں معلوم۔"اس نے آئی سی یو کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایمان اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہی تھی۔"آپ نے پولیس کو بلایا ہے نا؟ حاشر نے سر ہلایا"نہیں میں نے نہیں بلایا۔ایمان نے منع کیا ہے۔پتا نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔"اس نے بے بسی اور پریشانی محسوس کرتے ہوئے آہ بھری۔اس نے کہا،"وہ کچھ چھپا رہی ہے، کچھ بڑا۔کوئی ایسی چیز جو اسے خطرے میں ڈال سکتی ہے۔"

وہ کافی دیر تک باہر کھڑے رہے،ڈاکٹر کا انتظار کرتے رہے۔پھر سندس کو شانزہ کا فون آیا اور وہ چلی گئی۔اسے اپنی بہن اور اس کے بچوں کے پاس واپس جانا تھا،جو اس کا انتظار کر رہے تھے۔اس نے ہاشر کو الوداعی ملاقات اور اسے اور ایمان کو خیریت کی دعا دی۔

کچھ مشکل کے بعد ڈاکٹر باہر آیا۔ وہ فرخ تھے، ہاشر کے دوست اور ماہر جراح۔ انہوں نے ایمان کے زخموں اور جلنوں کا علاج کیا، بغیر زیادہ سوال پوچھے۔ انہوں نے ہاشر کی درخواست پر پولیس کو ملوث نہ کرنے کا بھی اعتبار کیا۔

ہاشر نے فوراً ان سے پوچھا، "وہ اب کیسی ہے؟"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا، ان کی آنکھوں میں راحت اور تعریف کا امتزاج "وہ بہت ہی بہادر اور مضبوط لڑکی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ فکر نہ کرو، ہاشر۔"

ہاشر نے اپنے دوست کے کندھے پر ہاتھ رکھا، شکر گزار اور پر سکون محسوس کرتے ہوئے۔ "شکریہ، فرخ، میری مدد کرنے اور پولیس کو ملوث نہ کرنے کے لئے۔"

فرخ نے مسکراتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں دوستی اور وفاداری کا اظہار تھا۔ "تو میرا دوست ہے میرا دوست۔ تو جانتا ہے کہ میں تیرے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"

ہاشر نے سر ہلا کر کہا، ایسے دوست کے ملنے پر خوش قسمت محسوس کرتے ہوئے۔

"تو ایک سچا دوست ہے، فرخ۔ مجھ پر یہ تیرا بہت بڑا قرض ہے۔"

فرخ نے ہاتھ ہلاتے ہوئے قرضے کو رد کر دیا۔ "تمہیں مجھے کچھ نہیں دینا، ہاشر نہ یہ قرض ہے۔ بس اس کا خیال رکھو۔ اس کو تمہاری ضرورت ہے۔"

ہاشر نے آئی سی یو کے دروازے کی طرف دیکھا، جہاں ایمان آرام کر رہی تھی۔

"ہاں میں اسکا خیال رکھوں گا"

پھر ہاشر نے پوچھا، "اور اس کا گلا؟ کیا وہ بول سکے گی؟"

فرخ نے سر ہلا کر کہا، اس کی آنکھوں میں اعتماد اور امید کا اظہار "جی ہاں، وہ بول سکے گی۔ کوئلے نے اس کی زبان اور گلا جلا دیا تھا، لیکن میں نے زخموں کو سلائی کر کے مرہم لگایا ہے۔ اس کو کچھ وقت کی ضرورت ہے، لیکن وہ اپنی آواز واپس پالے گی۔ وہ مضبوط ہے، ہاشر۔ وہ ایک فوج کی مانند مضبوط ہے۔"

ہاشر کو خوشی اور امید کا جزبہ ہوا۔ "یہ بہت خوشی کی بات ہے، فرخ۔ بہت بہت شکریہ۔ تم ایک معجزہ کار ہو۔"

فرخ نے ہنس کر کہا، اس کی آنکھوں میں عاجزی اور مذاق کا اظہار تھا، "نہیں، میں نہیں ہوں۔ میں صرف ایک ڈاکٹر ہوں۔ وہ معجزہ ہے، ہاشر۔ اس نے ہر مشکل سے نمٹا ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔"

ہاشر متفق ہوئے، ان کی آنکھوں میں محبت اور فخر کا اظہار ہوتا ہوا۔ انہوں نے کہا، "وہ ہے، فرخ۔ وہ ہے وہ حیرت انگیز ہے۔"

www.novelsclubb.com

فرخ نے اپنی گھڑی چیک کی، اس کی آنکھوں میں پیشہ ورانہ مہارت اور فرض شناسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے کہا، "ٹھیک ہے، مجھے ابھی جانا ہے، حاشر، میرے پاس دوسرے مریض ہیں، لیکن تم یہاں رہ کر اس کا انتظار کر سکتے ہو، وہ جلد ہی بیدار ہو جائے گی، تم کچھ دیر بعد اس سے مل سکتے ہو اس کے ساتھ صبر کرو وہ بہت

مشکل سے گزری ہے۔"حشر نے اثبات میں سر ہلایا،اس کی آنکھیں سمجھ اور احترام کا اظہار کر رہی تھیں۔"فرخ، میں کروں گا۔فرخ مسکرایا،اس کی آنکھوں میں دوستی اور مہربانی دکھائی دے رہی تھی۔اس نے کہا،"اللہ تم سے راضی ہو"یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور حاشر نے آسمان کی طرف دیکھ کر شکریہ ادا کیا۔اس نے ایمان کو بچانے، فرخ کو بھیجنے اور امید دلانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔اس نے ایمان کا بہادر ہونے، مضبوط ہونے، زندہ رہنے کے لیے شکریہ ادا کیا۔اس نے اپنے آپ کو وفادار رہنے، دیکھ بھال کرنے، محبت کرنے کے لیے شکریہ ادا کیا۔اس نے مہربان ہونے، منصفانہ ہونے، خوبصورت ہونے کے لیے دنیا کا شکریہ ادا کیا۔اس نے ہر ایک اور ہر چیز کا شکریہ ادا کیا، کیونکہ وہ خوش تھا، وہ شفا پا گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

ایمان بیڈ پر ہیڈ بورڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔اس کے پیٹ کے گرد پٹی تھی اور ناک میں ٹیوب۔وہ بول نہیں سکتی تھی لیکن لکھ سکتی تھی۔اس نے ایک کاغذ پر سندس کے لیے سب کچھ لکھ دیا تھا، سوائے ان باتوں کے جو اس کے خیال میں نہیں بتانا چاہیے۔اس نے گھر چھوڑنے کی وجہ یا اپنی شناخت کے بارے میں حقیقت نہیں بتائی۔اس نے صرف یہ بتایا کہ وہ کھائی سے کیسے اور کیوں گری، گونار کون تھا، تو اب گونار کو کیسے جانتا تھا، اور وہ گونار کو کیسے جانتی تھی۔اس نے اپنی کہانی کو واضح کرنے کے لیے کچھ خاکے بھی بنائے تھے۔حاشر اور سندس بستر کی طرف منہ کیے صوفے پر بیٹھے تھے۔وہ کاغذ کو دیکھ رہے تھے اور ایک ایک کر کے پڑھ رہے تھے۔وہ ایمان کی کہانی سن کر حیران اور حیران رہ گئے۔وہ یقین نہیں کر سکتے تھے کہ وہ کس وقت سے گزری ہے۔اور اب تک ہشاش بشاش ہے،. سندس نے ایمان کی طرف دیکھا اور کہا، "تو یہ گونار تمہیں بتائے بغیر تم سے محبت کرتا رہا، اور تمہاری جاسوسی کرتا تھا۔اور تم اس کی جاسوسی بھی کر رہی تھی" وہ مسکرا کر موڈ ہلکا

www.novelsclubb.com

کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس نے کہا،"تم دونوں ایک دوسرے کا پرفیکٹ میچ کو؟"ایمان نے اپنا سر ہلایا،اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔اسے گونار کے لئے محبت اور فکر کا مخلوط احساس ہوا۔اسے یہ سوچ کر حیرانی ہوئی کہ وہ کہاں ہے اور وہ کیا کر رہا ہے۔اسے امید تھی کہ وہ محفوظ اور خوش ہے۔

پائپ سے قطرہ قطرہ مائہ نیچے گرتا اسکی رگوں میں جا رہا تھا،اور ایک سکون بخش آواز پیدا کر رہا تھا۔سندس نے ایمان سے کہا،"اب تم نے کیا سوچا ہے؟اب تمہارا اگلا لائحہ عمل کیا ہو گا؟"

www.novelsclubb.com

ایمان نے لکھا،"وہ تمہارے ماموں کے ساتھ پاکستان آئے گا،اور یہاں میں اسے اپنے بارے میں بتاؤں گی،کہ میں زندہ ہوں۔"اس نے سندس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں امید اور خوف دکھائی دیا۔اس نے کہا،"کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے گا؟کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجھ سے اب بھی محبت کرتا ہے؟"

سندس نے سر ہلایا،اس کی آنکھوں میں ہمدردی اور حمایت دکھائی دی۔اس نے کہا ،"بالکل وہ کرے گا،ایمان۔وہ تم سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔وہ تمہیں زندہ دیکھ کر بہت خوش ہو گا۔وہ سمجھے گا کہ تم نے جو کچھ بھی کیا،اس کی وجہ کیا تھی۔وہ تمہیں اس کے لئے قبول کرے گا جو تم ہو۔"

ایمان مسکرائی،سندس کے الفاظ سے اسے تسلی ہوئی۔اس نے کاغز پر لکھا"شکریہ، سندس۔تم اچھی دوست ہو۔اور اب میری بہن۔"

سندس نے بھی مسکرا کر جواب دیا،ایمان کے الفاظ سے اسے خوشی ہوئی۔،"بہت شکریہ،ایمان۔تم بھی اچھی دوست ہو۔اور میری بہن بھی۔"

اسنے ایمان کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھا اسے تسلی دینے کے لئیے

ہاشر نے مسکراتے ہوئے دونوں لڑکیوں کو رشتے بانٹتے دیکھا۔ "تم دونوں بہت خوش قسمت ہو۔ تمہیں ایک دوسرے کا ساتھ ملا، اور ایمان۔ تم اب ہمارے خاندان کا حصہ ہو۔"

وہ سوفے سے اٹھ کر بستر کی طرف چلا۔ اس نے ایمان کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا، اس کی آنکھوں میں محبت اور فخر دکھائی دیا۔ اس نے کہا، "تم اب میری بیٹی ہو، ایمان۔ میرے کوئی بچے نہیں ہیں۔ میری بیوی نے تمہارے بارے میں سن کر بہت افسوس کیا۔ وہ تم سے مل کر بہت خوش ہو گی۔ وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے ہنزہ میں۔"

www.novelsclubb.com

ایمان مسکرائی، احسان مند اور خوش ہو کر۔ اسنے لکھا، "شکریہ، ہاشر انکل۔ آپ بہت مہربان ہیں۔۔"

ہاشر نے کہا، "، ایمان۔ تم بہت بہادر ہو میری بیٹی ہو"

ہاشر مزید بولا "تمہارے لوگوں نے تمہاری قدر نہیں کی، ایمان۔ لیکن اللہ خود ہی کچھ تعلقات ختم کر دیتا ہے، تاکہ ہماری زندگی برباد نہ ہو جو کچھ بھی اللہ کرتا ہے، وہ بھلائی کے لئیے کرتا ہے۔ اب تم ہماری بیٹی ہو، تم میرا فرض ہو۔ میں تمہارا خیال رکھوں گا، اور تمہیں محفوظ رکھوں گا۔"

ایمان نے سر ہلایا، محفوظ اور مطمئن ہو کر۔ اسکا۔ انداز تشکر یہ تھا

اس نے کمرے کی بائیں طرف والی کھڑکی کی طرف دیکھا۔ یہ ایک بڑی کھڑکی تھی ، جس پر پردے اور بلائنڈ تھے۔ اسے آسمان نظر آرہا تھا، جو نیلا اور صاف تھا۔ اسے سورج نظر آرہا تھا، جو روشن اور گرم تھا۔ اسے پرندے نظر آرہے تھے، جو اڑ رہے اور گانے گا رہے تھے۔ اسے اپنے دل میں ایک روشنی محسوس ہوئی، اور اپنے دماغ میں ایک آواز۔ یہ ایک نرم اور محبت بھری آواز تھی، یہ اس کی ذاتی شعور کی آواز تھی۔ اس نے کہا، "تم زندہ ہو، ایمان۔ تم زندہ ہو۔"

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں، اور اسے امن اور آرام کی لہر محسوس ہوئی۔ اس نے درد اور خوف کو چھوڑ دیا۔ اس نے غصہ اور نفرت کو چھوڑ دیا۔ اس نے ماضی اور اس کی مصیبتوں کو چھوڑ دیا۔ اسے ایک نئی امید اور ایک نئی زندگی محسوس ہوئی۔ اسے ایک نئی محبت اور ایک نیا خاندان محسوس ہوا۔۔ اسے سب نیا محسوس ہوا

---

---

www.novelsclubb.com

گونار کو بیوقوف بنائے پانچ سال ہو گئے تھے۔ پانچ سال درد، تمنا، اور امید کے۔ پانچ سال اپنی زندگی کو دوبارہ بنانے، اپنا مقصد تلاش کرنے، اور اپنا نشان چھوڑنے کے۔

ایمان اپنے خوبصورت کمرے میں تھی، جہاں اسے اپنی ضرورت کی ہر چیز ملتی تھی۔ایک آرام دہ بستر جس پر نرم رضائی تھی،ایک سائیڈ ٹیبل جس پر ایک لیمپ اور ایک قرآن تھا،ایک الماری جس میں مختلف قسم کے کپڑے تھے،ایک ڈیسک جس پر ایک لیپ ٹاپ اور ایک پرنٹر تھا،ایک شیلف جس پر کتابیں اور تحفے تھے،اور ایک آئینہ جس پر ایک جیولری باکس تھا۔اس نے کمرے کو خطاطی اور لینڈ سکیپز پینٹنگز اور، قالین،اور تکیوں سے سجایا تھا، جس سے اسے گرم اور ذاتی انداز میں تبدیل کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں دو کھڑکیاں تھیں،ایک بستر کی ہی سطح پر،اور ایک ڈیسک کے سامنے۔ پہلی کھڑکی کعبہ کی طرف تھی،اللہ کا مقدس گھر، جسے ایمان اپنے کمرے سے دیکھ سکتی تھی۔اس نے اس وجہ سے یہ کمرہ چنا تھا،تاکہ وہ نماز پڑھ سکے اور اللہ کے

قریب محسوس کر سکے۔دوسری کھڑکی وادی ہنزہ کے سبز پہاڑوں کو ظاہر کرتی تھی، جہاں ایمان کو روشنیاں، صاف آسمان۔تارے درخت کھیت کھلیان تھے،۔

ایمان نماز پڑھ رہی تھی، کعبہ کی طرف منہ کر کے۔اس نے سفید عبایہ اور سفید حجاب پہنا ہوا تھا، جو اس کے بالوں اور جسم کو ڈھانپتا تھا۔وہ ایک جائے نماز پر زانو ٹیکے ہوئے تھی، کھڑکی سے اندر آتی ہلکی ہلکی باد صرصر کے ساتھ چاند کی چمک اس پر گر رہی تھی جو سائے ڈال رہی تھی کمرہ نیم روشن تھا وہ قرآن کی آیات پڑھ رہی تھی، جو اس نے یاد کر لیں اور سمجھ لیں تھیں۔وہ اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی، اس سے ہدایت مانگ رہی تھی، اور اس سے معافی طلب کر رہی تھی۔

اس نے اپنی نماز ختم کی اور اٹھ گئی۔اس نے اپنا فون چیک کیا، جو ڈیسک پر تھا۔اسے پرائیویٹ ایپ کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن ملا، جس میں گونار کا مقام دکھایا گیا تھا۔ وہ سعودی عرب میں تھا،۔ایمان مسکرائی پانچ سال بعد اسنے گھڑی پہن لی تھی اور اب جا کر ایمان کو اس چپ کی طرف سے نوٹیفیکشن ملا تھا"واہ بائی چور بازار کی

گھڑی اور سستی چِپ دونوں ابھی تک کام کر رہے ہیں"، خوشی اور جوش کی لہر محسوس کرتے ہوئے۔ وہ اس لمحے کا انتظار کر رہی تھی، اس موقع کا، اس ملاقات کا۔

اس نے اپنے آپ سے کہا، "دیکھو تو اب، کون آیا۔ مسٹر گونار، آپ سعودی عرب میں ہیں۔ رکو، میں بھی آ رہی ہوں۔"

اسنے ایسے بولا جیسے سعودی عرب پچھلے محلے میں ہے یہ نوٹیفیکشن ملا اور یہ ایمان سعودی عرب معزرت نیبراہ سیدھی سعودی عرب!!

اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر، اپنے بیگ میں کپڑے اور ضروریات بھر لیں۔ اس نے سب کچھ پیک کرنے، یا کوئی نوٹ چھوڑنے کی فکر نہیں کی۔ اسے کچھ بھی اور کسی اور کی پرواہ نہیں تھی۔ اسے صرف گونار کی فکر تھی، اور اسے پہلی بار آنکھوں کے سامنے دیکھنے کی فکر۔۔۔

۔وہ ایک کاروباری عورت بن گئی تھی، مختلف مصنوعات بنا کر اور بیچ کر، جیسے عبایے، چادریں، کپڑے، اور زیورات۔، وہ تاجر بن گئی تھی اسکی کمپنی کی بنائی گئی مصنوعات ہر اسلامی ملک میں مشہور تھیں مگر کوئی اسے جانتا نہیں تھا کیونکہ اسکے تجارتی کام اسکے ایجنٹز کرتے تھے یا ہاشر یا حیدر اسکے گھر اور ریسٹورنٹ تھے جو اسنے کرائے پر دے رکھے تھے

لوگ اسے نیبراہ کے نام سے جانتے تھے مگر اسے پہنچانتے ہیں تھے جو بھی تھا وہ ایک کامیاب بزنس وومین تھی

لیکن وہ کبھی بھی گونار کو نہیں بھولی، اس کی محبت اور اس کا خلوص۔۔اس نے کبھی بھی اس سے محبت نہیں چھوڑی، اسے بس گونار سے محبت ہو گئی تھی شائید گونار نے اسے اللہ سے اتنا مانگا تھا کہ اللہ نے نیبراہ کے دل میں نبراس کے لئے ایک نرم گوشائی ڈال دیا وہ جو نیبراہ سے ملنے کی امید رکھتا رہا، اور اس کے بارے میں خواب

دیکھتا رہا۔اس نے کبھی بھی امید نہیں چھوڑی۔جینے کی وجہ نہیں چھوڑی،اور اپنے پروردگار کے معجزوں پر سے یقین نہیں اٹھایا۔

اس نے گھر چھوڑ کر، کسی کو بتائے بغیر نکل گئی۔اس نے ایک ٹیکسی روکی،اور ڈرائیور کو اسے ہوائی اڈے لے جانے کو کہا۔وہ نبرا اس کو پہلی بار دیکھنے جا رہی تھی حلانکہ وہ ایک ہفتے پہلے سعودیہ سے پاکستان آئی تھی مگر اب،وہ دوبارہ سعودیہ جا رہی تھی۔۔۔۔صرف اسے،دیکھنے۔۔۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••==========

وہ اسلام کے مقدس مقام کعبہ میں تھیں۔بارش تیز ہو رہی تھی،اس کے اور مقدس گھر کے درمیان پانی کا پردہ بن گیا تھا۔اس نے سوچا کہ اسے کس طرف ہونا چاہیے:مکہ یا مدینہ؟وہ اپنے دل اور اپنے ایمان کی پیروی کرتے ہوئے اپنا گھر اور خاندان چھوڑ چکی تھی۔لیکن اب وہ پھٹی ہوئی اور متضاد محسوس کر رہی تھی۔اس

نے نیبر اس کو دیکھا، وہ شخص جس نے اس کی توجہ اور اس کے پیار کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ وہ اس کے سامنے بہت دور کھڑا تھا، اس کا چہرہ کعبہ کے دروازے کی طرف تھا اور نیبر اہ کا میزاب کی طرف تھا، وہ سنہری ٹہنی جو کعبہ کی چھت سے بارش کا پانی حطیم پر ڈالتی تھی، نیم گول دیوار جس نے گھر کی اصل بنیاد کو گھیر رکھا تھا۔ وہ دعا میں ہاتھ اٹھا رہا تھا، اس کی آنکھیں بند تھیں اور آواز دھیمی تھی۔ وہ ایمان کے لیے، اس کی زندگی کے لیے دعا کر رہا تھا جس حدثے نے انھیں برسوں پہلے جدا کر دیا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ مر چکی ہے، اور اس نے اسے دوبارہ دیکھنے کی امید چھوڑ دی تھی۔ وہ اس مقدس مقام پر اللہ سے اسکی سلامتی اور معافی مانگنے آیا تھا۔ وہ چپکے سے اسے دیکھتی رہی، اپنے دل میں محبت اور تڑپ کی لہر محسوس کر رہی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے دیکھے، اس سے بات کرے، شاید اسے پکڑ بھی لے۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ زندہ ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس حادثے سے بچ گئی تھی،

www.novelsclubb.com

اور وہ اس کے ساتھ دوبارہ ملنے کی امید میں اس مقدس مقام تک اس کا پیچھا کرتی تھی۔ کتنا عجیب تھا! یا شاید یہ اللہ کی مرضی تھی۔۔۔۔۔۔

oooooooooo

اسے اپنے بیگ میں موبائل وائبریٹ ہوتا ہوا محسوس ہوا جب وہ اسے دور سے دیکھ رہی تھی۔ وہ تیزی سے وہاں سے ہٹ گئی اور اسے چھت کے نیچے ایک جگہ ملی، جہاں اس پر بارش نہیں ہو رہی تھی۔ اسنے اپنے منہ پر سے نقاب ہٹایا اس نے اپنا فون نکالا اور کال کا جواب دیا۔ "ہاں، ماں، مجھے افسوس ہے، میں آپ کو بتانا بھول گئی کہ میں سعودی عرب میں ہوں۔" وہ دھیمی آواز میں بولی "ہاں، میں پھر واپس آ گئی ہوں ادھر جی۔ فکر مت کریں، یہاں کوئی مجھے نقصان نہیں پہنچانے والا ہے۔ یہ دو ہزار اٹھائیس ہے، چیزیں بدل گئی ہیں. آپ اپنا خیال رکھنا امی۔ میں جلد واپس آؤں گی انشاءاللہ۔ اللہ حافظ." اس نے فون بند کر کے واپس اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ اس نے مڑ کر اپنے پیچھے ایک شناسا چہرہ دیکھا۔ یہ پروفیسر طوراب، تھے وہ چونک کر

اسے دیکھ کر رہ گئے۔ان کی آنکھیں پھیل گئیں اور ان کا منہ کھل گیا۔"ایمان۔"

انہوں نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔"تم زندہ ہو."ایمان تیزی سے ان کے پاس آئی اور اور منت بھرے لہجے میں اسنے اپنے لبوں پر انگلی رکھی وہ پروفیسر طوراب کو چپ کروا رہی۔اس نے نیبر اس کو اپنی آنکھ کے کونے سے دیکھا۔وہ ابھی تک اس کی موجودگی سے غافل ہو کر دعائیں مانگ رہا تھا۔اسنے فوراً نقاب کیا اور پروفیسر طوراب کے کان میں سرگوشی کی،"پلیز اسے کچھ مت بتایئے گا"

توراب نے اس کے پاس سے ہٹ کر اسے بے یقینی سے دیکھا۔"تم اسے کیسے جانتی ہو اور مجھے کیسے جانتی ہو؟"انہوں نے پوچھا.ایمان نے دور سے نیبر اس کی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔یہ ایک سمارٹ گھڑی تھی جس میں ایک چپ تھی جسے وہ نیبر اس پر نظر رکھتی تھی"اس گھڑی میں ایک چپ ہے جو سب کچھ جانتی ہے،"معصوم ایمان گھڑی سب جانتی ہے مگر ایمان کچھ نہیں جانتی۔۔

توراب نے گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف۔وہ حیران و پریشان تھے۔

"تمہیں سب کچھ معلوم تھا،" بے یقینی ہی بے یقینی تھی "تو پھر تم نے یہ سب کیوں کیا؟ تم نے پانچ سال اس سے خود کو کیوں چھپایا؟ اس نے سوچا کہ تم مر چکی ہو۔ اس نے تمہارے خواب دیکھے تھے۔ وہ ٹھیک کہتا تھا، تم زندہ ہو۔ میں ہی اسکی بات نہیں مانتا تھا" ایمان نے سر ہلا کر کہا۔ "سب کچھ ٹھیک تھا، لیکن وقت ٹھیک نہیں تھا، پروفیسر۔ آپ کو سمجھنا ہو گا، میں اسے اپنے بارے میں ابھی نہیں بتا سکتی۔۔

۔ "کیوں نہیں؟" تو راب نے پوچھا۔ ایمان نے ہچکچاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو جھنجھوڑا۔ اس نے نیچے دیکھا اور کہا، "کوئی ایسی چیز ہے جو آپ نہیں جانتے اور میں آپ کو بتانا نہیں چاہتی۔ لیکن آپ اسے شادی کرنے، اپنی زندگی کو آگے بڑھانے کے لیے دباؤ ڈالتے رہیں اسکی دلہن میں ہی بنو گی آپ فکر مت کریں میں اسے سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔"

توراب نے جھک کر کہا، تم کہاں رہ رہی ہو؟ ایمان نے کہا، ''میری فکر نہ کریں آپ آج یا کل پاکستان واپس چلے جائیں آپ لوگ۔ ہم وہاں پھر ملیں گے، انشاءاللہ۔''

توراب نے سر ہلایا اور کہا، "ٹھیک ہے، مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ لیکن ہوشیار رہو ایمان۔ وہ توٹ چکا ہے خدا کے لئیے اسکی زندگی کو اور آزمائش میں مت ڈالو''

ایمان مسکرائی ''محبت میں ازمائش تو ہوتی ہے اور میری جیسی لڑکیوں کو امتحان لینا پڑھتا ہے، تاکہ پتا لگایا جاسکے کہ جسے آپ محبت کر رہے ہیں وہ آپ کے قابل ہے یا نہیں''

اسنے گہرا سانس، لیا، خیر آپ، فکر مت کریں بس جائیں اور سب اچھا ہو گا۔ انشاءاللہ''

انہوں نے، ایمان کے سر پر۔ ھاتھ رکھا ''اللہ۔ تم دونوں کو جلد ملوائے آمین''

پھر وہ نیبر اس کے پاس گئے اور اس کا کندھا تھپتھپایا۔ "چلو، نیبر اس. یہ جانے کا وقت ہے. "نیبر اس دعا سے فارغ ہو کر اسنے انکی جانب چہرہ کیا ''جی چلتے ہیں'' اس

نے تو راب کا پیچھا کیا، لیکن اس نے مڑ کر بھیڑ کی طرف دیکھا۔ خانہ کعبہ کو لیکن اس نے دیکھا کہ عبایا میں ایک لڑکی تھی جس کی پشت اسکی طرف تھی اس کو یکدم اپنے، نتھنوں میں ایک تازگی کا۔ احساس، ہوا ایک خوشبو کا اسے اس کی طرف ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی لیکن وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔ وہ حیران تھا کہ وہ کون تھی اور کیوں جانی پہچانی لگ رہی تھی اسنے اپنی ان، سوچوں کو۔ جھٹکا اور۔ وہ پلٹا اور پروفیسر کے پیچھے چلنے لگا ایمان نے مڑ کر اسکی پشت کو دیکھا۔ وہ ایک نکتے کے جتنا چھوٹا ہوتا جا رہا تھا ہجوم، میں غائب ہوتا جا رہا تھا۔ وہ مسکرائی۔ اس نے سرگوشی کی، "ہم جلد ہی ملیں گے بطور محرم۔"

www.novelsclubb.com

•••••••

وادی ہنزہ کی ایک خوبصورت صبح تھی۔ سورج برف سے ڈھکے پہاڑوں پر طلوع ہو رہا تھا، آسمان کو گلابی اور نارنجی رنگوں سے پینٹ کر رہا تھا۔ ہوا تازہ اور کرکرا تھی، پھولوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ پرندے گا رہے تھے اور دریا بہہ رہے تھے،

ایک سکون بخش آواز پیدا ہو رہی تھی۔سندس باہر باغ میں بیٹھی مناظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔وہ ویڈیو کال پر کسی سے بات کر رہی تھی،۔اس نے ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض اور سفید دوپٹہ پہن رکھا تھا جس نے اس کا سر ڈھانپ رکھا تھا۔وہ اپنا فون ہاتھ میں پکڑے سکرین کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔وہ ایمان کو مصنوعی خفگی سے، بولی

جانتی ہو تم وہ بیچارا، کتنا پریشان ہے اسکی حالت دیکھ مجھے دکھ ہوتا ہے ایمان پلیز اب اس کو سچ بتا دو اتنا امتحان تو اللہ بھی نہیں، لیتا اور تم تو پانچ سال سے اسکا امتحان لے رہی ہو"

www.novelsclubb.com

ایمان نے گہرا سانس لیا" کچھ وقت اور صبر کرو جب ہم مکہ جائیں گے اور جب ہمارا نکاح ہو گا تو میں اسکو بتا دوں۔گی سب"

"تم قسی القلب اور بے مروت، ہو تمہیں اس کا احساس تک نہیں۔ہے""۔وہ کچھ اور کہنے ہی والی تھی کہ اسے پیچھے سے طوراب کی آواز سنائی دی۔وہ چونک گئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو راب اسکے پیچھے کھڑا تھا۔اس نے سفید کرتہ پاجامہ اور سیاہ واسکٹ پہن رکھا تھا۔اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے اور اس کی آنکھوں میں مشکوک نظر۔"ماموجان آپ۔"اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا وہ اس کی طرف بڑھا اور بولا""کس کا دل سخت ہے تم کس سے بات کر رہی ہو؟

سندس اپنی زبان پر لرزش پاتے بامشکل بول پائی "دددد۔۔۔دوست"

اس نے مزید جاننے کی کوشش کرتے ہوئے متجسس لہجے میں بولا "کس دوست سے ؟اس نے اس کی بات پر یقین نہ کرتے ہوئے مشکوک لہجے میں کہا۔اس نے سندس کا موبائل پکڑا اور اسکرین کی طرف دیکھا۔سکرین دیکھ کر وہ چونک گیا۔ اسنے سکرین پر جانی پہچانی شخصیت دیکھی ایمان سکرین پر ھاتھ ہلاتے پلکیں جھپکتے معصومیت سے انکو بولی "کیسے ہیں پروفیسر کیسا لگا سرپرائز"

وہ نیبراہ کی آواز میں بولی خشک کھردری آواز پروفیسر تو کچھ وقت مبہوت رہے پھر پیچھے بینچ پر ڈھے سے گئے ''ایمان تم ہی نیبراہ ہو''

ایمان کھلکھلا کر ہنسی اور اپنی اصلی آواز میں بولی ''جی''

انہوں بے یقینی سے سندس کو دیکھا تو سندس ہچکچاتے بس اڑی رنگت کے ساتھ مسکرائی وہ گھبرا گئی تھی یوں اچانک پکڑے جانے پر ''سندس سب کچھ جانتی تھی''

ایمان ترکی باتر کی بڑے مزے سے رسانیت سے جواب دے رہی تھی ''اسے ی تک سب کتھا جانتی، تھی سندس مگر اس کو میں نے ہی منع کیا تھا پروفیسر''

پروفیسر اپنی جگہ سے اٹھے ایک خفہ نظر سندس پر ڈالی سندس نے شانے اچکا دیئے جیسے کہہ رہی ہو دوستی کے ھاتھوں مجبور تھی پروفیسر دوٹوک بولے ''میں نیبر اس کو سب بتا رہا ہوں''

موبائل سے یکدم چلانے کی آواز آئی ''نہیں پروفیسر پلیز پلیز ایسا مت کیجیے گا میں نے اسکو اپنے بارے میں ہمارے نکاح کے بعد بتانا ہے وہ بھی مکہ میں پلیز اور ہمارا نکاح آپ کروائے گیں اب آپ نے اسکو کیسے منانا ہے وہ آپ جانیں بس اسکو نکاح کے لئیے منالیں''

وہ ہڑبڑا کر انکو روکتے انکی منت کرتے بوکھلا کر بولی ''اب چھ دن تو رہ گئے ہیں پلیز پروفیسر''

پروفیسر نے جبڑہ بھینچا ''ہاشر بھی سب جانتا تھا اور نور بھی''

ایمان مسکرائی اور مدھم سا اثبات میں سر ہلایا ''ہمم جی وہ جانتے تھے یعنی وہ سب جانتے تھے''

اور ہاشر نے مجھے، بھی کچھ نہیں بتایا'' دوبارہ ناراضگی

ان سے میں نے وعدہ لیا تھا اس وجہ سے" پھر آخری لفظ اسنے کمزوری سے ادا کیئے

"وہ تو بتانے والے تھے"

پروفیسر طوراب نے سندس کو دیکھا سندس انکو، ہی دیکھ رہی تھی "شانزہ بہرام بھی جانتے ہیں سب"

سندس نے نفی میں سر کو جنبش دی، اور فرمانبرداری سے بولی "نہیں وہ نہیں جانتے کچھ" آخر میں اسکی آواز پھنس گئی تو وہ کھنکھاری

انہوں نے نظریں ترچھی کر کے سکرین کو دیکھا پھر سندس کو پھر ایمان سے متوجہ ہوئے "چھ دن ایمان اسکے بعد میں نہیں رکوں گا پھر میں وعدے کا پاس نہیں رکھوں گا نیبر اس کو سب بتا دوں گا"

ایمان فوری بولی ''جی جی اپ، بڑے ہیں اب ہم کچھ کہہ سکتے ہیں بس آپ ابھی مت بتایئے گا کچھ ورنہ کیا پتا ہم کچھ کہہ دیں'' وہ تھوڑا ڈر کر بولی

پروفیسر طوراب نے آنکھیں بند کیں پھر کھولیں اور سر افسوس میں ہلایا ''یہ، لڑکی واقعی جیسے پانچ سال پہلی تھی اب بھی ویسے ہی، ہے،''

ایمان فوراً مسکرا کر چنچل لہجے میں، بولی ''ارے پروفیسر صاحب انسان تھوڑی بدلتا ہے اسکا رویہ اسکا انداز، لہجہ بدلتا ہے انسان تو وہ ہی رہتا ہے جو وہ خصلتاً ہوتا ہے''

پروفیسر طوراب مسکرائے ''تم اور۔ نیبر اس دونوں ایک پرفیکٹ میچ ہو''

انہوں نے سندس کو موبائل تھمایا اور اسکے سر، پر ہاتھ رکھا ''اللہ تم سب کے نصیب، اچھے کرے''

www.novelsclubb.com

سندس نے، نظریں جھکالیں احتراماًوہ مسکرائی پروفیسر طوراب نے اسکے رخسار کو تھپتھپایاچند ثانیے اس کو دیکھتے رہے سندس کو ان کا انداز کچھ سمجھ نہیں آیا، پھر انہوں نے اطمینان سے پلکیں جھپکیں اور وہ چل دیئے

••••••••

نیبر اس نے پوری توجہ سے اس کی کہانی سنی اور پھر اس سے کہا، "تو تم نے مجھے آزمایا۔" ایمان نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے کہا"، قسم ہے اگر حالات مختلف ہوتے تو ایسا نہ ہوتا، محبت بعض اوقات آزمائشوں سے گزرتی ہے، جب انسان آزمائشوں سے گزرتا ہے اور اس کے بعد اس کو اس کی محبت ملتی ہے تو وہ محبت ایک جواہر کی طرح ہوتی ہے اور وہ اس محبت کی قدر کرتے ہیں۔ جس طرح میں تمہاری محبت کی قدر کرتی ہوں اور تم میری محبت کی۔ اور ہم دونوں اللہ سے محبت کی۔۔"

نیبر اس نے مسکرا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ "اچھا جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب ان باتوں کو بھول جاتے ہیں اور مستقبل کو سنوارنے کے بارے میں سوچتے ہیں"۔

پھر اسے کچھ یاد آیا"تمہیں میرے گھر والوں کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ ایمان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا،"میں نے تمہاری ڈائری چرائی تھی۔"اس نے حقیقت سے کہا۔نیبر اس ہنسا ایمان نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا،"تم نے سب کے بارے میں لکھا، لیکن تم نے ماسٹر لی کے بارے میں بہت کم لکھا، جس سے تم سویڈن کے شمال میں ملے تھے۔ماسٹر لی کون تھے انکی کہانی تو شروع ہونے سے، پہلے ہی ختم ہو گئی تھی؟"نیبر اس کا حساب اس کے ساتھ طے کرنے کا وقت تھا۔ نیبر اس ایمان کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کا ماسٹر ہے جس سے اس نے شاولن سیکھی تھی۔وہ جانتا تھا کہ ایمان شاولن راہب کو پسند کرتی ہے،اور اب اسے تنگ کرنے کی باری اس کی تھی۔ایمان نے مسکرا کر کہا""انہوں نے تمہاری کس چیز کی تربیت کی؟نیبر اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا،"کچھ باتیں خفیہ رکھنی چاہئیں۔"اس نے اس کی طرف آنکھ ماری۔ایمان اپنی جگہ سے اٹھی اور مضبوطی

www.novelsclubb.com

سے کہا، "اچھا چلو شکرانے کے نوافل پڑھتے ہیں، پھر سو جائیں گے۔" وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھینچ کر نماز کی چٹائی تک لے گئی۔

••••••••••••

ایمان صبح پانچ بجے نیبراس کے پاس آئی، سرخ فراک پہن کر اپنے بالوں کو ڈھیلا ہونے دیا۔ وہ آرام دہ لہجے میں بولی، "ماسٹر شیف، ہمارا ناشتہ امی ابو کی جگہ پر ہے، انہوں نے ہمیں بلایا ہے اور میں نے اپنا سامان بھی باندھنا ہے۔ آپ آکر کھانا بنا لینا۔" وہ ایماندار اور سیدھی تھی، صنفی کرداروں کی پرواہ نہیں کرتی تھی۔ اس کی دوٹوک فرمائش پر نیبراس ہنس پڑا۔ اس نے سوچا کہ اسے کہنا چاہیے تھا، میں آکر کھانا بناؤں گی، لیکن وہ اسے کرنے کو کہہ رہی تھی، جب کہ وہ سبزیاں اکٹھی کر کے فریج میں رکھ لے گی۔ صبح ہوتے ہی ہنزہ میں فجر پڑی تھی۔ سارا گاؤں جلدی اٹھ کر اپنے روزمرہ کے کام شروع کر دیتا۔ ایمان گاڑی کی اگلی سیٹ پر التی پالتی کیئے نیبراس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس نے

رائل بلیو رنگ کا عبایا اور چہرے پر نقاب پہنا ہوا تھا۔ گاڑی سڑک کے ساتھ ساتھ دوڑی، ایک طرف پہاڑ اور دوسری طرف کھیت، جہاں لوگ کام کر رہے تھے۔ نیبر اس ایمان سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا، اس نے اسے اس طرح پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ "سیدھے آگے دیکھو اور گاڑی چلاو، مجھے بعد میں دیکھ لینا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اپنے ہاتھ سے اس کے سر کو دھکیل کر اسے سڑک پر توجہ مرکوز کرنے کو کہا۔ وہ مسکرایا، وہ اب ہر بات پر مسکراتا تھا۔ "ایمان تم جانتی ہو، تم بہت خوبصورت ہو، ہمارے ہنزہ کی خوبصورتی کی طرح۔ تمہارا دل بھی اتنا ہی خوبصورت ہے میں تم سے، اتنی محبت کرتا ہوں جتنا ایک شخص زندگی سے پیار کرتا ہے۔ میں تمہاری اتنی ہی قدر کرتا ہوں جتنی قدر انسان اپنی زندگی اور اپنی سانسوں کی کرتا ہے" اس نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما اور دوسرے سے اسٹیئرنگ وہیل۔ ایمان نے شرمندہ ہو کر کہا، "میں یقین نہیں کر سکتی کہ میں ایک آدمی سے اتنی پیار۔ سے، بات کر رہی ہوں اور میں شادی شدہ بھی ہوں۔ میں نے سوچا کہ

www.novelsclubb.com

میں کبھی شادی نہیں کروں گی"اسنے نیبر اس کو دیکھا اور مدھم انداز میں بولی

"ایک بات بتاؤں۔میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہوں، جیسے پھول سے شہد کی مکھی۔"نیبر اس ہنسا نیبر اہ نے اسے ناراض نظروں سے، دیکھا،"کیا بات ہو گی ہے، میں آہستہ آہستہ رومانوی باتیں سیکھ رہی ہوں۔یہ میری پہلی کوشش ہے۔میں پہلے مردوں سے سخت الفاظ سے بولا کرتی تھی۔"نیبر اس نے اس کا ہاتھ چوما اور کہا،"ٹھیک ہے، میری پھول، میں تمہیں رومانوی انداز میں بات کرنا سکھادوں گا" ایمان نے مسکرا کر اپنا چہرہ اپنی دونوں ھتیلیوں سے ڈھانپ لیا۔"اللہ، میں نہیں کر سکتی۔یقین نہیں ہو رہا کہ یہ میں ہوں۔مجھے شرم آرہی ہے، نیبر اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا،"میں تمہارا شوہر ہوں، تم شرما کیوں رہی ہو؟"ایمان نے اسکے ھاتھ کی پشت کی ابھری رگوں پر انگلی گھماتے ہوئے کہا،"میں ٹھیک ہو جاؤں گی کچھ وقت لگے گا، بس"نیبر اس نے اسے اپنی بانہوں میں کھینچا اور اسے اپنے سینے سے لگالیا۔اس نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا،"میرے دل کی دھڑکن ہو تم"ایمان

www.novelsclubb.com

نے ہنستے ہوئے کہا، "اچھا، یہ اچھا تھا چلو۔ اگر دل ایکسپائر ہو گیا تو مجھے تمہارا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ہم دونوں اس دنیا سے اکٹھے چلے جائیں گے۔" نیبر اس نے ہنستے ہوئے کہا، "اگر ہم مر کر زمین سے آٹھ فٹ نیچے بھی چلے جائیں تو بھی میری روح تمہیں وہاں نہیں چھوڑے گی۔ کیونکہ جسم اور دل کبھی الگ نہیں ہو سکتے ہیں۔" ایمان نے ہنستے ہوئے کہا، "ہاں، وہ دو فرشتے جو قبر میں ہوں گے تمہیں وہاں سے جانے دیں گے۔ جیسے" نیبر اس نے اس سے کہا، کیوں ہم الم برزخ میں ہوں گے میری تیتلی اور ہم قیامت تک وہیں رہیں گے اور قیامت کے بعد بھی ہم دونوں ساتھ رہیں گے" نیبر اہ نے مسکرا کر کہا، "آمین، انشاءاللہ"۔

www.novelsclubb.com

... .. ...

جب وہ حاشر کے گھر پہنچے تو نور نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا اور نیبر اہ کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ "میری بچی آ گئی ہے،" اس نے کہا۔ حاشر بھی مسکراتا ہوا باہر نکلا اور کہا "ماشاءاللہ ماشااللہ دیکھو کون ہے یہاں۔ نیبر اہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

"ابو میں نے آپ کو یاد کیا۔ نیبر اس ان کے پیچھے کھڑا انہیں مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔ وہ حاشر کی نظروں سے ملا اور حاشر نے اس کی پیٹھ پر تھپکی دی۔ "مجھے معاف کر دو بیٹا میں نے تم سے سچ چھپایا" اس نے کہا۔ نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "کوئی بات۔ نہیں، میں سمجھتا ہوں، نیبر اہ میں ایک خوبی ہے کہ وہ کسی سے بھی کوئی بات منوا سکتی ہے" نور نے مسکرا کر کہا، "یہ ایک جواہر ہے، ہماری نبرا۔" نیبر اہ نے مسکرا کر کہا "ٹھیک ہے چلیں ناشتہ بناتے ہیں۔ نور نے کہا" کوئی ضرورت نہیں تم اوپر چلو تمہاری بلیاں تمہارا انتظار کر رہی ہیں کل سے تمہارے لیے میاؤں کر رہی ہیں اور گلہریاں بھی بے چین تھیں۔ ایمان نے مسکرا کر کہا، میں گلہریوں سے مل چکی ہوں، مجھے اب بلیوں سے ملنا ہے۔ حاشر نیبر اس کو اپنے ساتھ لان میں لے گیا اور کہا، "چائے پیتے ہیں اور گپ شپ کرتے ہیں۔" کچھ دیر بعد نیبر اس نیبر اہ کے کمرے میں آیا۔ نیبر اہ اپنی چیزیں ایک ڈبے میں پیک کر رہی تھی۔ اس نے کہا تم ہنزہ کی سنڈریلا ہو۔ ایمان نے کچھ سمجھے بغیر اسے دیکھا۔ "آئیں، سنڈریلا کون

www.novelsclubb.com

ہے؟"اس نے پوچھا. نیبر اس اس کے پاس بیٹھ گیا اور سامان میں اس کی مدد کی۔

"تم سنڈریلا کو نہیں جانتی؟"اس نے پوچھا. ایمان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا نہیں تم بتاؤ وہ کون ہے؟اس نے کہا چلو پھر آج میں تمہیں سنڈریلا دکھاتا ہوں۔ایمان نے مسکرا کر کہا،"ٹھیک ہے، لیکن میں بلیوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔ تمہیں کوئی الرجی تو نہیں ہے، بلیوں سے؟ کیونکہ سندس کو الرجی ہے، وہ فل وقت عمرے پر ہے، لیکن میں یہاں بلیوں کو نہیں رکھنا چاہتی۔"نیبر اس نے مسکرا کر کہا،"اگر مجھے الرجی بھی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، آپ کے لیے کچھ بھی میری غلاب۔"

نیبر اہ نے پیار سے اس کی طرف دیکھا اور کہا"اور میرا گھوڑا بادل اس کا کیا؟ نیبر اس نے اسے بتایا،"ہم جلد ہی ایک اصطبل اور ایک فارم بنائیں گے۔گھر کے پیچھے کافی جگہ ہے۔"ایمان نے کہا"اچھا تو پھر مرغیوں، بکریوں اور بیلوں کا فارم بنالو اور سبزیوں اور پھلوں کا بھی فارم بنالو۔اس نے نیبر اس کی طرف دیکھا اور نیبر اس نے مسکرا کر کہا،"اوکے، مائی لو۔"

نیبرا اس نے شیلف میں پڑی کتابوں کو تعریفی نظروں سے دیکھا۔اسے کتابیں بہت پسند تھیں اور یہ کتابیں اس قدر نئی تھیں کہ انہیں ابھی تک کسی نے نہیں پڑھا تھا۔ کچھ ناول تھے، کچھ دستاویزی لکھاری اور تاریخی کہانیاں تھیں۔اس نے متجسس اور دلچسپی سے عنوانات کو دیکھا پھر چلتا شیلف کے پاس گیا اور ایک کتاب پکڑ کر اس کتاب کو پڑھنے لگا۔"تم کتابیں نہیں پڑھتی نیبرا۔"اس نے نیبرا سے کہا، جو اپنا بیگ پیک کرنے میں مصروف تھی۔"نہیں"اس نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔اس نے وہ کتاب دوبارہ شیلف پر رکھی اور اس نے ایک اور کتاب اٹھا کر کھولی۔ اس نے کہا،"لیکن کتابیں آپ کو بہت کچھ سکھاتی ہیں۔وہ آپ کے ذہن اور آپ کے تخیل کو کھول دیتی ہیں۔"ایمان نے الماری سے لیپ ٹاپ نکال کر بیگ میں رکھا۔اس نے ہنستے ہوئے کہا،"نہیں مجھے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، میں لوگوں کے چہرے پڑھ کر بہت کچھ سیکھتی اور سمجھتی ہوں، کتابیں محض تخیل ہوتی

ہیں،لوگ جو سوچتے ہیں وہ کتابوں میں لکھتے ہیں۔زندگی اور دنیا کی حقیقت کا سامنا نہیں کرنا چاہتے،وہ کتابیں پڑھ کر حقیقت سے بھاگتے ہیں اور میں خیالی دنیا میں نہیں رہنا چاہتی،۔وہ مسکرا کر بولا،"کتابیں بھی بہت کچھ سکھاتی ہیں،اسی لیے قرآن مجید میں لکھا ہے،پڑھو اور لکھو،انسان کو اپنے ذہن کو صاف کرنے کے لیے کتابیں پڑھنی چاہئیں۔"وہ ایک کتاب پکڑ کر اس کے پاس گئی۔اس نے کتاب پر ایک انگوٹھی رکھی جسے نیبر اس نے کھولا ہوا تھا۔"یہ میری زندگی میں کسی انسان کی لکھی ہوئی پہلی کتاب ہے جسے میں نے دکھ سے پڑھا ہے۔نیبر اس نے اپنی ڈائری دیکھی جو ایمان نے چوری کی تھی۔اس نے مسکرا کر کہا"تم نے میری ڈائری پڑھی ہے؟ایمان نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا ہاں میں نے پڑھی ہے اور میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔نیبر اس نے کہا،"جو لوگ کتابیں پڑھتے ہیں وہ دنیا کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں جسے کوئی عام آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ان کا ایک الگ زاویہ نگاہ اور ایک مختلف نقطہ نظر ہے۔"ایمان نے کتابیں تھیلے میں ڈالتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہا"جو انسان کو پڑھتے ہیں وہ اور کچھ نہیں دیکھنا چاہتے، وہی کڑوا سچ پڑھ کر بہت کچھ دیکھتے اور سیکھتے ہیں" پھر کہتے ہیں اور نہیں سہا جاتا بھایا اس خوفناک حقیقت کو ختم کرو" پھر ان لوگوں کا دل اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ آنکھیں نکالیں جن سے انہوں نے اذیتیں دیکھی اور پڑھی ہیں اور انہیں تیزاب سے نہلائیں جب تک کہ اس تلخ حقیقت کا عکس غائب نہ ہو جائے۔ وہ طنزیہ انداز میں بولی۔ نیبرا اس نے مسکرا کر کہا، "یہ وہ وقت ہوتا ہے جب لوگ کتابیں پڑھتے ہیں تاکہ وہ اپنے دل کو تروتازہ کر سکیں جب وہ ایک اداس حقیقت سے تصوراتی دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ کتابیں سکون اور خوشی کا ذریعہ ہیں۔"اس نے خلوص سے کہا۔ نیبرا ہ نے بیگ اٹھایا اور کہا""ٹھیک ہے چلو۔ نیبرا اس نے اس کے ہاتھ سے تھیلا لیا اور کہا، "میں لے جاؤں گا۔" وہ بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ نیبرا ہ نے اس کے پیچھے اشارہ کیا اور باقی پانچ تھیلوں کی طرف دیکھا۔"اور بھی ہیں۔ نیبرا اس نے مسکرا کر کہا"کوئی مسئلہ نہیں میں ان سب کو لے جاؤں گا۔ وہ بیگز پکڑ کر آگے چلا

گیا۔ نبیراہ نے اسکی پشت کو دور ہوتے دیکھا اور مسکرا دی۔ اس نے سوچا کہ وہ سب سے اچھی چیز ہے جو اس کے ساتھ ہوئی ہے۔

وہ باہر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نبیرا اس بھی وہاں موجود تھا، اپنے نئے •••••••• خاندان کی صحبت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ایمان نے ایک سوزوکی، ایک چھوٹا ٹرک منگوایا تھا، جس میں وہ اپنی بلیوں کو لا رہی تھی۔ وہ اپنی بلیوں سے بہت پیار کرتی تھی اور ان کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح سلوک کرتی تھی۔ نبیرا اس مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا، جانوروں سے اس کی محبت کی تعریف کر رہا تھا۔ نور نے نبیراہ کی طرف مڑی ''بیٹا چائے پی لو۔ نبرا نے دور سے کہا، "امی، میں نے چائے کب پی ہے؟" نور نے نبیرا اس کی طرف دیکھا اور کہا، "اسے چائے بالکل پسند نہیں ہے۔ شروع شروع میں کشمیری چائے پیتی تھی۔ اب وہ یہ بھی نہیں پیتی" اس نے تڑپتے ہوئے کہا۔ نبرا ان کے پاس سے گزری اور اس درخت کے پاس گئی جہاں گلہریوں کا گھر تھا۔ وہ آسانی اور مہارت سے درخت پر چڑھ گئی وہ تینوں اسے

حیرت سے دیکھ رہے تھے۔اس نے اوپر سے نیبر اس کو آواز دی، ”سنو، ادھر آؤ۔“

نیبر اس مسکراتا ہوا اٹھا، اس نے اپنی قمیض سیدھی کی اور درخت کی طرف چل دیا۔ اس نے نظریں اٹھا کر کہا”””کیا ہوا؟ نیبر اہ نے جلدی سے کہا، "بچہ ہوا ہے۔" نیبر اس نے تنگ نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور نیبر اہ نے کہا، "ارے، میں مذاق نہیں کر رہی، گلہری نے جنم دیا ہے، اس گھر کو اچھی طرح سنبھالو۔" اس نے گلہری کی طرف اشارہ کیا، جو اس سے نہیں ڈرتی تھی۔ یہ ایک بڑا لوہے کا گھر تھا جس میں تقریباً چالیس پچاس خانے تھے۔ایمان نے اسے گلہریوں کے لیے دیکھ بھال اور مہارت سے بنایا تھا۔ گلہری ایمان کا پیچھا کرتے ہوئے درخت سے نیچے اترنے لگیں۔ نیبر اس لمبا تھا اس لیے اس نے آسانی سے گھر پکڑ لیا۔ایمان نے کہا، """شکر اللہ کا کہ تم، لمبے ہو وہ ہنسی. نیبر اس نے گھر کو تھام کر نیچے رکھ دیا۔ نیبر اہ نے اس سے کہا، "ایڈونچر کرنا ہے۔" نیبر اس نے کہا، "کون سا ایڈونچر؟" نِبرا

اسے دیکھتے بولی ”، میں شاخ سے چھلانگ لگاؤں گی، تم مجھے پکڑنا۔ حاشر اور نور فوراً کھڑے ہوئے اور بولے " پاگل مت بنو۔ "نیبراہ نے ہنستے ہوئے کہا، زندگی میں اگر ایڈونچر نہ ہو تو۔ مزہ نہیں آتا؟ اس نے نیبر اس کی طرف آنکھ ماری اور درخت سے چھلانگ لگادی۔

نور نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں بند کرلیں اور نیبراہ نیبر اس کی گود میں جا گری۔ وقت ساکت کھڑا رہا۔ نیبراہ اور نیبر اس نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا، محبت کی لہر محسوس کی۔ نیبراہ نے مسکرا کر اس سے کہا، "تمہاری آنکھیں خلا کی طرح گہری اور خوبصورت ہیں، خلا جتنی خوبصورت ہے، اتنی ہی خطرناک بھی ہے۔ تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں جن میں سختی، محبت، غصہ اور دیوانگی نظر آتی ہے۔“ وہ اس کے قریب جھکا۔ انکی آنکھیں ایک دوسری کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی ایمان مزید بولی ”جسکی آنکھیں اتنی خوبصورت اور تیز دھار ہوں اسے دل کو زخمی کرنے کے لئیے تیر کی ضرورت نہیں ہے“

نیبراس مسکرایااور کھویاسابولا"اپنے محبوب کا کون، کمبخت دل زخمی کرناچاہتاہے ہم توخود آپ کی اداؤں سے، زخمی ہوئے، بیٹھے ہیں"

ان کی پیٹھ حاشر اور نور کی طرف تھی، جوانہیں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ نیبراس اور نِبرا دونوں کی پلکیں ایک دوسرے سے مل رہی تھیں نیبراس مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ نور کی آواز سنائی دی۔اس نے کہا،"نیبراہ کتنا تنگ کررہی ہو تم اسکو"نیبراس نے جھنجھلا کر نِبرا کو نیچے اتار دیا۔اس منظر کے گواہ درخت پھول تھے۔ گھاس ہری اور نرم تھی اور قریب ہی صاف پانی کی نہر بہہ رہی تھی۔پرندے گاناگارہے تھے اور آسمان پراڑرہے تھے، جس سے اس جگہ کی دلکشی میں اضافہ ہورہاتھا۔ گلہریاں دوڑرہی تھیں اور درخت کے گرد کھیل رہی تھیں، پیاری آوازیں نکال رہی تھیں۔

نِبرانے نیبراس کو دیکھااور آنکھ مار کر۔ مدھم سے کہا"کاش وہ وقت وہ منظر وہاں ہی ٹھہر جاتا"

ہاشر اور نور۔ جو آگے تھے وہ نبرا کی بے باکی پر مسکرائے۔۔۔۔۔

---

نیبراہ اپنے گھوڑے بادل کے ساتھ اصطبل میں تھی۔ وہ اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر اسے چوم رہی تھی۔ "فکر نہ کرو، میں تمہیں جلد ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔" وہ نرمی سے بولی نیبرا اس اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو پار کرتے ہوئے پچھلی دیوار سے ٹیک لگا رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ "تمہیں کس سے زیادہ پیار ہے بادل یا نیبرا اس؟" اس نے تڑپتے ہوئے پوچھا۔ نیبراہ اس کی طرف متوجہ ہوئی اور آنکھیں موند لیں۔ "حد ہے نیبرا اس۔ جانوروں سے حسد نہ کرو۔". وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔ بادل نے اپنے حریف کو محسوس کرتے ہوئے اس کی پنڈلی پر ہلکے سے لات ماری۔ نیبرا اس نہیں جھکا۔ اس نے گھوڑے پر نظریں جمالیں۔ بادل نے بھی اس کی طرف دیکھا۔ "یہ میری بیوی ہے، اس بات کو سمجھ جاؤ۔" نیبرا اس نے گھوڑے سے کہا۔ نیبراہ ہنس پڑی۔ "اوہ، وہ تو جانور ہے نیبرا اس۔

وہ انسانی باتوں کو نہیں سمجھتا۔"نیبراس اسے نظر انداز کرتے ہوئے گھوڑے کے پاس سے گزرا۔ بادل نے ناراض ہو کر اس کے پیٹ میں سر پیٹا۔ نیبراس نہیں جھکا۔اس کا پیٹ چٹان کی طرح سخت تھا۔ بادل نے پیچھے ہٹ کر سر ہلایا۔ نیبراس نے گھوڑے کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔اس نے نیبراہ کے گرد بازو لپیٹ کر اسے قریب کیا۔ بادل نے خراٹے مارے اور اپنے کھروں پر مہر لگائی۔ نیبراہ اپنے بیگ سے کنگھی نکال کر بادل کے پاس چلی گئی۔ وہ اس کی ایال کو کنگھی کر کے اس سے نرمی سے بولی۔"فکر نہ کرو بادل۔ میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں۔ تم میرے بچے ہو۔". بادل نے نیبراس کی طرف دیکھا اور سر اٹھایا۔ نیبراس نے آنکھوں میں چیلنج لیے اسے گھورا۔ نیبراہ نے نیبراس کا ہاتھ پکڑ کر کہا چلو۔ وہ ہاتھ جوڑ کر اصطبل سے باہر نکل گئے۔ بادل نے انہیں جاتے دیکھا اور زور سے اسکی ناک سے دھواں نکالا اور دیوار کو لات ماری۔ وہ نیبراہ پر اپنا دعویٰ ترک کرنے والا نہیں تھا۔ وہ اصطبل کا

بادشاہ تھااور نیبراس صرف مہمان تھا۔اگلی بار جب اس نے اسے دیکھاتو وہ اسے دکھائے گا کہ باس کون ہے۔

•••••••••

وہ حاشر اور نور کوالوداع کرنے کے لیے پہنچے۔حاشر نے نیبراس اور پھر نیبراہ کو گلے لگایااوراس کے سر پر ہاتھ رکھا۔اس نے کہامیرے بچو،ہر مخلوق میں اچھائی اور برائی ہوتی ہے،بعض اوقات تمہارااپناخون تمہیں سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے اورا جنبی تمہیں اپنابنالیتے ہیں،تم نے دیکھا،کچھ لوگ تم سے نفرت کرتے تھےاور تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے تھے،لیکن اللہ نے محبت پیدا کی۔ہمارے دلوں میں آپ کے لیے۔اوراللہ کا کرشمہ دیکھو نیبراس کی ماں کا چہرہ تمہارے جیسا تھا۔اور جب نیبراس نے آپ کو دیکھاتواسے پہلی نظر میں آپ سے پیار ہو گیا۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کتنے لوگ آپ کی خوشی کے لیے دعائیں کررہے ہیں۔"نیبراہ اپنے آنسوؤں سے مسکرائی۔اس نے کہا،"آپ دونوں میرے لیے

سب کچھ ہیں آپ دونوں نے میرے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا۔آپ نے مجھ سے اپنی بیٹی جیسا سلوک کیا۔اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے اور آپ کے حسن سلوک کا بدلہ دے" وہ نیبر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر چلی گئی۔نور اور حاشر نے مسکراتے ہوئے انھیں دیکھا۔انھیں اپنے بیٹی اور جوائی پر فخر اور خوشی محسوس ہوئی۔

---

چاروں طرف بلند و بالا پہاڑوں اور سرسبز و شاداب ہریالی ہیں۔دریائے ہنزہ وادی میں آہستہ سے بہتا تھا، جس سے ایک پُرسکون آواز پیدا ہو رہی تھی۔ہوا تازہ اور کرکرا تھی، پھولوں اور پھلوں کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ان کا گھر وادی کے وسطی حصے میں کریم آباد قصبے کے قریب واقع تھا۔یہ ایک بڑا اور کشادہ گھر تھا، جو پتھر اور لکڑی سے بنا تھا۔اس میں ایک آرام دہ اور دہاتی دلکشی تھی، جس میں لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں تھیں جو راکاپوشی چوٹی کا دلکش نظارہ پیش کرتی تھیں۔

انہوں نے اپنی گاڑی گھر کے باہر کھڑی کی سزو کی وہاں پہلے سے ہی موجود تھی انکا انتظار کر رہی تھی وہ لوگ نیچے اترے

اور اپنا سامان اتارنے لگے۔ نیبر اہ بلیوں کو اندر لے جانے میں مصروف تھی جب کہ نیبر اس سامان لے کر گیا۔ وہ ہنستے اور ایک دوسرے کے ساتھ مذاق کرتے، خوشی اور سکون محسوس کرتے۔ تاہم انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ کوئی انہیں دور سے دیکھ رہا ہے۔ ایک پراسرار شخصیت دریا کے دوسری طرف گھنے جنگل میں ایک درخت کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر ایک خوفناک مسکراہٹ تھی، جب وہ اپنے فون پر بات کر رہا تھا۔ اس نے کہا، "جناب میں نے انہیں ڈھونڈ لیا ہے۔ گونار اور اس کی بیوی میرے سامنے ہیں۔" اس نے سر ہلایا اور کہا، "ٹھیک ہے جناب، میں آپ کی ہدایات کا انتظار کروں گا۔" وہ لٹکا اور ان کا مشاہدہ کرتا رہا، حملے کے صحیح لمحے کا انتظار کرتا رہا۔۔۔۔

... .. ... ..

نیبراس اپنے کمرے کے ساتھ والے درخت پر گلہریوں کا گھر فکس کرنے میں مصروف تھا۔اس کے پاس شیشے کی کھڑکی کے ساتھ ایک بڑااور کشادہ کمرہ تھاجو وادی ہنزہ کاخوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔وہ اپنی کھڑکی سے پہاڑ،دریا،کھیت اور جنگل دیکھ سکتا تھا۔لیکن اس کے کمرے کے اندر کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا،کیونکہ اس نے ایک خاص فلم لگائی تھی جس نے شیشے کو باہر سے مبہم بنادیا تھا۔نیبراہ درخت کے نیچے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اور اسے ہدایات دے رہی تھی۔وہ جانوروں سے پیار کرتی تھی اور اپنی گلوریوں کے ساتھ ساتھ جنگل میں رہنے والی گلہریوں کے لیے پناہ گاہ فراہم کرناچاہتی تھی۔گلہری متجسس اور دوستانہ تھیں،اور وہ اپنے نئے جگہ پر گھر کاانتظار کرتے ہوئے اس کے گرد جمع ہو گئیں۔نیبراہ نے اوپر دیکھا اور کہا،"ہاں،یہ پرفیکٹ ہے،یہ بہت اچھالگ رہاہے،،اب نیچے آو."نیبراس درخت سے اتر کر اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔گلہریوں نے درخت کو توڑااور اپنے

نئے گھر میں گھس گئی۔انہوں نے سوراخوں سے باہر جھانکااور خوشی سے چہچہا۔ نیبراس نے مسکراتے ہوئے کہا، "لگتاہے یہ اسے پسند کرتے ہیں۔یہ بہت ہوشیار ہیں۔"نیبراہ نے سر ہلایااور کہا، "ہاں، وہ ہیں۔اور پیارے بھی بہت ہیں۔مجھے امید ہے کہ یہ یہاں خوش ہوں گے۔اور جب ہم فارم کی تعمیر مکمل کر لیں گے، ہم بادل کو بھی یہاں لا سکتے ہیں۔" وہ ان کے گھوڑے کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو ابھی تک ہاشر کے گھر کے اصطبل میں تھا۔نیبراس نے اس گھوڑے کے بارے میں سوچااور مسکرادیا۔اس نے ایک خاص تحفہ دے کر نیبراہ کو سرپرائز کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔اس نے کہا"ہاں اسے یہاں لانے میں مزہ آئے گااسے بھی یہ جگہ پسند آئے گی"۔وہ اپنے منصوبے کے بارے میں سوچتے ہوئے شیطانی انداز میں مسکرایا۔نیبراہ نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھااور سوچا کہ وہ کیا کر رہاہے۔وہ بولی، "ٹھیک ہے، چلواندر چلتے ہیں، مجھے ہمارے لیے کچھ پکاناہے۔" وہ ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے۔چلتے چلتے انہوں نے درختوں پر پرندوں کو گاتے سنا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے کھیتوں میں پھول کھلتے دیکھے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ہوا کا جھونکا ان کے چہروں کو چھو رہا ہے۔انہوں نے تازہ ہوا اور پھلوں کی خوشبو سونگھی۔انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اسنے انہیں یہ خوبصورت جگہ اور اس شاندار زندگی سے نوازا

---

وہ کچن میں تھے،ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔باورچی خانہ روشن اور ہوادار تھا، جس میں ایک بڑی کھڑکی نہر کو دیکھ رہی تھی۔سنک اور ڈش ریک کھڑکی کے سامنے تھے اور ان کے پیچھے شیلفوں والی الماری تھی۔نیبر اہ دائیں جانب چولہے پر کھانا پکا رہی تھی، جہاں دھواں نکالنے والا مشین نصب تھا۔ نلکے سے پانی کو فلٹر کر کے نہر میں بہایا جاتا تھا۔نیبر اس اسپنج اور پلیٹ کا استعمال کرتے ہوئے برتن دھو رہا تھا۔وہ اپنے سامنے دریا کو سکون سے بہتا دیکھ سکتا تھا۔ ایمان گریوی میں چمچہ ہلا رہی تھی اور ایک تیز آواز نکل رہی تھی۔"تم نے کہا تھا کہ کھانا تم مجھ سے بنواؤ گی۔"نیبر اس نے ایک پلیٹ کو دھو کر ریک پر رکھتے ہوئے

کہا۔ نیبراہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ "اگر میں تمہیں کنویں میں چھلانگ لگانے کو کہوں تو کیا تم ایسا کرو گے؟" اس نے تڑپتے ہوئے پوچھا۔ نیبرا اس واپس مسکرایا اور کہا، "تمہارے لیے کچھ بھی، میری محبت۔ کنواں کیا چیز ہے اگر تم مجھے آگ میں بھی چھلانگ لگانے کا کہو تو میں لگا دوں" نیبراہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "ایسا مت کہو۔ ایسا کچھ نہ کرو جس سے تم کو یا کسی اور کو نقصان پہنچے۔" اس نے وہ ٹرے اٹھائی جسے نیبرا اس نے دھویا تھا اور چینی چاول نکالنے لگی، جس سے ہوا میں مزیدار خوشبو بھر گئی۔ "واہ، کھانے کی خوشبو بہت اچھی ہے۔" نیبرا اس نے تولیے پر ہاتھ خشک کرتے ہوئے کہا۔ نیبراہ نے کہا، "ہاں، ایسا ہوتا ہے۔ تم جانتے ہو، میں پانچ سال پہلے کچھ نہیں پکا سکتی تھی" اس نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا، "تو میرا شکریہ مت ادا کرو، نورامی کا شکریہ۔ انہوں نے مجھے کھانا پکانا سکھایا۔ اللہ ان کے ہاتھ سلامت رکھے۔" نیبرا اس نے مسکرا کر کہا، "آمین۔ اور اللہ آپ کو بھی خوش

رکھے۔ تمہارے ھاتھوں میں دنیا کے تمام ذائقوں سے بڑھ کر ذائقہ ہے اور تمہارے کھانے لاجواب"

آئیں تم تو آج میرے ھاتھوں کا پہلی بار پکا ہوا کھانا کھاؤ گے"

وہ کھانے کی میز کی طرف بڑھے، جہاں وہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر ایک ہی پلیٹ بانٹ رہے تھے۔ نیبراس نے اپنے ہاتھ سے کچھ چاول نکالے اور نیبراہ کے منہ تک لے آیا۔ نیبراہ نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے کھایا۔ اس نے کہا""تم میں میرے لئیے اتنی مٹھاس ہے کہ تمہارے ھاتھوں سے کھائے ہوئے چاول بھی میٹھے لگتے ہیں"۔ نیبراس نے کہا، "تم میری شوگر کینڈی ہو، میری شہد۔ تم میری زندگی کی سب سے پیاری اور قیمتی شہ ہو۔ "نیبراہ شرما گئی اور بولی، "تم بہت مہربان ہو نیبراس۔ تم مجھے ہمیشہ خوش رکھتے ہو "نیبراس نے اس کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہوئے اسے غور سے دیکھا۔ نیبراہ نے کہا، "کیا دیکھ رہے ہو؟ اپنا کھانا کھاؤ۔"

نیبراس نے کہا، "میں تمہاری پیاری مسکراہٹ کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ کسی بھی میٹھی سے زیادہ اطمینان بخش ہے۔ بس تمہاری مسکراہٹ دیکھ کر پیٹ بھر رہا ہوں۔

نیبراہ نے کھیلتے ہوئے اس کا سر تھپتھپایا اور کہا، "اف، تم بہت زیادہ ہو، نیبراس۔ چاپلوسی میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔" نیبراس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور کہا، "اگر تم نے ایسا کہا تو میں خوشی سے تم سے ہار جاؤں گا۔ تم میرے دل کی فاتح ہو نیبراہ۔ تم میری زندگی کا سب سے قیمتی خزانہ ہو جو مجھے بہت منتوں اور دعاؤں کے بعد ملا۔ اگر تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو میں بکھر جاؤں گا۔" نیبراہ نے بھی کچھ چاول لیے اور اسے کھلایا۔ اس نے کہا، "ہم کبھی الگ کیوں ہوں گے؟ ہم ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔ اور اگر کچھ ہو بھی جائے تو اللہ ہمیں دوبارہ اکٹھا کرنے کا راستہ نکالے گا۔ وہ بہترین منصوبہ ساز ہے۔"

وہ سیدھی ہوئی اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس نے اپنا انگوٹھا اس کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے چاولوں کا ایک دانہ نکال دیا۔ اس نے کہا، "اور جہاں تک

www.novelsclubb.com

خزانے کی بات ہے، تم میرے لیے سب سے امیر آدمی ہو۔اگر وہ دن آتا ہے کہ مجھے تم اور باقی سب چیزوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے تو میں تمہیں بلا جھجک چنوں گی۔کیونکہ میں تم سے محبت کے اعلیٰ درجے تک محبت کرتی ہوں،اس لیے میں محبت اور دشمنی دونوں کی بہت ایمانداری سے حفاظت کرتی ہوں۔اور تم سے میری محبت خالص اور وفادار ہے۔میں آخر تک تمہاری وفادار رہوں گی،چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"نیبر اس نے مسکرا کر اسکے بالوں کا ایک لٹ اسکے کان کے پیچھے دھکیل دیا۔اس نے کہا،""""تم میرا دل ہو،میرا ایمان ہو،میرے دل کی دھڑکن ہو۔تم میرے لیے اتنی ہی اہم ہو جتنے دل کی ہر دھڑکن انسان کے لیے۔میرے دل کی ہر دھڑکن تمہارے نام پر دھڑکتی ہے۔ایمان نے مسکراتے ہوئے کہا"اور میری ہر سانس تمہارے ساتھ میری وفاداری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔تم واحد آدمی ہو جو میری زندگی میں آئے اور جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا۔تم بہت اچھے ہو نیبر اس۔میں نے کبھی ایسا کچھ نہیں مانگا،پھر بھی اللہ نے مجھے تم سے نوازا۔نیبر اس

جواباً بولا، "لیکن میں نے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں، سجدے میں سر جھکا کر، دعا میں ہاتھ اٹھا کر تمہارے لیے دعا کی۔ ہے میری دعا تم سے شروع ہوتی اور تم پر ختم ہوتی۔"""ایمان نے مسکرا کر کہا"، اسی لیے میں نے کہا کہ تم میرے اچھے اعمال کا بہترین صلہ ہو۔ تم میرے لیے جنت کے پھل ہو۔ تم گونارانار ہو۔"اس نے اس کی ناک کی چٹکی بھری اور دونوں کو ہنسایا۔

نیبراہ نے کہا، ""چلو اب کھانا کھاتے ہیں۔ تم یہاں ساری باتیں کرو گے، کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔"نیبرا اس نے اس پر نظریں جھکا کر کہا، "ہمارا رومانس اتنا بھی ٹھنڈا نہیں ہے۔"نیبراہ نے آنکھیں پھیر کر کہا، "استغفراللہ۔ تم بہت شرارتی ہو نیبرا اس۔"اس نے اس کی طرف آنکھ ماری اور کہا، "صرف تمہارے لیے، میری جان"

••••••••••••••

وہ ایک درخت کے سائے میں ایک دوسرے کو پکڑے بیٹھے تھے۔ نیبر اس نے کالی قمیض، شلوار اور گلے میں شال گولپیٹ کر مفلر کی مانند پہن رکھی تھی۔ ایمان نے شیفون کا سیاہ فراک پہنا ہوا تھا جس کے کنارے پر سنہری لیس تھی۔ اس کے بال کھلے ہوئے تھے، کندھوں پر ڈھل رہے تھے۔ اس نے اپنا سر نیبر اس کے سخت سینے پر رکھا اور چاند کو دیکھا۔ رات پر سکون اور پر سکون تھی۔ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا، ہیروں کی طرح چمک رہا تھا۔ چاند روشن اور مکمل تھا، زمین پر چاندی کی چمک ڈال رہا تھا۔ پہاڑ شاندار اور مسلط تھا، لمبا اور فخر سے کھڑا تھا۔ دریا چاندنی کو منعکس کر کے آہستہ سے بہہ رہا تھا۔ ہوا پھولوں اور پھلوں کی خوشبو لے کر ٹھنڈی اور تازگی بخش تھی۔ نیبر اس نے مشتری کی طرف دیکھا جو چاند کے قریب تھا۔ وہ اس کے چار نظر آنے والے چاند دیکھ سکتا تھا، جو بہت چھوٹے لگ رہے تھے۔ اس نے ایمان کے گھنے ریشمی شہد کے رنگ کے بالوں سے کھیلتے ہوئے کہا، ”جیسے یہ چاند ہمیشہ اس سیارے کے ساتھ رہتے ہیں اسی طرح میں بھی تمہارے ساتھ

www.novelsclubb.com

رہوں گا۔ تم میرا سیارہ ہو ایمان۔ تم میری دنیا ہو۔" ایمان نے مسکرا کر کہا "نیبر اس تم میرا چاند ہو۔ تم میرا سورج ہو جو تمام، سیاروں کو جوڑ کر رکھتا ہے" اسنے اسکے سینے کو چوما اور اس کے قریب آ گئی۔

نیبر اس نے کہا، "تم جانتی ہو، جب میں مسلمان نہیں تھا، میں کہتا تھا کہ مسلمان ایسے اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو نظر نہیں آتے؟" پھر جب میں سمجھدار ہوا اور اللہ کو تلاش کرنے لگا، تو اللہ نے مجھے اپنی نشانیاں دکھانا شروع کر دیں۔ تم جانتی ہو، میں نے ایک چیز سیکھی ہے کہ سڑک پر چلنے سے خاک مل جاتی ہے، لیکن خزانہ نہیں ملتا۔ خزانہ کھودنے اور تلاش کرنے سے ملتا ہے۔ اور دیکھو، میں نے اللہ کو دھونڈ کر جانا پہچانا اور اسے پالیا اور اس نے مجھے اپنی نشانیاں دکھائیں۔ اللہ اپنی نشانیاں صرف اُن کو دکھاتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اُسے تلاش کرتے ہیں، ورنہ یہ بغیر کسی کوشش کے ہے۔ کوئی بھی قیمتی چیز آسانی سے نہیں ملتی۔" ایمان نے مسکراتے ہوئے کہا، "اللہ صرف ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو اسے تلاش کرتے

ہیں۔اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وہ اس سے زیادہ دیتا ہے جو ہم مانگتے ہیں یا اس کے مستحق ہیں۔ نیبر اس مسکرایا اور بولا" بالکل دیکھو اسلام کے ساتھ مجھے ایسی پیاری بیوی ملی جو مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ میں تمہیں اپنے بارے میں کیسے بتاؤں، جو ہوا اچھا ہوا۔اس نے ایمان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا، "تم سب سے اچھی چیز ہو جو میرے ساتھ ہوئی ہے، ایمان۔ تم میری زندگی میں ایک اہم مقام رکھتی ہو تم میری ساتھی ہو، میری دوست ہو۔" ایمان نے مسکرا کر کہا، "نیبر اس، تم میرے لیے وہی ہو۔ تم میرے لئے سب کچھ ہو۔"

www.novelsclubb.com

نیبر اس نے کہا، "ایمان، کیا تم اس کی پرواہ کرتی ہو کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں یا کیا سوچتے ہیں؟" ایمان نے اپنا سر ہلایا اور کہا، "اونہہ مجھے پرواہ نہیں ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں یا سوچتے ہیں، نیبر اس۔ میرے لیے اہم یہ ہے کہ اللہ ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔اور آپ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں، کیونکہ آپ

اب میرے شوہر ہیں. آپ میرے محافظ ہیں، میرے قائد ہیں، میرے محبوب ہیں۔ایمان نے اس سے پوچھا""" یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ نیبر اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا، "ایسے ہی۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔" ایمان نے مسکراتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، لیکن ایک بات یاد رکھو نیبر اس۔ ہمیں اپنے اعمال کا حساب اللہ کو دینا ہے لوگوں کو نہیں۔ لوگوں کے ساتھ برائی نہ کرو اور نہ اس سے زیادہ نیکی کرو کہ نیکی تمہارا نقصان کرے نہ ھاتھ بہت کھول ہی دو یا گردن سے ہی باندلو کہ کوئی نیکی ہی نہ کرو بس میانہ روی سے کام کرو، اللہ تمہیں اجر دے گا۔" ایمان کو کچھ یاد آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نیبر اس نے اس کے گال کو چوما اور کہا، "ٹھیک ہے، گھوڑوں کی ملکہ۔؟" ایمان نے آنکھیں موند کر اس کے گال پر چٹکی لی۔ اس نے کہا، "ٹھیک ہے، میرے دل کے بادشاہ. زیادہ سوچا مت کریں۔" وہ پراسرار انداز میں مسکرایا اور بولا "لیکن پہلے،

میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، ایمان۔ کچھ جو میں چاہتا ہوں کہ آپ سنیں اور یاد رکھیں۔"

ایمان نے کہا، "مجھے بتاؤ، نیبراس؟ سارا دھیان تمہاری طرف ہے "نیبراس نے کہا، "ایمان، میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں کہ آپ کو زیادہ خوش رکھوں؟"

ایمان نے کہا، "تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے، نیبراس۔ مجھ سے شادی کر کے ہماری محبت کو پاک و حلال کر کے۔ کیونکہ مرد کسی عورت کے لیے کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اسے اپنا محرم نہ بنائے۔ اور تم نے مجھے اپنی محرم،۔ تم نے مجھے اپنی بیوی بنایا۔ تم نے مجھے دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان بنا دیا ہے۔"

نیبراس نے کہا

یہ سچ ہے کہ محبت پر ہمارا کوئی زور کوئی حق نہیں ہوتا وہ ہو جاتی ہے۔ لیکن محبت کو خالص اور حلال بنانے کا حق ہمیں ہے۔اور میں بہت خوش ہوں کہ میں نے اپنی محبت کو خالص اور حلال کیا، ایمان تم۔ میری شریک حیات ہو۔ تم میری محبت ہو. اور ہم نے ہماری محبت کو نکاح کر کے مکمل کر لیا" انہوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور جذبات کی ایک لہر محسوس کی۔ وہ اندر جھک گئے اور اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے جذباتی انداز میں ایک دوسرے کو مضبوطی سے گلے لگا لیا۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا، "میں تم سے پیار کرتا/کرتی ہوں، نبیرا س/ایمان۔" وہ مسکرائے

www.novelsclubb.com

وہ باتیں کرتے رہے اور رات ان کی باتوں کی گواہ تھی۔ ستارے، آسمان، چاند، پہاڑ اور درخت ان کی باتوں کی گواہی دیتے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چاہے جتنا بھی وقت لگے۔۔

جتنی بھی مشکلات آئیں۔۔۔

محبت کو حلال بنا کر نبھانے میں جو خوشی اور تازگی ملتی ہے

وہ اور کسی چیز میں نہیں ملتی

محبت سب کرتے نکاح بھی سب کرتے ہیں

نکاح کو محبت کے ساتھ کوئی کوئی نبھاتا ہے۔۔۔

ہر رشتے کی قدر کریں چاہے وہ والدین کا رشتہ ہو

بہن بھائیوں کا

یا میاں بیوی کا

www.novelsclubb.com

قدر اور عزت کرنے سے رشتے خوبصورت بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ 🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿🌿

نور باہر لان میں عورتوں کے ایک گروپ کو پڑھا رہی تھی۔ہر طرف گلاب کے پھول تھے جو منظر کی خوبصورتی اور خوشبو کو بڑھا رہے تھے۔عورتیں ہری گھاس پر

بیٹھی اس کی باتیں غور سے سن رہی تھیں۔ نور نے کہا، "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملنے چاہئیں۔ لیکن یہ بتاؤ، کیا تم کاکروچوں سے بھرے گول گٹر کو صاف کرنا چاہو گی؟ میں نے ایک دفعہ ایک آدمی کو ایسا کرتے دیکھا۔ اگر ہمیں مساوی حقوق حاصل ہیں تو ہمیں وہ تمام کام کرنے ہوں گے جو مرد کرتے ہیں، سورج تلے محنت۔ جب میں اسلام آباد میں تھی تو میں ایک دن راولپنڈی راجا بازار گئی وہاں کیا دیکھا کہ ایک بوڑھے شخص کو اپنی پیٹھ پر سر کنڈہ اٹھائے ہوئے ہے جس پر بھاری بوجھ ہے۔ وہ تھکے ہوئے اور اداس لگ رہے تھے۔ میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں کہ خواتین کو کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ خواتین کو کام کرنا چاہیے لیکن ان کی صلاحیتوں اور فطرت کے مطابق۔ عورت اور مرد مختلف ہیں۔ ان کے مختلف کردار اور ذمہ داریاں ہیں۔ کچھ نوکریاں ایسی ہیں جو عورتیں مردوں سے بہتر کر سکتی ہیں، اور کچھ ایسی نوکریاں ہیں جو مرد عورتوں سے بہتر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہوائی جہاز اور کاریں دونوں پیٹرول پر چلتی ہیں، لیکن وہ ایک جیسے

www.novelsclubb.com

نہیں ہیں۔ان کے مختلف افعال اور مقاصد ہیں۔اب جنوبی کوریا کی مثال ہی دیکھ لیں۔ان کے کام کے کلچر کی وجہ سے، وہاں کے لوگ اپنے خاندانوں کی دیکھ بھال کرنے کے قابل نہیں ہیں۔بچے پیدا ہوں گے تو میاں بیوی دونوں کام پر ہوں گے تو بچوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ایک نینی سب کچھ نہیں کر سکتی۔اس لیے خواتین کو گھر میں رہنا چاہیے، گھر کے کام کاج کا خیال رکھنا چاہیے اور گھر سے کاروبار چلانا چاہیے۔"

خواتین میں سے ایک نوجوان لڑکی نے پوچھا، "اگر آپ کا شوہر آپ کو مارتا ہے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟"نور نے مسکرا کر کہا، "طلاق عورت کا حق ہے۔اسلام نے عورتوں کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے طلاق لے سکتی ہیں اگر وہ بدسلوکی یا ناانصافی کرتے ہیں۔عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے تشدد یا جبر برداشت نہیں کرنا چاہیے۔اسے اپنے خاندان، دوستوں یا حکام سے مدد طلب کرنی چاہیے۔وہ اللہ سے ہدایت اور حفاظت کی دعا بھی کرے۔اللہ ظلم اور ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

انہوں نے مزید کہا"اسلام نے خواتین کو تعلیم کا حق بھی دیا ہے۔میں نے یہ نہیں کہا کہ عورتوں کو گھر میں رہنا چاہیے۔خواتین کو چاہیے کہ وہ علم اور ہنر کو حاصل کریں جس سے انہیں اور ان کے معاشرے کو فائدہ ہو۔خواتین کو ٹیوشن،اپنا ریستوران کھولنے،یا کڑھائی کا کام یا دیگر دستکاری جیسے کاروبار کرنا چاہیے۔جب تک وہ اپنے شوہر،بچوں اور والدین کی دیکھ بھال کے اپنے بنیادی فرائض سے غفلت نہیں برتیں۔اور جب تک وہ شرافت،دیانت اور شائستگی کے اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے مزید کہا"میں ایک کامیاب مسلم خاتون کی مثال ہوں۔میں گھر سے کپڑے بناتی اور بیچتی ہوں اور جو پیسہ کماتی ہوں وہ میرا ہے۔میرے شوہر نے مجھ سے کبھی اس میں سے کوئی چیز نہیں مانگی،کیونکہ یہ میری جائیداد ہے۔وہ میرا احترام کرتا ہے اور مجھ پر بھروسہ کرتا ہے۔اسے مجھ سے لینے کا حق نہیں ہے جب

تک کہ میں اسے اپنی مرضی سے نہ دوں۔میری بیٹی کا بھی بڑا کاروبار ہے، جسے وہ گھر سے چلاتی ہے۔اس کا شوہر اس کا ساتھ دیتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔وہ اپنی کمائی ہوئی رقم اپنے پاس رکھتی ہے اور ہمیں تحفے کے طور پر دیتی ہے۔اگر آپ کو اپنے شوہر، بھائی یا والد پر یقین ہے تو آپ ان کی اجازت اور تعاون سے کام کر سکتے ہیں۔لیکن یہ مت کہو کہ تم مرد بن جاؤ گے، کیونکہ تم کبھی مرد نہیں بن سکتی اور آپ کو مرد بننے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ آپ ایک عورت ہیں۔اور عورت ہونا اللہ کی طرف سے ایک نعمت اور اعزاز ہے۔اس نے کہا، "اور ہاں، ایسی بہت سی نوکریاں ہیں جہاں خواتین کی ضرورت ہے، جیسے ڈاکٹر، وکیل، اساتذہ، یا پولیس افسران۔اس لیے جس کام کے لیے آپ اہل اور دلچسپی رکھتے ہیں وہ کریں لیکن اپنے آپ کو مرد کے برابر مت کہیں کیونکہ آپ مرد کے برابر نہیں ہیں، آپ مرد سے مختلف ہیں۔اور فرق کا مطلب کمتری یا برتری نہیں ہے، اس کا مطلب ہے تکمیل اور ہم آہنگی ہے۔اللہ نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کی تکمیل کے لیے

www.novelsclubb.com

پیدا کیا ہے، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کے لیے نہیں۔ اگر آدمی کچھ کماتا ہے تو اسے اپنے اوپر خرچ کرنے سے پہلے اپنے گھر والوں پر خرچ کرے گا۔ وہ اپنی بیوی، بچوں اور ماں کے بارے میں سوچے گا۔ وہ ان کی حفاظت کرے گا، انہیں رزق دے گا اور ان کی رہنمائی کرے گا۔ وہ ان کا رہنما، ان کا سرپرست اور ان کا دوست ہو گا۔ عورت کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ عورت کو اس کے لیے مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور مرد کو ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس کی حمایت کرے، اسے تسلی دے، اور اس سے محبت کرے۔ عورت کبھی مرد نہیں ہو سکتی اور مرد کبھی عورت نہیں ہو سکتا۔ اور یہی اللہ کی مخلوق کی خوبصورتی اور حکمت ہے۔"

اس نے نتیجہ اخذ کیا، "تو، میری بہنوں، عورت ہونے پر فخر کریں۔ اللہ نے آپ کو جو حقوق اور مراعات دی ہیں ان کے لیے شکر گزار بنیں۔ اپنے شوہروں کے ساتھ وفادار، اپنے والدین کے فرمانبردار اور اپنے بچوں کے ساتھ مہربان بنیں۔ متقی، اور

www.novelsclubb.com

نیک بنیں۔ پیداواری، تخلیقی اور فیاض بنیں۔ اللہ کے لیے، اپنے لیے اور اپنے معاشرے کے لیے بہترین خواتین بنیں جو آپ بن سکتی ہیں۔ اور اللہ آپ کو اپنے فضل و کرم سے دنیا اور آخرت میں جزا دے گا۔"

•••••••••

نیبراس اور نیبراہ کا کمرہ سورج کی روشنی میں نہا رہا تھا جو بڑی کھڑکی سے اندر آتی تھی۔ ان کے پاس وادی کے اوپر سے بلند پہاڑ کا شاندار نظارہ تھا۔ نیبراس ایک خاکستری رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا جس کے تین بٹن کھلے تھے، جس سے اس کا صلابتی سینہ کھلا تھا۔ اس نے اوپر ڈریس کوٹ اور نیچے ڈریس پینٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے چیلسی کے جوتے پالش اور خوبصورت تھے۔ وہ اپنی میز کے دوسرے طرف کرسی پر بیٹھا کچھ کاغذات پلٹ رہا تھا۔ وہ بہت مصروف اور توجہ مرکوز نظر آ رہا تھا۔ نیبراہ سفید شفان فراک پہنے کمرے میں داخل ہوئی جس پر سنہری موتی تھے۔ وہ پریوں کی شہزادی لگ رہی تھی۔ اس کے بال کھلے ہوئے تھے، کندھوں پر

بہتے ہوئے تھے۔وہ اس کی طرف بڑھی اور اس کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی۔نیبر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس نے مسکرا کر کہا،"سلام،میری محبت. تم یہاں کیسے آئی؟"نیبراہ نے کچھ فائلیں اس کے سامنے رکھ کر کہا،"یہ میرے کاروبار کی فائلیں ہیں۔آج سے تم میرا کاروبار سنبھالو گے۔حاشر بابا اور حیدر بھائی کی مدد سے میں خود اسے سنبھالتی تھی۔لیکن اب حیدر بھائی شادی شدہ ہیں اور بابا کو آرام کی ضرورت ہے۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ تم یہ ذمہ داری سنبھال لو اور میں گھر کا کام۔"

نیبر اس پہلے بھی اس انتظام پر راضی ہو چکا تھا،لیکن اسے پھر بھی احساس جرم تھا۔ اس نے کہا،"اب تم اسے خود کیوں نہیں کرتی؟آپ اس میں بہت اچھی ہیں۔آپ نے یہ کاروبار شروع سے بنایا ہے۔آپ ایک کامیاب کاروباری شخصیت ہیں۔آپ کو اسے ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہم شادی شدہ ہیں۔" نیبراہ نے مسکرا کر کہا،"مجھے نہیں کرنا ہے،اگر۔شادی کے بعد بھی مجھے کام کرنا

ہوتا تو میں شادی کیوں کرتی؟ میں تمہارے ساتھ، اپنے خاندان کے ساتھ، اپنے گھر کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔ میں ایک اچھی بیوی، اچھی ماں بننا چاہتی ہوں۔ میں وہ کام کرنا چاہتا ہوں جو مجھے خوش کرتے ہیں،"۔ وہ اوپر پہنچی اور اپنے ریشمی بالوں کا ایک ٹکڑا اپنے کان کے پیچھے لگا لیا۔ اس نے کہا، "فکر نہ کرو، مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ تم ذہین اور قابل ہو۔ تم یہ کاروبار مجھ سے بہتر طریقے سے چلا سکتے ہو۔ تمہارے پاس زیادہ تجربہ اور علم ہے۔ تمہارے مزید رابطے اور اسروں رسوخ ہے۔ تمہارے پاس زیادہ

Charisma

اور دلکشی ہے *۔

اس نے مزید کہا، "کاروبار سے جو پیسہ آتا ہے اسے بابا اور ماما کے بینک اکاؤنٹ میں الگ سے بھیجنا۔ وہ اس کے مستحق ہیں۔ انہوں نے ان تمام سالوں میں میرا ساتھ دیا اور میری مدد کی۔ انہوں نے مجھے وہ سب کچھ دیا ہے جو میرے پاس ہے۔ اور


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

باقی رقم تم اپنے پاس رکھ لینا۔اسے گھر کے اخراجات کے لیے، یا کسی اور چیز کے لیے۔یہ اب تمہارے بھی پیسے ہیں۔"اس نے کہا،"میں یہ اپنی مرضی سے کہہ رہی ہوں۔ مجھ سے بحث مت کرو۔جیسا کہتی ہوں ویسا ہی کرو۔اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پیسہ کہاں لگانا ہے اور کاروبار کو کیسے بڑھانا ہے۔اور جو کچھ بھی تم پیسوں سے کرو گے وہ ہمارے اور ہمارے آنے والے بچوں کے لیے کرو گے ان کے بارے میں سوچو، اپنے بارے میں نہیں۔"نیبر اس نے تعریف اور تشکر سے اسے دیکھا۔اس نے کہا،"تم حیرت انگیز ہو، نیبر اتم بہت سخی اور بے لوث ہو۔ تم بہت پیار کرنے والی اور دیکھ بھال کرنے والی ہو تم بہت خوبصورت اور مہربان ہو۔ تم سب سے اچھی نعمت ہو جو میرے ساتھ کبھی ہوئی ہے۔میں تمہارے قابل نہیں تھا۔"نیبر اہ نے کہا،"ایسا مت کہو۔تم میرے لائق ہو۔تم سب سے اچھی نعمت اور اللہ کی رحمت ہو جو میرے ساتھ بھی ہوئی ہے۔تم دنیا کے بہترین شوہر

www.novelsclubb.com

ہو۔ تم دنیا کے بہترین داماد ہو۔ تم دنیا کے بہترین والد بنو گے تم دنیا کے بہترین آدمی ہو۔"

اس نے کہا، "ہماری شادی کو تین ماہ ہو چکے ہیں۔ اور میں تم سے بہت خوش ہوں۔ اور فارم بھی تیار ہے۔ دیکھو کل بادل بھی آجائے گا۔ وہ یہاں پسند کرے گا۔ اس کے پاس اتنی جگہ اور آزادی ہو گی۔ وہ بھی بہت خوش ہو گا۔" نیبرا اس شیطانی مسکرا کر بولا، "ہاں، میں اسے دیکھنے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارا پہلا بچہ ہے۔ وہ ہمارا فخر اور خوشی ہے۔ وہ ہمارا وفادار دوست ہے۔ وہ ہمارا وفادار ساتھی ہے۔ وہ ہمارا خوبصورت گھوڑا ہے۔" نیبرا ہ کو کچھ یاد آیا اور بولی، "اور ہاں یہ رقم شانزہ اور سندس کے یتیم خانے کو بھی دینا ہے۔ وہ اتنا بڑا کام کر رہی ہیں۔ وہ بہت سے بچوں کی مدد کر رہی ہیں۔ وہ انہیں امید اور محبت دے رہی ہیں۔ انہیں ایک گھر اور خاندان دے رہی ہیں۔۔" نیبرا اس نے سر ہلایا اور کہا، "یقیناً، میں ایسا ہی کر لیتا، چاہے تم نے یہ نہ کہا ہوتا۔" نیبرا ہ مسکرائی اور اپنی سیٹ سے اٹھ گئی۔ اس نے ایک

گہرا سانس لیا اور کہا، "کیا راحت ہے۔ میں بہت ہلکا اور آزاد محسوس کر۔ رہی ہوں۔ میں بہت خوش اور پر سکون محسوس کر رہی ہوں۔" نیبرا اس ہنسا اور کام کرتے ہوئے اس سے کہا، "اچھا، پھر تم میرے لیے چائے لاؤ گی۔ مجھے کچھ توانائی اور گرمی کی ضرورت ہے۔ مجھے کچھ تازگی اور سکون چاہیے۔ مجھے کچھ ذائقہ اور خوشبو چاہیے۔ مجھے چائے چاہیے۔" اسنے اوپر دیکھ کر نیبرا کو آنکھ ماری وہ جانتا تھا نیبرا کو چائے نہیں پسند نیبرا ہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا، "تم ہر وقت چائے پی کر پھٹ جاؤ گے۔ تم چائے بہت پیتے ہو۔ تم چائے کے عادی ہو۔ تمہیں چائے کا جنون ہے۔ تم چائے کے دیوانے ہو۔" اس نے کہا، "اس کے بدلے میں تمہارے لیے ملکِ شیک لے آتی ہوں۔ جو صحت مند بھی ہو گا اور مزیدار بھی"

نیبرا اس نے مسکرا کر کہا، "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ میں کچھ جوس پیوں گا۔ لیکن صرف اس صورت میں جب تم اسے میرے ساتھ پیو۔"

www.novelsclubb.com

ایمان کچھ دیر بعد ٹرے، پر ایک، گلاس لائی جس میں جوس تھا اسنے سامنے ٹیبل پر جوس کا گلاس رکھا اور ٹرے ساتھ رکھ دی

وہ جانے لگی تو نیبر اس نے اسکا ھاتھ پکڑ کر اسکو اپنے قریب کھینچا"

یہاں آو، میری محبت. میرے ساتھ بیٹھو۔ آؤ مل کر اس رس سے لطف اندوز ہوں۔ آؤ اپنی خوشیوں اور اپنے مستقبل کے لیے ٹوسٹ کریں۔ آؤ اپنی محبت اور اپنی شادی کا جشن منائیں۔" اس نے اسے قریب کیا اور اپنا بازو اس کے گرد لپیٹ لیا۔ اس نے گلاس اٹھایا اور کہا، "ہمارے لیے، نیبراہ۔ ہمارے نام یہ جوس کا گلاس." اس نے گلاس اپنے لبوں کے ساتھ ملایا اور ایک گھونٹ لیا۔ اس نے کہا، "چینی کم ہے۔" نیبراہ نے حیران ہو کر کہا، "کم ہے؟ میں نے دو چمچ چینی ڈالی ہے۔" نیبر اس نے کہا، "تم پیو۔"۔ نگلاس نیبر اس کے ھاتھوں میں ہی تھا نیبر انے گھونٹ بھرا "شوگر ٹھیک ہے۔ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" نیبر اس نے گلاس لے کر ہونٹوں سے لگایا۔، "ہاں، اب یہ میٹھا ہے۔ کیونکہ تمہارے لب میٹھے ہیں۔

تم پیاری ہو۔ تم میری شہد ہو"نیبراہ نے نظریں جھکالیں اور اٹھ گئی۔ "تم نہ رکو گے نہ سدھرو گے، تم ہمیشہ میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہو۔۔۔"اس نے اس کی طرف دیکھا اور کہا""اب جب اتنی خوبصورت بیوی میرے سامنے ہے تو غریب آدمی خود کو کیسے روک سکتا ہے؟ تم میری خوبصورتی ہو نیبراہ۔ تم میری توجہ ہو. تُم میرا کرم ہو۔ تم میرا پیار ہو. "وہ اٹھ کر اسے گلے لگ گیا۔ اس نے کہا، "تم میری زندگی ہو نیبراہ۔ تم میرا سب کچھ ہو. "

نِبرا پیچھے ہوئی اور بیڈ پر چڑھی اب، وہ دونوں آمنے سامنے تھے نیبراہ نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں رکھا"مجھے جا کر کام، کرنا ہے تم بھی اپنا کام کرو شاباش"

وہ نیچے اتری دروازے سے باہر نکل گئی نیبرا اس مسکراتے اسے جاتے دیکھ رہا تھا نیبرا اس نے مسکرا کر اپنی گردن کے، پیچھے ھاتھ رکھا اور گردن کی پشت کو ہلکا سا مسلا پھر دوبارہ پلٹ کر کرسی پر بیٹھا اور اپنا کام کرنے لگا۔۔۔۔

---

نیبراہ اپنے گھوڑے بادل کو اسکے نئے گھر لے آئی تھی۔ وہ اسے ہاشر کے گھر سے لے گئی تھی جو نیبراہ کے گھر سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔ وہ بادل سے ہمیشہ پیار کرتی تھی جو ایک خوبصورت اور مضبوط گھوڑا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے اور اس کے شوہر نیبر اس کے ساتھ رہے۔ وہ بادل کو کھیت کی طرف لے گئی، جہاں زمین سبز گھاس سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اصطبل ان کے سامنے تھا، ایک بڑی اور کشادہ عمارت جس کے دائیں بائیں پارٹیشنز تھے۔ نیبر اس نے اصطبل سے نکل کر انہیں دیکھا۔ اس نے جھک کر کہا "میرا دشمن آگیا ہے۔ وہ بے شک مذاق کر رہا تھا لیکن اس کی بادل سے دشمنی تھی۔ بادل کو نیبر اس سے حسد تھا جس نے نیبراہ کو اس سے چھین لیا تھا۔ اور نیبر اس بادل سے ناراض تھا، جس نے ہمیشہ اسے چیلنج کرنے کی کوشش کی۔

نیبراہ نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا اور کہا، "وہ تمہاری بات نہیں سمجھتا۔ وہ صرف میری بات سمجھتا ہے۔ اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، جیسے تم کرتے ہو۔" وہ سامنے تھی اور بادل اور نیبراس اس کے پیچھے تھے۔ بادل نے نیبراس کو ایک مغرور مسکراہٹ دی۔ پھر اس نے اپنا سر نیبراس کے پیٹ پر مارا، اسے دور دھکیلنے کی کوشش کی۔ نیبراس نے اسے گردن سے پکڑ کر پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔ نیبراہ نے مڑ کر دیکھا تو دونوں نے لڑائی کو روکا اور معصومیت سے کام لیا۔ بادل فرمانبردار ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے نیبراس کے پاس احترام سے کھڑا تھا۔ نیبراہ نے مسکراتے ہوئے نیبراس کی طرف دیکھا اور کہا تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے ہو۔ بادل نے نیبراس کے پاس اپنا سر رکھا اور اسے آہستہ سے دھکا دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے پالے اور اسے کچھ پیار دکھائے۔ نیبراہ نے ہجیان میں کہا، "دیکھو، وہ کہہ رہا ہے کہ تم اس سے محبت کرو۔ وہ تمہارا دوست بننا چاہتا ہے۔" نیبراس نے مسکرا کر کہا، "ہاں، کیوں نہیں؟ یہ ایک عمدہ گھوڑا ہے۔ یہ کچھ محبت کا مستحق

www.novelsclubb.com

ہے۔"نیبر اس نے بادل کو گلے لگایا اور کہا،"تو سنو بیٹا۔اب تمہاری مالکن پر میرا حق ہے اور یہ میرا گھر ہے۔شائستہ بنو اور اپنے آپ سے برتاؤ کرو۔اور میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں گا اور تمہارا خیال رکھوں گا۔ڈیل؟" بادل نے سر ہلایا اور اس کے پیچھے ہو لیا۔جب نیبراہ نے اپنی پشت اپنے انکی طرف کر لی اتو بادل نے دوبارہ اپنا پاؤں نیبر اس کے پاؤں پر مارا اور اسے پھسلانے کی کوشش کی۔ نیبر اس کو کوئی صدمہ نہیں ہوا،وہ صحت مند اور مضبوط تھا۔اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔وہ صرف ہنسا اور کہا،"تم شرارتی گھوڑے ہو، بادل۔تم مجھ پر چالیں کھیلنا پسند کرتے ہو۔لیکن مجھے یہ پسند ہے۔تم میں جذبہ اور ہمت ہے۔تم ایک لائق حریف ہو اور ایک وفادار دوست۔"

نیبراہ نے بادل کو اس کی جگہ پر چھوڑ دیا جو کہ ایک آرام دہ اور آرام دہ اسٹال تھا۔اس نے کہا،"اب یہ تمہاری جگہ ہے، بادل۔تم اب یہیں رہو گے۔تم اسے یہاں پسند کرو گے۔تمہیں کافی مقدار میں کھانا اور پانی ملے گا۔تمہارے پاس بھوسے کا ایک

اچھا بستر ہو گا۔ تمہارے پاس بہت زیادہ جگہ اور آزادی ہو گی۔ تمہیں بہت مزہ اور ایڈونچر ملے گا۔ تم یہاں خوش رہو گے بادل۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔" اس نے اس کی ناک کو چوما اور کہا، "میں تم سے پیار کرتی ہوں، بادل۔ تم میرے پہلے بچے ہو۔ تم میرا فخر اور خوشی ہو۔ تم میرے وفادار ساتھی ہو۔ تم میرا خوبصورت گھوڑا ہو۔" نیبراہ جانے لگی تو نیبرا اس شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بادل کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا، "میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے، بادل۔ اگر تم مجھے دوبارہ چھیڑو گے تو میں تمہارے لیے ایک خوبصورت گھوڑی لاؤں گا۔ ایک گھوڑی جو تمہیں نیبراہ کے بارے میں بھولنے پر مجبور کرے گی۔ ایک گھوڑی جو تمہیں اپنا دیوانہ بنا دے گی۔" نیبرا اس نے اپنے دل میں کہا، "اور پھر تم دیکھو گے کہ کسی اور کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرنا کیسا محسوس ہوتا ہے۔ اور تب تم سمجھو گے کہ جب تم نیبراہ کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرتے ہو تو مجھے کیسا لگتا ہے۔ اور پھر تم میری عزت کرو گے اور مجھے اپنا آقا مانو گے۔ اور پھر ہم ایک خوش کن خاندان ہوں گے، بادل۔ تم،

میں، نیبراہ اور گھوڑی۔ اور ہو سکتا ہے کہ تمہارے کچھ بچے بھی۔" وہ مسکرایا اور بولا، "کیا کہتے ہو بادل؟ کیا تم سرپرائز کے لیے تیار ہو؟" بادل نے تجسس اور شک سے اسے دیکھا۔ وہ حیران تھا کہ نیبراس کیا منصوبہ بنا رہا ہے۔ وہ حیران ہوا کہ گھوڑی کون ہے؟ اس نے سوچا کہ کیا وہ اسے پسند کرے گا۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ تب بھی نیبراہ سے محبت کرے گا۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ خوش ہو گا؟ اس نے سوچا کہ مستقبل کیا لائے گی اپنے ساتھ اس نے بہت سی باتیں سوچیں۔ وہ ایک ذہین اور متجسس گھوڑا تھا۔ وہ بادل تھا۔

www.novelsclubb.com .....

صبح کا سورج ابھی تک پہاڑ کے پیچھے چھپا ہوا تھا، لیکن مرغ نے بلند آواز سے طلوع فجر کا اعلان کیا۔ پھولوں نے پنکھڑیاں کھول دیں، تتلیوں نے اپنے پر پھڑ پھڑا لیے، دریا روشنی سے چمک رہا تھا، گھاس ہوا کے جھونکے میں ڈولتی تھی، اور پرندے آسمان پر اڑتے تھے اور اپنی دھنیں گاتے تھے۔ نیبراہ نے سادہ عبایا اور نقاب پہنا ہوا

تھا جس سے اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔ اسے اپنے کھیت اور جانوروں سے پیار تھا، اور وہ ہر روز ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتی تھی۔ وہ سب سے پہلے چکن کوپ کے پاس گئی اور دروازہ کھول کر مرغیوں، بطخوں اور موروں کو باہر جانے دیا۔ کچھ بطخیں تالاب میں اچھل پڑیں، جب کہ دیگر نیبراہ کے پیچھے چلی گئیں جب اس نے ان کے لیے کچھ اناج پھینکا۔ پھر وہ گودام میں گئی اور بکریوں اور گایوں کو باہر چھوڑ دیا۔ وہ سبز چراگاہ پر چرتے تھے جو دور دور تک پھیلی ہوئی تھی، چاروں طرف بجلی کی باڑ لگی تھی جو جنگلی جانوروں کو دور رکھتی تھی۔ اس کے بعد نیبراہ ایک اور فارم میں گئی، جہاں بکریاں اور گائے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اس نے انہیں ان کے ٹھیلوں سے نکال کر چراگاہ میں لے لیا۔ ان کی زمین دور دور تک پھیلی ہوئی تھی، جنگلی بکریاں اور گائے تازہ گھاس پر چر رہے تھے، اطمینان اور سکون۔

www.novelsclubb.com

ایک بکری نیبراہ کے پاس آئی اور اپنا سر اس سے رگڑ رہی تھی۔ نیبراہ نے اسے پسند کیا اور اسے پالیا۔ اس نے اس میں سے دو گلاس دودھ لیا، باقی اسکے بچوں کے لیے چھوڑ دیا۔ اس نے بکری کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گئی۔

اس نے میدان کے اس پار نظر دوڑائی اور دیکھا کہ بادل، نیبر اس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ نیبر اس نے اسکی ایال کھینچ کر بادل کو چھیڑا، اور بادل نے اس کی ٹانگ کو آہستہ سے چبایا۔ وہ دونوں ہنسے اور ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہوئے۔ نیبراہ مسکرائی اور کنویں کی طرف چلی گئی، جہاں پانی کا ایک دھار سیڑھیوں سے نیچے گرا تھا۔ اس نے پانی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھ کر سبزیوں کے باغ میں پہنچی، جہاں اس نے کچھ تازہ پیداوار اٹھا کر دوسری ٹوکری میں ڈال دی۔ وہ خوش اور مطمئن محسوس کرتی تھی، کیونکہ وہ اپنے ارد گرد کی خوبصورتی کی تعریف کرتی تھی۔ اس نے سوچا کہ سب

کچھ بالکل ٹھیک ہے، جیسا کہ اسنے سوچا تھا. اس کا گھر شور اور بھیڑ سے دور تھا اور اس کے جانور اس کے دوست تھے۔

وہ ٹوکریاں اٹھائے گھر کی طرف چلی گئی، کچھ دیر بعد وہ باہر آئی۔ اس نے پکارا، "نیبر اس، تمہاری سیکرٹری کی کال ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ضروری ہے اور تمہیں اس سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ نیبر اس نے آخری بار بادل کے سر پر ہاتھ مارا اور پھر گھر کی طرف بھاگا۔ اس نے اپنا فون اٹھایا اور انگریزی میں جواب دیا، "ہاں، اولیویا؟ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، میں کل وہاں پہنچ جاؤں گا۔" اس نے فون بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔ نیبر اہ پہلے ہی اندر چل دی تھی

اسنے دور دور۔ تک پھیلے۔ کھیت کھلیان دیکھے اپنے جانور دیکھے وہ خوش تھا اپنی زندگی سے ان چھ مہینوں میں نیبر اہ کے ساتھ اسنے بہت سی خوشیاں دیکھیں تھیں اور وہ اس سادہ اور پر سکون زندگی سے خوش تھا۔۔

•••••

نیبراہ نے سفید شفان فراک پہنا ہوا تھا جس میں سبز، پیلے اور دیگر شیڈز کے سبز رنگ کے پھولوں اور پتوں کی کڑھائی تھی۔ جو فراک کے، دامن پر تھا اس کی بازوؤں پر آستینیں تنگ تھیں جسے چوری ڈار بازو کہا جاتا تھا۔ اس نے گلے میں سفید دوپٹہ اور کھجوری چوٹیا، بالوں کا سٹائل بنا رکھا تھا۔ اس نے کانوں میں جھمکے، اور بالوں میں سفید پھول پہن رکھے تھے۔ نیبراہ نیبرا اس کے کپڑے لگیج بیگ میں ڈال رہی تھی۔ وہ سٹیل گرے رنگ کی ڈریس شرٹ، سیاہ کوٹ اور سیاہ ڈریس پینٹ میں ملبوس تھا۔ اس نے چمکدار سیاہ جوتے اور کلائی پر ایک مہنگی گھڑی پہنی تھی۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔ پھر اسنے کنھی میز پر رکھی وہ نیبراہ کے پاس گیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے اس کا چہرہ اپنی طرف پھیرا "کیا تم پریشان ہو؟ اس نے اس کی طرف دیکھا، "میں تمہیں یاد کروں گی اپنا خیال رکھنا۔" نیبرا اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا "جب میں واپس آؤں گا تو

تمہارے لیے کیالاؤں؟''نبرا نے اس کے گلے میں بازو لپیٹ کر کہا،"بس تم واپس آجانا۔"نبرا اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا"اگر تم اسی طرح رہی اور میری آنکھوں میں دیکتی رہی تو وقت ساکت ہو جائے گا اور میری سویڈن کی فلائٹ چھوٹ جائے گی۔"نبرا نے مسکرا کر اس کے گال پر بوسہ دیا۔''تم بہت اچھے ہو''

کچھ دیر بعد نبرا دروازے کی دہلیز پر کھڑی تھی

۔نیبراہ نے سر پر دوپٹہ پہنا ہوا تھا اور چہرہ چھپانے کے لیے اسنے پلو کو اپنے منہ پر رکھا ہوا تھا۔نیبرا اس گاڑی میں بیٹھ کر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔نیبراہ نے بھی اس کی طرف دیکھتی رہی پھر مسکرائی''تم اب جاؤ گے تو بھی فلائٹ مس کرو گے''۔نیبرا اس مسکرایا اور چلا گیا۔نیبراہ نے دروازہ بند کر دیا لیکن کوئی درخت کے پیچھے چھپ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔وہ وقت کا انتظار کر رہا تھا۔سہی وقت کا۔۔۔۔۔۔۔جب سب حساب، پورے ہوں گے۔۔۔۔۔۔''

••••••

نیبراہ اور سندس اسلام آباد میں بک شاپ میں تھیں وہ پورے راستے ہنزہ سے آئی تھیں،۔سندس حال ہی میں عمرہ سے واپسی ہوئی تھی،مکہ کی زیارت کی۔نیبر اس کو سویڈن گئے ہوئے چار روز گزر چکے تھے۔اس نے اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کے لئیے نور اور حاشر کو چھوڑ دیا تھا۔نیبراہ نے نیبر اس کے لیے بہت سی کتابیں خریدی تھیں،اسے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔وہ اس کے ذائقے اور ترجیحات کو جانتی تھی۔ وہ واپس آنے پر اسے تحفہ دے کر اسے حیران کرنا چاہتی تھی۔اس نے سندس کے لیے کچھ کتابیں بھی خریدیں۔تھیں اسکو خود تو کتابوں کا شوق نہیں تھا مگر اسنے انکے لئیے ضرور کتابیں خریدیں جنکو کتابوں کا شوق تھا سندس نے کتابوں کے ڈھیر کی طرف دیکھا اور کہا،"تو تم نے صرف نیبر اس کے لیے کتابیں خریدنے کے لیے اتنا سفر کیا۔تم اتنی عقیدت مند بیوی ہو۔"نیبراہ نے مسکرا کر کہا،"ہاں،میں اس کے لیے کچھ بھی کروں گی۔وہ میری زندگی،میری محبت،میر اسب کچھ ہے۔اگر مجھے

اسکے لئیے کانٹوں پر بھی سفر کرنا پڑھا تو کروں گی"سندس نے مسکراتے ہوئے کہا،
وہ خوش قسمت ہے جسکو اتنی پیاری بیوی ملی،"

نیبراہ مسکرائی"ہاں حیدر بھائی کی طرح"

سندس شرمادی۔۔۔

وہ کتابوں کی ادائیگی کے لیے کاؤنٹر پر گئے۔دکاندار نے کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا"
باجی آپ کا بل ستر ہزار روپے ہے۔""نیبراہ نے چونکنے کا ڈرامہ کرتے ہوئے کہا،
"ستر ہزار بھائی؟میں غریب ہوں،ایک غریب لڑکی۔براہ کرم مجھے کچھ رعایت
دیں۔موبائل پر ناول پڑھ کر میری آنکھیں کمزور ہو گئی ہیں"۔اس نے ایک کتاب
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،"دیکھو،یہ سفر آخر ہے سندس سرور کا۔لکھارا
ناول یہ میرے ساتھ ہے۔ایک مشہور مصنفہ۔آپ کو اس کو اپنی دکان میں دیکھنا کا
اعزاز حاصل ہوا میری وجہ سے دیکھیں۔"سندس نے نیبراہ کی طرف دیکھا اور کہا،
"مجھے اس میں مت گھسیٹنا۔تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو۔"دکاندار نے کہا،"پھر مجھے

آپ سے زیادہ قیمت لینا چاہیے۔آپ امیر اور مشہور ہیں۔آپ اس قیمت کو برداشت کر سکتی ہیں۔"نیبراہ نے معصومیت سے کام لیا اور کہا،"میں غریب ہوں بھائی۔ذرا رحم کرو۔مجھے کچھ رعایت دو۔ساٹھ ہزار کیسے رہیں گے ؟"دکاندار نے کہا،"کوئی بات نہیں۔میں سب سے بہتر اڑسٹھ ہزار کر سکتا ہوں۔اسے لے لو یا چھوڑ دو۔"نیبراہ نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ایک کتاب دیکھی جس نے اس کی آنکھ پکڑ لی۔وہ انگریزی میں تھی اور اس کے سرورق پر نیبرا اس کی تصویر تھی۔اس کا عنوان تھا"ٹاپ واریر ایکسپوز میٹرکس"۔یہ نیبرا اس کی سوانح عمری تھی جسے ایک صحافی نے لکھا تھا۔اس کا انٹرویو لیا تھا،نیبراہ نے کتاب اٹھائی اور کتاب کا کور اسکی طرف کیا"یہ میرا شوہر ہے،آپ جانتے ہو،یہ ایک اعلی جنگجو ہے،یہ ایک ہیرو ہے،ایک لیجنڈ"

دکاندار مبہوت سا بولا سر اثبات میں ہلایا"پھر مجھے آپ سے ایک لاکھ لینا چاہیے۔آپ کا شوہر بہت امیر اور مشہور ہے۔آپ مجھے کوئی بھی قیمت بھی ادا کر سکتی

ہیں۔"نیبراہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا کیوں؟میرا شوہر امیر ہے، میں نہیں۔ میں ایک غریب اور معصوم عورت ہوں، یاد ہے؟"اس نے اپنی پیشانی تھپتھپاتے ہوئے کہا، "آپ ایک چالاک تاجر ہیں، بھائی۔آپ پیسہ کمانے کا طریقہ جانتے ہیں۔"اس نے کندھے اچکا کر بھاری دل کے ساتھ اسے اپنا کریڈٹ کارڈ دیا۔اس نے کہا، "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے. یہاں، اپنے پیسے لے لو. لیکن تم مجھے لوٹ رہے ہو بھائی۔" دکاندار مسکرایا اور بولا، "شکریہ باجی! دوبارہ آنا. اپنی کتابوں سے لطف اندوز ہوں" اس نے اسے رسید اور شاپر دیا۔نیبراہ اور سندس شاپر لے کر باہر نکل گئیں۔دکاندار کے ساتھ ان کی پیاری سی بات چیت ہوئی، جو ان کی حرکات سے خوش تھا۔۔۔۔۔

•••••

سندس گاڑی چلا رہی تھی اور نیبراہ سے کہتے ہوئے وہ ہنس پڑی، "تم ہر جگہ غریب کیوں کرت بنتی ہو؟" ایمان نے قہقہہ لگایا اور کہا، "تاکہ لوگ نہ دیکھیں کہ میں

کتنی امیر ہوں۔مجھے ان کے سامنے اتنا رونا چاہیے، کہ انکے دل کو ٹھنڈک پہنچے اور وہ میری دولت کو نظر نہ لگائیں۔۔کیا تم نہیں یہ سوچتی؟جب تک تم اپنی دولت کو دوسروں سے چھپاتے رہو گے سب ٹھیک رہے گا۔"اس نے سندس کو آنکھ ماری

سندس اسے، دوبارہ بولی‡اگر کسی کو پتا چل جائے تم امیر ہو تو"

نیبراہ کے ھاتھوں میں پھولا ہوا غبارہ تھا جس کو نیبراہ نے اوپر کیا اور پیچھے سے ہوا، نکلتے وہ بیک سیٹ پر گر گیا"پھر تباہی بربادی"

www.novelsclubb.com

تم بہت ہوشیار ہو۔"سندس نے مسکراتے ہوئے کہا،"

ایمان نے بے نیازی سے شانے اچکائے

اس دنیا میں ہوشیار ہونا پڑتا ہے، ورنہ لوگ تمہیں بیچ کر زندہ کھا جاتے ہیں"۔

شاہراہ ان کے آگے بڑھی اور اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

==========

دو ماہ بعد.....ایمان اپنے باغ سے سٹرابیری کے پودے سے اسٹرابیری چن رہی تھی۔چشمہ اس کے پیچھے بہہ رہا تھا،ایک پُر سکون آواز اور ایک خوبصورت منظر پیدا کر رہا تھا۔

اسکا موبائل رنگ ہوا ایمان نے موبائل پر نام دیکھا،تو مسکرا دی واٹس ایپ،پر نیبر اس،کی،کال تھی وہ چلتے سامنے نظر آتے،بینچ کے پاس پہنچی

اس نے اسٹرابیری کی ٹوکری برابر میں رکھی۔وہ اس بینچ پر بیٹھ گئی جس کے نیچے پانی کا ایک چشمہ بہتا تھا۔اس نے فون پر اس کی آواز سنی،بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر کہا،ہیلو قلب نیبر اس کیسی ہو"

"ہیلو نہیں کہتے، سلام کہتے ہیں۔" ایمان ناراضگی سے بولی جو مصنوعی تھی کیونکہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

اس نے اسے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے سنا، "میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے سے پہلے نیکیاں کماؤ۔" ایمان نے گڑگڑا کر کہا، "ہمم، میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں مل کر سب کچھ حاصل کریں۔" نیبر اس مسکرایا اور دونوں نے کہا، "السلام علیکم۔" وہ ہنسے اور پھر کہنے لگے وعلیکم السلام۔ وہ ہنستے رہے، ایک دوسرے کی بات سن کر خوشی محسوس کرتے رہے۔

نیبر اس نے ایمان سے پوچھا "تم کیا کر رہی تھی؟ ایمان نے اسٹرابیری کی ٹوکری کی طرف دیکھا "میں اسٹرابیری چن رہی تھی۔ اس نے اس سے پوچھا، "اور تم؟" نیبر اس مسکرایا اور کہا، "میں تمہیں یاد کرتا ہوں اور ہر وقت تمہارے بارے میں سوچتا ہوں۔" اس نے اسے چھیڑا اور کہا، "تم مجھے یاد نہیں کر رہی ہو نا" ایمان نے مسکرا کر کہا، "میں تمہیں بہت یاد کرتی ہوں، دن کا آغاز تمہاری یاد سے دن کا

اختتام تمہارے نام سے کاش میں تمہارے پاس آذر بائیجان میں اڑ کر آسکتی۔"

نیبر اس نے ہنستے ہوئے کہا، "آذر بائیجان، نہیں ملائیشیا۔" ایمان نے منہ بنا کر کہا، "تم عجیب ہو، تم اکثر سویڈن میں ہوتے ہو، کبھی ازبکستان میں، کبھی آذر بائیجان میں، اب ملائیشیا میں۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا، "میں جہاں بھی ہوں، تمہیں یاد کرتا ہوں۔"

ایک تتلی اڑتی ہوئی آئی اور نیبر اہ کے ہاتھ کی پشت پر بیٹھ گئی وہ مسکرائی اور بولی "میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔" نیبر اس چونک گیا "کیا میں باپ بننے جارہا ہوں؟ ایمان نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا "تم ان شاءاللہ وہ بن جاؤ گے"۔ اس نے پھر کہا، "لیکن یہ بات نہیں ہے۔" تتلی اڑ گئی اور ایمان نے چشمے میں ہاتھ ڈال دیا۔ پانی اس کے ہاتھ پر چھڑکا اور دھوپ میں چمکا۔ "جب تم واپس آؤ گے تو دیکھو گے"۔

••••••••••••••••••••••••

نیبر اہ جائے نماز پر بیٹھی دلجمعی سے دعائیں مانگ رہی تھی۔وہ نیبر اس کو بری طرح یاد کر رہی تھی۔وہ کافی عرصے سے دور رہا تھا،اور ان کی کالیں نایاب اور مختصر تھیں۔وہ اسے اپنے پورے دل سے پیار کرتی تھی،اور اسے امید تھی کہ وہ جلد واپس آئے گا۔اپنے پیچھے شیشے کی بڑی کھڑکی سے وہ برف سے ڈھکے پہاڑ اور برف کے تودے باہر تیزی سے گرتے دیکھ سکتی تھی۔چمنی کڑک رہی تھی،اور وہ اپنے سیاہ لباس میں گرم اور آرام دہ محسوس کر رہی تھی۔اس نے دعا میں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے نیبر اس کی حفاظت کرنے اور اسے اپنے پاس واپس لانے کے لیے کہا۔

دروازے کی گھنٹی بجی،اس کی نماز میں خلل پڑا۔وہ اٹھ کر دروازے کی طرف چلی گئی۔جب اس نے اسے کھولا تو اسے باہر کوئی نظر نہیں آیا۔اس کے بجائے، دروازے پر ایک کاغذ تھا،ایک خاکی لفافے کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔اس نے جھک کر کاغذ اور لفافہ لے لیا۔اس نے لفافہ الٹا کیا،لیکن اس پر کوئی نام نہیں تھا۔وہ کندھے اچکا کر اندر چلی گئی۔اس نے لفافہ کھولا اور کاغذ نکالا۔اس پر لکھے الفاظ سے وہ چونک

www.novelsclubb.com

گئی۔"میں نیبر اس ہوں۔میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ تمہارا ماضی مجھے ہمیشہ شرمندہ کرتا ہے۔"

باہر پڑھتی برف کی ٹھنڈک اسکے چہرے پر پڑھی نیبراہ کا منہ کھل گیا نیبراہ نے اس، کاغز کو یک ٹک دیکھتے دروازہ بند کر دیا

نیبراہ نے اپنا جبڑا بھینچ لیا۔"یہ نیبر اس کی لکھاوٹ نہیں ہے،"اس نے خود سے کہا۔پھر اس کا چہرہ اتر گیا۔"پھر میرے ماضی کو کون جانتا ہے؟"اس نے غصے اور خوف کی لہر محسوس کی۔نیبر اس کے ساتھ اس کا رشتہ کون خراب کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟کون اسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا؟

•••••••دوسری طرف نیبر اس اپنے دفتر میں تھا جو کہ گرم اور مصروف تھا۔ لوگ آتے جاتے جا رہے تھے اور وہ میٹینگ میں تھا۔اس کا کمرہ کشادہ اور خوبصورت تھا جس میں شیشے کی ایک بڑی دیوار تھی جس سے شہر نظر آتا تھا۔وہ دبئی میں تھا،جو دنیا کی سب سے جدید اور خوشحال جگہوں میں سے ایک ہے۔اس

نے ڈارک چاکلیٹ براؤن ڈریس شرٹ اور میچنگ ڈریس پینٹ پہن رکھی تھی۔ وہ اپنی دونوں درمیانی انگلیوں کے درمیان قلم گھما رہا تھا، پریزنٹیشن سن رہا تھا۔ وہ اداس اور بے چین تھا۔ وہ اپنی نیبرہ کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ وہ اسے اپنی بانہوں میں پکڑ کر اسکے لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے اور اسے کتنا یاد کرتا ہے۔ اس کی سیکرٹری ہچکچاتے ہوئے اندر آئی "سر،" اس نے کہا۔ نیبر اس نے اس کی طرف دیکھا اور ابرو اٹھائی۔ "جی؟"

"جناب، کوئی مولا جٹنی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ وہ میری بات نہیں سن رہی۔ وہ بہت ناراض ہے۔" نیبر اس نے مسکرا کر اسے موبائل لانے کا اشارہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ مولا جٹنی کون ہے۔ یہ اس کا عرفی نام نیبرہ، اس کی لڑاکا، اس کی ملکہ تھی۔ وہ اسے اس نام سے چھیڑنا پسند کرتا تھا، کیونکہ وہ اس سے نفرت کرتی تھی۔۔ سیکرٹری اس کے پاس آئی اور اسے موبائل دیا۔ نیبر اس نے اسے لے لیا اور انگریزی میں سب کو دیکھتے بولا،

““Stepping away momentarily from the meeting for a vital call. Business matters demand attention”

وہ اٹھ کر شیشے کی دیوار کے سامنے کھڑا ہوا اور کال کا جواب دیا۔"ہیلو میری محبت. کچھ ہوا ہے؟"لائن کے دوسرے سرے پر، نیبراہ پریشان تھی۔”نیبراس، مجھے ایک خط ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ تم مجھے صرف میرے ماضی کی وجہ سے چھوڑ رہے ہو۔“نیبراس جس نے اپنا بائیاں ھاتھ جیب میں رکھا تھا، چونک گیا۔ اس نے جو سنا اس پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ نیبراہ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا۔اسے اس کے ماضی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔وہ جانتا تھا کہ اس نے بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں،اور وہ اپنی محبت سے اس کے زخموں کو مندمل کرنا چاہتا تھا۔وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا،اسے کبھی تکلیف نہیں دے گا۔وہ ایسا کرنے کے بجائے مرنا پسند کرے گا۔

اس نے مضبوط آواز میں کہا، "یہ جھوٹ ہے، میری جان۔ میں ایسی بات کبھی نہیں لکھوں گا۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں. تم میری جان، میرا دل، میرا سب کچھ ہو۔ میں تمہیں چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ میرے لیے اتنا ہی بڑا گناہ ہے جتنا خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔" نیبراہ نے نظریں جھکا لیں۔ "میں جانتی ہوں، میں تمہاری ہینڈ رائٹنگ کو پہچانتی ہوں۔ اسی لیے میں نے تمہیں کال کی ہے۔" نیبرا اس نے ایک گہرا سانس لیا اور قائل کرنے والے انداز میں اپنی ہتھیلی سیدھی کی۔ "تم نے صحیح کام کیا، میری محبت. پریشان نہ ہوں، میں سب کچھ دیکھ لوں گا۔ جب تک نیبرا اس یہاں ہے، وہ آپ کی حفاظت کرے گا۔ میری موجودگی میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ فکر نہ کرو۔" اس نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جو اس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ تجسس سے اسے گھور رہے تھے، سوچ رہے تھے کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ اس نے پرواہ نہیں

www.novelsclubb.com

کی۔اسے صرف نیبراہ کی پرواہ تھی۔اس نے اس سے کہا،"مجھے کاغذ اور لفافے کی تصویر بھیج دو، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کے پیچھے کون ہے۔"

نیبراہ نے اسے واٹس ایپ پر تصویر بھیجی۔اس نے کال ہٹا کر تصویر دیکھی۔تصویر دیکھ کر اس کا چہرہ تڑپ اٹھا۔اس نے ہینڈ رائٹنگ کو پہچان لیا۔۔غصے اور نفرت کی لہر کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔اس نے اپنے آپ سے قسم کھائی کہ وہ ان لوگوں کو اس کی قیمت ادا کرے گا۔وہ نیبراہ کو خود سے کبھی دور نہیں ہونے دے گا وہ ان لوگوں کو نیبراہ،اس کا فرشتہ اس کی شہزادی اسکے دل کی ملکہ کو تکلیف دینے نہیں دے گا۔اس نے نیبراہ کو دوبارہ کال کی اور پُر سکون آواز میں کہا،"فکر نہ کرو میری جان۔میں جانتا ہوں کہ اس کے پیچھے کون ہے۔لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے۔میں ان سے نمٹ لوں گا۔میں انکو اس بات کا افسوس دلاؤں گا۔مجھ پر بھروسہ کرو"

دوسری طرف سے روندھی آواز آئی ''کیسے صبر کروں نیبر اس لڑکی کی عزت مکڑی کے جال سے بھی زیادہ نازک ہوتی ہے اگر لڑکی کی غلطی نہ بھی ہو تو لوگ لڑکی پر انگلیاں اٹھاتے ہیں وہ خدا بن جاتے ہیں اور حساب مانگتے ہیں''

،وہ اسے سمجھاتے بولا''۔میں کبھی کسی کو تم پر انگلی نہیں اٹھانے دوں گا۔اگر کوئی ایسا کرتا ہے،چاہے وہ پوری دنیا ہی کیوں نہ ہو،تم جانتی ہو کہ ساری دنیا انگلی کے بغیر چلے گی۔"اس نے اپنی باتوں سے نیبراہ کو مسکراتے ہوئے سنا اس نے راحت اور خوشی کی لہر محسوس کی۔اسے اس کی مسکراہٹ بہت پسند تھی۔اسے اس کی آواز بہت پسند تھی۔وہ اس سے پیار کرتا تھا۔اس نے اس سے کہا،"اور تم،میری محبت، اس کی پرواہ نہ کرو کہ کوئی تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔تم دنیا کی سب سے خوبصورت،سب سے زیادہ پاکیزہ،سب سے معصوم،اور بہترین عورتوں میں سے ایک ہو،تم میری ملکہ ہو،میری لڑاکا،میری سنڈریلا۔"

نیبراہ نے غصے سے ناک چٹکی لی۔ "میرا موازنہ اس دیوانی سے نہ کرو۔ یہ میری توہین ہے۔ میری سوتیلی ماں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ مجھے کام پر لگا سکے وہ۔ جوانی میں بھی دیوانی اپنی ماں کے جوتے کھایا کرتی تھی مجھے ایسی لڑکیاں زہر کی پڑیاں لگتی ہیں جو کمزور مظلوم بن کر عورتوں کا نام ڈبوتی ہیں ورنہ جتنا درد برداشت کر کے عورت بچے کو جنم دیتی ہے کسی کے اندر اتنی ہمت نہیں عورت دنیا کی سب سے زیادہ مضبوط مخلوق ہے اسکو۔ ایسا نازک نہیں ہونا چاہیے" نیبرا اس ہنسا۔ اس کی ہنسی اتنی تیز اور متعدی تھی کہ کمرے میں موجود لوگ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن نیبرا اس نے پرواہ نہیں کی۔ اس نے ان کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے کام کو ذہن میں رکھیں۔ اسے صرف نیبراہ کی پرواہ تھی۔ اس نے اس سے کہا، "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، میری شہزادی، میری لڑاکا، میری ملکہ۔ تم میری وارئیر ہو میری زندگی تم ون اینڈ اونلی ہو تمہارے جیسا کوئی۔ نہیں۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں. میں تمہیں کسی بھی چیز سے زیادہ یاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں

دیکھنے تمہیں تھامنے، تمہارے لمس کو محسوس کرنے کا انتظار نہیں کر سکتا۔" نیبراہ نے آہ بھری۔ وہ بھی اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ وہ اس کے بازوؤں کو اپنے گرد محسوس کرنا چاہتی تھی، وہ اس کے دل کی دھڑکن، اس کی سرگوشیاں، اس کی باتیں سننا چاہتی تھی۔ وہ اس کی آنکھیں، اس کی مسکراہٹ، اس کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ اس کا، اور اس کا واحد بننا چاہتی تھی۔ اس نے اس سے کہا، "، میری محبت. میں بھی تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ تم میرے پاس کب آ رہے ہو؟" نیبرا اس مسکرایا۔ اس کے لیے ایک سرپرائز تھا۔ اس نے اس سے کہا، "جلد ہی، میری محبت، بہت جلد، میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔ ایک بہت بڑا سرپرائز۔ تم اسے پسند کرو گی، میں وعدہ کرتا ہوں، بس میرا انتظار کرو میری محبت، بس میرا انتظار کرو" نیبراہ نے گہرا سانس لیا "تم اجاؤ میرے پاس یہ تمام سرپرائز سے بڑھ کر ہو گا"

www.novelsclubb.com

اس نے اس سے کہا، "ٹھیک ہے، میری محبت. فکر مت کرو میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں. اللہ حافظ۔ اپنا خیال رکھنا." نیبراہ نے اس سے کہا، "میں بھی تم سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ اللہ حافظ تم۔ بھی خیال رکھنا۔" انہوں نے مسکرا کر کال کاٹ دی۔ انہوں نے اپنے سینے میں ایک گرم اور دھندلا سا محسوس کیا۔ انہوں نے ایک ایسا تعلق محسوس کیا جو کسی بھی چیز سے زیادہ مضبوط تھا۔ انہوں نے ایک ایسی محبت محسوس کی جو کسی بھی چیز سے گہری تھی۔ وہ خوش تھے. وہ پیار میں تھے۔ وہ نیبر اس اور نیبراہ تھے۔ نیبر اس موبائل میں دیکھتے کوئی کام کر رہا تھا اسنے اپنی سیکرٹری کو ھاتھ کے ہشارے سے بلایا کہ وہ تیزی سے اسکے جانب گئی نیبر اس نے موبائل سیکرٹری کو دیا اور کہا ''جب بھی مجھے اس نام سے فون آئے تو فوراً موبائل لے آنا، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں جنگ میں ہوں۔ یا مر رہا ہوں'' سیکرٹری نے سر ہلایا۔ نیبر اس اپنی نشست پر واپس چلا گیا اور میٹنگ دوبارہ شروع کی۔ اس نے کمرے میں موجود لوگوں سے رکاوٹ پر معذرت کی اور انہیں جاری

www.novelsclubb.com

رکھنے کو کہا۔اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو لیکن وہ اپنی مسکراہٹ چھپا نہ سکا۔وہ ابھی بھی نیبراہ کے بارے میں سوچ رہا تھا،اور وہ سرپرائز اس نے اس کے لیے پلان کیا تھا۔وہ اس کے رد عمل کو دیکھنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔وہ دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان تھا۔

---

نیبر اس جم میں تھا، سخت محنت کر رہا تھا۔وہ اپنی صحت اور جسم کی بناوٹ کا خاص خیال رکھتا تھا۔جم روشن اور کشادہ تھا، جس میں مختلف مشینیں اور آلات تھے۔ دیواروں پر مشہور کھلاڑیوں کے پوسٹر اور حوصلہ افزا اقتباسات آویزاں تھے۔ سپیکرز پر ایک گانا چل رہا تھا، لیکن نیبر اس اسے نہیں سن رہا تھا۔اس کے پاس نشیدوں کی اپنی پلے لسٹ تھی،اسلامی حمد جو خدا کی تعریف کرتے تھے اور اسے متاثر کرتے تھے۔اس نے موٹے ہیڈ فون پہنے ہوئے تھے جو اس کے آس پاس کے شور کو روکتے تھے۔اس کی توجہ اپنی ورزش پر تھی،اور کچھ نہیں۔وہ ایک لیگ

کرل مشین پر لیٹا تھا، اپنی ٹانگیں اوپر نیچے اٹھا رہا تھا، اپنے گلوٹس پر کام کر رہا تھا۔ اس کے پٹھوں میں تناؤ اور پسینہ تھا، اور اس کی قمیض اس کے جسم سے چمٹی ہوئی تھی، جس سے اس کے پیٹ، کندھے، بائسپس اور ٹرائیسپ ظاہر ہو رہے تھے۔ اس کی قمیض سیاہ اور سرمئی تھی، جو اس کی پتلون سے ملتی تھی۔ وہ مضبوط اور فٹ لگ رہا تھا، اور وہ جانتا تھا. اس کے فون کی گھنٹی بجی، اس کی ورزش میں خلل پڑا۔ اس نے اسکرین پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ یہ ایک پوڈکاسٹ میزبان کی کال تھی۔ اس نے اس کے ساتھ ایک انٹرویو کرنے، اور کچھ مخصوص لوگوں کو اکسپوز کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ اس نے آہ بھری اور کال اٹھالی۔ اس نے اپنی نشید کو تھماتے ہوئے کہا، ''محمد نبرس بول رہے ہوں۔ پوڈکاسٹ کے میزبان نے اسے سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ پوڈکاسٹ کرنے کے لیے تیار ہے۔ نیبر اس نے ہاں کہا، لیکن اس نے اسے اپنی ورزش ختم کرنے اور تیار ہونے کے لیے کچھ وقت دینے کو کہا۔ پوڈکاسٹ کے میزبان نے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ اسے آدھے گھنٹے میں واپس کال کرے گا۔ نیبر اس

www.novelsclubb.com

نے شکریہ ادا کیا اور کال بند کر دی۔اس نے اپنی نشید دوبارہ شروع کی اور اپنی ورزش جاری رکھی۔اس نے لیگ کرل کے کچھ اور سیٹ کیے، پھر دوسری مشینوں پر چلا گیا۔اس نے سینے کو دبانے، کندھے کے دبانے، بائسپ کرلز، ٹرائیسپ ایکسٹینشنز، اور لیٹ پل ڈاؤنز کیے تھے۔اس نے اپنے جسم کے ہر حصے پر کام کیا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ متوازن اور سڈول ہے۔اس نے اپنے پٹھوں کے جلنے اور بڑھنے کے احساس سے لطف اٹھایا۔اس نے طاقتور اور پر اعتماد محسوس کیا۔ وہ اپنی ورزش ختم کر کے لاکر روم میں چلا گیا۔اس نے شاور لیا اور کپڑے بدلے۔ اس نے سیاہ شرٹ کے اوپر گرے ڈینم جیکٹ اور گرے جینس کے ساتھ چیلسی کے شوز پہنے تھے اس نے انگلیوں میں انگوٹھیاں پہن رکھیں تھیں اس نے خود کو آئینے میں دیکھا اور مسکرا دیا۔اسے پسند آیا جو اس نے دیکھا۔وہ خوبصورت اور دلکش تھا، اور وہ اسے جانتا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور ٹائم چیک کیا۔وہ دروازہ دھکیل کر سپورٹز بیگ پکڑے باہر نکلا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••

نیبراس ایک پوڈکاسٹ اسٹوڈیو میں تھا، میزبان کی طرف سے ایک میز پر بیٹھا تھا۔ ان کے پیچھے ایک بڑی کھڑکی شہر اور اس کی عمارتوں کا منظر دکھا رہی تھی۔ ان کے سامنے مائیکروفون تھے اور کانوں میں ہیڈ فون۔ وہ نیبراس کی کتاب اور اس کی تحریک آزادی کے جنگجوؤں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ میزبان: میٹرکس بریکرز میں خوش آمدید، پوڈکاسٹ جہاں ہم جھوٹ کو بے نقاب کرتے ہیں اور سچ کو ظاہر کرتے ہیں۔ میں آپ کا میزبان ہوں، علی، اور آج ہمارے ساتھ ایک بہت ہی خاص مہمان ہے۔ وہ فریڈم فائٹرز کے بانی ہیں، ایک ایسی تحریک جس کا مقصد لوگوں کو میٹرکس سے آزاد کرانا ہے۔ وہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب The Matrix Unmasked کے مصنف بھی ہیں۔ براہ کرم خوش آمدید، نیبراس۔ (وہ تالیاں بجاتا ہے اور گرمجوشی سے مسکراتا ہے۔) نیبراس:

شکریہ علی۔ یہاں آکر خوشی ہوئی۔(اس نے اپنا سر ہلایا اور مسکراہٹ واپس کر دی۔)میزبان: نیبر اس، آپ اپنے بے باک اور متنازعہ بیانات سے میڈیا میں دھوم مچا رہے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہ ایک میٹرکس ہے، ہمارے ذہنوں کے لیے ایک قید ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟(وہ آگے جھکتا ہے اور تجسس سے نیبر اس کو دیکھتا ہے۔)نیبر اس: ضرور علی۔ میٹرکس ایک ایسا خانہ ہے جس کے اندر دنیا کے تمام لوگ قید ہیں۔ یہ چوہے ہیں، وہ بچوں کو ذہنی غلام بنانے کے لیے تعلیمی مراکز میں بھیجنا چاہتے ہیں، نہ کہ انھیں آزاد سوچ رکھنے کے لیے۔ مجھے بتائیں، کیا کسی اسکول نے آپ کو کاروبار سکھایا تاکہ آپ کاروبار کر سکیں؟ اگر آپ نہیں کرتے تو وہ آپ کو صرف تناؤ دیتے ہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ پیچھے رہ جائیں گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ ہو جائے گا۔ تعلیم انسانی حق ہے، وہ اپنے بچوں کو خود دے سکتا ہے، وہ بھی گھر میں۔ ان کی تربیت والدین سے بہتر کوئی اور نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ لوگوں کو

www.novelsclubb.com

ذہنی مریض بناتے ہیں اور انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔گھروں میں بچوں کے ذہنوں کو ٹی وی پروگراموں کے ذریعے یہ پروگرام بناتے ہیں جہاں سیکھایا جاتا ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں، آپ کو وہی ہونا چاہیے جو آپ بننا چاہتے ہیں، اسکول آپ کو کیا سکھاتے ہیں؟ آپ ہم جنس پرست بن جاتے ہیں، گے ٹرانس لیسبین، خدا کی تخلیق کو تبدیل کرنا سیکھ اتے ہیں. یہ لوگ آپ کے دماغ کو کنڑول کر رہے ہیں۔(وہ اپنے پوائنٹس پر زور دینے کے لیے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے اور اپنا جذبہ ظاہر کرنے کے لیے آواز بلند کرتا ہے۔)

وہ مزید بولا ''عورتوں کی تحریک چلائی جاتی، ہے جہاں عورتوں کو مردوں کے برابر لایا جارہا ہے آپ بتا سکتے ہیں کہ عورت اور مرد جب گھر سے باہر ہوں گے تو پیچھے انکی اولاد کی تربیت کون کرے گا ٹی وی موبائیلز۔۔آج کی جنریشن کیوں تباہ ہے یہ ہی وجہ ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ عورتیں کچھ نہیں کر سکتیں میری بیوی جنکو میں بہت، مانتا ہوں وہ ایک بزنس وومین ہیں وہ اپنا بزنس گھر سے چلاتی۔ہیں اور۔گھر

کو، بھی دیکھتی ہیں تعلیم ہر عورت و مرد کا فرض ہے عورت تعلیم حاصل کرے گی۔وہ نسل کو بدل دے، گی میں بس یہ کہتا ہوں کہ عورت کبھی مرد نہیں بن سکتی مرد اور عورتوں کے ذمہ، مختلف زمہ داریاں ہیں عورتیں گھر میں رہیں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں مرد باہر جائے اور محنت کرے عورتوں کے ایسے بہت کام ہیں جو مرد نہیں کر سکتے نہ مردوں کے کام عورتیں کر سکتی ہیں ایسے، بہت کام ہیں جن میں اچھے مرد ہیں بہت سے ایسے کام ہیں جن میں اچھی عورتیں ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فیملی سسٹم تباہ ہو جائے اور نسلیں نہ بڑھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ہوسٹ بولا "کیوں"

نیبر اس بولا "جتنے کم لوگ ہوں گے اتنے آسانی سے وی لوگ کنڑول ہوں گے یہ جو حدثات ہوتے ہیں کیوں ہوتے ہیں تاکہ دنیا کی پاپولیشن کم ہو اور جو پاپولیشن رہ جائے اس کو اپنا غلام بنایا جاسکے اور آخری دور میں دجالی فوج تیار کی جاسکے

دو ہزار تائیس میں جو غزا پر حملہ ہوا تھا کیوں ہوا تھا کیونکہ یہ لوگ فلسطینیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ صرف فلسطینی ہی ایک ایسی قوم ہے جو اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں مسجد اقصی کے لیئے، اگر فلسطینی ہی نہیں ہوں گے تو کون مسجد اقصی کی حفاظت کرے گا یہ دنیا میں جو مسلم ممالک بنے پھرتے ہیں یہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔۔۔یہ جن کے زیر اثر ہیں وہ لوگ مسجد اقصی کو گرا کر ٹھرڈ ٹیمپل تعمیر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انکا مسیحا دجال جلد سے جلد اس دنیا میں آئے اور دنیا میں اپنی بادشاہت کرے

یہ جو زیونسٹ خود کو اشکینازی صیہونی کہتے ہیں آصل میں یہ یجوج مجوج کی نسل ہیں جو دنیا کو اپنے قابو میں کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ اپنے دور میں یہودی ہو گئے۔ تھے جنکو بچا لیا گیا تھا۔۔۔اصل یہودی سفید نہیں گندمی رنگت کے ہوتے ہیں اور یہ صیہونی مقبوصہ زمین پر کسی بھورے رنگت والو کو آنے تک نہیں دیتے یہ لوگ حقیقت میں ہر چیز کو چلا رہے ہیں جو اپنا ڈی این اے، کروانے تک سے ڈرتے ہیں

انکی زمین میں ڈی این اے کروانے کے لئیے بھی حکومت سے اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔اب آپ دیکھیں گے کہ امریکہ جیسا ملک بھی انکا کتا ہے

میں سمجھ رہا ہوں کہ چھ عرب ممالک جو امریکہ کو اپنا ابو مانتے ہیں وہ اس بات سے ناراض ہوں گے مگر یہ حقیقت ہے

یہ میٹرکس جنکو ہم عام الفاظ میں ون آئی کہتے ہیں جانتے ہیں یہ اسلام کے سخت خلاف کیوں ہیں کیونکہ اسلام ہر اس چیز۔سے منع کرتا ہے جو ان میٹرکس کو تباہ کر سکتا ہے وجہ صاف ہے کہ ہولی ووڈ اسی وجہ سے اسلام کے خلاف موویز بناتے ہیں کہ اگر دنیا میں سب مسلمان ہو گئے تو میٹرکس تباہ ہو جائے۔گی میں لوگوں کو یہ ہی بولوں گا کہ آنکھیں کھولیں اور غلامی سے بھی باہر نکلیں اپنے بزنسز کریں اور خود کو آزاد رکھیں اپنے دماغ کو وسیع رکھیں اور انکی چالوں سے، بچیں۔۔۔

میزبان: نیبراس، آپ نے ہمیں میٹرکس، مشینوں اور مزاحمت کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ میٹرکس سے کیسے بچ گئے، آپ کیسے ایک بن گئے، اور آپ نے انقلاب کیسے شروع کیا۔ لیکن ایک بات ہے جو آپ نے ہمیں ابھی تک نہیں بتائی۔ درد کیا ہے، نیبراس؟ آپ درد کی تعریف کیسے کرتے ہیں؟ نیبراس: درد، علی، آزادی کی قیمت ہے۔ درد وہ قربانی ہے جو ہمیں میٹرکس سے آزاد ہونے کے لیے کرنی پڑتی ہے۔ درد ایک امتحان ہے جسے ہمیں اپنی قابلیت ثابت کرنے کے لیے پاس کرنا پڑتا ہے۔ درد وہ استاد ہے جس سے ہمیں مضبوط ہونے کے لیے سیکھنا پڑتا ہے۔ درد وہ دشمن ہے جس سے ہمیں اپنے خوف پر قابو پانے کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔ درد وہ اتحادی ہے جسے زندہ محسوس کرنے کے لیے ہمیں گلے لگانا پڑتا ہے۔ درد ایک حقیقت ہے جس کا سامنا ہمیں سچائی کو دیکھنے کے لیے کرنا پڑتا ہے۔ میزبان: یہ بہت گہرا جواب ہے، نیبراس۔ لیکن کیا آپ یہ نہیں سوچتے کہ درد بھی ایک بوجھ ہے، ایک لعنت ہے، ایک تکلیف ہے؟ کیا آپ

www.novelsclubb.com

نہیں سوچتے کہ درد ایک ایسی چیز ہے جس سے ہمیں بچنا، روکنا یا آرام کرنا چاہیے؟

نیبراس: نہیں علی، مجھے ایسا نہیں لگتا۔ مجھے لگتا ہے کہ درد ایک تحفہ ہے، ایک نعمت ہے، ایک چیلنج ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ درد ایک ایسی چیز ہے جسے ہمیں قبول کرنا، برداشت کرنا، یا تبدیل کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ درد ہماری آزادی، ہمارے ارتقاء، ہماری نجات کی کلید ہے۔ میزبان: آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں نیبراس؟ آپ درد کے بارے میں اتنے مثبت کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ درد سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟

نیبراس: میں یہ کہہ سکتا ہوں، علی، کیونکہ میں نے درد کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے کئی شکلوں میں، کئی سطحوں میں، کئی طریقوں سے درد کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے جسمانی درد، ذہنی درد، جذباتی درد، روحانی درد کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے زخموں، بیماریوں، نقصانات، دھوکہ دہی سے درد کا تجربہ کیا ہے. میں نے میٹرکس، مشینوں، ایجنٹوں سے درد کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے خود سے درد کا تجربہ کیا ہے، اپنے شکوک و

شبہات،اپنے خوف۔سے،درد کا تجربہ کیا ہے،اور میں نے اس سے سیکھا ہے۔میں نے سیکھا ہے کہ درد سے کیسے نمٹا جائے،درد کو کیسے استعمال کیا جائے،درد کو کیسے عبور کیا جائے۔میزبان:اور آپ یہ کیسے کرتے ہیں،نیبر اس؟آپ درد سے کیسے نمٹتے ہیں،درد کا استعمال کرتے ہیں،درد سے ماورا؟نیبر اس:میں یہ کرتا ہوں،علی، ایک کی مثال پر عمل کرتے ہوئے،مزاحمت کے رہنما،وہ شخص جس نے دنیا کو بدل دیا۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد سے کیسے نمٹا جائے،درد کو کیسے استعمال کیا جائے، درد سے ماورا۔اس نے مجھے درد کا راز،درد کے معنی،درد کا مقصد سکھایا۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد کمزوری نہیں بلکہ طاقت ہے۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد کوئی مسئلہ نہیں بلکہ حل ہے۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد رکاوٹ نہیں بلکہ ایک موقع ہے۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد عذاب نہیں بلکہ انعام ہے۔درد ناکامی کی علامت نہیں بلکہ کامیابی کی علامت ہے۔درد آخر نہیں بلکہ آغاز ہے۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد ایک لعنت نہیں بلکہ ایک نعمت ہے۔اس نے مجھے سکھایا کہ درد بوجھ نہیں

www.novelsclubb.com

بلکہ تحفہ ہے۔میز بان: اور وہ تحفہ کیا ہے نیبر اس؟درد کا تحفہ کیا ہے؟نیبر اس: درد کا تحفہ، علی، زندگی کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ آزادی کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ محبت کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ خدا کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ انسان ہونے کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ ایک ہونے کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ آپ کے ہونے کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ ہمارے ہونے کا تحفہ ہے۔درد کا تحفہ وجود کا تحفہ ہے۔

اگر آپ درد کے لیے تیار نہیں ہیں تو آپ کبھی بھی کچھ نہیں کر سکتے وہ کہتے ہیں نانو پین نو گین تو درد۔آپ، کو مضبوط بھی، بناتا، ہے، اور طاقت ور بھی، تو درد کو کمزوری نہیں طاقت بناؤ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

••••••

نیبر اہ اصطبل میں جانوروں کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔رات کا وقت تھا اور برف نے ہر چیز کو سفید کر دیا تھا۔اس نے جانوروں کے لیے گھاس اور چارہ خریدا اور انہیں

کھلایا۔وہ گھوڑے کو برش کر رہی تھی، بادل، جب اس نے اپنے فون کی گھنٹی سنی۔ اس نے مڑ کر اپنا فون نکالا جو اس کے سویٹر کی جیب میں تھا اور سویٹر کیل سے لٹکا ہوا تھا۔اس نے موبائل کان سے لگا کر جواب دیا۔"السلام علیکم، میرے دل کی دھڑکن۔کیسے ہو؟"وہ اداسی سے بولی. اس نے دوسری طرف سے نیبر اس کی آواز سنی۔،اور وہ اس آواز سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی تھی۔وہ کافی عرصے سے دور تھا،اور وہ اسے بہت یاد کرتی تھی۔وہ اس کے بارے میں فکر مند تھی،اور اس کی خواہش تھی کہ وہ جلد واپس آجائے۔"نیبر اس، پلیز اب آجاؤ میں تمہارے لیے بہت پریشان ہوں۔براہ کرم مجھے مزید پریشان نہ کرو"وہ تڑپ کر بولی

www.novelsclubb.com

بادل نے گردن اٹھا کر دیکھا کہ کوئی برف پر چل رہا ہے۔وہ متجسس اور چوکنا تھا۔وہ حیران ہوا کہ یہ کون ہے۔نیبر اہ نوٹس کے لیے باتوں میں مصروف تھی۔اس نے اس شخص کو اپنے قریب آتے نہیں دیکھا۔اچانک کسی نے نیبر اہ کی آنکھوں پر ہاتھ

رکھا۔وہ چونکی اور ڈر گئی۔اس نے جلدی سے رد عمل ظاہر کیا اور اپنی کہنی سے اس شخص کے سینے پر ماری۔اس نے اس شخص کی گردن پکڑی اور اسے دیوار سے لگا دیا۔وہ لڑنے کے لیے تیار تھی۔اس نے اس شخص کے چہرے کی طرف دیکھا اور ہانپ گئی۔یہ نیبر اس تھا!اس نے ماسک پہنا ہوا تھا، لیکن وہ اس کی آنکھوں کو پہچانتی تھی۔وہ آنکھیں تھیں جن سے وہ پیار کرتی تھی، وہ آنکھیں جن کے اس نے خواب دیکھے تھے، وہ آنکھیں جن کو وہ ترس رہی تھی۔وہ اس پر یقین نہیں کر سکتی تھی وہ یہاں تھا!وہ اس کے پاس واپس آیا تھا!

اس نے اس کی گردن چھوڑ دی اور اسے مضبوطی سے گلے لگا لیا۔وہ بے حد خوش اور راحت میں تھی اس نے اس کے بازوؤں کو اپنے ارد گرد محسوس کیا، اس کا سینہ اس کے خلاف، اس کی سانس اس کے بالوں میں تھی۔اس نے اس کی گرمی، اس کی طاقت، اس کی محبت کو محسوس کیا۔اس نے اسے محسوس کیا۔نیبر اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر اسے اپنے قریب کیا۔اس نے اس کے سر کو چوما اور اس

کے کان میں سرگوشی کی۔ "میری زندگی میرے دل کی دھڑکن، میں نے اس لمس کو کتنا یاد کیا۔ "نیبراہ زور زور سے رو رہی تھی۔ وہ اتنی خوش تھی کہ آنسو نہیں روک سکی۔ یا وہ ہنس رہی یا رو رہی تھی اسکا بھی اندازہ لگانا مشکل تھا اس نے اپنا چہرہ اس کے گلے میں ڈالا اور رونے لگی۔ اس نے اس کا ہاتھ اپنی پیٹھ پر محسوس کیا اور اسے آہستہ سے رگڑ دیا۔ اس نے اسے تسلی دی اور پر سکون کیا۔ اس نے نیبراہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا، "جب تم روتی ہو تو تم اتنی خوبصورت لگتی ہو کہ میں یہاں رہ کر تمہیں ہر وقت دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن یہ آنسو میرے سینے پر بجلی کی طرح گر رہے ہیں، نیبراہ۔" نیبراہ نے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا" یہ خوشی کے آنسو ہیں نیبر اس۔ نیبر اس نے اسے دوبارہ گلے لگایا اور کہا، "میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں، نیبراہ۔ میں تمہارے ساتھ رہ کر بہت خوش ہوں۔"

www.novelsclubb.com

بادل،،خوش نہیں تھا۔وہ حسد اور ناراض تھا۔وہ نیبر اس کو پسند نہیں کرتا تھا۔وہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا تھا جو نیبر اہ کی توجہ اس سے ہٹائے۔وہ چاہتا تھا کہ نیبر اہ اس پر توجہ دے،اسے برش کرے،اسے کھانا کھلائے،اس سے پیار کرے۔ وہ نیبر اہ کا گھوڑا تھا،اور وہ اسے کسی کے ساتھ بانٹنا نہیں چاہتا تھا۔بادل نے اس کے بارے میں کچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو دیوار سے ایک تیز کیل چپکی ہوئی نظر آئی۔اسے ایک خیال آیا۔اس نے اپنے کھر سے کیل کو لات ماری،زور زور سے آواز نکالی۔اسے امید تھی کہ نیبر اہ اسے سن کر اس کے پاس آئے گی۔نیبر اہ نے شور سن کر مڑ کر دیکھا۔اس نے دیکھا کہ بادل اس کی طرف بد تمیزی سے دیکھ رہا ہے۔اس نے سر جھکا کر کہا،"بادل تم کیا کر رہے ہو؟ کیا تم نے خود کو تکلیف دی؟"وہ نیبر اس کو چھوڑ کر بادل کی طرف چل پڑی۔

نیبر اس آنکھیں گھماتے بولا"ہمارے اس رقیب کو ہمارا ملنا پسند نہیں آیا"

نیبر اہ اسکے پاس جاتے بولی"پتا نہیں اب مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے"

نیبر اس مسکراتے دل میں بولا "کل دیکھیں گے مسٹر بادل کہ کیسے آپ سیدھے ہوتے ہیں"

نیبراہ نے اس کے کھر کو چیک کیا اور کیل کو دیکھا۔اس نے اپنا سر ہلایا اور کہا، "، تم خود کو زخمی کیسے کر سکتے ہو بادل چلو مجھے یہ نکالنے دو۔"

اس نے کیل نکال کر پھینک دی۔اس نے بادل کی ایال کو مارا اور کہا، "وہاں، وہاں۔ ہاں اب ٹھیک ہے۔شرارتی مت بنو بادل۔ نیبر اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔وہ تمہارا دوست ہے،اور وہ تم سے پیار کرتا ہے۔اور میں بھی تم سے پیار کرتی۔ہوں. "اس نے بادل کی ناک کو چوما اور مسکرا دی۔بادل نے جھنجھلا کر دیکھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔وہ ابھی بھی نیبر اس کو پسند نہیں کرتا تھا۔ نیبر اس نے یہ منظر دیکھا اور مسکرا دیا۔اس نے نیبراہ کی مہربانی اور شفقت کی تعریف کی۔ اسے پیار تھا کہ وہ کس طرح جانوروں کی دیکھ بھال کرتی ہے،اور وہ اس سے کیسے پیار کرتے ہیں۔وہ بھی اس سے پیار کرتا تھا۔وہ اس کی طرف بڑھا اور بولا، "تم

کمال کی ہو نیبراہ۔ تمہارا دل بہت بڑا ہے۔" اس نے اپنے بازو اس کے گرد لپیٹے اور اس کے گال کو چوما۔ وہ اس کی طرف جھک گئی اور کہا، "تمہارا شکریہ، نیبر اس۔ تم بھی لاجواب ہو۔ اور۔ میرے پاس آپ کے لئیے ایک سرپرائز ہے۔" وہ دونوں ایسے ہی تھے کبھی آپ، کبھی تم انکی پٹڑی کب آپ پر آتی کب تم پر انکو پتا ہی نہ چلتا نیبراہ نے اسے دوبارہ چوما اور کہا، "چلو، میں تمہیں دکھاتی ہوں۔ چلو گھر چلتے ہیں۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے تک لے گئی۔ اس نے اسے کھولا اور ان کے پیچھے تالا لگا دیا۔ اس نے کہا، "بادل کی فکر نہ کرو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے پاس اپنا ہیٹر اور اس کا بستر ہے۔ وہ آج رات اچھی طرح سوئے گا۔" بادل نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا اور سرگوشی کی۔ وہ خوش نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ نیبراہ اس کے ساتھ رہے۔ وہ چاہتا تھا کہ نیبر اس چلا جائے۔ وہ دیوار کو لات مار کر اپنے تنکے کے بستر پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی۔ اس نے امید

ظاہر کی کہ نیبراہ جلد واپس آ جائے گی۔ نیبراہ نیبراس کے پیچھے گھر کی طرف گئی۔ وہ متجسس اور پرجوش تھی۔

•••••••

نیبراس کمرے کے باہر کھڑا حیرت زدہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جب نیبراہ نے دروازہ کھولا تو کمرہ اندر سے نیم روشن تھا، بڑی کانچ کی کھڑکی سے پہاڑ کا نظارہ تھا۔ گول سیاروں اور کہکشاؤں کو ہر دیوار پر ایل ای ڈی لیمپ کے ذریعے پیش کیا گیا، جس سے ایک کائناتی ماحول پیدا ہوا۔ نیبراہ نے نیبراس سے کہا، "آنکھیں بند کرو۔ میں تمہارے لیے انہیں بند نہیں کر سکتی کیونکہ تم بہت لمبے ہو۔" نیبراس نے مسکرا کر کہا، "اچھی بات ہے، میں ساری زندگی تم۔سے گردن نیچے رکھ کر بات کروں گا۔" نیبراس نے آنکھیں بند کیں اور نیبراہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ اسے ایک جگہ لے گئی اور کہنے لگی، ''اب آنکھیں کھولو۔ نیبراس نے آنکھیں کھولیں تو اپنے

سامنے لکڑی کا ایک سیاہ شیلف دیکھا جس پر بہت سی کتابیں پڑی تھیں۔ نیبر اس کو کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ اس نے مسکرا کر ہر کتاب کو دیکھا۔ وہ چونک گیا۔ "یہ وہ کتابیں ہیں جو میں خریدنا چاہتا تھا۔ تمہیں ان کتابوں کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟" اس نے پوچھا. نیبر اہ کندھے اچکا کر بولی، "تم نے نوٹ پیڈ پر ایک لسٹ بنائی تھی، میں نے وہ لسٹ اپنے آپ کو بھیجی تھی اور میں نے یہ کتابیں تمہارے لیے خرید لیں"، نیبر اس نے نیبر اہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا، "شکریہ، نیبر اہ۔ لیکن میرے پاس یہ کتابیں پڑھنے کا وقت کیسے ہو گا؟ اب میں ہر وقت تمہیں پڑھوں گا، تمہارا چہرہ، تمہاری دلکشی۔" نیبر اہ شرما کر بولی، "تم بھی نا کوئی وقت ضائع۔ نہیں جانے دیتے۔" نیبر اس اس کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کے شیشے کی طرف لے گیا۔ وہ نیبر اہ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس کے گلے میں لاکٹ ڈال دیا۔ لاکٹ ایک گلوب کی شکل میں تھا جس کے چاروں طرف گول نیلی روشنی تھی جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ یہ اصل کا گلوب تھا۔ نیبر اس نے نیبر اہ کے بال باندھ کر اس کی سراحی دار نازک

گردن پر لاکٹ پہنایا نیبراہ نے مسکرا کر کہا، "یہ بہت خوبصورت ہے نیبراس۔" نیبراس نے اس کے گال پر بوسہ دیا اور کہا، "اب تم نے اسے پہن لیا ہے، تو یہ زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے"۔ نیبراہ نے اس سے پوچھا، "دنیا کی شکل میں لاکٹ کیوں؟" نیبراس نے اپنی انگلی پر انگوٹھی کی طرف ہشارہ کیا جو سورج کی شکل میں تھی۔ "تم میری دنیا ہو اور میں تمہارا سورج ہوں، تم نے کہا تھا کہ دنیا ہمیشہ سورج کے ساتھ ہے، دنیا سورج کو نہیں چھوڑتی، نہ سورج دنیا کو چھوڑتا ہے، ہم بھی ایک دوسرے کو نہیں چھوڑیں گے، ہمارا رشتہ ایسا ہے۔ ان ستاروں اور سیاروں جیسا، جو ہمیشہ ایک ساتھ رہتے ہیں اور ایک ساتھ مرتے ہیں۔" نیبراہ نے مسکرا کر کہا ""کیا سورج دنیا کو نگل نہیں جائے گا؟ نیبراس نے کندھے اچکا کر کہا، "دنیا کو نگلنے کے بعد کون خوش ہو گا؟ سورج بھی غائب ہو جائے گا۔ لیکن ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔" دونوں گلے مل کر باہر ایک دوسرے میں سکون حاصل کرنے لگے۔ باہر پہاڑ اور برف ان کی محبت کے گواہ تھے۔

www.novelsclubb.com

--

نیبراہ نے اسے گلے لگایا اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔اس نے لاکٹ اور انگوٹھی کو دیکھا اور اس سے پوچھا،"ویسے،ان کی قیمت کتنی ہے؟"نیبر اس نے پلکیں جھپکیں اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔"تم قیمت کی پرواہ کیوں کرتی ہو کیا پیسہ تم سے زیادہ اہم ہیں؟نیبراہ نے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا"بس بتاؤ۔""نیبر اس نے اپنے سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ رکھا اور ہچکچایا۔،"ان کی مالیت 2.9 بلین ڈالر ہے۔یہ خالص ہیرے،۔یعنی نیلے ہیرے اور کرسٹل سے بنے ہیں۔اسی لیے یہ اتنے مہنگے ہیں۔" نیبراہ نے ہانپ کر اپنا منہ ڈھانپ لیا۔وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی"کیا؟"نیبر اس نے کندھے اچکا کر کہا،"ہاں،یہ مہنگے ہیں۔"وہ شیشے کی طرف بڑھی اور لاکٹ کو چھوا۔"اگر تم نے مفتی کا پیسہ بانٹنے کے بارے میں سوچ ہی لیا تھا تو میری محبت میں پاکستان کا قرضہ بھی اتار دیتے"

نیبراس مسکرایا"میری بیوی پاکستانی ہے اور میں سمجھتا ہوں میری بیوی اپنے ملک سے مخلص ہے، مگر" وہ آہستہ اہستہ قدموں سے اسکے پاس آیا"اگر میں پاکستان کے لئیے یہ رقم دے دوں تو کیا گرانٹی ہے کہ یہ پیسے پاکستان کے مفاد میں استعمال کئیے جائیں گے یا اپنی جیبیں بھری جائیں گیں"

نیبراس نے اس کے گرد بازو لپیٹ کر اس کے ہاتھ تھام لیے۔"میری زندگی ہر چیز میں اپنا معیار بلند کرو۔"نیبراہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔اور چار بار اس پر۔ اوپر سے، نیچے تک نظر دوڑائی"اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا معیار گرا ہوا ہے؟ نیبراس اسکی بات اور آنکھوں کا۔ہشارہ سمجھا چکا۔تھا کہ وہ کیا۔کہنا چاہ رہی ہے نیبراس نے مسکرا دیا،"تمہارے پاس ہر بات کا جواب ہے۔"نیبراہ نے اس سے کہا،"میں وکی پیڈیا نہیں ہوں، نیبراس۔"نیبراس نے اسے چوما اور کہا"اچھا یہ باتیں مت کرو میں تمہیں یہ احساس دلانا۔چاہتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی کماتا ہوں وہ تمہارا ہے اور یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں تمہیں

ساری کائنات دے دیتا لیکن میں ایک انسان ہوں، میں جتنا کر سکتا ہوں کر رہا ہوں۔ مجھے کرنے دو، میں یہ سب کرنے میں خوش ہوں۔" نیبراہ نے مسکرا کر کہا "تم نے پہلے ہی میرے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ یہ چیزیں ضروری نہیں ہوتی ہیں یہ فنا ہو جاتی ہیں بس، تمہارا رویہ میرے لئے سب سے اہم ہے اور میری زندگی کا سب اہم تحفہ میرا شوہر ہے اور اسکا پیار آئیندہ ایسی چیزیں مت لانا نیبرا اس میں اپنے دوسو کے جھمکے میں ہی اچھی لگتی ہوں اور ویسے بھی انسان کو خود پر اعتماد ہونا چاہیے اگر وہ دو روپے کی بھی چیز پہنے تو۔ وہ اس پر انمول لگتی ہے""

اسنے، نیبراہ کی، پشت کو تھپکا "اب، تو، میں چار بلین کی آنگوٹھی لاؤں گا"

نیبراہ نے آنکھیں گھمائیں "کیوں پیسے درختوں پر اگ رہے ہیں"

نیبرا اس ہنسا "ہاں ایسا ہی، ہے"

پھر نیبرا اس کو کچھ یاد آیا تو وہ، نیبراہ، کو بولا "اور۔ ہاں تم وکی پیڈیا تو نہیں ہو، مگر۔ میرے دل، کی چڑیا ضرور ہو"

نیبراہ، مسکرائی ''چلو تم، نے یہ بات کی ہے تو میں تمہیں ایک شاعری سناؤں ابھی ابھی میرے خرافاتی دماغ کے دھاگوں نے ان لفظوں کے، دانے بنے ہیں''

نیبراس، مسکرایا ''ہاں۔ سناؤں'' نیبراہ نے گلا صاف کیا۔ یعنی وہ کھنکاری ''اچھا سنو۔۔ عرض کیا ہے، مرزا نیبراہ غالب نے کہ تم پھول، ہو'' یہ، بول وہ چپ کر گئی کچھ دیر کہ نیبراس جواباً اداب ارض ہے، بولے گا

نیبراس، نے اسے چپ دیکھا تو وہ سوچ میں پڑھ گیا نیبراہ اسے، بولی ''ارے اداب ارض ہے تو بولو''

نیبراس کو یکدم یاد۔ آیا تو۔ وہ بولا ''اوو اچھا۔ اچھا۔ اداب ارض۔ ہے اداب ارض ہے''

نیبراہ بولی ''تم پھول ہو میں بھاوراں میں تمہارے ارد گرد ایسے گھوموں جیسے تیتلیوں کا کمرہ''

وہ، مسکراتے۔نیبر اس کے بازوؤں کے اندر۔سے اپنے ھاتھ نکالے وہ۔تالیاں بجانے لگی

نیبر اس کو حیرت ہوئی اسکی آنکھیں پھیل گئیں مگر ہنسی بامشکل رک ہی گئی وہ جواباً ستائشی انداز میں، بولا ''واہ میری، بیوی تو بہت۔رومانوی، ہو گئی ہے''

اسنے گہرا سانس لیااور۔نیبراہ، کو مضبوطی سے اپنی جکڑ میں لے لیااسنے نیبراہ کے ہصار میں خود کو پر سکون، محسوس، کیا،۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکا۔یہ انداز اسکا چانچل پن بہت یاد کر رہا تھا۔۔۔وہ اس کی خوشی تھی وہ اسکے لبوں کی مسکراہٹ تھی وہ اسکے لئیے صبح کے کرنوں کی طرح تھی جس نے اسے گونار سے نیبر اس بنایا جس نے اسکو اندھیروں سے نکال کر روشنی کا راستہ دیکھایا۔۔

••••••••

بادل اپنے اصطبل میں کچھ گھاس چبا رہا تھا، اسکے، سامنے باہر کا نظارہ نظر آرہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ایک خوبصورت منظر دیکھا۔ایک شائر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

Shire

نسل کی گھوڑی خوبصورتی سے برف پر سرپٹ دوڑ رہی تھی۔اس کی گھنی نیلی آنکھیں، لمبے ریشمی بال اور اس کے کھروں سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔ بادل کو لگا کہ اس کا دل دھڑک رہا ہے۔ وہ اپنی گھاس چھوڑ کر اس کی طرف لپکا۔ وہ رک کر شائستگی سے اسے دیکھنے لگی۔ بادل نے شرم محسوس کرتے ہوئے اپنے منہ سے ایک سیب گرا کر اسے پیش کیا۔ پھر وہ اسے متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے گرد چکر لگانے لگا۔اسے لگا جیسے وہ سورج ہے اور وہ بادل ہے،اور ان کا مقصد ایک ساتھ ہونا تھا۔ لیکن اس کی خوشی مختصر تھی۔ گھوڑی نے اچانک اسے لات ماری اور وہ ٹھوکر کھا کر پیچھے ہو گیا۔ نیبر اس نے پیچھے سے آ کر گھوڑی کے سر پر ہاتھ رکھا۔اس نے سیاہ قمیص شلوار اور سرمئی رنگ کا اونی سویٹر پہن رکھا تھا۔ گھوڑی نے اسے جھنجھوڑ دیا اور بادل نے نظریں چرا دیں۔"جب دور و مانوی موڈ میں ہوں تو بادل تیسرے پہیے کی طرح بیچ میں انا کیسا لگتا ہے؟"نیبر اس نے ابرو اٹھا

کر اسے چھیڑا۔ بادل نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر مہر لگائی۔ گھوڑی نے بادل کو چیخا اور اس کے ہونٹوں کو جھٹکا جس سے وہ پیچھے ہٹ گیا۔ نیبر اس نے مسکرا کر گھوڑی کے سر پر ہاتھ مارا۔ "چلو ایڈنا،" اس نے کہا۔ دور سے نیبر اہ اپنے گوٹ فارم سے باہر آ ئی۔ اس کے پاس لمبے بالوں والی کچھ پہاڑی بکریاں تھیں، جو کسی سوکھی لکڑی چبھا رہی تھیں۔ اس نے نیبر اس کے ساتھ ایک اور گھوڑا دیکھا۔ اس نے حیرت سے نیبر اس کی طرف دیکھا۔ "یہ کون ہے؟" اس نے پوچھا.

نیبر اس مسکرایا۔ "یہ ایڈنا ہے، میری نئی دوست۔ اسنے نیبر اہ کو دیکھا اور مسکراتے بولا "اب ہم دونوں ریس لگایا کریں گے" نیبر اہ نے آگے جھک کر گھوڑی کو چوما۔ "بہت پیاری اور خوبصورت ہے،" اس نے کہا۔ اس نے بادل کو دیکھا جو ابھی تک سسک رہا تھا۔ "بادل کیا تم اس سے ملے ہو؟" اس نے پوچھا. نیبر اس نے شرارتی لہجے میں کہا، بادل کو پہلی نظر میں ہی اس سے پیار ہو گیا تھا۔ پھر اس نے ایڈنا کی طرف دیکھا۔ "لیکن ہماری ایڈنا کو خوش کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کا اپنا دماغ

www.novelsclubb.com

ہے۔"ایڈنا نے اثبات میں سر ہلایا۔ نیبراہ نے قہقہہ لگایا اور نیبر اس سے کہا، "تو تم بدلہ لے رہے ہو بادل سے اپنے رومانس میں خلل ڈالنے کا؟" نیبر اس نے کندھے اچکائے۔"ہاں، اسے میاں بیوی کے درمیان آنا کتنا برا ہوتا ہے اسے بہتر معلوم ہونا چاہیے۔"نیبراہ نے نظریں جھکالیں۔اور ہنس۔دی 'اچھا چلو انکو۔اندر۔لے چلیں۔"۔وہ گھوڑوں کو اصطبل کی طرف لے گئے اور انہیں الگ سے بند کر دیا۔ ایڈنا اپنی جگہ پر چلی گئی اور لیٹ گئی۔ نیبر اس نے کہا، "بادل، میرے بیٹے، اب تم سیکھو گے کہ نیبر اس کے ساتھ گڑبڑ کرنا کیسا ہوتا ہے۔"

بادل نے اپنے ہونٹ ہلائے اور دوبارہ اپنی۔ جگہ پر چلا گیا اور اسکا دروازہ نیبر اس نے بند کر دیا کہ وہ ایڈنا کی، طرف نہ جا پائے مگر اسکے سامنے کا دروازہ کھلا تھا کہ وہ باہر کا منظر دیکھ سکے۔۔۔۔

●●●●●●

دو دن بعد ان کے کمرے کی کھڑکی سے منظر دل دہلا دینے والا تھا۔ پہاڑی چوٹی ایک جلتی ہوئی یاقوت کی طرح چمک رہی تھی، جو سورج کی کرنوں کو اپنی ہموار سطح پر منعکس کر رہی تھی۔ یہ نیلے آسمان پر سنہری تاج کی طرح لگ رہا تھا۔ ڈھلوانوں پر برف پگھل کر چاندی کی ندیوں میں بدل گئی، اژدھے کی سانس کی طرح ہوا میں دھند کے بادل بھیج رہے ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ پہاڑ زندہ ہے اور سانس لے رہا ہے۔ نیبراہ نیبراس کی گود میں بیٹھی تھی اور نیبراس نے اپنی چادر اس کے گرد لپیٹ رکھی تھی۔ وہ بستر پر تھے اور وہ اس کے لیے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔ وہ آنکھیں بند کیے سن رہی تھی، سکون اور اطمینان محسوس کر رہی تھی۔ نبار اس نے اپنے پیچھے شیشے کی بڑی کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ''میری جان باہر دیکھو، کیا خوبصورت نظارہ ہے۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔ اس نے قرآن پاک کو بند کیا اور بستر پر اسٹینڈ پر رکھ دیا۔ نیبراہ نے آنکھیں کھولیں اور اس کی نظروں کا پیچھا کیا۔ وہ مسکرائی اور اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔ "یہ ایک شاندار نظارہ ہے، جو ہمیں حیرت اور حیرت سے بھر

www.novelsclubb.com

دیتا ہے، "اس نے اتفاق کیا۔ نیبر اس نے اس کی پیشانی کو چوما اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ ''تم سو جاؤ آرام کرو میں تمہارے لیے سوپ لاتا ہوں،'' اس نے پیشکش کی۔ نیبر اہ نے سر ہلایا اور اسے مضبوطی سے گلے لگا لیا۔ "نہیں، مجھے یہاں زیادہ سکون مل رہا ہے۔" نیبر اس نے مسکرا کر اسے اپنی بانہوں میں پکڑ لیا۔ اس نے اس کی گرمی اور دل کی دھڑکن کے ساتھ ساتھ اس کی جلد پر ٹھنڈی ہوا، پائن کی تازہ خوشبو اور اس کے رخساروں کا میٹھا ذائقہ محسوس کیا۔ ''جیسے تمہاری مرضی، میرے دل کی چڑیا،'' وہ، نرمی سے، بولا۔۔۔۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

وہ سب ہسپتال میں تھے جہاں سندس نے بیٹے کو جنم دیا تھا۔ اسے حیدر سے شادی ہوئے دو سال ہو چکے تھے اور یہ ان کا پہلا بچہ تھا۔ نیبر اہ ہسپتال آئی اس نے ہلکے پیلے رنگ کا ریشمی عبایا پہن رکھا تھا جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس نے جا کر سندس کو گرمجوشی سے گلے لگایا۔ "مبارک ہو سندس! میں تمہارے لیے بہت

خوش ہوں!"سندس نے مسکرا کر اسے گلے لگالیا۔"بہت شکریہ، نیبرہ.،".

ہسپتال کا کمرہ خوبصورت اور کشادہ تھا۔اس میں ایک بڑی کھڑکی تھی جو قدرتی روشنی کو اندر۔آنے دے رہی تھی ساتھ، سفید چادروں اور تکیوں کے ساتھ ایک آرام دہ بستر، ایک صوفہ، ایک کافی ٹیبل، اور ایک ٹی وی تھا۔کچھ پھول اور غبارے بھی تھے جو حیدر سندس کے لیے لایا تھا کمرے کو نرم رنگوں اور پینٹنگز سے سجایا گیا تھا جس سے ایک پر سکون ماحول پیدا ہوا تھا۔نیبرہ نے جا کر شانزہ کو گلے لگایا"شانزہ آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو۔تم اب خالہ بن گئی ہو"شانزہ نے شکریہ ادا کیا اور گلے لگالیا۔پھر نیبراہ نور کے پاس گئی اور اسے گلے لگایا۔"مبارک ہو امی،"۔نور نے اسے گلے لگایا اور گلے لگاتی رہی۔"تمہیں بھی میری جان۔"نور نے دوبارہ سوال۔کیا۔"نیبر اس کہاں ہے؟"نیبرہ مسکرائی۔"وہ حیدر اور حاشر انکل کے ساتھ باہر ہے۔"نیبراہ نے سائیڈ ٹیبل پر فروٹز اور فریش جوس کے ڈبے رکھے۔ پھر وہ بچے کے پاس گئی اور اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔اور۔ڈھیروں پیار اپنے لہجے میں

اپنائے بولی "یہ کتنا پیارا ہے، ماشاءاللہ کتنا خوبصورت ہے، بالکل سندس جیسا لگتا ہے۔" سندس مسکرائی۔ "میں نے دعا کی تھی کہ میری ایک بیٹی ہو اور وہ تمہاری طرح بہادر اور خوبصورت ہو۔" نیبرہ مسکرائی۔ اور اسے تشکر یہ دیکھا "ہاں، اور سندس جیسی اچھی اور بہادر۔" پھر اس نے مزید کہا، "لیکن کوئی بھی اس کے والد اور انکل نیبر اس جیسا مضبوط نہیں ہو سکتا، یا اس کے کزن عباس جیسا شیر دل اب یہ لڑکا ہے تو بلکل ان، جیسا، ہو" شانزہ مسکرائی۔ "آمین۔" پھر نیبرہ نے کہا، "اور وہ اپنے دادا حاشر کی طرح نیک اور سخی دل۔" اس نے نور کو تشکر سے دیکھا نور کی آنکھیں نم تھیں۔ اس نے اٹھ کر نیبرہ کو گلے لگایا۔ ''اللہ تمہیں بھی ایسا پیارا بچہ دے میری جان۔''۔ سندس، شانزہ اور نیبرہ نے ہم آواز بولیں آمین۔ نیبرہ مسکرائی۔ "انشاءاللہ، اللہ خیر کرے گا۔" نیبراہ نے بچہ دوبارہ۔ سندس کے برابر رکھا کہ سندس، نے اپنے بچے کو پیار سے، دیکھا نیبراہ بولی †، تم نے اس کا نام کیا سوچا ہے؟

میں نے سوچا تھا کہ اگر میری بیٹی ہوئی تو میں اس کا نام ایمان رکھوں گی لیکن اب جب میرا بیٹا ہے تو میں اس کا نام مومن رکھوں گی، اس لیے اس کا نام محمد مومن رکھا گیا ہے۔

نیبراہ، نے ستائشی انداز میں لبوں کو جنبش دی "محمد مومن بہت اچھا نام ہے۔ اللہ اس نام کو برکت دے اور ہمارے مومن کو اسلام کی پیروی کرنے اور اپنے کزن عباس کی طرح قرآن کا حافظ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔" شانزہ مسکرائی۔

"آمین۔" نیبراہ نے سندس سے کہا، تم گھر کب آؤ گی؟ سندس نے کہا بس دو تین دن میں۔ نیبرہ مسکرائی۔ "ٹھیک ہے، میں چلتی ہوں، کیونکہ ہسپتال والوں نے وزٹ کے لیے کچھ وقت دیا ہے، تم لوگ اپنا خیال رکھنا۔" وہ کھڑے کھڑے آئی اور، کھڑے کھڑے گئی۔۔۔۔۔۔

•••••••

ہنزہ میں گرمی کا موسم تھا اور پہاڑوں سے آبشاریں ٹپک رہی تھیں۔ وہ کالی سڑک پر گاڑی چلا رہے تھے جو وادی کے ساتھ مڑے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے پہاڑ بلند تھے، ان کی چوٹیاں سلیٹی اور پتھریلی تھیں۔ نبیر اس گاڑی چلا رہا تھا، اس کی نظریں سڑک پر مرکوز تھیں۔ اس نے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا جو اس کی خوبصورت خصوصیات کے مطابق تھا۔ اس نے نبیراہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما، اس کی نرم جلد اور گرم نبض کو محسوس کیا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ اداس ہے۔ اس نے اس کا ہاتھ آہستہ سے دبایا اور پوچھا، "کیا ہوا، میری جان؟" نبیراہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ اسے اس کی آواز، اس کی مسکراہٹ، اس کی آنکھیں بہت پسند تھیں۔ وہ اس کے بارے میں ہر چیز سے پیار کرتی تھی۔ لیکن وہ اپنے دل میں اداسی کی ایک کرب محسوس کر رہی تھی۔ اس نے سرگوشی کی، "نبیر اس..." وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کا ہاتھ چوما۔ اس نے اس کی آنکھوں میں پریشانی دیکھی اور کہا، "ہاں، میری دل، مجھ سے بات کرو۔ تم خاموش

یاافسردہ ہوتی ہو تو ایسا محسوس ہوتا کے دل کی دھڑکن رک گئی ہے یااللہ نے تمام، خوشیوں کو مجھ سے چھین لیا ہے تمہیں کیا چیز پریشان کر رہی ہے مجھ سے، شئیر کرو "نیبراہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا، "ہماری شادی کو دو سال ہو گئے ہیں، لیکن ابھی تک ہماری کوئی اولاد کیوں نہیں ہوئی؟"نیبر اس نے مسکرا کر اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔"اس میں بھی اللہ کی مرضی ہے۔اللہ سے خیر کی امید رکھنی چاہیے۔وہ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے۔"نیبراہ نے سر ہلایا لیکن وہ پھر بھی خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی تھی۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا"اور اگر میرے بچے نہ ہوئے تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے؟نیبر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔اس نے گاڑی روکی اور اسے اپنی بانہوں میں کھینچ لیا۔اس نے کہا، "تم پاگل ہو، میری محبت. ہزار دعاؤں اور سجدوں کے بعد میں نے تمہیں پایا ہے تم میرے خوابوں کا جواب ہو۔ تمہیں چھوڑنا میرے لیے ایک ناقابل تصور ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے اپنی روح کو خود سے، جدا کرنا۔تم میری ساتھی ہو،، میرا سب کچھ ہو۔"اس نے اس کی پیشانی، اس کی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناک، اسکے رخسار کو۔ چوما اس نے اس کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر محسوس کیا اور صاف کیا۔ اس نے کہا، "کبھی بھی تمہارے لیے میری محبت پر شک نہ کرنا نیبراہ۔ تم میرے لیے کافی سے زیادہ ہو تم سب کچھ ہو میرا، میری زندگی کا سب سے خوبصورت وصول کردہ خزانہ، میری دل کی دھڑکن کی وجہ تم ہو میری ایک ایک سانس تم سے، میری وفاداری کی گواہ ہیں تم سے مجھے دور صرف میری موت کر سکتی ہے بس۔"

نیبراہ نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور کہا، "لیکن آپ کو بھی بچے پیدا کرنے کا حق ہے۔ اپنی نسل کو جاری رکھنے کے لیے۔ کسی ایسے شخص کو حاصل کرنا جو آپ جیسا نظر آئے اور آپ کا نام لے۔ نیبر اس نے اسے مضبوطی سے گلے لگایا اور کہا، "ایک بات یاد رکھنا، نیبراہ۔ بچے اللہ کا تحفہ ہیں۔ وہ کوئی حق یا فرض نہیں ہیں۔ اگر اللہ نے ہماری تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے ہاں بچے ہوں تو ان شاءاللہ ضرور ہوں گے۔ لیکن اگر نہیں، تو ہم اس کے فرمان کو قبول کریں گے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے

اس پر شکر گزار ہوں گے۔ ہمارے پاس ایک دوسرے کا ساتھ ہے، اور یہ بہت سے لوگوں سے زیادہ ہے۔ تم نے قرآن کی یہ آیت سنی ہو گی: قرآن

42:49-50

اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے،

یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) جمع فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے، بیشک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے،

www.novelsclubb.com

پھر نبیر اس نے قرآن کی ایک اور آیت سورہ قلم کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ کیا:

تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ ﴿۳۶﴾ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو ﴿۳۷﴾ کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تم کو ضرور ملے گی

﴿۳۸﴾یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائیں گی کہ جس شے کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہو گی ﴿۳۹﴾

اسنے نیبراہ۔کا گال تھپکا۔"اس لئیے زیادہ پریشان مت۔ہو میری غلاب تم روتی ہو۔ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے غلاب کو پانی نہ دیا ہو۔اور۔وہ مرجھا گیا،ہو تم وہ غلاب بنو جو۔ہمیشہ تروتازہ اور پھلا پھولا رہتا ہے تمہاری خوشبو اور۔تمہاری خوشی میرے لئیے۔سب سے اہم ہے"

نیبراہ نے تعریف اور محبت سے اسے دیکھا۔اس نے کہا،"تم میری زندگی کا بہترین تحفہ ہو،نیبراس۔تم بہت عقلمند اور مہربان ہو تم مجھے ہمیشہ اللہ اور اس کی رحمت کی یاد دلاتے رہتے ہو تم ہمیشہ مجھے تسلی دیتے ہو اور میری حمایت کرتے ہو تم مجھے ہمیشہ خوش اور مجھ پر فخر کرتے ہو۔"نیبراس نے مسکرا کر کہا،"اور تم میری زندگی کی سب سے خوبصورت نعمت۔ہو۔اور اللہ کی طرف سے میرے لئیے تحفہ ہو تم میرے لئیے اتنی ضروری ہو جتنا۔انسان کے کے لئیے اس کی سانسیں ضروری ہوتی

ہیں۔ تم بہت خوبصورت اور بہادر ہو تمہاری سیرت پانی کی طرح شفاف ہے اور میں تمہارے کردار کی گواہی زمزم سے تشبیہ دے کر کہتا ہوں کہ تمہارا کردار تمہارا ایمان تمہاری سیرت اتنا ہی شفاف اتنا ہی صاف ہے جتنا کہ زمزم کا پانی۔ تم ہمیشہ مجھے حوصلہ دیتی ہو اور تم ہمیشہ میرا احترام کرتی۔ ہو اور مجھ پر بھروسہ کرتی ہو۔۔"اس نے اسے دوبارہ بوسہ دیا اور کہا: "تمہاری محبت مجھ پر فرض ہے، جیسے مسلمان کے لیے عبادت۔ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، میری محبت. ہم اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور اس کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔ ہم اس سے بہتر کی امید رکھتے ہیں، اور ہم اس کے فرمان پر راضی ہیں۔"اس نے دوبارہ کار اسٹارٹ کی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر آگے بڑھا۔ انہوں نے پہاڑوں اور وادیوں کو دیکھا اور اپنے دل میں سکون اور خوشی محسوس کی۔

••••••••

www.novelsclubb.com

نیبراس نے اپنی گاڑی پارکنگ میں کھڑی کی اور نیبراہ کے ساتھ باہر نکل گیا۔وہ اپنے گھر کی طرف چل پڑے، جو ایک آرام دہ کاٹیج تھا جس کے چاروں طرف ایک وسیع فارم تھا۔راستے میں، انہوں نے بادل اور ایڈنا، ہری گھاس پر اپنے بچے کے ساتھ دوڑتے اور کھیلتے ہوئے دیکھا۔بچہ گھوڑا بالکل اپنے والدین جیسا نظر آتا تھا، وہی ریشمی بالوں اور نیلی آنکھوں کے ساتھ۔ان کے باقی جانور، بکریاں، گائے، بیل، مرغیاں، بطخیں اور مور، بھی دھوپ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔وہ کھیتوں کے چاروں طرف چرتے، ٹکرے، جھنجھلاتے اور گھومتے رہے۔بادل کا بچہ انہیں دیکھ کر دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا۔اس نے نیبراہ کا ہاتھ تھما کر اس کا چہرہ چاٹا۔نیبراہ نے اسے گلے لگایا اور کہا، "سلطان تم بہت پیارے اور ذہین ہو۔" نیبراس نے مسکرا کر اپنا بازو نیبراہ کی کمر کے گرد لپیٹ لیا۔اس نے کہا، "شکر ہے، اب بادل اپنی بیوی کے ساتھ مصروف ہے اور ہمارے رومانس میں مزید خلل نہیں ڈالتا۔" اس نے نیبراہ کے گال کو چوما اور وہ شرما گئی۔اس نے سلطان کو تھپتھپاتے ہوئے کہا،

"سلطان ہم تم سے پیار کرتے ہیں، تم اتنے اچھے بچے ہو۔" سلطان نے خوشی سے ہمسائی کی اور اپنے والدین کے پاس واپس بھاگا۔ نیبر اس اور نیبر اہاتھ پکڑے چلتے رہے۔ انہوں نے اپنے بائیں طرف کے پہاڑوں کو دیکھا جو شاندار اور پر سکون تھے۔ ان کی چوٹیوں پر برف سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ ان کے دائیں طرف کا جنگل سر سبز و شاداب تھا، جس میں پرندے گاتے اور گلہریوں کی بازی لگا رہے تھے۔ درمیان میں دریا صاف اور نیلا تھا جس میں مچھلیاں اچھل رہی تھیں اور چھلک رہی تھیں۔ دیودار اور پھولوں کے اشارے کے ساتھ ہوا تازہ اور کرکرا تھی۔ انہوں نے اپنے گھر پہنچ کر دروازہ کھولا۔ وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئے جو گرم اور آرام دہ تھا۔ ان کے پاس ایک چمنی، ایک صوفہ، ایک کافی ٹیبل اور ایک ٹی وی تھا۔ دیواروں پر کچھ خطاطیاں تھیں وہ صوفے پر بیٹھ کر گلے لگ گئے۔ وہ خوشی اور سکون محسوس کرتے تھے۔ انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا اور اپنے مستقبل کے لیے دعا کی۔۔ وہ محبت اور اطمینان میں تھے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

•••••••••

نیبراہ کچن میں کام کر رہی تھی، سوپ کے لیے سبزیاں کاٹ رہی تھی۔اس نے باہر سے ایڈنا کی اونچی آواز سنی اور سامنے کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔اس نے دیکھا کہ ایک سفید گھوڑی ان کے کھیت کی طرف بھاگ رہی ہے،اس کے پیچھے بادل،ان کا گھوڑا ہے۔ایدہ،ان کی گھوڑی، بادل کے پیچھے کھڑی اس کا راستہ روک رہی تھی۔ وہ غصے اور حسد میں تھی، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ بادل کو سفید گھوڑی میں دلچسپی ہے۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کے قریب جائے، کیونکہ اسے لگتا تھا کہ بادل پر صرف اس کا حق ہے۔نیبراہ نے چاقو چھوڑا اور کچن سے باہر بھاگی۔وہ ایڈنا کو پر سکون کر کے سفید گھوڑی کو لے جانا چاہتی تھی۔وہ کھیت میں پہنچی اور دیکھا کہ ایڈنا ابھی تک بادل کو سفید گھوڑی کے قریب آنے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔بادل ایڈنا سے خوفزدہ تھا، کیونکہ وہ اسے پہلے کاٹ چکی تھی۔وہ سفید گھوڑی کے بارے میں بھی متجسس تھا جو اسے دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔نیبراہ ایڈنا کے

پاس گئی اور اس کی ایال کو مارا۔اس نے کہا، "ایڈنا، پر سکون ہو جاؤ، میری لڑکی. بادل تم سے پیار کرتا ہے، اسے سفید گھوڑی کی پرواہ نہیں ہے۔وہ صرف ایک ملاقاتی ہے، وہ جلد ہی جائے گی۔ غصہ نہ کرو، حسد نہ کرو۔ تم دنیا کی سب سے خوبصورت گھوڑی ہو۔" وہ مسکرائی اور ایڈنا کی ناک کو چوما۔ایڈنا نے سانس لیا اور تھوڑا سا آرام کیا۔اس نے تشکر اور پیار سے نیبراہ کی طرف دیکھا۔

نیبراہ پھر سفید گھوڑی کے پاس گئی اور اس کی گردن کو سہلایا۔اس نے کہا، "سلام، خوبصورت لڑکی. آپ بہت خوبصورت ہیں، لیکن آپ کا یہاں استقبال نہیں ہے۔ یہ ایڈنا اور بادل کا گھر ہے، اور وہ اجنبیوں کو پسند نہیں کرتے۔آپ کو یہاں سے واپس جانا چاہئے جہاں سے آپ آئی ہو۔" اس نے سفید گھوڑی کی لگام پکڑی اور اسے کھیت سے دور لے گئی۔ سفید گھوڑی فرمانبرداری سے اس کا پیچھا کرتی رہی لیکن اس نے بھی پیچھے مڑ کر بادل کی طرف دیکھا۔وہ اسے پسند کرتی تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ ایڈنا کا ہے۔ایک لڑکا دور سے دوڑتا ہوا آیا، "بہن، بہن! "نیبراہ

نے نقاب اور عبایا نہیں پہنا ہوا تھا، کیونکہ وہ گھر پر تھی۔اس نے سادہ لباس اور اسکارف پہن رکھا تھا۔لڑکے کی آواز سن کر اس نے آنکھیں موند لیں۔وہ جلدی سے چہرے پر نقاب ڈال کر ایک درخت کے پیچھے چلی گئی۔وہ ایک معمولی لڑکی تھی،اور وہ کسی اجنبی کی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔لڑکے نے بھی اس کی رازداری کا احترام کرتے ہوئے نظریں نیچی کر لیں۔اس نے کہا"یہ ہمارے سردار کا بیٹا کا گھوڑا ہے۔وہ اصطبل سے فرار ہوا تھا میں اسے واپس لینے آیا ہوں۔"وہ با مشکل جوڑ توڑ کر کے اردو بول گیا نیبراہ نے اس سے کہا،"ہاں،یہ یہاں آئی تھی، لیکن اس نے کچھ پریشانی پیدا کی۔اسے لے جاؤ،اور اسے واپس نہ آنے دینا"لڑکے نے سر ہلایا اور سفید گھوڑی کی لگام پکڑ لی۔اس نے کہا،"بہن،ہم تکلیف کے لیے معذرت خواہ ہیں۔آپ کا مدد کا شکریہ۔"وہ مڑ کر سفید گھوڑی کے ساتھ چلا گیا۔

نیبراہ نے اسے جاتے دیکھا اور پھر واپس ایدنا اور بادل کے پاس چلی گئی۔اس نے ان دونوں کو گلے لگایا اور کہا،


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم دونوں بہت پاگل ہو۔ پھر۔ایڈنا۔سے مخاطب ہوئی ''تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو،اور کوئی بھی تمہارے درمیان نہیں آسکتا۔ تم دنیا کے بہترین گھوڑے ہو۔"

پھر بادل کو۔دیکھتے بولی "اور۔اگر اسنے کسی اور کی طرف دیکھا تو۔ فکر نہ کرو ایڈنا میں اچھی ساس ہوں تم بادل کو لاتیں مار سکتی ہو اور میں بھی تمہارا ساتھ دوں گی''

اس نے دونوں کو بوسہ دیا اور کہا، "اب، میں گھر چلتی ہوں مجھے سوپ بنانا ہے۔" وہ ان کے ساتھ اصطبل تک چلی گئی اور انہیں کچھ گھاس اور پانی دیا۔ وہ مسکرائی اور کہنے لگی، ''اچھے بر ہو اور لڑو مت۔'' وہ انہیں چھوڑ کر واپس کچن کی طرف چلی گئی۔اس نے پہاڑوں اور وادیوں کو دیکھا اور اسے خوشی اور سکون محسوس ہوا۔اس نے اپنی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے مستقبل کے لیے دعا کی۔اسے امید تھی کہ ایک دن،اس کے شوہر نیبر اس کے ساتھ اس کا بچہ ہو گا۔ وہ اسے ہر چیز سے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زیادہ پیار کرتی تھی،اور وہ جانتی تھی کہ وہ بھی اس سے پیار کرتا ہے۔وہ کچن میں داخل ہوئی اور اپنا کام دوبارہ شروع کر دیا۔وہ مطمئن تھی۔

•••••••••

نیبراہ پچھلی دیوار پر کھڑی تھی، سوکھنے کے لیے کپڑے لٹکائے ہوئے تھی۔اس نے لان سے نیبر اس کی آواز سنی اور مڑ کر دیکھنے لگی۔وہ باہر کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔اس نے قمیص شلوار پہن رکھی تھی اور گلے میں شال اوڑھی ہوئی تھی۔وہ ایک مکمل پاکستانی لگ رہا تھا، حالانکہ وہ پیدائشی طور پر سویڈش تھا۔اس نے اس ملک کی ثقافت اور زبان کو ڈھال لیا تھا،اور نیبراہ اس کے لیے اس سے پیار کرتی تھی وہ اسے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی تھی۔وہ اس کی باتوں سے متجسس ہو کر اس کی طرف بڑھی۔اس نے اسے کہتے سنا،"دوسری شادی میں کیا حرج ہے؟ بچے ضروری ہیں لیکن دوسری بیوی بھی۔ نہیں میں شادی پر آؤں گا۔کسی کو میری جان کی پرواہ نہیں۔دنیا کو بھول جاؤ۔ہاں میں اپنی بیوی کو بھی بتا دوں گا۔مسئلہ کیا

ہے؟"نیبراہ کو صدمے اور درد کا جھٹکا لگا۔ وہ اپنی پٹریوں میں رک گئی، اس کا ہاتھ اس کے سینے کو پکڑے ہوئے تھا۔ وہ جو کچھ سنا اس پر یقین نہیں کر سکتی تھی کیا وہ کسی اور عورت سے شادی کرنے کا سوچ رہا تھا؟ کیا وہ اس سے ناخوش تھا؟ کیا اسے اب اس سے محبت نہیں رہی؟ اسے چکر اور متلی محسوس ہوئی۔ اس نے اسے کہتے سنا، "ہاں، یہ ٹھیک ہے. شادی شام پانچ بجے مسجد میں ہے۔ نیبراہ نے اپنی کلائی پر رکھی گھڑی کو دیکھا۔ صبح کے نو بج رہے تھے۔ اس کے پاس اسے روکنے کے لیے صرف آٹھ گھنٹے تھے۔ اس نے سوچا، "میں کمزور نہیں ہوں، میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ میں اسے کسی اور عورت سے نہیں کھوؤں گی"

www.novelsclubb.com

وہ پر سکون ہونے کا بہانہ کر کے اس کے پاس آئی۔ اس نے کال ختم کی اور اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس نے کہا، "ارے، میری محبت. تم کیا کر رہی ہو؟" اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا، "کچھ نہیں، بس کچھ کپڑے لٹکائے ہیں۔ تمہارا کیا؟" اس نے کہا، "اوہ، صرف ایک دوست سے بات کر رہا تھا. کچھ خاص نہیں."

اس نے اس سے جھوٹ بولا، اور وہ جانتی تھی۔ اس نے کہا "تم اپنے کپڑے کیوں نکال رہے ہو؟ اس کی نظر کمرے میں موجود الماری پر پڑی جہاں سے اس نے کچھ کپڑے نکالے تھے۔ وہ ایک لمحے کے لیے ہچکچایا، پھر بولا، "میں کہاں جا رہا ہوں؟ میں اپنی دوست کی شادی، پر جا رہا ہوں۔ اس کی شادی ہے" اس نے پھر جھوٹ بولا، اور وہ جانتی تھی۔ اس نے کہا، "اوہ، اچھا اچھا. ٹھیک ہے، تمہیں چائے پینی ہے .کام کرتے تمہیں چائے کی طلب ہوتی ہے؟" نیر اس بیگ میں کپڑے اڈجیسٹ کرتے بولا "یہ اچھا ہو گا۔ کیا تم کشمیری چائے بنا دو گی؟" اسے کشمیری چائے بہت پسند تھی، اور وہ جانتی تھی۔ اس نے کہا، "ہاں، کیوں نہیں میں تمہیں ایسی چائے بنا کر دوں گی جو تمہیں کشمیر کی وادیوں کے بجائے جنت کی وادیوں میں لے جائے گی۔ وہ مسکرائی لیکن یہ زہریلی مسکراہٹ تھی۔ اس کے پاس ایک منصوبہ تھا، اور وہ اسے نہیں جانتا تھا. وہ کچن میں گئی اور پانی اُبالا۔ اس نے کچھ چائے کی پتی، دودھ، چینی اور الائچی شامل کی۔ اس نے کچھ نیند کی گولیاں بھی شامل کیں، جو اسے چند

www.novelsclubb.com

گھنٹوں کے لیے باہر کرنے کے لیے کافی تھیں۔اس نے چائے ہلائی اور مگ میں ڈالی۔اس نے سوچا، "اب سو جاؤ، نیبر اس۔جب تک تم بیدار ہو گے، شادی کا وقت گزر چکا ہو گا۔اور تم میرے ہی رہو گے، صرف میرے۔" وہ مگ لے کر کمرے میں چلی گئی۔اس نے نیبر اس کو چائے دیتے ہوئے کہا، "یہ پیو۔یہ تمہیں تروتازہ کر دے گی۔" اس نے شکریہ ادا کیا اور ایک گھونٹ لیا۔اس نے کہا، "مم، یہ مزیدار ہے۔تم سب سے بہتر ہو، میری محبت۔" اس نے اس کے گال کو چوما اور اس نے خوش ہونے کا بہانہ کیا۔اس نے چائے پی اور گرمی اور غنودگی کی لہر محسوس کی۔چائے کا اثر چٹکیوں میں شروع ہوا تھا "مجھے نیند آ رہی ہے۔شاید مجھے ایک جھپکی لینا چاہئے." نیبراہ نے کہا، "ہاں، تمہیں چاہئے کہ تم سو جاؤ. آؤ، میں تمہیں بستر پر لے جاؤں۔" اس نے اسے اٹھنے میں مدد کی اور اسے سونے کے کمرے تک لے گئی۔اس نے بستر پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں۔اس نے کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، نیبراہ۔تم میری جنت ہو." وہ سو گیا اور اس نے کہا، "میں بھی

تم سے پیار کرتی ہوں، نیبر اس۔ مگر کبھی کبھار عورت کو۔ جنت کی جگہ جہنم بننا، پڑھتا ہے"

وہ اسے بستر پر چھوڑ کر الماری میں چلی گئی۔ اس نے وہ کپڑے نکال لیے جو اس نے نکالے تھے۔ اس نے ان میں ایک عورت کا لباس دیکھا۔ یہ بے بی پنک اور چمکدار کلیوں والا فراک تھا

اور زیور یہ وہ لباس تھا جو اس نے اپنی دوسری بیوی کے لیے خریدا تھا۔ اسے غصے اور حسد کی لہر محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

•••••

نیبر اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور گھڑی کی طرف دیکھا۔ شام کے چھ بج رہے تھے، اور وہ آٹھ گھنٹے سے زیادہ سویا تھا۔ وہ اپنا فون لے کر پہنچا اور دیکھا کہ چار مس کالز ہیں۔ اس نے آنکھیں رگڑ کر ادھر ادھر دیکھا۔ نیبر اہ اس کے سامنے کھڑی قمر کو بازوؤں میں پکڑے کھڑی تھی۔ وہ مسکرائی اور بولی، "کیسے ہو میری


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جان؟"نیبراس نے اٹھ کر اپنے سر میں درد محسوس کیا۔اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھا ''میرا سر بھاری ہے اور وقت ختم ہو رہا ہے''۔۔نیبراہ اس کے پاس آئی اور اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔اس نے کہا،"چلو، بستر پر لیٹ جاؤ. تمہیں کچھ آرام کی ضرورت ہے۔اگلی بار جب تم دوسری شادی کے بارے میں سوچو گے تو تمہاری آنکھیں براہ راست قبر میں کھلیں گی۔کیونکہ میں تمہارے دل کی دھڑکن ہوں اور دل کی دھڑکن بنا بتائے رک جاتی ہے۔نیبراس اس کی باتوں سے چونک گیا اس نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا اور بولا،"کیا؟دوسری شادی؟''اس نے سوچا کہ کیا اس نے کچھ غلط سنا ہے یا وہ مذاق کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

نیبراہ نے سر ہلایا اور کہا،"ہاں، دوسری شادی۔تم اس کے بارے میں فون پر بات کر رہے تھے۔میں نے تمہیں سنا."نیبراس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرا دیا۔اسے احساس ہوا کہ اس نے اپنے دوست کے ساتھ اس کی گفتگو کو غلط سمجھا ہے۔اس نے کہا،"تمہیں کیا ہوا، نیبراہ؟تم جانتی ہو کہ میں تم سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا

ہوں۔نہ کوئی تم سے پہلے ہے اور نہ کوئی تمہارے بعد تم ہی اول او۔آخر میری زندگی میں عورت ہو۔"نیبراہ نے معصومیت سے اسے دیکھا اور بولی،"لیکن دوسری شادی اور بچوں کا کیا ہو گا؟ تم نے کہا تھا کہ تم انہیں چاہتے ہو نیبر اس نے مسکرا کر وضاحت کی،" یہ میرے دوست کی شادی ہے۔ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور ان کی ایک بیٹی ہے۔جس عورت سے وہ شادی کر رہا ہے اس کی بھی ایک بیٹی ہے۔اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی۔وہ پریشان تھا کہ دنیا کیا کہے گی،اور میں نے اس سے کہا کہ ان کو نظر انداز کر دو۔وہ اس بارے میں بھی پریشان تھا کہ آیا اس کی بیٹی اسے قبول کرے گی،اور میں نے اسے بتایا کہ بچے موافق ہوتے ہیں اور دوسری بیوی ضروری ہے۔کیونکہ اس کی ایک بیٹی بھی ہے اور عورتوں کے ایسے ہزار معاملات ہیں جو صرف ایک عورت دوسری عورت کو بتا سکتی ہے

نیبرا کا چہرا اتر گیا"اور وہ غلابی لباس اور۔وہ زیور"

نیبراس ہنسا"وہ تمہارے لئے تھامیری جان کیونکہ تم بہت دِنوں سے پریشانی تھی میں نے سوچا تمہیں اپنے ساتھ کراچی لے جاؤں گا کیونکہ تمہیں سمندر پسند ہے میں نے سوچا تھا تمہیں سرپرائزدوں گا"

۔نیبراہ چاہتی تھی کہ اسکے سامنے چلو بھر پانی ہواور۔وہ اس میں ڈوب جائے اسے احساس ندامت ہوااسے احساس ہوا کہ وہ کسی نتیجے پر پہنچی ہے اور اس پر الزام لگایا اس چیز کا جو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھااس نے کہا،"اوہ،میں شرمندہ ہوں مجھے افسوس ہے،نیبراس۔میں غلط تھی میں نے تم پر شک کیا۔"وہ خجالت آمیز اور پشیمانی کی آمیزش میں اسے بولی

نیبراہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔اس نے کہا،"مجھے افسوس ہے،نیبراس.میں کچھ دنوں سے بہت عجیب کام کررہی ہوں۔میں بہت پریشان ہوں۔میں نہیں جانتی کہ میرے ساتھ کیا خرابی ہے۔"

www.novelsclubb.com

نیبر اس جانتا تھا۔اولاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہے اور اسکے ذہن میں ایسے خیالات آتے رہتے ہیں تب ہی وہ کچھ دنوں سے ایسا ردعمل کر رہی تھی جو بہت الگ تھا وہ چاہتا تھا۔وہ اسے کراچی لے جائے کیونکہ۔نیبر اہ کو۔سمندر پسند۔ تھا۔اسنے سوچا وہ کچھ وقت مصروفیات میں گزارے گی۔تو۔ایسا سوچنا چھوڑ۔دے گی

نیبر اس نے اسکا ھاتھ پکڑا اور اسے اپنے برابر بیٹھایا اور اسے گلے لگایا اور کہا،

"اوکے،مت رو۔میں سمجھتا ہوں۔.میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔"نیبر اہ زور زور سے رونے لگی۔اس نے کہا،"مجھے بہت افسوس ہے۔میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں. میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔"نیبر اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھے اور پھر دوسرے ھاتھ کی انگلی کے پور سے اس کے آنسو پونچھے۔"ایسا مت کہو۔میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں. تم مجھے کھونے والی نہیں ہو"

اسنے نیبراہ کو اسکا۔لاکٹ اٹھا کر دیکھایا اور اپنی آنگوٹھی ''ریمیمبر تم دنیا ہو اور میں سورج ہوں ہم ساتھ ساتھ رہیں گے اگر سورج دنیا کو نقصان پہنچائے گا تو سورج بھی آباد نہیں رہ پائے گا وہ بھی فنا ہو جائے گا کیونکہ سورج کی رونق اسکے سیاروں سے ہے اور میری زندگی کی رونق تم سے

میں ہمیشہ تمہارے لیے حاضر ہوں۔اور مجھے پسند ہے کہ تم میرے لیے حساس اور غیرت مند ہو۔یہ میرے لیے خوشی کی بات ہے۔جن کی بیویاں اپنے شوہروں پر حسد نہیں کرتیں وہ شوہر بد قسمت ہوتے ہیں۔میں خوش قسمت ہوں،میری بٹر فلائے،کہ آپ کو مجھ پر رشک آتا ہے۔"اس نے اسے آہستہ سے چوما اور کہا، "لیکن مجھ پر کبھی شک نہ کرنا،ٹھیک ہے؟میرا اعتبار کرو میں تمہیں کبھی دکھ نہیں دوں گا اور نہ ہی تمہیں دھوکہ دوں گا۔"نیبراہ نے سر ہلایا اور کہا،"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتبار ہے. تم پر شک کرنے کے لئیے سوری۔"

نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "اب مسکراؤ۔ مجھے تمہاری خوبصورت مسکراہٹ دیکھنے دو۔" نیبر اہ نم آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے مسکرائی۔ اس نے محبت اور تشکر سے اسے دیکھا۔ نیبر اس بھی مسکرایا اور باری باری اس کی آنکھوں کو سہلایا۔ اور بوسا دیا "تم میری زندگی کی سب سے قیمتی دولت ہو۔ انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور ایک دوسرے میں سکون کا احساس پایا انہوں نے اپنے درمیان ایک مضبوط رشتہ محسوس کیا، اور وہ اپنی پریشانیوں کو بھول گئے۔ وہ ایک دوسرے کی بانہوں میں خوش اور مطمئن تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

•••••••

www.novelsclubb.com

سورج ہرے بھرے میدان پر چمک رہا تھا، جہاں نیبر اہ اور نیبر اس دوستانہ دوڑ کے لیے اپنے گھوڑے لائے تھے۔ انہیں برف پوش پہاڑوں اور رنگ برنگے درختوں سے گھری ہنزہ کی خوبصورت وادی میں اپنے گھوڑوں پر سوار ہونا پسند تھا۔۔ ان کی ایک چنچل دشمنی تھی، اور وہ اکثر ایک دوسرے کو چیلنج کرتے تھے کہ دیکھیں کہ

کون تیز ہے۔انہوں نے ایک دوسرے کو مذاق اور تعریفوں کے ساتھ بھی چھیڑا، اور وہ ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہوئے۔وہ ایک خوشگوار جوڑے تھے،اور ان کے درمیان محبت اور اعتماد کا مضبوط رشتہ تھا۔نیبراہ نے سیاہ عبایا اور نقاب پہنا ہوا تھا،اپنے بالوں اور چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے۔وہ ایک معمولی اور عزت دار عورت تھی، لیکن اس کے پاس ایک شعلہ بیانی اور مسابقتی سلسلہ بھی تھا۔وہ نیبر اس کو اپنی مہارت اور ہمت سے حیران کرنا پسند کرتی تھی،اور اس نے اسے ہمیشہ مشکل وقت دیا۔

نیبر اس نے سفید شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی جو وہ ایک خوبصورت اور دلکش آدمی تھا، گرم مسکراہٹ اور نرم دل تھا۔اس نے نیبراہ کی سخاوت اور ذہانت کی تعریف کی،اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ شفقت اور احترام سے پیش آیا۔وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور ریس کے لیے تیار ہو گئے۔نیبر اس نے بادل سے کہا، "پچھلی بار کی طرح تم جان بوجھ کر پیچھے رہ گئے تھے،اب ایسا مت کرنا، کیونکہ اب

ایڈہ تمہارے بچے کی ماں ہے۔پہلے تم اسے متاثر کرنے کے لیے یہ سب کرتے تھے۔نیبراہ نے اسے سنا اور نیبر اس سے کہا، "اور ہاں، اگر میں جیت گئی تو یہ مت کہنا کہ تم میری محبت میں ہار رہے ہو۔تم جانتے۔ہو کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو چاہے کچھ بھی ہو۔"نیبر اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا، "تم سے ہارنا میری خوش قسمتی ہے، تم ہی ہو جسے میں بار بار ہار سکتا ہوں۔تم سب سے اچھی چیز ہو جو میرے ساتھ کبھی ہوئی ہے۔"نیبراہ نے اس سے کہا "ہاں ہاں، اگر میں آگے بڑھوں تو تم کہو گے کہ میں نے تمہاری محبت میں ہار مان لی ہے۔تم بہت چالاک ہو. تمہیں میری چاپلوسی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔دوڑ میں محبت نہیں ہوتی۔چلو، دیکھتے ہیں کون تیز ہے۔"

نیبر اس نے کہا، "ٹھیک ہے، چلتے ہیں. لیکن اگر میں جیت گیا تو غمگیں نہ ہونا۔میں تب بھی تم سے اسی طرح پیار کروں گا۔"وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور اپنے گھوڑوں کو لات ماری۔دوڑ شروع ہو گئی۔دونوں گھوڑے دھول کی پگڈنڈی

چھوڑ کر تیزی سے دوڑنے لگے۔ وہ یکساں طور پر مماثل تھے، اور وہ پوزیشنیں بدلتے رہے۔ کبھی نیبراس آگے تھا، کبھی نیبراہ۔ انہوں نے ایک دوسرے کو خوش کیا اور طنز کیا، اور ان کا مزہ آیا۔ نیبراہ نے ایڈنا کو تیزی سے آگے بڑھاتے ہوئے کہا، "میں جیت جاؤں گی تم مجھے نہیں پکڑ سکتے۔" نیبراس نے کہا، "یہ ہر بار نہیں ہوتا ہے۔ تم اتنی تیز نہیں ہو۔" اس نے بادل کو تیز کرنے کی تاکید کی، اور گھوڑے نے جواب دیا۔ بادل تیزی سے بھاگا اور اس کے پاؤں سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ جادوئی گھوڑا تھا، اور جب چاہتا اُڑ سکتا تھا۔ نیبراہ نے اسے دیکھا اور کہا، "واہ، یہ دھوکہ ہے. تم اڑ نہیں سکتے۔" نیبراس نے کہا، "یہ دھوکہ نہیں ہے۔ یہ اس کی خاص صلاحیت ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔"

وہ بہت تیزی سے دوڑ رہے تھے، اور سامنے کا درخت فنش لائن تھا۔ وہ دونوں اس کے قریب آ رہے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں عزم اور محبت دیکھی۔ انہوں نے اپنے اتحاد اور ہم آہنگی

www.novelsclubb.com

کی علامت کے طور پر ایک ساتھ دوڑ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔انہوں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر انہیں تھام لیا،اور انہوں نے اسی وقت فنش لائن کو عبور کیا۔وہ دونوں چیخے،"ہم جیت گئے!"

وہ ہنسے اور ایک دوسرے کو گلے لگایا،اور انہوں نے جوش سے بوسہ دیا۔وہ خوش تھے اور اپنے اور اپنے گھوڑوں پر فخر کرتے تھے۔انہوں نے اپنے گھوڑوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں پیار کیا۔انہوں نے کہا،"تم۔دونوں حیرت انگیز ہو. تم دنیا کے بہترین گھوڑے ہو۔"وہ اپنے گھوڑوں سے اترے اور درخت کی طرف چل پڑے۔وہ اس کے سائے میں بیٹھ کر اس نظارے سے لطف اندوز ہوئے۔انہوں نے سورج کو پہاڑوں کے پیچھے غروب ہوتے دیکھا اور آسمان کو نارنجی اور جامنی رنگوں سے پینٹ ہوتے دیکھا۔انہوں نے اپنے چہروں پر ٹھنڈی ہوا کا جھونکا محسوس کیا اور وہ ایک دوسرے سے گلے مل گئے۔کہنے لگے یہ دنیا کی سب سے

خوبصورت جگہ ہے۔اور ہم دنیا کے خوش قسمت ترین لوگ ہیں۔" وہ مسکرائے اور پھر گلے لگ گئے۔انہوں نے اپنے دلوں میں ایک سکون اور خوشی محسوس کی، اور انہوں نے اپنی نعمتوں کے لیے خدا کا شکر ادا کیا۔اُنہوں نے کہا، ''خدا، ہم تجھ سے پیار کرتے ہیں۔اور ہم ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔اور ہمیں اپنے گھوڑوں سے پیار ہے۔اور ہم اپنی زندگی سے پیار کرتے ہیں۔"

انہوں نے اپنی آنکھیں بند کیں اور دعا کی، اور انہوں نے اپنی روح میں ایک گرمی اور روشنی محسوس کی۔انہوں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے اوپر ایک ستارہ چمکتا ہوا دیکھا۔انہوں نے اسے اپنے گھوڑوں کے طور پر پہچانا۔انہوں نے کہا، "دیکھو، یہ ایڈنا ہے۔وہ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔وہ ہمارے لیے خوش ہے۔''۔۔۔

••••••••••••

نیبراہ اور نیبراس دونوں اپنے گھوڑوں کو پکڑ کر اصطبل کی طرف لے جا رہے تھے۔ وہ ہاتھ جوڑ کر چلتے تھے، اور ان کے گھوڑے، ایڈنا اور بادل، ان کے پیچھے چلتے تھے۔ اور انکے پیچھے پورا چاند رات پورے چاند اور لاتعداد فائر فلائیز کے ساتھ روشن تھی، ایک جادوئی ماحول بنا رہی۔ وہ مسکرائے اور بات کی، خوشی اور سکون محسوس کیا۔ جب وہ اصطبل پر پہنچے تو نیبراہ نے سلطان کو دیکھا جو کہ اپنی پیٹھ کے بل ہوا میں ٹانگیں رکھتے ہوئے سو رہا تھا وہ اس کے پیارے پوز پر ہنسی اور نیبراس کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے بھی ہنستے ہوئے کہا، ''ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی اچھا خواب دیکھ رہا ہے۔ شاید وہ اپنے باپ کی طرح اڑنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔" نیبراہ نے نیبراس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا، "وہ پیارا ہے۔." نیبراس نے اسے چوما اور کہا، "اور تم خوبصورت ہو۔ بالکل میری محبت کی طرح۔" وہ گلے لگ گئے اور اپنے گھوڑوں اور اپنے بچھڑے کو پیار اور فخر سے دیکھا۔ انہوں نے محسوس نہیں کیا کہ کوئی انہیں جنگل میں درخت کے پیچھے سے دیکھ رہا ہے، وہی آدمی جو کافی وقت دیر

www.novelsclubb.com

سے ان کی جاسوسی کر رہا تھا۔اس نے سیاہ ہڈ اور ماسک پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں چاقو تھا۔اس کی گردن پر ایک آنکھ کا ٹیٹو تھا، یہ ایک خفیہ تنظیم کی علامت تھی جو دنیا کو کنٹرول کرتی تھی

اسے نیبرا اس کو مارنے کے لیے بھیجا گیا تھا، جو ان کے منصوبوں کے لیے خطرہ تھا۔

نیبرا اس نے نیبراہ سے کہا، "تم یہیں رہو اور انہیں کھانا کھلاؤ۔ میں گھر جاؤں گا اور ہمارے لیے کچھ کھانا لاؤں گا۔ میں بھوکا ہوں." نیبراہ نے سر ہلایا اور کہا، "ٹھیک ہے، تم جاؤ۔ میں یہاں ہوں گی." اس نے اس کے کندھے پر تھپکی دی اور کہا، "میں جلد واپس آؤں گا۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں." اسنے اسے دوبارہ چوما اور چلا گیا۔ نیبراہ نے دروازہ کھولا اور ایڈنا اور بادل کو اندر جانے دیا اور وہ سلطان کے پاس جا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس نے اسے چوما اور کہا، "اوہ، میرے چھوٹے بچے، میرے چھوٹے شہزادے، میں آپ کے ساتھ کیا کروں کیا الوبناد و تو اتنا پیارا کیوں ہے؟" وہ اس کا گال تھپتھپا کر ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے دیوار کا سوئچ

دبایااور کمرہ روشن ہو گیا۔اس نے کچھ گھاس اور پانی ایڈنااور بادل کے سامنے رکھ دیا۔انہوں نے کھایاپیا، جبکہ سلطان بیدار ہو کران کے ساتھ ہو گیا۔نیبراہ نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھااور کہا،"تم اتنے خوش کن خاندان ہو مجھے بہت خوشی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔"وہ باہر گئی اور دیوار کے ساتھ لگے پائپ سے آنے والے پانی کے نیچے پلیٹ دھونے لگی۔اس نے اسے خشک کر کے رکھ دیا۔وہ واپس اصطبل پر گئی اور گھوڑوں سے کہا،"اب سو جاؤ۔تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے۔"

اس نے لائٹ آف کر کے انہیں تھپتھپایا۔اس نے کہا،"میں تم سب سے پیار کرتی ہوں۔شب بخیر."وہ باہر نکلی اور دروازہ بند کر لیا۔وہ حمد پڑھتے ہوئی گھر کی طرف چلنے لگی۔ادھر جنگل میں وہ آدمی وہیں کھڑا تھا۔وہ نیبراس پر حملہ کرنے کے لیے صحیح وقت کاانتظار کر رہا تھا۔مگراس نے نیبراہ کواکیلے چلتے ہوئے دیکھا،اوراس نے اپنی حرکت کرنے کافیصلہ کیا۔وہ ایک محفوظ فاصلہ رکھتے ہوئے خاموشی سے اس کا

پیچھا کرتا رہا۔اس نے چاقو اٹھالیااور حملہ کرنے کی تیاری کی۔اس نے ایک کونے کا رخ کیا۔وہ شرارت سے مسکرایااور خود سے کہنے لگا،"نیبر اس کی بیوی کا۔آج انجام ہے"اس نے چاقو اٹھایا۔وہ اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے ہی والا تھا کہ اسے اپنے کالر پر مضبوط گرفت محسوس ہوئی۔اسے پیچھا کھینچا گیا۔اور اسکے منہ پر ہاتھ رکھا نیبر اس نے مڑ کر دیکھا تو نیبر اہ گھر کے اندر داخل ہو گئی تھی نیبر اس نے اس شخص کو زور سے زمین پر اترا سے اٹھایااور اسے جنگل میں لے گیا اسنے اسے جھنجھوڑا تو چاقو گر۔گیا۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو نیبر اس اسکے سامنے پورا کھڑا تھا،اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

www.novelsclubb.com

نیبر اس نے دانت کچکچاتے کہا،"تو نے کیا واقعی سوچا تھا کہ تو میری زندگی کو مار سکتا ہے؟

نیبر اس نے اسے جھنجھوڑااور درخت سے لگا دیا

"کیا تجھے واقعی لگتا ہے کہ میں نے تجھے نہیں دیکھا تھا؟ جانتا تھا میں تیری نظر مجھ پر ہے، لیکن تیرے دماغ نے ایک چیز کو چھوڑ دیا۔ میں نیبر اس ہوں جس کی آنکھیں باز کی طرح ہیں۔ میری نظر سب پر ہے۔" آدمی گھبرا گیا اور اسکے چنگل سے نکلنے کی کوشش کی۔ اس نے کہا، "براہ کرم مجھے مت مارو۔ میں صرف حکم پر عمل کر رہا تھا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ پلیز، مجھے بخش دو۔"

حلانکہ یہ سب جانتا تھا۔۔۔۔

نیبر اس نے اسے گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔ اور اسے گھورتے بولا † تجھے کس نے بھیجا ہے؟ تو کس کے لیے کام کر رہا ہے؟ وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" آدمی نے دم دبا کر کہا، "میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ وہ میرے خاندان کو مار ڈالیں گے۔ پلیز، مجھے بخش دو۔" نیبر اس نے کہا، "تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم بزدل ہو تم ایلومیناتی کے رکن ہو تم غدار ہو؟ میں تمہاری گردن پر ان کا نشان دیکھ سکتا ہوں۔ تم ان میں سے ایک ہو تم انسانیت کے دشمنوں میں سے ہو۔ تم خدا کے

دشمنوں میں سے ہو۔"اس نے اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا،"اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، کیونکہ جب سویا ہوا شیر جاگتا ہے تو اپنے شکار کو نوچ کر پھاڑ ڈالتا ہے۔اور میں شیر ہوں،اور میرے پنجے شیر کے ہیں۔"

آدمی کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ ہوا کے لیے ہانپنے لگا۔اس نے کہا،"برائے مہربانی،رحم کرو۔ برائے مہربانی،رحم کریں۔پلیز،معاف کر دیں۔"نیبر اس نے کہا،"تم اس میں سے کسی کے بھی مستحق نہیں ہو۔تم صرف موت کے مستحق ہو۔ اور موت وہی ہے جو تمہیں ملے گی۔"اس نے اس کی گردن پکڑی اور اسے زمین پر پھینک دیا۔اس نے کہا،"الوداع،گندگی.خُدا تیرے گناہوں کا فیصلہ کرے۔" اس نے ادھر ادھر دیکھا اور چاقو دیکھا۔اس نے اسے اٹھایا اور اس سے خون صاف کیا۔اس نے کہا،"یہ ایک اچھا چاقو ہے۔میں اسے ایک یادگار کے طور پر رکھوں گا۔"اس نے چاقو جیب میں ڈالا اور چلا گیا۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے بولا"مسلمان ہونے کے بعد چوتھی گندگی صاف کر دی میں نے"

•••••••••

نیبر اس قتل کر کے اس کو ایک مخصوص جگہ پر دفنا کر جو اسنے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھ کر ان کاموں کے لئیے رکھی تھی واپس آرہا تھا اس کے چہرے اور لباس پر مٹی تھی وہ گھر کے قریب پہنچا تو اندر سے کچھ ہل چل سنائی دی جیسے چلنے کی آنچ کی آواز اور چیزوں کو۔ادھر سے ادھر کرنے کی آواز اس نے شیشے کی کھڑکی کے برابر کھڑا ہو کر آواز سنی وہ چھپا ہوا تھا کہ نیبر اہ اس کو دیکھ نہ لے وہ شیشا ایسا تھا کہ باہر سے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا مگر اندر سے باہر دیکھا جا سکتا تھا۔وہ مسکرایا اور خفیہ طرف سے گھر میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا، جس کے بارے میں نیبر اہ کو معلوم نہیں تھا۔اس نے کتابوں کی الماری کے پیچھے ایک چھپا ہوا دروازہ بنا رکھا تھا جس کی وجہ سے ایک خفیہ کمرے کی طرف جاتا تھا۔وہ اسے کبھی کبھی اپنے اہم

دستاویزات اور سامان کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا، یا دنیا سے فرار ہونے اور آرام کرنے کے لیے۔ استعمال کرتا تھا

وہ کتابوں کی الماری کھول کر خفیہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اسے اپنے پیچھے بند کیا اور دوسرے دروازے کی طرف چل دیا، جو کمرے کی طرف لے گیا۔ وہ واش روم گیا اور کچھ دیر بعد باہر آیا اسکے کپڑے تبدیل تھے اور اسکے بال گیلے وہ دروازے کی جانب گیا اس نے اسے ہلکا سا کھولا اور باہر جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ نیبراہ اب بھی چولہے پر کھانا پکا رہی ہے، اس کی موجودگی سے بے خبر۔ اس نے اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے آواز اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے آہستہ سے اس کے کان میں سیٹی بجائی اور کہا، "ہیلو، میری محبت۔ تم کیا بنا رہی ہو؟" نیبراہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اس نے مسکرا کر کہا، "اوہ، تم نے مجھے ڈرا۔ دیا میں چکن کری اور روٹی بنا رہا ہوں۔ تمہارا پسندیدہ." اس نے اس کی طرف دیکھا اور دیکھا کہ اس نے ٹی

شرٹ اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا اور اس کے بال گیلے تھے۔اس کے گلے میں تولیہ تھا، اور وہ اس سے اپنے بال خشک کر رہا تھا۔اس نے کہا، "لگتا ہے کہ تم نے ابھی غسل کیا ہے۔میں نے سوچا کہ تم گھر کھانا پکانے جا رہے ہو"

نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "ہاں ایسا ہی ہے لیکن پھر میں نے پہلے نہانے کا فیصلہ کیا۔ میں سواری کے بعد پسینے اور دھول کی وجہ سے گندا محسوس کر رہا تھا۔پریشان نہ ہو میں کھانا ابھی بنا دیتا ہوں۔ تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

نیبراہ نے ہنستے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔مجھے تمہارے لیے کھانا پکانا اچھا لگتا ہے۔تم بہت محنت کرتے ہو، تم میرے ہاتھوں سے پکے لزیز کھانا کھانے کے مستحق ہو اس نے مرغی کا سالن ایک پیالے میں اور روٹی کو ہاٹ پاٹ میں رکھا۔اس نے کہا، "چلو، کھانا کھاتے ہیں۔میں بھوکی ہوں." نیبر اس اس کے پاس آیا اور اسے پیچھے سے گلے لگا لیا۔اس نے اپنی گردن جھکائی اور اس کے گال کو چوما۔اس نے کہا، "تم بہت پیاری ہو۔میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں. تم دنیا

کی بہترین بیوی ہو۔"نیبراہ نے مڑ کر اس کے گلے میں بازو ڈالے۔اس نے کہا، "اور تم دنیا کے بہترین شوہر ہو۔میں بھی تم سے محبت کرتی۔ہوں. میرے لیے صرف تم ہی ہو۔"نیبراہ پھر کچھ سوچتے بولی "یہ محبت کا اظہار ایسے یکدم کہیں یہ بات تم ثابت تو نہیں کر رہے کہ مرد کے دل کا راستہ اسکے پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے"

نیبر اس نے اسکی ناک کو چوما"میرے دل کا راستہ میری بیوی کے خوبصورت الفاظوں سے ہو کر گزرتا ہے میرے دل کا۔راستہ آپ کی مسکراہٹ سے ہو کر گزرتا ہے اور میرے دل تک رسائی صرف جان، نیبر اس کے پاس ہے یعنی کہ تمہارے پاس"نیبر اس نے آنکھ ماری نیبراہ نے لبوں کو ستائشی جنبش دی پھر مزید مسکراتے بولی"ویسے پاکستان میں رہ کر تم بھی دیسی بن گئے ہو ہاں؟

نیبر اس، مسکرایا"میری بیوی بولے تو میں خود کو۔سارا کا سارا۔بدل دوں جو۔وہ چاہے میں وہ بن جاؤں"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نیبراہ نے نیبراس کے پیشانی سے چپٹے بالوں کو۔ سہلایا "تم جو ہو ویسے ہی مجھے پسند ہو میرے لئیے خود کو مت تبدیل کرو"

اس کے گال کو چوما اور پیالہ لے لیا۔ اس نے کہا، "چلو میز پر چلتے ہیں۔ اور وہ تولیہ اپنی گردن سے اتار دو۔ یہ گیلا اور ٹھنڈا ہے۔ اسے ایک طرف رکھ دو۔" نیبراس نے تولیہ اپنے گلے سے اتار کر کیل پر لٹکا دیا۔ وہ ہاٹ پاٹ لے کر اس کے پیچھے ٹیبل پر آیا۔ وہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ وہ کھانے اور ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہوئے۔ وہ باتیں کرتے اور ہنستے، خوشی اور سکون محسوس کرتے۔

نیبراس نے نیبراہ کی طرف دیکھا اور کہا، "نیبراہ، مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

نیبراہ نے کھانا چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ اس نے اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھے اور اسے پریشانی کا احساس ہوا۔ اس نے کہا، "کیا ہوا، نیبراس؟ سب ٹھیک ہے؟" نیبراس نے کہا، "ہاں، سب کچھ ٹھیک ہے۔ فکر نہ کرو۔ بس یہی ہے... مجھے میٹنگ کے لیے سویڈن جانا ہے۔" نیبراہ نے کہا، "سویڈن؟ میٹینگ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے لیے؟ کیسی میٹینگ؟"نیبر اس نے کہا،" یہ ایک کاروباری میٹنگ ہے۔ یہ بہت اہم ہے. یہ ایک بڑی بات ہے جس پر میں کافی عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ یہ ہماری زندگی بدل سکتی ہے۔"نیبر اہ نے کہا،"کب جانا ہے؟"نیبر اس نے کہا، "آج رات۔ مجھے چند گھنٹوں میں فلائٹ پکڑنی ہے۔ مجھے افسوس ہے، میں جانتا ہوں کہ یہ اچانک ہے۔ مجھے آج ہی تصدیق ملی ہے۔ میں تم کو پہلے نہیں بتانا چاہتا تھا، کیونکہ میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔"نیبر اہ نے اداسی اور مایوسی کی لہر محسوس کی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جائے۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ رہے۔ وہ اسے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی تھی، اور اسے اس سے الگ ہونے سے نفرت تھی۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اسے جانا ہے۔ یہ اس کا کام تھا، اور یہ اہم تھا۔ اس نے کہا،"اوہ، نیبر اس. میں تمہیں بہت یاد کروں گی کتنا۔ وقت ہے، تمہاری واپسی کب ہے؟"

www.novelsclubb.com

نیبراس نے کہا، "زیادہ دیر نہیں۔بس کچھ دن تمہیں معلوم ہونے سے پہلے میں واپس آجاؤں گا۔میں وعدہ کرتاہوں. میں تمہیں ہر روز کال کروں گا۔میری تتلی۔تم ہمیشہ میرے دل میں ہو." اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھام لیا۔اس نے کہا، "پلیز،اداس نہ ہونا رونامت۔میرے لئے مسکرانا. تمہارے پاس دنیا کی سب سے خوبصورت مسکراہٹ ہے۔"نیبراہ مسکرائی،حالانکہ اسے رونا محسوس ہورہا تھا۔ اس نے کہا، "ٹھیک ہے،میں مسکرادوں گی میں مضبوط ہو جاؤں گی۔میں بہادر رہوں گی۔میں تمہارے لیے خوش رہوں گی مجھے تم پر فخر ہے،نیبراس۔تم بہت اچھے کام کررہے ہو۔تم ہمارے خوابوں کو حقیقت بنارہے ہو۔"نیبراس واپس مسکرایااور کہا، "شکریہ،نیبراہ۔تم سب سے اچھی چیز ہو جو میرے ساتھ کبھی ہوئی ہے۔تم میری حوصلہ افزائی ہو. تم میری خوشی ہو۔تم میرا سچا۔خواب میری حقیقت ہو۔" وہ اندر جھک گئے اور پیار اور اداسی کا مرکب محسوس کرتے ہوئے ایک دوسرے کو گلے لگالیا" میں تم سے پیار کرتاہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ کھانا ختم کر کے اٹھ گئے۔ نیبراہ نے کہا، ''چلو تمہارا سامان پیک کرتے ہیں۔ تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"نیبراس، مسکرایا''اوکے چلو۔۔۔۔۔۔''

••••••••••••

نیبراس نے ایک اچھی طرح سے لیس، گہرے سبز رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا یعنی کوٹ اسکا گہرا سبز رنگ کا تھا شرٹ سیاہ رنگ کی اور پینٹ گہرے سبز رنگ۔ کی اسنے نفاست سے بال ایک طرف کر کے بنائے تھے جو خوبصورتی اور نفاست کو ظاہر کرتا تھا۔ وہ خوبصورت اور پراعتماد لگ رہا تھا، لیکن اداس اور نروس بھی۔ اسے آج رات ایک اہم میٹنگ کے لیے سویڈن روانہ ہونا تھا، اور وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کب واپس آئے گا۔ اسے اپنی نیبراہ کو چھوڑنے سے نفرت تھی جو اس کی زندگی اور اس کی محبت تھی۔ نیبراہ اسکے کپڑے ایک لگیج بیگ میں ڈال رہی تھی۔ اس نے سرخ رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا اسکے دائیں شانے پر ڈوپاٹہ تھا اور اس کے بال کھلے

ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ خوبصورت اور معصوم نظر آرہی تھی، لیکن آنسو بھری اور بے چین بھی تھی۔ وہ نیبر اس کو کسی بھی چیز سے زیادہ پیار کرتی تھی، اور وہ اس سے الگ رہنا برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ باتھ روم سے نکل کر اس کے پاس گیا۔ اس نے اسے پیک کرتے دیکھا اور اپنے دل میں ایک درد محسوس کیا۔ اس نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ اس نے اس کے بالوں سے کھیلتے ہوئے کہا، "تم اس طرح منہ کیوں لٹکا رہی ہو؟ کیا اداس ہو۔" نیبر اہ نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا، "میں تمہیں بہت یاد کروں گی۔ میں نہیں جانتی کہ میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔" نیبر اس نے مسکرا کر اس کے بالوں کے دائیں طرف کو سہلایا۔ اس نے کہا، "اس طرح اداس چہرہ مت بناؤ۔ اس سے میرا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ مجھے دیکھ کر مسکراؤ اور الوداع کہو۔ یہ مجھے بہتر محسوس کرائے گا" نیبر اہ مسکرائی لیکن یہ مسکان اس کی آنکھوں تک نہیں پہنچی۔ وہ الماری کے پاس گئی اور دو لاکٹس نکالیں۔ وہ آدھے دل کے تھے اور ان کے اندر ان کی تصویریں تھیں۔ وہ

www.novelsclubb.com

مقناطیسی تھے اور جب وہ آپس میں ملے تو ایک مکمل دل بن جاتے۔انہوں نے انہیں اپنی شادی کی سالگرہ کے موقع پر اپنی محبت کی علامت کے طور پر خریدا تھا۔ اس نے ایک لاکٹ اسے دیا اور ایک اپنے لیے رکھ دیا اس نے کہا، "یاد رکھو کہ میرا یہ آدھا دل تمہارے ساتھ ہے، اور تمہارا یہ آدھا دل میرے ساتھ ہے۔جب بھی تم اس تصویر کو دیکھو گے، تمہیں میرا لمس محسوس ہو گا۔اور جب بھی میں اس تصویر کو دیکھوں گی، مجھے تمہارا لمس محسوس ہو گا۔"

نیبر اس نے مسکرا کر اسے اپنی بانہوں میں لے لیا۔اس نے اس کے سر کو چوما اور کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، میری تتلی۔تم میری سولمیٹ ہو. تم میرا سب کچھ ہو. "اس نے اسے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔اس نے اپنی آنکھوں میں آنسو محسوس کیے، لیکن اس نے انہیں جھپک دیا۔وہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتا تھا۔وہ اس کے لیے مضبوط بننا چاہتا تھا۔وہ واپس دیوان خانے میں جا کر

صوفے پر بیٹھ گئے۔ وہ ایک دوسرے کو پکڑے کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ نیبراہ نے کہا، "نیبراس، ایک بات یاد رکھنا۔ تم جہاں بھی ہو، ہمیشہ میرے دل میں رہو گے۔ اور میں جہاں بھی ہوں، ہمیشہ تمہارے دل میں رہوں گی۔ ہم ایک ایسے بندھن سے جڑے ہوئے ہیں جسے کوئی چیز نہیں توڑ سکتی۔" وہ رکی اور بولی، "نیبراس، اگر مجھے کچھ ہو گیا، تو تمہیں دوبارہ شادی کر لینی چاہیے۔ تم خوش رہنے کے مستحق ہو تم ایک خاندان رکھنے کے لائق ہو۔" نیبراس نے چونک کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس نے کہا، "میری تتلی تم ایسی بات کیوں کر رہی ہو؟ کیا تم چاہتی ہو کہ میں نہ جاؤں؟ مجھے آسان الفاظ میں بتاؤ، میں نہیں جاؤں گا۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ میں میٹنگ منسوخ کر دوں گا۔ مجھے کسی اور چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے صرف تمہاری فکر ہے۔"

نیبراہ نے مسکرا کر کہا، "نہیں، تمہیں جانا پڑے گا۔ یہ تمہارے کام کے لیے اہم ہے۔ یہ ہمارے لیے اہم ہے۔ میں نے صرف یہ کہا کیونکہ یہ میرے دل میں تھا۔

www.novelsclubb.com

میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ تم خوش رہو، چاہے میں یہاں نہ ہوں۔"

وہ اسے بولا"

تم ایسی باتیں کیوں کہتی ہو جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہیں کیوں لگتا ہے تم یہاں نہیں ہو گی تمہیں کچھ نہیں ہو گا تم میرے دل کی دھڑکن ہو اور اگر دل کی دھڑکن بند ہو جائے تو کیا کوئی اور زندہ رہ سکتا ہے؟ میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا تم میری زندگی ہو تم میری خوشی ہو تم میری سب سے بڑی خوشی ہو۔ نیبراہ نے مسکرا کر کہا، "میں تمہیں دروازے پر چھوڑ دیتی ہوں۔ ٹیکسی تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور دیکھا کہ باہر ایک پیلی ٹیکسی منتظر ہے۔ نیبر اس نے اس کی طرف دیکھا اور ایک عجیب سا احساس محسوس کیا۔ اس نے سوچا، "ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں اسے آخری بار دیکھ رہا ہوں؟" نیبراہ نے ہاتھ ہلایا اور مسکرا دی، لیکن یہ زبردستی مسکراہٹ تھی۔ اس

نے اپنے دل میں کہا، "میں اپنے اندر سب کچھ غائب محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے برا شگون لگتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ کچھ خوفناک ہونے والا ہے۔"

نیبر اس ٹیکسی کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف بھاگا۔ اس نے اسے گلے لگایا اور کہا، "میں نہیں جانا چاہتا۔ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔" نیبراہ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا، "اب رونا مت۔ سفر سے پہلے مثبت سوچو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا. تم جلد واپس آ جاؤ گے۔ اور میں تمہارا انتظار کروں گی میں تمہارے لیے دعا کروں گی" نیبر اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے چوما۔ اس نے کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، نیبراہ۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں. اپنا خیال رکھنا." نیبراہ نے سر ہلایا اور کہا، "میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں، نیبر اس۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہوں. اپنا خیال رکھنا. اور ہمارے خواب کا خیال رکھنا۔" انہوں نے ایک آخری بار ایک دوسرے کو گلے لگایا اور الوداع کہا۔ وہ گاڑی کے پاس جا کر اندر بیٹھ گیا۔ گاڑی سٹارٹ کر کے بھاگ گئی۔

نیبراہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی، یہاں تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔اس نے کہا، "اپنا خیال رکھنا۔" اسے اپنے سینے میں درد محسوس ہوا اور ایک آنسو اس کے گال پر بہہ رہا تھا۔اس نے کہا، "براہ کرم، اللہ، اس کی حفاظت کریں۔ خدارا مہربانی کر کے اسے میرے پاس واپس لے آنا خدارا مہربانی کر کے اسے کچھ نہ ہونے دے۔خدارا، ہمیں کچھ نہ ہونے دینا۔"

•••••••

نیبر اس سویڈن پہنچ چکا تھا اور جیسے ہی وہ اترا، اسے ایک کام کرنا تھا: ایلومیناٹی کا مقابلہ کرنا۔اس نے ان کے۔ایک اور ہیڈ کوارٹر کے مقام کا پتہ لگا لیا تھا، اسٹاک ہوم کے مضافات میں ایک پوشیدہ زیر زمین بنکر۔اس نے ان کے سیکورٹی سسٹم میں گھس کر ان کے کوڈ ہیک کر لیے تھے۔اس نے خود کو بندوق، چاقو اور ریموٹ سے مسلح کر رکھا تھا۔ریموٹ اس کا خفیہ ہتھیار تھا، ایک ایسا آلہ جو ایلومیناتی رہنماؤں کے جسم میں گردش کرتے چپ کو چالو کر سکتا تھا۔چپ ان کو شدید درد دیا

موت کا سبب بن سکتی ہے۔اس نے ان میں چپ اس وقت لگائی تھی جب اس نے ان کی صفوں میں شامل ہوا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ان کو دھوکہ دے کر فرار ہو جائے۔اس کی اپنے دماغ میں ایک چپ بھی تھی،ایک فیل سیف جو کہ اگر اسے مارا گیا تو دوسروں کو متحرک کر دے گا۔مگر کافی پیچیدہ سرجری کے بعد وہ چپ نکل گئی تھی۔وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا تھا اور محافظوں اور جالوں سے لڑتا ہوا تھا۔وہ مین ہال میں پہنچ چکا تھا،جہاں اس نے اونچی کرسیوں پر بیٹھے تین افراد کو اپنی طرف دیکھا۔وہ ایلومیناتی کے رہنما تھے،جو ہر چیز کو کنڑول کرتے تھے۔یہ وہی تھے جنہوں نے اس پر اور اس کی بیوی پر حملے کا حکم دیا تھا،جنہوں نے ان کی زندگیوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ ان کے سامنے کھڑا تھا،اس کا چہرہ سخت اور اس کا جبڑا اچھ گیا تھا۔اس نے غصے اور نفرت سے جلتی ہوئی اپنی جلتی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھا۔"تمہاری دشمنی مجھ سے تھی،میری بیوی کو بیچ میں کیوں لائے؟تم نے اسے مارنے کی کوشش کیوں

www.novelsclubb.com

کی؟تم نے اس کی ساکھ خراب کرنے کی کوشش کیوں کی؟"وہ آدمی جو درمیان میں بیٹھا تھا،سب سے اونچے درجے کا رہنما،کہنے لگا،"وہ عورت جس نے دو بار مختلف مردوں کے ہاتھوں بچوں کو جنم دینے سے پہلے مروادیا وہ عورت جو کسبی اور جھوٹی ہے۔وہ عورت جو تمہاری اور ہم دونوں کی نااہل ہے۔اسکے لئیے تم ہم سے لڑ رہے ہو نیبر اس نے چیخ کر کہا،"اوئے!"اس نے ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔اس نے کہا،"بکواس بند کر،میں اسلام میں مذکور تمام مقدس ہستیوں کی قسم کھاتا ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے رب اللہ کی،اگر تم لوگ میری بیوی کے بارے میں بکواس کروگے تو تم لوگوں کو اپنی پیدائش پر افسوس ہوگا۔تم رحم اور بخشش کی بھیک مانگوگے،لیکن تمہیں وہ نہیں ملے گی۔"اس نے ان سے کہا "میں نیبر اس ہو گیا ہوں لیکن میری فطرت نہیں بدلی ہے۔میں اب بھی وہی ہوں جو پہلے تھا،جس کی فطرت جانور ہے وہ جانور ہی رہتا ہے۔گونار شیر تھا اور گونار سو

گیا، ہے اور اگر سوئے ہوئے شیر کی نیند میں خلل پڑتی ہے، وہ دوگنا خطرناک ہو جاتا ہے میں گونار ہوں میرے پاس گونار کی دھاڑ ہے۔

اس نے جیب سے ریموٹ نکال کر انہیں دکھایا۔اس نے کہا، "یہ ریموٹ تم لوگوں میں موجود چپ کو۔ایکٹیویٹ کرتا ہے جو تمہیں مار سکتا ہے۔اور اس چپ کی خاصیت کیا ہے؟ یہ تمہارے آنے والے بچوں، نسل در نسل منتقل ہوتا ہے۔اور اگر تم مجھے مار دیتے ہو تو مجھ میں ایک چپ ہے جو ایک تیز سگنل بھیجے گی اور تم سب مارے جاؤ گے۔اور ہاں، یہ ریموٹ کسی چیز کو کنٹرول نہیں کرتا۔یہ ایک پورا نظام ہے جو میرے خفیہ مقام پر ہے، اور آس پاس لوگ ہیں۔اگر تم غلطی کرتے ہو تو تم سب تباہ ہو جاؤ گے۔" اس آدمی نے کہا، "جھوٹ مت بولو، تم میں یہ کرنے کی ہمت نہیں ہے، تم میں یہ کرنے کی طاقت نہیں ہے، تم ایک پیادہ، ایک کٹھ پتلی، ایک آلہ کے سوا کچھ نہیں ہو، ہم ایلومیناتی ہیں۔ہم دنیا کے مالک ہیں ہم کچھ بھی کرنے کی طاقت رکھتے ہیں ہم تم کو تکلیف دینے کی طاقت رکھتے ہیں ہم تمہاری بیوی

کو تکلیف دینے کی طاقت رکھتے ہیں ہم۔ نیبر اس نے کہا، "تم فریب میں ہو۔ تم پاگل ہو. تم برے ہو۔ تمہارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ تمہیں صرف خوف ہے۔ تمہارے پاس صرف جھوٹ ہے۔ تمہارے پاس صرف اندھیرا ہے۔ تم انسانیت کے دشمن ہو۔ تم خدا کے دشمن ہو۔ تم میرے دشمن ہو۔ اور میں تم سے نہیں ڈرتا۔۔ میں تمہارے زیر کنٹرول نہیں ہوں۔ میں نیبر اس ہوں، اور میرے پاس نیبر اس کی مرضی ہے۔ میں گونار ہوں، اور مجھ میں گونار کی ہمت ہے۔ میں شیر ہوں اور مجھے شیر کا فخر ہے۔

اس آدمی نے کہا" ہمارے بارے میں کسی کو مت بتانا۔ نیبر اس نے کہا، "سب تمہارے بارے میں جانتے ہیں، میں صرف تمہارے کالے کارناموں پر سے پردہ اٹھا رہا ہوں۔ "" تم یہ سب اس لڑکی کے لیے کر رہے ہو،" آدمی نے کہا۔ نیبر اس نے سر ہلایا۔ "نہیں، اس کے مستقبل کے لیے۔" نیبر اس نے پھر کچھ سوچا اور کہا، "اور ہاں، یہ تمہارا خیال نہیں ہے کہ ایک لڑکی کے دو بوائے فرینڈ ہو سکتے ہیں

وومین امپاورمنٹ۔اگرچہ میری بیوی نے کچھ غلط نہیں کیا ہے،اسکے ساتھ اس۔ دنیا نے اسکے خندان نے غلط کیا ہے میری بیوی نیک اور پاک،دامن عورتوں میں سے ایک عورت ہے"آدمی ہنس پڑا۔"یہ لوگ جانور ہیں،ہمارے سامنے ذہین جانور۔اور جانوروں کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ ان کے کتنے ساتھی ہیں اور کس کا کیا رشتہ ہے وہ بس،اپنی خواہش نفسانی پوری کرتے ہیں یہ تمام انسانیت ہماری کٹھ پتلیاں ہیں،،۔

نیبر اس نے اس کی طرف انگلی اٹھائی۔"دور رہو ورنہ میرے اندر کا شیر سب کچھ تباہ کر دے گا۔مجھے گونار بننے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا۔اس نے ریموٹ دبایا اور باہر زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔عمارت لرز اٹھی اور روشنیاں ٹمٹما اٹھیں۔نیبر اس شرارت سے مسکرایا۔"یہ صرف ایک انتباہ تھی میں نے اس جگہ پر بم نصب کر رکھے ہیں۔اگر تم نے مجھے اور میری بیوی کو جانے نہیں دیا تو میں تمہاری نسل سمیت تم سب کو اڑا دوں گا۔"کرسیوں پر بیٹھے تینوں افراد نے گھبرا کر

ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔وہ جانتے تھے کہ نیبر اس بلف نہیں کر رہا تھا۔اس کے پاس طاقت اور ہمت تھی جو وہ کہتا تھا۔انہوں نے اسے اور اس کی بیوی کے لئے اس کی محبت کو کم سمجھا تھا۔انہیں احساس ہوا کہ انہوں نے اس کے ساتھ گڑ بڑ کر کے ایک سنگین غلطی کی ہے۔انہوں نے ایک دوسرے کو سر ہلایا اور ان میں سے ایک نے کہا، "ٹھیک ہے۔تم جیت گئے. ہم تمہیں اور تمہاری بیوی کو جانے دیں گے۔لیکن تمہیں ہم سے ایک بات کا وعدہ کرنا ہو گا۔تم ہمارے وجود کو دنیا پر کبھی ظاہر نہیں کرو گے۔تم ہمارے راز کو محفوظ رکھو گے۔تم اتفاق کرتے ہو؟

نیبر اس مسکرایا"تمہارے وجود کو تم نے خود ہی ظاہر کیا ہے اپنی فلم میں ڈاکٹر سٹرینج میں۔۔اور تمام لوگ تمہاری حقیقت جانتے ہیں تو میں تم سے اتفاق نہیں کرتا اور مجھ سے دور رہو میری بیوی سے دور رہو ورنہ یہ ریموٹ تمہارے اور تمہارے خندان کے، پرخچے اڑا دے گا"

یہ کہتے نیبر اس نے اپنی۔پشت انکی طرف پھیری اور وہ باہر جانے لگا

جب وہ وہاں سے، چلا گیا تو ان میں سے

ایک آدمی نے گہرا سانس لیا"میرب موئیز نے جتنے کالے کام کیئے وومین ٹریفیکنگ ڈرگز سیلینگ چائلڈ سیکس ان تمام کیسز کو۔اس پر ڈلوادو۔اور پولیس کو کہو اس کو گرفتار کرلیں مگر اس کو قتل نہ کریں۔تم لوگ وہ خفیہ جگہ ڈھونڈوں تب تک،اور اسکی بیوی کو چھوڑ دو وہ فل وقت کسی کام کی نہیں ہے"

••••••••••••

دو دن بعد، نیبراہ نے خود کو ہسپتال کے ایک تاریک کمرے میں پایا۔دیواروں کو ایک مدھم سفید رنگ میں پینٹ کیا گیا تھا،اور صرف کھڑکی کو ایک موٹے پردے سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔اس نے سیاہ چاکلیٹ براؤن عبایا پہن رکھا تھا جو اس کی پیلی جلد سے متضاد تھا۔اس نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر دنیا سے اپنا تاثر چھپا رکھا تھا۔وہ اندر سے بے حس اور خالی محسوس کر رہی تھی۔ڈاکٹر ہاتھ میں کچھ رپورٹیں لیے اس کے پاس آئی۔وہ ایک مہربان چہرے اور حجاب والی ادھیڑ عمر کی خاتون

تھیں۔وہ نیبراہ کے سامنے بیٹھ گئیں اور اسے اداس مسکراہٹ دی۔"نیبراہ، میں تمہیں یہ بتاتے ہوئے معذرت خواہ ہوں، لیکن تم ماں نہیں بن سکتی۔"اس نے توقف کیا، الفاظ کو ڈوبنے دیا۔"کسی نے آپ کی سرجری کی ہے جس سے آپ بانجھ ہو گئی ہیں۔"ڈاکٹر کے الفاظ نیبراہ کے کانوں میں دھماکے کی طرح گونجے۔ اس نے درد اور غصے کی لہر محسوس کی۔اسے وہ سب کچھ یاد تھا جو اس کے ساتھ ہوا تھا۔کیسے میکائیل نے اسے زیادتی کا نشانہ بنایا تھا کیسے اسکے پیٹ میں چھوڑا کھوپا گیا تھا اور کیسے نورالعین نے اسکی سرجری کی اور اسے بانجھ بنا دیا۔وہ کیسے اکیلی رہ گئی اور ٹوٹ گئی۔اس کی آنکھوں سے آنسو گرے، اس کا پردہ گیلا کر دیا۔اس نے پرسکون ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔وہ کوئی کمزوری نہیں دکھانا چاہتی تھی۔وہ ڈاکٹر کی کوئی ہمدردی یا ترس نہیں لینا چاہتی تھی۔ڈاکٹر نے ہمدردی سے اسے دیکھا۔اس کا لہجہ نرم تھا۔"نیبراہ، آپ اکیلی نہیں ہو آپ کے پاس خاندان رکھنے کے بہت سے اختیارات ہیں آپ بچے کو گود لے سکتی ہیں،

www.novelsclubb.com

نیبراہ نے ڈاکٹر کی بات نہیں سنی۔وہ نورالعین کے بارے میں سوچ رہی تھی، جس نے اس کی زندگی برباد کر دی تھی۔اس نے اسے ہر چیز کا ذمہ دار ٹھہرایا۔وہ اسے حساب لینا چاہتی تھی اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور ہونٹ کاٹ لیے۔وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔ڈاکٹر نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اس نے اسے نظر انداز کر دیا۔اس نے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نرسوں اور مریضوں کو پیچھے دھکیل دیا۔وہ اپنی گاڑی کے پاس گئی اور اندر آ گئی اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔اس نے اسٹیئرنگ وہیل کو زور سے مارا اور دانت پیس کر بولی۔"نورالعین، تم اس سب کی ذمہ دار ہو۔میں تمہیں برباد کر دوں گی میں تمہیں کچا چبھا جاؤں گی میری گود کو اجاڑ دیا تم نے" وہ گاڑی سٹارٹ کر کے چلی گئی اسے اپنا حساب نورالعین کے ساتھ طے کرنا تھا۔اسے بدلہ لینا تھا۔۔۔۔

... ... ... ..

ہسپتال میں کوئی نورالعین کے شوہر سے ٹکرا دیا۔وہ نورالعین کی بہن مریم کے شوہر ولید تھے۔اس نے احترام سے سلام کیا،"فرخ بھائی سلام"۔فرخ اسے دیکھ کر حیران رہ گیااور بے چینی سے پوچھا،مریم کہاں ہے؟اسے نورالعین بھاجی اسقاط حمل کے لیے لے گئی تھیں۔فرخ غصے سے بولا،"کیا؟اور آپ نے اسے جانے دیا؟"ولید نے کہا،"فرخ بھائی،نورالعین بھاجی کہہ رہی تھیں کہ بچہ ابنارمل ہے، اوراسے اسقاط حمل کروانے کی ضرورت ہے۔"ولید نے پاس سے گزرنے والی نرس کوروکا،جس نے ٹیسٹ کیا تھاوہ جانتی تھی کہ یہ نورالعین کابِھنوئی ہے وہ ٹھہری اوراپنی توجہ اسکی طرف مرکوز کی"کیاتم نے میری بیوی مریم کے ٹیسٹ کیئے۔تھے؟کیاپیداہونے والابچہ ابنارمل ہے؟نرس چونک گئی،"نہیں،آپ کابچہ ابنارمل نہیں ہے۔میں نے تمام ٹیسٹ دیکھے ہیں۔وہ ٹھیک ہے."ولید نے گھبراکر فرخ کی طرف دیکھا۔فرخ نے نرس سے کہانورالعین کہاں ہے؟نرس نے کہاڈاکٹر صاحب دراصل ڈاکٹرنور۔العین وہ اپنی بہن کے ساتھ گھر گئی ہیں۔فرخ نے ولید

سے کہا، چلو گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔ دوسری طرف نورالعین اپنی بہن کو اس تہہ خانے میں لے آئی جہاں ایک خفیہ کلینک تھا۔ اس کی بہن معصوم اور جوان تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور گھبرا کر بولی "یہ کونسی جگہ ہے؟" نورالعین شرارت سے مسکرائی، "یہ آپ جیسی خواتین کی مدد کرنے کی جگہ ہے۔ میری غلاب کی پنکھڑی" وہ اسے سامنے لے گئی جہاں ایک بستر تھا۔ "چلو یہیں لیٹ جاؤ۔" وہ مان کر لیٹ گئی۔ نورالعین نے سرنج اور شیشی اٹھائی۔ اس کی بہن پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سوچ رہی تھی۔ نورالعین اس کے قریب آئی تو اس کی بہن نے اس کا ہاتھ پکڑا، اور اسے امید سے، دیکھنے لگی "آپی پلیز، میں یہ نہیں کر رہی۔ اگر میرا بچہ ابنارمل ہے، تو یہ خدا کا تحفہ ہے۔ میں اس سے پیار کروں گی اور اس کی پرورش کروں گی۔" نورالعین نے مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ "تم جانتی ہو کہ اللہ نے مجھے اولاد کی خوشی نہیں دی ہے۔ اور مجھے کسی بھی عورت سے نفرت ہے جو ماں بننے والی ہے۔ میں ان تمام عورتوں کے۔ بچوں کو ختم کر دیتی ہوں۔ جو پیٹ میں پل رہے

ہوتے ہیں بچوں کی مسکراہٹ انکی خوشی سے مجھے نفرت ہے اور میں اپنے۔گھر میں یہ سب کچھ کیسے برداشت کر سکتی ہوں میں اللہ سے بدلہ لینا۔چاہتی ہوں۔اگر میں ماں نہیں بن سکتی تو کوئی اور بھی نہیں بن سکتی اس نے اپنی بہن کے بازو میں سرنج ڈالتے ہوئے کہا۔اس کی بہن نے ہانپ کر مزاحمت کرنے کی کوشش کی، لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔اس نے محسوس کیا کہ درد کی لہر اور اندھیرا اسکے اوپر چھایا ہوا ہے۔کچھ دیر بعد ولید اور فرخ نورالعین کے گھر پہنچے۔فرخ اپنی مٹھی سے دروازے پر دستک دے رہا تھا اور زور زور سے دھاڑیں مار رہا تھا۔گھر بہت کشادہ تھا جس میں ایک بڑا باغ اور اونچی دیوار تھی۔ولید بھی چلا رہا تھا،"مریم! مریم!" باہر پولیس کے سائرن سنائی دے رہے تھے۔فرخ نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو گھر کے ساتھ ایک تہہ خانے کا دروازہ نظر آیا۔فرخ چلا کر بولا "یہاں ایک تہہ خانہ ہے۔تم وہاں جاؤ۔"اس نے ولید سے کہا۔ولید وہاں بھاگا اور دروازہ کھولا۔اس نے اپنے سامنے ایک خوفناک منظر دیکھا۔

••••

ولید تیزی سے کمرے میں آیا،اس کا دل دھڑک رہا تھا۔اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی بیڈ پر پڑی، پیلی اور ساکت ہے۔نورالعین بیسن میں ہاتھ دھو رہی تھی اسکے ھاتھوں پر موجود لال،مایہ نل سے نکلتے بلوری دھارے کو آلودہ کرتا نیچے جا رہا تھا نورالعین ایسے تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر مسکرائی "اس کا اسقاط حمل ہوا ہے ولید۔یہ کبھی ماں نہیں بن سکتی اب یہ بانجھ بن گئی ہے۔" وہ سرد لہجے میں بولی اسنے نلکا بند کیا اور انکی طرف مڑی۔ولید کو غصے اور درد کی لہر محسوس ہوئی۔وہ اس کی جانب لپکا اور تعیش میں اسکا گلا پکڑ کر اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔"تم نے کیا کیا ہے، عفریت؟" وہ چلایا

نورالعین دم گھٹتے پھنسی ہوئی آواز میں بولی ''تم نے ہی کہا تھا ابارشن کرو اس میں میری غلطی نہیں ہے تم نے ہی میری بہن کو مجبور کیا تھا'' وہ کھانسی اور گہرا سانس لیا دفعتاً

۔نورالعین نے اس کے پیٹ میں لات مار کر آزاد ہو گئی۔وہ بھاگنے کی امید میں دروازے کی طرف بھاگی۔ولید نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن اس نے مریم کو درد سے کراہتے ہوئے سنا۔وہ پیچھے مڑ کر اس کی طرف بھاگا۔اس نے اس کی پیشانی کو چوما اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔"مریم، میں یہاں ہوں۔مجھے بہت افسوس ہے۔میں تم سے پیار کرتا ہوں۔"اس نے سرگوشی کی۔نورالعین نے دروازے تک پہنچ کر اسے کھولا۔اس نے باہر پولیس اور فرخ کو انتظار کرتے دیکھا۔اسے دیکھ کر فرخ کی آنکھیں پھیل گئیں۔اس نے اسے اس عورت کے طور پر پہچانا جو اسکی بیوی تھی جس نے کہیں عورتوں کی زندگیوں کو تباہ کیا تھا۔"نور العین بھاگو مت۔تم بھاگ نہیں سکتی"اس نے کہا۔پولیس نے اپنی بندوقیں کھینچیں اور اس کی طرف اشارہ کیا۔"وہیں رک جاؤ، ورنہ ہم گولی مار دیں گے۔"انہوں نے خبردار کیا۔نورالعین نے بات نہیں سنی۔وہ دروازے سے باہر نکلنے کا راستہ

تلاش کرنے کی امید میں بھاگی۔اسے نتائج کی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف اپنی فکر تھی۔

•••••

نورالعین گھر سے باہر بھاگی،اس کا دل سینے میں دھڑک رہا تھا۔اس نے ابھی اپنی بہن کے بچے کو مار کر اس کی زندگی برباد کر دی تھی۔وہ جانتی تھی کہ پولیس اس کے پیچھے ہے، لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔وہ فرار ہونا چاہتی تھی، کہیں اور اپنی زندگی شروع سے شروع کرنا چاہتی تھی۔وہ اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں کو چکمہ دیتے ہوئے سڑک پر دوڑتی رہی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا شوہر فرخ اور پولیس بھاگتے اس کا پیچھا کر رہے تھے وہ اس کا نام پکار رہے تھے فرخ اسے رکنے کی التجا کر رہا تھا۔وہ اب بھی اس سے محبت کرتا تھا، باوجود اس کے کہ وہ سب کچھ کر چکی تھی۔لیکن وہ اس سے نفرت نہیں۔کرتا تھا، بس نورالعین۔اپنے شوہر کو بیکار اور ناپسندیدہ محسوس کرتی

تھی۔وہ ایک کونے کا رخ موڑ کر ایک مصروف چوراہے کی طرف بھاگی۔اس نے سامنے سے ایک کار کو آتے دیکھا، جسے نیبراہ چلا رہی تھی۔نیبراہ کو ابھی اس کے اسقاط حمل کے بارے میں حقیقت معلوم ہوئی تھی،اور وہ غصے میں تھی۔وہ بدلہ لینا چاہتی تھی،وہ نورالعین کو اپنے کیے کا بدلہ دینا چاہتی تھی۔اس نے نورالعین کو اپنی طرف بھاگتے دیکھا تو اس نے سپیڈ پر قدم رکھا۔اسکی آنکھیں دھندلا رہی تھیں وہ جبڑا بھینچے تھی اسنے گاڑی کو نیوٹر کر دیا اور گاڑی۔ تیزی سے نورالعین کے جانب، بڑھنے لگی آج وقت تھا تمام حساب، چھٹا کرنے کا۔۔۔

نورالعین نے سامنے سے آتی ایک گاڑی دیکھی تو اس پر خوف کی لہر دوڑ گئی۔اس نے ٹالنے کی کوشش کی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔اس نے ٹائروں کی ایک زوردار چیخ سنی،ایک بہرا کر دینے والا حادثہ،اور پھر سب کچھ سیاہ ہو گیا۔

نورالعین یکدم نیچے گری اسکا سر لچک گیا اور دو بار روڈ پر۔لگا کہ یکدم لال دھارا پھوٹ پڑا

لیکن یہ نیبراہ کی گاڑی نہیں تھی جس نے اسے ٹکر ماری تھی۔یہ ایک ایمبولینس تھی جو سڑک کے دائیں جانب سے آرہی تھی۔ایمبولینس ایک حاملہ خاتون کو لے کر ہسپتال جارہی تھی جو زچگی کی حالت میں تھی۔ڈرائیور نے الٹنے کی کوشش کی لیکن وہ نورالعین کو نہ ٹال سکا۔اثر مہلک تھا۔نیبراہ اپنی گاڑی روک کر باہر نکل گئی۔اس نے نورالعین کو سڑک پر خون آلود اور بے حرکت پڑے دیکھا۔اس نے جذبات کا مرکب محسوس کیا: غصہ،راحت، جرم، غم۔وہ اسے مارنا چاہتی تھی لیکن اس طرح نہیں۔سب کے سامنے نہیں۔حادثاتی طور پر نہیں۔فرخ ہانپتا اور سسکتا ہوا جائے وقوعہ پر پہنچا۔اس نے نورالعین کے پاس گھٹنے ٹیک کر اپنا سر اپنی ھتھیلیوں میں جکڑ لیا۔اس نے اس کا نام سرگوشی میں کہا،امید ہے کہ وہ جاگ جائے گی۔

نورالعین نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں۔اس نے فرخ کا چہرہ دیکھا، محبت اور غم سے لبریز۔اس نے نیبراہ کا چہرہ دیکھا، نفرت اور ندامت سے بھرا ہوا تھا۔اس نے اوپر

آسمان دیکھا، نیلا اور روشن۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، معافی مانگنا چاہتی تھی، الوداع کہنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ نہیں کر سکی۔ اس کے ہونٹوں پر مہر لگی ہوئی تھی، جیسے کسی لعنت سے۔ خود کو۔ بچا رہی ہو اس نے اپنے سینے میں ایک تیز درد محسوس کیا، اور پھر کچھ نہیں. وہ کلمہ شہادت پڑھنا چاہتی تھی مگر وہ الفاظ ادا کرنے سے، قاصر تھی۔ اسکے الفاظ ہلک میں اٹک رہے تھے اسنے ایک گہرا سانس لیا اور زمین پر ڈھیلی پڑھ، گئی

ایمبولینس سے نرس آئی اور اس کی نبض چیک کی۔ اس نے سر ہلایا اور کہا،

"معذرت، وہ اب نہیں رہی۔" نیبراہ نے ایک گہرا سانس لیا اور واپس اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ وہ افراتفری اور سانحہ کے منظر کو پیچھے چھوڑ کر بھاگ گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے، یا وہ کیا کرنے جا رہی ہے۔ وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ اس کی زندگی کبھی ایک جیسی نہیں ہو گی۔ فرخ اس کے بے جان جسم کو تھامے نورالعین کے پاس رہا۔ پولیس اور ہجوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتے ہوئے

اس نے زور سے پکارا۔اس نے پرواہ نہیں کی۔وہ سب کچھ کھو چکا تھا۔اس نے اپنی بیوی،اپنی خوشی کھودی تھی۔اس کے پاس جینے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔

اگر زندگی میں کسی کے پاس۔دنیا کی تمام آسائشات بھی ہیں اسکا۔انجام موت ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں اسکا،انجام بھی موت ہے اب،فرق یہ ہے کہ ہم نے کونسی،موت کو چننا ہے نورالعین،سرور جیسی یا ماسٹر لی یا پروفیسر طوراب جیسی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

.....

نیبرہ کے کمرے میں اندھیرا تھا،جیسے وہ دنیا کو بند کرنا چاہتی ہو۔اس نے سورج کی روشنی کو روک کر بڑی کھڑکی پر کپڑا ڈال دیا تھا۔وہ بیڈ کے ساتھ فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔وہ بے قابو ہو کر رو رہی تھی،ہر سانس کے ساتھ اس کا سینہ دھڑک رہا تھا۔اس نے اپنے گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے اور اپنا چہرہ ان میں دفن کر

دیا۔اس نے اپنا سر اوپر رکھا اور اونچی آواز میں پکارا، "میرا باپ ایک گھٹیا آدمی ہے،اس نے مجھے برباد کر دیا۔اللہ تم سے حساب لے جتوئی مجھ سے دور ہو کر بھی تم لوگوں نے مجھے برباد کر دیا" اس نے اسے بار بار دہرایا، جیسے خود کو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہو۔ ''لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اس میں میری کوئی بھلائی رکھی ہے تو میں سر تسلیم خم کرتی ہوں اور اس کی مرضی پر سوال بھی نہیں اٹھاؤں گی۔'' اس نے سرگوشی کی،اس کی آواز کٹ گئی۔موبائل فون کی گھنٹی سن کر اس نے اوپر دیکھا۔اس نے اسکرین پر نیبر اس کا نام دیکھا،۔وہ خوف اور مایوسی کے ساتھ ملے جلے جرم اور محبت کی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا،ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو پونچھے،گلا صاف کیا اور خود کو کمپوز کیا۔اس نے زبردستی مسکراہٹ کے ساتھ کال پک کی اور کہا ہیلو میری جان۔اس نے خوش ہونے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز کانپ رہی تھی۔دوسری طرف،نیبر اس سٹاک ہوم میں اپنے رہنے والے کمرے میں اپنے بستر پر تھا۔اور وہ اپنی بیوی سے بات کرنے

www.novelsclubb.com

کے لیے بے تاب تھا۔اس نے قرآن کو اپنے سامنے اسٹینڈ پر رکھا، جیسا کہ وہ گھر سے دور ہوتے وقت ہمیشہ کرتا تھا۔اس نے شرٹ، ٹراؤزر اور سر پر ٹوپی پہن رکھی تھی۔اس نے فکر مندی سے کہا، "نیبراہ، کیسی ہو میری جان؟" وہ محسوس کر سکتا تھا کہ کچھ غلط ہے، حالانکہ وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔دوسری جانب پاکستان میں نیبراہ نے اپنے جذبات کو تاریک کمرے میں چھپایا اور دھیمے سے مسکرا دی۔اس نے جھوٹ بولا † میں ٹھیک ہوں، مگر تم پریشان لگ رہے ہو۔نیبراہ، کی آنکھیں محبت اور تشویش سے بھری ہوئی تھیں۔نیبر اس نے کہا ''میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں تمہیں روتے ہوئے دیکھا، میرا دل بہت اداس تھا، میں تمہیں اتنی دیر سے فون کر رہا تھا، تم نے فون نہیں اٹھایا۔سب کچھ ٹھیک ہے؟" اس نے بے چینی سے بھری آواز میں پوچھا۔نیبراہ کے گلے میں آنسو اٹک گئے، اس کے لیے بولنا مشکل ہو گیا۔اس نے اس کی محبت کو محسوس کیا، حالانکہ وہ بہت دور تھا۔وہ اس کے درد کو محسوس کر سکتا تھا، حالانکہ وہ وجہ نہیں

www.novelsclubb.com

جانتا تھا۔ وہ ٹھیک کہتا تھا، نیبراہ اس کا دل ہے اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے سچ بتا سکتی، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکی۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنے جذبات کو چھپاتے ہوئے بولی، "ارے، ہم نے پچھلی بار ٹھیک سے الوداع نہیں کہا تھا۔ اسی لیے تم نے یہ خواب دیکھا تھا۔ میں ٹھیک ہوں، جب میں تمہاری آواز سنتی ہوں، میں اور ٹھیک ہو جاتی ہوں۔" وہ اس حقیقت کو چھپا رہی تھی کہ وہ ماں نہیں بن سکتی، اسکے والد نے جب وہ تیراں سال کی تھی اسکا اسقاط حمل کروا دیا تھا جس کا اس کو ابھی پتا چلا تھا کیونکہ جب وہ پہلی بار اس دور سے گزری تھی تو آمنہ نے ایسا نہیں کیا مگر دوسری بار جب اسکے ساتھ ایسا ہوا تو وہ اسکی آخری سرجری تھی جسے وہ گزری تھی اسکے بعد اسکی کوئی سرجری نہیں ہوئی نیبراہ کا شک ٹھیک، تھا وہ جتوئی اور خالدہ تھے جو اس سب کے پیچھے تھے کبھی کبھار آپ کے اپنے ہی آپ، کی زندگیوں میں کالے ناگ بن کر آپ کی زندگیوں کی خوشیوں کو ڈستے ہیں۔۔ اور جتوئی نے تو کبھی اسے، اپنا سمجھا ہی نہیں تھا

وہ اپنے باپ سے نفرت کرتی تھی، لیکن وہ اپنے شوہر سے زیادہ پیار کرتی تھی۔

نیبر اس مسکرایا لیکن اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔اس نے کہا"اچھا اگر تم کہہ رہی ہو تو میں مان لیتا ہوں لیکن میرا دل اداس ہے بہت عجیب طرح سے دھڑک رہا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہو۔"اسے برا احساس تھا، کسی خوفناک چیز کا اندازہ تھا۔نیبر اہ نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔،"ایسا کچھ نہیں ہے، زیادہ مت سوچو، چلو کچھ اور بات کرتے ہیں، مجھے بتاؤ کہ تم نے سویڈن کے اسٹاک ہوم میں میٹینگ کے علاوہ کیا کیا کیا تم ایسعیاہ کی قبر پر گئے، تھے؟"وہ اس کی توجہ ہٹانا چاہتی تھی، اسے خوش کرنا چاہتی تھی، اپنے دکھ بھلانا چاہتی تھی۔نیبر اس نے مسکرا کر بات شروع کی۔۔اسنے بتایا وہ سب سے پہلے ایک ضروری میٹینگ پر گیا پھر ایسعیاہ کی، قبر پر۔اس نے اسے ان مقامات کے بارے میں بتایا جو اس نے دیکھے تھے، جن لوگوں سے اس نے ملاقات کی تھی، جو کھانا کھایا تھا۔اس نے خوش ہونے کی کوشش کی، لیکن وہ اس احساس کو دور نہ کر سکا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔اس کی خواہش

تھی کہ وہ اسے دیکھ سکے، اسے پکڑے، اسے اپنے گلے سے لگا لے۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے خوش کر سکے، اس کی حفاظت کر سکے، اسے وہ سب کچھ دے جس کی وہ حقدار ہے۔ وہ اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا۔۔۔۔

•••••••

نیبر اس نے فون بند کر دیا اور دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ اس نے نیبراہ سے بات کی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو کال ملائی جنہیں وہ نیبراہ کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا، "جناب، میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟" نیبر اس نے کہا "آج جو کچھ ہوا وہ سب بتاؤ اسکے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

دوسری طرف سے آواز آئی، "جناب، آپ کی بیوی ہسپتال گئی تھیں اور پتہ چلا کہ وہ ماں نہیں بن سکتی، سرجری کرنے والی اس عورت کے گھر جب وہ جا رہی تھیں مگر، سڑک پر اس عورت کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جب آپ کی بیوی گھر آئی تو وہ بہت

پریشان تھیں اور وہ بہت رو رہی تھی۔ نبیر اس کو درد اور غصے کا جھٹکا لگا۔ اس نے اپنا جبڑا بھینچ لیا اور کہا، "ٹھیک ہے۔" اس نے کال کاٹ دی اور موبائل جیب میں رکھ لیا۔ اس نے انٹر کام پر ایک بٹن دبایا اور سویڈش میں کہا، "جلدی آؤ۔" وہ کمرے میں گھومتا رہا، اس کا دماغ دوڑتا رہا۔ اسے ہنزہ واپس جانا پڑا۔ اس نے نبیرا کو دیکھنا تھا۔ اسے اسے بہتر محسوس کرانا تھا۔ اس نے دروازے پر دستک سنی۔ اس نے اسے کھولا اور دیکھا کہ اس کی ملازم۔ ہے نبیر اس روانی سے بولا † میرا لگیج بیگ تیار کرو۔ ملازم نے سر ہلایا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے سوٹ کیس نکالا اور نبیر اس کے کپڑے پیک کرنے لگا۔ نبیر اس کو ایک اور فون آیا۔ اس نے اسکرین کی طرف دیکھا اور دیکھا کہ یہ اس کا پائلٹ تھا۔ اس نے جواب دیا، "میرا پرائیویٹ جیٹ تیار کرو۔ ہم ہنزہ واپس جا رہے ہیں۔" وہ بھاگ کر الماری میں گیا اور اپنا لباس پکڑ لیا۔ وہ چینجنگ روم کی جانب بڑھا اس کا چہرہ تناؤ اور پر عزم تھا۔ اس نے

www.novelsclubb.com

دل میں کہا، "میری بیوی کو میری ضرورت ہے اور میں اسکے لئیے حاضر ہوں، میں اب کسی کو اجازت نہیں دوں گا، کہ اسے کوئی درد۔دے۔۔۔"

••••••نیبر اس نے کالر اور بٹن کے ساتھ فٹ شدہ براؤن شرٹ پہن کر گھر سے باہر قدم رکھا۔شرٹ اس کی ہلکی بھوری رنگ کی پینٹ میں ٹک گئی تھی جو سیدھی کٹی ہوئی تھی اور قدرے ڈھیلی تھی۔اس نے اپنی آستین کو کہنیوں تک لپیٹ لیا تھا،اس کی بائیں کلائی پر ایک گھڑی دکھائی دے رہی تھی۔گھڑی میں ایک گول ڈائل اور دھات کا پٹا تھا، جس میں سیاہ ہندسے اور ہاتھ سفید پس منظر پر تھے۔اس نے چاندی کا بکسوا اور سیاہ جوتے کے ساتھ ایک سیاہ پن پہن رکھی تھی جو پالش اور لیس اپ تھے، نوکیلی انگلیوں اور نیچی ایڑیوں کے ساتھ۔وہ تیز اور پر اعتماد دکھائی دے رہا تھا، جیسے اسے ڈرنے کی کوئی بات نہیں تھی۔وہ اپنی پٹریوں میں اس وقت رک گیا جب اس نے دروازے پر ایک پولیس والے کو اس کا انتظار کرتے دیکھا۔ پولیس اہلکار نے یونیفارم اور بیج پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔

وہ نیبراس کی طرف بڑھااور بولا، "مسٹر! نیبراس، ہم تمہیں گرفتار کرنے آئے ہیں۔ تمہارے خلاف دھوکہ دہی، غبن قتل چائلڈ ابیوس وومین ٹریفیکنگ کے الزامات ہیں۔

نیبراس اس الزام سے بے نیاز مسکرایا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے اپنی پٹریوں کو اچھی طرح ڈھانپ لیا ہے، نیبراس نے ابرو اچکائی وہ جان چکا تھا موئیز کے کیس اس۔ پر ڈالے جارہے ہیں وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی۔ اس نے اسکرین پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ یہ اس کا حریف تھا، جس نے اس کی ساکھ کو خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے کال کا جواب دیا اور کہا، "تم بہت تیز ہو، جس نے اتنی بڑی حماقت کی۔ چلو، مان لو، میں پھنس گیا لیکن میں تمہیں بتادوں۔ اس کے صرف دو ماہ بعد، یا دو ہفتوں بعد میں باہر ہو جاؤں گا، اور تم ہی ہو گے جو ادائیگی کرو گے۔ تمہیں وہ خفیہ جگہ کبھی نہیں ملے گی، جہاں تمہاری تمہارے لوگوں کی۔

لائیف لائین ہے خیر تم میرے پاس اس وقت آؤ گے جب تم اور تمہارے لوگ مر رہے ہوں گے ،اور تم مجھ سے رحم کی بھیک مانگو گے۔"

نیبر اس نے قہقہہ لگایا اور کال کاٹی۔اسکی توجہ اب، بھی موبائل پر تھی گردن جھکائے وہ سکرین کو سوائپ کر رہا تھا۔پولیس والا۔اسکی، طرف آیا ھتھ کڑی لگانے کے لئیے نیبر اس نے اس پر ایک تیر چھی قہر آلود نظر ڈالی کہ وہ جھنجھلا کر پیچھے ہو گیا نیبر اس نے دوبارہ اپنی۔توجہ موبائل پر مرکوز کی

جلدی سے اپنی نیبر اہ کو پیغام ٹائپ کیا جو ہنزہ میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔،"فکر مت کرو، تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔مضبوط رہو اور اپنے آپ کو ٹوٹنے نہ دو۔میں تم سے پیار کرتا ہوں."اس نے میسج کیا اور موبائل کو دور پھینکا اسنے ایک ریموٹ کا بٹن دبایا جسے موبائل پھٹ گیا کہ سب چونک گئے پھر وہ بڑے ہی ادا سے۔اس گاڑی کی طرف چل پڑا جسے پولیس والا لایا تھا۔پولیس والے نے

پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا، اس امید میں کہ نبیر اس وہاں بیٹھے گا۔ لیکن نبیر اس کے دوسرے منصوبے تھے۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ والی اگلی سیٹ پر جا کر بولا، "چلو چلیں، مجھے وقت ضائع کرنے والے لوگ کتوں سے، زیادہ برے لگتے ہیں؟"

نبیر اس کی بے باکی سے پولیس اہلکار ہکا بکا رہ گیا۔ اس نے نظریں جھکا لیں اور بندوق تھامے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسے نبیر اس پر بھروسہ نہیں تھا، اور وہ جانتا تھا کہ اسے محتاط رہنا ہے۔ گاڑی گھر سے باہر آئی۔ اور اسکے پیچھے اور گاڑیاں دفعتاً میڈیا رپورٹرز اور کیمروں کے ہجوم نے اسے گھیر لیا۔ انہوں نے نبیر اس کی گرفتاری کے بارے میں سنا تھا، اور وہ اس کی ایک جھلک دیکھنا چاہتے تھے۔ نبرس نے مسکرا کر ان کی طرف اشارہ کیا، جیسے وہ فلم کی شوٹنگ پر ہو۔ اسے ان کے سوالات یا ان کی رائے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے بہت سے پرستار ہیں، خاص طور پر خواتین میں، جو اس کی توجہ اور فضل کی تعریف کرتی ہیں۔ گاڑی بھیڑ کو

توڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ نیبر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا، پر سکون اور پر سکون محسوس ہوا۔ اس کے پاس ایک منصوبہ تھا، اور وہ اس پر عمل کرنے کے لیے تیار تھا۔ وہ کسی کو اپنی مرضی کے حصول سے روکنے والا نہیں تھا۔ وہ سنسنی خیز فلموں کا ماہر تھا، اور وہ اسکے ساتھ کیا ہو گا خود ہی لکھنے والا تھا۔

••••••

ہنزہ میں صبح پر سکون اور پر امن تھی۔ پرندے گا رہے تھے، سورج پہاڑ سے نکل رہا تھا، دریا بہہ رہا تھا، اور گھاس شبنم سے چمک رہی تھی۔ نیبراہ نے اپنا چہرہ ڈھانپنے کے لیے نقاب پہن کر اپنے جانوروں کے فارم پر چلتے ہوئے سکون کا احساس محسوس کیا۔ اس نے اپنے موبائل فون کو ہاتھ نہیں لگایا تھا جب سے اس نے نیبر اس سے بات کی تھی، جسے اسٹاک ہوم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ جسکا نیبراہ کو علم تک نہیں تھا۔۔ اسے یہاں تسلی دینے والا کوئی اور نہیں تھا۔ بہرام شانزہ اپنے بچوں

کے ساتھ مکہ مکرمہ گئے تھے۔نہ حاشر اور نور تھے نہ سندس اور حیدر۔وہ پورے ہنزہ میں اپنے گھر میں اکیلی تھی۔وہ چکن فارم پر پہنچی اور گیٹ کھول دیا۔اسے امید تھی کہ وہ اپنے مرغیوں، بطخوں اور موروں کی آوازیں سنیں گی

پلٹی مگر نہ مرغیاں باہر آئیں نہ بطخوں نہ موروہاں صرف خاموشی تھی۔سناٹا!!وہ مڑ کر ہانپ گئی۔تمام پرندے زمین پر بے حرکت اور بے جان پڑے تھے۔اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں،اُن کے پَر پھٹے ہوئے تھے،اور اُن کی گردنیں مڑ گئی تھیں۔نیبراہ نے خوف اور صدمے کی لہر محسوس کی۔اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اچانک ہوا کیا تھا؟یہ کس نے کیا تھا؟وہ بکریوں اور بیلوں کے فارم کی طرف بھاگی،اس امید پر کہ انہیں زندہ اور اچھی طرح مل جائے۔لیکن جیسے ہی اس نے انہیں دیکھا،وہ جان گئی کہ وہ بھی مر چکے ہیں۔وہ گھاس پر پھیلے ہوئے تھے،ان کے منہ سے جھاگ آرہی تھی،آنکھیں ساکت تھیں یہاں تک کہ جس گائے نے کل بچہ دیا تھا وہ بچہ بھی مرا۔ہوا تھا نیبراہ نے متلی اور

وحشت کی لہر محسوس کی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟یہ کب ہوا؟

وہ گھوڑوں کے فارم کی طرف بھاگی،جو اس کی آخری امید تھی۔اسے اپنے گھوڑوں سے زیادہ پیار تھا۔وہ اس کا فخر اور خوشی تھے۔اس نے دعا کی کہ وہ محفوظ اور صحت مند ہوں۔لیکن جب وہ اصطبل میں داخل ہوئی تو اس کی دعا بکھر گئی۔اس کے گھوڑے بھی مر چکے تھے اور وہاں موجود اسکی بلیاں بھی۔وہ گھاس پر پڑے تھے، ان کی آنکھیں بند تھیں،ان کی ٹانگیں اکڑ گئی تھیں،اور ان کی ایالیں الجھ گئی تھیں۔ نیبراہ نے درد اور غم کا ایک وار محسوس کیا۔اس نے اپنے پسندیدہ گھوڑے بادل کے پاس لپکی اس کے پاس گھٹنے ٹیک دیئے۔اس نے سر اٹھا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔وہ ٹھنڈا تھا اور ساکت تھا۔اس کی سانسیں رک گئی تھیں۔اس نے سلطان، اس کے بیٹے کو چھوا اور ایسا ہی محسوس کیا۔وہ ٹھنڈا تھا اور ساکت تھا۔اس کی

سانسیں رک گئی تھیں۔اس نے ایڈنا، کو چھوااور ایسا ہی محسوس کیا۔وہ ٹھنڈی اور ساکت تھی۔اس کی سانسیں رک گئی تھیں۔

نیبراہ کے اوسان خطا ہو گئے تھے اسکی آنکھیں دھندلا گئیں کچھ وقت تو کوئی تاصر نہ تھا مگر یکدم وہ پھٹ کر چلائی" باددد للللللل....."

اسکی آواز ہنزا کی وادیوں میں گونجیں اور پرندے درختوں سے اڑ گئے

وہ سامنے گئی تو۔اجواہ اور اسکی ساتھی جس کا نام بھی اجواہ، تھا وہ مر چکے تھے نیبراہ کا مشکل وقت کا ساتھی اور اسکی گلہریاں نیبراہ کو جھماکے سے، یاد۔آیا۔وہ باہر بھاگی۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر۔بعد وہ واپس اصطبل میں داخل ہوئی

اسکے ھاتھوں میں چار۔گلہریوں کی بے جان لاشیں تھیں

نیبراہ نے گہرا سانس لیا اور وہ نیچے بے جان سی ڈھہ گئی اپنی جھولی میں ھاتھ گرادیئے اور گلہریاں اسکی جھولی میں گر گئیں اسنے اپنی سانسیں آزاد۔ چھوڑیں اور وہ زور زور سے رونے لگی اسکے آنسو اسکی آنکھوں سے دریا کی طرح بہہ رہے تھے

۔اس نے بادل، ایڈنا اور سلطان کی بے جان لاشوں کو گلے لگایا اور زور زور سے پکارا۔اسنے اجواہ اور اسکی ساتھی کو چوما وہ سب کچھ کھو چکی تھی۔اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔وہ دنیا میں اکیلی تھی۔اسکی رونے کی آواز ہر طرف تھی ہر سو تھی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔وہ کم ہی جانتی تھی کہ اسکے آخری دنوں سے، اسکی یہ آخری آزمائشیں ہیں۔۔۔۔۔ کبھی کبھار اللہ دے کر آزماتا ہے اور کبھی لے کر اسکو اللہ نے دے کر آزمایا تھا اب لینے کی باری تھی۔۔۔۔۔۔اسکی آخری آزمائش کی باری تھی اسکے آخری برے دنوں کی باری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیبراہ نے ابھی اپنے تمام جانوروں کی موت کا مشاہدہ کیا تھا، وہ واحد مخلوق جس نے اسے اپنی تنہا زندگی میں سکون اور خوشی بخشی۔ اس نے اپنی بلیوں اور گلہریوں کو درخت کے نیچے دفن کر دیا تھا، جہاں وہ کھیلتے اور سوتے تھے۔ اس نے ٹرک کو اپنے گھوڑوں، بکریوں اور بیلوں کی لاشوں کے اوپر زمین کو چپٹا کرتے دیکھا تھا، وہ جانور جن کی اس نے پیدائش سے ہی پرورش کی تھی اور ان سے پیار کیا تھا۔ اس نے اس شخص کو ادائیگی کی جس نے اس کام میں اس کی مدد کی تھی، اور پھر بے حسی اور خالی محسوس کرتے ہوئے اپنے گھر واپس چلی گئی۔ وہ گھر پہنچی اور اپنا نقاب ہٹا دیا۔ رونے سے اس کا چہرہ پھول گیا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔ وہ دیوار سے ٹیک لگا کر نیچے فرش پر گر گئی۔ وہ گھٹنوں سے گلے مل کر زور زور سے رونے لگی۔ اسے لگا جیسے اس نے سب کچھ کھو دیا ہو۔ اس کے پاس اسے تسلی دینے والا کوئی اور نہیں تھا، سوائے اس کے شوہر نار اس کے، جو کسی کاروباری دورے پر گیا ہوا

تھا۔اس نے اپنے فون کی گھنٹی سنی۔اس نے آنسو پونچھتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھا۔اسے امید تھی کہ یہ نیبر اس تھا،اسے یہ بتانے کے لیے فون کر رہا تھا کہ وہ جلد واپس آ رہا ہے۔وہ اسے بہت یاد کرتی تھی،اور اسے اس کی حمایت کی ضرورت تھی۔اس نے کمزور مسکراہٹ کے ساتھ فون کا جواب دیا اور کہا،"ہیلو،میری جان۔"لیکن یہ نیبر اس نہیں تھا۔یہ سندس، تھی،جو حیران اور پریشان لگ رہی تھی۔اس نے کہا،"نیبراہ تم نہیں جانتی؟"

نیبراہ نے کہا""میں کیا نہیں جانتی؟سندس نے کہا،"نیبر اس بھائی کو سویڈش پولیس نے گرفتار کیا ہے۔انہوں نے ان پر دھوکہ دہی،غبن اور قتل و ومین ٹریفیکنگ چائلڈ ابیوس کے الزامات لگائے ہیں۔وہ بڑی مصیبت میں ہے،نیبراہ۔" نیبراہ کو بے اعتنائی اور خوف کا ایک جھٹکا لگا۔اس نے کہا،"کیا؟نہیں،یہ سچ نہیں ہو سکتا۔نیبر اس بے قصور ہے۔وہ ایسی باتیں کبھی نہیں کرے گا۔وہ ایک اچھا

مسلمان ہے۔وہ ایک اچھا آدمی ہے۔وہ اسے کیسے گرفتار کر سکتے ہیں؟"سندس نے کہا،"میں نہیں جانتی، نیبراہ۔لیکن یہ سب خبروں پر ہے۔ٹی وی دیکھو۔"نیبراہ اٹھ کر ٹی وی لاؤنج کی طرف بھاگی۔اس نے ٹی وی آن کیااور نیوز چینل کارخ کیا۔ اس نے سرخی دیکھی:"مشہور سوشل پوڈکاسٹر اور موٹیویشنل سپیکراور بزنس مین جنہوں نے دوسال قبل اسلام قبول کیا تھاسویڈن میں گرفتار ہوگئے محمد نیبراس، جنہیں ٹاپ واریر بھی کہا جاتاہے،دھوکہ دہی،غبن قتل چائلڈ ابیوس اور۔وومین ٹریفیکنگ کے الزامات کا سامناہے۔پوری دنیامیں ان کے مداح غم کی لہر میں ہیں۔

اس نے نیبراس کی مسکراتے ہوئےاور لہراتے ہوئے تصاویراور ویڈیوز دیکھی، پولیس اسے ایک کارتک لے گئی۔وہ پر سکون اور پر اعتماد لگ رہا تھا، جیسے اسے ڈرنے کی کوئی بات نہیں تھی۔لیکن نیبراہ جانتی تھی کہ وہ خطرے میں ہے۔وہ جانتی تھی کہ وہ بے قصور ہے۔وہ جانتی تھی کہ وہ اس کی زندگی ہے۔نیبراہ کا سر چکرانے لگااور اس کا فون ہاتھ سے گر گیا۔اس نے فون سے سندس کو اپنا نام پکارتے

ہوئے سنا، لیکن وہ جواب نہ دے سکی۔اسے اپنے سینے میں شدید درد محسوس ہوااور وہ فرش پر گر گئی۔وہ بے ہوش ہو گئی۔اس نے نیوز اینکر کے الفاظ نہیں سنے، جس نے کہا، "محمد نبیر اس، جو اپنی متاثر کن تقاریر اور پوڈکاسٹ کے لیے مشہور ہیں، اکثر اپنے پیغامات میں قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ اللہ ان کو آزماتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے اور یہ آزمائشیں اہل ایمان کے لیے تزکیہ اور بلندی کا ذریعہ ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ صبر اور نماز دنیا اور آخرت میں کامیابی اور خوشی کی کنجی ہیں۔انہوں نے اپنے مداحوں سے کہا ہے کہ وہ اللہ اور اس کی حکمت پر بھروسہ رکھیں اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔

www.novelsclubb.com

اس نے وہ اقتباس نہیں سنا جو نبیر اس نے اپنے ایک پوڈکاسٹ میں شیئر کیا تھا، جو اب ٹی وی پر چلایا جا رہا تھا۔اس نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: 'اور ہم تمہیں ضرور کسی نہ کسی خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے

آزمائیں گے، لیکن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو کہ جب ان پر کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں۔ ”بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔“(2:155-157)۔ یہ ایمان کا آخری امتحان ہے، میرے بھائیو اور بہنو۔ اللہ ہمارے لیے جو حکم دے اسے قبول کرنا اور یہ کہنا کہ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہ انبیاء اور صالحین کا طریقہ ہے جنہوں نے سخت ترین امتحانات کا سامنا کیا لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ان کا اللہ پر بھروسہ یہ سچے مسلمانوں کا طریقہ ہے، جو اچھے اور برے وقت میں اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ یہ کامیاب ہونے والوں کا طریقہ ہے، جنہیں آخرت میں جنت سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں شامل فرمائے اور ہمیں آزمائشوں میں صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔"

www.novelsclubb.com

الفاظ گُڈمُڈ ہوئے نیبراہ چکرائی اور اسکا سر ٹیبل پر لگا اور پھر وہ زمین پر ڈھہ گئی اور خون اسکی پیشانی سے رسنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ دھندلا گیا ہر طرف اندھیرا ہو گیا۔۔۔

•••••••

نیبراہ اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی اور ٹوٹی ہوئی تھی۔اپنے جانوروں اور شوہر کو کھونے کے صدمے سے بیہوش ہونے کے بعد اس نے اپنے سر پر پٹی باندھی تھی۔ اس کے پاس اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا،اسے تسلی دینے والا کوئی نہیں تھا۔ اسے لگا جیسے ایک ہی دن میں اس پر پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں۔وہ بیڈ پر اپنا سیل فون ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔اسکرین پر اس کی اور اس کے تمام جانوروں کی ایک تصویر تھی۔وہ مسکرا رہے تھے اور خوش تھے،اس قسمت سے بے خبر تھے جو ان کا انتظار کر رہی تھی۔اس نے اپنی پیاری مخلوق کے چہروں کو چھوتے ہوئے تصویر پر ہاتھ پھیرا۔اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور تصویر کو دھندلا کر سکرین پر

گرا۔ سب کچھ خاموش تھا سوائے اس کے رونے کے۔ اس نے کمرے کے دروازے کی طرف اس امید پر نظر ڈالی کہ نیبر اس اپنے شوہر کو اندر چلتے ہوئے دیکھے گی۔ اس نے اپنے سر میں اس کی آواز سنی، "میری جان، میری تتلی، کیا تم اداس ہو؟" اس نے تصور کیا کہ وہ اس کے سامنے کھڑا ہے، مسکرا رہا ہے اور اس کے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ اُٹھ کر اُس کے پاس بھاگی، اُس کے گلے لگنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔ لیکن جیسے ہی اس نے اسے چھوا، وہ پتلی ہوا میں غائب ہو گیا۔ وہ وہاں نہیں تھا۔ وہ بہت دور تھا، جیل کی کوٹھری میں، ان جرائم کا الزام جس کا اس نے ارتکاب نہیں کیا تھا۔ وہ زور زور سے روتے ہوئے فرش پر گر گئی۔ وہ چلا گیا تھا. وہ چلا گیا تھا.

اسے نیبر اس کا پیغام ملا، آخری پیغام جو اس نے اسے گرفتاری سے پہلے بھیجا تھا۔ اس نے اسے بار بار پڑھا، اس کی موجودگی کو محسوس کرنے کی کوشش کی، "فکر نہ کرو، تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ مضبوط رہو اور اپنے آپ کو ٹوٹنے نہ دو

میں تم سے پیار کرتا ہوں۔"اس کی خواہش تھی کہ وہ جواب دے سکتی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اسے وصول نہیں کر سکتا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے بتا سکتی کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے،اسے کتنی یاد آتی ہے،اسے اس کی کتنی ضرورت ہے۔اسے وہ نظم یاد آئی جو اس نے اس کے لیے پڑھی تھی،۔اس نے کہا تھا،

"تم پھول ہو میں بھوراں میں تمہارے آگے پیچھے گھوموں جیسے تیتلیوں کا کمرہ۔۔۔۔

دوبارہ اسکی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے دوبارہ اسکی آواز روندھ گئی تھی اسے ایک بار پھر وہ یاد آیا اب وہ لرزتی زبان سے ٹھیک ادا میں شاعری پڑھ رہی تھی

زندگی کے باغ میں، تم، پھول، میں، خوشبو

پھولوں کی رنگینی، تیتلیوں کی شوخی کی طرح

میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں،ایک کمرہ جس میں خوشیاں ہیں

میں تیری، تیتلی، نیبراہ، شاعرانہ انداز میں

میرے فانی مرحلے کا ایک انمول تحفہ ہو تم

میں کہتی ہو تمہیں ہر دل کو چھو جانے والا نغمہ ہو تم

۔۔اسکی آواز آخر میں کانپ گئی اسکی آواز لرز گئی

اسنے شاعری کو ٹھیک ادا سے پڑھا تھا مگر اس کو سننے والا یہاں نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے اپنی انگلی اس کی تصویر پر رکھ کر اس کی خصوصیات کا پتہ لگایا۔اس نے سرگوشی کی، "میں تم سے پیار کرتی ہوں، نیبر اس۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہوں." اس کے ہاتھ میں ایک لاکٹ تھا، جو اس کی طرف سے تحفہ تھا۔یہ آدھے دل کا لاکٹ تھا اور اس آدھے دل کا آدھا حصہ نیبر اس کا تھا۔اس کے پاس باقی آدھا تھا، اور انہوں نے انہیں اپنے دلوں کے قریب رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔اس نے لاکٹ کا ڈھکن کھولا، اور اندر نیبر اس کی تصویر دیکھی۔وہ مسکرا رہا تھا، اس کی

www.novelsclubb.com

آنکھیں محبت سے چمک رہی تھیں۔اس نے اس کی تصویر کو چوما،اس کے ہونٹوں کو اپنے اوپر محسوس کیا۔اس نے ڈھکن بند کیا،اور لاکٹ کو اپنے سینے سے لگایا۔اس نے اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا،اس سے ملتا جلتا۔اس نے آنکھیں بند کیں اور اللہ سے دعا کی۔اس نے اس کی حفاظت،اس کی آزادی،اس کی خوشی کے لیے دعا کی۔اس نے ان کے دوبارہ اتحاد،ان کی بخشش،ان کی نجات کے لیے دعا کی۔اس نے ان کی محبت،ان کے ایمان،ان کی طاقت کے لیے دعا کی۔اس نے معجزے کے لیے دعا کی۔۔۔۔۔۔۔۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

نیبراہ کئی دنوں سے اپنے جسم میں خارش محسوس کر رہی تھی۔خود کو کھوجانے سے اس کے چہرے اور جسم پر سرخ نشانات تھے۔وہ پانی لینے کچن میں جا رہی تھی کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی۔اس نے اسکرین کی طرف دیکھا اور دیکھا کہ یہ سویڈن کا

نمبر تھا۔وہ حیران اور متجسس تھی۔اس نے فون اٹھایا اور کہا "ہیلو؟" ایک جانی پہچانی آواز سن کر وہ چونک گئی:"

تمہاری آنکھیں زمین کی طرح ہیں

جن میں میرا سورج سمایا ہے

تم میری زمین ہو، میرا چاند ہو

جن کی روشنی سے میرا آسمان جگمگایا ہے

تم میری دوری ہو، میری قربت ہو

www.novelsclubb.com

جن کے ساتھ میرا وقت بہتا ہے

تم میری یاد ہو، میری آرزو ہو

جن کے بنا میرا دل تڑپتا ہے

۔وہ اس کی بات سن کر چونکی اور خوش ہوئی اس نے کہا، "نیبر اس، کیا یہ تم ہو؟"

نیبر اس جیل کی کوٹھری میں تھا، لیکن یہ ایک آرام دہ کمرے کی طرح لگ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک ہی بستر تھا جس میں دھاری دار گدے اور خاکستری کمبل، ایک لکڑی کی میز اور کرسی، ایک نصب ٹیلی ویژن، سلاخوں والی ایک چھوٹی سی کھڑکی اور اس پر متن کے ساتھ ایک لمبا قالین تھا۔ان کی میز پر ایک کھلی کتاب پڑی تھی، جو ایک مشہور مسلم رہنما کی سوانح حیات تھی۔اس کے ہاتھ میں ایک موبائل فون تھا، ایک گارڈ کا تحفہ جو اس کے پوڈکاسٹ کا مداح تھا۔وہ بیڈ سے ٹیک لگائے مسکرا رہا تھا۔اس کے پاس ایک آدمی اسکے پاؤن دبا رہا تھا اور دوسرا اس کے سر کی مالش کر رہا تھا۔وہ سویڈن کی جیل کی عیش و آرام سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔اس نے کہا، "ہاں، میری زندگی، میری تتلی، یہ میں ہوں۔ کیسی ہو میری جان؟"نیبرا ابھی تک صدمے میں تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے جیل سے بات کر رہا ہے۔

اس نے اپنے دل کو پکارا اور کہا، "نیبر اس، یہ واقعی تم ہو. میں تمہیں بہت یاد کرتی ہوں۔ میں تمہارے بارے میں بہت پریشان ہوں۔ کیا تم ٹھیک ہو؟" نیبر اس نے مسکرا کر کہا، "میں ٹھیک ہوں، میری جان۔ میں ٹھیک سے زیادہ ہوں۔ میں جنت میں ہوں۔ یہ جیل نہیں یہ جنت ہے۔ تم کیا سوچتی ہو؟ کیا سویڈن کی جیلیں پاکستان جیسی ہیں؟ نہیں نہیں نہیں. یہ جیلیں بہت اچھی ہیں۔ جیل کم اور ایڈونچر کی جگہ زیادہ۔ وہ یہاں میرے ساتھ بادشاہ کی طرح سلوک کرتے ہیں۔ وہ مجھے وہ سب کچھ دیتے ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ وہ میری عزت کرتے ہیں اور میری تعریف کرتے ہیں۔ وہ میری تقریریں سنتے ہیں اور مجھ سے سیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے آپ کو کال کرنے کے لیے یہ موبائل فون استعمال کرنے دیا۔ کاش میرے پاس سمارٹ فون ہوتا تاکہ میں ویڈیو کال کر کے میں آپ کو دیکھا سکتا کہ کتنا خوبصورت منظر ہے یہ"

www.novelsclubb.com

نیبراہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا، "تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم صرف مجھے بہتر محسوس کرنے کے لیے یہ کہہ رہے ہو۔ تم مصیبت ہیں ہیو، نیبراس۔ انہوں نے تم پر خوفناک چیزوں کا الزام لگایا۔ وہ تمہیں سزا دیں گے۔ وہ تمہیں تکلیف دیں گے۔" نیبراس نے کہا، "نہیں، میری لائف لائن۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا. میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں۔ اس طرح یہ یہاں ہے. سویڈن میں دنیا میں سب سے کم قید کی شرح ہے، جہاں فی 100,000 افراد پر صرف 57 قیدی ہیں سویڈن کی جیلوں کو سزا دینے کی بجائے بحالی کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، اور وہ قیدیوں کو مختلف تعلیمی اور پیشہ ورانہ پروگراموں کے ساتھ ساتھ تفریحی سرگرمیاں بھی پیش کرتے ہیں سویڈن کی جیلیں اپنے انسانی اور آرام دہ حالات کے لیے بھی جانی جاتی ہیں، ان سیلوں کے ساتھ جن میں نجی باتھ روم، کچن اور کھڑکیاں ہیں سویڈن کی جیلوں کو تعدی کو کم کرنے میں ان کی تاثیر کے لیے سراہا گیا ہے، کیونکہ صرف

www.novelsclubb.com

40%قیدی رہائی کے تین سال کے اندر دوبارہ جرم کرتے ہیں، جبکہ امریکہ میں یہ شرح76% تھی۔

نیبراہ نے کہا،"یہ موبائل فون آپ کو کس نے دیا؟ تمہیں یہ کیسے ملا؟"نیبراس نے کہا،"ایک محافظ نے مجھے دیا تھا۔وہ ایک اچھا آدمی ہے۔وہ میرے پوڈکاسٹ کا پرستار ہے۔اس نے کہا کہ اس نے مجھ سے بہت کچھ سیکھا۔اس نے کہا کہ وہ میری مدد کرنا چاہتا ہے۔اس نے کہا کہ اسے مجھ پر بھروسہ ہے۔اس نے کہا کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔وہ میرے لیے بھائی کی طرح ہے۔تم بتاؤ کیسی ہو"نیبراہ ٹوٹ کر رونے لگی۔اس نے کہا،"میں ٹھیک نہیں ہوں نیبراس۔ہمارے تمام جانور مر چکے ہیں۔کسی نے انہیں مار ڈالا۔میں نہیں جانتی کون۔میں نہیں جانتی یوں. میں نے ان سب کو کھیت میں مردہ پایا۔وہ میرے واحد دوست تھے۔وہ میرے واحد خاندان تھے۔وہ میری واحد خوشی تھے۔اور اب وہ چلے گئے ہیں۔میرے پاس کچھ نہیں بچا۔میرا کوئی نہیں بچا۔میں اس دنیا میں اکیلی ہوں۔"نیبراس چونک کر

سیدھا ہو گیا۔اس نے اپنے سامنے والے آدمی سے جو اسکے پاؤں دبا رہا تھا، وہاں سے ہٹنے کو کہا۔اس نے کہا، "کیا؟ کیا ہمارے تمام جانور مر چکے ہیں؟ یہ کیسے ہوا؟ ایسا کب ہوا؟ ان کے ساتھ ایسا کس نے کیا؟" نیبراہ نے کہا، "میں نہیں جانتی، نیبراس۔ میں کچھ نہیں جانتی میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ وہ چلے گئے ہیں۔اور میں انہیں بہت یاد کرتی ہوں۔اور میں تمہیں بہت یاد کرتی ہوں۔اور مجھے تمہاری بہت ضرورت ہے۔"

نیبراس نے کہا، "فکر نہ کرو، میری زندگی. مت رو میری تتلی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا. یہ اللہ کی طرف سے محض ایک امتحان ہے۔وہ ان کو آزماتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔وہ ہمیں پاک کرنے اور بلند کرنے کے لیے ہماری آزمائش کرتا ہے۔وہ ہمیں مضبوط اور بہتر بنانے کے لیے ہمیں آزماتا ہے۔وہ ہمیں آخرت میں جنت سے نوازنے کے لیے آزماتا ہے۔ ہمیں صبر کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے۔ ہمیں اللہ اور اس کی حکمت پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ ہمیں اس کی رحمت سے کبھی

مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ”اور ہم تمہیں ضرور کچھ خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے، لیکن ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو کہ جب ان پر کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم ہی ہیں۔ اللہ کی طرف، اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔" یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔“(2:155-157)۔ یہ ایمان کا آخری امتحان ہے، میری محبت۔ اللہ ہمارے لیے جو حکم دے اسے قبول کرنا اور یہ کہنا کہ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہ انبیاء اور صالحین کا طریقہ ہے جنہوں نے سخت ترین امتحانات کا سامنا کیا لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ان کا اللہ پر بھروسہ یہ سچے مسلمانوں کا طریقہ ہے، جو اچھے اور برے وقت میں اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔ یہ کامیاب ہونے والوں کا طریقہ ہے، جنہیں آخرت میں جنت سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

ان میں شامل فرمائے اور ہمیں آزمائشوں میں صبر واستقامت عطا فرمائے۔

آمین۔"

نیبراہ نے کہا، "آمین۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں، نیبراس۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہوں." نیبراس نے کہا، "میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں، نیبراہ۔ میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہوں. لیکن مجھے ابھی جانا ہے۔ وہ میرے سگنل کو بلاک کرنے جا رہے ہیں اور ہماری کال کو ٹریک کیا جا رہا ہے۔ وہ اس فون کو چھیننے جا رہے ہیں۔ لیکن فکر مت کرو، میری محبت. میں آپ سے دوبارہ رابطہ کرنے کا راستہ تلاش کروں گا۔ میں یہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کروں گا۔ میں آپ کے پاس واپس آنے کا راستہ تلاش کروں گا۔ میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ میں ہم سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا۔ بس اپنا خیال رکھنا۔ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور اللہ کو دل میں یاد کرو۔ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ وہ ہماری مدد کر رہا ہے۔ وہ بہترین منصوبہ ساز ہے۔ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا

ہے۔وہ سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔وہ سب سے طاقتور ہے۔وہ سب سے زیادہ حکمت والا ہے۔وہ سب سے زیادہ سخی ہے۔وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔وہ سب سے زیادہ شان والا ہے۔وہ سب سے اعلیٰ ہے۔وہ سب سے عظیم ہے۔وہ اللہ ہے۔"نیبراہ نے کہا،"وہ اللہ ہے۔میں تمہیں یاد کروں گی،نیبراس۔ میں اللہ کو یاد کروں گی۔میں ت۔تیار۔تمہارے لیے دعا کروں گی نیبراس۔اللہ سے دعا کروں گی۔میں تمہارا انتظار کروں گی،نیبراس۔میں اللہ پر بھروسہ رکھوں گی۔میں تم سے پیار کروں گی نیبراس۔میں اللہ سے محبت کروں گی"

نیبراس نے کہا،"الوداع،میری محبت.الوداع،میری تتلی.میں آپ سے جلد بات کروں گا۔میں اپ سے جلد ملوں گا.میں جلد ہی آپ کو گلے لگالوں گا۔میں جلد ہی آپ کو بوسہ دوں گا۔میں آپ سے ہمیشہ پیار کروں گا۔میں اپ سے ہمیشہ محبت کروں گا۔"یہ کہتے ہی اس نے اشارہ کھودیا۔نیبراس نے فون گارڈ کو دیا جس نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔وہ دوبارہ بستر پر لیٹ گیا،اور آنکھیں بند کرلیں۔اس نے

اپنے دل میں ایک سکون اور خوشی محسوس کی۔اس نے اپنی بیوی کے ساتھ تعلق اور محبت محسوس کی۔اس نے اپنے رب پر بھروسہ اور امید محسوس کی۔اس نے کہا الحمدللہ۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔"

•••••

نیبراس اپنے کمرے میں تھا،اپنی روزانہ کی ورزش کا معمول بنا رہا تھا۔وہ جیل میں بھی اپنے جسم کو فٹ اور مضبوط رکھنا پسند کرتا تھا۔اسے ایک بلب کی مدھم روشنی یا کھڑکی سے نکلنے والی ٹھنڈی ہوا کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف اپنی اور اپنی بیوی نیبراہ کی پرواہ تھی۔وہ فرش پر پش اپس کر رہا تھا،ہر ایک کو اپنے سر میں گن رہا تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے ایک سایہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔وہ نہ رکا نہ اوپر دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ یہ کون تھا۔یہ اس کے دشمنوں میں سے ایک تھا،ایک حریف وہ اس سے بات کرنے،بھیک مانگنے،دھمکیاں دینے آیا تھا۔لیکن نیبراس کو کوئی دلچسپی نہیں تھی۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔اس نے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدمی کو اوپر والے بستر پر بیٹھنے دیا، جسے اس نے کبھی استعمال نہیں کیا۔اس نے ایک جنگجو کی طرح فرش پر سونے کو ترجیح دی۔اس نے فرش سے اٹھ کر تالیاں بجائیں، پھر پش اپس کا ایک اور سیٹ کیا۔

آدمی بولا ''میں تم سے بات کرنے آیا ہوں''

نیبر اس مصروف سا بولا ''میں ڈورا نہیں ہوں بولو کیا پیشکش ہے''۔آدمی نے آنکھیں بند کیں اور ضبط کیا ''مجھے اس جگہ کے بارے میں بتاؤ۔وہ خفیہ جگہ جہاں تم نے ہماری لائف لائین چھپائی ہے۔وہ جگہ جو صرف تم جانتے ہو۔وہ جگہ جو ہمیں موت سے بچا سکتی ہے۔''''نیبر اس ہنسا،ایک طنزیہ قہقہہ۔اس نے کہا، "لوگ آپ کو خفیہ نسخہ نہیں بتاتے،اور آپ خفیہ جگہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔میں آپ کو کبھی نہیں بتاؤں گا،میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا۔یہ میرا راز ہے۔میری طاقت۔یہ میری میراث ہے۔"اس آدمی نے کہا، "نیبر اس، ہم بیمار ہو رہے ہیں۔ہم اسے مزید برداشت نہیں کر

سکتے۔ ہمارے لوگ بیمار ہو رہے ہیں۔ ہمیں ایک معاہدہ کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں تعاون کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے۔" نیبر اس نے کہا" فکر نہ کرو، جج کے فیصلے کے بعد تمہاری زندگیوں کا بھی فیصلہ ہو جائے گا، مجھے اگر پھانسی ہو گی تو میں آزاد ہو جاؤں گا، اور میں مشہور ہو جاؤں گا۔ تم ہارنے والے بنو گے اور میں فاتح بنوں گا، تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے، تم کمزور ہو اور میں مضبوط، تم بے وقوف ہو، اور میں ہوشیار ہوں، تم بزدل ہو، اور میں بہادر۔"

www.novelsclubb.com

---

آدمی نے کہا، "نیبر اس، اگر وہ تمہیں پھانسی دے دیں تو تمہیں کیا ملے گا؟ تمہاری خاموشی سے تمہیں کیا ملے گا؟ تم اپنے پیچھے کیا چھوڑو گے؟" نیبر اس نے اس کی بات کاٹ دی اور ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ "تم یہ بھی جانتے ہو کہ اگر میں مر گیا تو تمہاری سوسائٹی چلانے والا کوئی نہیں بچے گا، میرا کیا ہو گا؟ میں تو جنت میں جاؤں

گا، لیکن تم لوگ جہنم میں جاؤ گے۔ میں اپنے پیچھے میراث چھوڑوں گا، لیکن تم۔ لوگ اپنے پیچھے ذلت ور سوائی چھوڑ جاؤ گے، میں اپنے پیچھے ایک بیوی چھوڑوں گا، جو مجھ سے ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہے، لیکن تم لوگ اپنے پیچھے سوائے دشمنیوں اور پشیمانیوں کے کچھ نہیں چھوڑو گے۔"اس نے اداسی سے سر ہلایا، پھر اپنے پاؤں دیوار کے ساتھ ٹیک دیے اور ایبس ایکسر سائز کرتے ہوئے اپنے جسم کو اوپر نیچے کرنے لگا۔اس نے کہا، "میں اپنی بیوی کے لیے سورج اور اوزون کی تہہ ہوں، اگر تم میرے ساتھ گڑ بڑ کرو گے، جیسے سورج نے مریخ کو تباہ کیا، میں تمہیں تباہ کر دوں گا۔ یہ تمہاری مرضی ہے، اس کے بارے میں سوچو، اگر میں جیل میں بھی رہوں تو یہ ایک جنت ہے سویڈن کی جیل۔ایک خوبصورت خواب۔ لیکن تم لوگ باہر ہوتے ہوئے بھی میرے ہاتھ کے پنجوں میں قید ہو جاؤ گے۔ تم کبھی آزاد نہیں ہو گے، تم کبھی خوش نہیں رہو گے، کبھی محفوظ نہیں رہو گے۔"

وہ آدمی اسے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا "اور اگر تمہاری بیوی مر جائے تو"

نیبراس ایکسر سائز کرتار کااور اسے سنجیدہ دیکھا جیسے ڈر گیاہو آدمی کو فتح محسوس ہوئی وہ بشاشت سے سیدھاہوااور اپنے تنے اعصاب کو سیدھا کیااسنے اپنا پاسا پھینک دیا تھا نیبراس جس کا تاصر سنجیدہ تھایکدم بدلا وہ ہنسا''تم لوگ چھوٹے موٹے کھیلوں کے استاد ہواور میں زندگی کے شطرنج کا سلطان''

اسنے دوبارہ ورزش شروع کی''جاؤمار دو میری بیوی کو کیونکہ اس میں بھی ایک چپ ہے،اگر تم نے اسے مارا تو''

نیبراس آگے خاموش ہو گیاآدمی سمجھ گیا تھاتو کے بعد موت۔۔۔۔۔آدمی کے تاصرات دوبارہ بدلے اور اسکے اعصاب دوبارہ تن گئے پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں

وہ آدمی اٹھ کر کچھ دیر تک نیبراس کو ورزش کرتا دیکھتا رہا، پھر باہر چلا گیا۔اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک محسوس ہوئی۔وہ جانتا تھا کہ نیبراس بلف نہیں کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھانیبراس خطرناک ہے۔وہ جانتا تھا کہ نیبراس طاقتور ہے۔اس نے دیکھا تھا

کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ لوگوں کو کیسے جوڑ سکتا ہے، میڈیا پر کیسے اثرانداز ہو سکتا ہے، قانون سے کیسے بچ سکتا ہے۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ کیسے لوگوں کو خود سے کیسے پیار کروا سکتا ہے یا، خود کی تعریف کروا سکتا ہے یا وہ کیسے لوگوں کے دل میں اپنا خوف پیدا کر سکتا ہے خود سے ڈرا سکتا ہے، کیسے لوگوں سے اپنی پیروی کروا سکتا ہے وہ کس طرح انکی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر۔انکی مخالفت کر سکتا ہے۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ شخصیت کا ایک فرقہ، وفاداروں کا جال، رازوں کا جال کیسے بنا سکتا ہے۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ کس طرح اپنے کرشمے، اپنی ذہانت، اپنی دولت، اپنی طاقت کو استعمال کر کے جو چاہے حاصل کر سکتا ہے۔اس نے دیکھا تھا کہ وہ کس طرح کھیل کھیل سکتا ہے، اور جیت سکتا ہے وہ واقعی زندگی کے شطرنج کا سلطان تھا

www.novelsclubb.com

،۔وہ جانتا تھا کہ نیبر اس کے ساتھ گڑبڑ انکی موت پر موہر لگا سکتا ہے۔وہ جانتا تھا کہ نیبر اس سے وہ بچ نہیں سکتے۔وہ جانتا تھا کہ نیبر اس نفرت کرنے والا شخص ہے۔

اسے اس کے غرور، اس کی خود غرضی، اس کے ظلم سے نفرت تھی۔ وہ اس کی کامیابی، اس کی شہرت، اس کی مقبولیت سے نفرت کرتا تھا۔ وہ اپنی خوشی، اپنی محبت، اپنے ایمان کے لیے اس سے نفرت کرتا تھا۔ وہ اس سے نفرت کرتا تھا ہر اس چیز سے جو اس کے پاس تھی، اور ہر اس چیز سے جو اس کے پاس نہیں تھی۔ وہ ناراض اور بے بس محسوس کرتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ وہ جانتا تھا نیبر اس جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ نیبر اس کے پاس ان کی آزادی کی کنجی ہے۔ وہ جانتا تھا نیبر اس کچھ چھپا رہا ہے۔ لیکن وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اسے بات کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اسے توڑ نہیں سکتا تھا۔ وہ اسے ہرا نہیں سکتا تھا۔ نیبر اس بہت ہوشیار، بہت مضبوط، بہت مغرور تھا۔ وہ جیل میں اپنے وقت کا مزہ لے رہا تھا، جب کہ باقی لوگ تکلیف میں تھے۔ وہ اپنے خواب جی رہا تھا، جب کہ باقی لوگ اپنے ڈراؤنے خواب جی رہے تھے۔ وہ ہنس رہا تھا جب کہ باقی لوگ رو رہے تھے۔ وہ اس سے نفرت کرتا تھا۔ اسے ہر چیز سے زیادہ نفرت تھی۔ اس کی

www.novelsclubb.com

خواہش تھی کہ وہ اسے مار ڈالے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے ادائیگی کر سکے۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے تکلیف پہنچا سکے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے وہی محسوس کرائے جو اس نے محسوس کیا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے وہ چیز کھو دے جس سے اسے پیار تھا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے مروا دے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔وہ جانتا تھا کہ وہ بے اختیار ہے۔وہ جانتا تھا کہ وہ ناامید ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ برباد ہے۔وہ تلخ اور ناراضگی محسوس کرتے ہوئے چلا گیا۔اس نے دروازے کی طرف مڑ کر دیکھا تو اس پر نیبر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔اس نے فرش پر تھوکا،اور اس پر لعنت بھیجی۔اس نے کہا،"لعنت ہو تم پر۔۔۔۔۔خبیث آدمی سویڈن کے جنگلی کتے"

اندر سے نیبر اس کی محظوظ آواز آئی "کتا بننے پر مجبور مت کرو ورنہ تمہارا پھٹا ہوا جسم ایک بیگ میں یہاں سے جائے گا میرے لئیے آسان ہے بنا آواز کیئے تمہارے جیسے انسان کی پوسٹینگ جہنم میں کروانا وِد فری ڈلیوری"

www.novelsclubb.com

وہ آدمی جھنجھلا، گیااور یکدم وہاں سے چلتا بنا۔۔۔۔

نیبراہ کی طبیعت خراب ہورہی تھی۔اس کے جسم پر عجیب وغریب نشانات تھے، اس کے تلووں پراور ناخنوں کے نیچے چھالے تھے، لیکن اس نے ان سب کو نظر انداز کر دیا۔وہ موئیز کی فائلوں کو دیکھنے میں بہت مصروف تھی، جو اس نے اس کے گھر سے چوری کی تھیں۔اسے جو ملا اس سے وہ چونک گئی۔"یہ وہ تمام کیسز ہیں جو موئیز نے کیے، اور اس نے نیبر اس کو ان کے لیے فریم کیا۔اور اس پیپر میں کہا گیا ہے کہ گونار کے ساتھ جب میں شامل ہوا تو اسنے مجھے ان تمام کاموں سے، منع کیا اس نے کبھی کسی عورت کو نقصان نہیں پہنچایا۔۔میں گونار کے ساتھ کام

www.novelsclubb.com

کرنے سے پہلے وومین ٹریفیکنگ چائلڈ ابیوس میں ملوث تھا" وہ تلخی سے مسکرائی اور بولی، "یہ فائل نیبر اس کو بچا سکتی ہے۔ یہ اس کی بے گناہی ثابت کر سکتی ہے۔ یہ موئیز کو بے نقاب کر سکتی ہے۔ یہ نیبر اس کو آزاد کر سکتی ہے۔" اس نے اپنے فون کی گھنٹی سنی۔ یہ وہی نمبر تھا جو پہلے تھا، جس نے اس کے دل کی دھڑکن کو چھوڑ دیا۔ یہ اس کا شوہر نیبر اس تھا جو سویڈن کی جیل میں تھا۔ اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور کہا، "ہیلو، نیبر اس۔ میں تمہیں بہت یاد کرتی ہوں۔" اس نے اس کی آواز سنی، گرم اور پر سکون۔ وہ اس کے لیے ایک نظم سنانے ہی والا تھا، جو اس نے ان کی برسی کے لیے لکھی تھی، لیکن وہ اس کی جلن کو محسوس کر کے رک گیا۔ اس نے کہا، "کیا ہوا، نیبراہ، تم پریشان لگ رہی ہو۔" نیبراہ نے دوسری زبان کی طرف رخ کیا، جو انہوں نے مل کر ایجاد کی تھی، جسے کوئی اور سمجھ نہیں سکتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ نیبر اس کی کال کو ٹریک کر رہے ہیں، اور وہ سننے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی۔ وہ اردو حروف میں بات کرتی تھی، لیکن مختلف معنی کے ساتھ۔ یہ نیبر اس

اور نبرا کی خفیہ زبان تھی، جو ان کی محبت کی زبان تھی۔ ہر بات میں وہ اردو کے حروف ''ف، ک، ی'' کو ملا کر بات کرتے تھے اس نے کہا، "سنو نیبر اس، تم بچ سکتے ہو۔ تمہارے خلاف تمام کیسز موئیز کے ہیں۔ میرے پاس اس کی فائل ہے، جس میں لکھا ہے کہ تم نے اسے ان کاموں سے روکنے کی کوشش کی، تم بچ سکتے ہو۔ بس اپنے آدمیوں میں سے کسی کو بھیج دو۔ میں اسے فائل دوں گی" نبرس نے مسکرا کر اسی زبان میں جواب دیا۔ اس نے کہا، "فکر نہ کرو، میری جان، مجھے اس فائل کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس ایک اور منصوبہ ہے، میں اگلے ہفتے آرہا ہوں، میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے۔" نیبر اہ نے ہانپتے ہوئے کہا، "کیسے؟ تم ایسا کیسے کرو گے؟" نیبر اس نے کندھے اچکا کر کہا، "بس دعا کرو۔ مجھ پر بھروسہ کرو۔ میرے پاس سب کچھ کنٹرول میں ہے۔ مجھے ابھی فون رکھنا ہے۔ اپنا خیال رکھنا۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔" نیبر اہ نے فون واپس چھپنے کی جگہ پر رکھا اور آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ اس نے نشانات اور چھالوں کو دیکھا، اور سوچا کہ

اس کے ساتھ کیا غلطی ہوئی ہے۔اس نے کہا"میں کل ہسپتال جاؤں گی شاید وہ میری مدد کر سکیں۔اس نے گہرا سانس لیااور نیبر اس کے لیے دعا کی۔اس نے اس کی حفاظت،اس کی آزادی،اس کی خوشی کے لیے دعا کی۔اس نے ان کے دوبارہ اتحاد،ان کی بخشش،ان کی نجات کے لیے دعا کی۔اس نے معجزے کے لیے دعا کی۔۔

ooooo

نیبراہ ڈاکٹر کے دفتر میں بیٹھی اپنے ٹیسٹوں کے نتائج کا انتظار کر رہی تھی۔وہ کافی عرصے سے خارش اور درد محسوس کر رہی تھی،لیکن اس نے علامات کو نظر انداز کر دیا تھا۔وہ اپنے شوہر نیبر اس کے بارے میں فکر کرنے میں بہت مصروف تھی جو سویڈن کی جیل میں تھا۔وہ اس کی بے گناہی ثابت کرنے اور اسے باہر نکالنے کی کوشش میں بہت مصروف تھی۔وہ خود کو سنبھالنے کے لیے بہت مصروف تھی۔ ڈاکٹر اندر آئی اور اس کے سامنے بیٹھ گئی اس کے چہرے پر اداسی کے تاثرات تھے۔

اس نے کہا، "نیبراہ، مجھے یہ بتاتے ہوئے افسوس ہے لیکن آپ کو جلد کا کینسر ہے۔" نیبراہ کو اپنے سینے میں ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ اس نے کہا، "کیا؟ نہیں، یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ میں ٹھیک ہوں. یہ صرف ایک ڈیزیز ہے۔ یہ صرف تناؤ کا ردعمل ہے۔ یہ کوئی سنجیدہ بات نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے سر ہلایا۔ اس نے کہا، "مجھے ڈر ہے کہ یہ سنجیدہ ہے، نیبراہ۔ آپ کو جلد کے کینسر کی ایک قسم ہے جسے میلانوما کہتے ہیں۔ یہ جلد کے کینسر کی سب سے خطرناک اور جارحانہ قسم ہے۔ یہ ان خلیوں میں بنتا ہے جو میلانین پیدا کرتے ہیں، وہ روغن جو آپ کی جلد کو رنگ دیتا ہے۔ یہ عام طور پر ایک بھورے یا کالے دھبے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جو کہ تل سے بڑا ہوتا ہے، جس میں بے قاعدہ سرحد اور رنگ کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ سرخ، نیلے یا جامنی رنگ کا ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کے جسم پر کہیں بھی نشوونما پا سکتا ہے، لیکن یہ سینے، کمر، ٹانگوں، پیروں کے تلووں اور ناخنوں کے نیچے زیادہ عام ہے۔" اس نے اسے اپنے ٹیبلیٹ پر میلانوما کی کچھ تصاویر دکھائیں۔ اس نے اس

www.novelsclubb.com

کے جسم پر ان نشانات کی طرف اشارہ کیا جو تصویروں سے مماثل تھے۔اس نے کہا، "یہ نئے نشانات نہیں ہیں، نیبراہ۔ یہ کافی عرصے سے وہاں موجود ہیں۔ آپ کو جلد کے ڈاکٹر سے ملنا چاہیے تھا۔ آپ کی پیٹھ پر نشانات بہت پرانے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ کینسر کچھ عرصے سے بڑھ رہا ہے اور پھیل رہا ہے۔

نیبراہ نے نفی میں سر ہلایا۔اس نے کہا، "نہیں، ڈاکٹر، آپ غلط ہیں. یہ پرانے نہیں ہیں۔ یہ نئے ہیں۔ یہ حال ہی میں نظر آئے۔ یہ میرے شوہر کی حالت کی وجہ سے ہے۔ وہ کسی ایسے کام کے لیے جیل میں ہے جو اس نے نہیں کیا۔ وہ خطرے میں ہے۔ وہ درد میں ہے۔ میں اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میں اسے بچانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میرے پاس اپنے لیے وقت نہیں ہے۔ میرے پاس بیمار ہونے کا وقت نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے اشارہ کیا۔اس نے کہا، "میں سمجھتی ہوں، نیبراہ۔ میں جانتی ہوں کہ آپ بہت مشکل وقت سے گزر رہی ہیں۔ لیکن

آپ کو حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کو کینسر ہے، نیبراہ۔ اور یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ یہ ایک بہت ہی جدید اور جارحانہ کیس ہے۔ یہ آپ کے لمف نوڈس اور دیگر اعضاء میں پھیل چکا ہے۔ یہ قابل علاج نہیں ہے، نیبراہ۔ یہ ٹرمینل ہے۔" نیبراہ نے اپنے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ محسوس کیا۔ اس نے کہا، "کیا؟ ٹرمینل؟ آپ۔ کا کیا مطلب ہے، ٹرمینل؟ آپ کا مطلب ہے کہ میں مرنے جا رہی ہوں؟" ڈاکٹر نے سر ہلایا۔ اس نے کہا، "مجھے افسوس ہے، نیبراہ۔ آپ کو بچانے کے لیے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ کینسر بہت دور جا چکا ہے۔ ہم صرف آپ کو آرام دہ بنانے اور آپ کے درد کو کم کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، نیبراہ۔ شاید چند مہینے، شاید کم۔"

نیبراہ کو اپنے گلے میں گانٹھ محسوس ہوئی۔ اس نے کہا، "کتنا وقت؟ میرے پاس کتنا وقت ہے؟" ڈاکٹر نے کہا، "میں یقین سے نہیں کہہ سکتی، نیبراہ۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کا جسم علاج کے لیے کیا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ لمبا نہیں

www.novelsclubb.com

ہو گا، نیبراہ۔ آپ اپنے آپ کو تیار کریں۔ آپ کو اپنے پیاروں کو الوداع کہنا چاہیئے۔ آپ کو اپنی زندگی کے ساتھ امن قائم کرنا چاہیئے۔" نیبراہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس پڑی۔ وہ ہونٹ چھپا کر ہنسی۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنسی ڈاکٹر نے سوچا کہ وہ اپنا دماغ کھو چکی ہے۔ اس نے کہا، "نیبراہ، یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ یہ ہنسنے کی چیز نہیں ہے۔ یہ سنجیدہ ہے، نیبراہ۔ یہ تمہاری زندگی ہے." نیبراہ نے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا، "چلو ڈاکٹر۔ یہ ایک اچھی بات ہے۔ یہ ایک نعمت ہے۔ یہ دنیا ویسے بھی میرے لیے نہیں ہے۔ یہ دنیا درد اور ناانصافی سے بھری ہوئی ہے۔ یہ دنیا جھوٹ اور خیانت سے بھری پڑی ہے۔ یہ دنیا برائی اور ظلم سے بھری پڑی ہے۔ اس دنیا نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ اس نے میرے شوہر، میرے جانور، میری خوشیاں لے لی ہیں۔ اس نے میری امید، میرا ایمان، میری محبت چھین لی ہے۔ اس نے میری جان لے لی ہے۔ میں اب اس دنیا میں نہیں رہنا چاہتی میں اس دنیا سے

www.novelsclubb.com

جانا چاہتی ہوں۔ میں ایک بہتر جگہ جانا چاہتی ہوں۔ میں جنت میں جانا چاہتی ہوں۔"

ڈاکٹر نے کہا، "نیبراہ، ہمت مت ہارو، امید مت چھوڑو، اعتماد مت کھوؤ، محبت مت کھونا، تمہارے لیے ابھی بھی ایک موقع ہے، نیبراہ، تمہارے شوہر کے لیے ابھی بھی ایک موقع ہے۔ آپ کی خوشی کا ایک موقع، آپ کو لڑنا ہے، نیبراہ، آپ کو اپنی زندگی کے لئے لڑنا ہے. نیبراہ نے کہا، "نہیں ڈاکٹر۔ میں لڑنا نہیں چاہتی میں تکلیف نہیں اٹھانا چاہتی۔۔ میں مرنا اور اللہ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ وہ واحد ہے جو مجھ سے پیار کرتا ہے۔ وہ واحد ہے جو مجھے سمجھتا ہے۔ وہ واحد ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ وہ واحد ہے جو مجھے بچا سکتا ہے۔" ڈاکٹر نے کہا، "نیبراہ، آپ واضح طور پر نہیں سوچ رہی ہیں، آپ کو سمجھ نہیں آ رہا ہے، آپ صدمے میں ہیں، آپ انکار میں ہیں، آپ کو مدد کی ضرورت ہے، نیبراہ، آپ کو پیشہ ورانہ مدد کی ضرورت ہے، آپ کو نفسیاتی مدد کی ضرورت ہے۔ روحانی مدد کی ضرورت ہے۔ آپ کو کسی

سے بات کرنے کی ضرورت ہے،۔آپ کو ایک معالج سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔آپ کو ایک مشیر سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔آپ کو کسی دوست سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔آپ کو مجھ سے بات کرنے کی ضرورت ہے،۔ براہ کرم مجھے اجازت دیں۔ براہِ کرم، مجھے اس سے نمٹنے میں آپ کی مدد کرنے دیں۔ براہِ کرم، مجھے زندگی گزارنے کا راستہ تلاش کرنے میں آپ کی مدد کرنے دیں۔"

نیبراہ نے کہا، "نہیں ڈاکٹر۔ تم میری مدد نہیں کر سکتی۔ کوئی میری مدد نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی کچھ نہیں بدل سکتا۔ کوئی بھی چیزوں کو بہتر نہیں بنا سکتا۔ کوئی مجھے خوش نہیں کر سکتا۔ کوئی مجھے زندہ نہیں کر سکتا۔ میں پہلے ہی مر چکی ہوں، ڈاکٹر۔ میں پہلے ہی اندر سے مر چکی ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں بچا۔ میرے پاس جینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مجھے جینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مجھے جینے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ میرے پاس مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے کہا، "نیبراہ، آپ

کے پاس ایک انتخاب ہے۔آپ کے پاس ہمیشہ ایک انتخاب ہوتا ہے۔آپ زندہ رہنے کا انتخاب کر سکتی ہیں،۔آپ جینے اور لڑنے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ جینے اور امید کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ زندہ رہنے اور پیار کرنے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ آپ زندہ رہنے اور خوش رہنے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ زندہ رہنے اور شکر گزار ہونے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ زندہ رہنے اور وفادار رہنے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔ آپ زندہ رہنے اور مضبوط ہونے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ زندہ رہنے اور بہادر بننے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔آپ جینے اور خود بننے کا انتخاب کر سکتی ہیں۔۔"نیبراہ نے کہا،"نہیں ڈاکٹر۔میں جینے کا انتخاب نہیں کر سکتی میں نیبراہ بننے کا انتخاب نہیں کر سکتی میں ہمیشہ سے ایمان تھی اور ایمان کی قسمت ہی میرے ساتھ تھی نام بدل لینے سے نصیب نہیں بدلتے نصیب وہ ہی رہتے ہیں جو لکھ دیئے جاتے ہیں اور میرے مقدر میرے نصیب میں ہمیشہ درد تکلیف اور پریشانیاں ہیں نیبراہ اٹھی اور نقاب اوپر۔کیا۔اور۔چلی گئی،۔نیبراہ اپنے خوابوں کے ساتھ چلی گئی نبارا اپنی جان

www.novelsclubb.com

لے کر چلی گئی۔ کوئی نیبراہ نہیں، صرف ایک خول ہے۔ایک خول جو خالی ہے۔ ایک خول جو ٹوٹا ہوا ہے۔ایک گولہ جو مر رہا ہے۔ایک گولہ جو مرنا چاہتا ہے۔ایک خول جس کو مرنا ہے۔ایک گولہ جو مر جائے گا۔"ڈاکٹر نے کہا،"نیبراہ، پلیز، روکو۔پلیز،اس طرح کی باتیں کرنا بند کرو۔پلیز،ایسا سوچنا بند کرو۔پلیز،ایسا محسوس کرنا بند کرو۔،اپنے آپ کو تکلیف دینا بند کرو۔،اپنے آپ کو مارنا بند کرو۔"

وہ کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی۔وہ اسے کھول کر دفتر سے باہر نکل گئی۔وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کی کالوں اور گھورنے کو نظر انداز کرتے ہوئے راہداری سے نیچے بھاگی۔وہ سیکیورٹی گارڈ کو دھکیلتے ہوئے باہر نکلنے کی طرف بھاگی۔وہ کاروں اور بسوں کو چکمہ دیتے ہوئے سڑک پر بھاگی۔وہ پل کی طرف بھاگی،ریلنگ پر چڑھ گئی۔وہ نیچے پانی کو دیکھتے ہوئے کنارے کی طرف بھاگی۔وہ بازو پھیلاتے ہوئے آخر تک بھاگی۔وہ آنکھیں بند کیے آسمان کی طرف بھاگی۔وہ

مسکراتی ہوئی موت کی طرف بھاگی۔وہ روتی ہوئی جان کی طرف بھاگی۔وہ اڑتی ہوئی محبت کی طرف بھاگی۔وہ مرتے ہوئے جنت کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

••••••••••••

نیبراہ گھر میں داخل ہوئی تو اس بے ہاشر اور نور اور بہرام کو بیٹھا دیکھا نور جس کے پاس چابی تھی اٹھ کر اسے گلے لگا لیا۔نیبراہ نے اپنے لوگوں کی گرمجوشی کو محسوس کرتے ہوئے اسے پیٹھ سے گلے لگایا۔وہ رو نہیں رہی تھی، لیکن وہ چاہتی تھی۔اس نے اپنا چہرہ نور کے کندھے میں دفن کر دیا،اسکا مانوس پرفیوم سونگھا۔نور آہستہ سے بولی،"بیٹا،مجھے معاف کرنا،ہمیں دیر ہو گئی۔"نیبراہ نے نفی میں سر ہلایا۔"نہیں آپ معافی نت مانگیں۔"اس نے ادھر ادھر دیکھا تو حاشر، بہرام، کو دیکھا۔ان سب کی آنکھوں میں تشویش اور ہمدردی تھی۔وہ ان کی موجودگی کے لئے شکر گزار تھی، لیکن اس کی خواہش تھی کہ انہیں اسے اس طرح نہ دیکھنا پڑے۔وہ

کمزوری سے مسکرائی وہ ڈرائنگ روم میں چلے گئے، نیبراہ پردہ دار تھی اور اس کے ہاتھوں پر پتلے دستانے تھے، اس نے اپنی پیلی جلد اور پتلی رگوں اور نشانات کو چھپا رکھا تھا۔ وہ اپنے پردے میں کھانسی اور اپنے سینے میں تیز درد محسوس کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اس نے اپنے آپ کو گرم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے بازوؤں کو رگڑا۔ بہرام نے کہا، "بھابھی فکر نہ کریں نیبرا اس بچ جائیں گے۔" وہ تسلی سے مسکرایا لیکن نیبراہ اس کی آنکھوں میں شک دیکھ سکتی تھی۔ نور نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ دبایا۔ نیبراہ نے اثبات میں سر ہلایا، امید سے آواز دینے کی کوشش کی۔ "ہاں، نیبرا اس نے مجھے کال کی تھی اس نے کہا کہ وہ جلد، واپس۔ آجائے گا۔" اس نے زبردستی مسکراہٹ دبائی، لیکن یہ اس کی آنکھوں تک نہیں پہنچی۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا اور سوچ رہی تھی کہ وہ کب آئے گا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کہا"میں آپ سب کے لیے چائے لاتی ہوں۔ وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ وہ ان کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی، اسے کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا محسوس ہوا اور وہ کانپ گئی۔ نور نے کہا، "نہیں، پریشان نہ ہو۔ مجھے بتاؤ، سب جانور کہاں ہیں؟" وہ نیبراہ کے پیچھے گئی اور اس کی مدد کی۔ل۔ نیبراہ نے کہا، "مجھے نہیں معلوم۔ کسی نے ان سب کو مار ڈالا۔" اس نے اداسی سے کندھے اچکائے، جیسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن یہ کیا. جانور اس کے ساتھی تھے، اس کی خوشی، اس کی زندگی۔ اس نے اپنی آنکھ سے ایک آنسو پونچھا۔ نور صدمے سے ہانپ گئی "قتل؟" نیبراہ نے سر ہلایا۔ "ہاں، قتل. لیکن میں نہیں جانتی کہ کون اور کیوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے، یا نیبراس، یا ہم دونوں کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہوں۔" وہ تھکی ہوئی اور ناامید محسوس کر کے اسنے سانس لی۔ وہ کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر چکرا رہی تھی۔ نور نے کہا، "نیبراہ، گھر چلو۔ تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے۔" اس نے اپنا ہاتھ نیبراہ کے چہرے پر رکھا، اسے بخار محسوس ہوا۔ "تم جل رہی ہو بیٹا۔ تم

www.novelsclubb.com

یہاں اکیلے نہیں رہ سکتی "اس نے اپنا بازو نیبراہ کی کمر کے گرد لپیٹ لیا اور اسے کمرے کی طرف لے گئی۔ نیبراہ نے کہا، "نہیں، مجھے یہیں رہنا ہے اور نیبر اس کا انتظار کرنا ہے۔ وہ جلد آئے گا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔" وہ اس وعدے پر قائم رہی، حالانکہ وہ جانتی تھی کہ یہ جھوٹ ہو سکتا ہے۔ اس نے اسے دیکھنے کی امید میں دروازے کی طرف دیکھا۔ نور نے کہا تم نہیں جاؤ گی؟ وہ جانتی تھی کہ نیبراہ ضدی، وفادار اور بہادر ہے۔ وہ اس کے لیے اس کی تعریف کرتی تھی، لیکن اسے اس کی فکر بھی تھی۔ اس نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔ نیبراہ نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر اس نے کہا، "میں نے بریانی تیار کی ہے، آپ لوگ کھانا یہیں کھانا۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ لوگ بنا کچھ کھائے پیئے جائیں

۔" وہ کھانے کی ٹرے کو کمرے میں لے گئی، جہاں باقی لوگ انتظار کر رہے تھے۔ وہ اسے میز پر رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ ان سب نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیا کہ انہیں بھوک نہیں ہے۔انہوں نے نیبراہ کو اپنے ساتھ آنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ نہیں ہٹی۔انہوں نے محسوس کیا کہ اس کے ساتھ بحث کرنا بیکار ہے، لہذا انہوں نے جانے کا فیصلہ کیا۔،اسے کہا کہ وہ اپنا خیال رکھے،اور جب بھی اسے کسی چیز کی ضرورت ہو انہیں فون کرے۔آخر کار حاشر نے نیبراہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔"تم بہادر ہو، مت ٹوٹو۔مجھے تمہاری ہمت پر ہمیشہ فخر رہا ہے۔تم میرا فخر ہو اور اپنی روح کو ہمیشہ زندہ رکھو۔"اس نے اس کے سر پر ھاتھ رکھ کر اسکا سر دو بار تھپتھپایا اور پھر چلا گیا۔نیبراہ نے ان کے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔اس نے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔وہ بستر پر گر کر زور زور سے رونے لگی۔اس نے اللہ سے دعا کی،"یا اللہ پلیز، مجھے اتنا وقت دے کہ میں اپنے شوہر کو گلے لگا سکوں،اس کے لمس کو محسوس کر سکوں، اس کا چہرہ دیکھ سکوں، بس اتنا ہی وقت دے دے اسے پہلے میں مرنا نہیں چاہتی۔

www.novelsclubb.com

."وہ روتی رہی بس روتی رہی اسکے آنسو اسکے بستر کو گیلے کرتے رہے۔۔۔۔اور اسکا بستر اسکے آنسوؤں کو جزب کرتا۔رہا۔۔۔۔

وہ جس کمرے میں تھے وہ ایک پر تعیش تھا، جس کی دیواروں اور چھت پر سیاہ، بھرپور لکڑی کے پینل تھے۔ پیچیدہ ڈیزائن کے ساتھ ایک بڑا، آرائشی قالین فرش کو ڈھانپتا ہے، جس سے جگہ میں گرمی اور رنگ شامل ہوتا ہے۔ قالین چمڑے کے صوفوں پر کشن سے میل کھاتا ہے، ایک ہم آہنگ نظر پیدا کرتا ہے۔ صوفے ایک دوسرے سے ملحق رکھے گئے تھے، جو بیٹھنے کی جگہ فراہم کرتے تھے۔ ایک سنوکر ٹیبل کمرے کے بیچ میں نمایاں طور پر بیٹھی تھی، جس میں سبز کپڑے اور سرخ اور پیلے رنگ کی گیندیں تھیں۔ اوور ہیڈ لائٹس چھت سے لٹکی ہوئی ہیں، نیچے سنوکر ٹیبل پر اضافی روشنی ڈال رہی ہیں۔ روشنیوں میں سنہری شیڈز تھے، جو کمرے کو ایک نرم چمک دے رہے تھے۔ دیواروں کو فریم شدہ آرٹ ورک اور آرائشی ٹکڑوں سے مزین کیا گیا تھا جس نے کمرے میں کردار کو شامل کیا

تھا۔وہاں مناظر، پھولوں اور جانوروں کی پینٹنگز کے ساتھ ساتھ گھوڑوں، شیروں اور عقابوں کے مجسمے بھی تھے۔سب سے حیران کن ٹکڑا اس نوجوان کا پورٹریٹ تھا، جو محبت اور دکھ کی آمیزش کے ساتھ کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ بڑی کھڑکیوں نے قدرتی روشنی کو خلا میں فلٹر کرنے کی اجازت دی اور اسے نرمی سے روشن کیا۔ کھڑکیوں پر موٹے پردے تھے جو رازداری کے لیے کھینچے جا سکتے تھے۔ گملے والے پودے گھر کے اندر فطرت کا لمس لائے، جس سے کمرے کے ماحول میں اضافہ ہوا۔ سرسبز پتیوں اور رنگ برنگے پھولوں کے ساتھ پودوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی گئی تھی۔ یہ کمرہ مردوں کی دولت اور ذوق بلکہ ان کے رازوں اور پریشانیوں کا عکاس تھا۔

چمڑے کے صوفے پر دو لوگ بیٹھے تھے، ایک سنوکر کھیل رہا تھا۔ سامنے کھڑے آدمی نے نوکر سے کہا، ''تم سے ایک کمرہ نہیں ڈھونڈا گیا تم اپنے آپ کو ایلومیناتی کہنے کے لائق نہیں ہو ایلومیناتی کی ناک کٹا دی ہے تم سب نے ایک آدمی تمہیں

تگنی کا ناچ نچا رہا ہے۔" اس نے نوکر کے سینے پر انگلی اٹھاتے ہوئے حقارت سے الفاظ تھوکے۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی اور سخت تھیں، اس کا منہ ہنسی میں مڑا تھا۔ نوکر نے خوف اور شرمندگی سے سر جھکا لیا، دروازے کے پاس کھڑا تھا جو دالان کی طرف جاتا تھا۔ اس نے اپنے آقا کو راضی کرنے کی امید میں ہاتھ ملایا۔ ایک اور آدمی نے صوفے سے کہا، "اس گونار یانیبر اس نے ہمیں اپنی انگلیوں پر نچایا ہے، اس نے ہمیں رلا دیا۔" اس نے سنو کر ٹیبل کے پیچھے دیوار پر لٹکائے ایک نوجوان کے بڑے پورٹریٹ کی طرف اشارہ کیا۔ تصویر میں دلکش مسکراہٹ کے ساتھ ایک خوبصورت چہرہ دکھایا گیا تھا، یہ انکا دشمن تھا انکا ٹارگٹ یہ پہلا ٹارگٹ تھا جو ان سے بچ رہا تھا۔ صوفے پر بیٹھے آدمی نے اپنی منڈیروں کو رگڑتے ہوئے آہ بھری۔ وہ تھکا ہوا اور تھکا ہوا لگ رہا تھا، جیسے وہ چند مہینوں میں ایک دہائی کا ہو گیا ہو۔

دوسرے آدمی نے کہا، "ہمارا خاندان بیمار ہو رہا ہے، ان کی حالت خراب ہے۔" اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں رات کا آسمان نظر آ رہا تھا۔ وہ ستاروں کو

ٹمٹماتے دیکھ سکتا تھا، لیکن وہ دور اور ٹھنڈے لگ رہے تھے۔اس نے جرم کا احساس کیا، سوچا کہ کیا اس نے صحیح کام کیا ہے۔ سنو کر کھلاڑی نے کہا، "اس کے لیے ایک ہی حل ہے۔اسے جانے دو. وہ مر بھی جائے تو ہمارا نقصان ہے۔ جیل میں رہے تو بھی اس لئیے اسے آزاد رہنے دو اور جینے دو۔ وہ جو کہتا ہے جو بے نقاب کرتا ہے کرنے دو۔ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہم دنیا کو چلاتے ہیں، دنیا کے ہر پہلو کو ہم کنڑول کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر کوئی ہمارے خلاف ہو تو کوئی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہم بوس ہیں اور بوس ہمیشہ سب سے اوپر ہوتا ہے۔ جج کو بولو نیبر اس پر سے کیس ختم کر دے سب کا تعلق موئیز سے تھا اور نیبر اس کے کاروباری مخالفین نے اس پر موئیز کے کیس ڈالے کیونکہ نیبر اس ایک اچھا بزنس مین ہے اور وہ اس کی کامیابی کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ااس لئیے اسکی ساخ خراب کرنے کے لیے انہوں نے یہ کیا یہ ہی الفاظ جج کے ہونے چاہئیے"" وہ کیو ہاتھ میں پکڑے شرارت سے مسکرایا۔ وہ میز کے گرد گھومتا رہا، اعتماد کے ساتھ گیندوں کو

دیکھتا رہا۔ وہ ایک تیز سوٹ میں ملبوس تھا، اس کے بال پیچھے سے کٹے ہوئے تھے۔ اس نے طاقت اور کرشمہ کو پھیلایا، بلکہ تکبر اور ظلم بھی۔ ایک آدمی نے کہا "اگر وہ حادثاتی طور پر مر جائے تو کیا ہو گا؟ آدمی نے فوراً کہا، "یہ قدرتی ہو گا، نہ حادثاتی اور نہ ہی پہلے سے منصوبہ بند۔ اس کی جان کی حفاظت کرو، اسکی حفاظت میں ہماری حفاظت جتنی ہمیں زندگی عزیز ہے اتنا ایسے لوگوں کو موت عزیز ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں وہ جنتی ہیں اور ہم کہتے ہیں شیطان جہنم کا راجہ ہے، وہ جہنم کو ٹھنڈی، رکھے گا خیر جو بھی ہے ہمارے لئیے سب کچھ یہ دنیا ہے اگر ہم مر جائیں تو فائیدہ کیا ہمارا۔" اس نے ایک گیند کو مارا اور گیند سوراخ سے نیچے چلی گئی۔ اس نے تالیاں بجائیں اور کہا، "ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔" ----------

•----------•----------`````

نیبراہ آئینے کے سامنے بیٹھی تھی جہاں وہ اپنا عکس دیکھ سکتی تھی۔ اس کے بال کھلے تھے اور آنکھیں نم تھیں۔ وہ مائیلوما سکن کینسر سے اپنے چہرے پر داغوں کو دیکھ

رہی تھی، جو اس کے ہونٹوں کے اوپر تھے۔اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر نیبر اس کی انگلیوں کا لمس یاد کیا۔اس نے اپنے دل میں تڑپ اور درد محسوس کیا۔ پھر اسے وہ بزرگ یاد آئے جنہوں نے اسے اسلام کا راستہ دکھایا تھا۔"جب آپ کو جنت کی چابی مل جائے تو اسے تھام لیں۔میں دیکھتا ہوں، آپ کو مستقبل میں اس کی ضرورت ہو گی۔اس کے الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہے تھے جس سے اسے امید کی کرن ملی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ایک دھندلا سا آگیا اور وہ آج واپس آگئی۔وہ رو پڑی۔اس کے آنسو اس کے گالوں پر لڑھک رہے تھے اور اس کی جلد پر گیلی پگڈنڈیاں چھوڑ رہے تھے۔اس کا کمرہ روشن تھا جس کا دروازہ اس کے بالکل پیچھے تھا۔"میں نیبر اس کو اپنا چہرہ کیسے دکھاؤں گی؟ میں اب خوبصورت نہیں ہوں۔"اس کی آواز کانپ گئی۔اس نے اپنے منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ کر اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کی۔"پہلے میری خوبصورتی میری آزمائش بن گئی۔ میں اس سے باہر نکل گئی اپنی محبت اور لگن سے لیکن آج پھر میری آزمائش میرا

حسن بن گئی۔اس کی آواز لرز گئی۔اس نے غصے اور بے بس محسوس کرتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔"میں نیبر اس کے سامنے کیسے جاؤں گی اور میں اس سے کیا کہوں گی؟ مجھے جلد کا کینسر ہے، میرے پاس وقت کم ہے، میں مرنے والی ہوں۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں ڈالا۔وہ چھوٹی اور کمزور محسوس کرتے ہوئے کرسی پر جھک گئی۔"میں نیبر اس سے کیا کہوں؟ میرے پاس الفاظ ختم ہو گئے ہیں اور میں اندر ہی اندر مر رہی ہوں۔میں مر رہی ہوں. میں فنا ہو رہی ہوں۔میں اندر ہی اندر ختم رہی ہوں۔"اس نے چہرے پر ہاتھ رکھ کر ایک گہرا سانس لیا۔اس نے دوبارہ آئینے کو دیکھا، کچھ ہمت تلاش کرنے کی کوشش کی۔"نیبر اس، میں مر رہی ہوں اور تم میرے ساتھ نہیں ہو۔میرے ساتھ اللہ کے سوا کوئی نہیں۔انسان اکیلا آتا ہے اور اکیلا جاتا ہے۔میں ہمیشہ اکیلی۔رہی ہوں اور میں اس دنیا کو اکیلے چھوڑ دوں گی۔میرے ساتھ کوئی نہیں رہے گا۔" وہ ایک گہرا سانس لے کر آہستہ سے بولی۔اس کے چہرے کا تصور کرتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔"میں

www.novelsclubb.com

صرف تمہارے لیے، ہنزہ کے لیے، ہنزہ کے لوگوں کے لیے، نیبراہ تھی اور اسلام آباد کے لیے اور ان لوگوں کے لیے، میں ایمان ہوں، جو لوگوں کو پچھاڑ دیتی تھی نیبراہ، جو تمہیں دیکھ کر شرما جاتی تھی۔ پتا نہیں مجھے تم سے محبت کیسے ہو گئی۔ میں خود حیران ہوں۔ لیکن کیا یہ صرف چند دن کی خوشی تھی؟ کیا یہ وقت اتنی جلدی گزر جاتا ہے؟" وہ روتے ہوئے بولی، "تمہارے ساتھ گزارے یہ دو سال میری زندگی کے حسین خواب تھے، جو میں یاد رکھوں گی۔ میں تمہیں چھوڑنے جا رہی ہوں۔ میں اس دنیا میں کسی کام کی نہیں، نہ میری اولاد ہے، نہ میں تمہیں کوئی خوشی دے سکتی۔ ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ اگر میں مر گئی تو تمہاری زندگی آباد ہو جائے گی کیونکہ تمہیں خوشی کا حق ہے۔ میں تمہاری دنیا ہوں لیکن میں تمہیں وہ خوشی نہیں دے سکتی جس کے تم حقدار ہو۔ تم نے اپنی زندگی میں بہت سے مسائل دیکھے ہیں، میں نہیں چاہتی کہ تم میری وجہ سے مزید پریشانیاں دیکھو میں تمہیں اپنی وجہ سے پریشان نہیں کر سکتی، لیکن میں تمہیں دیکھے بغیر مرنا نہیں چاہتی میں

www.novelsclubb.com

کیا کروں؟ میں بے بس ہوں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی، وہ ہیڈ بورڈ پر ہاتھ رکھ کر سیدھی ہوئی اور اس کا چہرہ ہاتھوں پر اور ایک کروٹ پر وہ سو گئی۔ اس نے ایک تکیہ گلے لگایا، کاش یہ وہ ہوتا۔ ''تم نے کہا تھا دو ہفتے تک آؤ گے لیکن یہ دو ہفتے دو مہینوں میں بدل گئے اور مجھے صدیوں کا انتظار کرنا پڑا۔ میری موت سے پہلے سے آجانا۔ تاکہ میں تمہیں آخری بار دیکھ لوں"

اس نے نیبر اس کی شرٹ کو اپنے پاس رکھا۔ وہ شرٹ کو سونگھ کر مسکرائی، اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، "میری دنیا تمہاری بانہوں میں ہے۔" اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ وہ سو گئی، اس کا چہرہ بری طرح سے داغدار تھا، وہ جب بھی جاتی وہ عبایہ اور نقاب پہنے رکھتی اس لیے کوئی اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔ اب وہ عورتوں کے سامنے بھی پردہ کرتی تھی۔ اس نے اپنا در دپردے کے پیچھے چھپا رکھا تھا، اس امید پر کہ ایک دن وہ اسے دوبارہ دیکھے گی۔

•••••••

نیبراہ سو رہی تھی کہ صبح ایک بجے اس کے موبائل فون کی گھنٹی بجی اور وہ بیدار ہوئی۔ دھیمی نظروں سے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا کہ یہ بہرام کی کال تھی۔ وہ فوراً سیدھی ہو گئی، بے چینی کی لہر کو محسوس کیا۔ "اتنی رات گئے بہرام بھائی کا فون اللہ۔ سب خیریت ہو" اس نے موبائل کانوں سے لگایا۔ "السلام علیکم بہرام بھائی، سب خیریت ہے" اس کی آواز متزلزل تھی، جیسے اسے محسوس ہوا کہ کچھ برا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے آواز آئی تو اس نے منہ پر ہاتھ رکھا، صدمے سے ہانپ گئی۔ "نیبرا اس سویڈن سے پاکستان کب واپس آیا؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔ "ایکسیڈینٹ کب ہوا؟" وہ کمبل ایک طرف پھینکتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی۔ اس نے اپنے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ محسوس کیا، جیسا کہ اس نے بدترین تصور کیا تھا۔ "گاڑی باہر کھڑی ہے، ٹھیک ہے، میں آ رہی ہوں، ٹھیک ہے۔" اس نے جلدی سے کال ختم کرتے ہوئے کہا۔ وہ فوراً الماری کی طرف بھاگی اور پہلا عبایا

پکڑا جو اسے مل سکا۔اس نے اسے اپنے جسم اور اپنے داغ دار چہرے کو ڈھانپ لیا۔ باہر ایک کار کھڑی تھی اور ڈرائیور اس کے ساتھ کھڑا تھا۔نیبراہ نے جلدی سے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا،اسے لاک کرنے کی زحمت نہیں کی۔ڈرائیور نے اس کے لیے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔نیبراہ اندر بیٹھ گئی اور ڈرائیور نے دروازہ بند کر دیا۔پھر ڈرائیور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی چلادی۔نیبراہ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور دعا کرنے لگی۔وہ تسبیح پڑھ رہی تھی اور اللہ کو یاد کر رہی تھی۔اس نے باہر دیکھتے ہوئے کہا،"اے اللہ،نیبر اس کو کچھ نہ کرنا،اسے میری زندگی کا جتنا حصہ ہے اتنا دے،بس اسے کچھ نہ کرنا۔"وہ گہری سانسیں لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔"اے اللہ،اس کے ساتھ کچھ نہ کرنا،وہ ٹھیک ہو جائے بس"اس نے سرگوشی کی،امید ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔۔۔

••••••••••••

صبح دو بجے وہ نیبراہ ہسپتال پہنچی جو ہنزہ میں تھا، آغا خان سول ہسپتال۔ وہ راہداریوں کو عبور کر رہی تھی جب اس نے بہرام کو اپنے سامنے دیکھا۔ "بہرام بھائی، نیبر اس۔" اس کی آواز ٹوٹتی ہوئی بولی۔ اس نے کچھ کہا تو ڈاکٹر باہر آیا اور اس کے پاس گیا۔ "ڈاکٹر، مجھے بتائیں نیبر اس کیسا ہے؟ وہ میرا شوہر ہے۔" اس نے آنکھیں التجا کرتے ہوئے پوچھا۔ ڈاکٹر نے کہا، "وہ ٹھیک ہے اور خطرے سے باہر ہے، لیکن مجھے یہ بتاتے ہوئے افسوس ہے کہ سر کے پچھلے حصے میں چوٹ لگنے سے اس کی بینائی ختم ہو گئی ہے۔" نیبراہ کی آنکھیں پھیل گئیں، اسے اپنے سینے میں ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ وہ فوراً پیچھے کی بینچ پر گر گئی اور اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ وہ دل ہی دل میں بولی "اے اللہ تو نے یہ کیا کیا؟ میں یہ کبھی نہیں چاہتی تھی" وہ ناامید اور تباہی محسوس کرتے ہوئے رونے لگی۔

وہ آنسو پونچھتے ہوئے پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "ڈاکٹر، کیا میں اسے دیکھ سکتی ہوں؟" اس نے بے چین آواز میں پوچھا۔ ڈاکٹر نے کہا، "فل وقت انکو آرام کی

ضرورت ہے آپ انسے چند گھنٹوں میں ملاقات۔ کر سکتی ہیں۔"اس نے تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ نیبراہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی اور اپنا چہرہ ہاتھوں میں دبوچ لیا۔ ''یہ کس قسم کا امتحان ہے؟''اس نے سرگوشی کی، الجھن اور غصے میں۔ بہرام اسے دور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے اس پر افسوس ہوا، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کیسے تسلی دے۔

****

کچھ دیر بعد نیبراہ اندر چلی گئی۔ نیبر اس بستر پر تھا، مشینوں سے پٹا ہوا تھا۔ نیبراہ اس کے پاس گئی، اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ پر سکون اور پر امن دکھائی دے رہا تھا، جیسے وہ اپنی حالت سے بے خبر ہو۔ وہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔ اس نے نیبر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور اس کا ہاتھ چوما۔ نیبر اس اس کا لمس محسوس کرتے ہی مسکرا دیا اس نے اپنے دل میں محبت اور راحت کی لہر محسوس کی۔"میری تتلی، میں نے اس لمس کو دو ماہ سے زیادہ عرصے سے یاد کیا ہے۔"اس نے کہا، اس

کی آواز نرم اور گرم۔اس نے ایسا کام کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں،اس کا کوئی حادثہ نہیں ہوا تھا بلکہ سیڑھیوں سے نیچے گرا تھا اور اسے معمولی چوٹ آئی تھی۔وہ اس چوٹ اس حادثے کی فکر نہیں کرنا چاہتا تھا،وہ اسے خوش کرنا چاہتا تھا۔نیبر اہ مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ تلخ اور اداس تھی۔وہ جانتی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے،وہ جانتی تھی کہ وہ تکلیف میں ہے۔

"اور میں نے تمہیں سب سے زیادہ یاد کیا۔"اس نے کہا،اس کی آواز نرم اور کومل تھی۔وہ اٹھ کر اس کے سر کے پاس گئی اور اس کی پٹی بند پیشانی کو چوما۔اس نے اس کی جلد،اس کے بال،اس کی سانس کو محسوس کیا۔وہ اس کی ہر تفصیل کو یاد رکھنا چاہتی تھی،اگر اس نے اسے ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔نیبر اس نے تازگی محسوس کی اور کہا،"کتنی راحت ہے۔سویڈن کی جیل واقعی جنت ہے لیکن میری بیوی جنت سے زیادہ خوبصورت ہے۔میرے لیے سب کچھ اس کی بانہوں میں ہے۔"اس نے کہا،اس کی آنکھیں محبت اور تعریف سے چمک رہی تھیں۔اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور

اس کے چہرے کو چھو کر اس کی خصوصیات کو محسوس کیا۔ وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا، لیکن اسے محسوس کر سکتا تھا۔ وہ اس کی روشنی، اس کی زندگی، اس کا سب کچھ تھی۔ اس نے روتے ہوئے کہا، "نیبر اس، میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گی، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی، تمہاری آنکھیں بن کر تمہاری رہوں گی، اپنی آخری سانس تک تمہارے ساتھ گزاروں گی۔" اس نے کہا، اس کی آنکھیں آنسوؤں اور عقیدت سے بھر گئیں۔ اس نے نیچے جھک کر اسے گلے لگایا، اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا۔ وہ اس کی حفاظت کرنا چاہتی تھی، اسے ٹھیک کرنا چاہتی تھی، اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔ نیبر اس نے مسکرا کر اس کے گرد بازو لپیٹ لیے۔ "ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے، میری تتلی۔ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کیسے زندہ رہوں گا؟ جب دل کی دھڑکن بند ہو جائے تو کوئی زندہ نہیں رہ سکتا۔" اس نے اپنی بات دوبارہ دھرائی اسے خوشی ملتی تھی یہ بات کر کے اس کی آواز مضبوط اور پر جوش ہے۔ اس نے اس کے پیشانی کو چوما، اس کی

www.novelsclubb.com

خوشبو سونگھی۔وہ اسے پسند کرنا چاہتا تھا،اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا،اس سے پیار کرنا چاہتا تھا۔نیبراہ نے اپنے آنسو روکے اور آواز کو اپنے اندر بند کر لیا۔وہ جانتی تھی کہ وہ صحیح ہے،وہ لازم وملزوم ہیں،وہ ایک ہیں۔اس نے اس کی گرمی کو محسوس کرتے ہوئے اس کے گال کو چوما۔وہ اس کی حمایت کرنا،اس کی حوصلہ افزائی کرنا، اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی تھی۔اس نے اس کی پیشانی چوم لی۔"تمہیں میری زندگی بھی لگ جائے اور تمہیں وہ تمام خوشیاں حاصل ہوں جس کے تم مستحق ہو۔"اس نے کہا،اس کی آواز مخلص اور سخی تھی۔اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔وہ اس کے لیے قربانی دینا چاہتی تھی اسے سب کچھ دینا چاہتی تھی اسے خوش کرنا چاہتی تھی

نیبر اس جواباً ڈھیروں محبت خود میں سموئے، بولا"

www.novelsclubb.com

تم میری زندگی اور میری خوشی ہو۔اس کی آواز ایماندارانہ اور شکر گزار ہے۔اس نے اس کا ہاتھ تھاما،اسے دبایا۔وہ اس کے ساتھ اشتراک کرنا چاہتا تھا اسے کچھ دینا چاہتا تھا،اسے خوش کرنا چاہتا تھا۔

نیبراہ اپنی انگلی کی پور سے آنسو صاف کرتے بولی "تم نے مجھ سے اتنی محبت کر کے غلط کیا ہے، تمہیں اللہ سے اتنی محبت کرنی چاہیے کیونکہ اللہ ازلی ہے لیکن انسان مرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔اس نے کہا،اس کی آواز دانشمندانہ اور شائستہ ہے۔ اس نے اس کے ایمان اور ہمت کی تعریف کرتے ہوئے اسے دیکھا۔وہ ایک مومن،ایک جنگجو،ایک ہیرو تھی۔نیبر اس مسکرایا۔"میں اللہ سے عشق کرتا ہوں اور تم سے محبت۔"اس نے کہا،اس کی آواز زندہ دل اور خوش گوار تھی۔اس نے اس کی طرف آنکھ مار کر اسے ہنسایا۔وہ جوکر تھا،عاشق تھا،دوست تھا۔وہ ہنسی۔ اپنے دکھ درد بھول کر ایک ساتھ ہنستے تھے۔وہ خوش تھے،وہ زندہ تھے،وہ ایک ساتھ تھے۔"تم ٹھیک ہو،اب تم سو جاؤ۔"اس نے کہا،اس کی آواز نرم اور خیال

رکھنے والی ہے۔اس نے جمائی لی، نیند آرہی تھی۔وہ تھکا ہوا تھا،اسے آرام کی ضرورت تھی،اسے سکون کی ضرورت تھی۔نیبر اس نے کہا،"تم مجھ سے نہیں پوچھو گی کہ میں کیسے باہر آیا۔میں نے تمہیں دو ہفتے بتائے تھے،مجھے دو مہینے کیوں لگے ؟اس نے کہا،اس کی آواز متجسس اور چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔وہ زندہ دل محسوس کرتے ہوئے مسکرایا۔اس کے پاس ایک کہانی تھی،اس کے پاس ایک سرپرائز تھا،اس کے پاس ایک تحفہ تھا۔نیبر اہ مسکرائی۔"کوئی وجہ ہو گی، نیبر اس، مجھے نہیں معلوم۔بس میرے ساتھ گھر چلو۔تمہارے بغیر گھر بہت ادھورا ہے۔" اس نے کہا،اس کی آواز میٹھی اور مدعو.اس نے مسکراتے ہوئے اس کی ناک کو چوما نیبر اس مسکرایا کہ اسکی ناک نے گردر نکلز پڑھے "اور۔میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں تم ہو تو میں پورا ہوں"۔اس کے پاس ایک منصوبہ تھا،اس کے پاس ایک امید تھی،اس کا ایک خواب تھا۔۔۔۔

••••••••••••

دو ہفتے بعد، وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر گھر لے آئی۔ اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما، مانوس ماحول میں اس کی رہنمائی کی۔ اس نے اسے کمرے میں بیڈ پر بٹھایا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا، "میں تمہیں بہت یاد کرتی تھی اور یہ گھر۔ بھی" اس نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی، پرانی یادیں اور خوشی محسوس کی۔ نیبر اس مسکرایا۔ ''تم میرا گھر ہو۔'' اس نے کہا، اس کی آواز مخلص اور پیار بھری ہے۔ وہ اس کی مسکراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے اس کے چہرے تک پہنچا۔ نیبر اہ مسکرائی۔ "میں جا کر تمہارے اور میرے لیے کھانا لاتی ہوں۔" اس نے کہا، اس کی آواز خوش گوار اور خیال رکھتی ہے۔ اس نے اس کا ہاتھ چوما، پھر اٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے،" وہ مسکرایا۔ اس نے بھوک اور شکر گزار محسوس کرتے ہوئے سر ہلایا۔ کچھ دیر بعد نیبر اہ اندر آئی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔ اس نے اسے احتیاط سے اٹھایا، کچھ بھی نہیں پھیلانا چاہتی تھی۔ نیبر اہ اس کے پاس بیٹھی اور چمچہ بھر لیا۔ "چلو منہ کھولو۔" اس نے کہا، اس کی آواز چنچل اور میٹھی ہے۔ وہ اس کے ساتھ

ایسے سلوک کر رہی تھی جیسے وہ اس کا بچہ ہو۔ وہ اسے پیار کا احساس دلانا چاہتی تھی۔

وہ مسکرایا۔ ”چلو، اندھا ہونے کا۔ ایک فائدہ ہے، اب تمہارے ہاتھ سے کھاؤں گا۔“ اس نے کہا، اس کی آواز چھیڑ چھاڑ اور مزاحیہ ہے۔ اس نے اپنا منہ کھولا، اس کے کھانے کے انتظار میں۔ نیبراہ نے نظریں جھکا لیں۔ ”اتنا خوش نہ ہو، ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ جب آپ کو آئی میچ مل جائے گا تو وہ آئی ٹرانسپلانٹ کریں گے۔“ اس نے کہا، اس کی آواز امید بھری اور سنجیدہ تھی۔ اس نے چمچہ اس کے منہ میں ڈالا اور اسے چباتے ہوئے دیکھ لیا۔ نیبر اس ہنس پڑا۔ "تصور کرو کہ اگر وہ مجھے بکری کی آنکھ دے دیں تو تم کیسی نظر آؤ گی۔" اس نے چبھتے ہوئے کہا۔ اس نے بکری ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے ایک مضحکہ خیز چہرہ بنایا۔ وہ بچکانہ حرکتیں صرف نیبراہ کے لئے کرتا نیبر اس کا۔ یہ انداز صرف نیبراہ کے لئیے تھا

نیبراہ مسکرائی۔ "میں اچھی لگوں گی۔" اس نے کہا، اس کی آواز محبت اور اعتماد. اس نے اس کی خوبصورت خصوصیات کی تعریف کرتے ہوئے اس کے بالوں پر ہاتھ

پھیرا۔ نیبراہ اس سے بولی۔ ''نیبر اس، میں سوچ رہی ہوں کہ چلو عمرے پر چلتے ہیں۔'' وہ یکدم بولی تھی جیسے یہ بات یکدم اسکے ذہن میں آئی ہو، اس کی آواز پر جوش اور متجسس تھی۔ وہ اس کے ساتھ روحانی سفر پر جانا چاہتی تھی، اللہ کی رحمت اور بخشش حاصل کرنے کے لیے۔ نیبر اس نے پانی مانگا تو نیبراہ نے اسے پانی دیا۔ اس نے گلاس اٹھایا اور ہونٹوں سے لگا لیا۔ اس نے پانی کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، ہم چلیں گے، ہمیں کب تک جانا ہے؟" اس نے کہا، اس کی آواز متفق اور دلچسپی سے. وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا، اس کی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا اور اللہ کو راضی کرنا چاہتا تھا۔ "جب تم ٹھیک ہو جاؤ،" نیبراہ نے کہا۔ اس نے گلاس نیچے رکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کے عزم اور ہمت کو دیکھ کر اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے اسے ایک کتاب دی۔ "میں ٹھیک ہوں. میں ٹکٹ بک کروا دوں گا۔" اس نے کہا، اس کی آواز فیصلہ کن اور پر جوش تھی۔ نیبراہ اس

www.novelsclubb.com

سے پیار سے بولی۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔وہ اس کے اشارے،اس کی سخاوت اور اس کے ایمان سے متاثر ہوئی۔

نیبر اس نے کہا،"اچھا،اب رونا مت۔"اس نے کہا،اس کی آواز نرم اور تسلی بخش ہے۔اس نے اس کی نرم جلد کو محسوس کرتے ہوئے اپنے انگوٹھے سے اس کے آنسو پونچھے۔نیبراہ چونک گئی۔"تم کیسے جانتے ہو؟"اس نے کہا،اس کی آواز میں حیرت اور تجسس تھا۔وہ حیران تھی کہ وہ اسے دیکھے بغیر بھی اس کے جذبات کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔نیبر اس ہنس پڑا۔"کیونکہ میں آنکھوں سے اندھا ہوں، سمجھنے کی حس ختم نہیں ہوئی اور میرے دل میں آپ کو دیکھنے کے لیے بہت سی آنکھیں ہیں۔"اس نے کہا،اس کی آواز فخریہ اور شاعرانہ ہے۔اس کی گرمجوشی کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اسے قریب کھینچا۔نیبراہ مسکرائی۔"چلو تم نے کھالیا ہے۔"اس نے کہا،اس کی آواز خوش اور مطمئن تھی۔اس کی طاقت کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اسے واپس گلے لگایا۔نیبراہ نے اس کا چہرہ صاف کیا۔اس نے ایک

رومال لیااور اس کا منہ صاف کیا، تمام ٹکڑوں کو ہٹایا۔ وہ اس کی دیکھ بھال کرنا چاہتی تھی، اسے صاف ستھرا بنانا چاہتی تھی۔ "دونوں باہر بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔" اس نے کہا، اس کی آواز مدعو اور پر سکون ہے۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھنا چاہتی تھی، تازہ ہوا اور گرم چائے کا مزہ لینا چاہتی تھی۔ نیبر اس چونک گیا، "تم نے چائے کب سے پینی شروع کی ہے؟" اس نے کہا، اس کی آواز میں حیرت اور تجسس تھا، وہ سوچنے لگا کہ اس نے اپنی عادت کب اور کیوں بدلی ہے۔

نیبر اہ مسکرائی۔ "تمہاری جدائی میں، میں نے وہ تمام کام کرنے شروع کر دیے ہیں جو مجھ میں تمہاری یاد کو زندہ رکھتے ہیں۔ تم نے مجھے فیری ٹیلز

اور imaginary

کہانیوں پر یقین کرنا سکھایا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ کتابیں انسانی تخیلات ہیں۔ جب انسان اپنے خیالات کو اتنا اچھا لکھ سکتا ہے۔ تو ہماری قسمت لکھنے والا ہماری قسمت میں اچھا انسان نہیں لکھ سکتا۔ میں جب بھی تمہیں دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں کہ

لکھنے والے صرف وہی لکھتے ہیں جو انہوں نے کہیں سنا یا دیکھا ہو، کیونکہ خیالات انسان کے ذہن میں اس وقت تک نہیں آتے جب تک وہ انہیں کہیں سن یا دیکھ نہ لے۔ دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں بس انہیں ڈھونڈنا ہے کیونکہ ہیرے ڈھونڈنے سے ملتے ہیں۔ اس نے کہا، اس کی آواز پر جوش اور شکر گزار تھی۔ اس نے اسے بتایا کہ اس نے اسے کیسے متاثر کیا، اس نے اسے کیسے متاثر کیا، اور اس نے اسے کیسے خوش کیا۔ وہ ٹرے اٹھا کر مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

•----------•----------

----•

www.novelsclubb.com

نیبرا اس بیڈ پر بیٹھا تھا ہیڈ بورڈ پر ٹیک لگائے پیر سیدھے کیئے اور نیبراہ اسے افسانہ پڑھ کر سنا رہی تھی۔ وہ اس کی آواز سن رہا تھا، آواز اور الفاظ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس نے کچھ دیر کے لیے اپنی پریشانیوں کو بھلا کر سکون اور خوشی محسوس کی۔ پھر نیبراہ بھی سیدھا ہو گئی اس نے اس کے تاثرات میں تبدیلی دیکھی، جیسے وہ بے چین

یا بے چین تھا۔ "کیا ہوا؟" اس نے تشویش سے پوچھا۔ اس نے کتاب اپنے پاس رکھ کر پلنگ کے ٹیبل پر رکھ دی۔ نیبر اس نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔ وہ پہلے تو حیران ہوا، سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے بتا سکتا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ بہت توجہ دینے والی اور مشاہدہ کرنے والی تھی، اور وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔ وہ کہنیوں کے بل اٹھا اور بولا، "کیا مطلب، کیا ہوا؟ میں واش روم جا رہا ہوں۔" اس نے کہا، اس کی آواز آرام دہ اور چنچل ہے۔ اس نے معمول سے کام لینے کی کوشش کی، جیسے اسے کسی مدد کی ضرورت نہ ہو۔ اس نے اپنے پیروں سے فرش کو محسوس کرتے ہوئے بستر سے ٹانگیں جھٹک دیں۔ نیبر اہ بولی، "ٹھیک ہے، میں تمہاری مدد کرتی ہوں۔" اس نے کہا، اس کی آواز نرم اور مددگار۔ وہ اس کا بازو پکڑ کر اپنی سیٹ سے اٹھی۔ وہ اس کی مدد کرنا چاہتی تھی، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ وہ محفوظ اور آرام دہ ہے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ نابینا ہے، لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ خود کو بے یار و مددگار محسوس کرے۔ نیبر اس نے اپنا سر تھپتھپایا۔ "میری مولا

www.novelsclubb.com

جاٹ،اپنے آپ کو پریشان نہ کرو، میں جگہوں کو جانتا ہوں، میں چیزوں کو محسوس کر کے جاؤں گا۔"

اس نے کہا،اس کی آواز ضدی اور مغرور تھی۔اس نے ناراضگی اور شرمندگی محسوس کرتے ہوئے اس کا ہاتھ دور کر دیا۔وہ خود مختار ہونا چاہتا تھا، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ خود ہی انتظام کر سکتا ہے۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے کمزور یا قابل رحم دیکھے۔وہ اپنے ہاتھوں سے دیواروں اور فرنیچر کو چھوتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتا رہا۔نیبراہ بولی، "پہلے کچھ دن میں تمہاری مدد کرتی ہوں، پھر جب تمہیں اس کی عادت ہو جائے تو خود چلے جانا۔"اس نے کہا،اس کی آواز معقول اور قائل تھی۔وہ فاصلہ رکھتے ہوئے اسکے کے پیچھے چل پڑی اس نے اس کی خواہش کا احترام کیا، لیکن اسے اس کی فکر بھی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے نقصان پہنچے یا تکلیف پہنچے۔اسے امید تھی کہ وہ اس کی مدد قبول کرے گا، کم از کم اس وقت تک جب

تک کہ وہ اپنی نئی صورت حال کے مطابق نہ ہو جائے۔اسکی تکلیف کو محسوس، کرتے نیبراہ اپنی تکلیف بھول، گئی تھی

نیبراس نے نفی میں سر ہلایا۔"مجھے چھوڑ دو، تم میری عادتیں خراب کر رہی ہو۔" اس نے کہا،اس کی آواز مضبوط اور سرکش تھی۔وہ اس کی طرف سر پھیرتے ہوئے رک گیا۔اس نے اس کی موجودگی کو محسوس کیا،اس کی تشویش اور اس کی محبت کو محسوس کیا۔اس نے اس کی تعریف کی، لیکن اس سے ناراض بھی تھا۔اسے لگا کہ وہ اس کے ساتھ مرد کی طرح نہیں بلکہ بچوں کی طرح سلوک کر رہی ہے۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اس پر بھروسہ کرے،اسے اپنے طریقے سے کام کرنے دے۔وہ واش روم کا راستہ ڈھونڈتا ہوا چلتا رہا۔اس کے اصرار پر نیبراہ رک گئی۔"ٹھیک ہے، اگر تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو، تو مجھے ایک آواز دینا میں فوراً تمہارے پاس آجاؤں گی."

وہ خود بھی بیمار تھی اپنے آخری دنوں کو گزار رہی۔ تھی مگر فل وقت۔ وہ اپنی تکلیف بھول چکی تھی اور۔ اسکو۔ نیبر اس کو سنبھالنا تھا۔ اسکی دیکھ بھال کرنی تھی جب تک کہ اسکی سانسیں اس میں موجود ہیں جیسا کہ اسنے نیبر اس کو کہا تھا

اس کی آواز پر سکون اور معاون ہے۔ وہ ساکت کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے جذبات، اس کے فخر اور اس کے وقار کو سمجھتی تھی۔ وہ اس سے پیار کرتی تھی، لیکن اس نے اسے چیلنج بھی کیا۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ بڑھے، سیکھے اور اس کا مقابلہ کرے۔ اسے امید تھی کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا، اور وہ اس کے پاس واپس آئے گا۔ نیبر اس مسکرایا۔ "ٹھیک ہے، اب سے میں تمہیں تتلی نہیں بلکہ مدد کہوں گا۔"، اس کی آواز طنزیہ اور مزاحیہ ہے۔ وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے واش روم پہنچا۔ اس نے مذاق کیا، موڈ کو ہلکا کرنے اور تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کی۔ وہ اسے پسند کرتا تھا، لیکن وہ اسے چھیڑتا بھی تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ مسکرائے، ہنسے اور مزے کرے۔ اسے امید تھی کہ وہ ناراض نہیں

ہو گی،اور وہ اب بھی اس سے محبت کرے گی۔نیبراہ نے نظریں جھکالیں۔وہ اس کی باتیں سن کر خوش ہوئی اور غصے میں۔وہ سر ہلاتے ہوئے مسکرائی۔وہ جانتی تھی کہ وہ مذاق کر رہا ہے،اسے خوش کرنے اور اپنا پیار ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ اس سے پیار کرتی تھی لیکن اسے ڈانٹ بھی دیتی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ وہ محتاط رہے، محفوظ رہے اور خوش رہے

•••••••••••••••••••••••••••••••_

نِبرا اور نِبراس بیڈ پر سو رہے تھے۔نیبراہ اس کی طرف کروٹ لیئے تھی اور نیبراس کی آنکھیں بند تھیں۔وہ اس کے ساتھ گھوم رہی تھی،اس کی گرمی اور اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی۔وہ پر سکون اور مطمئن تھی،اس کے ساتھ اس لمحے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔نیبراہ اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اس کے چہرے کو گھور رہی تھی،اس کی خصوصیات اور اس کے تاثرات کو یاد کر رہی تھی۔وہ اداس اور خوفزدہ تھی،یہ جان کر کہ شاید وہ اسے جلد

ہی چھوڑ کر اس دنیا سے چلی جائے گی۔ نیبر اس بھی اس کی طرف کروٹ لیئے سو رہا تھا، وہ اپنے گال کے نیچے ہاتھ رکھے ہوئے تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھا۔ وہ اسے قریب سے پکڑے اس کی سانسوں اور اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی وہ خوبصورت اور دلکش تھا، یہاں تک کہ اس کی پٹی بند آنکھوں سے بھی۔ نیبر اس کی آنکھیں مدھم سی کھل گئیں اور اس نے اس سے کہا، ''تم سوئی نہیں''۔ اس نے کہا، اس کی آواز دھیمی اور نیند میں آگئی۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ جاگ رہی ہے، اس کے آنسو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے وہ متجسس اور فکر مند تھا، سوچ رہا تھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے۔ نیبراہ نے اس سے کہا، "تمہیں کیسے پتہ؟" اس نے پوچھا، اس کی آواز نرم اور حیران تھی۔ وہ حیران تھی کہ وہ اسے دیکھے بغیر بھی کیسے وہ جان سکتا ہے۔ وہ حیران اور متاثر ہوئی، اس کی وجدان اور اس کی حساسیت سے۔ اس نے نیبراہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اس کے آنسو پونچھے۔ "پہلے میں نے کہا تھا کہ تم

روتے ہوئی اچھی لگتی ہو، شاید تب ہی تم بار بار رو رہی ہو، لیکن اب میں نے ایک فارمولا بنالیا ہے کہ تمہیں رونا نہ پڑے۔

اس نے کہا، اس کی آواز چنچل اور میٹھی ہے۔اس نے اس کی چکنی جلد کو محسوس کرتے ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔وہ اسے خوش کرنا چاہتا تھا، اسے مسکرانا چاہتا تھا اور اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ ہنسی۔وہ ہنسا، خوشی اور سکون محسوس کیا۔اسے اس کے ساتھ مذاق کرنا، اسے ہنسانا اور مذاق کرنا پسند تھا۔ ''کیسا فارمولا؟''اس نے پوچھا، اس کی آواز متجسس اور پرجوش تھی۔وہ مسکرایا، دل لگی اور چھو گئی۔وہ اس کا فارمولا سننا چاہتی تھی، دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کے ذہن میں کیا ہے نیبر اس بولا۔ ''تم روتی ہوئی چڑیل لگ رہی ہو۔''اس نے کہا، اس کی آواز چھیڑ چھاڑ اور طنزیہ ہے۔اس نے خوفزدہ اور بیزار ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے چہرہ بنایا۔وہ اسے تنگ کرنا چاہتا تھا، اسے ناراض کرنا چاہتا تھا اور اسے چیلنج کرنا چاہتا تھا۔اسے خود سے روٹھا کر دوبارہ منانا چاہتا تھا" اور تم، جن۔" اس نے کہا، اس کی

آواز طنزیہ اور لطیف تھی۔ وہ ہنسی مذاق اور زندہ دل محسوس کر رہی تھی۔ وہ اسے چھیڑنا چاہتی تھی، اسے ناراض کرنا چاہتی تھی اور بدلہ لینا چاہتی تھی۔ نیبراہ نے اسکی ناک کی چٹکی لی۔ اس نے شرارتی اور شرارتی محسوس کرتے ہوئے نیبراہ کے رخسار کی چٹکی بھری۔ وہ اسے سزا دینا چاہتی تھی، اسے تکلیف پہنچانا چاہتی تھی اور ہموار کرنا چاہتی تھی۔ نیبر اس نے نیبراہ سے کہا، "میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔" اس کی آواز سنجیدہ اور مخلص تھی۔ اس نے تجسس اور دلچسپی محسوس کرتے ہوئے اپنا لہجہ بدلا۔ وہ اس سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا، اس کے بارے میں مزید جاننا اور اسے سمجھنا چاہتا تھا۔ نیبراہ نے کہا، "ہزار سوال پوچھو۔ میں ساری زندگی۔ تمہارے سوالوں کے جواب دے سکتی ہوں بولو" اس کی آواز نرم اور حوصلہ افزا ہے۔ اس نے اپنا موڈ بدلا، پر سکون اور تعاون کرنے والا محسوس کیا۔ وہ اسے جواب دینا چاہتی تھی، اسے سب کچھ بتانا اور اس کے ساتھ شیئر کرنا چاہتی تھی۔ نیبر اس نے اسکے

www.novelsclubb.com

بالوں سے کھیلتے ہوئے کہا، "تم مجھے چھوڑ سکتی تھی تم نے مجھے کیوں نہیں چھوڑا؟"، اس کی آواز نرم اور شکر گزار ہے۔

اس نے اس کے بالوں کو گھماتے ہوئے اس کے ریشمی تاروں کو محسوس کیا۔اس نے اس سے ایک سوال پوچھا، اپنا شکریہ ادا کرنے اور اس کی تعریف کرنے کے لیے۔ نیبراہ نے چونک کر اسے دیکھا۔اس نے حیرانی اور تکلیف محسوس کرتے ہوئے اسے دیکھا۔وہ یقین نہیں کر سکتی تھی کہ اس نے اس سے یہ پوچھا، اس کی وفاداری پر شک کرنے اور اس کی محبت پر سوال کرنے کے لیے۔"تم اپنے دماغ سے باہر ہو گئے ہو، کیا میں تمہیں ایسی لگتی ہوں؟ تم جانتے ہو کہ میں اپنی آخری سانس تک محبت اور نفرت کا رشتہ نبھاتی ہوں اور تم میری زندگی ہو، تمہیں چھوڑنا سانس چھوڑنے کے مترادف ہے۔"اس کی آواز مضبوط اور پر جوش ہے۔اس نے اسے سچ کہا، اسے اپنی عقیدت ظاہر کرنے اور اسے اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے۔ نیبراس نے مسکراتے ہوئے کہا، "میں بہت خوش قسمت ہوں کہ تم میری

بیوی ہو، کبھی کبھی مجھے اپنے آپ پر رشک آتا ہے۔ماما بالکل تمہاری جیسی تھیں، نہ صرف شکل میں، بلکہ آپ کی طرح، ان کا دل بھی اچھا تھا۔"اس کی آواز گرم اور پیار بھری ہے۔وہ مسکرایا، خوش قسمت اور خوش محسوس ہوا۔اس نے اس کی تعریف کی، اس کی خوبصورتی کی تعریف کی اور اس کے کردار کی تعریف کی۔نیبراہ نے مسکرا کر کہا"تم بھی بہت اچھے ہو۔اور اچھوں کے ساتھ اچھا ہوتا ہے"اس کی آواز پیاری اور پیاری تھی۔

وہ خوش اور خوش محسوس کرتے ہوئے مسکرایا۔اس نے واپس اس کی تعریف کی، اس کی نیکی کی تعریف کی اور اس کی شخصیت کا احترام کیا۔نیبراہ کچھ سوچنے لگی اور دل ہی دل میں بولی۔"کیا میں اسے بتاؤں کہ میں ماں نہیں بن سکتی؟ کیا میں اسے بتاؤں کہ میرے پاس وقت کم ہے؟تاکہ نیبر اس خود کو ہر چیز کے لیے تیار کر لے۔ اس نے اپنے آپ سے سوچا، متضاد اور پریشان محسوس کیا۔اس کے پاس ایک راز تھا، اس پر ظاہر کرنا اور اسے بدترین کے لیے تیار کرنا۔اس نے نیبر اس کی طرف

دیکھااور کہا، "نیبر اس، مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔" اس نے اپنی آواز میں ہچکچاہٹ اور گھبراہٹ سے کہا۔اس نے اسے بتانے کا فیصلہ کیا،اس کے ساتھ ایماندار ہونا اور سچائی کے ساتھ اس پر بھروسہ کرنا۔نیبر اس نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، "میری ساری توجہ تمہاری طرف ہے بولو"،اس کی آواز متجسس اور توجہ سے۔ اسے سننا۔چاہا۔اس نے حیرت اور تجسس محسوس کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرا۔وہ اسے سننا چاہتا تھا،اس کی بات سننا چاہتا تھا اور اس کا ساتھ دینا چاہتا تھا۔نیبر اہ سیدھی ہوئی اور اپنے ہاتھ آپس میں رگڑنے لگی۔وہ تناؤ اور بے چینی محسوس کرتے ہوئے سیدھی ہوئی وہ گھبراہٹ اور بے چین محسوس کرتے ہوئے ہاتھ ملانے لگی۔وہ اسے بتانا چاہتی تھی، لیکن وہ اس کے رد عمل اور اسے تکلیف دینے سے خوفزدہ تھی۔پھر اس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔"سوجاؤ میں بھی سو رہی۔ہوں،بس یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گی،تم میری پوری دنیا ہو اور دنیا کو چھوڑنا بہت مشکل مرحلہ ہے اور انسان مرنے کے بعد ہی دنیا سے

رخصت ہوتا ہے۔"اس نے کہا،اس کی آواز نرم اور اداس تھی۔اس نے اپنا ارادہ بدل لیا، مجرم اور بزدل محسوس کیا۔اس نے اسے نہ بتانے کا فیصلہ کیا،اسے درد سے بچانے کے لیے اور اسے سچ سے بچانے کے لیے،اس نے اس سے جھوٹ بولا،اسے تسلی دی اور خود کو تسلی دی۔نیبراہ نے آنکھیں بند کر لیں۔اس نے تھکے ہوئے اور ناامید محسوس کر کے آنکھیں بند کر لیں۔وہ سونا چاہتی تھی،اپنی پریشانیوں کو بھول کر حقیقت سے فرار ہو جانا چاہتی تھی۔چند گھنٹے بعد ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔جب نیبر اس کا ہیولیٰ اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔بستر سے اس نے دروازہ کھولا اور آہستگی سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنے پیچھے بنا آواز کے دروازہ بند کر دیا

.•••••••

صبح ہو رہی تھی اور ہنزہ کی وادی میں پرندے گا رہے تھے۔نیبر اس ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔اس کے سامنے ایک گھاس کا میدان اور اس کے اوپر ایک درخت تھا۔وہ دور سے نیبر اکو دیکھ رہا تھا۔وہ ایک عورت سے بات کر رہی تھی۔اس نے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیمن رنگ کا شفان کا فراک اور سر پر دوپٹہ پہن رکھا تھا۔ نیبراہ نے عورت کو سلام کیا اور واپس نیبراس کی طرف آنے لگی۔ وہ اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گئی۔ نیبراس نے کہا""" یہ خاتون کیا کہہ رہی تھیں؟ نیبراہ نے اس کی طرف دیکھا۔ " گزشتہ رات کسی نے گاؤں کے سردار کے بیٹے اور اس کے ساتھیوں کا ایک ہاتھ اور ایک پیر کی انگلیاں کاٹ دیں تھیں۔ "نیبراس چونک گیا۔ "کتنے ظالم لوگ ہیں آج کل۔ میں تو ایسے لوگوں سے پناہ مانگتا ہوں" اسنے توقف کیا اور کانوں پر ھاتھ لگایا نیبراہ نے ہاتھ ہلایا۔ "ظالم کیوں ہیں؟ انہوں نے کسی کے ساتھ گڑبڑ کی ہو گی۔ تب ہی دوسروں نے انکو جواب دیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہمارے جانور بھی مارے ہیں کیونکہ سردار کے بیٹے کی گھوڑی ہماری جگہ پر آئی اور میں نے اس کے نوکر سے کہا کہ وہ گھوڑی لے جائے۔ مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے مجھ سے بدلہ لیا ہے۔ "نیبراس نے معصومیت سے کندھے اچکائے۔ نیبراہ نے بات بدلی اور آنکھیں مٹکاتے اسے بولی تم چائے پیو گے۔

""""نیبر اس نے اس کی بات ہی اسکے آگے دھرائی "کیا تم چاہتی ہو کہ میں پھٹ جاؤں؟ تم مجھے ہمیشہ چائے پلاتی ہو، آج میرا دل ہے کہ میں ملک شیک پیوں۔" نیبراہ نے نظریں جھکالیں۔ "اچھا جی استادوں کے ساتھ استادی" نیبراہ مسکراتی۔ ہوئی اٹھ گئی "تم بیٹھو میں آتی ہوں۔" نیبراہ گھر کی طرف جانے لگی۔ کچھ دیر بعد جب وہ غائب ہوئی تو نیبر اس نے خود کو پیچھے ہٹایا اور سر ہلایا۔ "شکر ہے، میں نیبر اس ہوں، اسی لیے انگلیاں اور ہاتھ کاٹ دیے گئے، اگر میں گونار ہوتا تو منہ کے اندر۔ ھاتھ ڈال کر پہلے انتڑیاں باہر نکالتا بعد میں ھاتھ پیر کاٹتا ۔" اس نے انگڑائی لی اور اپنے ھاتھوں کو ہوا میں پھیلا کر۔ گول گھمائے اور گردن کو دائیں بائیں خم دیا جیسے تھکاوٹ دور کر رہا ہو اسنے موبائل رنگ سنی۔ اس نے کال اٹھالی۔ "اولیو یا تم نے ڈاکٹر سے بات کی تھی؟ ٹھیک ہے۔ میں اپنی بیوی کو سعودی عرب سے امریکہ لے آؤں گا، ٹھیک ہے۔ یعنی کہ چانس ہے "اعتماد سے وہ مسکرایا اس نے کال کاٹ دی۔ وہ جانتا تھا کہ نیبراہ کو جلد کا کینسر

ہے۔اس نے یہ ناٹک یعنی اندھا ہونے کا ناٹک صرف اس لیے کیا تا کہ نیبراہ کو اس کی وجہ سے برا نہ لگے اور نہ ہی اسے عجیب لگے۔اس نے اسے پر اعتماد محسوس کرنے کے لیے نابینا ہونے کا بہانہ کیا۔وہ اپنی بیوی کے لیے کچھ بھی کرے گا اسنے صرف ناٹک۔کیا۔تھا اگر وہ چاہتا تھا تو۔نیبراہ کے لئیے حقیقت کا نبینا ہو جاتا اسنے صرف اپنی بیوی کو بہتر محسوس، کروانے کے، لئیے یہ سب کیا تھا کیونکہ۔وہ اسے صرف اس۔دنیا میں نیبراہ کا درد محسوس ہوتا تھا اسے کبھی اپنا درد محسوس نہیں ہوا مگر نیبراہ، تکلیف میں ہوتی تو تڑپتا وہ بھی تھا۔نیبر اس نے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"تم میری زندگی کے باغ کی تتلی ہو میں تمہیں اتنی آسانی سے جانے نہیں دوں گا۔"نیبراہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے کچھ بتائے۔ نیبر اس نے بھی اس پر دباؤ نہیں ڈالا۔وہ صرف اسے خوش کرنا چاہتا تھا۔اور وہ نیبرہ کے انداز میں چل رہا تھا۔جیسا کہ نیبراہ چاہتی تھی، ویسا ہی ہو رہا تھا۔نیبراہ کا کیس امریکہ کے ایک اعلی ہسپتال میں ریڈ کیا گیا تھا اور اس کا کیس نایاب

تھا۔ مگر زندہ رہنے کے امکانات تھے،اس کی زندگی کے امکانات تھے۔نیبر اس مسکرایا۔۔۔۔

نیبر اس کے پاس اس کے کرنے کی اچھی وجہ تھی۔ سردار کا بیٹا مغرور اور مغرور تھا، اور وہ ہمیشہ گاؤں والوں کو حقارت سے دیکھتا تھا۔وہ نیبر اس سے بھی ڈرتا تھا،جو مضبوط اور بہادر تھا،اور اسکا۔اسرور سوخ تھا۔ لہٰذا اس نے نیبر اس کا براہ راست سامنا کرنے کے بجائے اسے بزدلانہ انداز میں تکلیف دینے کا فیصلہ کیا۔اس نے انکے بکرے اور مرغیاں ذبح کیں انہوں نے نیبراہ کی بلیوں اور گلہریوں کو قتل کیا انہوں نے سلطان بادل اور ایڈنا کو تڑپا کر قتل کیا جنہیں نبرس اور نیبراہ نے پیار اور دیکھ بھال کے ساتھ پالا تھا۔اس نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ نیبراہ نے انکی سفید گھوڑی کو وہاں سے بھیج دیا تھا۔ سردار کے مطابق پورا گاؤں اس کا تھا اور کسی میں اس کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ لیکن نیبر اس اس سے نہیں ڈرتا تھا۔وہ

نیبراہ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا اور وہ اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کرتا تھا۔ وہ رات کو سردار کے گھر گھس گیا اور اسکے بیٹے اور اسکے بندوں کے ایک ھاتھ اور پیروں کی انگلیاں کاٹ دی تھیں۔ اس نے اپنے جانوروں کا بدلہ لینے اور اپنی بیوی کی حفاظت کے لیے ایسا کیا۔ اگر وہ چاہتا تو اور بھی بہت کچھ کر سکتا تھا، لیکن وہ مزید پریشانی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ بس اپنی زندگی کے باغ میں تتلی نیبراہ کے ساتھ سکون سے رہنا چاہتا تھا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس سے کتنی مشکلات کے بعد ملی تھی اس کے بارے میں سوچتے ہی وہ مسکرایا، اور اسے امید تھی کہ وہ اس کے راز کے بارے میں کبھی نہیں جان پائے گی۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ خوش اور پر اعتماد رہے، اور اس نے اسے ایسا محسوس کرنے کے لیے نابینا ہونے کا بہانہ کیا۔ وہ واحد تھا جس نے اس کے لیے یہ کیا تھا، اور وہ اپنی تتلی کو کھو کر اپنا باغ کبھی نہیں اجڑنے دے گا وہ محنت کرے گا اسے بچانے کے لئیے

••••••


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ منظر اس کے ذہن میں ابھرا جب اس نے اپنی کالی لیمبورگینی کو ہوائی اڈے کی طرف بڑھایا۔ اسے وہ دن یاد آیا جب اسے سویڈن کی جیل سے رہا کیا گیا تھا، جہاں اس نے دو ہفتے اس جرم کے لیے گزارے تھے جو اس نے نہیں کیئے تھے اسے اس کے حریفوں نے بنایا تھا، تاکہ وہ انکو اکسپوز نہ کرے اس نے یاد کیا کہ کس طرح وہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے اپنے سیل میں ایک پنچ ینگ بیگ کو مکے مار رہا تھا، جب کہ نشید اس کے پیچھے ٹی وی پر چل رہا تھا۔ پسینے کی وجہ سے اس کے بال ماتھے سے چپک رہے تھے۔ وہ اس کال کا انتظار کر رہا تھا جو اسے آزاد کر دے گی۔ اس نے اپنے رابطوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا، جنہوں نے اس کا نام صاف کرنے اور اسے ضمانت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور پولیس والے کو اندر آتے دیکھا۔ "آپ کی ضمانت منظور ہو گئی، عدالت نے آپ کو رہا کر دیا، ہے" پولیس والے نے کہا۔ پنچنگ بیگ ہل رہا تھا جب نیبر اس نے اسے پکڑا اور مسکرایا۔ "واہ، یہ وقت سے پہلے ہے. میں نے دو ہفتوں تک اس کی پیش گوئی کی تھی،" اس

نے اپنی بھنویں اٹھائیں اور اپنی کمر کے دائیں جانب اسنے کھجلی کی وہ ادھر ادھر دیکھتا کچھ سوچ رہا تھا۔ ''چلو، میں نہالیتا ہوں۔''اس نے کہا۔انسپکٹر نے اسے اپنا موبائل دیا۔"کال آپ کے لیے ہے،"اس نے کہا۔نیبر اس نے اپنا موبائل اپنے ہی انداز میں لیا، جیسے اسے فرق معلوم ہی نہ ہو۔اس نے موبائل کانوں سے لگایا۔''کہو کہ تم انتظار کر رہے تھے،''دوسری طرف سے آواز آئی۔"ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اب تمہاری باری ہے"آواز نے کہا۔نیبر اس مسکرایا۔"اچھا تم نے مجھ سے کوئی وعدہ نہیں کیا،اور اگر یہ تمہارے لیے اچھا نہ۔ہوتا تو۔تم۔مجھے رہا نہ کرواتے؟اگر وعدہ ہوتا بھی اور میں تمہارے کسی کام کا نہ ہوتا تو تم کہتے کہ وعدہ توڑنے کے لئیے کیا جاتا ہے خیر میں مرد ہوں وعدہ خلافی نہیں کروں گا تمہارے۔لوگ دو منٹ میں ٹھیک ہو جائیں گے اب فون رکھو اور آئیندہ اپنا گندہ وجود میرے اطراف میں بھی لے کر مت بھٹکنا۔نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا یاد رکھنا لائیف لائین میرے ھاتھوں میں ہے جب تک میری نسل رہے گی تب تک تم رہو گے۔"اس نے بے

www.novelsclubb.com

نیازی سے کہا۔اس نے موبائل پولیس والے کے حوالے کیااور شرٹ اتارنے سے پہلے اس کی طرف دیکھا۔اس نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔پولیس والا فوراً چلا گیا۔ نیبراس اب باہر تھا،اس نے سیاہ ڈریس شرٹ،سیاہ کوٹ اور سیاہ ڈریس پینٹ پہن رکھی تھی۔اسنے چیلسی شوز پہن رکھے تھے اور بال سلیکے سے سنوارے تھے اس نے دائیں ھاتھ کی کلائی پر گھڑی پہن رکھی تھی اور آنکھوں پر سن گلاسز لگائے تھے اور وہ اپنی کالی لیمبورو گھینی میں تھا۔اور اس کی سیکرٹری اولیویا اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر نیبراس ڈرائیونگ کرتے مصروف سے انداز میں بولا،"میں تمام کاروباری کام نمٹانا چاہتا ہوں،بہت سا کام پھنس گیا ہے،۔مجھے اپنی بیوی کے پاس پاکستان ہنزہ واپس جانا ہے۔"وہ اپنی خوبصورت بیوی نیبراہ کے بارے میں سوچ کر مسکرایا جو ان کے گھر میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔وہ دو مہینوں سے اس سے دور تھا،اور وہ اسے بہت یاد کرتا تھا۔وہ واپسی پر اسے حیران کرنا چاہتا تھا۔اولیویا نے کہا، "سر انہیں بتائیں،انہیں بتائیں کہ آپ آرہے ہیں۔"نیبراس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں اسے سرپرائز دوں گا اس، وجہ سے ابھی تک میں نے میڈیا کو بھی خاموش رکھوایا ہوا ہے،" اس نے کہا۔ وہ مسکرایا اور گاڑی چلی گئی۔ اس نے ملاقاتیں طے کر کے کاروبار طے کر لیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے باغ کی تتلی نیبراہ کے لیے سب کچھ کیا تھا۔ وہ اسے دوبارہ دیکھنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

•••••••••

اسے وہ رات یاد تھی جب وہ دو مہینے دور رہنے کے بعد گھر واپس آیا تھا۔ اس نے اپنی پیاری بیوی نیبراہ کو سرپرائز کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جو ان کے گھر میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سے گزر رہی ہے، وہ کس تکلیف میں ہے۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے ایسی حالت میں پائے گا۔ وہ پاکستان ہنزا ائیر پورٹ سے سیدھا ان کے گھر آیا اندھیرا اور خاموشی تھی۔ اس نے کالی شرٹ اور گہرے بھورے رنگ کی پینٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے گھر کی طرف دیکھا، نیبراہ کو دوبارہ دیکھنے کے لیے بے چین تھا۔ وہ دروازے کی طرف

بڑھااور خاموشی سے اسے کھول دیا۔وہ اسے جگانا نہیں چاہتا تھا۔وہ صبح اسے حیران کرنا چاہتا تھا۔اس نے سانس روک کر ان کے بیڈ روم کی طرف اشارہ کیا۔اس نے دروازے تک پہنچ کر اسے ہلکا سا دھکا دیا۔اس نے ایک آواز سنی جس سے اس کا دل رک گیا۔یہ نیبر اہ کا رونا تھا۔وہ فوراً جم گیا،اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔کیا غلط تھا؟ وہ کیوں رو رہی تھی؟اس نے اندر جھانکا تو اسے آئینے کے سامنے بیٹھا دیکھا۔اس نے ڈھیلا ڈھالا سفید فراک پہن رکھا تھا اور دوپٹہ زمین پر گرا ہوا تھا۔اس کے بال ڈھیلے تھے اور آنکھیں دھندلی تھیں۔وہ اپنے چہرے کو چھوتے ہوئے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔اس نے اس کے چہرے پر،ہونٹوں کے اوپر نشانات دیکھے۔اسے ایک وحشت کا جھٹکا لگا۔اسے کیا ہوا تھا؟اس کے چہرے پر کیا تھا؟اس نے اس کی آواز سنی،کانپتا اور ٹوٹ گیا۔"میں نیبر اس کو اپنا چہرہ کیسے دکھا سکتی ہوں؟میں اب خوبصورت نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اپنے سینے میں درد کی لہر محسوس کی. اس نے جبڑا بھینچ لیا اور اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی۔ وہ جلدی سے اس کے پاس جانا چاہتا تھا، اسے گلے لگانا چاہتا تھا، اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اب بھی اس کے لیے خوبصورت ہے۔ لیکن وہ ہل نہیں سکتا تھا۔ وہ بول نہیں سکتا تھا۔ اس کو دیکھ کر وہ مفلوج ہو گیا۔ اس نے اپنے منہ کو ہاتھوں سے ڈھانپ کر اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کی۔ "میری خوبصورتی میری آزمائش بن گئی ہے۔ میں اس سے محبت اور عقیدت کے ساتھ باہر نکلی لیکن آج دوبارہ میری آزمائش میرا حسن بن گئی ہے۔ اس نے اذیت سے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یاد آیا کہ اسے پہلی نظر میں اس سے کیسے پیار ہو گیا تھا، کیسے وہ اس کی مسکراہٹ اور اس کی آواز سے مسحور ہوا تھا، کیسے ایک حادثے سے اسکی شادی ہو گئی تھی۔، اس نے اسے کیسے بتایا تھا کہ وہ سب سے خوبصورت عورت ہے جسے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اسے یاد آیا کہ وہ ایک ساتھ کتنے خوش تھے، کس طرح انہوں نے بچے پیدا کرنے کا خواب دیکھا تھا، کیسے انہوں نے ایک ساتھ بوڑھے ہونے کا منصوبہ

بنایا تھا۔اسے یاد آیا کہ اس نے اسے کیسے دو مہینے چھوڑ دیا تھا، یہ سوچ کر کہ وہ یہ اس کے لیے، ان کے مستقبل کے لیے کر رہا ہے۔اسے یاد آیا کہ وہ اسے ہر روز کیسے یاد کرتا تھا، کس طرح وہ اسے دوبارہ دیکھنے کی آرزو کرتا تھا، کس طرح اس نے اسے ہیروں سے بنا ہار خریدا تھا، اس امید پر کہ وہ مسکرائے گی۔

اس نے آنکھیں کھول کر اسے روتے دیکھا۔اسے اپنے گال پر آنسو گرتے محسوس ہوئے۔اس نے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے آنسو صاف کیئے وہ بزدل تھا۔وہ اسے ناکام کر چکا تھا۔وہ اس کی حفاظت کرنے، اس کی دیکھ بھال کرنے، اس کے ساتھ رہنے میں ناکام رہا جب اسے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔وہ اسے سچ بتانے، اپنا بوجھ بانٹنے، اپنے خوف کا سامنا کرنے میں ناکام رہا تھا۔وہ اس سے اس طرح پیار کرنے میں ناکام رہا تھا جس طرح وہ پیار کرنے کی مستحق تھی۔اس نے اسے یہ کہتے سنا، "میں نہیں اس کا سامنا کیسے کروں، اور میں اس سے کیا کہوں؟ مجھے

جلد کا کینسر ہے؛ میرا وقت کم ہے میں مر رہی ہوں. میں مٹ رہی ہوں۔ میں اندر ہی اندر ختم ہو رہی ہوں۔"

یہ بات۔ آگ کا گولا بن کر اس پر گری وہ ساکت۔ رہ گیا تھا کچھ دیر تو۔ وہ بے اعتنائی سے اسے دیکھتا رہا تھا یہ آواز اسکے کانوں میں گونجیں ''جِلد کا کینسر'' ''وقت کم ہے'' ''میں مٹ رہی ہوں'' تمام، آوازیں گُڈمُڈ ہو رہی تھیں وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے سامنے دیکھنے لگا کہ اسکی آنکھیں دھندلا گئیں

اس نے اپنے اوپر غصے اور جرم کی لہر محسوس کی۔ وہ اس کی حالت سے کیسے نہ واقف تھا۔۔ وہ اپنی بیوی کو بچانا چاہتا تھا۔ وہ اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرے گا۔ لیکن اس نے اسے کچھ نہیں بتایا۔ وہ اسے ڈرانا یا اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ خوش اور پر اعتماد ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی زندگی کے باغ میں تتلی بنے۔

لیکن وہ بہت دیر کر چکا تھا۔اس نے بہت زیادہ وقت ضائع کیا تھا۔اس نے موقع گنوا دیا تھا۔وہ اسے کھو چکا تھا۔اس نے اسے اپنے ہاتھوں سے اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کرتے سنا۔"پہلے، میری خوبصورتی میری آزمائش بن گئی. میں محبت کے ساتھ ابھری تھی لیکن آج میری آزمائش میرا حسن بن گئی ہے۔اس نے اپنے گلے میں گانٹھ محسوس کی۔وہ اسے تسلی دینا چاہتا تھا،اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ غلط تھی، کہ اس کی خوبصورتی اس کی آزمائش نہیں تھی،اس کی آزمائش اس کی خوبصورتی نہیں تھی۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کی شکل سے زیادہ ہے،وہ اس کی بیماری سے زیادہ ہے، کہ وہ اس کے درد سے زیادہ ہے۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کی روح کی ساتھی،اس کی ساتھی،اس کی دوست ہے۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کی زندگی،اس کی خوشی،اس کا سب کچھ ہے۔لیکن وہ نہیں کر سکا۔وہ ڈر گیا۔وہ اسے مزید تکلیف پہنچانے سے،اسے برا محسوس کرنے سے،اس کا دل ٹوٹنے سے ڈرتا تھا۔وہ اس کا سامنا کرنے سے،اس کے زخموں کو دیکھنے سے،اسے کھونے سے

www.novelsclubb.com

ڈرتا تھا۔اسے خود کو کھونے کا ڈر تھا۔وہ خاموشی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔اس نے اپنی کمر دیوار سے ٹیک دی، کمزور اور بے بس محسوس کیا۔اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے دل کا درد محسوس کیا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اس کا درد، اس کا غم، اس کا خوف دور کر سکتا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے اپنی طاقت، اپنی امید، اپنی محبت دے سکے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے اپنی جان دے سکتا۔وہ چہرے سے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔اس نے گہرا سانس لیا اور کچھ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی۔"نیبر اس، میں مر رہی ہوں، اور تم میرے ساتھ نہیں ہو. اللہ کے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں۔میں اکیلے جا رہی ہوں، اس دنیا کو اکیلی چھوڑ کر۔

اس نے اپنے سینے میں جذبات کی لہر محسوس کی۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے، وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہے، کہ وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اکیلی نہیں ہے، وہ اس کے پاس ہے، کہ اس کے پاس اللہ ہے۔وہ

اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ نہیں جا رہی، وہ یہاں اسکے پاس ہی ہے، لیکن وہ نہیں کر سکا۔ وہ بے آواز تھا۔ وہ اس کے سامنے، اللہ کے سامنے، اپنے سامنے بے آواز تھا۔ وہ اپنی محبت، اپنے ایمان، اپنی زندگی کے سامنے بے آواز تھا۔ اس نے سرگوشی کی، "میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم بے بس نہیں ہو۔ تمھارے پاس میں ہوں. اور اس سے بھی بڑھ کر، تمہارے پاس اللہ ہے۔" وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے اسے سنا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس پر یقین کرتی ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر بیڈ پر بیٹھ گئی، سر اپنے ہاتھوں پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے اس کی شرٹ اپنے قریب رکھی اور اسے سونگھتے ہوئے مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ "میری دنیا تمہاری بانہوں میں ہے،" اس نے سرگوشی کی۔ اس نے اپنے دل میں محبت اور ندامت کی ایک کرب محسوس کی۔ وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا، اسے تھامنا چاہتا تھا، اسے چومنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے گرد اپنے بازو لپیٹنا چاہتا تھا، اسے اپنی گرمجوشی، اس کی موجودگی، اس کی

www.novelsclubb.com

محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ وہ اس کی دنیا کو اپنی دنیا، اس کی دنیا کو اپنی دنیا، ان کی دنیا کو ایک دنیا بنانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ نہیں کر سکا۔ وہ جم گیا تھا۔ وہ دروازے سے، فاصلے سے، خوف سے جم گیا تھا۔ وہ ماضی سے، حال سے، مستقبل سے منجمد تھا۔ وہ اپنی محبت، اس کے نقصان، اس کی زندگی سے منجمد تھا۔ اس نے سرگوشی کی، "اور میری کائنات آپ کی بانہوں میں ہے۔ آپ میری کہکشاں ہو، میری کائنات ہو، میرا سب کچھ ہو۔" وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے اسے سنا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے محسوس کرتی ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن آنسو پھر بھی اس کے چہرے پر بہہ رہے تھے۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ وقت کا رخ موڑ سکتا، سب کچھ بدل سکتا، سب کچھ مختلف طریقے سے کرتا۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ ایک بہتر شوہر، ایک بہتر آدمی، ایک بہتر انسان ہو۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ اس کے لائق ہو، اس کی محبت کا، اس کی زندگی کا۔ لیکن وہ نہیں کر سکا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••

وہ اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ نیبراہ سو نہ جائے، پھر وہ خاموشی سے دیڑھ گھنٹے بعد باہر سے اندر گھر میں ایا اسکے ھاتھ میں ایک بیگ وہ بھاری قدموں کے ساتھ نیبراہ کے پاس گیا مگر اس میں ہمت نہ ہوئی وہ اسے چھوئے وہ بستر چھوڑ کر الماری کی طرف چلا گیا۔اس نے اسے کھولا اور ادھر سے رپورٹیں نکالیں۔اس نے ان کی طرف غصے سے دیکھا۔انہوں نے اس بات کی تصدیق کی جس کا اسے خوف تھا۔نیبراہ کو جلد کا کینسر تھا،اور یہ تیزی سے پھیل رہا تھا۔اس کے جینے میں صرف چند ماہ باقی تھے۔اس نے رپورٹس کی تصویریں دوسرے جانب جا کر لیں اور پھر ہلکے قدموں کے ساتھ الماری کی طرف بڑھا اسنے رپورٹس الماری میں ڈالیں اور واپس بیڈ کی طرف چل دیا۔اس نے نیبراہ کی طرف دیکھا جو سکون سے سو رہی تھی۔اس نے اپنے دل میں محبت اور درد کی لہر محسوس کی۔اس نے جھک کر اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے آہستہ سے اسے اس کے چہرے سے دھکیل دیا۔وہ اس

کے چہرے پر نشانات دیکھ کر حیران رہ گیا،اس کے کینسر کے نشانات۔اس نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیااور اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی اور معافی کے الفاظ بولے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اس کے دکھ،اس کا غم،اس کا خوف دور کر سکتا۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اسے سچ بتا سکے،اس کا بوجھ بانٹ سکے،اس کی قسمت کا سامنا کر سکے۔اس کی خواہش تھی کہ وہ اپنے آخری دن اس کے ساتھ گزارے، اسے تھامے،اس سے پیار کرے۔لیکن وہ ایسا نہیں کر سکا۔اس نے ایک وعدہ کیا تھا،ایک وعدہ اسے پورا کرنا تھا۔اس نے اسے بچانے،اس کا علاج کرنے،اسے جینے کا موقع دینے کا وعدہ کیا تھا۔اس نے اس کے لیے کچھ بھی کرنے کا وعدہ کیا تھا، چاہے اس کا مطلب خود کو قربان کرنا ہی کیوں نہ ہو۔اس نے اپنا بیگ لیا اور سرنج نکالی۔اس نے اسے پہلے ایک خاص مائع کے ساتھ تیار کیا تھا۔یہ ایک سیرم تھا، ایک سیرم جسے وہ نیند میں چلی جائے۔اس سیرم نے فوری اثر کیا اور جھٹکے سے نیبراہ نے اپنے ہواس کھو دیئے ا۔ا۔اس نے مہارت سے سوئی کو اس کی نظر آنے

www.novelsclubb.com

والی رگ میں داخل کیااور اس کے خون کو سرنج میں سونکا جسے لال مائع سرنج میں آنے لگا اسے امید تھی کہ یہ کام کرے گا، یہ اس کا علاج کرے گا، کہ اسے بچائے گا۔اسے امید تھی کہ وہ کبھی نہیں جان پائے گی، کبھی پتہ نہیں چلے گی، کبھی شک نہیں کرے گی۔اسے امید تھی کہ وہ اسے معاف کر دے گی،اسے جھوٹ بولنے،، کے لیے معاف کر دے گی۔اس نے سرنج کو چوما اور اپنے بیگ میں ڈال لیا۔اسے اپنی سیکرٹری اولیویا کو یہ سب بھیجنا تھا۔وہ اسے امریکہ،ایک خصوصی ہسپتال لے جائے گی، جہاں وہ اسکے کیس اور رپورٹس کو ریڈ کریں گے۔اسے یہ کرنا تھا،اپنی مدد کرنے کے لیے،اپنی زندگی کی جان بچانے کے لیے۔اسے یہ کرنا تھا،اپنے وعدے کی پاسداری کرنی تھی،اپنا فرض نبھانا تھا۔وہ گھر سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔اس نے اپنا فون جوڑ کر اولیویا کو کال کی۔"ہیلو اولیویا، میں آپ کو کچھ تصاویر اور خون کا نمونہ بھیج رہا ہوں۔وہ کل تک پہنچ جائیں گے۔جتنی جلدی ہو سکے امریکہ چلی جائیں۔میرا پرائیویٹ جیٹ اسٹاک ہوم ایئرپورٹ پر تمہارا انتظار

کر رہا ہے۔"اس نے کال کاٹ دی اور دوسری کال کا جواب دیا۔یہ بہرام اس کا دوست اور ساتھی تھا۔"ہیلو بہرام، جلدی سے ہسپتال آؤ، مجھے تمہاری ضرورت ہے، ہاں، میں ٹھیک ہوں، فکر مت کرو، میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا، ٹھیک ہے، جلدی آؤ۔آغا خان سول ہسپتال۔"وہ گاڑی چلا کر ہسپتال پہنچا، جہاں اس کی ملاقات بہرام سے ہوئی۔انہوں نے گلے لگایا اور سلام کا تبادلہ کیا۔انہوں نے ایک منصوبہ بنایا، ایک ایسا منصوبہ جو سب کچھ بدل دے گا۔انہوں نے ایک حادثے کو جعلی بنانے کا منصوبہ بنایا، ایک ایسا حادثہ جو نیبر اس کو اندھا کر دے گا۔ انہوں نے نیبراہ کی حفاظت کے لیے، اسے خوش کرنے کے لیے ایسا کرنے کا منصوبہ بنایا۔انہوں نے ایسا کرنے کا منصوبہ بنایا، سچائی کو چھپانے کے لیے، سوالات سے بچنے کے لیے۔انہوں نے ایسا کرنے کا منصوبہ بنایا، اندھے ہونے کا بہانہ کرنا، زندہ ہونے کا بہانہ کرنا۔تب ہی نیبر اس نے ایسا کام کرنا شروع کیا جیسے وہ اندھا ہو۔اس نے نیبراہ کے لیے، اس کی خوشی کے لیے، اس کے سکون کے لیے

www.novelsclubb.com

کیا۔اس نے اپنے لیے،اپنی محبت کے لیے،اپنی زندگی کے لیے یہ کیا۔صرف وہ ہی یہ کر سکتا تھا اتنی شدت سے وہ ہی نیبراہ سے محبت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

•••••••

وہ مکہ کی مقدس زیارت عمرہ کے لیے اپنے کپڑے باندھ رہے تھے۔نیبراہ اپنے اور نیبراس کے کپڑے بھی اپنے سوٹ کیس میں ڈالنے میں مصروف تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کہا،"میں نے تمہارا سارا سامان پیک کر لیا ہے اور ٹیکسی کا آرڈر دے دیا ہے۔شکر ہے اللہ کا. ہم عمرے پر جا رہے ہیں۔" نیبراس نے مسکرا کر اسے گلے لگایا۔اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا،"میں بہت خوش ہوں کہ ہم دوبارہ عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔"نیبراہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔کہنے لگی ہاں ماشاءاللہ۔یہ ہمارے لیے اللہ سے معافی اور رحم مانگنے کا بہترین موقع ہے۔" وہ اپنی پیکنگ ختم کر کے نکلنے کے لیے تیار ہو گئے۔انہوں نے اپنے پاسپورٹ، ٹکٹ اور رقم چیک کی۔وہ اپنے گھر کو

تالا لگا کر ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ وہ پر جوش اور گھبرائے ہوئے ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ ایئرپورٹ پہنچے اور سندس، نور اور شانزہ سے ملے۔ نیبراہ نے اور۔ انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر اور مسکراہٹ کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ انہوں نے اپنا سامان چیک کیا اور بورڈنگ پاس حاصل کر لیے۔ نیبراہ نے اپنے دوستوں کی حمایت اور دوستی کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے کہا، "آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ۔ آپ میرے ساتھ بہت مہربان اور مددگار رہے ہیں۔ آپ نے میرے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا۔ میں آپ لوگوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔" اس نے نور کو گلے لگایا جو اس کے لیے ماں جیسی تھی۔ نور نے اسے گلے لگایا اور کہا، "بیٹی، ہم بھی تم سے پیار کرتے ہیں۔ آپ ایک بہادر اور مضبوط خاتون ہیں۔ آپ نے بہت کچھ سہا مگر ہمت نہیں ہاری۔۔ اللہ آپ کو زندگی اور خوشیاں عطا فرمائے۔ اللہ آپ کو شفا دے اور اپ کی حفاظت کرے۔"

www.novelsclubb.com

نیبراہ کو اپنی آنکھوں میں آنسو محسوس ہوئے۔ وہ انہیں سچ نہیں بتانا چاہتی تھی۔ وہ انہیں یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ اسے جلد کا کینسر ہے، وہ مر رہی ہے، کہ وہ ختم ہو رہی ہے۔ وہ انہیں اداس یا پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ خوش اور پر اعتماد رہنا چاہتی تھی۔ وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی۔ وہ اپنی زندگی کے باغ میں تتلی بننا چاہتی تھی۔ وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے مسکرا دی۔ اس نے کہا، "شکریہ نورامی۔ آپ بہت پیاری اور فیاض ہیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور برکت دے۔ اللہ آپ کو امن اور خوشحالی عطا فرمائے۔" اس نے نیبر اس کی طرف دیکھا جو حاشر اور بہرام سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ اس کے دوست اور خندان تھے انہوں نے اس کے مسائل میں اس کی مدد کی تھی۔ انہوں نے اس کے راز، اس کے منصوبے، اس کی قربانی سے بھی اس کی مدد کی تھی۔ اس نے انہیں سچ کہا تھا۔ اس نے انہیں بتایا تھا کہ نیبراہ کو جلد کا کینسر ہے، وہ مر رہی ہے، کہ وہ ختم ہو رہی ہے۔ اس نے انہیں بتایا تھا کہ اس نے ایک حادثہ پیش کیا تھا، نابینا ہونے کا بہانہ

www.novelsclubb.com

کرنے کا،اس کی حفاظت کے لیے،اسے خوش کرنے کے لیے۔اس نے انہیں بتایا تھا کہ اس نے اس سے جھوٹ بولا تھا،اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے،اپنا فرض پورا کرنے کے لیے،اس سے محبت کرنے کے لیے۔

اس نے ان سے ان کی مدد،ان کی حمایت،ان کی دوستی کے لیے کہا تھا۔وہ مان گئے تھے۔وہ اس کی مدد کرنے،اس کی حمایت کرنے،اس کے دوست بننے پر راضی ہو گئے تھے۔وہ اس کے راز،اس کے منصوبے،اس کی قربانی کو راز میں رکھنے پر راضی ہو گئے تھے۔وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے پر راضی ہو گئے تھے،چاہے اس کا مطلب اسے کھونا ہی کیوں نہ ہو۔انہوں نے اسے گلے لگایا اور کہا،"ہمیں تم پر فخر ہے،نیبر اس۔تم ایک شریف اور بہادر آدمی ہو تم نے ایک عظیم کام کیا ہے،ایک عظیم کام کیا ہے،ایک بہادر انسان ہو تم۔تم نے اپنی بیوی کے لیے،اپنی محبت کے لیے،سب کچھ کیا۔"نیبر اس کو اپنے گلے میں گانٹھ محسوس ہوئی۔اس نے ان کی مدد،ان کی حمایت،ان کی دوستی کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔اس نے کہا،"شکریہ،

حاشر اور بہرام۔ تم میرے بھائی، میرے دوست، میرے ساتھی ہو۔۔اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور برکت دے۔اللہ آپ کو خوشیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔"

اس نے نبیراہ کی طرف دیکھا جو کچھ فاصلے پر کھڑی مسکرا کر سب کی طرف ہاتھ ہلا رہی تھی۔اس نے اپنے دل میں محبت اور درد کی لہر محسوس کی۔وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا،اسے تھامنا چاہتا تھا،اسے چومنا چاہتا تھا۔وہ اسے سچ بتانا چاہتا تھا،اپنا بوجھ بانٹنا چاہتا تھا،اپنی قسمت کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہے،وہ اس کے لیے کچھ بھی کرے گا،کہ اس نے اس کے لیے سب کچھ کیا ہے۔لیکن وہ نہیں کر سکا۔اس نے ایک وعدہ کیا تھا،ایک وعدہ اسے پورا کرنا تھا۔اس نے اسے بچانے،اس کا علاج کرنے،اسے جینے کا موقع دینے کا وعدہ کیا تھا۔اس نے اس کے لیے کچھ بھی کرنے کا وعدہ کیا تھا،چاہے اس کا مطلب خود کو قربان کرنا ہی کیوں نہ ہو۔وہ مسکرا کر واپس اس کی طرف لپکا۔وہ اسے سچ نہیں بتانا چاہتا تھا۔وہ اسے ڈرانا یا اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ خوش اور پر

اعتماد رہنا چاہتا تھا۔وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔وہ اسے اپنی زندگی کے باغ میں تتلی بنانا چاہتا تھا۔اسے کم ہی معلوم تھا کہ بعض اوقات سفر آخری سفر ہوتے ہیں۔اسے کم ہی معلوم تھا کہ بعض اوقات وعدے آخری وعدے ہوتے ہیں۔اسے کم ہی معلوم تھا کہ کبھی کبھی محبت آخری محبت ہوتی ہے۔

اور کبھی کبھار کسی کا ساتھ آخری ساتھ ثابت ہوتا ہے.....(موت)۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••••

(فینالے ایپیسوڈ)

(مکہ مکرمہ)

آخری راز آخری جھٹکا))

.....

کعبہ کا آسمان سرخ تھا، گویا خون سے رنگا ہوا تھا۔ ہر طرف سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور بجلی کڑک رہی تھی۔ کشیدگی اور خوف سے ہوا بھاری تھی۔ ہزاروں زائرین خانہ کعبہ کے سات بار چکر لگانے کی مقدس رسم عمرہ ادا کر رہے تھے۔ وہ عقیدت کے نعرے لگا رہے تھے: "لبیک اللہ ہما لبیک لبیک لا شریک لکا لبیک۔ انال حمدہ والنمتا لکا ول الملک لا شریکا لک۔ (میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں،

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں تیرے لیے ہیں، اور تمام بادشاہتیں تیرا کوئی شریک نہیں۔) ہجوم کے درمیان، نیبراہ اور نیبر اس ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، ایک ساتھ چکر لگا۔ رہے تھے۔ وہ ایک نوجوان شادی شدہ جوڑے تھے، گہری محبت میں۔ وہ اللہ سے معافی اور رحمت مانگنے، اپنے ایمان اور اپنے بندھن کی تجدید کے لیے عمرہ پر آئے تھے۔ انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ ان کا ایک ساتھ آخری سفر ہو گا۔ اچانک طوفان نے زور پکڑ لیا۔ ہوا چل پڑی اور بارش برسنے لگی۔ زائرین گھبرا کر پناہ کے لیے بھاگے۔ نیبراہ کسی سے ٹکرا گئی اور نیبر اس کے ہاتھ پر گرفت کھو دی۔ اس نے اس کا نام پکارنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز شور سے ڈوب گئی۔ اس نے ارد گرد دیکھا، اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی، لیکن وہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ لوگوں کے رش میں بہہ گیا تھا۔ اسے خوف اور تنہائی کا احساس ہوا۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور انہیں دوبارہ ملا دے۔ اس نے اس کی ایک جھلک دیکھنے کی

www.novelsclubb.com

امید میں بھیڑ میں سے اپنا راستہ دھکیل دیا۔اپنے سامنے ایک شناسا چہرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔یہ وہ بزرگ تھا جس نے اسے اسلام کا راستہ دکھایا تھا، جس نے اسے ایمان کا صحیح مفہوم سکھایا تھا۔وہ لمبی سفید داڑھی اور مہربان مسکراہٹ والا بوڑھا آدمی تھا۔وہ اس کے لیے باپ جیسا تھا۔

نیبراہ اسے دیکھ کر چونک گئی۔اس نے سوچا کہ یہ ابھی تک زندہ وہ حیران تھی کہ وہ یہاں مکہ میں کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔اس نے مسکرا کر اسے سلام کیا۔"بابا، آپ. یہ میں ہوں، ایمان، وہ لڑکی جسے آپ نے اسلام کا راستہ دکھایا۔"بزرگ نے اسے پہچان کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔اس نے کہا ماشاءاللہ بیٹی میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں۔تم ایک خوبصورت اور وفادار عورت بن گئی ہو۔"نیبراہ نے منہ پر ھاتھ رکھ لیا"میں یقین نہیں کر سکتی کہ ہم آخر کار دوبارہ ملے ہیں۔میں نے آپ کو بہت یاد کیا ہے۔آپ میری زندگی میں ایک بہت بڑی نعمت رہے ہیں۔"اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔اس نے خوشی اور اداسی کا امتزاج محسوس کیا۔وہ اسے دیکھ

کر خوش ہوئی، لیکن وہ نیبر اس کے لیے بھی پریشان تھی۔ وہ اسے اپنے شوہر سے ملوانا چاہتی تھی، اسے دکھانا چاہتی تھی کہ وہ کتنی خوش ہے۔ اس نے کہا، "میں شادی شدہ ہوں، بابا۔ میں آپ کو اپنے شوہر سے ملواتی ہوں۔ وہ ایک شاندار آدمی ہے۔ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اور میری عزت کرتا ہے۔ وہ میری دنیا ہے۔" اس نے ارد گرد نظر دوڑائی تو نیبر اس کو اپنے سامنے دیکھا، تھوڑی دور۔ وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا، اس کا چہرہ تشویش سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا، "وہ وہاں ہے۔ یہ نیبر اس ہے، میرے شوہر۔ بزرگ نے نیبر اس کی طرف دیکھا اور سر ہلایا۔ اس نے کہا، "وہ ایک اچھا آدمی ہے، بیٹی۔ وہ آپ کا ساتھی، آپ کا دوست ہے۔ وہ آپ کی زندگی، آپ کی خوشی، آپ کا سب کچھ ہے۔" نیبر اہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ اس نے کہا، "ہاں، وہ ہے. وہ یہ سب کچھ اور زیادہ ہے۔ میں اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ میں اس کے لیے کچھ بھی کروں گی وہ میرے لیے کچھ بھی کرے گا۔" بزرگ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ اس نے کہا، "میں جانتا ہوں،

بیٹی. میں جانتا ہوں. وہ آپ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہے۔اس نے آپ کے لیے سب کچھ کیا ہے۔۔"

نیبراہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔وہ سمجھ نہیں پائی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔اس نے پوچھا،"کیا مطلب ہے، بابا؟اس نے میرے لیے کیا کیا ہے؟اس نے مجھے کیا دیا ہے؟"بزرگ نے پراسرار انداز میں اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں اداسی اور ہمدردی کے اشارے تھے۔اس نے کہا،"بیٹی تم سمجھ جاؤ گی۔اسے کچھ وقت دیں۔ اب تم اپنے شوہر کے پاس جاؤ۔وہ اور میں بھی ملیں گے، لیکن آپ کی اور میری پہلے ہی ملاقات لکھی تھی۔نیبراہ نے پریشان ہوتے ہوئے اس سے پوچھا۔اس نے کہا،"میں نہیں سمجھی بابا. آپ کیا کہہ رہے ہو؟ بزرگ مسکرائے اور بولے،"بیٹی تم سمجھ جاؤ گی۔میرا اعتبار کریں. اللہ پر بھروسہ رکھیں۔وہ جانتا ہے کہ آپ کے لیے کیا بہتر ہے۔وہ جانتا ہے کہ اس کے لیے کیا بہتر ہے۔وہ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے۔"وہ مڑ کر چلا گیا۔نیبراہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا،مزید الجھن

اور تجسس محسوس کر رہی تھی۔وہ حیران تھی کہ وہ کیا چھپا رہا ہے،وہ کیا منصوبہ بنا رہا ہے، کیا کر رہا ہے۔وہ اس کے پیچھے چلنا چاہتی تھی،اس سے مزید سوالات کرنا چاہتی تھی،کچھ جوابات حاصل کرنا چاہتی تھی۔لیکن وہ نیبر اس کے پاس بھی جانا چاہتی تھی،اسے پکڑنا،اسے چومنا،اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس سے پیار کرتی ہے۔وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی،اس کے ساتھ خوش رہنا چاہتی تھی،اس کے ساتھ زندہ رہنا چاہتی تھی۔اس نے نیبر اس کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔اس نے سوچا کہ وہ اس بزرگ کو دوبارہ دیکھے گی،وہ اسے سب کچھ بتائے گا،کہ وہ اپنا راز اس پر ظاہر کرے گا۔

www.novelsclubb.com

۔وہ تیز قدموں کے ساتھ نیبر اس کی طرف بھاگی۔وہ اس کے پاس آئی اور اسے گلے لگا لیا۔اس نے اسے گلے لگایا اور کہا،"تم کہاں تھی؟مجھے تمہاری بہت فکر ہو۔رہی تھی۔کیا تم ٹھیک ہو؟"تیز ہوا سے،انکی آواز۔ماند پڑھ رہی تھی

بادل کی، گرج اور تیز ہوا کی شوں شوں ہر طرف تھی بجلی کڑک رہی تھی نیبراہ کا عبایا پھڑ پھڑا رہا تھا اطراف میں موجود، کپڑے پھڑ پھڑا۔ رہے تھے چیزیں اڑ رہی تھیں نیبراہ نیبراس کا ھاتھ پکڑے بولی

"میں ٹھیک ہوں نیبراس۔ مجھے افسوس ہے، میں نے تمہیں بھیڑ میں کھو دیا۔ میں اس بزرگ سے ملی۔ جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا۔ میں اس سے بات کر رہی تھی۔ ان کا انداز پراسرار تھا۔" اس نے کہا، "بزرگ؟ کون سے بزرگ؟ اس نے تم سے کیا کہا؟" اس نے کہا، "وہ وہی تھا جس نے مجھے اسلام کے بارے میں سکھایا، جس نے مجھے حق کی طرف رہنمائی کی۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے دیکھ کر خوش ہوا، کہ اسے مجھ پر فخر ہے، کہ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس نے ایک میٹنگ کے بارے میں کچھ کہا، ایک خفیہ، ایک منصوبہ. اس نے کہا کہ میں سمجھوں گی،۔ نیبراس بولا "یہ عجیب ہے. اس کا اس سے کیا مطلب تھا؟ وہ کیا چھپا رہا تھا؟ وہ کیا کر رہا تھا؟" اس نے کہا، "میں نہیں جانتی، نیبراس۔ مجھ نہیں پتہ. وہ بہت مبہم اور پراسرار تھا۔

اس سے پہلے کہ میں اس سے مزید پوچھوں وہ چلا گیا۔اس نے کہا کہ وہ ہم سے دوبارہ ملیں گے، کہ وہ ہمیں سب کچھ بتائے گا، کہ وہ اپنا راز ہم پر ظاہر کرے گا۔

نیبر اس سوچتے بولا "یہ بہت عجیب ہے، نیبراہ۔مجھے یہ پسند نہیں ہے۔مجھے اس پر بھروسہ نہیں ہے۔وہ جھوٹا، دھوکہ باز، چالباز لگتا ہے۔وہ ایک،، خطرہ کی طرح لگتا ہے۔وہ ایک، دشمن، حریف کی طرح لگتا ہے۔"

نیبر اس سمجھ رہا تھا شائید ایلومیناتی کا کوئی میمبر مسلمان کا لبادہ اوڑھ کر انکا پیچھا کر رہا ہے

اس نے کہا، "نہیں، نیبر اس. نہیں، وہ جھوٹا، دھوکہ باز، چالباز نہیں ہے۔وہ کوئی خطرہ، نہیں ہے۔وہ کوئی دشمن، دشمن، حریف نہیں ہے۔وہ ایک دوست، ایک سرپرست، ہے۔وہ ایک حکیم ہے، ایک عالم ہے، ایک ولی ہے۔وہ ایک نعمت ہے، فضل ہے، رحمت ہے۔وہ ایک فرشتہ ہے، نیبر اس۔وہ فرشتہ ہے۔" وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی بات کتنی سچی تھی۔،وہ انہوں نے ہاتھ پکڑے اور دعا پڑھتے ہوئے

عمرہ دوبارہ شروع کیا۔انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا،اللہ کی موجودگی کو محسوس کیا،اسلام کے سکون کا احساس کیا،ایک دوسرے کی محبت کا احساس کیا۔انہوں نے اپنے پیچھے بزرگ کو نہیں دیکھا،ان کا پیچھا کر رہے ہیں،انہیں دیکھ رہے ہیں،ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

اس کا ایک مشن تھا،ایک کام تھا،ایک فرض تھا۔اس کے پاس ایک پتی تھی،ایک آسمانی پتی،ایک چمکدار پتی۔اس میں ایک نام تھا،عربی میں لکھا ہوا نام،ایک عورت کا نام۔یہ نیبراہ کا نام تھا،نیبراہ کا مقدر تھا،نیبراہ کا وقت تھا۔وقت ختم ہو چکا تھا۔00:00۔۔یہ آخر تھا. بزرگ نے آنکھیں بند کیں اور اس کی آنکھیں نیلی روشنی کی طرح چمکیں۔وہ ہوا میں اُٹھا اور اپنے پر پھیلائے۔وہ ایک روشن فرشتہ،ایک شاندار فرشتہ،ایک مقدس فرشتہ تھا۔

تو یہ راز اب طشت از بام،ہوا جس نے نیبراہ کی رہنمائی کی جس نے نیبراہ کو اسلام کا راستہ دیکھایا وہ اور کوئی نہیں موت کا فرشتہ تھا۔۔۔

کہ وہ اس کی جان لینے آیا ہے، کہ وہ اس کی زندگی ختم کرنے آیا ہے، کہ وہ اپنا فرض نبھانے آیا ہے

وہ جیسے ہی ہوا میں بلند، ہوا۔ اسکے عقب میں سب سفید۔ تھا سارا آسمان اسکے نور سے گہر گیا تھا

اس کے دائیں بائیں دو اور فرشتے نکلے۔ وہ اس کے مددگار، اس کے مددگار، اس کے ساتھی تھے۔ وہ بھی روشن، شاندار اور مقدس تھے۔ وہ نیبراہ اور نیبر اس کے اوپر سے اڑ گئے جو ابھی تک خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، ان کی موجودگی سے بے خبر، اپنے مقصد سے بے خبر، اپنے انجام سے بے خبر۔ بزرگ نے ہاتھ بڑھا کر نیبراہ کے سر کو چھوا۔ اسے درد کا ایک جھٹکا، سردی کا جھٹکا، روشنی کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ وہ رک گئی، اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی، اس کا منہ کھلا، اس کا دل ساکت رہا۔ وہ گر گئی، اس کا جسم لنگڑا، اس کی روح چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو فرشتے ایک چمکتی روح کو تھامے آسمان میں بلند ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا انجام ہو گیا تھا اسکا امتحان پورا ہو گیا تھا۔۔۔اسکی زندگی پوری ہو گئی تھی۔۔وہ مر چکی۔ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••••••••••••

وہ اب تک احرام باندھا ہوا تھا وہ ہسپتال میں خبر کا انتظار کر رہا تھا۔وہ ایک بنچ پر بیٹھا تھا،ایک تنگ راہداری میں، سفید دیواروں اور فلورسنٹ لائٹس کے ساتھ۔اس نے ہاتھ میں تسبیح پکڑی ہوئی تھی،اللہ کا کلمہ پڑھ رہا تھا۔وہ ایک معجزے کی امید کر رہا تھا،ایک ایسا معجزہ جو اس کی بیوی،اس کی محبت،اس کی زندگی کو بچا لے۔عمرے کے دوران گرنے کے بعد وہ اسے ہسپتال لے کر آیا تھا۔۔وہ وہاں اللہ سے معافی اور رحمت مانگنے،اپنے ایمان اور اپنے بندھن کی تجدید کے لیے گئے تھے۔انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ ان کا ایک ساتھ آخری سفر ہو گا۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا غلط ہے، کیا اسے مار رہا ہے، کیا اسے اس سے چھین رہا ہے۔اسے اندازہ

نہیں تھا کہ اسے جلد کا کینسر ہے، وہ مر رہی ہے، کہ وہ ختم ہو رہی ہے۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتی ہے، کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرے گی، کہ اس نے اس کے لیے سب کچھ کیا ہے۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ چلی گئی ہے، کہ وہ نہیں رہی، کہ وہ مر چکی ہے۔اس نے اپنے قریب کے ایک کمرے سے ایک نرس کو باہر نکلتے دیکھا،اس کے چہرے پر اداسی تھی۔وہ ہاتھ میں کلپ بورڈ لیے اس کی طرف بڑھی۔اس نے اسے عربی میں کہا، "آپ کی بیوی کا نام نیبراہ ہے نا؟" اس نے پھیکے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔اس نے آہستہ سے سر ہلایا۔وہ ابھی تک صدمے میں تھا،انکار میں، کفر میں۔اس نے کہا، "ہاں، ہاں، وہ وہی ہے۔یہ میری بیوی ہے۔یہ ہے نیبراہ۔وہ کیسی ہے؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟ کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟

اس نے اپنے پیچھے ایک اور خاندان دیکھا جو وہ بھی خبر کا انتظار کر رہے تھے۔نیبراہ کے ساتھ عمرے کے دوران انکے کسی عزیز کو بھی ہارٹ اٹیک ایا تھا نہوں نے

پریشان چہرے کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔انہوں نے آہستہ سے سر ہلایا۔نرس نے کہا، "مجھے افسوس ہے، لیکن وہ اب نہیں ہے۔وہ چند منٹ پہلے انتقال کر گئی ہیں۔ہم نے سب کچھ کرنے کی کوشش کی، لیکن ہم انہیں بچا نہیں سکے۔اس کے خون میں کسی نامعلوم مادے کے شدید رد عمل کی وجہ سے اسے دل کا دورہ پڑا۔"

نیبر اس کو یاد آیا کہ کس طرح وہ نیبراہ کو کہتا تھا کہ وہ اس کی دنیا ہے،اس کا سب کچھ ہے۔اب اس کی دنیا بکھر چکی تھی،اور اسے لگا کہ اس کے پاس کچھ باقی نہیں بچا ہے سب زمین بوس ہو چکا ہے سب تباہ ہو گیا ہے۔

نیبر اس نے محسوس کیا کہ اس کا دل دھڑکنا بند کر رہا ہے، جیسے یہ نیبراہ کے ساتھ ہی مر گیا ہو۔وہ اس کے دل کی دھڑکن تھی،اس کی زندگی کی طاقت تھی۔اس کے بغیر وہ خود کو خالی اور بے جان محسوس کرتا تھا۔

نیبر اس نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں اسے نیبر اہ کی مسکراہٹ نظر آتی تھی۔ وہ اس کی کائنات تھی، اس کا ستارہ۔ اب اس کی کائنات پھٹ چکی تھی، اور وہ اندھیرے میں رہ گیا تھا۔

نیبر اس نے اس باغ کے بارے میں سوچا جو انہوں نے ایک ساتھ لگایا تھا، جہاں نیبر اہ کو تتلیوں کو دیکھنا پسند تھا۔ وہ اس کی تتلی تھی، اس کا پھول۔ اب تتلی اڑ گئی تھی اور وہ کانٹوں کے ساتھ رہ گیا تھا۔

وہ اسکی زندگی کی تیتلی اسکی، زندگی ایک باغ تباہ ہو گیا تیتلی فنا ہو گئی زندگی اسکی تباہ ہو گئی

www.novelsclubb.com

اُس نے اُس کی باتیں سُنیں، لیکن اُن کی سمجھ میں نہ آیا۔ اسے اپنے کانوں میں بم پھٹنے، سینے میں آگ جلنے، دل میں چاقو کا وار محسوس ہوا۔ اس نے کہا، "نہیں، نہیں، یہ سچ نہیں ہے۔ یہ ممکن نہیں. یہ درست نہیں ہے. وہ مر نہیں سکتی۔ وہ نہیں جا سکتی وہ زندہ ہے۔ وہ یہاں ہے۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ وہ میری بیوی ہے۔

وہ نیبراہ ہے۔وہ میری زندگی ہے۔"اس نے نرس کے پاس سے دھکیلنے کی کوشش کی لیکن اس نے اسے روک لیا۔اس نے کہا،"مجھے افسوس ہے،جناب، لیکن آپ وہاں نہیں جا سکتے۔صبر کریں اس میں اللہ کی مرضی تھی"نیبر اس اہرام کو اپنے سینے سے جکڑ کر فرش پر گر گیا۔وہ بے قابو ہو کر رونے لگا، جیسے اس کے کھونے کی حقیقت اندر ڈوب گئی تھی۔اسے لگا جیسے اس نے سب کچھ کھو دیا ہو۔اسے لگا کہ اس کے پاس اب جینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

••••••••••••••

نیبر اس کرسی پر بیٹھا تھا، دنگ اور بے حس۔اس نے ابھی اپنی زندگی کی سب سے تباہ کن خبر سنی تھی۔اس کی بیوی نبرا کا انتقال ہو چکا تھا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔وہ اسے قبول نہیں کر سکتا تھا۔اسے ایسا لگا جیسے اس کی ساری دنیا سمٹ گئی ہو۔اس نے نرس کو دیکھا جس نے خبر دی تھی دوسرے خاندان کی طرف چلتے ہوئے. اس نے کہا،"آپ کی مریضہ کا نام نابرہ ہے، وہ اس کمرے میں ہے، آپ اسے جا کر دیکھ

سکتے ہیں، وہ بالکل ٹھیک ہے۔"اس نے نیبراہ کے کمرے کے ساتھ والے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔گھر والے مطمئن اور خوش نظر آرہے تھے۔انہوں نے نرس کا شکریہ ادا کیا اور اندر چلے گئے۔نیبر اس نے غصے اور حسد کی لہر محسوس کی۔انہیں اپنے پیارے کو زندہ کیوں دیکھنا پڑا، جب کہ اسے اپنی بیوی کا نقصان اٹھانا پڑا؟اس نے مٹھیاں بھینچیں اور دور دیکھا۔چند لمحوں بعد اس نے کمرے سے ایک زوردار چیخ سنی جہاں گھر والے گئے تھے۔اس نے اپنا سر موڑ کر دیکھا کہ وہ باہر نکل رہے ہیں، رو رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔نرس ان کے پیچھے چلی، اس کا چہرہ پیلا اور چونکا۔اس نے نیبر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"آپ کی بیوی کا نام نیبراہ ہے یا نابرا؟نیبر اس نے سر اٹھا کر اسے الجھن سے دیکھا۔اس نے کہا،"نیبراہ۔ کیوں؟"نرس نے گھبرا کر مسکراتے ہوئے کہا،"اوہ، مجھے بہت افسوس ہے، نام مکس اپ ہو گئے دونوں مریضوں کے نام ایک تھے، اس لیے میں الجھ گئی، میں نے دونوں مریضوں کو نہیں دیکھا، میں نے صرف نام پڑھا۔تھا چارٹ۔میں میں نے

غلطی کی ہے۔"نیبر اس کو اپنے سینے میں امید کی چمک محسوس ہوئی۔"کیا مطلب؟ نرس نے کہا"دراصل آپ کے پیچھے جو لوگ تھے انکی دادی بھی عمرے کے دوران بیہوش ہو گئی تھیں اور آپ اکٹھے ہسپتال آئے تھے،اسی لیے میں کنفیوز ہو گئی وہ آپ کی بیوی نہیں،انکی دادی تھیں جو فوت ہوئی ہیں،آپ کی بیوی زندہ ہے، اس کا نام نیبر اہے۔اور دادی کا نام نابراہ تھا۔غلط فہمی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔"اس نے دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،"وہ وہاں اس کمرے میں اپ کی نیبرہ بیوی ہیں،ڈاکٹر آپ کو؛انتظار کر رہی ہیں،اپ جا کر انہیں دیکھ لیں وہ ٹھیک ہیں"نیبر اس کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔اس کی بیوی زندہ تھی۔اس کی بیوی زندہ تھی۔اس نے اپنے اوپر خوشی اور راحت کی لہر محسوس کی۔ وہ اپنی کرسی سے چھلانگ لگا کر کمرے کی طرف بھاگا۔اسے کسی اور چیز کی پرواہ نہیں تھی۔وہ صرف اسے دیکھنا چاہتا تھا۔اسے پکڑنے کے لیے۔اسے بتانے کے لیے کہ وہ اس سے پیار کرتا ہے۔اس نے دروازے تک پہنچ کر اسے کھولا۔اس نے

www.novelsclubb.com

دیکھا نیبرہ بیڈ پر لیٹی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ زندہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بھاگ کر اس کے پاس آیا اور اسے مضبوطی سے گلے لگا لیا۔ اس نے اس کی پیشانی کو چوما اور کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، نیبرہ، میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں." نیبرا نے اسے واپس گلے لگایا اور کہا، "میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں، نیبرا س، مجھے بہت خوشی ہے کہ تم یہاں ہو۔" انہوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور مسکرائے۔ انہیں ایسا لگا جیسے انہیں دوسرا موقع دیا گیا ہو۔ انہیں ایسا لگا جیسے وہ دوبارہ پیدا ہوئے ہوں۔ نیبرا س نے اس معجزے پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس نے اپنی بیوی کو بچانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس نے اپنی دنیا، اپنی کائنات، اپنے باغ، اپنی تتلی کو بچانے کے لیے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس نے اپنی جان بچانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••

نیبراس اور نیبراہ ایک دوسرے کو سختی سے گلے لگا رہے تھے، جب ڈاکٹر ان کے پاس آئی۔ اس نے ہاتھ میں کلپ بورڈ پکڑا ہوا تھا، اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے کہا، "آپ نے کہا کہ آپ کی بیوی کو جلد کا کینسر ہے، میلانوما، ٹھیک ہے؟" نیبراس نے اثبات میں سر ہلایا اور اب بھی نیبرا کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس نے کہا، "ہاں، امریکہ کے ڈاکٹروں نے ہمیں یہی بتایا ہے۔ انہوں نے کئی ٹیسٹوں سے اس کی تصدیق کی۔" ڈاکٹر نے مزید مسکراتے ہوئے کہا، "اچھا تو یہ اللہ کا معجزہ ہے، آپ کی بیوی کو جلد کا کینسر نہیں ہے، اس کی جلد کی حالت میلانوما سے ملتی جلتی ہے، لیکن کیس بہت کم سنگین ہے۔ اس کا علاج کچھ طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ دوائی اور علاج۔ آپ کی بیوی بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی، انشاءاللہ۔" نیبراس کو بے اعتمادی اور خوشی کا جھٹکا لگا۔ وہ مسکرایا، لیکن اسے یقین نہیں تھا کہ اس نے صحیح

سنا ہے۔اس نے نیبرا کی طرف دیکھا جو وہ بھی مسکرا رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔اس نے ڈاکٹر سے پوچھا، "کیا آپ کو یقین ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟" ڈاکٹر نے سر ہلایا اور کہا، "ہاں، مجھے یقین ہے۔یہ سچ ہے۔ہم نے کئی ٹیسٹ اور اسکین کیے ہیں، اور وہ سب ایک ہی چیز کو ظاہر کرتے ہیں۔آپ کی بیوی کو کینسر نہیں ہے۔اسے جلد کا ایک سومی مرض ہے۔" نیبرا اس نے اس پر تشکر اور راحت کی لہر محسوس کی۔اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیا۔انہوں نے اس خوشخبری پر ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔اس نے نیبرہ کی پیشانی کو چوما اور کہا الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ۔ڈاکٹر نے کہا، "اور بھی بہت کچھ ہے۔آپ کی بیوی کو چکر اس لئیے آرہے تھے کیونکہ وہ حاملہ ہیں۔شاید یہ ان کا پہلا سہ ماہی ہے۔ہم نے الٹرا ساؤنڈ کیا ہے۔انکی کوکھ میں چار بچے جنم لے رہے ہیں۔" نیبرا اس نے بے اعتمادی اور خوشی کا ایک اور جھٹکا محسوس کیا۔اس نے منہ پر ہاتھ رکھا اور ہانپ گیا۔اس نے نیبراہ کی طرف دیکھا جو بھی ہکا بکا رہ گئی تھی۔اس نے ڈاکٹر سے پوچھا، "کیا؟ کیسے؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"

ڈاکٹر نے بتایا کہ کس طرح نیبراہ کے پاس ایکٹوپک حمل کا ایک نادر اور معجزانہ کیس تھا، جہاں وہ برسوں پہلے اس کی

Ovaries

اور womb

کو ہٹانے کے باوجود اپنے پیٹ کی گہا میں چار بچوں کو حاملہ اور لے جانے کے قابل تھی۔ اس نے کہا، "یہ ایک بہت ہی نایاب اور خطرناک صورتحال ہے، لیکن ہم ماں اور بچے دونوں کی حفاظت اور صحت کو یقینی بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں، اور بہت بابرکت ہیں۔ یہ اللہ کا ایک اور معجزہ ہے۔" نیبرا اس نے خوشی اور حیرت کی لہر محسوس کی۔ اس نے نیبراہ کو گلے لگایا اور کہا سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ نیبرا نے اسے واپس گلے لگایا اور کہا، "ماشاءاللہ، ماشاء اللہ، ماشاءاللہ۔ انہوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور مسکرائے۔ انہیں لگا جیسے انہیں زندگی میں دوسرا موقع دیا گیا ہے۔ انہیں ایسا لگا جیسے انہیں ان

کے صبر اور ان کے امتحان کا صلہ ملا ہے۔انہیں ایسا لگا جیسے انہیں سب سے قیمتی اور غیر متوقع تحفہ دیا گیا ہو۔ڈاکٹر نے انہیں اکیلا چھوڑ دیا اور کہا، "میں خود کو اس کیس کو ریڈ کرنے کے لئیے کچھ وقت دوں گی میں جلد ہی واپس آؤں گی تا کہ اگلے مراحل پر بات کروں۔مبارک ہو،اور اللہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو سلامت رکھے۔"نیبراس اور نیبرا نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور بستر پر ایک ساتھ لپٹ گئے۔وہ ایک دوسرے اور اللہ کے لیے محبت اور تعریف کے الفاظ سرگوشی کرتے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ آخر کار ان کی آزمائش ختم ہو گئی ہے،اور ان کی خوشی آخر کار آ گئی ہے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ان کا دل امید اور خوشی سے بھرا ہوا ہے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل گئی ہے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے خواب پورے ہو رہے ہیں۔

نیبراہ نبراس، کو مصنوعی خفگی سے بولی ''انتہائی گھٹیا اور شودے باز انسان ہو تم''

وہ جو اسے لپٹا تھا نبیراہ نے اسکی پشت پر دو کمزور پنچے ماریں

نبراس ڈر کر پیچھے ہوا ''مولا جٹ یہ کیا، کر رہی ہو تم میری ہڈیاں، توٹ جائیں گیں''

نبیراہ نے اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبایا اور نبیراس کو اپنا چھوٹا سا کمزور پنجا دیکھایا ''اندھا بننے، کا ناٹک کر رہے تھے''

نبیراس نے اسکے گالوں کو پیار سے چھوا اور مسکرایا ''تمہاری خوشی کے لئیے، میں، اصل میں اندھا، ہو سکتا ہوں،''

اسنے اسکا پنجا تھاما اور اسے بوسا دیا ''مجھے تمہاری صورت سے نہیں سیرت سے محبت ہے اور سیرت سب سے اہم ہے میری پھول تم بہت اچھی اور سچی انسان ہو ''نبیراہ نے آنکھیں گھمائیں ''اور وہ جھوٹ کیا میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں کہ تم سچ بتاؤ''

www.novelsclubb.com

نیبراس، سوالیہ بولا ''کیا''

نبراہ، نے کمزور سالب بھینچے ہنکارہ بھرتے بولی ''ہمم جیسے، مجھے پتا نہیں ہے، ناکہ تم شاؤلن مونک ہو''

نبراس کا جھوٹ پکڑا گیا اسنے مبہوت سالبوں کو سُکیڑا ''مولا جٹنی کو سب پتا ہے''

نیبراہ بولی ''ہاں اس دن اگر وہ جنگل میں ایلومیناتی کا بندہ نہ آتا اور تمہیں اس کو مارتے نہ دیکھتی تو مجھے پتا نہ چلتا کس طرح تم اسے ایک شاؤلن راہب کی طرح پچھاڑ رہے تھے''

www.novelsclubb.com

نیبراس مسکرایا

نیبراہ مسکرائی اور نیبراس کا ہاتھ تھاما ''تم جانتے ہو تم جیسا شوہر پانے کے لئیے لڑکیاں منتیں مانگتیں ہیں ہاجتوں

میں ھاتھ اٹھاتیں ہیں تم جیسا جیون ساتھی پانے کے لئیے مگر اللہ نے بنا مانگے مجھے تمہیں دے دیا یہ خوش قسمتی نہیں تو کیا ہے مجھے کبھی کبھی اپنی قسمت پر رشک ہوتا ہے میری دعا ہے اللہ ہر لڑکی کو تم جیسا شوہر دے اگر وہ کتابوں کا کوئی کردار بھی اللہ سے مانگے تو اللہ انکا شوہر ویسا ہی کسٹومائیز کرے" وہ آخر میں کمزور سا ہنسی اور نیبر اس بھی ہنسا اسنے اسکے ھاتھ کی پشت چومی "نیبر اس تم جانتے ہو اللہ نے ہر بار۔ میرا ساتھ دیا ہے، موئیز مجھے نشہ آور چیزیں بیچنا چاہتا تھا مگر مجھے ایک نمبر سے اسکی وڈیو ملی" اسکی آواز روندھ گئی اور اسکی آنکھیں گیلی ہو گئیں نیبر اس اسے، بغور دیکھنے لگا نیبر انے گیلی ناک سے سانس اندر کھینچا" اور نمبر کیا تھا پتا ہے

www.novelsclubb.com

12400067623611472

اسکی آخر میں آواز، کمزور ہوتے لرز گئی

اسنے ایک ایک ڈیجٹ پڑھا نیبر اس کو اپنا وقت کا سفر یاد آ گیا

نیبراس بولا ''میں اس بات کو مانتا ہوں نیبراہ کیونکہ جس شخص کو اللہ ۲۰۲۳ سے ۲۰۲۵ میں لے آئے وہ یہ سب سمجھ سکتا ہے''

نیبراہ نے اسے سوالیہ دیکھا ''یعنی''

۔۔نیبراس اسے اپنی ساری کہانی سنانے لگا وہ دوبارہ گلے لگ گئے۔۔۔اور دونوں کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے اور سسکیوں سے رونے لگے اللہ کی رحمت اور اسکی نعمت کا مشاہدہ کر کے اللہ کے احسانات کو یاد کر کے

www.novelsclubb.com

۔۔

••••••••••••••••••••••••••••

سال گزر چکے تھے،اور ہنزہ میں نیبر اس اور نیبر اکا گھر خوشی اور قہقہوں سے بھر گیا۔اُن کے جانور کھیتوں میں خوشی سے گائے بھینسیں بکریاں گھانا چر رہے تھے، اور اُن کے گھوڑے میدانوں میں آزادانہ سرپٹ دوڑ رہے تھے۔اب ان کے پاس بارہ گھوڑے تھے،جو ان کی خوشحالی اور برکت کی علامت تھے۔مرغیاں بطخیں مور کھیتوں میں بھاگ رہے تھے نیبر اس اپنے چار بچوں کے ساتھ کھیتوں میں کھیل رہا تھا،اس کی بیٹیاں کندھوں پر بیٹھی تھیں۔وہ آگے پیچھے بھاگ رہے تھے،ایک دوسرے کا پیچھا کر رہے تھے اور مزے کر رہے تھے۔نیبر اہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے گھر سے نکلی۔اس نے نارنجی رنگ کا فراک پہن رکھا تھا جو اس کی چمکتی ہوئی رنگت سے میل کھاتا تھا۔اس کا پیٹ گول اور بھرا ہوا تھا،جیسا کہ وہ دوسرے بچے کی توقع کر رہی تھی۔وہ نیبر اس کی طرف چلی گئی اور کہا،"آؤ،بچوں،کافی کھیلنا۔ہو گیا اب اجاؤ اور کھانا کھالو۔" بچے اس کی طرف بھاگے،اس کے بعد نیبر اس۔اس نے سیاہ قمیض کی شلوار پہن رکھی تھی اور گلے کے گرد ایک سیاہ چادر

www.novelsclubb.com

جو اس کی میلی جلد اور ہیزل نٹ آنکھوں سے متصادم تھی۔ وہ خوبصورت اور خوش نظر آ رہا تھا۔ نیبرا نے اپنے چار بچوں کو گلے لگایا، جن کی عمریں پانچ سال تھیں۔ اس نے ان کو چوما اور پیار کیا۔ وہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھے اور وہ سب خوبصورت اور صحت مند تھے۔ اس کی ایک بیٹی بالکل نیبرا جیسی لگ رہی تھی، بھوری آنکھیں، میلی جلد، بڑی بڑی آنکھیں اور اس کے گال پر ایک ڈمپل تھا۔ وہ بہت خوبصورت اور پیاری تھی۔ دوسری بیٹی نیلی آنکھیں، لمبی پلکوں، گلابی ہونٹوں اور چاکلیٹ بالوں والی نیبرا اس جیسی لگ رہی تھی سوئیڈش طرز کی۔ وہ بہت دلکش اور ہوشیار تھی۔ اس کا ایک بیٹا بھی نیبرا اس جیسا لگتا تھا، شہد کی رنگت والی آنکھیں اور سیاہ بال۔ اس کی رنگت پاکستانی بھوری تھی اور دائیں گال پر ڈمپل تھا۔ وہ اپنے چچا یسعیاہ سے مشابہت رکھتا تھا۔ دوسرا بیٹا نیبرا جیسا لگ رہا تھا، گندمی رنگ کی جلد، عنبر کی آنکھیں، لمبی پلکیں، نارنجی ہونٹ، اور شہد کے رنگ کے بال جو ریشمی تھے۔ وہ بہت خوبصورت اور بہادر تھا۔

www.novelsclubb.com

بچے وہ کھانا کھانے لگے جو نیبرا نے ان کے لیے تیار کیا تھا۔ یہ مزیدار اور غذائیت سے بھرپور تھا۔ نیبرا نے نیبراس کو گلے لگایا اور کہا، "اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟" (قرآن 55:13) اس نے سورہ رحمن کی آیت کا حوالہ دیا، جس نے انہیں اللہ کے معجزات کی یاد دلائی۔ اس نے کہا یقیناً ہر مشکل کے ساتھ راحت ہے۔ (قرآن 94:5) اس نے سورہ اشعر کی ایک اور آیت کا حوالہ دیا، جس نے انہیں اللہ کے وعدے کا یقین دلایا۔ نیبرا اس نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور اس کی پیشانی کو چوما۔ اس نے کہا، کیا یہ خوش کن انجام ہے؟ نیبرا نے کہا، "نہیں، یہ خوشی کی شروعات ہے۔" وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے، اور اپنی شاندار زندگی کے لیے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اچانک انہیں باغ سے بیٹی کی آواز سنائی دی۔ اس نے کہا، "اوہ، ہمارے باغ کو دیکھو!" انہوں نے سر پھیرا اور دیکھا کہ ان کا باغ کھلا ہوا ہے۔ ہر رنگ اور شکل کے پھول اور ہر قسم اور ذائقے کے پھل تھے۔ وہاں پرندے گا رہے تھے اور تتلیاں اڑ رہی تھیں۔ ایک دریا بہتا تھا اور ہوا چل رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ہر طرف خوبصورتی اور ہم آہنگی تھی۔نیبر اس اور نیبر انے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنس پڑے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ان کا دل خوشی اور تشکر سے بھر گیا ہے۔انہیں یاد آیا کہ نیبر اکی بیماری کیسے ٹھیک ہوئی تھی،اور اس کا چہرہ کیسے صاف ہوا تھا۔انہیں یاد آیا کہ کس طرح اللہ نے انہیں چار بچوں سے نوازا تھا،اور پھر اب دو۔جڑواں اولادیں۔انہیں یاد آیا کہ کس طرح اللہ نے ان کے غم کو خوشی میں اور ان کی مشکلات کو آسانی میں بدل دیا۔انہیں یاد آیا کہ اللہ نے ان پر اپنی رحمت اور سخاوت کیسے ظاہر کی تھی۔وہ اٹھے اور ہاتھ پکڑے اپنے باغ کی طرف چل پڑے۔وہ اپنے بچوں میں شامل ہو گئے،جو کھیل رہے تھے اور پھول اور پھل چن رہے تھے۔وہ اللہ کی مخلوق کے فضل اور خوبصورتی سے لطف اندوز ہوئے۔

انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی خوشی بڑھتی اور بڑھ رہی ہے۔انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے خواب پورے ہوتے ہیں۔انہیں اپنی زندگی مکمل محسوس ہوئی۔

انہوں نے اپنی روح کو سکون محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور جبکہ جتوئی خالدہ آصف انکے لئیے قرآن کا ذکر ہے (سورہ ال یونس۔

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں ﴿۷﴾ ان کا ٹھکانہ ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے ﴿۸﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی ﴿۹﴾ جب وہ) ان میں (ان نعمتوں کو دیکھوں گے تو بے ساختہ) کہیں گے سبحان اللہ۔ اور آپس میں ان کی دعا سلامٌ علیکم ہو گی اور ان کا آخری قول یہ (ہو گا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے ﴿۱۰﴾

ختم شد<<<<<<<<<<

محبت اور انتقام کی، داستان میرا دوسرا ناول جلد ہی منظر عام پر آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Do follow me on Instagram

(mustafa.ahmed.official)

www.novelsclubb.com